RESEARCH LIBRARY
INSTITUTE OF SINDHOLOGY
UNI: OF SINDH, JAMSHORO.

RESEARCH LIBRARY
INSTITUTE OF SINDHOLOGY
UNI: OF SINDH, JAMSHORO.

T 02921
26-3-99

ذلك الكتب لا ريب فيه

علماء دیوبند کی قرآنی خدمات

۱۸۶۶ء سے ۱۹۸۸ء

The Quranic Contributions of Ulma-e-Deoband

FROM 1866 TO 1988

زیر ہدایت و نگرانی
پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال صاحب

ریسرچ اسکالر
صالح الدین شائق

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ مقالہ سندھ یونیورسٹی جامشورو کے شعبہ اسلامک کلچر میں Ph.D کے لئے لکھا گیا

RESEARCH LIBRARY
INSTITUTE OF SINDHOLOGY
UNI. OF SINDH, JAMSHORO.

CERTIFICATE

Certified that Mr. Salah Uddin Sani S/o Imam Uddin has carried out research on the Topic "The Quranic Contributions of Ulma-e-Deoband From 1866 To 1988" under my supervision and that his work is original and distinct and his dissertation is worthy of presentation of the University of Sindh for award of the degree of Doctor of Philosophy.

SIGNATURE

GUIDE/SUPERVISOR

PROFESSOR (R) DOCTOR AHMED IQBAL

Department of Islamic Culture
& Comparative Religions
University of Sindh, Jamshoro.

مختصر فہرست مضامین

عنوان:

علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات
۱۸۶۶ء تا ۱۹۸۸ء

فہرست مضامین

پہلا باب
اکابرین علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات
۱۸۶۶ء سے ۱۹۰۵ء تک

۱ — محمد قاسم نانوتوی م ۱۸۸۰ء ۴/جمادی الاول ۱۲۹۷ھ ص ۲/

(۱)	تفسیر معوذتین	عربی / فارسی	مطبوعہ
(۲)	اسرار قرآنی	(اردو)	مطبوعہ
(۳)	قاسم العلوم مکتوبات	(اردو)	"
(۴)	رسالہ تحذیر الناس فی تفسیر آیہ خاتم النبیین		"
(۵)	تصحیح شدہ قرآن کریم		مطبوعہ
(۶)	کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے	(اردو)	"
(۷)	قبلہ نما مع تشریح	(")	

۲ — فیض الحسن سہارنپوری م ۱۰/فروری ۱۸۸۷ء ۱۳۰۴ھ ص ۱۰/

(۱)	حل ابیات بیضاوی	(عربی)
(۲)	التعلیقات علی الجلالین	(عربی)
(۳)	حاشیہ تفسیر بیضاوی	(")
(۴)	حاشیہ تفسیر جلالین	(")

۳ — ابو المنصور دہلوی م ۱۹۰۳ء ۱۳۲۰ھ ص ۱۳/

(۱)	تنقیح البیان فی الرد علی تفسیر قرآن	(اردو)	غیر مطبوعہ
(۲)	اعجاز القرآن بجواب اصلیت قرآن	(")	" "
(۳)	تبجیل التنزیل	(فارسی)	" "
(۴)	تصحیح التاویل	(اردو)	" "

۴ — احمد حسن کانپوری م ۱۹۰۵ء ۳/صفر ۱۳۲۲ھ ص ۱۴/

(۱)	تفسیر قرآن مجید	اردو	مطبوعہ

دوسرا باب

علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات ص/۱۵

۱۹۰۵ء سے ۱۳۔ اگست ۱۹۴۷ء تک۔

۱ — سعید احمد عثمانی م ۱۹۱۲ء ۱۳۳۰ھ ص/۱۵

(۱) تبیان البیان اردو مطبوعہ

۲ — عبدالحق حقانی م مارچ ۱۹۱۷ء ۱۳۳۵ھ ص/۱۶

(۱) فتح المنان فی تفسیر القرآن (اردو) (مطبوعہ)
(۲) البیان فی علوم القرآن (اردو انگریزی) " "
(۳) مفصل البیان فی علوم القرآن (اردو) (" ")

۳ — مخدوم اللہ بخش کہڑوی م ۱۹۱۷ء ۲/رجب ۱۳۳۵ھ ص/۲۱ ص/۲۳

(۱) مسئلہ علم الغیب سندھی غیر مطبوعہ
(۲) تفسیر تسہیل القرآن " "

۴ — محمود الحسن دیوبندی م ۱۹۲۱ء ۱۳۳۹ھ ص/۲۲

(۱) ترجمہ قرآن کریم : اردو - پشتو - فارسی - انگریزی - ازبک
(۲) تفسیر قرآن کریم

۵ — رشد اللہ شاہ م ۱۹۲۲ء ۱۳۴۰ ص/۳۱

(۱) تفسیر مفتاح رشد اللہ (سندھی) مطبوعہ/غیر مطبوعہ

۶— مناظر حسن دیوبندی م ۱۹۲۳ء ۱۳۴۱ھ ص ۳۳

(۱) البرهان فی قراءة ام القرآن — غیر مطبوعہ

(۲) القرآن والارتقاء (اردو) — نامعلوم

(۳) کشف الغطاء عن وجه الربا (اردو) — (" ")

۷— محمد علی مونگیری م ۱۳/ستمبر ۱۹۲۷ء ۹/ربیع الاول ۱۳۴۶ھ ص ۳۴

(۱) تکمیل الادیان باحکام القرآن ملقب بہ آئینۂ اسلام — اردو — غیر مطبوعہ

(۲) البرهان لحفاظة القرآن — اردو — "

(۳) مکاتیب محمدیہ — " — مطبوعہ

(۴) تاریخ القرآن — " — غیر مطبوعہ

(۵) ساطع البرهان — " — مطبوعہ

(۶) براهین قاطعہ — " — "

(۷) پیغام محمدی

۸— مفتی عزیز الرحمن عثمانی م ۱۷/ستمبر ۱۹۲۸ء ۷/جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ ص ۳۴

(۱) ترجمہ جلالین وادو — غیر مطبوعہ

۹— تاج محمود امروٹی م ۵/نومبر ۱۹۲۹ء ۱۳۴۸ھ ص ۴۱

(۱) ترجمہ قرآن کریم المعروف قرآن عظیم (سندھی) — مطبوعہ

(۲) قصہ یوسف (منظوم) (سندھی) — "

۱۰— محمد انور شاہ کشمیری م ۲۹/مئی ۱۹۳۴ء ۳/صفر ۱۳۵۲ھ ص ۴۵

(۱) مشکلات القرآن — عربی

(۲) رسالہ فی مسئلہ الذبیحہ فی مسئلہ لغیر اللہ — عربی - غیر مطبوعہ

(۳) خاتم النبیین (فارسی)

(۴) اکفار الملحدین فی ضروریات الدین — اردو

(۵) التصریح بما تواتر فی نزول المسیح — " — مطبوعہ

(۶) تحیۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام

(۷) عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام او حیات المسیح بمتن القرآن وشرح الحدیث

۱۱— مشتاق علی دیوبندی م ۱۵/جون ۱۹۳۵ء ۱۳۵۴ھ ص ۴۸

(۱) تفصیل البیان فی مقاصد القرآن (اردو)

(۲) تذکرۃ الانبیاء (اردو)

۱۲ — فتح الدین اذہر م ۱۲/جنوری ۱۹۳۶ء/۱۶/شوال ۱۳۵۴ھ ص/۵۱

(۱) مقدمہ تفسیر روح القرآن (اردو)
(۲) تفسیر روح القرآن فی تشریح آیات القرآن (اردو)

۱۳ — محمد یار خلیق ۲۲/جون ۱۹۳۷ء ۱۳۵۶ھ ص/۵۲

(۱) تفسیر قرآن مجید (اردو) مطبوعہ/غیر مطبوعہ

۱۴ — ابوالکلام بستوی ۳۸-۱۹۳۷ء ۱۳۵۶ھ ص/۵۳

(۱) بستان التجوید (اردو)

۱۵ — عاشق الٰہی میرٹھی ۲۵/اگست ۱۹۴۱ء یکم شعبان ۱۳۶۰ھ ص/۵۴
(۱) ترجمہ قرآن مجید (اردو) مطبوعہ

۱۶ — فتح محمد سیوہاروی ۱۹۴۲ء ۱۳۶۱ھ ص/۵۶
(۱) نورالایمان (عربی) مطبوعہ

۱۷ — مفتاح الدین م جنوری ۱۹۴۳ء/۲۲/محرم ۱۳۶۲ ص/۵۷
(۱) ترجمہ جمال القرآن (پشتو) غیر مطبوعہ
(۲) تحقیق حرف ضاد (اردو) غیر مطبوعہ

مولانا اشرف علی تھانوی م ۲۰/جولائی ۱۹۴۳ء ۱۶/رجب ۱۳۶۲ھ ص ۵۸/

(۱) تفسیر بیان القرآن ۱۲/جلدیں	(اردو)	مطبوعہ
(۲) تقریر بعض البنات فی تفسیر بعض الآیات	〃	غیر مطبوعہ
(۳) درس قرآن	〃	〃 〃
(۴) ضیاء الشمس فی اداء الہمس	〃	مطبوعہ
(۵) تجوید القرآن	〃	〃 〃
(۶) رفع الخلاف فی حکم الاوقاف	〃	—
(۷) جمال القرآن	〃	مطبوعہ
(۸) زیادات علی کتب الروایات	〃	〃
(۹) ذنابات لما فی الروایات	〃	〃
(۱۰) یادگار حق القرآن	〃	〃
(۱۱) متشابہات القرآن للتراویح	〃	〃
(۱۲) وجوہ المثانی فی توجیہ الکلمات والمعانی	〃	〃
(۱۳) تنشیط الطبع فی اجراء السبع	〃	〃
(۱۴) آداب القرآن	〃	〃
(۱۵) تصویر المقطعات لتیسیر بعض العبارات	عربی	〃
(۱۶) مسائل السلوک من کلام ملک الملوک	〃	〃
(۱۷) تائید الحقیقۃ بالآیات العتیقۃ	〃	〃
(۱۸) اعمال قرآنی	اردو	〃
(۱۹) خواص قرآنی	〃	〃
(۲۰) سبق الغایات فی نسق الآیات	عربی	〃
(۲۱) احکام القرآن (دلائل القرآن علی مسائل النعمان)	〃	〃
(۲۲) تفسیر سورۂ یوسف	(اردو)	〃
(۲۳) تفسیر المواعظ	〃	〃
(۲۴) الشفاء	〃	〃
(۲۵) قرآن کریم کے حقوق	〃	〃
(۲۶) حواشی تفسیر حل القرآن	〃	〃
(۲۷) القول الانفع فی تحقیق امکان الکذب	〃	〃
(۲۸) نعم العون فی تحقیق توبہ فرعون	〃	〃
(۲۹) ترجمہ قربات عند اللہ	〃	〃
(۳۰) مناجات مقبول	〃	〃
(۳۱) تفسیر آیت لا یبدین زینتھن	〃	غیر مطبوعہ

(۳۲) تنزیہ القرآن عن استبدال الم بالاثمان	اردو	مطبوعہ ۵۱/۵
(۳۳) عنوانات التصوم	〃	〃
(۳۴) التفہیم لتعلیم القرآن	〃	〃
(۳۵) قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار	〃	〃
(۳۶) یا ایہا المزمل کی تفسیر	〃	〃
(۳۷) ولو یؤاخذ اللہ الناس کی تفسیر	〃	〃
(۳۸) الرفیق فی سواء الطریق	〃	〃
(۳۹) نوادر النوادر	〃	〃
(۴۰) تفسیر آیت الاسریٰ	〃	〃
(۴۱) الفاظ القرآن	〃	〃
(۴۲) التواجہ بما یتعلق بالتشابہ	〃	〃
(۴۳) ظہور القرآن	〃	〃
(۴۴) تمہید الفرش فی تحدید العرش	〃	〃
(۴۵) تبصیر الزجاج	〃	—
(۴۶) حاشیہ تفسیر جلالین	〃	—
(۴۷) الفرقان فی قراءۃ ام القرآن	〃	مطبوعہ
(۴۸) اصلاح تفسیر سرسید	〃	〃
(۴۹) نموذج فی بعض المعتقدات ابن العوج	〃	—
(۵۰) اصلاح ترجمہ دہلوی	〃	—
(۵۱) اصلاح ترجمہ حیرت	〃	—
(۵۲) التقصیر فی التفسیر	〃	〃
(۵۳) توحید الحق	〃	〃
(۵۴) رسالہ ملاحۃ البیان فی فصاحۃ القرآن	〃	〃
(۵۵) اصلاح تفسیر ماجدی	〃	غیر مطبوعہ
(۵۶) رفع البناء فی نفع السماء	〃	〃
(۵۷) احسن الاثاث فی النظر الثالث فی التفسیر	〃	〃
(۵۸) الہادی للحیران فی وادی تفصیل	〃	〃
(۵۹) حواشی و اصلاح تفسیر حل القرآن	〃	〃

۱۹ — حسین علی نقشبندی م ۱۹۴۴ء ۱۳۶۳ھ ص/ ۹۲

(۱) بلغۃ الحیران فی ربط الآیات الفرقان (اردو) مطبوعہ
(۲) الدرر المنثورات " "
(۳) التبیان فی تفسیر القرآن

۲۰ — عبید اللہ سندھی م ۲۳/اگست ۱۹۴۴ء ۱۳۶۳ھ ص/ ۹۵

(۱) الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (عربی-اردو) مطبوعہ دوجلدیں
(۲) قرآن پاک کا مطالعہ کیسے کیا جائے؟ (اردو) مطبوعہ
(۳) شعور و آگہی (اردو) مطبوعہ
(۴) تفسیر المقام المحمود (اردو) مطبوعہ
(۵) خلاصۃ القرآن (عربی) "
(۶) قرآنی أساس انقلاب (اردو) "
(۷) قرآنی دستور انقلاب " "
(۸) قرآنی جنگ انقلاب " "
(۹) قرآنی اصول انقلاب " "
(۱۰) قرآنی فکر انقلاب " "
قرآنی عنوان انقلاب " "

۲۱ — فقیر محمد یوسف دھلوی م ۱۹۴۶ء ۱۳۶۵ھ ص/ ۱۰۶

(۱) ترجمہ و تفسیر قرآن (اردو) غیر مطبوعہ

۲۲ — عنایت اللہ م ۱۹۴۶ء ۱۳۶۵ھ ص/ ۱۰۸

(۱) حواشی قرآن فی اختلاف قراءات (اردو) مطبوعہ

۲۳ — محمد عمر دین پوری م ۱۹۴۶ء ۱۳۶۵ھ ص/ ۱۱۰

(۱) ترجمہ قرآن (براھوی) مکمل مطبوعہ
(۲) تفسیر قرآن (") نامکمل —
(۳) مفتاح القرآن (") " مطبوعہ
(۴) تفسیر پارہ ۲/۳ فقط (")
تفسیر پارہ ۲/۳ فقط

۲۴ — محمد عبد اللہ جیون م ۱۹۴۷ء ۱۳۶۶ھ ص/ ۱۱۲

(۱) عجائب البیان فی لغات القرآن مع تفسیر المنان و نجوم الفرقان

تیسرا باب

۱۱۳/ص

پاکستان میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات

۱۴/اگست ۱۹۴۷ء سے ۳۰/دسمبر ۱۹۸۸ء تک

پہلی فصل ۔ اس میں وفات پانے والی شخصیات اور انکی خدمات کا تعارف وفات کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے

۱ ــــ شبیر احمد عثمانی م ۱۳/دسمبر ۱۹۴۹ء ۲۲/صفر ۱۳۶۹ھ ص ۱۱۳

(۱)	تفسیر عثمانی	(اردو)	مطبوعہ
(۲)	اعجاز القرآن	"	"
(۳)	روح القرآن	"	"
(۴)			
(۵)			
(۶)			

۲ ــــ نور الحق علوی م ۵/مارچ ۱۹۵۱ء ۱۳۷۰ھ ص ۱۲۵

(۱) تفسیر قرآن المعروف	نور الحق تفسیر سورۃ علق	(اردو)	مطبوعہ
(۲) " " "	بارقۃ الحق ضمیمہ نور الحق	"	"
(۳) " " "	الناموس المفصل تفسیر سورۃ المزمل	"	"
(۴) " " "	فتح المقتدر تفسیر سورۃ المدثر	"	"

۳— عبداللطیف ۱۹۵۲ء ۱۳۷۲ھ ص/۱۲۷

(۱) تفسیر لیسیر پشتو مطبوعہ
(۲) فہرست آیات القرآن الکریم اردو غیر مطبوعہ

۴— عبدالکریم ڈیروی ۱۹۵۷ء ۱۳۷۳ھ ص/۱۳۰

(۱) تعریف التفسیر القرآن اردو
(۲) نصیحت القرآن ″
(۳) نصیحت ذکر ″
(۴) معلم القراءت ″
(۵) دلائل وجوب التجوید ″
(۶) طریقہ اضحف العباد فی مسئلہ الضاد ″
(۷) اعلام العباد فی مسئلہ الضاد اردو
(۸) تعلیم القرآن اردو

۵— اصغر علی روحی ۱۹۵۷ء ۷۴-۱۳۷۳ھ ص/۱۳۱

(۱) شرح اسماء حسنٰی (اردو)
(۲) آخری دو پاروں کی تفسیر جو قسط وار ماہنامہ الہدیٰ میں شائع ہوئی (اردو)
(۳) تفسیر سورہ یٰسین - مطبوعہ (اردو)

۶— محمد یعقوب بلوچستانی ۱۲/ اگست ۱۹۵۷ء ۱۳۷۲ھ ص/۱۳۳
(۱) حواشی تفسیر بیضاوی (عربی) غیر مطبوعہ

۷— اشفاق الرحمٰن کاندھلوی ۳ جنوری ۱۹۵۷ء ۱۳۷۷ھ ص/۱۳۴

(۱) تفسیر سورۃ الفاتحہ اردو غیر مطبوعہ
(۲) نوائین شرح جلالین اردو ″
(۳) احسن البیان ما یتعلق بالقرآن ″ مطبوعہ
(۴) مراۃ التفسیر عربی ″
(۵) الکلام اردو ″

۸ — لطف اللہ جالندھری م ۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء ۸ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ ص/ ۱۳۶

(۱) سورۃ والضحیٰ — اردو — مطبوعہ
(۲) تقریر معراج — "

۹ — عبداللہ لغاری م ۱۹۵۸ء ۱۳۷۸ھ ص/ ۱۳۷

(۱) تفسیر المقام المحمود — مطبوعہ
(۲) ترجمہ پارہ الم — (سندھی) — مطبوعہ
(۳) تفسیر حا میم — (") — غیر مطبوعہ
(۴) کنز العبرت — (") — مطبوعہ
(۵) تفسیر سورہ یوسفؑ — (") — سندھی مطبوعہ
ترجمہ پارہ عم — (") — "

۱۰ — عبد المالک صدیقی کاندھلوی م ۱۹۵۹ء ۱۳۷۸ھ ص/ ۱۳۹

(۱) — فوائد مکیہ محشی (اردو)
(۲) حواشی الشاطبیہ (اردو)

۱۱ — عبد الحق عباسی جالندھری یکم اپریل ۱۹۶۰ء ص/ ۱۴۱

(۱) ترجمان القرآن — اردو — مطبوعہ

۱۲ — حافظ دین محمد بصیر پوریؒ م ۱۲/ اپریل ۱۹۶۰ء ۱۳۷۹ھ ص/ ۱۴۴

(۱) سوانح حفظ القرآن مع فضائل قرآن
(۲) تاعرہ الواب القرآن
(۳) میزان القرآن — منظوم — (سندھی)
(۴) آئینہ معراج — سندھی
(۵) کتاب الا عجاز (سندھی) منظوم

۱۳ — ابوالمحمود غزالی م ۱۳/ اکتوبر ۱۹۶۰ء — ۱۳۸۵ھ ص ۱۴۵

(۱) حاشیہ تفسیر بیضاوی — عربی — نامعلوم
(۲) حاشیہ تفسیر جلالین — " — "

۱۴ — عبدالرزاق م ۱۱ مئی ۱۹۶۱ء — ۱۳۳۶ھ ص ۱۴۷

(۱) ترجمہ قرآن مجید — سندھی — مطبوعہ
(۲) قرآن مجید سندھی مع حاشیہ — " — "
(۳) قرآن مجید مترجم — سندھی — مطبوعہ
(۴) تفسیر معلم القرآن — "
(۵) تفسیر فتح الرحمٰن — "

۱۵ — مفتی محمد حسن یکم/ جون ۱۹۶۱ء — ۱۳۸۰ھ ص ۱۵۱

(۱) درس قرآن — اردو — غیر مطبوعہ

۱۶ — احمد علی لاہوری م ۲۳/ فروری ۱۹۶۲ء — ۱۳۸۱ھ ص ۱۵۴

(۱) حاشیہ مترجم قرآن کریم اردو — مطبوعہ
(۲) قرآن مجید کا سندھی میں ترجمہ — سندھی — مطبوعہ
(۳) ضرورۃ القرآن — اردو — مطبوعہ
(۴) — " — "
(۵) مختصر قرآنی — " — "

۱۷ — حماد اللہ ہالیجوی م ۱۸/ اپریل ۱۹۶۲ء — ۱۳۸۱ھ ص ۱۵۸

(۱) کشاف القرآن — عربی
(۲) اسماء حسنیٰ — منظوم — " — مطبوعہ
(۳) درس قرآن — سندھی — مطبوعہ/ مخطوطہ
(۴) لغات القرآن — عربی — مطبوعہ
(۵) الیاقوت والمرجان فی شرح غرایب القرآن (سندھی) نامعلوم

۱۸ — عبدالادریس صوبروی ۲۰ مئی ۱۹۶۲ء — ۱۳۸۱ھ — ۱۶۰

(۱) الکشاف القرآن تفسیر قرآن — پشتو — مطبوعہ
(۲) دراسۃ القرآن — اردو — ـــــ

۱۹ — عبدالعزیز مذنگوری ۱۶/ دسمبر ۱۹۶۳ء ۳۰/ رجب — ۱۳۸۳ھ — ۱۶۳

(۱) عزیز البیان فی تفسیر القرآن — اردو — غیر مطبوعہ

۲۰ — عبدالکریم چشتی ۳۱/ مارچ ۱۹۶۴ء — ۱۳۸۳ھ — ۱۶۴

(۱) بیان المعارج	(سندھی)	مطبوعہ
(۲) قرآنی دعائیں	"	"
(۳) پیغمبری دعائیں	"	"
(۴) پنج سورہ مترجم	"	"
(۵) مجموعہ وظائف	"	"
(۶) صراط مستقیم	"	"
(۷) برہان ربانی	"	"
(۸) آئینہ حق	"	"

۲۱ — ظہورالحق سہیل ۱۲/ اکتوبر ۱۹۶۴ء — ۱۳۸۴ھ — ۱۶۶

(۱) عجائب القرآن — اردو — غیر مطبوعہ

۲۲ — خواجہ عبدالحی فاروقی ۸/ جنوری ۱۹۶۵ء — ۱۳۸۴ھ — ۱۶۷

(۱) اسباب النزول	(اردو)	مطبوعہ
(۲) بصائر	"	"
(۳) الخلافۃ الکبرای	"	"
(۴) تفسیر سورہ آل عمران	"	"
(۵) سبیل الرشاد	"	"
(۶) برہان	"	"
(۷) عبرت	"	"
(۸) صراط مستقیم	"	"
(۹) سبل السلام	"	"

۱۰	ذکریٰ	اردو	مطبوعہ
۱۱	پیارے رسول	"	"
۱۲	حالات قرآن مجید	"	"
۱۳	درس قرآن مجید	"	"
۱۴	نبیوں کے قصے	"	"
۱۵	ہمارے نبی		"
(۱۶)	سورۃ انفال والبراءۃ الغرہا ان من معارف القرآن		

۲۳ — بیگم مولانا عزیز گل م ۱۶/ستمبر ۱۹۶۶ء ۱۳۸۶ھ ص/۱۷۳

(۱) ترجمہ و تفسیر عثمانی (انگریزی) غیر مطبوعہ

۲۴ — شیر محمد حیدر م ۱۹۶۷ء ۱۳۸۶ھ ص/۱۷۴

(۱) ترجمۃ القرآن الکریم (بلوچی) غیر مطبوعہ

۲۵ — شبیر علی تھانوی م ۲۰/اکتوبر ۱۹۶۸ء ۲۸/رجب ۱۳۸۸ھ ص/۱۷۵

(۱) "تلخیص البیان". (اردو).

۲۶ — انوار الحق ماماخیل دسمبر ۱۹۶۸ء ۱۳۸۸ھ ص/۱۷۶

(۱) انوار القرآن پشتو مطبوعہ
(۲) مفتاح تعلیمات قرآن اردو "

۲۷ — محمد امین بدر بابائی م ۱۹۶۸ء ۸۸-۱۳۸۷ھ ص/۱۷۷

(۱) تفسیر تسہیل البیان (اردو) مطبوعہ
(۲) خلاصہ مباحث ربط السور والآیات (اردو) "
(۳) حل اللغات القرآن من صاحب بلغۃ الحیران اردو "

۲۷-A — میر واعظ محمد یوسف م ۲۷/دسمبر ۱۹۶۸ء ۱۳۸۸ھ ص/۱۷۸

(۱) بیان الفرقان (کشمیری) مطبوعہ

۲۸ — محمد طاہر پنج پیری م ۱۹۶۹ء ۱۳۸۸ھ ص ۱۸۲

(۱) نیل السائرین فی طبقات المفسرین — اردو — مطبوعہ
(۲) سمط الدرر فی ربط الآیات والسور — " — "
(۳) سر شر الحیران إلی منہج القرآن — " — قلمی — غیر مطبوعہ
(۴) البرہان فی اصول القرآن — (اردو) — مطبوعہ
(۵) تیسیر القرآن الکریم و ترجمہ پشتو — " — غیر مطبوعہ
(۶) البرہان فی اصول القرآن — " — "
(۷) اصول السنہ لرد البدعۃ — (عربی) — مطبوعہ

۲۹ — علاء الدین صدیقی پھلتی م ۱۳ اپریل ۱۹۷۰ء/۱۳ صفر ۱۳۹۰ھ ص ۱۸۷
(۱) آیات محکمات (اردو) (۲) صفات المؤمنین فی القرآن (۳) صفات المتقین فی القرآن
(۴) صفات الذاکرین فی القرآن (۵) صفات المستغفرین والتوابین " " (۶) صفات المتقین " "
(۷) صفات الخاشعین " " (۸) صفات المقربین " " (۹) صفات المتصدقین " "
(۱۰) صفات اہل الجنۃ " " (۱۱) صفات المجاہدین " " (۱۲) صفات الضالین والمغضوبین
(۱۳) صفات المنافقین " "

۳۰ — محمد اسماعیل عودوی م ۲۹/نومبر ۱۹۷۰ء ۱۳۹۱ھ ص ۱۸۹

(۱) نور الیقان فی اعجاز القرآن (عربی) غیر مطبوعہ
(۲) البرہان بمفردات القرآن دو جلد (عربی) " "
(۳) تفسیر والتین والزیتون مطبوعہ

۳۱ — حافظ حمید اللہ ۱۹۷۰ء/۱۳۹۰ھ ص ۱۹۰
(۱) البیان فی تاویل الفاظ متشابہات فی الکتاب (عربی)

۳۲ — محمد یوسف سواتی ۱۱/نومبر ۱۹۷۱ء ۱۳۹۱ھ ص ۱۹۱

(۱) شرح بیضاوی (اردو) غیر مطبوعہ

۳۳ — عبد الرب کاکاخیل ۳۰/جون ۱۹۷۲ء ۱۳۹۲ھ ص ۱۹۲

(۱) قصص القرآن (پشتو) غیر مطبوعہ

۳۴ — عبد الحکیم سرمد مظاہری ۱۹/اکتوبر ۱۹۷۲ء ۱۸/شعبان ۱۳۹۰ھ ص ۱۹۳
(۱) منظوم ترجمہ قرآن (اردو) غیر مطبوعہ

۳۵ــــ محمد نذیر شاہ جوہالوی م ۲ اگست ۱۹۷۲ء ــــ ۱۳۹۲ھ ص/۱۹۵

(۱) بلغتہ الحیران فی ربط الآیات القرآن (اردو) مطبوعہ

۳۶ــــ عبدالعزیز ہزاروی ۱۲/اپریل ۱۹۷۳ء ــــ ۱۳۹۲ ص/۱۹۶

(۱) تفسیر القرآن فی ظلال القرآن (اردو) غیر مطبوعہ
(۲) احکام القرآن " غیر مطبوعہ
(۳) دروس تفسیر سورۃ البقرہ " " "
(۴) تذکرہ المبین "

۳۷ــــ منہاج الدین ۱۳/اپریل م ۱۹۷۳ء ــــ ۱۳۹۳ھ ص/۱۹۷

(۱) احکام القرآن اردو .... غیر مطبوعہ

۳۸ــــ گل بادشاہ ۲۵ ۱۰ جولائی م ۱۹۷۳ ــــ ۱۳۹۲ھ ص/۱۹۸

(۱) تفسیر قرآن مع ترجمۃ القرآن (پشتو)

۳۹ــــ میرک شاہ اندرابی ۲۲/جولائی ۱۹۷۳ ــــ ۱۳۹۲ ص/۱۹۹

(۱) ترجمۃ القرآن (کشمیری)
(۲) حواشی (اردو) غیر مطبوعہ

۴۰ــــ محمد ادریس کاندھلوی ۲۸/جولائی ۱۹۷۴ ۷/رجب ۱۳۹۴ھ ص/۲۰۱

(۱) تفسیر معارف القرآن (اردو) مطبوعہ
(۲) شرائط مفسر و مترجم (اردو)
(۳) اعجاز القرآن (اردو) مطبوعہ
(۴) الکلام الموثوق فی تحقیق ان القرآن کلام اللہ غیر مخلوق (اردو)
(۵) شرح تفسیر بیضاوی ۲۲/جلد (اردو) غیر مطبوعہ
(۶) احکام القرآنیہ فی موالات البرطانیہ (اردو) مطبوعہ

(۷) احکام القرآن الملقب بدلائل القرآن علی مسائل النعمان (عربی) مطبوعہ
(۸) نزول عیسیٰ اور ظہور مہدی (اردو)

۴۱ — ظفر احمد عثمانی م ۸/دسمبر ۱۹۷۷ء

۱۳۹۷ھ
ص ۲/۱۱

(۱) تلخیص تفسیر بیان القرآن
(۲) احکام القرآن الملقب بدلائل القرآن علی مسائل النعمان (عربی) مطبوعہ
(۳) استفاء (اردو) مطبوعہ
(۷) القاء السکینہ فی تحقیق ابداء الزینہ (اردو)

۴۲ — مفتی محمد شفیع م ۶/اکتوبر ۱۹۷۶ء

۱۳۹۶ء
ص ۲/۱۸

(۱) تفسیر معارف القرآن (اردو)
(۲) احکام القرآن (عربی) مطبوعہ
(۳) بسم اللہ کے فضائل و مسائل (اردو) مطبوعہ
(۴) قرآن میں نظام زکوٰۃ (اردو) مطبوعہ
(۵) العرفان فی اصول القرآن (اردو)
(۶) هدیۃ المهتدین فی آیہ خاتم النبیین (عربی) نامعلوم
(۷) دستور قرآنی (اردو) مطبوعہ
(۸) ایمان و کفر قرآن کی روشنی میں (اردو) مطبوعہ
(۹) التصریح بما تواتر فی نزول المسیح
(۱۰) احکام دعا (اردو) مطبوعہ

(۱۱) ختم النبوۃ فی القرآن (اردو) مطبوعہ
(۱۲) تفصیل الخطاب فی تفسیر آیات الحجاب (عربی) مطبوعہ
(۱۳) موقف اهل السنۃ فی مشاجرات الصحابہ (عربی) مطبوعہ

RESEARCH LIBRARY
INSTITUTE OF SINDHOLOGY
UNI: OF SINDH, JAMSHORO.
102921
20-3-99
19

۴۳ — محمد یوسف بنوری ۱۷ / اکتوبر ۱۹۷۷ء ۱۳۹۷ھ ص/۲۳۳

(۱) یتیمۃ البیان فی مشکلات القرآن (عربی) مطبوعہ
(۲) مقدمہ - علی لغات القرآن (") "
(۳) مقدمہ عقیدۃ الاسلام بنزول عیسیٰ علیہ السلام (عربی) مطبوعہ

۴۴ — عبداللہ بہلوی م یکم جنوری ۱۹۷۸ء ۱۳۹۸ھ ص/۲۳۴

(۱) فوائد القرآن المعروف اصطلاحات القرآن (عربی) غیر مطبوعہ
(۲) تفسیر سورۃ الفاتحہ : (فارسی) " "

۴۵ — قاری محمد شریف لاہوری ۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء ۱۳۹۸ھ ص/۲۳۵

(۱) المقدمۃ الجزریہ مع رسالہ تحفۃ الاطفال (اردو) مطبوعہ
(۲) معلم التجوید للمتعلم المستفید (اردو) مطبوعہ
(۳) قواعد ہجاء القرآن مع طریقہ تعلیم الصبیان (اردو) مطبوعہ
(۴) سبیل الرشاد فی تحقیق تلفظ الضاد " "
(۵) التبیان فی ترتیل القرآن تین جلدیں " غیر مطبوعہ
(۶) زینت القرآن " مطبوعہ
(۷) المقدمہ الشریفیہ شرح المقدمۃ الجزریہ " "
(۸) توضیحات مرضیہ شرح فوائد مکیہ "
(۹) ایضاح البیان حاشیہ جمال القرآن " "
(۱۰) اشرفی قرآنی قاعدہ " "
(۱۱) مکمل قرآنی قاعدہ

۴۶ — محمد طفیل فاروقی م ۱۹۷۹ء ۱۳۹۹ھ ص/۲۴۱

(۱) انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن مطبوعہ

۴۷ — محمد مدنی ۱۹۷۹ء ۱۳۸۸-۸۹ھ ص/۲۴۲

(۱) ترجمۃ القرآن مع تفسیر الفرقان (سندھی) مطبوعہ
(۲) و تفسیر ۲۶/ پارہ فقط (سندھی)
(۳) تفسیر قرآن (سندھی) غیر مطبوعہ

۴۸ ـــ غلام اللہ خان ۲۶ مئی ۱۹۸۰ء ۱۱/ رجب ۱۴۰۰ھ ص/ ۲۴۵

(۱) تفسیر بلغۃ الحیران وتفسیر بے نظیر (اردو) مطبوعہ
(۲) تفسیر جواہر القرآن " " "
(۳) تمیز القرآن " " "
(۴) جواہر التوحید " " "

۴۹ ـــ فضل الرحمٰن م ۱۹۸۰ء ۱۴۰۱ھ ص/ ۲۵۱

(۱) سورۃ البقرہ اردو مطبوعہ
(۲) سورہ آل عمران " "
(۳) پشتو زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ غیر مطبوعہ

۵۰ ـــ احتشام الحق تھانوی م ۱۹۸۱ء ۱۴۰۱ھ ص/ ۲۵۱

(۱) ریڈیو پر درس قرآن ترجمہ وتفسیر (اردو) غیر مطبوعہ
(۲) جنگ کراچی میں ترجمہ وتفسیر اردو مطبوعہ
(۳) درس قرآن سورہ فاتحہ اردو مطبوعہ

۵۱ ـــ محمد متین خطیب م ۱۹۸۲ ص/ ۲۵۴
(۱) درس قرآن (اردو) غیر مطبوعہ

۵۲ ـــ شمس الحق افغانی م ۱۹۸۳ ص/ ۲۵۵
(۱) علوم القرآن (اردو) مطبوعہ (۲) عالمی مشکلات اور اس کا قرآنی حل اردو مطبوعہ
(۳) احکام القرآن (اردو) غیر مطبوعہ (۴) مفردات القرآن (اردو) غیر مطبوعہ
(۵) مشکلات القرآن (اردو) غیر مطبوعہ

۵۳ ـــ قاضی شمس الدین م ۳۱/ مئی ۱۹۸۵ء ۱۴۰۵ھ ص/ ۲۵۷
(۱) تفسیر القرآن (اردو) مطبوعہ/ غیر مطبوعہ
(۲) انوار التبیان فی اسرار القرآن (عربی) "

۵۴ ـــ نور احمد م ۳۱/ جنوری ۱۹۸۷ء ۱۴۰۷ھ ص/ ۲۵۸

(۱) نور افزاء قرآن مجید (اردو) مطبوعہ
(۲) تعارف قرآن " "

۵۵ــــ محمد مالک کاندھلوی م ۲۱/ اکتوبر ۱۹۸۸ء/ ۸ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ
ص/۲۶۱

(۱) معارف القرآن اردو مطبوعہ
(۲) منازل العرفان "
(۳) التحریر فی اصول التفسیر اردو مطبوعہ
(۴) بیضاوی کی شرح " غیر مطبوعہ
(۵) مقالہ مفسر و مترجم

۵۶ــــ محمد مصطفیٰ م ۱۹۸۹ء/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ ص/۲۶۴
(۱) تفسیر مصطفائی (عربی) غیر مطبوعہ

۵۷ــــ چن پیر عبد الحی چن پیر م ۱۹۹۰ء ۱۳۳۵ھ ص/۲۶۵

(۱) ترجمہ پارہ اول و نصف

۵۸ــــ نجم الحسن تھانوی م ۱۹۹۰ء ص/۲۶۶
(۱) سورۂ فاتحہ کے علمی و تفسیری فوائد (اردو)

۵۹ــــ محمد شین ہاشمی م ۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء ۱۴۱۲ھ ص/۲۶۷

(۱) تفسیر سورہ یٰسین شریف (اردو) مطبوعہ
(۲) تفسیری مواعظ " "
(۳) آخری سورتوں کی تفسیر " "

۶۰ــ محمد علی صدیقی کاندھلوی م دسمبر ۱۹۹۳ء ص/ ۲۷۱

(۱) تفسیر معالم التنزیل (اردو) ۱۲/ جلدیں مطبوعہ

فصل دوم ولادت کی ترتیب کے مطابق

۶۱۔ میاں حبیب گل سماماخیل ۔و ۱۸۱۵ء ۱۲۳۰ھ ص ۲۷۳

(۱) قصہ اصحاف کہف (اردو)

۶۲۔ اسد اللہ سندھی و ۱۸۶۹ء ۱۲۸۵ھ ص ۲۷۴

(۱) جنۃ النعیم فی استخراج لغات قرآن کریم (اردو) غیر مطبوع
(۲) تحفۃ الحزق فی ترجمۃ التریاق " "
(۳) تجوید پر رسائل ہیں " "

۶۳۔ عزیز الرحمٰن بہاولپوری و ۱۸۷۳ ۔۹۰ ۔ ۱۲۸۹ھ ص ۲۷۵
(۱) ترجمہ قرآن مجید (سرائیکی ؟)

۶۴۔ شائق احمد عثمانی و ۱۸۹۴ ۱۳۱۱-۱۲ھ ص ۲۷۶

(۱) تفسیر سورہ فاتحہ (اردو) مطبوعہ
(۲) تفسیر قرآن کریم (اردو) " "
(۳) درس قرآن " " "

۶۵۔ رحمان الدین پشاوری ۱۸۹۵ ۱۳۱۲-۱۵ھ ص ۲۷۸

(۱) سراج الاحسان لقاری القرآن (اردو)

۶۶۔ غلام ربانی لودھی و ۱۸۹۹ء ۱۳۱۶ھ ص ۲۷۹

(۱) ترجمہ سورہ اخلاص (اردو)
(۲) الزمان (") غیر مطبوعہ
(۳) نہایۃ قول المفید (اردو) غیر مطبوعہ

۶۷ — مفتی جمیل احمد تھانوی و ۱۹۰۰ء ۱۳۱۷-۱۸ھ ص/ ۲۸۰

(۱) احکام القرآن علی مسائل النعمان (عربی) غیر مطبوعہ

(۲) دعوت التبلیغ (اردو) مطبوع

۶۸ — سلطان مسعود راجپوری و ۱۹۰۲ء ۱۳۲۰ھ ص/ ۲۸۱

(۱) ضروری مسائل قرأت (اردو) مطبوعہ

۶۹ — عبدالحمید خان ارشد ڈیروی و ۱۹۰۳ء ۱۳۲۰ھ ص/ ۲۸۲

(۱) طریقۃ ارم اردو مطبوعہ

(۲) نصرۃ القرآن ؍؍ غیر مطبوع

(۳) تفسیر سورہ الفاتحہ عربی غیر مطبوعہ

۷۰ — قاضی عبیداللہ و دسمبر ۱۹۰۳ء ۸/شوال ۱۳۲۱ھ ص/ ۲۸۳

(۱) ترجمہ قرآن کامل (اردو) غیر مطبوعہ

(۲) حواشی قرآن مجید ؍؍ (عربی) ؍؍

۷۱ — حبیب الرحمٰن مردانی ۱۹۰۵ء ۱۳۲۲-۲۳ھ ص/ ۲۸۴

(۱) تفسیر حبیبی (پشتو) مطبوعہ

۷۲- شیخ الحدیث عبداللہ درخواستی و ۱۹۰۶ء ۱۳۲۴ھ ص/۲۸۵

(۱) مقدمۃ القرآن مع موضح القرآن (اردو) مطبوعہ
(۲) تفسیر سورہ فاتحہ " "

۷۳- عبدالواحد ہزاروی ۱۹۰۹ء ۱۳۲۶-۲۷ھ ص/۲۸۶

(۱) تفسیر آیات قرآنی اردو مطبوع
(۲) تفسیر سورہ مزمل کی تفسیر " غیر مطبوع
(۳) تفسیر سورہ فیل (اردو) "
(۴) شراب و جوا و حکم قرآن (اردو) "

۷۴- قاضی محمد زاہد الحسینی ۱۰ یکم فروری ۱۹۱۳ء ۱۳۰۸ھ ص/۲۸۷

(۱) آسان تفسیر سورہ فاتحہ و بقرہ - (اردو) مطبوعہ
(۲) تفسیر تعلیم القرآن " "
(۳) ضرورۃ القرآن " "
(۴) تذکرۃ المفسرین (اردو) " "
(۵) احکام القرآن " " "
(۶) رہنمائے ترجمۃ القرآن " "
(۷) درس قرآن " "
(۸) لغات القرآن " "
(۱۰) معارف القرآن " "
(۱۱) دینی لغات " "
(۱۲) شرح اسماء الحسنیٰ غیر مطبوعہ

(۱۳) شان صحابہ کرام (اردو) مطبوعہ
(۱۴) قواعد ترجمہ اردو
(۱۵) سماع بجانا قرآن وسنت کی روشنی میں (اردو)
(۱۶) مقصد قرآن — " — غیر مطبوعہ
(۱۷) مجموعہ تفاسیر " "
(۱۸) ترجمہ قرآن مجید (اردو) " "
(۱۹) قرآن مجید باحاشیہ " "
(۱۸) لغات القرآن (اردو) — غیر مطبوعہ —

۷۵ — مہر سرفراز خان صفدر ولادت ۱۹۱۴ء ۱۳۳۱-۲۲ھ ص/۲۹۸

(۱) ختم نبوت کتاب وسنت کی روشنی میں (اردو) مطبوعہ
(۲) تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین (اردو) مطبوعہ
(۳) چالیس دعائیں (") " "
(۴) آنکھوں کی ٹھنڈک " " "
(۵) اتمام البرھان فی رد توضیح البیان (اردو) مطبوعہ

۷۶ — مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی ۱۹۱۶ء ۱۳۳۵ھ ص/۲۹۹

(۱) تمدن عرب — یعنی تفسیر سورہ سبا (سندھی) (مطبوعہ)
(۲) ترجمہ پارہ الم (سندھی) (غیر مطبوعہ)
(۳) خلاصۃ القرآن (عربی) (مطبوعہ)
(۴) قصص انبیاء (اردو) " "
۵ تفسیر فتح الرحمٰن (سندھی) " "
(۶) الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن دو مجلدین (عربی) " "
(۷) تصحیح ترجمہ قرآن (فارسی) " "
(۸) ترجمہ وتفسیر قرآن (سندھی) غیر مطبوعہ

(۹) الہام الرحمٰن (پارہ الم) (سندھی) مطبوعہ

(۱) مقدمہ تفسیر ہاشمی (سندھی) مطبوعہ

۷۷۔ میاں عبداللہ م آست ۱۹۱۷ء ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ ص ۳۰۹
(۱) ترجمہ تفسیر حسینی پشتو مطبوعہ

۷۸۔ صوفی عبدالحمید سواتی ۱۹۱۷ء ۱۳۳۵ھ ص ۳۱۰
(۱) معالم العرفان فی دروس القرآن (اردو) مطبوعہ
(۲) تفسیر آیۃ الغوث " "

۷۹۔ عبدالکریم کولاٹی م ۱۹۱۷ء ۱۳۳۵ھ ص ۳۱۲

(۱) حاشیہ بیضاوی (عربی) مطبوعہ

۸۰۔ حافظ نورالحسن خاں ۱۶/ستمبر ۱۹۱۸ء ۳۷-۱۳۳۶ھ ص ۳۱۴
(۱) المفردات فی غریب القرآن (اردو) غیر مطبوعہ

۸۱۔ عبدالشکور طورو ۱۹ مئی ۱۹۱۹ء ۱۳۳۷ھ ص ۳۱۵

(۱) پارہ اول ترجمہ و تشریح (تفسیر تبیان القرآن) پشتو - مطبوعہ
(۲) قرآن مجید کے موخر چند پاروں کی تفسیر (") غیر مطبوعہ
(۳) احکام الاسلام - پشتو - مطبوعہ

۸۲۔ عزیز الرحمن و ۱۹۱۹ء ص ۳۱۶

(۱) تفسیر سورہ فاتحہ (اردو)

۸۳۔ پروفیسر میاں منظور احمد و ۱۹۱۹ء ۱۳۳۷ھ ص ۳۱۷

(۱) سورۃ النساء (اردو) مطبوعہ
(۲) سورۃ التوبہ " "
(۳) اصول التفسیر (") مطبوعہ
ترجمہ فی ظلال القرآن " " "

۸۴ — مفتی رشید احمد لدھیانوی ۲۶ ستمبر ۱۹۲۲ء ۱۳۴۰ھ ص/۳۱۸

(۱) انوار التنزیل تعدمہ تفسیر بیضاوی عربی مطبوعہ
(۲) عمدۃ التفسیر لآیۃ التطہیر (اردو)

۸۵ — حکیم نذیر احمد صدیقی یکم نومبر ۱۹۲۲ء ۱۳۴۱ھ ص/۳۲۰

(۱) تصوف اور قرآن کے عنوان پر مقالہ لکھا (اردو) غیر مطبوعہ

۸۶ — مفتی عبدالشکور ترمذی ۱۹۲۲ء ۱۳۴۱ھ ص/۳۲۱

(۱) ہدایۃ الحیران فی جواہر القرآن (اردو) مطبوعہ
(۲) مسئلہ عصمت انبیاء " "
(۳) البیان فی ترجمۃ القرآن " غیر مطبوعہ
(۵) مفتی اعظم کی تفسیری خدمات " "
(۶) الارشاد فی مسئلۃ الاستمداد " "
(۷) آیت للفقراء کی تفسیر " "
(۸) اشرف المقالات " "
(۹) رو برو تفسیر ابوالکلام آزاد (اردو) غیر مطبوعہ (۱۰) اشرف البیان فی علوم القرآن (اردو) غیر مطبوعہ

۸۷ — پروفیسر غازی احمد ۱۹۲۳ء ۱۳۴۲ھ ص/۳۲۲
(۱) درسِ قرآن (اردو) غیر مطبوعہ

۸۸ — قاری اظہار احمد تھانوی ۱۹۲۷ء ۱۳۴۵–۴۶ھ ص/۳۲۵

(۱) الجواہر النقیہ شرح مقدمۃ الجزریہ (اردو) مطبوعہ
(۲) شرح شاطبیہ " مطبوعہ
(۳) ترجمہ مقدمۃ الجزریہ " "
(۴) حواشی جدیدہ جمال القرآن " "
(۵) تیسیر التجوید " "

(۶) افضل الدرر (اردو) مطبوعہ
(۷) توضیح المرام فی وقف حمزہ وھشام " "
(۸) تنشیط الطبع فی اجراء السبع عربی "
(۱۰) تیسیر التجوید " "
(۱۱) مقدمۃ الجزریہ مع تحفۃ الاطفال " "
(۱۲) خلاصۃ التجوید " "
(۱۳) الوقوف شاطبیہ کی شرح امانیہ (اردو)
(۱۴) حرز الامانی ووجہ التہانی فی القراءت السبع (عربی)

۸۹— محمد یعقوب شروری، و ۱۹۳۰ء ۱۳۴۹ھ ۳۳۲/ص

(۱) کشف القرآن (ابراھوی) مطبوعہ
(۲) مرآت الآیات یعنی آئینہ قرآن (اردو) مطبوعہ

۹۰— محمد اجمل ھزاروی، و ۱۹۳۲ء ص/۳۳۵

(۱) آداب القرآن (اردو) مطبوعہ
(۲) تدریس القرآن (اردو) مطبوعہ
(۳) آداب دعا (اردو) مطبوعہ
(۴) لغات القرآن (عربی) عربی غیر مطبوعہ

۹۱— حمید الرحمن عباسی و ۱۹۳۲ء ۱۳۵۰-۵۱ھ ص/۳۳۷

(۱) خلاصۃ القرآن (اردو) مطبوعہ

۹۲— محمد شریف قاسمی ۱۹۳۳ء ۱۳۸۲ھ ص/۳۳۹

(۱) ترجمہ احکام القرآن از جصاص رازی (اردو) غیر مطبوعہ

۹۳ — حافظ عبد الرحمن و ۱۹۳۴ء ۱۳۵۲-۵۳ھ ص/۳۴۰

(۱) تفسیر نکات القرآن (اردو) غیر مطبوعہ

۹۴ — جسٹس محمد تقی عثمانی و ۱۹۴۳ء ۱۳۶۲ھ ص/۳۴۱

(۱) معارف القرآن (انگریزی ترجمہ) غیر مطبوعہ
(۲) مقدمہ علوم القرآن علی معارف القرآن (اردو) غیر مطبوعہ
(۳) علوم القرآن اور اصول تفسیر ٰ مطبوعہ
(۴) بائبل سے قرآن تک ٰ ٰ

۹۵ — محمد موسیٰ خان روحانی بازی (دو) ۱۹۳۵ء ۱۳۵۳-۵۴ھ ص/۳۴۵

(۱) اثمار التکمیل لما فی انوار التنزیل شرح بیضاوی (اردو) (دو جلد مطبوعہ)

۹۶ — محمد عارف ہزاروی ۱۹۳۶ء ۱۳۵۵-۵۶ھ ص/۳۴۸

(۱) تفسیر سورہ البقرہ (اردو) غیر مطبوعہ
(۲) تفسیر لقمان ٰ ٰ

۹۷ — محمد حسن جان ۶/جنوری ۱۹۳۸ء ۱۳۵۷ھ ص/۳۴۹

(۱) مقدمہ فی علوم القرآن عربی غیر مطبوعہ
(۲) احسن الخبر فی مبادی علم الاثر عربی غیر مطبوعہ

۹۸ — ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ ۲۹/جنوری ۱۹۴۱ء ۱۳۶۰ھ ص/۳۵۱

(۱) خلاصۃ القرآن با ترجمہ کی (الحمد تا والناس) مطبوعہ (۲) وجود باری تعالیٰ سبحانہ (اردو-عربی) مطبوعہ (۳) خطبات حرم اردو مطبوعہ

۹۹ — ڈاکٹر فیوض الرحمن و ۱۳/مئی ۱۹۳۹ء ۱۳۵۸-۵۹ھ ص/۳۵۲

(۱) سورہ لقمان کا ترجمہ و تفسیر (اردو) مطبوعہ
(۲) سورہ حجرات کا ترجمہ و تفسیر ٰ ٰ
(۵) نصاب برائے قراء ٰ ٰ

(۷) جدید قرآنی قاعدہ۔ برائے مساجد، اسکول - اساتذہ اردو مطبوعہ
(۸) دعائیں " " "
(۹) تجوید القرآن " "
(۱۰) فیوض القرآن (اردو) مطبوعہ
(۱۱) قصص الانبیاء " "
(۱۲) تعارف قرآن " "
(۱۳) علماء پاکستان کی تفسیری خدمات (اردو) مطبوعہ
(۱۴) تذکرہ القراء (اردو) غیر مطبوعہ
(۱۵) سرحد کے ممتاز قراء " "
(۱۶) علماء سرحد کی تفسیری خدمات " "
(۱۷) تفسیر وترجمہ سورہ حجرات " "
(۱۸) سورہ لقمان " مطبوعہ
(۱۹) جدید قرآنی قاعدہ - سرحد " "
(۲۰) جدید قرآنی قاعدہ اسکول " "
(۲۱) دعائیں " "
(۲۲) نصاب برائے قراء " "

۱۰۰ — عبدالوھاب چاچڑ ۲۶ مارچ ۱۹۴۲ء ۱۳۶۱ھ ص/۳۵۵

(۱) ترجمہ وتفسیر (سندھی) (مطبوعہ)

۱۰۱ — ابو محمد عبداللہ اندھڑ ۱۹۴۷ء ۱۳۶۶ھ ص/۳۵۷

(۱) تفسیر عثمانی سندھی غیر مطبوعہ
(۲) تنقید اھل الایمان علی کنز الایمان (سندھی) "
(۳) تنقید الرشدی علی معترض الاسکندری " "
(۴) تفسیر آیات امامت " "
(۵) ایقاظ النائمین ترجمہ تنبیہ الحاسرین " "

۱۰۲ — حافظ سلطان احمد و " ۱۹۴۸ء ص/۳۶۲

(۱) — تفسیر السلطان المعروف بہ تنویر الایمان (براہوی) مطبوعہ
(۲) تفسیر القرآن السلطانیہ غیر مطبوعہ "
(۳) قصص الانبیاء " " "

۱۰۳ــ منظور احمد نعمانی (۱۰ دسمبر/جنوری ۱۹۵۰ء/۱۳۶۹ھ) ص/۳۶۳
(پاکستانی)

(۱) الهدیۃ النعمانیہ شرح بیضاوی (اردو) مطبوعہ
(۲) ترغیب الاخوان فی ترکیب القرآن (عربی) مطبوعہ
(پیچوف علی اصول الترکیب و لغات القرآن و تراکیبہ)

۱۰۴ــ مولانا غلام قادر (م ۱۹۵۰ء) ص/۳۶۵

فصل سوم - اسیی وہ شخصیات ہیں جن کی سن پیدائش اور وفات کا علم نہ ہوسکا (سرنیم کی ترتیب ہے) ص/۳۶۶

۱۰۴ــ احمد بن کرم اللہ ص/۳۶۶

(۱) تفسیر احمدی (سندھی) مطبوعہ

۱۰۵ــ احمد علی انصاری ص/۳۶۷

(۱) قرآن مجید پارہ عم (سندھی) مطبوعہ
(۲) قرآن مجید پارہ اول و دوم (سندھی) غیر مطبوعہ

۱۰۶ــ لعل شاہ بخاری ص/۳۶۸

(۱) تفسیر ام القرآن (فاتحہ) (اردو) مطبوعہ
(۲) بشریت رسول (") "
(۳) الانصاف فی تفسیر آیت الاستخلاف (") غیر مطبوعہ
(۴) نفحات العنبر بتفسیر سورۃ الکوثر (") "

۱۰۷ــ مولانا عبد الغفور ص/۳۶۹

(۱) ترجمہ و تفسیر (سندھی) مطبوعہ/غیر مطبوعہ

۱۰۸ــــ عبدالکریم بیرشریفی ص/ ٣٧٠

(۱) ترجمہ قرآن مجید سندھی مطبوعہ
(۲) تفسیر قرآن " غیر مطبوعہ

۱۰۹ــــ ابو البشیر محمد حسین پالوا ص/ ٣٧١
(۱) مضامین القرآن مسمیٰ تسہیل الفرقان (اردو) دوجلد مطبوعہ

۱۱۰ــــ رحیم بخش پانی پتی ص/ ٣٧٣
(۱) المعتمد به فی وجوه الطیبه (اردو) مطبوعہ
(۲) الخط العثمانی فی الرسم القرآن " "
(۳) ماهنامه الصدیق میں قاری رحیم کا مضمون تجوید پر (اردو) مطبوعہ
(۴) تکمیل الأجر فی القراءات العشر " "
(۵) فضائل قرانی " "
(۶) متشابہات قران " "
(۷) تکمیل العشر فی القرآت العشر " "
(۸) تکثیر النفع فی القرآت السبع " "
(۹) شرح المقدمة الجزریه " "
(۱۰) التنویر فی شرح التیسیر " "
(۱۱) شرح طیبه النشر یعنی المرآة المنیره " "
(۱۲) هدایة الرشید فی آیت الکتب الحکیم " "
(۱۳) المرآة النیره فی حل الطیبة " "
(۱۴) تحفة حفاظ المعروف متشابہات القرآن " "

۱۱۱ــــ لطف الله پشاوری ص/ ٣٧٩

۱۱۲ــــ عبدالسلام پنج پیری ص/ ٣٨١

(۱) الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات (پشتو) مطبوعہ
(۲) تنشیط الاذهان و تقدمه التبیان فی اصول تفسیر القرآن (عربی) "
(۳) التبیان فی تفسیر ام القرآن (عربی) "

۱۱۳ — عبد القادر جامی ہزاروی ص / ۳۸۴
(۱) تفریح الجنان فی تفسیر ام القرآن (اردو) مطبوعہ
(۲) عمدۃ الفکر فی تفسیر سورۃ العصر " "

۱۱۴ — سراج الاسلام حنیف ص / ۳۸۵
(۱) اللباب فی تاویل الفاظ اشرت فی الکتاب (عربی) مطبوعہ

۱۱۵ — حبیب اللہ خان ص / ۳۸۶
(۱) معارف التجوید مع رسم القرآن المجید
(۲) موضح القراءات فی السبع المتواترات (اردو) مطبوعہ
(۳) سوانح قراء سبعہ اردو مطبوعہ

۱۱۶ — عبدالحق درہنگہ ص / ۳۸۸
(۱) ترجمہ قرآن (پشتو) مطبوعہ

۱۱۷ — محمد شفیق الرحمن درخواستی ص / ۳۸۹
(۱) نوادرات ام الکتاب (اردو) - مطبوعہ

۱۱۸— قاری محمد طاہر رحیمی ص/ ۳۹۰

(۱) تاریخ علم قراءات مع تذکرہ آئمہ قراآت (اردو) مطبوعہ
(۲) تاریخ علم تجوید " "
(۳) حاشیہ عنایات رحمانی " "
(۴) تاریخ فن قراءت " "
(۵) تاریخ فن تجوید " "
(۶) جمع البحرین تعلیقات علی حرز الامانی " "
(۷) الدرۃ المضیئۃ " "
(۸) سماتبان وحی
(۹) سلک الالی والمرجان شرح نظم احکام اردو "
(۱۰) ہدیہ طاہریہ فی الآیات القرانیہ " "
(۱۱) وضوح الفجر فی القراءات الثلث المتممۃ للعشر " "
(۱۲) حاشیہ جمال القرآن (اردو) " "

۱۱۹— محمد عمر سرباززی ص/ ۳۹۴

(۱) تبیین الفرقان (فارسی) مطبوعہ ج/۱

۱۲۰— میاں محمد عالم سومرو ص/ ۳۹۵

(۱) قرآن مترجم (سندھی) مطبوعہ

۱۲۱— ابوالامجد شیر علی شاہ ص/ ۳۹۶

(۱) تفسیر سورۃ الکہف (عربی) مطبوعہ
(۲) تفسیر الحسن البصری (") " " پانچ جلدیں

۱۲۲— مفتی محمد یوسف سیفی ص/ ۳۹۷

(۱) توضیح البیان لخزائن القرآن (اردو) مطبوعہ

۱۲۳ــــ قاری شریف احمد (کراچوی) ص/۳۹۹

(۱) تاریخ قرآن — اردو — (مطبوعہ)
(۲) قرآن کی فضیلت وعظمت — اردو — مطبوعہ

۱۲۴ــــ عبدالصمد صارم الازہری ص/۴۰۰

(۱) الدرالمکنون فی تفسیر الماعون — (اردو) — مطبوعہ
(۲) تاریخ التفسیر — " — "
(۳) تاریخ القرآن — " — "
(۴) قرآنی اخلاق — " — "
(۵) ترجمہ جواہر علوم القرآن — اردو — "
(۶) انوار الرحمٰن ترجمہ وتفسیر القرآن۔ — " — "

۱۲۵ــــ عتیق احمد صدیقی ص/۴۰۲

(۱) حواشی تجوید القرآن — (اردو) — مطبوعہ

۱۲۶ــــ حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی ص/۴۰۳

(۱) انوار التنزیل وأسرار التاویل — عربی — مطبوعہ
(۲) صحابہ کرام قرآن کی نظر میں — اردو — "
(۳) ایصال ثواب قرآن کی نظر میں — " — "
(۴) کیا ہمارا قرآن ایک ہے؟ — " — "

۱۲۷— عابد الرحمٰن صدیقی ص/ ۲۰۴

(۱) ترجمہ تنسیر ابن عباس مع لباب النقول فی اسباب النزول

۱۲۷-A — ڈاکٹر عبد الحق .... ص/ ۲۰۴

(۱) ترجمہ قرآن سرائیکی — سرائیکی — مطبوعہ

۱۲۸— ماسٹر مولانا عبد الحکیم . ص/ ۲۰۵

(۱) تفسیر ابن عباس . (سندھی) غیر مطبوعہ

۱۲۹— عزیز الرحیم ص/ ۲۰۵

(۱) الذکر الحکیم (اردو) مطبوعہ
(۲) قرآن اور عربی زبان (اردو) غیر مطبوعہ
(۳) الکتاب المبین " غیر مطبوعہ
(۴) لسان القرآن " "
(۵) ترجمۃ القرآن " "

۱۳۰— ابو مسعود حسن علوی ص/ ۲۰۶

(۱) تدریس اللغۃ القرآن . (اردو) مطبوعہ تین جلدیں

۱۳۱— عبد الرحمٰن منصوری ص/ ۲۰۸

(۱) انوار التفسیر (اردو) مطبوعہ
(۲) انوار القرآن (اردو) "

۱۳۲ — مولانا محمد آصف قاسمی ص/ ۲۰۸

(۱) ترجمۃ القرآن (اردو) مطبوعہ

۱۳۳ — عبدالخالق کنڈیاروی ص/ ۲۰۹

(۱) تفسیر معارف القرآن (سندھی) مطبوعہ

۱۳۴ — محمد عثمان کوری ص/ ۲۱۰

(۱) تکمیل تفسیر تنویر الایمان (سندھی) مطبوعہ
(۲) شراکت ترجمہ قرآن مولانا محمد مدنی (") "

۱۳۵ — نیک عالم گجراتی۔ ص/ ۲۱۱

(۱) التسہیل فی حل انوار التنزیل (اردو) مطبوعہ

۱۳۵-A — محمد حفیظ الرحمٰن ص/ ۲۱۳

قرآن مجید مترجم (ریاستی) مطبوعہ

۱۳۶ — محمد زمان ص/ ۲۱۲

(۱) تفسیر القرآن (اردو) مطبوعہ

۱۳۷ــ محمد شریف اللہ ص/ ۲۱۳م

(۱) المقدمة لتفسیر تبیان الفرقان (عربی) مطبوعہ
(۲) التفسیر الموسوم بتبیان الفرقان (عربی) مطبوعہ دو جلدیں

۱۳۸ــ قاضی محمد مبارک ص/ ۲۱۴م

(۱) تفسیر معارف القرآن ۱۲ جلدیں (پشتو) مطبوعہ

۱۳۹ــ مشتاق احمد ص/ ۲۱۵م

(۱) بصائر للناس الموسوم معارف قرآنیہ (اردو) غیر مطبوعہ
(۲) حذبات توحید (اردو) مقدمہ بصائر للناس

۱۴۰ــ عبدالرحیم مگسی ص/ ۲۱۶م

(۱) قرآن مجید مترجم معہ ترجمہ اردو/سندھی مطبوعہ
(۲) حواشی شاہ عبدالقادر (سندھی) "
(۳) ترجمہ و تفسیر پارہ ربع عم " "

۱۴۱ــ اختر محمد مینگل ص/ ۲۱۸م

(۱) تفسیر اختریہ چھ جلدیں (براہوی) مطبوعہ

۱۴۲ــ خیر محمد ندوی ص/ ۲۱۹م

(۱) ترجمہ قرآن و تفسیر عثمانی (دوجلد) (براہوی) مطبوعہ
(۲) لغات القرآن " اردو/سندھی "
(۳) فضائل قرآن " "

---

۱۴۳ — محمد حسین شاہ نیلوی ص/۲۲۲

(۱) احسن التفسیر المعروف بہ تفسیر بے نظیر (اردو) مطبوعہ
(۲) تفسیر فیض الجلیل فی تسہیل التنزیل " غیر مطبوعہ
(۳) خلاصۃ البیان من کلام الرحمٰن " "
(۴) مختصر شرح خلاصۃ القرآن " "
(۵) درس قرآن " "
(۶) تودہ کتاب التوحید " "

چوتھا باب

ہندوستان میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات ص/۲۲۴

۱۴/اگست ۱۹۴۷ء سے ۳۰/دسمبر ۱۹۸۸ء تک

پہلی فصل = متوفی رجال کے تذکرہ وخدمات پر مشتمل ہے

۱ — حافظ عبد الرحمٰن امروہوی م ۲۳/جمادی الاخریٰ ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء ص/۲۲۴

(۱) حواشی بیضاوی (عربی) مطبوعہ

۲ — یعقوب الرحمٰن عثمانی م ۱۵/جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ / ۱۰/فروری ۱۹۵۲ء ص/۲۲۵

(۱) تفسیر فیض الرحمٰن (اردو) مطبوعہ/غیر مطبوعہ

۳ — محمد طاہر دیوبندی م ۱۲/محرم ۱۳۷۲ھ / ۲/اکتوبر ۱۹۵۲ء ص/۲۲۷

(۱) تفسیر قرآن مسمیٰ تقریر القرآن (اردو) ترجمہ وتفسیر مکمل غیر مطبوعہ

(۲) حکمت النون (اردو) مطبوعہ

٤ — محمد اسحٰق دہلوی ١٩٥٣ء

١٣٧٢-٧٣ھ
ص/٣٢م

(١) داستان یوسف	اردو	مطبوعہ
(٢) جلوہ طور	"	"
(٣) روز محشر	"	"
(٤) قصہ یونس	"	"
(٥) قصہ جرجیل	"	"
(٦) معراج رسول	"	"
(٧) نشانہ آدم	"	"
(٨) تاج سلیمانی	"	"
(٩) طوفان نوح	"	"
(١٠) ملت ابراہیم	"	"
(١١) معجزات مسیح	"	"
(١٢) قصہ اصحاب کہف	"	"
(١٣) صبر ایوب	"	"
(١٤) اسم اعظم	"	"

٥ — سعید احمد اجراڑوی ٢٩/اگست ١٩٥٧ء

١٣٧٧ھ
ص/٣٢م

(١) فیض التجوید	(اردو)	مطبوعہ
(٢) التذکار الجوہریہ	"	"
(٣) شرح اشاطبیہ	(عربی)	مطبوعہ
(٤) شرح خلاصۃ البیان	(اردو)	" "
(٥) فوائد مکیہ	"	" "
(٦) دبا الغرض	"	" "

۶— سید حسین احمد مدنی (م) ۵/دسمبر ۱۹۵۷ء ۵/جمادی الاول ۱۳۷۷ھ ص ۳۳/۳۴

(۱) ترجمہ قرآن (اردو) معاونت مع شیخ الہند

(۲) درس قرآن (اردو) سات مجلسیں
صراۃ القرآن تفسیر فاتحہ

۷— قاری عبد الخالق (م) ۱۹۵۷ء ۷۷-۱۳۷۶ھ ص ۳۴/۳۹

(۱) تیسیر التجوید (اردو)

۸— عبد اللطیف سنبھلی (م) ۱۶/اکتوبر ۱۹۵۹ء ۱۲/جمادی الآخر ۱۳۷۹ھ ص ۳۴/۳۷

(۱) تاریخ القرآن اردو غیر مطبوعہ
(۲) مشکلات القرآن

۹— احمد سعید دہلوی (م) ۲/دسمبر ۱۹۵۹ء ۱۳۷۹ھ ص ۳۷/۳۸

(۱) کشف الرحمٰن المعروف۔
تیسیر القرآن وتسہیل الفرقان (اردو) مطبوعہ

۱۰— ضیاء احمد قدسی (م) ۸/جنوری ۱۹۶۲ء ۱۳۸۲ھ ص ۴۴/۴۴

(۱) الفروق (عربی) غیر مطبوعہ

۱۱— عبد الشکور فاروقی لکھنوی (م) ۲۳/اپریل ۱۹۶۲ء ۱۳۸۱ھ ص ۴۴/۴۵

(۱) تفسیر آیات قرآنی (اردو) مطبوعہ
(۲) ترجمہ قرآن مجید " "
(۳) تنبیہ الحائرین "
(۴) آیات بینات (فارسی) "

۱۲— حفظ الرحمٰن سیوہاروی (م) ۲/اگست ۱۹۶۲ء ۱۳۸۲ھ ص ۴۵/۵۰

(۱) قصص القرآن چار جلدیں اردو مطبوعہ

۱۳— محفوظ الرحمٰن (م) ۱۹۶۴ء ۱۳۸۳ھ ص ۵۰/۵۷

(۱) مفتاح القرآن (اردو) مطبوعہ

۱۴ — بدر عالم میرٹھی (م) ۲۹/ اکتوبر ۱۹۶۵ء ۵/ رجب ۱۳۸۵ھ ص/ ۵۸

(۱) حاشیہ بیضاوی (عربی) غیر مطبوعہ

۱۵ — محمد سلیمان . دیوبندی (م) جنوری ۱۹۶۶ء ۱۳۸۵ھ ص/ ۶۰

(۱) رضائے تجوید اردو مطبوعہ
(۲) فوائد رضیہ شرح جزریہ " "
(۳) ضیاء التجوید " "
(۴) جواہر ضیائیہ شرح شاطبیہ " قلمی غیر مطبوعہ
(۵) حاشیہ خلاصۃ البیان " غیر مطبوعہ

۱۶ — سلطان محمود کٹھالوی (م) ۱۹۶۶ء ۱۳۸۵ھ ص/ ۶۳

(۱) تفسیر سورہ الفاتحہ اردو مطبوعہ
بنام تسہیل البیان فی توضیح القرآن

۱۷ — شاہ وصی اللہ الہ آبادی (م) ۱۹۶۷ء ۲۲/ شعبان ۱۳۸۷ھ ص/ ۶۴

(۱) تلاوت قرآن (اردو) مطبوعہ
(۲) التذکیر بالقرآن " مطبوعہ

۱۸ — دمار احمد گھوسوی (م) ۱۴/ جون ۱۹۶۹ء ۱۳۸۹ھ

(۱) قرآن مجید کی ساتویں منزل ترجمہ و تشریح (اردو) مطبوعہ

۱۹ — احتشام الحسن کاندھلوی (م) ۲۴/ دسمبر ۱۹۷۲ء ۱۵/ شوال ۱۳۹۲ھ ص/ ۶۷

(۱) حاشیہ جلالین شریف (عربی) غیر مطبوعہ

۲۰ — محمد زبیر قریشی ۳/ اپریل ۱۹۷۸ء ۱۳۹۸ء ص/ ۶۸

۲۱ — محمد ابراہیم سہارنپوری (م) ۱۹۷۹ء ۱۳۹۹ھ ص/ ۷۱

(۱) مظاہر التجوید اردو مطبوعہ

۲۲ — قاری محمد طیب (۳) جولائی ۱۹۸۳ء ۱۴۰۳ھ ۶ شوال ص ۴۷۲

(۱) قرآن کریم کی تفسیر — اردو — غیر مطبوعہ
(۲) مقدمۃ القرآن — " — مطبوعہ
(۳) تفسیر سورۃ الفیل — " — "
(۴) نظریہ دو قرآن پر ایک نظر — اردو — "
(۵) آفتاب نبوت — " — "
(۶) دینی دعوت کے قرآنی اصول — " — "
(۷) قرآن کریم کی عملی تفسیر — " — "
(۸) حدیث رسول کا قرآنی معیار — " — "
(۹) ایک قرآن (اردو) مطبوعہ (۱۰) قرآنی تشبیہ اور اختلاف آیات (اردو) مطبوعہ
(۱۱) اصول دعوت (اردو) مطبوعہ (۱۲) خطبات حکیم الاسلام (اردو) مطبوعہ ۱۰ جلدیں

فصل دوم = (اس میں ان شخصیات کی خدمات کا تعارف ہے جو زندہ ہیں یا ان کا سنہ وفات معلوم نہیں ہو سکا)

۲۳ — مناظر احسن گیلانی ۱۸۹۲ء ۱۰ — ۱۳۰۹ھ ص ۴۷۸

(۱) تفسیر سورہ الکہف — اردو — مطبوعہ
(۲) تدوین قرآن — " — "
(۳) النبی الخاتم — " — "

۲۴ — محمد حیات سنبھلی م ۱۸۹۳ء ۱۳۱۰ھ ص ۴۸۱

(۱) نور القلوب — اردو — مطبوعہ
(۲) حاشیہ جلالین — عربی — غیر مطبوعہ
(۳) ترجمہ تفسیر حسینی — اردو — مطبوعہ

۲۵ — محمد زکریا کاندھلوی و ۱۸۹۸ء ۱۳۱۵ھ ص ۴۸۳

(۱) حواشی کلام پاک — اردو — غیر مطبوعہ
(۲) قرآن عظیم اور جبریہ تعلیم — اردو — مطبوعہ
(۳) فضائل قرآن — اردو (گیارہ زبانوں میں) — مطبوعہ
(۴) تشریح احکام القرآن للجصاص — غیر مطبوعہ
(۵) تحفۃ الاخوان فی بیان احکام تجوید القرآن — اردو — مطبوعہ
(۶) عربی شرح جزری — عربی — غیر مطبوعہ
(۷) رسالہ در احوال قراء السبعہ اللہ ورمح سبع محصم الاربعہ عشر (عربی) غیر مطبوعہ
(۸) فضائل زبان عربی (اردو)

۲۶ — سید فخر الحسن و ۱۰/ ستمبر ۱۹۰۵ء ۱۰/ رجب ۱۳۲۳ھ ص ۴۸۶

(۱) التقریر الحاوی فی حل تفسیر البیضاوی — اردو — مطبوعہ

۲۷ — محمد منظور نعمانی رح ۲۱/ دسمبر ۱۹۰۵ء — ۱۳۲۳ھ / ص ۹۰م

(۱) قرآن علم کی روشنی میں — اردو — مطبوعہ
(۲) قرآن آپ سے کیا کہتا ہے؟ — " — "
(۳) دی قرآن اینڈ یو ؟ — انگریزی — "

۲۸ — محمد ذاکر عبید ملک رح ۱۹۰۷ء — ۱۳۲۷ھ / ص ۹۱م

(۱) علاج الحیران بتلاوۃ القرآن — اردو — مطبوعہ

۲۹ — پروفیسر سعید احمد اکبر آبادی رح ۱۹۰۷-۸ء — ۱۳۲۵ھ / ص ۹۳م

(۱) وحی الٰہی — اردو — مطبوعہ
(۲) فہم القرآن — " — "

۳۰ — قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی رح ۱۹۱۰ء — ۱۳۲۸ھ / ص ۹۶م

(۱) قاموس القرآن — اردو — مطبوعہ

۳۱ — ابوالحسن علی ندوی رح ۱۹۱۵ء — ۱۳۳۳ھ / ص ۹۷م

(۱) تأملات فی سورۃ الکہف (۲) معرکہ ایمان و مادیت (عربی/اردو) مطبوعہ
(۳) النبوۃ والانبیاء فی ضوء القرآن (عربی) مطبوعہ
(۴) قصص النبیین للاطفال — " — مطبوعہ
(۵) مطالعہ قرآن کے اصول و مبادی (اردو مطبوعہ) (۶) اسلام کی نشاۃ ثانیہ قرآن کی نظر میں (اردو مطبوعہ)
(۷) دو انسانی چہرے قرآنی مرقع میں (۸) قرآن کا مطالعہ (اردو) مطبوعہ
(۹) تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب (اردو) مطبوعہ (۱۰) اسماء حسنیٰ (اردو) مطبوعہ (۱۱) منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین (اردو) مطبوعہ
(۱۲) سیرت نبوی دعاؤں کے آئینہ میں (۱۳) مقالات قرآنی مضامین (۱۴) المدخل الی الدراسات القرآنیۃ (عربی) مطبوعہ

۳۲ — قاضی اطہر مبارکپوری رح ۷ مئی ۱۹۱۶ — ۱۳۳۴ھ / ص ۱۰۴م

(۱) کتاب النکت فی اعجاز القرآن (عربی) غیر مطبوعہ
(۲) منتخب التفاسیر — اردو — "
(۳) ترجمہ و تفسیر — " — مطبوعہ
(۴) ترجمہ قرآن — " — غیر مطبوعہ
۵ حواشی قرآن — عربی — "

۳۳ — مظہر الدین بلگرامی ر۔ ۱۹۱۸ء ۲۷-۱۳۳۶ھ ص/۵۱۹

(۱) عیون العرفان فی علوم القرآن (اردو) مطبوعہ
(۲) کنوز القرآن " "

۳۴ — شبیر احمد ازہر میرٹھی ر۔ ۱۹۲۵ء ۱۳۴۴ھ ص/۵۱۲

(۱) مفتاح القرآن (اردو) سات جلدیں مطبوعہ

۳۵ — محمد آفاق فتحپوری ر۔ ۱۹۲۵ء ۴۴-۱۳۴۳ھ ص/۵۱۹

(۱) مواعظ حسنہ (اردو) غیر مطبوعہ

۳۶ — صدیق احمد باندوی ر۔ ۲۷-۱۹۲۶ء ۱۳۴۵ھ ص/۵۲۰

(۱) تسہیل التجوید (اردو) مطبوعہ

۳۷ — عبد الرؤف عالی ر۔ ۱۹۳۰ء ۴۹-۱۳۴۸ھ ص/۵۲۱

(۱) یہود سے متعلق قرآنی پیشین گوئیاں اردو مطبوعہ
(۲) قرآنی انسائیکلو پیڈیا " غیر مطبوعہ
(۳) جائزہ تراجم قرآنی " مطبوعہ

۳۸ — محمد ابراہیم حیدرآبادی ر۔ ۱۹۳۰ء ۱۳۴۸ھ ص/۵۲۳
(۱) معلم التجوید (اردو) مطبوعہ
۳۹ — محمد عثمان کاشف الہاشمی ر۔ ۱۹۳۳ء ۵۲-۱۳۵۱ھ ص/۵۲۴
(۱) ترجمہ تفسیر احمدی (اردو) غیر مطبوعہ (۲) ہدایت القرآن (اردو) مطبوعہ / غیر مطبوعہ
۴۰ — حبیب الرحمٰن خیرآبادی ر۔ ۱۹۳۵ء ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ ص/۵۲۷

(۱) ترجمہ تفسیر بیضاوی اردو غیر مطبوعہ
(۲) قرآن اور اسکے حقوق " مطبوعہ
(۳) علم کی اہمیت " غیر مطبوعہ

۴۱ — نسیم احمد جنوری و ۲۹؍ ۱۹۲۸ء — ۱۳۵۷ھ — ص/۵۳۰

(۱)	قرآن سچے باتیں	اردو	مطبوعہ
(۲)	تفسیر تبارک الذی او ر عم یتساءلون	"	"
(۳)	قرآن جلوہ کی ایک نئی کرن	"	"
(۴)	عملیات بسملہ علامات ایمان	اردو	مطبوعہ
(۵)	مثنوی حکمت لقمان	اردو	مطبوعہ
(۶)	تذکرہ لقمان علیہ السلام	"	"
(۷)	اسرار بسم اللہ	اردو	غیر مطبوعہ
(۸)	اسماء حسنیٰ	"	مطبوعہ
(۹)	ھدایت اور صراط مستقیم	"	"
(۱۰)	بہار و خزاں	"	"
(۱۱)	عباد الرحمٰن	اردو	غیر مطبوعہ

۴۲ — سعید احمد پالنپوری و ۱۹۴۰ء — ص/۵۳۳

(۱) ھدایت القرآن (اردو) مطبوعہ (۲) العون الکبیر شرح الفوز الکبیر (اردو) مطبوعہ

۴۳ — ابوالحسن اعظمی و ۱۹۲۷ء — ۱۳۶۴ھ — ص/۵۳۵

(۱)	النفحۃ العنبریہ شرح مقدمہ الجزریہ	اردو	مطبوعہ
(۲)	قواعد التجوید	"	"
(۳)	الفوائد الدریہ	"	"
(۴)	علم قرات اور قراء سبعہ	"	"
(۵)	دارالعلوم دیوبند اور خدمات تجوید و قرات	"	"
(۶)	تیسیر القرآت فی سبع المتواترات	"	"
(۷)	تسہیل البیان فی رسم خط القرآن	"	"
(۸)	اتحاف البررہ بالمتون العشرہ	"	"
(۹)	حواشی قرآن سبعہ عشرۃ	"	"

۴۴ — رضوان نسیم دیوبندی و ۱۹۴۵ء — ۱۳۶۴ھ — ص/۵۴۷

(۱)	صریح النص فی روایۃ حفص	اردو	مطبوعہ
(۲)	تعلیم التجوید	اردو	مطبوعہ
(۳)	حاشیہ التیسیر	"	غیر مطبوعہ

۴۵ — محمد ایوب سورتی ۱۹۵۲ء   ۱۲۷۳ھ ص/ ۵۴۹

(۱) التبیان شرح خلاصۃ البیان   (اردو) مطبوعہ

فصل سوم

اسمیں ان شخصیات کا تذکرہ وخدمات ہیں جن کے سن پیدائش اور وفات کا ہمیں علم نہیں ہو سکا۔

۴۶ — محمد علی چاند پوری

(۱) لبستان التفاسیر ترجمہ فتح العزیز (اردو) مطبوعہ

۴۷ — نور محمد صاحب لدھیانوی   ص/ ۵۵۱

(۱) نورانی قاعدہ   اردو   مطبوعہ
(۲) قرآن مجید پڑھاؤ   "   "
(۳) قاعدہ (اردو)   "   "

۴۸ — محمد نثار دیوبندی   ص/ ۵۵۴

(۱) میزان التجوید   اردو   غیر مطبوعہ

۴۹ — محمد نعیم دیوبندی   ص/ ۵۵۵

(۱) سمالین ترجمہ جلالین   اردو مطبوعہ

۵۰ — عبد الصمد رحمانی   ص/ ۵۵۷

(۱) قرآن حکیم   اردو   مطبوعہ

۵۱ — محمد اسماعیل سنبھلی   ص/ ۵۵۹

(۱) اخبار التنزیل   (اردو) مطبوعہ

۵۲ — عبدالرحیم صادق ص/ ۵۶۱

(۱) ترجمہ و تفسیر قرآن (گجراتی) مطبوعہ

۵۳ — عبدالرحمٰن ص/ ۵۶۳

(۱) ہدایت کے چراغ یعنی سیرت انبیاء کرام (اردو) مطبوعہ

۵۴ — قاری سید محمد عنایت علی ص/ ۵۶۴

(۱) اعجاز القرآن — فی تجوید القرآن اردو مطبوعہ

۵۵ — غلام محمد ص/ ۵۶۵

(۱) ترجمہ و تفسیر (ہندی) مطبوعہ

~~۵۶ — [illegible]~~

~~[illegible]~~

۵۷ — اخلاق حسین قاسمی ص/ ۵۶۹

(۱) بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ (اردو/عربی مطبوعہ)
(۲) مستند موضح قرآن کی اشاعت " غیر مطبوعہ
(۳) معاونت ترجمہ کشف الرحمٰن اردو مطبوعہ
(۴) محاسن موضح القرآن اردو "

۵۸ — عبدالغفور دیولی - ص/ ۵۷۳

(۱) ترجمہ و تفسیر قرآن دو جلد تیلگو مطبوعہ

۵۹ — حبیب احمد کیرانوی - ص/ ۵۷۴

(۱) تفسیر حل القرآن اردو مطبوعہ
(۲) حواشی بیان القرآن اردو "

۶۰ — محمد انظر شاہ کشمیری ص/ ۵۷۹

(۱) ترجمہ مدارک التنزیل لعبداللہ النسفی (اردو) مطبوعہ
(۲) ترجمہ تفسیر ابن کثیر " "
(۳) تفسیر حقانی پر تقدیم و تحشی
(۴) تفسیر جلالین شرح اردو جلالین اردو

۶۱ — محمد طاہر (بنگلہ دیش) ص/ ۵۸۱
(۱) القرآن ترجمہ و تفسیر مکمل ترجمہ و تفسیر (بنگلہ) مطبوعہ

پانچواں باب بنگلہ دیش میں علماء دیوبند کی قرآنی خدمات ص/ ۵۸۱
۱۶/ دسمبر ۱۹۷۱ء سے ۱۶/ دسمبر ۱۹۸۸ء تک

۱ — مولانا علی الدین احمد ص/ ۵۸۲
(۱) ترجمہ تفسیر حقانی (بنگلہ) مکمل مطبوعہ

۲ — مولانا علی الدین الاظہری ص/ ۵۸۲
(۱) تفسیر الاظہری (بنگلہ) —

۳ — مولانا امین الاسلام ص/ ۵۸۲
(۱) تفسیر نور القرآن ترجمہ و تفسیر (بنگلہ) نامکمل مطبوعہ/غیر مطبوعہ

۴ — مولانا روح الامین ص/ ۵۸۲
(۱) ترجمہ و تفسیر قرآن (بنگلہ) نامکمل

۵ — ڈاکٹر محمد مجیب الرحمٰن ص/ ۵۸۲
(۱) ترجمہ تفسیر ابن کثیر (بنگلہ) مطبوعہ/غیر مطبوعہ

۶ ـــ امین الحق المحمودی ص/۵۸۳

(۱) النجوم الثاقبه فی رد المبتدعه المتصلبه (بنگلہ) مطبوعہ
(۲) تجوید القرآن " "
(۳) جمال القرآن " "
(۴) التفسیر المحمودی " "

۷ ـــ فضل حق بنگالی۔ ص/ ۵۸۵

(۱) علم التجوید اردو مطبوعہ

۸ ـــ محی الدین خان ص/ ۵۸۶

(۱) تفسیر معارف القرآن آٹھ جلد (بنگلہ) مطبوعہ

۹ ـــ عمیم الاحسان مجددی ص/ ۵۸۷

(۱) اتحاف الاشراف علی تفسیر الکشاف عربی۔اردو مطبوعہ
(۲) التنویر فی اصول التفسیر (عربی)

۱۰ ـــ نور الرحمٰن ص/ ۵۸۸

(۱) تفسیر اشرفی (بنگلہ) مطبوعہ

۱۱ ـــ عبد الحکیم ص/ ۵۸۹

(۱) ـــ بنگلہ انوبا قرآن شریف (بنگلہ) ترجمہ وتفسیر

۱۲ ـــ عثمان غنی پتر ص/ ۵۸۹

(۱) قرآن (بنگلہ) ترجمہ فقط

۱۳ ـــ شمس الحق فرید پوری عرف مدھو میاں ص/ ۵۸۹

(۱) چند سورہا ترجمہ وتفسیر (بنگلہ) مطبوعہ
(۲) ـ ترجمہ تفسیر حقانی (بنگلہ)

۱۴ ـــ عبد الرحمٰن کشنگری وغیرہ ص/ ۵۸۹

(۱) القرآن الکریم (بنگلہ) مکمل ترجمہ قرآن

چھٹا باب دیگر ممالک میں علماء دیوبند کی قرآنی خدمات ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۶ء سے ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء تک ص/۵۹۰

پہلی فصل - ازبکستان

۱۔ موسیٰ جار اللہ ۰ م ۱۹۴۹ء ۶۹-۱۳۶۸ھ ص/ ۵۹۰

(۱) الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (عربی) مطبوعہ
(۲) حروف اوائل السور " مطبوعہ
(۳) کتاب ترتیب السور الکریمہ وتناسبہا " طبع نامعلوم
(۴) فقہ القرآن الکریم " "
(۵) کتاب مصاحف الامصار " "
(۶) ذو القرنین و یاجوج " "
(۷) شرح عقیلیہ اتراب القصائد "
(۸) تاریخ القراءت وتفسیر الاحرف السبعہ "
(۹) صرف القرآن "

دوسری فصل - ایران

۲۔ محمد قاسم بادپا ص/۵۹۵
(۱) معارف القرآن فارسی غیر مطبوعہ

۳۔ شہداد سراوان ص/۵۹۶
(۱) درس قرآن (فارسی) غیر مطبوعہ

۴۔ مولانا عبد الرحمٰن ص/۵۹۷
(۱) ترجمہ قرآن (ایرانی بلوچی) مکمل - غیر مطبوعہ

۵۔ مولانا عبد الغنی ص/۵۹۸
(۱) ترجمہ قرآن مع حاشیہ (ایرانی بلوچی) مکمل غیر مطبوعہ

تیسری فصل - برمی -

۶۔ محمد موسیٰ برمی و ۱۹۵۳ء ۱۳۷۲-۷۳ھ ص/۵۹۸
(۱) ترجمہ تفسیر موضح القرآن (برمی) مطبوعہ (۲) ترجمہ وتفسیر سورہ ملک (برمی) مطبوعہ
(۳) ترجمہ وتفسیر سورہ رحمٰن " " (۴) فضائل قرآن " "

۷۔ مولوی رحمت اللہ مبلغ ص/۵۹۹
ترجمہ قرآن (برمی) مکمل

چوتھی فصل - جاپان -

۸۔ ڈاکٹر توشی ھیکو ازتسو ص/۵۹۹
(۱) ترجمہ قرآن (جاپانی) مکمل

۹۔ حاجی عمر میتا ص/۶۰۱
(۱) ترجمہ قرآن جاپانی - مکمل

پانچویں فصل - سعودی عرب -

۱۰۔ شاہ معصوم مجددی و ۱۹۲۳ء ۱۰/ شعبان ۱۳۴۱ھ ص/۶۰۲
(۱) ترجمہ قرآن مع فوائد (اردو) غیر مطبوعہ

۱۱ — فتح محمد پانی پتی م ۱۹۸۷ء ۱۳۰۷ھ — ۸ ص/۶۰۳

(۱) عنایات رحمانی (اردو) مطبوعہ
(۲) نورانی قاعدہ " "
(۳) کاشف العسر شرح فاطمة الزہر اردو مطبوعہ
(۴) سراج الغایات فی عدالآیات اردو "
(۵) القرة المرضیہ فی شرح الدرة المضیہ اردو "
(۶) اسہل الموارد (۸) اسرار المعانی — " "
(۷) عمدة المعانی

۱۲ — عبداللہ عباس ندوی ص/۶۰۹

(۱) قاموس القرآن الکریم عربی - انگریزی - مطبوعہ
(۲) تعلم اللغة العربیة عربی - انگریزی مطبوعہ

۱۳ — محمود الطرازی ص/۶۱۰

(۱) قرآن کریم مترجم (ازبک) مطبوعہ

۱۴ — محمد عاشق الٰہی بلند شہری ۲۵ رمی ۱۹۲۴ء ۱۳۴۳ھ ص/۶۱۱

(۱) ترجمہ قرآن انوار البیان فی اسرار القرآن (اردو) دو جلد میں مطبوعہ
(۲) تفسیر سورہ فاتحہ " مطبوعہ
(۳) مسنون دعائیں " " "
(۴) عربی کا آسان قاعدہ " " "
(۵) فضائل دعاء اردو مطبوعہ
(۶) فن قرات و تجوید " "
(۷) شرح خلاصة البیان (عربی) غیر مطبوعہ
(۸) التحفة المرضیہ فی شرح مقدمة الجزریہ (اردو) مطبوعہ

۱۵ — محمد اسحٰق بسر جدی ص/۶۱۴
(۱) ترجمہ قرآن (سواحلی) — مکمل غیر مطبوعہ
ساتویں فصل قرآن کے ترجمے

۱۶ — ڈاکٹر محمد حمید اللہ ۱۹ فروری ۱۹۰۸ء ۱۳۲۶ھ ص/۶۱۵

(۱) القرآن المجید مع معانیہ بالفرنسیہ فرانسیسی - مطبوعہ
(۲) القرآن فی کل لسان عربی "

۱۶-A — آٹھویں فصل کینیڈا - مولانا محمد آصف قاسمی ص/۶۲۱
(۱) ترجمہ قرآن (اردو) مطبوعہ

نویں فصل ـ متحدہ عرب امارات

۱۷ ـــ محمد اسحاق مدنی ص/ ۶۲۲

(۱) قرآن و سنت کی مقدس دعائیں (اردو) مطبوعہ
(۲) اسمائے حسنہ " "
(۳) عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن غیر مطبوعہ

۱۸ ـــ محمد پاشا ندوی ص/ ۶۲۴

(۱) درس قرآن (اردو) غیر مطبوعہ

۱۹ ـــ رحمت علی مسلم ۲۶/ اگست ۱۹۶۵ء ۱۳۸۵ھ ص/ ۶۲۶

دسویں فصل یوگنڈا

(۱) البرہان فی ترجمۃ القرآن (لوگنڈا) غیر مطبوعہ
(۲) قرآن مجید مترجم مع تفسیر تسہیل القرآن (اردو) مطبوعہ

۲۰ ـــ فاضل ٹنڈو الہ یار ص/ ۶۲۹

ترجمہ قرآن (لوگنڈا) نامکمل

ساتواں باب ص/ ۶۳۰

مستفیدین و معتقدین

علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات

۱۸۶۶ء سے ۱۹۸۸ء

پہلی فصل — ان شخصیات کے تعارف وخدمات پر مشتمل ہے جو انتقال کر گئے ہیں

١ — فتح محمد تائب لکھنوی م ١٩٠٩ء ١٣٢٧ھ ص/٦٣١

(١) تفسیر کبیر المعروف خلاصۃ التفاسیر (اردو) مطبوعہ

٢ — محمد عثمان نورنگ زادہ م ٢/ستمبر ١٩١٨ء ٢٨/ذیقعدہ ١٣٣٦ھ ص/٦٣٢

(١) تفسیر تنویر الایمان (سندھی) چھ جلدیں مطبوعہ بقیہ غیر مطبوعہ

٣ — سید احمد حسن محدث دہلوی م ٩/مارچ ١٩٢٠ء ١٧/جمادی الاولیٰ ١٣٣٨ھ ص/٦٣٤

(١) مختصر احسن الفوائد (اردو) مطبوعہ

(٢) احسن التفاسیر (اردو) سات جلدیں

(٣) مقدمہ احسن التفاسیر (اردو) مطبوعہ

(٤) تفسیر آیات الاحکام من کلام رب الانام (اردو) مطبوعہ

٤ — مولانا حمید الدین فراہی م ١١/نومبر ١٩٣٠ء ١٣٤٩ھ ص/٦٣٦

(١)	نظام القرآن وتاویل الفرقان	(عربی) و اردو	مطبوعہ
(٢)	مجموعہ تفاسیر فراہی	(اردو)	" "
(٣)	تفسیر نظام القرآن وتاویل الفرقان بالفرقان	(اردو)	مطبوعہ
(٤)	تفسیر سورہ بقرۃ وآل عمران	(عربی) و اردو	غیر مطبوعہ
(٥)	فاتحہ نظام القرآن	(اردو — عربی)	مطبوعہ
(٦)	الامعان فی اقسام القرآن	اردو	مطبوعہ
(٧)	الرأی الصحیح فی من ھو الذبیح	عربی — اردو	" "
(٨)	جمہرۃ البلاغۃ	(عربی)	مطبوعہ

(۹)	خرد نامہ	(فارسی)	غیر مطبوعہ
۱۰	شفاعت اور کفارہ کی تردید	(انگریزی)	نامعلوم
۱۱	دلائل النظام	عربی	(غیر مطبوعہ)
(۱۲)	اصول التاویل	عربی	" "
(۱۳)	اسالیب القرآن	"	" "
(۱۴)	القائد إلی عیون العقائد	"	" "
(۱۵)	حجج القرآن	"	" "
(۱۶)	کتاب الحکمہ	"	" "
(۱۷)	کتاب الرسوخ فی معرفۃ الناسخ والمنسوخ	عربی	" "
(۱۸)	احکام الاصول باحکام الرسول	عربی	" "
(۱۹)	اسباب النزول	"	" "
(۲۰)	تاریخ القرآن	"	" "
(۲۱)	اوصاف القرآن	"	" "
(۲۲)	فقہ القرآن	"	" "
(۲۳)	حواشی الاتقان فی علوم القرآن	"	" "
(۲۴)	سورہ التحریم کی تفسیر	فارسی	مطبوعہ
(۲۵)	کتاب مفردات القرآن	اردو	مطبوعہ
(۲۶)	ملکوت اللہ	(عربی)	غیر مطبوعہ

۵ — ثناء اللہ امرتسری رح

ص/۴۲۸

(۱)	ترجمہ وتفسیر ثنائی	(اردو)	مطبوعہ
(۲)	بیان الفرقان علی علم البیان	(")	" "

۶ — سیماب اکبر آبادی م ۱۹۵۱ء ۱۳۷۰ھ ص/ ۶۵۳

(۱) وحی منظوم ترجمہ قرآن مطبوعہ

۷ — سید سلیمان ندوی ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء ۱۳۷۳ھ ص/ ۶۵۴

(۱) مقالات سلیمان اردو مطبوعہ
(۲) تکررات قرآن کریم
(۳) تذکار نزول قرآن کریم
(۴) قصص بنی اسرائیل
(۵) ارض القرآن
(۶) القرآن وفلسفہ الجدیدہ (اردو) "
(۷) تذکرہ سورۃ الکہف " "
(۸) تفسیر سورہ فاتحہ " "

۸ — ابوالکلام آزاد م ۱۷/اگست ۱۹۵۸ء ۱۳۷۸ھ ص/ ۶۶۲

(۱) اقوام وملل کے مراتب ھدایت وشقاوت (مطبوعہ) اردو
(۲) سورہ واقعہ کی تفسیر " "
(۳) امثال القرآن " "
(۴) سیرہ طیبہ ماخوذ از قرآن " "
(۵) ترجمان القرآن " "
(۶) تفسیر البیان کے شواھد " "
(۷) البصائر یعنی مقدمہ قرآن " "

۹ — عبدالماجد دریا آبادی م ۶ جنوری ۱۹۷۷ء ۱۳۹۷ھ ص/ ۶۶۷

(۱) ترجمہ وتفسیر قرآن انگریزی
(۲) ترجمہ وتفسیر قرآن اردو
(۳) حیوانات قرآنی
(۴) مطالعہ قرآن
(۵) جغرافیہ ارض القرآن اردو
(۶) قصص ومسائل "

۱۰۔ حافظ محمد ایوب دھلوی (م) ۱۹۸۳ء ۔ ۱۴۰۳ھ ص ۶۷۸

(۱) تفسیر ایوبی

۱۱۔ محمد اشفاق احمد (م) ۱۹۸۶ء ص ۶۸۰

(۱) The Noble Quran انگریزی ترجمہ مکمل مطبوعہ

۱۲۔ محمد حنیف ندوی (م) جولائی ۱۹۸۷ء ۔ ۱۴۰۸ھ ص ۶۸۱

(۱) لسان القرآن (اردو) مطبوعہ تین جلدیں

(۲) تفسیر سراج البیان (اردو) مطبوعہ پانچ جلدیں

(۳) مطالعہ قرآن (اردو) مطبوعہ

۱۳۔ مولانا صفی الدین م ۲۸/ جنوری ۱۹۹۱ء ۔ ۱۴۱۱ھ ص ۶۸۴

(۱) القرآن المبین (اردو)

۱۴۔ عمر احمد عثمانی م ۱۹۹۲ء ۔ ۱۴۱۲ھ ص ۶۸۶

(۱)	قرآن پڑھو	اردو	مطبوعہ
(۲)	قرآنی معاشرہ	"	"
(۳)	رجم اصل ہے یا تعزیر	اردو	"
(۴)	فقہ القرآن	"	"
(۵)	درس قرآن	"	"
(۶)	اصلاح بیان القرآن	"	"

فصل دوم ان شخصیات کے تعارف و خدمات پر مشتمل ہے جن کا سنہ وفات معلوم نہیں ہو سکا ہے

۱۵۔ فتح محمد جالندھری و ۱۸۶۳ء ۔ ۱۲۸۰ھ ص ۶۹۰

(۱) فتح الحمید ترجمہ قرآن (اردو) مطبوعہ

۱۶۔ محمد اسحاق سندیلوی ۳/ فروری ۱۹۱۳ء ۔ ۱۳۳۱ھ ص ۶۹۱

(۱) تنویر العینین فی تفسیر المعوذتین (اردو) مطبوعہ (۲) تنقید بر تفہیم القرآن

۱۷۔ محمد عبد الرشید نعمانی و ۲۹/ ستمبر ۱۹۱۵ء ۔ ۱۳۳۳ھ ص ۶۹۲

(۱) لغات القرآن چار جلدیں (اردو) مطبوعہ

۱۸ — مولانا شمس الدین شمسی رو، ۱۹۲۰ء ۱۳۳۸ھ ص ۶۹۶

(۱) موج البحرین (اردو) مطبوعہ
(۲) ترجمہ قرآن کریم (روزنامہ جنگ کراچی) اردو "
(۳) تفسیر قرآن (روزنامہ جنگ) اردو "
(۴) تعارف مضامین قرآن (اردو) "

۱۹ — سید معروف شاہ شیرازی ولادت مارچ ۱۹۳۲ء ۲۰/ ذوالقعدہ ۱۳۵۰ھ ص ۶۹۹

(۱) ترجمہ ظلال القرآن ۱۰/ جلدیں (اردو) غیر مطبوعہ
(۲) سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر " مطبوعہ
(۳) سیرت القرآن " "
(۴) قرآن سیرت انقلاب

تیسری فصل — جن شخصیات کی سنہ وفات اور پیدائش دونوں نہیں مل سکیں

۲۰ — اسرار سابیری دکھنوی ص ۷۰۰

(۱) سحر البیان (اردو)
(۲) قرآن کریم کا منظوم ترجمہ مطبوعہ

۲۱ — عبد الکریم پاریکھ ص ۷۰۳

(۱) لغات القرآن اردو - ہندی انگریزی - مطبوعہ (۲) یہودیت قرآن کی روشنی میں

۲۲ — محمد یوسف ندوی ص ۷۰۴

تفسیر سورہ محمد مطبوعہ (سندھی)

۲۳ — احمد حسن فاضل ص ۷۱۴

۲۴ — مولانا محمد احمد ص ۷۰۵

۲۵ ۲۶ ۲۷ (۱) تفسیر جدید (اردو) غیر مطبوعہ ← عبد الدائم

ص ۷۱۷ عبد اللطیف ص ۷۱۸ محمد اویس ص ۷۱۹

ص ۷۲۰

خاتمۃ الکتاب

فہارس

ص ۷۲۲ تا آخر

خلاصہ تھیسس انگریزی ← ص ۸۵۵

مقدمه

تاریخ دار العلوم دیوبند

۳۰ مئی ۱۸۶۶ء میں دیوبند کی ایک ویران مگر تاریخی
مسجد چھتہ میں ایک معمولی عربی مدرسے کی بنیاد رکھی
اس مدرسے کے سب سے پہلے طالب علم شیخ الہند حضرت
مولانا محمود الحسن رحمہ اور سب سے پہلے مدرس حضرت
مولانا ملا محمود مقرر ہوئے۔ یہ مختصر قافلہ جس کے سالار
حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ تھے جیسے
آگے بڑھتا گیا اسکی رونق میں اضافہ ہوتا چلا گیا
پھر اس قافلے سے جدا یا فارغ ہونے والا ہر طالب علم انگریز
کے خلاف جہاد کے جذبات سے معمور ہو کر نکلتا
اس کے دل میں ایمان کی وہی شمع روشن ہوتی جو اس
مدرسے کے بانیوں کے دلوں میں کار فرما تھی۔

۱۵ محرم ۱۲۸۳ کو ایک انار کے درخت کے
نیچے جس مکتب کی بنیاد حاجی عابد حسین رح نے
ڈالی تھی اور ملا محمود کو ایک ہی بچہ محمود الحسن سپرد کر کے
کام شروع کر دیا تھا اس مکتب کو مدرسہ پھر مدرسہ کو
دار العلوم بنانا اور طالب علم محمود الحسن کو شیخ الہند بنا دینا
یقیناً حضرت مولانا قاسم نانوتوی رح کا کارنامہ ہے
مولانا نے اس دہلی میں جوانی گزاری تھی جب مغلیہ
سلطنت کا چراغ گل ہو رہا تھا اور برطانوی بھوت
دہلی خطرناک سایہ ڈالتا چلا آ رہا تھا
مولانا نے ۵۷ء کی وہ مہا بھارت خود دیکھی تھی جب
میں اہل ہند نے انگریزوں کے چھکے چھڑا دئے تھے
پھر شاملی کے میدان میں نکل کر ہاتھوں میں تلوار لیکر جنگ
کی تھی مگر مسلمانوں کی نااہلی سے اتنی عظیم سلطنت کا
چراغ گل ہو گیا - انھوں نے خاندان ولی اللہی کا یہ سبق
پڑھا تھا۔

ط الرشید دیوبند نمبر صفحہ ۵۳۶
History of The Freedom Movement in India p. 382

اور اپنی آنکھوں سے قوموں کے اتار چڑھاؤ کے وہ
مناظر دیکھے تھے جس کے خاکے حجۃ اللہ البالغہ
میں کھینچ دیئے گئے تھے اور جو عوامی زندگی کیلئے لازمہ
کی حیثیت رکھتے تھے
مولینا نے ان لوگوں سے دینی علوم سیکھے تھے جو دین کی زندہ
تصویریں تھے اور جن کی آنکھوں میں قرآن وسنت
کی عبرت اور بصیرت بھری تھی اور جو زمانہ کے
انقلابات کی سچی تعبیریں جانتے تھے
مولینا اس مشت خاک سے بنائے گئے تھے جس سے
مولینا اسمعیل مولینا سید احمد، شاہ عبدالعزیز بنا کے
جاتے ہیں اس لئے وہ ان لوگوں میں سے بن تھے
جو روزانہ پیدا ہو جاتے ہیں ان میں سے بھی بن تھے جو
کسی گروہ یا قبیلہ کیلئے پیدا کئے جاتے ہیں بلکہ وہ ان
خوش نصیبوں میں سے تھے جو صدیوں کے بعد جنم لیتے ہیں
اور اپنی دنیا اپنے ہاتھوں تعمیر کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں
وہ تاریخ کے ان منفرد لوگوں میں سے تھے جو کسی ملت
یا قوم کو پروگرام دیکر پھر اسکو چلانے والے افراد میں
ڈھال دیا کرتے ہیں
چنانچہ آنحضوہ نے دیوبند آکر کوئی نیا مکتب نہیں قائم
فرمایا بلکہ ایک قائم شدہ مکتب کو اپنی دلسوزی سے
مدرسہ بنا دیا اور پھر مدرسے کو ایسا تخیل ایسا طریق کار
دیا جو ساری دنیا میں انوکھا تھا پھر اس طرح اسکی بنیادیں
بھر دیں کہ کسی نے پورے عرصہ میں اسکی نظیر نہیں دیکھی اور
ایسا نظام مرتب کر دیا کہ سو برس ہوگئے آج تک ان کے
اصولوں میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہوسکی ۔ ؎۱

؎۱ الجمعیت دارالعلوم دیوبند نمبر ص ۳۲

(اساتذہ دار العلوم کی عمریں قیام دار العلوم کے وقت)

آپکو یہ معلوم ہو کر شاید تعجب ہوگا کہ قیام دار العلوم کے وقت اکابرین دار العلوم کچھ زیادہ سن اور معمر نہ تھے بلکہ انکا تعلق عمر کے اس دور سے تھا جسے دور شباب کہا جاتا ہے

عمر بوقت تحریک دار العلوم ذیقعدہ ۱۲۸۲ھ

اسمائے گرامی۔

(۱)	حضرت مولینا ذوالفقار علی	۱۲۳۷ھ	۴۵ سال
(۲)	فضل الرحمٰن	۱۲۴۷ھ	۳۵ سال
(۳)	حضرت مولینا محمد قاسم نانوتوی	۱۲۴۸ھ	۳۴ سال
(۴)	حضرت مولینا محمد یعقوب نانوتوی	۱۲۴۹ھ	۳۳ سال
(۵)	حضرت مولینا حاجی محمد عابد	۱۲۵۰	۳۲ سال
(۶)	حضرت مولینا رفیع الدین	۱۲۵۲	۳۰ سال

[۱]

قیام دار العلوم دیوبند کے دو عظیم مقاصد

بقول جناب اشتیاق اظہر صاحب لکھتے ہیں دار العلوم کے قیام کے دو مقاصد تھے ایک مقصد تو تعلیم و تعلم کا تھا اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ ایسے کارکنوں کی تربیت کی جائے جو ہندوستان میں فرنگی نظام کے خاتمہ اور عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کی کوشش کریں [۲]

دیوبند کے قیام کے بارے میں ایک دفعہ مولانا مناظر احسن گیلانی نے شیخ الہند سے سوال کیا تو آپنے فرمایا مولانا قاسم نانوتوی نے اس مدرسہ کو کیا درس و تدریس تعلیم و تعلم کے لئے قائم کیا تھا؟ مدرسہ میرے سامنے قائم ہوا جہاں تک میں جانتا ہوں ۱۸۵۷ء کے ہنگامے کی ناکامی کے بعد یہ ادارہ قائم کیا گیا کہ کوئی ایسا مرکز قائم کیا جائے جس کے زیر اثر لوگوں کو تیار کیا جائے تاکہ ۱۸۵۷ء کی ناکامی کی تلافی ہو [۳]

---

[۱] تاریخ دار العلوم دیوبند ج ۱/ ص/ ۱۳۵
[۲] فخر العلماء ص/ ۳۶ [۳] ایضا ص/ ۳۸
اور افادات و ملفوظات ص/ ۳۷۶

بانیٔ دارالعلوم کا دستور العمل

قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ (۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۳ء - ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء) جو اس تعلیمی تحریک کے قافلہ سالار اور روحِ رواں تھے انھوں نے علمی تعلیمی تبلیغی تصنیفی سیاسی اور معاشرتی امور میں برصغیر کے مسلمانوں کی عظیم الشان اور گراں قدر خدمات انجام دی ہیں انھوں نے دینی مدارس سے خصوصاً دارالعلوم کے قیام وبقاء کیلئے جو دستور العمل تجویز فرمایا ہے اس میں اسلامی دورِ حکومت کے مطابق طریق کے برعکس اسی عوامی چندے اور جمہوری طرز کے اختیار کرنے کی پر زور تلقین کی گئی ہے اس دستور العمل میں حضرت نانوتوی قدس سرہٗ نے بتلایا ہے کہ دینی مدارس کے قیام کیلئے بنیادی طور پر یہ اصول ضرورہ قرار دیے جائیں

(۱) اصل اول یہ ہے کہ تا مقدور کارکنان مدرسہ کو ہمیشہ تکثیر چندہ پر نظر رہے آپ کوشش کریں اوروں سے کرائیں خیر اندیشان مدرسہ کو یہ بات ہمیشہ ملحوظ رہے

(۲) ابقائے طعام طلبہ بلکہ افزائش طلبہ میں جس طرح ہو سکے خیر اندیشان مدرسہ ہمیشہ ساعی رہیں

(۳) مشیران مدرسہ کو ہمیشہ یہ بات ملحوظ رہے کہ مدرسہ کی خوبی اور خوش اسلوبی ہو اپنی بات کی پچ نہ کی جائے خدانخواستہ جب اس طرح کی نوبت آئے گی کہ اہل مشورہ کو اپنی مخالفت رائے اور اوروں کی رائے کے موافق ہونا ناگوار ہو تو پھر اس مدرسہ کی بنیاد میں تزلزل آجائے گا القصہ تہہ دل سے بروقت مشورہ اور نیز اس کے پس وپیش میں اسلوبی مدرسہ ملحوظ رہے سخن پروری نہ ہو اور اس لئے ضروری ہے کہ اہل مشورہ اظہار رائے میں کسی وجہ سے تامل نہ ہوں اور سامعین بہ نیت نیک اس کو سنیں یعنی خیال رہے کہ اگر دوسرے کی بات سمجھ میں آجائے گی تو اگرچہ ہمارے خلاف ہی کیوں نہ ہو بدل وجان قبول کریں گے اور نیز اسی وجہ سے یہ ضروری ہے کہ مہتمم امور مشورہ طلب میں اہل مشورہ سے ضرور مشورہ کیا کرے

---

۱ تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۱۵۳ تا ۱۵۴ (لٹریچر ص ۳۹۳ اور ۳۰۲)
History of the Freedom Movement in India p.383

خواہ وہ لوگ ہوں جو ہمیشہ مشیر مدرسہ رہتے ہیں یا کوئی
وارد وصادر جو علم وعقل رکھتا ہو اور مدرسوں کا خیر
اندیش ہو اور اسی وجہ سے ضروری ہے کہ اگر کسی وجہ سے
اہل مشورہ سے مشورے کی نوبت نہ آئے اور بقدر
ضرورت اہل مشورہ کی تعداد معتد بہ سے مشورہ کیا گیا ہو
تو پھر اس وجہ سے ناخوش نہ ہو کہ مجھ سے کیوں نہ پوچھا
ہاں اگر مہتمم نے کسی سے نہ پوچھا تو پھر اہل مشورہ
معترض ہو سکتا ہے۔

(۴) یہ بات ضروری ہے کہ مدرسین مدرسہ باہم متفق المشرب ہوں
اور مثل علماء روزگار خود بین اور دوسروں کے در پے
توہین نہ ہو خدانخواستہ جب اسکی نوبت آئیگی
تو پھر اس مدرسہ کی خیر نہیں۔

(۵) خواندگی مقررہ اس انداز سے جو پہلے تجویز ہو چکی ہے
یا بعد میں کوئی اور انداز مشورہ سے تجویز ہو پوری ہو جایا
کرے ورنہ یہ مدرسہ اول تو خوب آباد نہ ہوگا
اور اگر ہوگا تو بے فائدہ ہوگا۔

(۶) اس مدرسہ میں جب تک آمدنی کی کوئی سبیل یقینی نہیں جب تک
یہ مدرسہ انشاءاللہ بشرط توجہ الی اللہ اسی طرح چلے گا
اور اگر کوئی آمدنی ایسی یقینی حاصل ہو گئی جیسے
جاگیر یا کارخانہ، تجارت یا کسی امیر محکم القول
کا وعدہ تو پھر یوں نظر آتا ہے کہ یہ خوف ورجا جو سرمایہ
رجوع الی اللہ ہے ہاتھ سے جاتا رہیگا اور امداد غیبی
موقوف ہو جائیگا
اور کارکنوں میں باہم نزاع پیدا ہو جائیگا
الغرض آمدنی اور تعمیر وغیرہ میں ایک نوع کی بے سروسامانی
ملحوظ رہے

(۷) سرکار کی شرکت اور امراء کی شرکت بھی زیادہ مضر معلوم
ہوتی ہے

تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۱/ ص ۱۵۲ تا ۱۵۴ (ارشاد ص ۲۹۲) اور ۳۰۳
History of The Freedom movement in India p 383

(۸) تا ہم دور ایسے لوگوں کا چندہ زیادہ موجب
برکت معلوم ہوتا ہے جن کو اپنے چندہ سے
امید ناموری نہ ہو بالجملہ حسن نیت اہل چندہ
زیادہ پائیداری کا سامان معلوم ہوتا ہے
ان اصول ثمانیہ کی نہایت ہی بلیغ تشریح
حضرت مولانا محمد طیب صاحب نے فرمائی ہے
جو ایک مستقل پمفلٹ میں بنام آزادی ہند کا
خاموش رہنما شائع ہو چکی ہے ۱۵

ط تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۱۵۲
(الرشید دیوبند نمبر ص/۳۹۳
History of the Freedom Movement in India p 383

دیوبند کے تعلیمی نظام کی امتیازی خصوصیات

محبوب رضوی لکھتے ہیں: ہمارے قدیم تعلیمی نظام میں ہمیشہ سے اسی اصول پر عمل درآمد رہا ہے چنانچہ ان مدارس میں تعلیم کا جو نہج اختیار کیا گیا تھا

(۱) اس میں تعلیمی مصارف کو طلباء کے بجائے درسگاہوں کے ذمہ رکھا گیا ہے اس تعلیمی نظام میں تعلیم پر کوئی فیس عائد نہ تھی اور نہ صرف یہ بلکہ طلباء کے زیر درس کتابوں کا انتظام بھی مفت ہوتا تھا اور تعلیم بھی مفت تھی

(۲) قیام گاہ (بورڈنگ ہاؤس) کا کوئی کرایہ نہ دیا جاتا تھا

(۳) بلکہ نادار اور غریب طلباء کو درسگاہوں کی جانب سے کھانا کپڑا اور دوسری ضروریات کے لئے نقد وظائف بھی دیئے جاتے تھے مدارس عربیہ کی یہ وہ خصوصیت ہے جس کی مثال دنیا کی کسی تعلیمی نظام میں نہیں پائی جاتی

(۴) اس کے علاوہ مدارس عربیہ میں حصول علم پر کبھی کوئی ایسی پابندی بھی عائد نہیں کی گئی جس کے ذریعے قوم کے کچھ افراد پر تعلیم و تعلم کے دروازے بند کر دیئے گئے ہوں بلکہ لفظ ہر وہ شخص جس کو اکتساب علم کا کچھ بھی ذوق ہوتا بغیر کسی رکاوٹ کے علم حاصل کر سکتا تھا عمر اور پیشے کی قید سے ہمارے مدارس ہمیشہ آزاد رہے اور ان میں رنگ و نسل امیر و غریب اور اونچ نیچ کے مابین کوئی امتیازی فرق روا نہیں رکھا گیا اس بناء پر ہر شخص کے لئے خواہ وہ کسی نسل سے تعلق رکھتا ہو اور کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو بلا تکلف اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی راہیں ہمیشہ کھلی رہی ہیں مسلمانوں کی علمی تاریخ میں بے شمار ایسے علماء و فضلا ملیں گے جو آبائی طور پر مختلف ادنی و اعلیٰ پیشوں سے تعلق رکھتے تھے مدارس دینیہ میں تعلیم کو زیادہ سے زیادہ قیود و شرائط سے آزاد رکھے جانے کا اصول پیش نظر رکھا گیا ہے

ادنی پیشوں سے تعلیم کی پابندی اٹھانا دنیا نے مسلمانوں ہی سے سیکھا ہے اور جس چیز کا سہرا آج یورپ کے سر باندھا جا رہا ہے[۲۵]

واضح رہے کہ بقول محبوب رضوی تعلیم بالغان کا آغاز یورپ میں ۱۹۱۶ء میں ناٹنگھم یونیورسٹی سے ہوتا ہے یعنی ۱۹۱۶ء سے جبکہ دیوبند نے اس کا آغاز ۱۸۶۶ء میں کر دیا تھا ج/۲ ص/۲۸۶

[۲۵] تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/۲۸۶

درحقیقت یہ مدارس عربیہ ہی کا بدلتو ہے البتہ ہم
کی تعبیر اٹھادینے کا مسئلہ ابھی دنیا کو ان مدارس سے سیکھنا باقی ہے
چنانچہ تعلیم بالغان کی شکل میں اسکی داغ بیل پڑ چکی ہے
اب وہ زمانہ زیادہ دور نہیں معلوم ہوتا
جبکہ دنیا کی یونیورسٹیوں سے یہ لعنت اٹھادی جائے گی ما
دارالعلوم دیوبند ہندوستان میں وہ پہلی تعلیم گاہ ہے جو مفت
تعلیم کی بنیاد پر قائم ہوئی دارالعلوم کی ایک صدی
سے زیادہ مدت سے اس مفت نظام تعلیم کو کامیابی کے
ساتھ چلا رہا ہے
برطانوی دور حکومت میں دارالعلوم وہ پہلی درسگاہ
ہے جس نے آزاد طریق تعلیم کو پیش کیا اور سیاسی
غلامی کی فضا میں ملت کی ذہنی آزادی کو برقرار رکھنے
کی جدوجہد کی اگرچہ یہ کام بہت مشکل تھا
مگر دارالعلوم نے اس پر عمل کر کے اس مشکل کو آسان بنادیا
دارالعلوم نے حکومت برطانیہ کی پیشکش کے باوجود
کبھی اسکی امداد قبول نہیں کی اس لئے وہ بہت سی ایسی
پابندیوں سے آزاد رہا ہے جو سرکاری امداد کے ساتھ
ساتھ آنی لازمی ہیں۔ ۲ؔ
مدارس عربیہ کے طلباء کے سامنے حصول علم کا مقصد
اور نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اسکی مخلوق
کی بہترین خدمت ہے شاگرد استاد کو استاد ہی سمجھتے ہیں
استادی اور شاگردی کی قدیم حدود و مراتب کا پوری
طرح لحاظ رکھتے ہیں شاگرد اپنے استاد کا ویسا ہی ادب
کرتے ہیں جیسے اپنے والدین کا اساتذہ کی خدمت کو برکات علم
باعث ازدیاد علم و برکت تصور کرتا ہے ۳ؔ
حدیث نبوی کتاب اللہ کی شرح و تفسیر اور اسلامی
قانون کا دوسرا اہم ماخذ ہے دارالعلوم دیوبند نے
بہترین دینی و نبوی علوم کی خدمت انجام دی ہے

ا۔ؔ تاریخ دارالعلوم دیوبند ج۲ ص/ ۲۸۶ ۲ؔ ایضاً ص/ ۲۸۷ الحصبة ص/ ۱۰۱
۳ؔ ایضاً ص/ ۲۸۹ الرشید ص/ ۱۸۶ تا ۱۹۳

مگر ان میں سب سے زیادہ نمایاں حیثیت حدیث کے درس کو حاصل رہی ہے دارالعلوم کا درس حدیث روایت و درایت اور تفقہ کے تمام اصول کا جامع رہا ہے ہو[1]
خصوصاً حدیث نبوی کی تعلیم میں ایک منفرد اسلوب کا حامل ہے دارالعلوم دیوبند کی اس خصوصیت نے اسے دوسری تمام تعلیم گاہوں سے ممتاز بنا دیا ہے اس کے دارالحدیث میں ہر سال تین چار سو طلباء حدیث کا اجتماع رہتا ہے جو دنیا کے مختلف حصوں سے محض حدیث کی تعلیم کے لئے یہاں آتے ہیں ان طالبان حدیث میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہوتی ہے جو دوسرے مدارس سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں اور صرف اس لئے یہاں آتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کی مخصوص اعلیٰ تعلیم سے بہرہ مند ہو سکیں۔
دارالعلوم دیوبند، ہندوستان، پاکستان، برما، بنگلہ دیش اور افغانستان وغیرہ ملکوں کے دینی مدارس کی سربراہی کرتا ہے اور بہت سے مدارس طریقہ تعلیم اور اندرونی نظم و نسق میں دارالعلوم دیوبند کی تقلید کرتے ہیں ہو[2]
جیسا کہ عموماً مدارس عربیہ کا معمول ہے دارالعلوم میں بھی درس کے اوقات دو حصوں پر تقسیم ہیں۔
پہلا حصہ چار گھنٹے کا ہے اور دوسرا دو گھنٹے کا موسم گرما میں صبح ۶ بجے سے ۱۰ بجے تک اور بعد ظہر ۲ ½ بجے سے ۵ ½ بجے تک اور موسم سرما میں صبح کو ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک اور بعد ظہر ۲ بجے سے ۷ بجے سے ۷ بجے تک درس کے اوقات ہیں دارالعلوم میں تعلیمی گھنٹہ پورے ۶۰ منٹ کا ہوتا ہے ہو[3]
داخلے کیلئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے البتہ ان بیرونی کمسن بچوں کو جو دارالاقامہ میں تنہا نہ رہ سکیں داخل نہیں کیا جاتا کسی پیشے کی بناء پر کوئی ایسی پابندی کوئی نہیں ہے جس کے سبب سے قوم کے کچھ افراد پر تعلیم و تعلم کے دروازے بند ہو جائیں ہو[4]
دارالعلوم کو جس طرح حکومت کے اثر سے بالکل علیحدہ رکھا گیا ہے

ہو[1] تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/۲۹۰ ہو[2] ایضاً ص/۲۹۱
ہو[3] ایضاً ص/۲۹۲ ہو[4] ایضاً ص/۲۹۳ الرشید دیوبند نمبر ص/۱۸۹

اسی طرح امتحان میں کسی قسم کی بیرونی مداخلت کو پسند
نہیں کیا گیا نصاب تعلیم خود اسکا اپنا مجوزہ ہے اور امتحانات
بھی وہ خود ہی اپنی نگرانی میں لیتا ہے ۱؎
دار العلوم میں داخل تمام طلباء کو کتب خانے سے
زیر درس کتابیں کسی معاوضے کے بغیر ایک سال کیلئے
مستعار دی جاتی ہیں
طالب علم کو مالی امداد ملتی ہو یا نہ ملتی ہو
دونوں صورتوں میں اس سے دار الاقامہ کے کمرے کا
کوئی کرایہ نہیں لیا جاتا ہے۔ ۲؎

۱؎ تاریخ دار العلوم دیوبند ج/۲ ص/۲۹۶ ۲؎ ایضاً ص/۳۰۰
[illegible] ص/۱۸۰ تا ۱۸۳

اکابر علماء دیوبند کی طرف سے جدید تعلیم کی حوصلہ افزائی

محبوب رضوی صاحب لکھتے ہیں

علمائے کرام صرف ایسے نصاب تعلیم کے مخالف تھے جو مسلمانوں کو الحاد اور بے دینی کی طرف لے جانے والا ہو خود علی گڑھ میں یہ خطرہ محسوس کیا جا رہا تھا چنانچہ اس کے سد باب کیلئے وہاں دینیات کا ایک مستقل شعبہ قائم کیا گیا تو دیوبند کی جانب سے فوراً اس پیشکش کو قبول کر لیا گیا مولانا عبد اللہ انصاری تاحیات اس منصب پر فائز رہے بعد ازاں ان کے فرزند مولانا احمد میاں انصاری اس منصب پر مامور کئے گئے

یہ بھی دار العلوم کے فاضل تھے ظاہر ہے کہ مخالفت کی صورت میں یہ بات ممکن نہ تھی

حضرت مولانا نانوتوی نے ان طلباء کی نسبت جو مدارس عربیہ سے فارغ ہو کر سرکاری اسکولوں میں داخل ہونا چاہیں ۱۲۹۰ھ کے جلسہ تقسیم انعام کی تقریر میں ایسے ۱۸۷۳ء طلباء کو ان الفاظ میں حوصلہ افزائی فرمائی ہے

اگر طلباء مدرسہ ھذا مدارس سرکاری میں جا کر علوم جدیدہ کو حاصل کریں تو ان کے کمال میں یہ بات زیادہ مؤید ہو گی۔ ۱

---

۱ تاریخ دار العلوم دیوبند ج ۲/ ص ۳۰۲

دارالعلوم دیوبند میں انگریزی تعلیم کی تجویز منظور

جناب محبوب رضوی صاحب لکھتے ہیں

اس سال کی روداد میں دارالعلوم کی جانب سے ایک تجویز یہ پیش کی گئی کہ ایسے طلباء کو جو کم از کم انٹرنس پاس ہوں اور دارالعلوم میں داخلہ لینا چاہیں انکو دس پندرہ روپیہ ماہانہ کے وظائف دئے جائیں اسی طرح دارالعلوم سے فراغت کے بعد جو طلبہ انگریزی تعلیم حاصل کرنا چاہیں ان کیلئے بھی وظائف مقرر کئے جانے کی ضرورت ہے روداد کے الفاظ یہ ہیں کہ دونوں صورتوں میں مسلمانوں کیلئے بہت سے فوائد ہیں۔

افسوس ہے کہ اس مد میں عطیات نہ ہونے کی وجہ سے یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ [1]

دارالعلوم دیوبند اور علیگڑھ یونیورسٹی
دو تحریکیں ایک مقصد

۱۸۳۱ء میں بالاکوٹ میں سید احمد شہید کی شہادت اور ۱۸۵۷ء میں ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی کی جدوجہد ناکامی کے بعد ایک ہی استاد مولانا مملوک علی کے دو شاگرد میدان عمل میں آئے مولانا محمد قاسم نانوتوی نے ۱۸۶۶ء میں دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی اور سید احمد خان نے ۱۸۷۵ء میں علیگڑھ یونیورسٹی یونیورسٹی کی بنیاد رکھی دونوں کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو تنزلی سے نکالنا اور انہیں معاشرہ میں زندہ رکھتے ہوئے اعلیٰ مقام دلانا تھا بقول پروفیسر سرور دیوبند قدامت پسندوں اور محافظین کا مرکز تھا علیگڑھ سے تجدد اور حاضر پرستی کی تحریک نے جنم لیا ہماری قوم کو دونوں کی ضرورت تھی وہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ دونوں ادارے ایک دوسرے کے قریب آئے [2] علیگڑھ کا بھی مقصد صرف سرکاری کلرک پیدا کرنا نہیں تھا بلکہ دیوبند کی طرح اسنے بھی رجال کار پیدا کئے [3]

---

۱ دارالعلوم دیوبند ج/۱ ص/۲۰۸
افادات وملفوظات سے اندازہ ہوتا ہے مولانا رشید گنگوہی کے ذاتی ذوق کی وجہ سے اس پر عمل نہیں ہوسکا دیکھیے ص/۵۰۴

۲ مولانا عبیداللہ سندھی اور ان کے ناقد ص/۸ ۳ ص/۱۱ تا ص/۱۲

علمائے دیوبند کا جہاد بالسیف اور جہاد بالعلم اور اس کے نتائج

جہاد قرآن و سنت کی روشنی میں

اسلام اور جہاد لازم و ملزوم ہیں ارشاد نبوی ﷺ ہے

الجہاد ماض إلی یوم القیامۃ ط۱

جہاد قیامت تک جاری رہیگا البتہ بعض حالات میں فرض کفایہ سے فرض عین میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

علماء نے جہاد کی تین مشہور اقسام بیان کی ہیں

(۱) جہاد بالمال۔ یعنی مال کے ذریعہ جہاد کرنا

(۲) جہاد بالعلم۔ علم کے ذریعہ دشمنان دین کے خلاف جہاد کرنا

(۳) جہاد بالسیف۔ اسلحہ کے ذریعہ جہاد کرنا

کتاب اللہ اور سنت نبوی ﷺ سے جہاد کی تینوں قسموں کے واضح احکامات ملتے ہیں لیکن میرا روئے سخن جہاد کی مؤخر الذکر دونوں اقسام ہیں

ارشاد ربانی ہے

وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین
من الرجال والنساء والولدان ط۲

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ کمزوروں کی طرف سے اللہ کے لئے جہاد کرینا اور انھیں تحفظ فراہم کرینا۔ اسی جہاد اور مجاھد کی اھمیت کو دوسری جگہ بیان کرتے ہوئے فرمایا

فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین أجراً عظیماً ط۳

اللہ تعالیٰ نے مجاھد کو غیر مجاھد پر فضیلت عطا فرمائی اور اس کے لئے اجر عظیم مقرر فرمایا ہے

اسی اھمیت کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا

عن سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والذی نفسی بیدہ لوددت أنی أقتل فی سبیل اللہ
ثم أحیا ثم اقتل، ثم احیا ثم اقتل، ثم احیا ثم اقتل ط۴

ط۱ الحدیث
ط۲ النساء/۷۶
ط۳ النساء/۹۷
ط۴ سنن نسائی ج/۲ ص/۲۶۸ (کتاب الجہاد)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں
مسلمانوں میں ہمیشہ جذبہ جہاد موجزن رکھنے کے لئے فرمایا

عن ابی ھریرۃ [redacted] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من مات ولم یغزو ولم یحدث نفسہ بغزو
مات علی شعبۃ نفاق ۱

جو شخص اس حال میں دنیا سے رخصت ہوا کہ نہ اسنے جہاد میں حصہ لیا اور نہ جہاد میں حصہ لینے کی خواہش تھی تو اس کی موت نفاق کے شعبوں میں سے ایک شعبہ پر ہوئی۔

علماء اور جد وجہد آزادی

انہی احکامات کے پیش نظر علماء حق نے مشکل حالات میں عوام کو جہاد کی طرف نہ صرف راغب کیا بلکہ خود بھی بنفس نفیس حصہ لیا۔ برصغیر کی تحریک و تاریخ آزادی کی بنیاد شاہ عبدالعزیز [redacted] کا فتویٰ جہاد ہے
علماء دیوبند جو فی الحقیقت خانوادہ ولی اللہ کے تلامذہ و جانشین ہیں انھوں نے جہاد کی مؤخر الذکر دونوں اقسام پر کس طرح عمل کیا اس کا جائزہ پیش کرنے سے قبل کچھ پس منظر پیش خدمت ہے
شاہ ولی اللہ [redacted] کے انتقال کے بعد تلامذہ و خانوادہ ولی اللہ نے شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۱۵۹ھ ۱۷۴۶ء وفات ۱۸۲۴ء (۱۲۳۹ھ)) کو اپنا قائد و امیر تسلیم کر لیا تھا ۲
شاہ عبدالعزیز [redacted] نے جہاد کے لئے سید احمد شہید ۳ اور شاہ اسماعیل شہید کو تیار کیا اور سید صاحب [redacted] کو خلافت عطا کر کے ۴ معروضی حالات کے پیش نظر ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا ۵ سید صاحب نے جہاد پر روانہ ہونے سے پہلے شاہ اسحٰق [redacted] کو ہندوستان میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ۶ شاہ اسحٰق مجاہدین کے لئے مال اور اخلاقی سپورٹ کے ساتھ افراد بھی بھیجتے رہے یہ کام درس و تدریس کے ساتھ جاری رہا

---

۱ سنن نسائی ج/۲ ص/۲۶۷ (کتاب الجہاد)
۲ شاہ ولی اللہ اور انکی سیاسی تحریک ص/۶۲ اور ص/۱۹۷
The Indian Muslim p.390
اور
۳ ولادت ۱۲۰۱ھ وفات ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۱ء ۴ موج کوثر ص/۱۶ اور مولانا عبید اللہ سندھی حالات زندگی و سیاسی افکار ص/۳۳۳ ۵ علماء ہند کا شاندار ماضی ج/۲ ص/۸۵ اور شاہ ولی اللہ اور انکی سیاسی تحریک ص/۷۵
Ulamain Politics p.216 ۶

شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے فتویٰ کی اساس بنا ۱؎
بلکہ حقیقت یہ ہے کہ شاہ صاحب کا فتویٰ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے جہاد بالاکوٹ ۲؎
بنگال کی فرائضی تحریک ۳؎ احمد اللہ شاہ کا جہاد لکھنؤ اور ٹیپو شہید رحمۃ اللہ علیہ
کے جہاد میسور کی بنیاد ہے۔ شاہ اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک کا مرکز حجاز کو
بنایا اور ہجرت سے قبل مقامی ذمہ داریاں شاہ عبدالغنی اور علماء کی ایک جماعت
کے سپرد کر دیں ۴؎ جنمیں حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے
۱۸۵۷ء میں جن ۳۳/ علماء نے فتویٰ جہاد پر دستخط کئے تھے انمیں یہ علماء بھی شامل تھے ۵؎

علمائے دیوبند اور جہاد بالسیف

جن محاذوں پر جنگ آزادی لڑی گئی انہیں سے ایک اہم محاذ شاملی تھانہ
بھون کا بھی تھا جو حاجی امداد اللہ اور ان کے رفقاء نے قائم کیا تھا
دہلی میں فتویٰ جہاد جاری ہونے کے بعد ہندوستان کے مختلف
مقامات پر جنگی مراکز قائم ہو گئے تھے اور اہل وطن نے حسب استطاعت
جوش و خروش کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا ۶؎ شاملی کے مقام پر لڑی جانے
والی جنگ کی قیادت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کی
آپ کی پیدائش بھی تھانہ بھون کی تھی (ولادت ۱۸۰۸ء / ۱۲۳۳ھ وفات ۱۸۹۸ء / ۱۳۱۷ھ) اصل نام
امداد حسین تھا لیکن شاہ اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے تبدیل کر کے امداد اللہ رکھ دیا
تھا ۷؎ اور شاہ اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے مقامی ذمہ داریاں حاجی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے کاندھوں پر ڈال دی تھیں۔
حاجی صاحب کی ہر دلعزیزی اور بزرگی کی وجہ سے شاہ ولی اللہ کی
تحریک سے وابستہ افراد آپ کی زیر قیادت جمع ہو گئے ۸؎

۱؎ The Deoband by Zia-ul-Hasan Farooqi. Pub: Bombay 1963 P. 5
اور ہمارے ہندوستانی مسلمان ص/ ۲۳ اور علماء ہند کا شاندار ماضی ج/ ۲ ص/ ۸۹
۲؎ A History of the Freedom Movement Vol: I P. 597
اور شاہ ولی اللہ اور انکی سیاسی تحریک ص/ ۱۳۱
۳؎ اس تحریک کے بانی سید احمد شہید کے خلیفہ حاجی شریعت اللہ (متوفی ۱۸۳۰ء)
تھے آپ کے بعد محسن الدین عرف دو دو میاں نے اس تحریک کی قیادت کی اور بنگال
کو دار الحرب قرار دیا دیکھئے A History of the Freedom Movement in Bengal. P 83
اور موج کوثر ص/ ۵۸ - ۵۹ ——
۴؎ مولانا عبید اللہ سندھی حالات زندگی تعلیمات اور سیاسی افکار ص/ ۳۳۶
۵؎ علماء ہند کا شاندار ماضی ج/ ۴ ص/ ۱۹۹
۶؎ نقش حیات ج/ ۲ ص/ ۴۱ —— ۷؎ علماء ہند کا شاندار ماضی ج/ ۴ ص/ ۲۸۳
۸؎ حیات امداد اللہ ص/ ۵۱ اور The Great Revolution of 1857 P. 46

جنگ سے پہلے مشاورتی اجلاس ہوا جس میں بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام
مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مناظر اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ
مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ مولانا فیض الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ اور
دیگر علماء نے شرکت کی (۱) اس اجلاس میں حاجی صاحب امیر جماعت
مولانا قاسم نانوتوی سپہ سالار فوج مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
قاضی القضاۃ مقرر ہوئے (۲) اور بغاوت کے اعلان کے بعد انگریز فوج سے
زبردست مقابلہ ہوا دیگر افراد کے ساتھ حافظ محمد ضامن رحمۃ اللہ علیہ بھی شہید ہوئے (۳)
۱۹/ستمبر ۱۸۵۷ء کو انگریز کے دھلی پر قبضہ کے بعد شاملی پر بھی اپنے قبضہ
کرلیا جس کے نتیجہ میں حاجی صاحب اور مولانا رحمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ
حجاز ہجرت کر گئے مولانا قاسم نانوتوی اور دیگر علماء روپوش ہوگئے (۴)
مولانا رشید احمد گنگوہی گرفتار ہوئے بعد میں رہا کر دئے گئے اسی طرح
مولانا احمد اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کے مقبوضات بھی رفتہ
رفتہ ہاتھ سے نکل گئے (۵) اور یہ جماعت مکمل طور سے منتشر ہوگئی
ہزارہا مجاہدین جنگ آزادی میں کام آئے یہ ہنگامہ ختم ہوا تو دار ورسن اور
طوق وسلاسل کی آزمائش کا سلسلہ شروع ہوا۔ افسوس یہ نہیں کہ مجاہدین
میدان جنگ میں شکست کھا گئے بلکہ اصل شکست یہ تھی کہ اس نے ہمارے
ذھن وفکر کو مغلوب کرلیا۔ میدان جنگ میں اگر سپاہی کی تلوار ٹوٹ
جائے تو دوسری مل سکتی ہے لیکن اگر جزبہ حریت فنا اور سرفروشی کی
تمناؤں کا قافلہ لٹ جائے تو دوسرا سپاہی کہاں سے آسکتا ہے۔
اس شکست کا سب سے المناک پہلو یہ ہے سپاہی کی تلوار نہیں ٹوٹی تھی بلکہ اس کا جزبہ حریت
فنا ہوگیا تھا ولی اللہی جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ایک نے حالات کے سامنے ہتھیار ڈالدئے
اور حکومت کی کاسہ لیسی کو زندگی کا شعار بنالیا دوسرا گروہ حق کے اسی جادہ قویمہ پر استوار رہا

---

(۱) علماء ھند کا شاندار ماضی ج ۴/ ص ۲۹/ اور بیس بڑے مسلمان ص/۹۵
(۲) نقش حیات ج ۲/ ص/ ۴۳ اور علماء ھند کا شاندار ماضی ج ۴/ ص/ ۲۹۲
اور بیس بڑے مسلمان ص/۹۵
(۳) The Great Revolution of 1857. P. 379
اور تذکرہ شیخ الہند ص/ ۲۹ اور تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۱/ ص/ ۵۰۶ تا ۵۰۹
(۴) حیات امداد اللہ ص/ ۶۱
(۵) ایسٹ انڈیا کمپنی اور باغی علماء ص/ ۱۵۔ اور علماء ھند کا شاندار
ماضی ج ۴/ ص/ ۲۷۰ آپ کی تاریخ شہادت ۱۵/ جون ۱۸۵۸ء ہے
(۶) ماھنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/ ۳۸۴

سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب [redacted] نے تقریر کرتے ہوئے
فرمایا تھا صرف یہی علماء کی جماعت تھی جسنے آزادی کے تصور کو ھندوستان
میں زندہ رکھا اور بالآخر سب کو اس تصور کا دیوانہ بنا کر چھوڑا ح۱
لیکن اس کے لئے طویل منصوبہ بندی کے ساتھ حکمت عملی بھی تبدیل کرنا پڑی

علمائے دیوبند نے جہاد بالسیف کے بعد جہاد بالعلم کا آغاز کیا

دارالعلوم دیوبند کا قیام

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے ساتھ دیسی اور بدیسی امپورٹڈ پادریوں نے
مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی جدوجہد شروع کر دی تھی ہزارہا علماء تہہ تیغ کیے جاچکے تھے
شاہ ولی اللہ کے مدرسہ رحیمیہ سمیت تمام مدارس ختم کر دیے گئے تھے ح۲
ضیاء الحسن فاروقی کے بقول اب حالات ایسے تھے کہ تلوار اور نیزے کے بجائے
قلم اور زبان سے ہی مذہبی معاشی، معاشرتی اور سیاسی حقوق کو قانوناً حاصل کیا جاسکتا تھا ح۳
لہٰذا مسلمانوں کے سب سے قیمتی اثاثہ "اسلام" کے تحفظ کے لئے شاہ ولی اللہ
[redacted] کے مسلک کے بچے کھچے علماء نے ایک دینی ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ح۴
اور یہ ادارہ دیوبند کے قصبہ کی چھتہ مسجد میں ۱۵/ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ
مطابق ۳۰/ مئی ۱۸۶۶ء کو قائم کیا گیا ح۵

ملک و بیرون ملک دینی مدارس کے قیام کی تحریک

دیوبند میں مرکزی ادارہ کے قیام کے بعد کوشش کی گئی کہ جلد سے جلد
ملک بھر میں اسکی شاخوں کا جال پھیلا دیا جائے صرف چھ ماہ بعد
دوسرے بڑے ادارہ "مظاہر العلوم" سہارنپور کا قیام عمل میں آیا ح۶
بعد ازاں تھانہ بھون، مظفر نگر، (انبیٹھ) گلاؤٹھی اور میرٹھ میں جا بجا
دینی مدارس قائم کئے گئے ح۷ اور ان تمام مدارس میں دارالعلوم دیوبند کا
نصاب جاری کیا گیا ح۸

ح۱ تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۱ ص/۵۰۹
ح۲ مسلمانوں کا روشن مستقبل ص/ ۱۸۶
ح۳ The Deoband School and the Demand for Pakistan, p 22-25
ح۴ بیس بڑے مسلمان ص/۳۱ اور تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۱ ص/۱۴۲
ح۵ تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۱ ص/۱۵۵
ح۶ علماء مظاہر العلوم کی تصنیفی و تالیفی خدمات ج/۱ ص/
ح۷ تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۱ ص/ ۲۹۲
ح۸ ایضاً ج/۱ ص/ ۲۶۵

دار العلوم دیوبند کی روداد میں لکھا ہے صرف ربع صدی گذرنے پر بھی دار العلوم کو عند اللہ وعند الناس وہ شہرت ومقبولیت حاصل ہوئی نہ صرف ہند بلکہ بیرون ہند بھی اسی ادارہ کے فارغ التحصیل اساتذہ مقرر ہوئے ۱؎ بلکہ سر سید احمد خان کی خواہش پر علیگڑھ یونیورسٹی میں بھی اسی ادارہ سے وابستہ افراد اسلامیات پڑھانے کے لئے مقرر ہوئے

ایک دفعہ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا اکثر مدارس اسی مدرسہ (دیوبند) سے قائم ہوئے ہیں گو کوئی مدرسہ اس سے ترقی کر جائے مگر اہل عقل کے نزدیک وہ بھی دیوبند ہی کا پرتو ہوگا ۲؎ اور یہ پیش گوئی بعد میں حقیقت کا روپ دھار گئی آج بنگلہ دیش کے لال باغ کا مدرسہ اور دیگر مدارس جو کہ اسی مسلک کے علماء کے قائم کردہ ہیں انہیں طلبہ کی تعداد دیوبند کے مدرسہ کے مقابلہ میں ڈبل ہوتی ہے۔

دار العلوم دیوبند کی اسی ہمہ گیر فیض رسانی کا اثر ہے کہ مکۃ المکرمۃ میں "مدرسۃ صولتیہ" اسی مسلک کے افراد کا قائم کردہ موجود ہے ۳؎ اسی ادارہ کے شیخ الحدیث مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھارہ سال تک مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں درس حدیث دیا جہاں انہیں دنیا بھر کے بیشمار طلبہ نے فیض حاصل کیا ۴؎ آپ کے برادر مولانا محمد احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد نبوی کے نزدیک "مدرسۃ العلوم الشرعیہ" قائم کیا ۵؎ یہ ایک معمولی سی جھلک ہے ورنہ آج اس مسلک سے وابستہ افراد نے نہ صرف بر صغیر بلکہ اس سے باہر بھی ہزارہا دینی مدارس قائم کئے ہیں جن کا احاطہ تحریر میں لانا ناممکن نہیں تو مشکل تو ضرور ہے

دار العلوم دیوبند اور دیگر دینی مدارس کے قیام کے مقاصد

دار العلوم کی ملک وبیرون ملک شاخوں کا قیام دراصل مولانا قاسم نانوتوی کی سیاسی حکمت عملی کا حصہ تھی جس کے مقاصد میں سے ایک مقصد مذہبی تعلیم وتعلم کا تحفظ اور دوسرے یہ کہ ایسے کارکنوں کی تربیت کی جائے جو ہندوستان میں فرنگی نظام کے خاتمہ اور عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کی کوشش کریں ۶؎

۱؎ تاریخ دار العلوم دیوبند ج/۱ ص/۲۰۲
۲؎ ایضاً ج/۱ ص/۴۶۶
۳؎ ماہنامہ الرشید لاہور دار العلوم دیوبند نمبر ص/۳۵۲
۴؎ ایضاً ۵؎ ایضاً ص/۳۷۳
۶؎ فخر العلماء ص/۳۶

دیو بند کے قیام کے بارے میں ایک دفعہ مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ
نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا
مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مدرسہ کو کیا درس و تدریس اور
تعلیم و تعلم کے لئے قائم کیا تھا؟
فرمایا مدرسہ میرے سامنے قائم ہوا جہاں تک میں جانتا ہوں ۱۸۵۷ء
کے ہنگامہ کی ناکامی کے بعد یہ ارادہ کیا گیا کہ کوئی ایسا مرکز قائم
کیا جائے جس کے زیر اثر لوگوں کو تیار کیا جائے تاکہ ۱۸۵۷ء
کی ناکامی کی تلافی ہو سکے اور ملک و بیرون ملک اسکی شاخیں قائم
کی جائیں جو بیس کیمپ کا کام دیں۔[1]

رد عیسائیت | اسی کے ساتھ امپورٹ شدہ پادریوں کا ملک بھر میں
مقابلہ کیا اور انہیں دندان شکن شکست سے دوچار کیا اس سلسلہ میں
چاند پور کا میلہ خدا شناسی[2] مناظرہ رڑکی و میرٹھ بہت
مشہور ہیں[3]

حکمت عملی کی تبدیلی اور نتائج

جیسے جیسے حالات سازگار ہوتے گئے اکابرین دیو بند اتنے ہی زیادہ
متحرک ہوتے گئے اور ایک بار پھر ملک کو آزادی سے ہمکنار کرنے
کے لئے جد و جہد کا آغاز کر دیا گیا لیکن اس مرتبہ حکمت عملی
تبدیل کر لی گئی سب سے پہلے لوگوں میں حکومت سے ٹکرانے کا حوصلہ پیدا
کرنے کے لئے ایسے اشوز کو اٹھایا گیا جن کا تعلق باہر سے تھا مثلاً تحریک
خلافت[4] تحریک ہجرت یا ہندوؤں کے ساتھ ملکر تحریک چلا لی گئی اس تبدیلی کا
فائدہ یہ ہوا کہ انگریز براہ راست صرف مسلمانوں کو نشانہ نہ بنا سکا
بلکہ دونوں ہی طبقہ نشانہ بنے جس کے نتیجہ میں حکومت کے خلاف مہم جوئی
میں شدت پیدا ہوئی اور دوسری طرف مسلمانوں میں بھی سیاسی حوصلہ
پیدا ہوا بالآخر اس کے نتیجہ میں برصغیر کو آزادی نصیب ہوئی اور ہمیں پاکستان ملا

---

۱ افادات و ملفوظات مولانا عبید اللہ سندھی ص/ ۳۷۶
اور فخر العلماء ص/ ۳۸
۲ تاریخ دار العلوم دیوبند ج/۱ ص/ ۱۴۷ اور ماہنامہ
الرشید دار العلوم دیوبند نمبر ص/ ۲۷۲ اس مباحثہ کی پوری
روئداد میلہ خدا شناسی کے نام سے چھپ چکی ہے
۳ ماہنامہ الرشید دار العلوم دیوبند نمبر ص/ ۲۷۲ اور تاریخ دار العلوم
دیوبند ج/۱ ص/ ۱۱۹ - ۱۲۰
۴ تاریخ دار العلوم دیوبند ج/۱ ص/ ۵۱۳

علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات

علمائے دیوبند نے عصری جدید کے پھیلتے ہوئے الحاد کے آگے ہر ممکن بند باندھنے کی کوشش کی چنانچہ اس باب میں سب سے پہلا مرحلہ یہ تھا کہ قرآن کریم کو نئی نسلوں کے سامنے اس انداز سے پیش کیا جائے کہ روایات کے کسی قسم کے انحراف کے بغیر نفس مراد نہایت آسان پیرایہ میں ادا ہو جائے اور جہاں جہاں دشمنان اسلام خود مسیحی بنا کے ہوئے ہوں وہاں ایسی تعبیر اختیار کی جائے کہ نفس اختلاف میں اترے بغیر تمام پیدا ہونے والے یا پیدا کئے گئے شبہات از خود دور ہو جائیں۔ اس مقصد کے لئے تعلیمی نصاب میں باقاعدہ دورۂ تفسیر کا اجراء کیا

۱۳۵۰-۵۱ھ دورہ تفسیر کے اجراء کے ساتھ مزید دو کتابیں داخل نصاب کی گئیں ایک تفسیر بیضاوی (مکمل) اور دوسری تفسیر ابن کثیر یہ دونوں کتابیں فہم قرآن کے لیے علم تفسیر میں نہایت اہم سمجھی جاتی ہیں دورہ تفسیر سے پہلے جلالین اور اصول تفسیر میں الفوز الکبیر پڑھنا لازمی ہے

دورہ تفسیر کے اجراء سے دارالعلوم میں علم حدیث کی طرح علم تفسیر کا معیار بھی بہت بلند ہو گیا[۱] (تجوید کی تعلیم ۱۳۲۱ھ سے شروع ہوئی تھی مگر ۱۳۵۱ھ سے باقاعدہ شعبہ کی شکل اختیار کر گئی)

دارالتفسیر[۲] قدیم دارالحدیث کے اوپر یہ دارالتفسیر کی مربع عمارت ہے یہ طول و عرض میں ۳۰ × ۳۰ فٹ ہے اس کے اوپر وہ نہایت پرشکوہ گنبد بنا ہوا ہے جو دور دور سے نظر آتا ہے اور اپنی رفعت و عظمت بلندی اور حسن تعمیر کے لحاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دارالعلوم کے سر پر تاج رکھا ہوا ہے

دارالتفسیر کی یہ سر بفلک عمارت بہ حیثیت مجموعی اس قدر عظیم الشان اور پرشوکت ہے کہ دیکھنے والا غرق حیرت ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اس کا آسمان سے باتیں کرنے والا گنبد میلوں سے نظر آتا ہے[۳]

دارالقرآن[۱] دار جدید کے جنوبی گوشے میں یہ دارالقرآن کی عمارت ہے جو کو لوٹولہ کلکتہ کے مشہور تاجر الحاج فیروز الدین صاحب کی فیاضی اور خدمت قرآن کی یادگار ہے یہ عمارت بھی اپنے نام کی ہندوستان میں سب سے پہلی عمارت ہے جس میں مخصوص طور پر بچوں کو قرآن مجید کو ناظرہ اور حفظ تعلیم دی جاتی ہے اس پر سال کم و بیش ڈیڑھ سو دو سو بچے قرآن مجید پڑھتے اور حفظ کرتے ہیں دارالقرآن میں قرآن مجید کے ساتھ ساتھ

۱۔ ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر ص ۱۱۵
۲۔ تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۱/ ص ۲۸۲
۳۔ ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر ص ۳۲۲

اعلیٰ
بچوں کو اردو اور دینیات وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے مدرسہ
بچوں کی تعلیم پر مامور ہے دار القرآن کے ۵ کشادہ کمرے ہیں
۱۳۶۸ھ ۱۹۴۹ء اس کی تعمیر ہوئی ہے[۱] -

شعبہ تجوید وقرأت

متحدہ ہندوستان میں تجوید وقرآن کی ۳ درسگاہیں تھیں ایک دار العلوم دیوبند، دوسرے مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ تیسرے پانی پت اول الذکر یعنی دار العلوم دیوبند کو یہ امتیازی حیثیت حاصل رہی کہ وہاں تجوید و قرأت کے فنون سے علماء کو مزین کیا گیا علوم عربیہ سے منسلک ہر قسم کے طلباء عربیہ کو تجوید کے شعبہ میں استفادہ لازم رہا کیونکہ دار العلوم میں ہمیشہ تجوید میں استفادہ لازم رہا ہے پانی پت میں تجوید و قرأت پر علمی و تصنیفی کام زبردست ہوا بڑی مایہ ناز کتابیں تصنیف ہوئیں۔ حضرت مولانا قاری عبدالرحمن صاحب محدث پانی پتی فن قرأت کے امام تھے انہوں نے تجوید پر بے نظیر رسائل لکھے دور حاضر میں حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب رح پانی پت کے تاج القراء ہیں فن پر بہترین کتابوں کے مؤلف وشارح ہیں ان کے شاگرد جناب قاری رحیم بخش مدظلہ استاد خیر المدارس کا وجود بھی دنیائے تجوید و قرأت میں مغتنم ہے موصوف نے بڑا زبردست علمی کام کیا ہے اپنے استاد صاحب مدظلہم کی طرح اردو کے دامن کو علوم تجوید و قرأت سے خوب بھاری بھرکم کر دیا ہے پانی پت میں اس تمام کام پر مستزاد وہاں حفظ کلام اللہ کا چرچا تھا نہایت جید اور بے شمار حفاظ کی ٹولہ ٹولہ فوج ظفر موج ہوتی تھی رمضان شریف میں ہر مسجد پانی پت پڑھنے والے حافظوں سے پر رونق ہوتی خصوصاً اخیر عشرہ میں تو تمام راتیں تلاوتوں سے زندہ رہتی تھیں حفظ قرآن مجید کا شغل جوانوں سے گزر عورتوں میں بھی تھا شرفاء کے گھرانوں میں بچیوں کو حفظ کرانے کا رواج بڑے زور شور سے تھا چار آبادیوں کی مستورات میں مسلم گھرانوں میں دینداری قابل رشک تھی جن کا مرحلہ تھانہ بھون، دیوبند اور پانی پت : پانی پت میں حافظ عورتوں کی وجہ سے اس کا پلہ بھاری تھا کا مرحلہ میں دینیات اور عربی کی عالم زیادہ تھیں، مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ تجوید و قرأت کا برصغیر میں بے مثال ادارہ تھا اس ادارہ کو ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ عروج و ترقی سے مالا مال کیا تھا اس ادارہ کے بانی حضرت مولانا عین القضاۃ صاحب حیدری قادری (چشتی . صابری) تھے[۲]

---

۱ ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر ص ۳۲۵ ۲ ایضا ص ۶۵۰

ادارہ میں دیگر علوم مروجہ کے علاوہ بڑا اور بنیادی کام تجوید وقرأت کی تعلیم تھی چوٹی کے ماہر اساتذہ تدریس کا کام انجام دے رہے تھے حضرت قاری عبدالمالک صاحب رح نے کم و بیش پچیس سال پڑھایا جو اپنے وقت امام تھے فن ادا فن قرأت کے ساتھ انکو عربی لہجوں میں ٹکسالی مہارت حاصل تھی موصوف کے علاوہ مولانا قاری نذیر احمد صاحب قاری محمد صدیق صاحب اور قاری عبدالمجید صاحب قاری ضیاء الدین صاحب سب کے سب یگانہ روزگار تھے یہ سب ہستیاں دار رحمت کی طرف منتقل ہو چکی ہیں اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے

فرقانیہ لکھنؤ میں خوش گلو حدر و ترتیل میں بے تکان خوبصورت آوازوں میں پڑھنے والے جس کثرت سے پیدا ہوئے پورے متحدہ ہندوستان کی تاریخ میں سرمایۂ فخر ہیں نوجوان قاریوں کے ہجوم تھے ایک سے ایک بڑھ کر عمدہ پڑھنے والا، پڑھتے تو بارش کی طرح نور برستا سننے والوں کے ٹھٹ لگ جاتے ہر سال بہت بڑی تعداد قارئین وسامعین کی ہوتی حضرت قاری عبدالرحمٰن صاحب الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ممتحن ہوتے تھے۔

بہر حال دارالعلوم دیوبند اگر علوم دینیہ کی یونیورسٹی تھی تو فرقانیہ لکھنؤ اور مدارس پانی پت اس کے ساتھ ملحقہ کالج تھے یہ سب علماء دیوبند ہی کی سرپرستیاں تھیں کہ جہاں عربی ادب فقہ حدیث اور تفسیر کی پورے برصغیر میں چہل پہل تھی خصوصاً تجوید اور قرأت کا بھی زبردست گرم بازار ہو گیا [1]

دارالعلوم دیوبند سے متعلق ان قراء کرام کے حالات و کارنامہ ل کیلئے ایک دفتر چاہیئے تصنیفی میدان میں ان حضرات نے وہ کام کیا کہ شاید دنیا میں کسی ملک میں اتنا عظیم الشان کام نہ ہوا ہو [1]

---

[1] ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/ ۶۵۲
بلکہ اب صورت حال بہت تبدیل ہو گئی جا رہی ہے شعبہ تجوید و قرأت پر مکمل طور سے علماء دیوبند حاوی ہیں دیوبند کے صدر المدرسین ابوالحسن اعظمی صاحب کی ۱۵ سے زائد کتب اور لاہور کے مراکز تجوید اس پر شاہد ہیں۔

(اپنے مقالہ میں دیوبندیت سے ہماری مراد)

پہلی اور حتمی چیز علماء دیوبند کا اہلسنت والجماعت سے وابستہ ہونا ہے
اہلسنت والجماعت کے جملہ سے وہ تمام فرقے نکل گئے جو
اہلسنت والجماعت کے عقائد سے انحراف کرتے ہیں یا افراط
وتفریط میں مبتلا ہیں مثلاً قادیانی، پرویزی، اور شیعہ وغیرہ
لہٰذا جو لوگ شیعوں کی اقتداء میں صحابہ سے بدگمانی کرینگے
یا بدزبانی کرینگے وہ بھی اہلسنت والجماعت کہلانے کے مستحق
نہ ہونگے۔

دوسری چیز تقلید ہے یعنی آئمہ فقہاء میں کسی کی اقتداء کرنا
علماء دیوبند اپنے اسلاف خانوادہ ولی اللہ کی طرح فقہ
حنفی کے پیرو ہیں لہٰذا جو لوگ عدم تقلید کا راستہ اختیار
کرتے ہیں ان کا بھی شمار علماء دیوبند میں نہیں کیا جا سکتا
لیکن چونکہ عموماً یہ لوگ علماء دیوبند کو ضال ومضل نہیں
سمجھتے لہٰذا جن حضرات نے سلسلہ تلمذ قائم کیا ان کا شمار
مستفیدین دیوبند میں کیا جا سکتا ہے مثلاً مولانا ثناء اللہ امرتسری
اور مولانا عبدالسلام بستوی وغیرہ تیسری چیز سنت اور بدعت ہے
علماء دیوبند عقائد ونظریات اور معاملات میں اعتماد سنت پر کرتے ہیں
اور جو نظریہ یا عمل سنت سے ثابت نہ ہو اور اسکو موجب ثواب سمجھ کر کیا جائے
اسکو بدعت کہتے ہیں لہٰذا وہ تمام افراد نکل جائینگے جنہوں نے بدعت
کا راستہ اختیار کیا

اسطرح ایک بہت بڑی جماعت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے مدارس
میں دیوبند سے وابستہ علماء کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہیں کیا
بلکہ دیگر تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کی اور کسی نہ کسی واسطہ سے
علماء دیوبند سے منسلک کسی مدرسہ میں استاذ مقرر ہو گئے
(مقرر بہ مدت کیلئے) اور علماء دیوبند سے مذہبی فکری ہم آہنگی
برقرار رکھی یا علماء دیوبند کے طریقہ اور کام کو اچھا سمجھ کر انکے
ساتھ منسلک ہو گئے تو ان سب حضرات کا شمار معتقدین
علماء دیوبند میں کیا جاتا ہے خواہ انکا تعلق تبلیغی جماعت
سے ہو یا دنیا کے کسی اور شعبہ سے ایشیا میں رہتے ہوں
یا دنیا کے کسی اور کونہ میں

تمام بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ علماء دیوبند سے حقیقتاً صرف اس کے
تعلیم یافتہ افراد مراد نہیں بلکہ اسمیں نظریاتی ہم آہنگی رکھنے والے
اہل علم سب اہل علم افراد شامل ہیں اسلئے کہ دیوبندیت
ایک آفاقی نظریہ بھی حامل ہے اسطرح وہ تمام افراد جو فی الحقیقت
دیوبندی کہلائینگے جو علماء دیوبند کے عقائد و نظریات کی
توثیق و تائید کرتے ہیں اگرچہ مروجاً دیوبندی انکو
کہا جاتا ہے جو دارالعلوم دیوبند سے یا علماء دیوبند کے
قائم کردہ کسی مدرسہ سے یا انکے تلامذہ کے قائم
کردہ کسی مدرسہ سے تعلیم یافتہ ہوں۔
البتہ جب ہم علمی دنیا میں کوئی علمی کام کرنا چاہینگے تو اس
لامحدود تصنیفی دائرہ میں اپنے علمی کام کو معیاری بنانے کیلئے
حدود اربعہ میں محدود کرنے کی کوشش کرینگے
اور ہم کہینگے علماء دیوبند سے ہماری مراد وہ حضرات ہیں جنہوں نے
علماء دیوبند یا انکے قائم کردہ کسی مدرسہ یا انکے سلسلہ کے کسی
شاگرد کے سامنے کسی بھی واسطہ سے زانوئے تلمذ طے کیا ہو
اور اس مقالہ میں ہم انہی افراد کی قرآنی خدمات کے سلسلہ کی
تصنیفات اور دیگر حضرات کا ذکر ضمنی اور ثانوی حیثیت سے آئیگا

اس طرح دو محققین بیسٹرمان وغیرہ نے مزہبی کتابوں پر

یونی کی ۱۹۵۸ کی کتابوں کی فہرست ہے اس کے علاوہ
سرکیس نے معجم المطبوعات العربیہ کے نام سے اور
محمود الحسن ٹونکی نے معجم المصنفین کے نام سے کتابوں
کے تعارفی فہرست کی شکل میں مرتب کئے
برصغیر پاک و ہند میں کچھ نئے کام ہوئے ہیں مثلا
ڈاکٹر زبید احمد نے عربک لٹریچر انڈیا جسکا ترجمہ
عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ کے نام سے
شائع ہو چکا ہے یہ الہ آباد یونیورسٹی میں پی۔ ایچ۔ ڈی
کا مقالہ لکھا گیا یہ ۱۸۵۷ تک کی برصغیر میں لکھی گئی
عربی کتابوں کا تجزیہ ہے
دوسرا کام ڈاکٹر محمد اسحاق نے علم حدیث میں پاک و ہند
کا حصہ کے نام سے ڈھاکہ یونیورسٹی میں پی۔ ایچ۔ ڈی
کی مقالہ لکھا یہ بھی بہ هندوستان ۱۸۶۰ تک کے لٹریچر پر مشتمل ہے
تیسرا کام ڈاکٹر محمد سالم قدوائی نے هندوستانی مفسرین
اور انکے عربی تفسیروں کے نام سے علیگڑھ یونیورسٹی۔
میں پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ لکھکر کیا لیکن یہ بھی
ا نیسویں صدی کے ابتدائی حصے تک پر مشتمل ہے
چوتھا کام کرنل مرزا بسم اللہ بیگ نے تذکرہ قاریان ہند کے
نام سے تین ضخیم جلدوں میں کیا ہے یہ بھی ۱۹۷۷ تک قراء کرام
اور انکی تصانیف پر مشتمل ہے اس کے علاوہ بھی کچھ کام
ہوئے ہیں مثلا ڈاکٹر صالحہ نے قرآن حکیم کے اردو تراجم
کے عنوان سے علیگڑھ یونیورسٹی میں پی ایچ۔ ڈی کا مقالہ
لکھا۔ ڈاکٹر حمید اللہ القرآن فی کل لسان کے نام سے
دنیا کے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی فہرست مرتب کی
ایک سب سے بڑا کام ترکی میں ورلڈ ببلیوگرافی

کے نام سے کیا گیا ہے جسمیں دنیا بھر کے زبانوں میں لکھے گئے

قرآن کریم کے تراجم کی فہرست مرتب کی ہیں
اسی طرح کچھ نوید عام قرآن کریم کے اردو تراجم
مصنفہ ڈاکٹر احمد خان تذکرۃ المفسرین مصنفہ قاضی محمد زاہد
الحسینی قرآن مجید کے تراجم مصنفہ منظور ممتاز قریشی سپارہ
ڈائجسٹ قرآن نمبر علماء پاکستان کی تفسیری خدمات
مصنفہ ڈاکٹر فیوض الرحمٰن جائزہ تراجم قرآنی مصنفہ
مولانا سالم قاسمی. دراسات اسلامیہ موتمر اسلامی
ڈاکو منٹیشن کراچی یونیورسٹی میں مرتب کئے گئے
شیخ دیوبند و خدماتہم للحدیث مقالہ پی - ایچ - ڈی مولانا محمد کوثر
سندھ یونیورسٹی

لیکن یہ تمام کام مخصوص دائرہ میں رہ کر کئے گئے
یا موضوع کو بنیاد بنا کر کئے گئے ہیں یا سنین کو بنیاد بنا کر
لیکن بیشتر تمام انیسویں صدی کے ابتدائی سالوں پر
مشتمل ہے

مقالہ کا تعارف

سر انجام علماء دیوبند کی قرآنی خدمات اٹھارویں صدی کی
نصف یعنی ۱۸۶۶ سے ۱۹۸۸ تک ہونے والے قرآن اور
علوم قرآن پر مشتمل ہے :
اسے چونکہ یہ ایک طویل پیریڈ ہے جس میں ہزارہا کتابیں اسی
موضوع پر لکھی گئی ہیں لہٰذا پی - ایچ - ڈی کیلئے محدود معیاری
ریسرچ ورک کیلئے لازمی تھا کہ اسے کسی دائرے میں محدود
کر دیا جائے لہٰذا میں نے اپنے کام کو معیاری اور جامع بنانے
کیلئے ایشیاء کی سب سے پہلی اور دنیا کی تیسری قدیم اسلامی
یونیورسٹی یعنی دار العلوم دیوبند جو کہ ایک مکتبہ فکر کا مرکز
ہے اسے منتخب کیا ۔

اس مکتبہ فکر نے اسلام کے ہر موضوع پر تصنیف وتالیف
کا کام انجام دیا ہے جبکہ اکابرین دارالعلوم دیوبند
کو یکسوئی کے ساتھ بیٹھ کر تصنیف وتالیف کا کام کرنے کا
موقع بہت کم ملا قیام دیوبند اس سے پہلے اور قیام پاکستان
تک کا زمانہ سیاسی مدوجزر پر مشتمل ہے اس کے باوجود
جکو جتنا موقع ملا اس نے اتنی ہی خدمت انجام دی
تلامذہ دیوبند کا صلاحیتوں کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے
کہ مولانا اشرف علی تھانوی جو کہ اپنی خانقاہ میں زیادہ
وقت تصنیف وتالیف میں گذارتے تھے تنہا انہوں نے
ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائی۔

اس شخصیت کی اہمیت

خانوادہ ولی اللہ نے برصغیر میں قرآنی تحریک کا آغاز کیا
شاہ ولی اللہ کو برصغیر کی شخصیات میں وہی مقام حاصل ہے
جو مذاہب عالم میں ابراہیم علیہ والسلام کو حاصل ہے
ہر دینی مذہب چاہے یہودی ہو۔ یا عیسائی۔ یا مسلمان ہو
سب ابراہیم علیہ والسلام کو متفقہ طور سے اپنا امام مانتے ہیں
اسی طرح برصغیر کے تمام مکاتب فکر چاہے۔ دیوبندی ہو یا بریلوی ہو
یا۔ اہلحدیث ہو۔ سب شاہ ولی اللہ کو اپنا امام مانتے ہیں
اور فکر شاہ ولی اللہ کے حاملین ہونے کے مدعی ہیں
اسکا فیصلہ انکی فکری وعلمی جذبات واسلوب کی بنیاد
پر ہی کیا جا سکتا ہے فکر ولی اللہ کی اساس قرآن ہے
اسی وجہ سے شاہ ولی اللہ نے فارسی میں شاہ عبدالقادر
اور شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالعزیز نے اردو میں قرآن
کریم کی تراجم و تفاسیر لکھیں قرآن سب سے عظیم کتاب ہے
اسکی خدمت سب سے عظیم خدمت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بعثت میں سے قرآن
کی خدمت ہے:
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لقد من اللہ علی
المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا
علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

علماء دیوبند نے قرآن کے ساتھ حدیث پر بھی بہت عظیم کام کئے
اس کا ایک جائزہ مولانا کوثر صاحب نے اپنی تھیسیس
ت شیخ علماء دیوبند و خدماتھم للحدیث مقالہ پی۔ایچ۔ڈی
سندھ یونیورسٹی میں پیش کیا ہے
اس طرح میں نے ایک اور بڑی خدمت علمائے دیوبند کی قرآنی
خدمات کے عنوان سے علمائے دیوبند کے مختلف زبانوں
میں ١٨٦٦ سے ١٩٨٨ تک تراجم قرآن، تفاسیر قرآن
علوم القرآن کا جائزہ پیش کیا جس میں مصنف اور
اسکی تصنیف اور تصنیف کا تعارف تحقیقی و تنقیدی جائزہ
کے ساتھ پیش کیا ہے اس عظیم خدمت کو دیکھ کر ہر منصف
مزاج اس کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکتا
کہ علماء دیوبند ہی خانوادہ ولی اللہ کے علمی و فکری جانشین
ہے

اس مقالہ اور اس کے جملہ ابواب کا تفصیلی تعارف

تھیسس کا عنوان اور پیریڈ — یہ تھیسس سندھ یونیورسٹی جامشورو میں شعبہ اسلامک کلچر کے ماتحت برائے P.H.D لکھا گیا اس کا موضوع ہے "علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات" ۱۸۶۶ء تا ۱۹۸۸ء کے پیریڈ پر مشتمل ہے (جس کی مجموعی مدت ۱۲۳/سال ہوتی ہے

تھیسس کے ابواب کی موجودہ ترتیب کی وجہ — یہ تھیسس سات ابواب ایک مقدمہ ایک خاتمہ اور فہرست مضامین سمیت ۸/آٹھ فہارس پر مشتمل ہے

اسمیں ابواب کی ترتیب جغرافیہ کی ارتقائی تقسیم اور سنین کی ترتیب پر قائم ہے باب بانیان دیوبند و سہارنپور کی وجہ سے ممتاز کیا ہے یہ ۱۸۶۶ء سے ۱۹۰۵ء پر مشتمل ہے دوسرا باب ۱۹۰۶ء سے ۱۳/اگست ۱۹۴۷ء پر مشتمل ہے اس وقت تک دیوبند کا جس خطہ سے تعلق تھا (یعنی پاکستان بنگلہ دیش) سب ایک ملک تھے لہٰذا جن لوگوں کا اس عرصہ میں انتقال ہوا انھیں اس باب میں رکھا تیسرا باب ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء سے ۳۱/دسمبر ۱۹۸۸ء پر مشتمل ہے یہ برصغیر کی پہلی تقسیم تھی لہٰذا جو اس خطہ پاکستان میں رہے اور یہیں انتقال ہوا یا ابھی حیات ہیں انھیں اس باب میں تین فصول کی شکل میں جمع کر دیا ہے پہلی فصل میں ان شخصیات اور انکی تصانیف کو رکھا ہے جن کا انتقال ہو چکا ہے (سنہ وفات کے اعتبار سے) دوسری فصل میں ان شخصیات کو رکھا ہے جن کا سن وفات نہیں مل سکا یا وہ ابھی صاحب حیات ہیں تیسری فصل میں ابجدی ترتیب (یعنی سرنیم کے اعتبار سے) پر ان شخصیات کو رکھا ہے جنکی سن پیدائش اور سن وفات نہیں مل سکی ہے۔ **چوتھا باب** اس میں موجودہ ہندوستان کے ان علماء کو بیان کیا ہے جنھوں نے تقسیم ہند کے بعد ہندوستان میں اپنی خدمات کو جاری رکھا ہے اسی باب کو بھی تین فصول میں تقسیم کیا ہے اور مباحث کی ترتیب پچھلے باب کی طرح ہے

پانچواں باب — برصغیر کی تیسری تقسیم بنگلہ دیش کی شکل میں ہوئی اس لئے ۱۶/دسمبر ۱۹۷۱ء سے ۱۹۸۸ء تک جن علماء نے بنگلہ دیش میں رہتے ہوئے کام کو جاری رکھا ان کے لئے مخصوص رکھا ہے **چھٹا باب** — ان شخصیات کے لئے خاص کیا ہے جنھوں نے دیوبندی مدارس سے تعلیم حاصل کرکے دنیا کے دیگر ممالک میں جا کر وہاں قرآنی خدمات انجام دی ہیں اسمیں دس ممالک کے افراد کا ہمیں علم ہو سکا لہٰذا دس فصول میں ان کا ذکر کر دیا ہے

ساتواں باب ان شخصیات کے ذکر پر مشتمل ہے جنہوں نے باقاعدہ دیوبندی
دارس سے فراغت حاصل نہیں کی (البتہ علماء دیوبند سے (مختلف حیثیتوں تصوف وغیرہ)
متعلق رہے اور ان سے استفادہ کرکے قرآنی خدمات انجام دیں یا دیوبند کا مدارس
میں تعلیم حاصل کرکے اس سے بالکلیہ متفق نہ رہے پہلے معتقدین دوسرے
مستفیدین ہیں دونوں کو ایک آخری باب میں جمع کر دیا ہے یہ ۱۸۶۶ء سے ۱۹۸۸ء پر مشتمل

مقدمہ اس تحقیق کے آغاز میں مختصر مقدمہ ہے جس میں چند اہم مباحث
یہ ہیں ① اسلام سے پہلے اور اسلام میں علماء کا مقام
② ۱۸۵۷ء سے قیام دیوبند تک علماء دیوبند کا جہاد بالسیف اور جہاد باللسان
کا جائزہ
③ دیوبند کے قیام کا پس منظر، قیام کے بعد ضابطہ کار کا تعین، نصاب تعلیم
پر روشنی ڈالی ہے
④ علماء دیوبند کی قرآنی خدمات، وتعارف شامل ہے —

مقالہ کے چند اہم نکات

① تمام ابواب اور ابواب میں موجود شخصیات سنہ عیسوی کی
ترتیب پر رکھی ہیں البتہ سن ھجری ضمناً درج کردی ہیں
② بعض ابواب میں تین فصول ہیں پہلی متوفی شخصیات دوسری فصل ان افراد پر
مشتمل ہے جو وفات پا گئے لیکن ہمیں ان کا سنہ وفات معلوم نہیں یا وہ حیات ہیں
تیسری فصل میں ان شخصیات کو بیان کیا ہے جن کا تصنیفی کام تو مل گیا لیکن سنہ
پیدائش اور وفات دونوں نہیں مل سکیں انہیں ابجدی ترتیب (سرنیم) کے اعتبار سے
جمع کر دیا ہے
③ ہر شخص کی پہلے سوانح بیان کی ہے پھر اس کی صرف قرآنی تصنیفات کو
بیان کیا ہے اس سلسلہ میں ہر شخص کی جس جس جگہ سوانح ملی اس کا
حاشیہ میں حوالہ دے دیا اسی طرح قرآنی تصنیفات جو مجھے نہیں ملیں بلکہ ان کا
ذکر کسی کتاب میں ملا ہے تو جہاں جہاں اس کا ذکر ملا یا اس پر تبصرہ ہے اس کا
حاشیہ میں حوالہ دے دیا ہے ④ اسمیں آٹھ فہارس بمع فہرست مضامین
لائبریری سائنس کے رولز کے مطابق بترتیب دیگر جمع کر دی ہیں ——

صلاح الدین

19-10-96

پہلا باب

اکابرین علمائے دیوبند
کی قرآنی خدمات
۱۸۶۶ء تا ۱۹۰۵ء

(٢)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب

١٢٩٧ھ — ٤/ جمادی الاول — ١٨٨٠ء

آپ دارالعلوم دیوبند کے بانی اور سرسید احمد خان کے ہم جماعت اور استاد بھائی بھی تھے مملوک علی سے مروجہ درسی کتابیں پڑھیں اور شاہ عبدالغنی محدث دہلوی سے حدیث کی سند حاصل کی

آپ نے ہندو پنڈتوں اور عیسائی پادریوں کے ساتھ مناظرے کر کے اسلام کی برتری قائم کر دی:

مولوی محمد قاسم نانوتوی بن شیخ اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش بن علاء الدین بن محمد فتح بن محمد مفتی بن عبدالسمیع بن مولوی محمد ہاشم نانوتوی ١٢٤٨ھ ١٨٣٢ء میں پیدا ہوئے انکا تاریخی نام خورشید حسین۔ ابتداء میں شیخ نہال احمد نانوتوی اور مولوی محمد نواز سہارنپوری سے عربی و فارسی کی کتابیں پڑھیں ١٢٦٠ھ ١٨٤٤ء میں دہلی پہنچے مروجہ درسیات ہیں مولانا مملوک علی نانوتوی مدرس اول مدرسہ دہلی سے پڑھیں حدیث کی سند شاہ عبدالغنی محدث دہلوی سے حاصل کی فراغت حاصل کر کے مطبع احمدی دہلی میں تصحیح کتب کا شغل اختیار کیا

١٢٧٧ھ ١٨٦١ء میں بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے جناب مولوی شیخ حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی مہاجر نزیل مکہ معظمہ سے سلسلہ چشتیہ صابریہ میں مرید ہو کر واپس ہوئے

١٢٨٥ھ ١٨٦٩ء میں دوبارہ حج بیت اللہ کی

١٢٩٣ھ ١٨٧٦ء میں بمقام شاہجہان پور میلہ خدا شناسی جسمیں ہر مذہب کے علماء جمع ہوئے تھا

١: سوانح قاسمی مصنف مناظر احسن گیلانی ١/٢٩١ سوانح محمد یعقوب نانوتوی ص/٩

اکابر علماء دیوبند ص/ ١٣ — دارالعلوم دیوبند کی تاریخ سیاست ص/١٠١

علماء دیوبند اور اردو ادب ص/ ٢٠ — بیس بڑے مسلمان ص/ ١١٤

مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند ص/ ٩ — معارف نانوتوی محمد اقبال قریشی

جنگ آزادی کے مسلم مجاہدین ص/ ١٨٧

مشاہیر علماء ج/ ١ ص/ ٥٥١ بانی دارالعلوم کا اجمالی تعارف

سنہ پیدائش ١٨٣٢ء لکھا ہے ص/ ٨

صاحب ترجمہ مولوی محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے سب کے
سامنے علی الاعلان تثلیث و شرک کا ابطال
اور توحید کا اثبات فرمایا .. حاضرین
خاموش اور قائل ہو گئے
۱۲۹۴ھ ۱۸۷۷ء میں سہ بارہ زیارت بیت اللہ
مشرف ہوئے
۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب
مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں شاملی کے میدان میں
علم جہاد بلند کرنے والوں میں مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بھی
پیش پیش تھے بلکہ امیر لشکر بھی منتخب ہوئے
آپ اردو اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے زیادہ تر کلام
حمد و نعت پر مشتمل ہے
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے ہاتھ پر بیعت
ہوئے اور تکمیل سلوک کے بعد چاروں سلسلوں میں ان کے
مجاز ہوئے۔ حاجی امداد اللہ صاحب نے فرمایا
اگر حق تعالیٰ مجھ سے دریافت کرے گا امداد اللہ کیا لیکر
آیا تو مولوی رشید احمد اور مولوی محمد قاسم کو پیش
کروں گا یہ لیکر آیا ہوں۔
آپ کا وصال بروز پنجشنبہ وقت ظہر ۴/ جمادی الاول
۱۲۹۷ھ/۱۵/ اپریل ۱۸۸۰ء میں ہوا۔ اور دیوبند میں دفن ہوئے ط۱

سر سید احمد خان مرحوم تبصرہ کرتے ہیں
کیا وجہ ہے کہ ان لوگوں نے مدرسہ عربی دیوبند میں جس میں
بجز مسلمانی کے اور کچھ نہ ہے کیوں مدد نہ کی حقیقت میں
مسلمانوں پر نہایت افسوس ہے کہ ایسے مدرسہ میں بھی جیسا کہ
دیوبند کا عربی مدرسہ ہے اور جس میں جناب مولوی محمد قاسم صاحب

ج۲/ ص/۲۱۳
ط سوانح قاسمی مناظر احسن گیلانی ج/۱ ص/۱۲۶ اکابر علماء دیوبند ص/ ۱۲ سوانح عمری یعقوب نانوتوی ص/۱۸
دارالعلوم دیوبند کی تاریخ سیاسی ص/۱۰۱ علماء دیوبند اور اردو ادب ص/۲۰
بیس بڑے مسلمان ص/۱۱۳ مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند ص/ ۹
معارف نانوتوی مصنف محمد اقبال قریشی جنگ آزادی کے مسلم مجاہد ص/۱۸
مشاہیر علماء ج/۱ ص/۱۵۵ بانی دارالعلوم کا اجمالی تعارف ص/۲۳ تا ۲۷ اور ص/۸
ڈاکٹر محمد اسحق نے قاسم نانوتوی کا جائزہ مدفن اہم کتاب علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص/۲۰۱
پر حدائق الحنفیہ مصنف فقیر محمد ص/۹۳ اور عبید اللہ سندھی کے حوالہ سے نانوتوی لکھا ہے جو کہ غلط ہے
مولانا کی مزار نور میان دیوبند میں دکھایا ہے بہ ہیں دیگر سوانح نگار نانوتوی لکھا ہے

فرشتہ سیرت شخص نگران ہے اور مولوی محمد یعقوب صاحب
سا شخص مدرس ہے کچھ مدد نہ کریں دیکھا اسکا سبب
صرف یہی ہے کہ ہماری قوم کی تعلیم و تربیت اچھی نہیں ہے
تمام رپورٹ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدرسہ خود
انجمن یا مسلمانوں کی ہمدردی پر قائم نہیں ہے بلکہ صرف ایک شخص
کی ذات پر اسکا مدار ہے مولوی محمد قاسم صاحب
درحقیقت نہایت بزرگ و نہایت نیک
مادر زاد ولی ہیں تمام ضلع سہارنپور اور میرٹھ و مظفر نگر
کے لوگ ان کو مصداق
اس حدیث کا کہ ۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۔
سمجھتے ہیں : جب حضرت نانوتوی کے حکم پر شیخ الہند کی سرکردگی میں
چند علماء پنڈت دیانند سے مباحثہ کے لئے رڑکی پہنچے تو اسنے کہا اگر حضرت
نانوتوی تشریف لائینگے تو مباحثہ کرونگا ورنہ نہیں اس لئے کہ میں تمام یورپ میں پھرا
اب پنجاب میں پھر کر آیا ہوں ہر کہاں سے مولانا کی تعریف سنی ہر کوئی مولانا کو یکتائے روزگار
کہتا ہے اور میں نے بھی شاہجہانپور کے مباحثہ میں مولانا کو دیکھا و سنا ہے اگر آدمی مباحثہ کرے تو
ایسے کامل و یکتا سے کرے جس سے کچھ فائدہ ہو کچھ نتیجہ نکلے ۱
مولانا شاعری کا ذوق بھی رکھتے تھے نعتیہ کلام اور بعض غزلیں بھی منقول ہیں مشہور نعت کے چند اشعار

---

۱ انتصار الاسلام مصنفہ محمد قاسم نانوتوی ناشر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ص/۵-۶
سوانح قاسمی ج۲/ص/۳۲۲ ۔ ۱۰/ مشاہیر علماء ج ۱/ ص/۵۵۱
اکابر علماء دیوبند ص/۱۲ ۔ دارالعلوم دیوبند کی تاریخ سیاست ص/۱۰۱
علماء دیوبند اور اردو ادب ص/۲۰ ۔ بیس بڑے مسلمان ص/۱۱۲
مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند ص/۹ ۔ جنگ آزادی کے مسلم مجاہدین ص/۱۸۶
معارف نانوتوی مصنفہ محمد اقبال ۔ سوانح عمری مصنفہ یعقوب نانوتوی ص/۱۹
بانی دارالعلوم کا اجمالی تعارف ص/۲۳ تا ۳۷

چند غزلیہ اشعار

رقیب مہر عدو وفا کے لیے — بنے تھے ہم ہی فقط آپ کی جفا کے لیے
ہمیں تو صبر کو کہتے ہیں شیخ واعظ سب — انہیں تو کوئی بھی کہتا نہیں وفا کے لیے
وہ بات کیا ہے مرکر بھی قاتل بے رحم — قتیل تیرے تڑپتے رہے جفا کے لیے[۱]

آپ کے بارے میں شورش کاشمیری نے کہا

دین و دانش کا مرقع آدمی کے روپ میں — اس طرح اٹھا حرم کی پاسبانی کے لیے
جیسے آغاز سحر میں طائران خوش نوا — چہچہاتے ہیں صبا کی ہم زبانی کے لیے[۲]

---

۱ بیس بڑے مسلمان
۲ شورش کاشمیری ۲/ج ص ۶۸

۱۔ تفسیر المعوذتین (فارسی / عربی)
ناشر مجلس معارف القرآن دارالعلوم دیوبند مطبوعہ ستمبر ۱۹۶۶ء
یہ تفسیر اصل میں قرآن کی آخری دو سورتوں کی تفسیر ہے جو کہ آپ نے فارسی
میں لکھی تھی اسے عمید الزمان کیرانوی نے عربی میں منتقل کیا ہے
اس کے آغاز میں ۲۴/ صفحات پر مشتمل مولانا سالم قاسمی کے قلم سے حضرت نانوتوی
کی سوانح ہے اسکے بعد ۲۲/ صفحات پر معوذتین کی تفسیر ہے مجموعی صفحات ۵۲/ میں
اس مختصر سی تفسیر میں بہت اہم علمی نکات جمع کردئے ہیں جس سے قرآن پر
آپکی گہری نظر اور طرز استدلال کا اندازہ ہوتا ہے ۱ؑ

۲۔ تصحیح قرآن کریم - آپ نے کچھ عرصہ مطبع مجتبائی دہلی میں تصحیح
کی خدمات انجام دیں دو نسخوں کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے
انکی تصحیح کی ہے پہلا ۱۲۸۶ھ میں مطبع مجتبائی دہلی سے شایع ہوا ہے
اسمیں شاہ ولی اللہ کا ترجمہ وحواشی شامل ہیں ۲ؑ
دوسرا نور افزا متوسط قرآن مترجم بدو ترجمہ ہے اسمیں شاہ رفیع الدین
اور مولانا اشرف علی تھانوی کا ترجمہ شامل ہے اس کے ٹائٹل پر لکھا ہے مصحح مولانا
محمد قاسم نانوتوی یہ دراصل ممتاز علی دہلوی کے قرآن شریف مطبوعہ ۱۳۰۵ھ
کا عکس ہے جسکی تصحیح مولانا نانوتوی نے کی تھی میرے سامنے محمد سعید اینڈ
سنز دہلی کا ۱۹۳۸ء کا نسخہ ہے ۳ؑ
۳۔ أسرار قرآنی - (اردو) قرآنی رموز واسرار پر

۱ؑ تفسیر المعوذتین اور سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ص ۵۶۹
قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/ ۱۴۳ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/ ۲۳۷

۲ؑ قرآن مجید کے اردو تراجم ص/ ۴۱

۳ؑ نور افزا قرآن مجید مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز دہلی ۱۹۳۸ء

قاسم العلوم (مع انوار النجوم) یعنی مکتوبات مولانا محمد قاسم نانوتوی مترجمہ پروفیسر انوار الحسن شیرکوٹی ۔ ناشر قرآن لمیٹڈ لاہور مطبوعہ ۱۹۷۷/۱۳۹۷

اس کتاب میں قرآنیات سے متعلق درج ذیل سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں
النبی اولیٰ بالمؤمنین کی تفسیر طا ذا و نیاءً الا المتقون سے اولیاء
کی حفاظت و انبیاء کی عصمت ثابت کی ہے[۲]
لا تأکلوا مما لم یذکر اسم اللہ اور ما اھل بہ لغیر اللہ کی تحقیق ہے[۳]
فاجتنبوا الرجس کی تحقیق ہے[۴]
الرحمٰن علی العرش استویٰ کی حقیقت آفتاب اور اس کے نور کے ساتھ موازنہ ہے[۵]
ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ثم استویٰ الی السماء ... علیم کی تفسیر
اور مسئلہ سور[۶] اولئک کالانعام بل ھم اضل (آیت) ہے[۷]
یا ایھا الذین آمنوا اذا جاءکم المؤمنات تا علیم حکیم کی تفسیر ہے[۸]
یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات کی شرح ہے[۹]
لا تدرون أیھم اقرب لکم نفعاً ہے[۱۰]
انی جاعل فی الارض خلیفہ ہے[۱۱] ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ تا الخاسرون ہے[۱۲]
فیھما اثم کبیر ومنافع للناس کا مفہوم ہے[۱۳]
اھبطوا مصراً فان لکم ما سألتم ہے[۱۴]
أتستبدلون الذی ھو ادنیٰ بالذی ھو خیر ہے[۱۵]
وضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤو بغضب من اللہ ہے[۱۶]
ولولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون ہے[۱۷]
ومن الناس من یقول آمنا باللہ تا العالمین ہے[۱۸]
یا ایھا الذین آمنوا لا تاکلوا الربوا اضعافاً مضاعفۃ ہے[۱۹]
یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا تا ورسولہ ہے[۲۰]
الذین یاکلون الربوا ہے[۲۱]

---

۱ قاسم العلوم مع انوار النجوم مصنفہ مولانا محمد قاسم نانوتوی مترجمہ انوار الحسن شیرکوٹی مطبوعہ قرآن لمیٹڈ لاہور ص ۵۸ ۔ ۲ ایضاً ص/۱۳۲ ۔ ۳ ایضاً ص/۲۲۳ تا ۲۲۸ اور ص ۱۸۸
۴ ایضاً ص/۲۸۹ ۔ ۵ ایضاً ص ۲۹۵ ۔ ۶ ایضاً ص/۳۲۶
۷ ایضاً ص ۳۲۷ ۔ ۸ ایضاً ص ۳۲۸ ۔ ۹ ایضاً ص/۳۲۹ ۔ ۱۰ ایضاً ص/۳۳۰
۱۱ ایضاً ص/ ۳۳۱ ۔ ۱۲ ایضاً ص/۳۳۴ ۔ ۱۳ ایضاً ص/۳۳۶ ۔ ۱۴ ایضاً ص/۳۵۵
۱۵ ایضاً ۔ ۱۶ ایضاً ۔ ۱۷ ایضاً ص/۳۵۹ ۔ ۱۸ ایضاً ص/۳۶۲ ۔ ۱۹ ایضاً ص/۳۶۵
۲۰ ایضاً " ۔ ۲۱ ایضاً

(۱۳) اللہ نور السموات والارض مثل نورہ الخ ط

کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے
مصنف حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی
شارح شیخ الحدیث سعید احمد پالنپوری
ناشر مکتبہ حمیدیہ دیوبند سہارنپور
سن طباعت ۱۴۲۲ھ محبوب پریس دیوبند سے چھپی ۱۲۲/ص
حضرت نانوتوی کی جامع سوانح مع انتصابیّ آغاز میں درج ہیں
دراصل یہ خط ہے جو ایک شاگرد کے جواب میں لکھا ہے شاگرد بھی
چونکہ عالم اور ذہین ہوتے تھے لہٰذا انہی کے موافق دقیق علمی دلائل
اشارات کنایات میں بیان کرتے چلے گئے ہیں
یہ رسالہ دو ناموں سے شائع ہوا ہے (۱) توثیق الامام فی الانصات خلف الامام (۲) الدلیل المحکم علی عدم قرأۃ الفاتحہ للمؤتم
اس خط کی بنیادی بحث فاتحہ خلف الامام ہے کا عدم جواز ہے لیکن ضمناً متعدد مسائل زیر بحث آئے ہیں مثلاً (۱) پوری نماز کا فلسفہ (۲) ہر ہر رکن کی حکمت تمام عبادتوں میں نماز کی اہمیت اور دیگر ارکان سے تقابلی مطالعہ اسی کے ساتھ تقریباً ۲۰/قرآنی آیات سے استدلال کرتے ہوئے اپنے موضوع کو وسعت دی ہے ص۲

قبلہ نما مع تشریح وتسہیل
شارح مولانا اشتیاق احمد مطبوعہ ۱۹۶۹ء مجلس معارف القرآن دارالعلوم دیوبند ۲۰۶/ص
پنڈت دیانند نے ۱۸۷۷ء میں رڑکی میں اسلام پر برسر عام گیارہ اعتراضات کیے تھے اس کے جوابات آپ نے انتصار الاسلام میں دئے ایک سوال قبلہ کی طرف منہ کرنے کے بارے میں تھا اس پر مستقل یہ کتاب تصنیف فرمائی اور کتاب میں دو جواب ہیں ایک مختصر عام فہم یہ معترض کے مسلمات ہی سے دئے ہیں دوسرا مدلل بدلائل عقلیہ یہ بہت مشکل ہے ہر شخص اسے سمجھ ہی نہیں سکتا
اس ضمن میں تقریباً ۱۳/قرآنی آیات سے اپنے موقف کے ثبوت فراہم کئے ہیں آیات سے استدلال بہت عمدہ انداز میں اخذ کیا ہیں ص۳

ص تحذیر الناس ص۲ کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے ص۳ قبلہ نما

تحذیر الناس:

حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند

ناشر مکتبہ فیض نور جامع مسجد دیوبند - ج/ص -

اس میں حضرت ابن عباس کا ایک اثر کہ آسمان کی طرح سات زمینیں ہیں اور ہر ایک میں انبیاء مبعوث ہوئے ہیں اس کے بارے میں سوالات کیے گئے جواب میں انہی آیت کریمہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی روشنی میں ختم نبوت اور ابن عباس کے اثر کی عجیب و غریب تحقیق کی اس تحقیق پر اعتراضات ہوئے پھر انہی نے ان کے جوابات دیے

(۱) مولوی عبد القادر بدایونی نے منصف الدین بدایونی کے فرضی نام سے کتاب شائع کی حضرت اسکے جوابات دیئے یہ مخطوطہ کی شکل میں مولانا عبد الغنی کے کتب خانہ میں موجود ہے اسکی ایک نقل قاری طیب صاحب کے کتب خانہ میں بھی موجود ہے

(۲) ایک اور صاحب نام پوشیدہ کے اعتراضات کیے حضرت نے جوابات دیئے یہ نسخہ بھی علاوہ میں ہے اس کے علاوہ مولانا احمد حسن امروہی نے بھی جواب لکھا انکے جوابات بھی وہیں ہیں

ماخوذ مقدمہ کتاب مفتری پر خاتم واجب ہے ص ۲۳

ضمناً کچھ آیات سے استدلال کیا ہے اور انہی موقف کی وضاحت کی ہے

(۱) واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ الخ -

(۲) کنتم خیر امۃ اخرجت للناس -

(۳) وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس

(۴) ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ -

(۵) ما ننسخ من آیۃ او ننسہا - (۶) انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

(۷) انما الخمر والمیسر والانصاب (۸) النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم

(۹) اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن یتنزل الامر بینہن -

(۱۰) ثم استوی الی السماء فسوٰہن سبع سموات (۱۱) ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا - (۱۲) ضرب لکم مثلا من انفسکم ہل لکم مما ملکت ایمانکم من شرکاء فیما رزقنٰکم -

مولینا فیض الحسن سہارنپوری

م ۶/ فروری ۱۸۸۷ء جمادی الاولیٰ ۱۳۰۴ھ

برعظیم پاک و ہند میں عربی شعر و ادبیات کے نامور فاضل
مولینا فیض الحسن سہارنپوری کے ایک زمیندار گھرانے میں
۱۸۱۶ء ۱۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے والد حافظ خلیفہ علی بخش
ایک عالم فاضل بزرگ تھے فیض الحسن نے ابتدائی تعلیم گھر
پر اپنے والد سے حاصل کی دلی میں مفتی صدرالدین آزردہ سے
اکتساب فیض کیا شاہ احمد سعید مجددی اور اخوند صاحب
ولایتی (اخوند شیر محمد) سے جو اس دور کے جلیل القدر
فاضل تھے حدیث کا درس لیا شاعری میں امام بخش صہبائی
کے شاگرد ہوئے ۔ امام الدین خان سے طب کی کتابیں
پڑھیں۔ ۱۸۷۰ء میں مولینا فیض الحسن صدر شعبہ عربی
و سپرنٹنڈنٹ تحقیق و تصنیف کی حیثیت سے اورینٹل کالج
لاہور میں آگئے۔ مولینا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند
اور مولانا فیض الحسن کے مراسم بڑے بے تکلفانہ تھے دونوں
ہم عمر بھی تھے اور ایک بزرگ حاجی شیخ امداد اللہ صاحب
تھانوی مہاجر مکی کے مرید بھی تھے
مولینا فیض الحسن سہارنپوری اورینٹل کالج کی عربی کی جماعتوں
کے علاوہ گورنمنٹ کالج کی آرٹس جماعتوں کو بھی درس دیتے تھے
اورینٹل کالج میں ۱۷/ برس تک تدریسی و تصنیفی خدمات
سرانجام دینے کے بعد ۶/ فروری ۱۸۸۷ء کو مولینا فیض الحسن
وفات پاگئے
ان کی نعش تابوت میں رکھ کر ریل میں سہارنپور لے جائی گئی
اور وہیں تدفین ہوئی مظاہر العلوم کی منتظمہ کمیٹی کے اولین رکن تھے اور مدرسہ کے لیے
چندہ اکٹھا کر کے لاتے تھے۔

ح۱ مشاہیر علماء ج ۱/ ص/ ۲۰۵
ح۲ علماء مظاہر العلوم ج ۱/ ص/ ۷۳

تعلیقات الجلالین (عربی)

آپ کے عربی دیوان کو آپ کے شاگرد مولانا حمید اللہ صاحب
نے ۱۳۳۷ھ میں حیدرآباد سے شائع کرایا
مولانا فیض الحسن اورینٹل کالج لاہور میں پروفیسر تھے
کبھی مولانا فیض الحسن کا بڑا کمال نام قرآن مجید کی معجزانہ
فصاحت و بلاغت کی نکتہ شناسی تھی مولانا
اسی اصول سے قرآن مجید کا بامحاورہ اردو ترجمہ اپنے خاص
طالب علموں کو پڑھاتے تھے
انھوں نے عربی میں تفسیر جلالین کی شرح تعلیقات الجلالین
بھی لکھی
ان کی یہ تصنیف انسٹی ٹیوٹ پریس علی گڑھ سے ۱۲۸۷ھ میں
شائع ہوئی یہ تعلیقات کا پہلا حصہ ہے جس میں
سورہ بنی اسرائیل تک تشریح آگئی ہے۔
دوسرا حصہ غالباً شائع نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے مسودے
کا پتہ چلتا ہے خود اپنی تفسیر کے متعلق لکھتے ہیں۔
الفاظ کے اعتبار سے تفسیر جلالین بہت مختصر لیکن
معنی کے لحاظ سے بسیط ہے اس کا استعمال بھی بہت ہے
بعض مشہور علماء نے اس کی شرحیں لکھی ہیں لیکن بایں ہمہ
اس کے غوامض پھر بھی باقی ہیں پس میں نے ارادہ کیا کہ اپنے
علم و خیال کے مطابق جو کچھ مناسب معلوم ہو میں بھی اس کے
متعلق لکھوں میں نے اس کا نام تعلیقات الجلالین رکھا -
مولانا فیض الحسن صاحب نے اپنی کتاب میں اس بات
کی کوشش کی ہے کہ جلالین میں جو باتیں پوری توضیح
کے ساتھ بیان نہیں کی جا سکی ہیں ان کی تشریح کر دیں۔
جلالین کے متعلق کہا جاتا ہے کہ کم سے کم الفاظ میں جتنوں میں
الحمد بغیر ایک طرح کا عربی ترجمہ ہے ھ

ھ: ھندوستانی مفسرین اور انکی عربی تفسیریں

انھوں نے خود بھی اس انداز کو اپنایا ہے یعنی یہ بھی جلالین
کے اسرار وغوامض کی توضیح طولانی انداز میں نہیں کرتے
بلکہ اپنی رائے اور انداز کے مطابق ان جملوں کو جن میں ابہام
کا شبہ تھا کچھ شرح وبسط کے ساتھ بیان کر دیتے ہیں
بعض جگہوں پر جلالین کی عبارتوں کی شرح میں احادیث
واقوال سے کام لیا ہے۔
مسائل کی آیتوں کے بیان میں ائمہ کے استدلال اور رائے
کا ذکر بھی کر دیتے ہیں۔
اس کے ساتھ ساتھ دوسری قدیم تفسیروں کا حوالہ بھی کبھی
کبھی لکھ دیتے ہیں۔ ح[۱]
بقول مصنف علماء مظاہر العلوم جلد اول سورہ حجر تک ہے اور ۳۰۸/ص میں ح[۲]

(۲) ــــ حل دبیات بیضاوی۔ (عربی)
فن تفسیر کی مشہور زمانہ کتاب بیضاوی شریف میں جو
دبیات واشعار ہیں ان کو مولانا مرحوم نے بڑے مفصل اور
جامع طریقہ پر حل کیا ہے یہ کتاب شواہد التفسیر کے نام سے بھی
معروف ہے
اس کتاب کا قلمی نسخہ مدرسہ مظاہر العلوم کے نوادرات ومخطوطات
میں زیر نمبر ۵۸۴ موجود ہے
جس کے صفحات ۸۴ ہیں عربی زبان میں یہ کتاب لکھی گئی ح[۳]

۳ ــــ حاشیہ تفسیر جلالین ح[۴] (عربی) شاید یہ وہ حاشیہ ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں
۴ ــــ حاشیہ تفسیر بیضاوی (عربی) ح[۵] یہ غالبًا مستقل حواشی تحریر فرمائے ہیں
مؤخر الذکر دونوں حواشی کا ڈاکٹر مقبول الرحمٰن کے علاوہ کسی نے ذکر نہیں کیا ہے

ح[۱] ہندوستانی مفسرین اور انکی عربی تفسیریں مصنف ڈاکٹر سالم قدوائی ص/۲۰۲
ح[۲] علماء مظاہر العلوم ج/۱ ص/۲۷ — Commentators p. 537
مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۰۵
ح[۳] ایضاً ح[۴] مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۰۵ ح[۵] ایضاً

مولینا ابو المنصور دھلوی

۱۹۰۲ء — ۱۳۲۰ھ

مولانا کا اصل وطن سید آباد مضافات قنوج تھا انکے والد سید محمد علی ناگپور کے ریزیڈنسی میں میر منشی تھے وھیں ۱۸۲۳ء میں مولانا ناصر الدین پیدا ہوئے مروجہ علوم کی تحصیل والد اور دادا سے کی کچھ عرصہ نواب بھوپال کی مصاحبت میں رہے پھر یہ تن تصنیف و تالیف کا کام کیا زندگی کا طویل حصہ دھلی میں گذارا ۱۹۰۲ء میں انتقال ہوا یہیں دفن ہوئے علا مولانا کی دلچسپیوں میں جہاں عیسائی اھل قلم کے جواب میں تحریر و تالیف شامل تھی وھیں سر سید احمد خان کے مذھبی خیالات کی تردید میں پیش پیش تھے۔ ۲۵/سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ "تہذیب الاخلاق" کے جواب میں "شفاق" کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا؛ بلکہ ۱۸۸۸ء میں جب علمائے لدھیانہ نے "فتوای نصرۃ الابرار" جاری کیا تو اس پر مولینا ابو المنصور کے دستخط ھیں مولانا کے دو صاحبزادے تھے

(۱) میر ناصر علی مدیر "صدائے عام" دھلی متوفی ۱۹۳۳ء اردو کے ادیب تھے

(۲) سید نصرت علی قیصر و ۱۸۶۸ء میں "دو روزہ ناصر الاسلام" جاری کیا اور تقریباً ۱۰۰/کتب تصنیف کیں ۱۹۳۲ء میں فوت ہوئے ؎۲

تصنیف

۱۔ سر سید کی تفسیر قرآن کے جواب میں تنقیح البیان لکھی ؎۳ (اردو) (بجواب تفسیر احمدیہ سر سید)

(۲) ۔ اعجاز القرآن (اردو) (۳) ۔ ایک (فارسی) زبان میں قرآن مجید کی نامکمل تفسیر: تبجیل التنزیل (فارسی) ہے اس تفسیر میں مولینا نے احادیث صحیحہ کی روشنی میں آیات قرآنی کی تشریح و توضیح کی ہے اور جگہ جگہ تورات و انجیل سے تائیدی استشہاد پیش کیا ہے افسوس ہے انکا یہ کام مکمل نہ ہو سکا ؎۴ جائزہ تراجم قرآنی کے مصنف لکھتے ھیں مولانا مناظرہ میں شہرہ آفاق حیثیت رکھتے ھیں آریوں عیسائیوں کے خیالات فاسدہ جو قرآن پر اثر انداز ہوتے ھیں انکا جواب لکھا ہے یہ تفسیر ۱۹۰۲ء/۱۳۲۰ھ میں لکھی ہے اور غالباً طبع نہیں ہو سکی ہے اسکا نام تبجیل التنزیل لکھا ہے

۴۔ تصحیح التاویل (اردو) قرآن کے دفاع میں لکھی ؎۵

؎۱ ماھنامہ عالم اسلام اور عیسائیت اگست ۱۹۹۲ء انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد ص ۹ اور ماھنامہ الرشید دیوبند نمبر ص ۳ ایضاً اور تذکرۃ المفسرین ص ۱۸۶/۔ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۳ ص ۲۶/

؎۲ دیگر تصانیف یہ ھیں ① احسن الدلیل ② تبیان ③ حرز جان ④ رقیۃ الابرار ⑤ مصباح الابرار ⑥ میزان المیزان ⑦ انعام الخصام ⑧ استیصال ⑨ تصحیح التاویل ⑩ لحن داؤدی ⑪ عقوبۃ الضالین ⑫ نوید جاوید ⑬ انعام عام ۔ فرقہ شمارہ (اسلام اور عیسائیت) ۸۸/

؎۵ جائزہ تراجم قرآنی ص ۱۰۶/ واقعات دار الحکومت دھلی ج ۲/ ص/

حضرت مولٰینا احمد حسن صاحب کانپوری ۔

۳/ صفر ۱۳۲۲ھ

م ۱۹۰۵ء

آپ کی پیدائش بٹالہ گورداسپور پنجاب میں ہوئی
حضرت مولینا لطف اللہ صاحب علی گڈھ کے آپ خصوصی
تلامذہ میں تھے
جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں آپ نے ایک طویل عرصہ تک
درس دیا۔ مظاہر العلوم کیلئے آپ کا انتخاب ۱۵ ذی الحجہ
۱۲۸۶ھ میں ہوا
شعبان ۱۲۸۹ھ میں آپ مرض ہیضہ میں مبتلا ہو گئے
۱۲۸۹ھ میں اپنے وطن تشریف لے گئے۔ کچھ عوارض پیش
آنے کے بالاخر ماہ شوال ۱۲۹۰ھ میں آپ مظاہر العلوم میں
تشریف لائے حسب سابق درس کا آغاز فرمایا
شوال ۱۲۹۲ھ میں آپ حج و زیارت کے مقصد سے روانہ
ہوئے۔ حضرت مولینا احمد حسن صاحب کا قیام مظاہر العلوم
میں ماہ شوال ۱۲۹۷ھ تک رہا بعدازاں مدرسہ فیض عام
کانپور چلے گئے۔
مولینا موصوف کا قیام مظاہر علوم میں کچھ کم و بیش بارہ سال
رہا اس عرصہ میں آپ نے مختلف علوم و فنون کی
دینیات کی کتابوں کا درس دیا جن کی تفصیل یہ ہے
تفسیر میں - جلالین شریف بیضاوی کا ترجمہ قرآن شریف و دیگر متفرق کتب
آپ نے تین حج کئے مکۃ المکرمہ میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ
کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔ تین صفر المظفر ۱۳۲۲ھ میں آپ کا وصال ہوا
کانپور میں ایک قبہ کے پاس آپ کی تدفین
بساطی قبرستان
تصنیف- تفسیر قرآن مجید (۱۷) آپ کی علمی و تصنیفی یادگار ہے مطبوعہ
اسمیں غالباً ترجمہ و تفسیر دونوں شامل ہوں گے

ط علمائے مظاہر العلوم ج/۱ ص/۸۲

دوسرا باب

علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات

۱۹۰۵ء تا ۱۴/ اگست ۱۹۴۷

مولانا سعید احمد عثمانی

م ۶ ۱۹۱۲ء ۱۳۳۰ھ بروز جمعہ

۱۳۰۵ھ کو دیوبند ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے
آپ علامہ ظفر احمد عثمانی کے بڑے بھائی تھے
مولانا اشرف علی تھانویؒ جامع العلوم کانپور کے شیخ الحدیث تھے
آپ کی تعلیم اور اخلاق ہر طرح سے نگرانی فرماتے رہے
درس نظامی کی اکثر کتابیں آپ نے حضرت تھانوی سے پڑھیں
۱۳۲۲ھ میں مدرسہ جامع العلوم کانپور میں داخل کیا گیا
۱۳۲۵ھ میں مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور میں حضرت مولانا خلیل احمد
سہارنپوری اور دیگر اساتذہ کرام سے دورہ حدیث پڑھا ۱۳۳۰ھ جمعہ کے دن انتقال ہوا۔
تصنیف تبیان البیان تفسیر بیان القرآن کے حاشیہ پر تبیان البیان کے نام سے جو حواشی درج
(اردو) ہیں وہ آپ کے تحریر کردہ ہیں: پارہ نمبر ۱۸ کے اختتام پر اس کی مختصر تاریخ یوں لکھی ہے
حضرت تھانوی خود اس تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں [۱]
تبیان یہ ایک مختصر مجموعہ ہے احقر کی بعض تقریرات کا جو میرے ہمشیرہ زادہ
عزیزی مولوی سعید احمد نے مجھ سے تفسیر کے مختلف مقامات پڑھتے وقت
ضبط کرلی تھیں مگر انکی وفات ہو جانے سے اس کی تکمیل کی نوبت نہیں آئی [۲]

---

[۱] علمائے مظاہر العلوم ج/۲ ص/۱۱۹

اور

مشاہیر علماء ج/۲ ص/۱۹۸

[۲] تفسیر بیان القرآن مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ج/۱ ص/۲

مولانا عبدالحق حقانی دہلوی

۱۲/جمادی الاول ۱۳۳۵ھ — ۱۹۱۷ء عیسوی

شیخ عالم فقیہ عبدالحق بن میر امیر حنفی دہلوی مشہور مفسر

اصلاً گھنہلا ضلع انبالہ کے تھے وہاں ۲۷/رجب ۱۲۶۷ھ

میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی پھر کانپور

پہنچے اور مولانا عبدالحق بن غلام رسول حسینی سے بعض درسی

کتابیں پڑھیں اور بلند پایہ کتب مولانا لطف اللہ بن اسداللہ

علی گڑھی سے پڑھیں۔

پھر مراد آباد جاکر صحاح ستہ میں سے کچھ کتابیں مولانا عالم علی نگینوی

سے پڑھیں۔

بعد ازاں مدرسہ فتحپوری دہلی میں تدریس پر مامور ہوئے

آخری عمر میں مدرسہ عالیہ کلکتہ تدریسی خدمات انجام دیں

آپکو شمس العلماء کا خطاب دیا گیا

وصال ۱۲/جمادی الاول ۱۳۳۵ھ میں وفات ہوئی (۱)

آپ کا شمار اکابر علماء دیوبند میں کیا جاتا ہے (۲)

تصنیف

(۱) البیان فی علوم القرآن (اردو) یہ مقدمہ ہے فتح المنان فی تفسیر القرآن۔

(اردو) کا جو چار بڑی اور ضخیم جلدوں میں تفسیر حقانی کے نام سے

مشہور ہے

اس مقدمہ کا انگریزی ترجمہ بھی ہو چکا ہے

(۲) مفصل البیان فی علوم القرآن مولانا نے دو البیان لکھیں ایک مفصل اسمیں رد عیسائیت پر بہت میٹیریل تھا

دوسرا مختصر جو تفسیر حقانی کے ساتھ چھپ کر شایع ہوا ہے

---

(۱) نزہۃ الخواطر ج/۸ ص/۲۳۲ مصنفہ حکیم سید عبد الحی

مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۵۷

(۲) ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر میں انیس صاحب نے دیوبندی لکھا ہے اور البلاغ میں بھی دیوبندی

لکھا گیا ہے آپ نے اپنی ایک کتاب پر مولانا محمد قاسم نانوتوی سے ایک مقدمہ

بھی لکھوایا تھا حیات عثمانی کے مصنف انوار الحسن شیرکوٹی نے فاضل دیوبند لکھا ہے

دیکھئے ص/۲۸۶

۳ — تفسیر فتح المنان المعروف بہ تفسیر حقانی

تفسیر کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر صالحہ لکھتی ہیں

انہوں نے ترجمے اور تفسیر میں ہمیشہ اس بنیادی اصول کو سامنے رکھا کہ کلام الٰہی کو لوگوں تک پہنچانا ترجمے اور تفسیر کا مقصد ہے خود مولانا عبدالحق حقانی اپنے ترجمہ و تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں۔

خصوصیات۔

اس میں ان چند امور کی رعایت کی۔

(۱) اردو میں اصل مطلب قرآن کو واضح کیا
(۲) شان نزول بروایت صحیح لکھا
(۳) آیات (احکام میں اول مسئلہ منصوصہ کو ذکر کرکے پھر اختلاف مجتہدین اور ان کے دلائل کو بیان کیا
(۴) غیر ضروری سمجھ کر فقط ایک ہی قرآن کے موافق وجہ اعراب کو بیان کیا
(۵) وجوہ مختلفہ میں سے ایک کو سب سے قوی سمجھ کر ذکر کیا
(۶) معانی اور بلاغت کے متعلق نکات قرآنیہ کو ظاہر کیا
(۷) کوئی حدیث بغیر سند کتب صحاح ستہ وغیرہ کے نہ لکھا
(۸) قصص میں جو کچھ بروایت صحیح یا کتب سابقہ سے ثابت ہے یا خود قرآن میں کئی جگہ وارد ہے وہاں سے ملخص کرکے بیان کردیا
(۹) آیات میں ربط دیا
(۱۰) مخالفین کے شکوک و شبہات جس قدر تاریخی واقعات یا مبدء و معاد کے بابت وارد تھے سب کا جواب الزامی اور تحقیقی دیا

درحقیقت مولانا نے بڑے تواضع سے کام لیا ہے ورنہ ان مذکورہ نکات کے علاوہ تفسیر میں بے شمار بیش بہا باتیں شامل ہیں (۱)

---

۱ قرآن حکیم کے اردو تراجم ص ۲۱۶

میرے پیش نظر

تفسیر فتح المنان المعروف بہ تفسیر حقانی : (اردو)

مصنف فخر المحدثین شیخ العلامہ ابو محمد عبدالحق صاحب

یہ نسخہ قدیم ہے اور بڑے حروف میں بڑے سائز 9×12 (جہازی سائز) پر طبع ہوا ہے درمیان میں مکہ و مدینہ کے شہر کا نقشہ پھر مکہ کا تفصیلی نقشہ بھی شامل تھا اسی طرح شہر یروشلم کا نقشہ بھی شامل تھا یہ نسخہ دہلی پرنٹنگ ورکس حوض قاضی دہلی سے چھپوا کر دار الاشاعت تفسیر حقانی نے چھپوا کر مرتب شایع کیا تھا جلد اول میں دو جلدیں شامل تھیں اور مجموعی طور سے سورۃ النساء کے اختتام تک ۸۰۴/ص تھے اور ہر جلد کے آخر میں طویل اغلاط کے تصحیح نامے شامل تھے۔

جبکہ طبع جدید میں نئی کتابت چھوٹے حروف میں کروائی گئی اور اغلاط کی تصحیح کرا کر سابقہ سورتوں کی ترتیب ختم کر کے سیپاروں کی ترتیب پر جلدیں ہوں گی البتہ یہ نقص ہے کہ سابقہ طباعت میں جو نقشے وغیرہ شامل تھے انھیں اس طبع جدید سے نکالا گیا ہے : یہ طبع جدید کتب خانہ نعیمیہ دیوبند سے ہوئی ہے

جلد اول طبع جدید ۱۵۲ / صفحات پر مقدمہ تفسیر حقانی ہے جسمیں مصنف نے تمام توحید، نبوت، اولیاء، معجزات کا بیان کیا ہے اور معجزات پر کلام کرتے ہوئے روئے سخن جناب سید احمد خاں اور انکی تفسیر : تفسیر القرآن کی جانب مبذول ہو گیا ہے ط

ط سید احمد خاں بانی علیگڑھ کالج کی یہ تفسیر نامکمل ہے اور اب نایاب ہے میرے سامنے جو نسخہ ہے اس کا سرورق غائب ہے البتہ جلد دوم سے پتہ چلتا ہے کہ مطبع مفید عام آگرہ سے ۱۹۰۳ء/۱۳۲۱ھ میں شایع ہوئی ہے ج/۱ سورہ بقرہ پر مشتمل ہے ۳۲۴/ص ج/۲ آل عمران، نساء اور مائدہ پر مشتمل ہے ۲۵۵/ص ج/۳ انعام اور اعراف پر مشتمل ہے ۲۹۲/ص جو ۱۹۰۲ء/۱۳۲۲ھ میں مذکورہ مطبع سے شایع ہوئی ہے ج/۴ انفال، توبہ، اور یونس پر مشتمل ہے ۱۹۳/ص ۱۹۰۶ء/۱۳۲۳ھ میں شایع ہوئی ج/۵ ہود تا النحل پر مشتمل ہے ۱۳۴/ص ج/۶ سورہ بنی اسرائیل پر مشتمل ہے ۱۲۷/ص ج/۷ کا معلوم نہیں ہو سکا ج/۸ یہ مجلس تعلیم القرآن گجرات سے ۱۳۹۱ھ میں شایع ہوئی ۲۶۳/ص ہیں اس میں موصوف کے آیات قرآنیہ یا قصص القرآن کے حوالہ سے مضامین جمع کردئے ہیں نواب محسن الملک نے تحریر فی اصول التفسیر کے نام سے تفسیر پر اعتراضات وجوابات منضبط کر دئے ہیں مولانا حمید الدین علیگڑھ کالج میں پروفیسر تھے سرسید کی مذکورہ تفسیر کا عربی میں ترجمہ کرانے کے لئے مولانا کا انتخاب ہوا تو آپ نے فرمایا میں اس اشاعت معصیت میں کوئی حصہ نہیں لینا چاہتا لہذا یہ تجویز ختم ہو گئی دیکھئے مجموعہ تفاسیر فراہی مرتبہ امین اصلاحی ص ۱۱ مولانا حالی نے فرمایا سرسید نے جو معنی قرآن کے بیان کئے ہیں وہ شارع کے مقصود کے خلاف ہیں قذوۃ المفسرین ص ۱۱۶ ۔ مزید تفصیل کیلئے ادارہ میں تفسیر ... ص ۲۸۱

الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند ص/۱۶۸

اس مقدمہ میں علوم القرآن پر بحث کے ساتھ سرسید کے افکار پر سخت جرح کی گئی ہے اور بطور خاص معجزات کے انکار فرشتوں کے وجود کا انکار جنت و دوزخ کا انکار الہام اور وحی کا فرق جمع قرآن سیرت النبی حزب مفسرین کی نگاہ میں تورات انجیل و دیگر مصاحف کی حقیقت اور انکے نسخوں کا جائزہ ۱۵۹/ص مشتمل یہ مقدمہ ہے۔ اسکے بعد خاتمہ ہے جسمیں اہم تفاسیر کا تذکرہ مع تعارف ہے ۱۵۲/ص کے بعد پھر تفسیر کا آغاز ہوتا ہے اور آغاز میں مختلف علوم کا تعارف کرایا ہے اور یہ بتلایا ہے کہ خود انگریزوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ بڑے بڑے علوم کے بانی مسلمان ہیں: مثلاً علم بدیع، علم مفردات، علم صرف و نحو علم رجال - علم حدیث علم اصول حدیث فقہ و اصول فقہ سب مسلمانوں نے ایجاد کیا[1]

جلد اول - میں چار سپارے چار حصوں کی شکل میں موجود ہیں:

پہلا پارہ ۲۰۷/ص میں دوسرا پارہ ۱۰۲/ص

تیسرا پارہ ۷۲/ص چوتھا پارہ ۷۱/ص

طرز تفسیر یہ ہے کہ پہلے سورت کے منقول فضائل پھر شان نزول بیان کرتے ہیں اسکے بعد قرآنی آیات مع ترجمہ اور تجوید قراءت کے مسائل پھر ترکیب متعلقہ آیات کے اسکے بعد تفسیر قرآن جسمیں بطور خاص کتب آسمانی سے استفادہ کرکے تفسیر قرآن بیان کرتے ہیں اور عیسائی افکار پر جرح کرتے ہیں[2]

جلد دوم - میں ۵ تا ۱۵ دس سپارے دس حصوں میں موجود ہیں: پانچواں پارہ ۸۰/ص چھٹا پارہ ۸۰/ص ساتواں پارہ ۵۶/ص آٹھواں پارہ ۵۳/ص نواں پارہ ۶۷/ص دسواں پارہ ۷۷/ص گیارھواں پارہ ۷۸/ص بارھواں پارہ ۳۲/ص تیرھواں ۷۲/ص چودھواں پارہ ۶۰/ص پندرھواں پارہ ۸۸/ص پر مشتمل ہے[3]

---

[1] مقدمہ تفسیر حقانی مطبوعہ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند مزید دیکھئے لباب المعارف العلمیة مکتبة دار العلوم الاسلامیة پشاور کی فہرست مطبوعہ آگرہ $\frac{1918}{1336}$ ص ۲۴

[2] تفسیر حقانی ج ۱/ [3] ایضا ج ۲/

جلد سوم ۱۶ تا ۲۶ پاروں پر مشتمل ہے
سولہواں پارہ ۵۶/ص سترھواں ۷۸/ص
اٹھارواں ۵۲/ص انیسواں ۷۷/ص بیسواں ۷۸/ص
اکیسواں ۷۲/ص بائیسواں ۶۷/ص تیئسواں ۶۰/ص
چوبیسواں ۵۲/ص پچیسواں ۷۵/ص چھبیسواں ۷۶/ص ہے

جلد چہارم -
۲۷ تا ۳۰ پاروں پر مشتمل ہے: ستائیسواں پارہ ۷۶/ص: اٹھائیسواں ۱۳۲/ص: انتیسواں ۱۶۸/ص
تیسواں پارہ ۲۹۰/ص پر مشتمل ہے
مولانا نے تفسیر کے آخر میں لکھا ہے کہ ۴/شعبان ۱۳۱۴ھ میں بمقام دھلی یہ تفسیر مکمل ہوئی تفسیر کے آخری صفحات میں مولانا عبدالتواب کی تقریظ جغرافیہ عرب اور مختلف مقامات کے تفسیری باقیات کو شامل کیا گیا ہے یہ نسخہ جس سے میں نے تفسیری لوائف پیش کئے ہیں یہ مجیدی پرنٹنگ پریس دیوبند سے تیسری بار چھپا اور کتب خانہ نعیمیہ دیوبند سے شائع ہوا ہے ؎۲

— تعریف القرآن رد تحریف القرآن (اردو) الرحیم اکیڈمی کراچی سے چھپ کر شایع ہوئی ہے ؎۳

ازالۃ الرین عن قصۃ ذی القرنین (اردو) یہ آیت و یسئلونک عن ذی القرنین کی تفسیر ہے ۳۲/ص پر مشتمل مطبع مجتبائی دھلی سے ۱۹۵۰ء میں شایع ہوئی ؎۳

؎۱ تفسیر حقانی ج/۳ ؎۲ ایضا ج/۴
تعارف قرآن ص/۲۲۵ تا ۲۲۷ اور جائزہ تراجم قرآنی ص/۳۷
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/۴۲۶، قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۵۶
قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۰۹ ص/۲۱۶ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۱۶
Commentators. p. 557
؎۳ امام ابوحنیفہ کی تابعیت مصنفہ پروفیسر محمد رشید نعمانی میں کتب کے اشتہار میں اس کتاب کا ذکر ہے
؎۳ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۳ ص/۴۲۵

(مخدوم اللہ بخش کھہڑوی)

۲/رجب ۱۳۳۵ھ
۱۹۱۷ء

مخدوم دستا بخش کا اصل نام مخدوم عطاء محمد تھا مگر یہ نام مشہور نہ ہے۔ سلسلہ نسب مخدوم عبدالرحمٰن شہید سے ملتا ہے آپکے والد کا نام مخدوم محمد عاقل تھا جو اپنے وقت کے [illegible] ریاست میں قاضی تھے مخدوم دستا بخش کی پیدائش کی صحیح تاریخ معلوم نہ ہے

ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی انکی وفات کے بعد شہدادکوٹ میں مولانا گل محمد سے تکمیل کی۔ مخدوم محمد عاقل کے مدرسے میں پڑھانا شروع کیا پھر خیرپور ریاست کے وزیر اعلیٰ سردار محمد یعقوب خان صاحب کے ساتھ کام کرنا شروع کیا اور آپ منشی مقرر ہوئے کچھ عرصہ بعد سرکاری ملازمت مل گئی اور فیض گنج کے منشی مقرر ہوئے ترقی کرتے مجسٹریٹ پھر ڈپٹی جج مقرر ہوئے آپ خوش بیان مقرر اور ادیب تھے ہر جمعہ کو اپنی مسجد میں خطابت کے فرائض انجام دیتے تھے

علم طب میں بھی مہارت حاصل تھی فارسی، عربی میں شعر گوئی پر کمال حاصل تھا ۲/رجب ۱۳۳۵ھ میں آپکی وفات ہوئی سرکاری عہدہ پر رہتے ہوئے دین اسلام کی تبلیغ کرتے رہے لوگوں کو شرک و بدعت سے منع کرتے اور توحید کی نشرواشاعت کرتے رہے

تصنیف۔

تعداد دس کتابیں دس علوم میں تصنیف کیں۔ (۱۰ / ۸)

(۱) مسئلہ علم الغیب، یہ (سندھی) زبان میں پیر صاحب شاہ مردان کے حکم پر اچھوتے انداز میں مرتب کیا یہ غیر مطبوعہ حالت میں موجود رہا۔ (۲) تفسیر تسہیل القرآن (سندھی) یہ جامع اور مختصر تفسیر، شروع کی جو اسرائیلیات سے بالکل پاک ہے تھوڑے سے چار پارے غیر مطبوعہ شکل میں موجود ہیں۔

ط آپ نے "تفسیر پارہ عم" لکھی ہے۔

ماہنامہ شریعت ستمبر ۱۹۸۱ء / ص ۲۹ تا ص ۳۰

شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی۔

نومبر ۱۹۲۰ء ۱۸/ربیع الاول ۱۳۳۹ھ

۱۲۶۸ھ میں بریلی میں ولادت ہوئی اور نشو ونما دیوبند میں پائی علم کی تحصیل مولانا سید احمد دہلوی مولانا یعقوب بن مملوک علی اور علامہ محمد قاسم اور دیگر علماء سے کی ایک عرصہ تک مولانا محمد قاسم کی خدمت میں رہے اور ان سے بہت کچھ حاصل کیا یہاں تک علوم میں مہارت حاصل کرلی

۱۲۹۲ھ میں دیوبند میں تدریس پر مامور ہوئے

طریقت کی تحصیل شیخ رشید احمد گنگوہی سے حاصل کی دارالعلوم دیوبند میں چالیس برس تک مسلسل درس حدیث دے کر ۸۶۰ اعلیٰ استعداد کے صاحب طرز عالم دین فاضل علوم و فنون ماہرین پیدا کئے۔

ہندوستان کو غیر ملکیوں سے آزاد کرانے کے لئے ایک زبردست انقلابی تحریک چلائی جس کو رولٹ کمیٹی کی رپورٹ میں ریشمی رومال کی تحریک کے نام سے موسوم کیا گیا ہے آپ تقریباً پانچ برس مالٹا میں قید رہے

انہوں نے ہند کو انگریز حکومت سے آزاد کرانے کیلئے ایک پروگرام بنایا جس میں چاہتے تھے کہ حکومت افغانستان اور خلافت عثمانیہ ان کی مدد کرے اس لئے انہوں نے اپنے شاگردوں اور دیگر قابل اعتبار لوگوں کی ایک جماعت تیار کی جن میں سب سے آگے مولوی عبیداللہ سندھی تھے جنہیں انہوں نے افغانستان بھیجا ان کے توسط سے شیخ اور ان کے تلامذہ کے درمیان شمالی حدود اور افغانستان میں رابطہ قائم کیا گیا۔

مآثر و معارف جلد اول ج/۸ ص/۶۵ تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/۷۹
ریشمی رومال خطوط سازش کیس ص/۱۱، ۲۰، ۲۱، ۳۲، ۴۰، ۲۳، ۷۳، ۷۶، ۸۴، ۸۸، ۱۷۱
مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند ص/۲۷ دارالعلوم دیوبند کی تاریخ سیاست ص/۱۰۴
جمعیت علماء ہند ج/۱ ص/۱۱۳ ص/۱۲ ص/۸۵ علماء دیوبند اور اردو ادب ص/۵۰
شیخ الہند مولانا محمود الحسن مقالہ P.H.D. ص/ ۲۰

مشاہیر علماء ج/۱ ص/۵۶۵

اور جب یہ کام کسی قدر مکمل ہو گیا اور زمین تحریک
چلانے کے سلسلہ میں ہموار ہو گئی تو
شیخ محمود ۱۳۳۳ھ میں حجاز چلے گئے ، ۱۳۳۵ھ میں انہیں اور ان کے
ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا
۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۵ کو ان سب کو مصر کیلئے روانہ کیا گیا
اور وہاں سے مالٹا بھیجے گئے جہاں ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ میں پہنچے
جمادی الآخر ۱۳۳۸ھ کو انہیں رہائی ملی اور ۲۰ رمضان
کو ہندوستان پہنچے اہل ہند نے نہایت تزک واحتشام
سے استقبال کیا۔ شیخ الہند کے لقب سے عام وخاص میں مشہور ہوئے
علی گڑھ گئے جہاں جامعہ ملیہ اسلامیہ کا بنیادی پتھر رکھا
۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ کو دہلی میں وصال ہوا۔ میت کو دیوبند
لایا گیا۔ اپنے استاد مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے پہلو میں دفن
کئے گئے ڈاکٹر انصاری صاحب کی کوٹھی پر جب غسل دینے
کیلئے تختہ پر لٹایا تو پیٹھ بالکل سیاہ ہو رہی تھی اس پر نشانات تھے
لوگوں کو حیرت ہوئی کہ یہ کیونکر ہے آپ کے وہ رفقاء جو مالٹا
میں آپکے ساتھ تھے انہوں نے اس طلسم حیرت کو توڑتے ہوئے
بتایا کہ یہ نشانات ان دروں کے ہیں جو مالٹا کی اسارت میں
آپ پر پڑتے تھے انہوں نے بتایا کہ شیخ الہند نے ہمیں ہدایت
کی تھی کہ میرے سامنے ان مصائب کا جو مجھ پر ٹوٹ رہے ہیں
کبھی ذکر نہ کرنا۔
شیخ الہند کی صبر واستقامت کا یہ منظر دیکھ کر حاضرین متاثر
ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

---

(۱) شیخ الہند مولانا محمود الحسن مقالہ P.H.D ص/۶۰
جنگ آزادی کے مسلم مجاہدین ص/۲۲۳ تاریخ دار العلوم دیوبند ج/۱ ص/۱۸۰
نزہۃ الخواطر ج/۸ ص/۴۶۵ ریشمی خطوط سازش کیس ص/۸۹ ص/۸۴ ص/۱۹۵ ص/۲۲
مشاہیر علماء ج/۱ ص/۵۶۵ دارالعلوم دیوبند کی تاریخ سیاست ص/۱۰۴
بیس بڑے مسلمان ص/۲۰۴ اقبال اور علماء پاک وہند ص/۱۹۲ -
جمعیت علماء ہند ج/۱ ص/۱۲ ج/۲ ص/۸۵۷ فضلاء دار العلوم اور
ان کی قرآنی خدمات ص/۱۴

ترجمہ شیخ الہند

تفسیر عثمانی پچھلے ساٹھ برسوں سے برصغیر کی اردو تفاسیر میں ایک نہایت مقبول اور انتہائی معتبر نام رہا ہے اسکی اصل وجہ یہ تین بڑے نام حضرت شاہ عبدالقادر دھلوی حضرت شیخ الھند مولانا محمود حسن صاحب اور شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رح کے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالقادر رح کا اردو ترجمہ (موضح القرآن) اپنی غیر معمولی خصوصیات کی وجہ سے برصغیر کے مسلمانوں میں الہامی ترجمہ کے نام سے مشہور رہا ہے اور حقیقت میں یہ قرآن کریم کا واحد ترجمہ ہے جو اردو میں پہلا با محاورہ ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ قرآنی الفاظ کی ترتیب اور اس کے معانی و مفہوم سے حیرت انگیز طور پر قریب ہے حضرت شاہ صاحب رح نے اس ترجمہ کی تکمیل میں تقریباً چالیس سال محنت شاقہ اٹھائی ہے

حضرت شیخ الھند رح نے اس ترجمے کی متعدد خوبیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے

حضرت ممدوح رح کا ترجمہ جیسے استعمال محاورات میں بے نظیر سمجھا جاتا ہے ویسے ہی باوجود پابندی محاورہ قلت تغیر اور رخصت تبدل میں بھی بے مثل ہے (۱)

اس وقت کے اہل علم نے حضرت شیخ الھند رح سے ایسا ترجمہ قرآن کرنے کی درخواست کی حضرت شیخ الھند رح نے جدید ترجمہ کا ارادہ تو اس لئے نہیں فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالقادر کے ترجمہ کی حفاظت ضروری تھی البتہ اس ترجمے سے استفادہ کرنے میں جو دشواریاں تھیں ان کو دور کرنے کا ارادہ فرمالیا

چنانچہ اس ارادے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں

اس ننگ خلائق کو یہ خیال ہوا کہ حضرت شاہ صاحب ممدوح کے مبارک مفید ترجمہ میں لوگوں کو جو کچھ دوخلجان ہیں یعنی ایک بعض الفاظ و محاورات کا متروک ہوجانا دوسرے بعض

---

(۱) مقدمہ ترجمہ شیخ الہند ناشر دارالتصنیف لمیٹڈ کراچی

بعض مواقع میں ترجمہ کے الفاظ کا مختصر ہونا جو اصل میں تو ترجمہ
کی خوبی تھی مگر ابنائے زمانہ کی سہولت پسندی اور
مذاق طبیعت کی بدولت اب یہاں تک نوبت
آگئی کہ جس سے ایسے مفید اور قابل ترجمہ کے متروک کا
اندیشہ ہوتا ہے سو اگر غور و احتیاط کے ساتھ ان الفاظ
متروکہ کی جگہ الفاظ مستعملہ بدلے جائیں اور اختصار و اجمال
کے موقعوں کو تدبر کے ساتھ کوئی لفظ مختصر زائد کر کے کچھ
کھول دیا جائے تو پھر انشاء اللہ حضرت شاہ صاحب کا یہ
صدقہ فاضلہ بھی جاری رہ سکتا ہے "[۱]

حضرت صاحب نے ترجمہ موضح القرآن میں نظر ثانی اور ترمیم
کا کام شروع فرمادیا اور آخر ۱۳۳۶ھ میں اس عظیم خدمت
کو مکمل فرمایا اپنے ترجمے کے مقدمہ میں ارشاد فرماتے ہیں
جس موقع پر ہم کو لفظ بدلنے کی نوبت آئی ہے وہاں
ہم نے یہ نہیں کیا کہ اپنی طرف سے جو مناسب سمجھا بڑھا دیا
نہیں بلکہ حضرات اکابر کے تراجم میں سے لینے کی کوشش
کی ہے خود موضح القرآن میں دوسری جگہ کوئی لفظ مل گیا
یا حضرت مولانا رفیع الدین کے ترجمہ میں یا فتح الرحمٰن میں حتی الوسع
ان میں سے لینے کی کوشش کی ہے ایسا تغیر جس کی نظیر مقدس
حضرات کے تراجم نہ ہو ہم نے کل ترجمہ میں جائز نہیں رکھا "[۲]

حضرت شیخ الہند نے چھ اشعار پر مشتمل ایک قطعہ میں
اس ترجمہ کی تاریخ بیان فرمائی ہے اس قطعہ کا آخری شعر
جس سے تاریخ نکلتی ہے یہ ہے

بے شش و پنج گفتہ محمود = سال او موضح فرقان حمید

اس شعر سے تاریخ اس طرح نکلتی ہے کہ بے شش و پنج
یعنی چھ اور پانچ (کل گیارہ ۱۱ اعداد) کم کر دیں تو موضح فرقان حمید
کے اعداد سے سال ۱۳۳۶ھ نکل آئے گا "[۳]

---

۱ ایضاً　۲ ایضاً　۳ ایضاً

ﷺ قرآن کریم کے اردو تراجم میں ڈاکٹر احمد خان نے اس ترجمے کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے
کہ شیخ الہند نے قرآن حکیم کا ترجمہ سورۂ نساء تک ہی کیا تھا باقی حصے کا ترجمہ مولانا
شبیر احمد عثمانی نے مکمل کیا۔ ~~بالکل غلط~~ ص ۳۲۶، یہ بالکل غلط ہے۔ شیخ نے
ترجمہ مکمل کر کے تفسیر سورۂ نساء تک لکھی تھی۔
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۳ ص ۳۰

ایک مرتبہ مولانا انورشاہ صاحب کی محفل میں شیخ الہندؒ کے ترجمے کی خوبیاں بیان ہو رہی تھیں مولانا انورشاہ نے مولانا مطلوب الرحمٰن سے رائے پوچھی تو آپ نے فرمایا ترجمے میں دو خاص باتیں ہیں

(۱) پہلی یہ کہ قرآن کریم کثیر المعانی ہے شیخ الہندؒ نے کوشش کی ہے کہ ترجمے میں ایسے الفاظ لائے جائیں جو کثیر المعانی ہوں

(۲) دوسری بات چونکہ نزول قرآن خاص ہے مگر اطلاق عام ہے شیخ الہندؒ نے حتی الوسع شان نزول سے گریز کیا ہے تاکہ معانی محدود نہ ہو جائیں۔

مولانا انورشاہ نے فرمایا مولوی مطلوب جہاں تمھاری نظر پہنچی ہے وہاں کسی کی نظر نہیں پہنچی ہے[1]

---

[1] مقدمہ تفسیر عثمانی مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز ملتان/لاہور۔

ترجمہ شیخ الہند (پشتو)

حافظ محمد ادریس صاحب لکھتے ہیں
اس دوران میں ایک پشتو تفسیر افغانستان میں لکھی گئی ملک کے چند مستند اور جید علماء نے مل کر حضرت مولینا شیخ الہند محمود الحسن کے اردو ترجمے کو پشتو سانچے میں ڈھال لیا اور حضرت شیخ الہند اور حضرت شیخ الاسلام مولینا شبیر احمد عثمانی کے حواشی کو بطور تفسیر ترجمہ کیا ترجمہ میں جگہ جگہ توسین کے ذریعے پشتو زبان کے ساتھ تھوڑی بہت مطابقت پیدا کی گئی

یہ تفسیر ان تمام خوبیوں پر مشتمل ہے جو ان دونوں شیوخ کے تحریر کی جان سمجھی جاتی ہیں ترجمہ تحت اللفظ ہے اور اصل سے قریب ترین ترجمہ ہے رہ گیا استناد تو اس کیلئے حضرات شیخ الہند و شیخ الاسلام کے اسماء گرامی سے بہتر ضمانت کیسے دی جاسکتی ہے

یہ تفسیر نہایت عمدہ کاغذ پر آھنی حروف (ٹائپ) کے ذریعہ چھپی ہے قرآن مجید کی عبارت نہایت موٹے حروف میں مرتب کی گئی ہے ترجمہ کی عبارت متوسط حروف میں چھاپی گئی ہے اور تفسیر کی عبارت باریک ٹائپ میں دی گئی ہے اسی طرح یہ کتاب پورے چار ہزار صفحات پر پھیل گئی ہے

اس تفسیر میں ایک مسئلہ یہ ہو گیا ہے کہ ترجمہ براہ راست عربی سے نہیں بلکہ اردو ترجمے سے ترجمہ کیا گیا ہے گویا یہ ترجمہ نہیں بلکہ ترجمۃ الترجمہ ہے پھر جس ترجمہ سے ترجمہ ہوا ہے وہ اپنی جگہ سہل ممتنع کی حیثیت رکھتا ہے

دوسرے یہ کہ اس ترجمہ میں فارسی اور عربی کے ایسے ایسے ثقیل الفاظ آ گئے ہیں کہ لغت دیکھے بغیر حل نہیں ہو سکتے اس ترجمہ کو دیکھ کر سبحہ مرزا غالب کا وہ دور یاد آجاتا ہے۔[۱]

ا۔ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص ۱۹۱ روزنامہ جنگ کراچی ۲۹/نومبر ۱۹۹۱ء

جائزہ تراجم قرآنی W.B.G.p.336

جب انہوں نے پہلے پہل فارسی سے اردو شاعری کی
طرف توجہ منعطف فرمائی تھی مگر بحالات موجودہ
اس تفسیر کا عوامی بن جانا ذرا مشکل معلوم ہوتا ہے
البتہ اگر اسکی زبان آسان کردی جائے معمولی کاغذ
پر چھپ جائے اور قیمت کم رکھی جائے تو غریب عوام کے
کوتاہ ہاتھ اسکی بلندیوں تک پہنچ سکیں گے
اور ترجمہ انشاءاللہ مقبول ہوجائے گا
جیسا کہ میں پہلے عرض کرچکا ہوں اب سے پینسٹھ
سال پیشتر تک ہم پر خود فراموشی کا ایک ایسا عالم طاری تھا
کہ ہم پشتو میں لکھنے پڑھنے کو معیوب سمجھتے تھے
۱۹۳۰ء سے تک تک ہمارے ہاں آزادی وطن کے لئے ایک
سیاسی تحریک اٹھی اور اسکی بدولت پشتو کی باسی ھانڈی
میں ابال آ گیا:
قوم کی توجہ اپنی علاقائی زبان کی طرف دوبارہ پھر گئی اور ادب
نے اچھی خاصی ترقی کی لیکن اس دوران میں قرآن حکیم کی
کوئی خاص خدمت نہیں ہو سکی غالباً اس لیے کہ یہ تحریک
خالص سیاسی تحریک تھی اور اسے مذہبی خدمات کے
ساتھ کوئی خاص دلچسپی نہ تھی البتہ اس تحریک کی بدولت
زبان نکھر گئی اور اس کے اسالیب بیان نمایاں طور پر
بدل گئے : ط

ط سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص ۱۹۱
جائزہ تراجم قرآنی
روزنامہ جنگ کراچی ۲۹/نومبر ۱۹۹۱ء
W.B.Q.P. 336

جائزہ تراجم قرآنی کے مصنف لکھتے ہیں

یہ ترجمہ وتفسیر حکومت افغانستان نے اپنے اہتمام سے ۱۹۷۰ء
کے قریب مطبع عمومی کابل سے تین ضخیم جلدوں میں شائع کیا
ٹائپ کی طباعت ہے
اصل اردو ترجمہ اور حواشی قرآن کریم کے اردو تراجم وتفاسیر
میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں اور شاہ عبدالقادر صاحب
کے ترجمے کے بعد اردو زبان میں اس ترجمہ وحواشی کو مقبولیت
حاصل ہے پھر اردو کے مترجم ومحشی کو اپنی علمی فضیلت
اور شہرت کے اعتبار سے جس مقام کے مالک ہیں
اس کا نتیجہ ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد حکومت افغانستان
نے اس کو فارسی میں منتقل کرنے کی ضرورت محسوس کی
اور بڑی آب وتاب کے ساتھ اسکو فارسی میں منتقل کیا گیا
اس قرآن کریم پر فارسی مترجمین کا نام درج نہیں جنھوں
نے ترجمہ وحواشی کی معنویت اور ترجمہ کی سلاست وروانی
کو فارسی میں حتی الامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے
جس پر افسوس کا اظہار ایرانی فاضل علی اصغر حکمت نے اپنی
اس تقریظ میں بھی کیا ہے جو اس فارسی ترجمے کے آخر میں
درج ہے فارسی مترجمین نے اردو وحواشی کو تفسیر کے
انداز میں منتقل کیا ہے پہلے آیت قرآنی درج ہے
اس کے بعد اسکا ترجمہ ہے پھر تفسیر کے عنوان سے اردو کے
حواشی تمام وکمال منتقل کرنے کی کوشش کی ہے
اس ترجمہ کا کوئی نام قرار نہیں دیا گیا لوح پر صرف یہ درج ہے
قرآن مجید با ترجمہ وتفسیر ۔ [۱]

۱؎ جائزہ تراجم قرآنی ص/ ۱۰۷

ترجمہ و تفسیر عثمانی (پشتو)

جائزہ تراجم قرآنی کے مصنف لکھتے ہیں

اسی زمانہ میں برصغیر کے مشہور ممتاز عالم شیخ الہند
مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اردو ترجمے کو پشتو زبان میں
منتقل کرنے کا کام چند جید علماء نے انجام دیا
حضرت شیخ الہند کے ترجمہ کو ترجمہ کی حیثیت سے
اور مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری حواشی کو حواشی ہی
کی شکل میں پشتو میں منتقل کیا۔
یہ پوری تفسیر چار ہزار صفحات پر مشتمل ہے ترجمہ تحت اللفظ ہے
اور اسی اردو ترجمے کی طرح با محاورہ اور رواں دواں ہے
جو اس پشتو ترجمے کی اصل ہے لیکن اہل زبان اور ارباب
نظر کی رائے میں یہ ترجمہ عربی فارسی کے ثقیل الفاظ کی وجہ سے
عام فہم نہیں رہا زبان کی ثقالت اور قیمت کی زیادتی کے
سبب اس ترجمے کو وہ عوامی مقبولیت حاصل نہ ہو سکی
جس کا یہ ترجمہ درحقیقت مستحق ہے ۱؎

۱؎ جائزہ تراجم قرآنی ص/۱۵۱ اس پشتو ترجمہ کا کسی اور نے
ذکر نہیں کیا ہے معلوم ہوتا ہے مصنف کتاب کو شبہ ہوا ہو ص/۱۰۷ پر اسے فارسی میں بھی خود
مصنف نے بھی لکھا ہے اور یہاں پشتو تراجم میں بھی اس کا ذکر کیا ہے میرا خیال ہے کہ
مصنف کتاب کو شبہ ہوا ہے جبکہ دونوں ایک ہیں یعنی صرف فارسی میں
والی افغانستان نے ترجمہ کروایا ہے پشتو میں کوئی ترجمہ نہیں ہوا ہے

سید رشد اللہ شاہ (صاحب علم الرابع)

۲ ۱۳۴۰ھ ۲۲ رمضان المبارک ۱۹۲۲ء

سید رشید الدین کی وفات کے بعد آپ کو خلافت ملی حضرت شیخ الہند سے آپکا خصوصی تعلق تھا آپ نے دیکر ... عظیم الشان کتبخانہ مطابع کیا جمع کیا اور پیر جھنڈا شاہ میں ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء مدرسہ کی بنیاد رکھی اس مدرسے نے انگریز کے خلاف تحریک آزادی میں حصہ لیا جسکی وجہ سے ۱۳۳۵ھ میں انگریز نے اس مدرسے کو بند کردیا۔ کچھ عرصہ بعد پیر صاحب کے کہنے پر مدرسہ کھولنے کی اجازت دے دی۔ ریشمی خطوط سازش کیس کے سلسلے میں انگریز نے لکھا ہے کہ سید رشد اللہ کٹر وہابی متعصب جنونی اور باغی ہے عبید اللہ سندھی کیساتھ اسکے خصوصی تعلقات ہیں اور رقم مولانا محمود الحسن تک رقم پہنچانے میں شریک رہا ہے دیوبند کے سازشیوں کے ساتھ اسکے قریبی تعلقات ہیں اپنے مریدوں سے جہاد پر بیعت لیتا ہے اور اسکے چھ لاکھ مرید ہیں[۱] مولانا نے تحریک خلافت اور تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا مدرسہ دارالرشاد آپ ہی کا قائم کیا ہوا ہے[۱] ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۲ء میں آپکا انتقال ہوا۔ آپ حیدرآباد دکن کے دائرۃ المعارف کے رکن تھے۔[۲] امیر الدین مہر لکھتے ہیں سندھ میں راشدی خاندان کی دو شاخیں ہیں ایک پیر پگارو جس کا مرکز پیر جو گوٹھ ہے دوسری شاخ پیر رشد اللہ شاہ جھنڈے والے جن کا مرکز پیر جھنڈا نیو سعید آباد ہے آپ کی بڑی خدمات ہیں جسمیں قرآنی خدمات اہمیت رکھتی ہیں[۳]

---

۱ تحریک شیخ الہند انگریز کی زبان میں ریشمی خطوط سازش کیس ص/۸۱ (حصہ ب)
ماہنامہ شریعت سکھر ص/۲۰۹
۲ ایضاً ۳ سہ ماہی فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ء ص/۲۱

تصنیف

تفسیر مفتاح رشد اللہ (سندھی)

امیر محمد الزمان پیر صاحب کے کارناموں کے ساتھ ایک بڑا قابل قدر اہم
کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر
قاضی فتح محمد نظامانی سے سندھی میں لکھوایا اس تفسیر کا نام
تفسیر مفتاح رشد اللہ ہے یہ تین جلدوں میں ہے یہ تفسیر
ایک مرتبہ مخدوم محمد صدیق لونرنگ پوٹھہ نے مطبع
حسینی بندر روڈ بمبئی سے طبع کروائی۔

تفسیر کے آخر میں مؤلف کی طرف سے ایک نوٹ لکھا
گیا ہے جس سے سال تالیف اور اسکی ابتدا کا علم ہوتا ہے
ذات باری شانہ کیلئے ہزارہا حمد ہوں، جس نے اپنی توفیق
اور مہربانی سے پہلے پارے کی تفسیر آج بروز جمعہ نماز جمعہ
ادا کرنے کے بعد جمادی الاولی کے مہینے کی ۱۵ تاریخ سال
۱۳۰۶ھ میں پوری کرائی اور مزید توفیق عطا فرمائیگا جس سے
آگے تفسیر شروع کرونگا۔ اس کی ایک طباعت واشاعت
ایچ ایم سعید کمپنی کراچی سے ۱۹۵۲ء میں ہوئی

یہ تفسیر دینی مضامین، مندرجات اور تفسیری روایات کے
لحاظ سے بہترین تفسیر ہے اس میں تصوف کا رنگ غالب ہے
سندھی زبان کی تفاسیر میں بہترین علمی سرمایہ ہے (۱)
لیکن ماہنامہ شریعت کے مقالہ نگار لکھتے ہیں یہ آپ نے قاضی فتح محمد نظامانی
کے حکم پر چار جلدوں میں مرتب کی لیکن ابھی تک غیر مطبوعہ ہے
بظاہر یہی بات صحیح معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ تفسیر نظامانی کے نام پر نہیں بلکہ
شاہ صاحب کے نام پر ہے (۲)

---

(۱) سہ ماہی فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ء ص
(۲) ماہنامہ شریعت سکھر، ص ۳۰۹

مولانا ناظر حسن دیوبندی

۴/ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ — ۲ جولائی ۱۹۲۳ء

آپ کے والد کا نام شیخ امیر بخش تھا جو نسباً صدیقی مشرباً نقشبندی تھے

ولادت اور نشو و نما دیوبند میں ہوئی دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ سے تحصیل علم کی اور ۱۲۹۶ھ (۱۲۹۵ مشاہیر علماء) میں سند الفراغ حاصل کی (مظاہر العلوم سے) شیخ احمد علی بن لطف اللہ حنفی سہارنپوری کی خدمت میں سہارنپور آ کر حدیث پڑھی پھر چھتاری میں عرصہ دراز تک تدریس کی پھر مدرسہ عالیہ کلکتہ میں بہت عرصہ تک پڑھاتے رہے ۱۳۳۸ھ میں ڈھاکہ کا سفر کیا اور وہاں ڈھاکہ یونیورسٹی میں چند سال تدریس کی پھر مدرسہ عالیہ ڈھاکہ کے پرنسپل مقرر ہوئے اور وہیں وفات ہوئی

وصال: ۴/ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ / جولائی ۱۹۲۳ء میں وفات پائی (۲)

علم حدیث سے آپ کو خصوصی تعلق تھا اہل حدیث حضرات سے بکثرت مباحثے ہوئے

تصانیف

۱ — القرآن والارتقاء (اردو)

۲ — کشف الغطاء عن وجہ الربا (اردو) یہ دراصل علامہ رشید رضا مصری کی تحریر کا جواب ہے جس نے کہا تھا کہ جو سود دگنے سے کم ہو اسکی حرمت قرآن حدیث سے ثابت نہیں آپ نے قرآن کی جملہ آیات سے جملہ کر کے ثابت کیا کہ ہر قسم کا سود حرام ہے — ۵

۳ — الفرقان فی قراءۃ ام القرآن (اردو) ضخیم جلد میں مرتب کی ہے غیر مطبوعہ

---

(۱) مشاہیر علماء میں ۱۲۹۶ھ میں دیوبند سے فراغت کا لکھا ہے حالانکہ ۱۲۹۵ھ سال مظاہر العلوم سے فراغت حاصل کی ہے ج/۱ ص/۴۳۳

(۲) مشاہیر علماء بحوالہ سابق

(۱) علمائے مظاہر العلوم ج/۲ ص/۳۵۵ ص ۲ ایضاً

مولینا سید محمد علی مونگیری -

۱۳/ستمبر ۱۹۲۷ء ۹/ربیع الاول ۱۳۴۶ھ

والد کا نام سید عبدالعلی ابن سید غوث علی تھا کانپور میں
۲۸/ جولائی ۱۸۴۶ء بمطابق ۳/شعبان ۱۲۶۳ھ ۱
ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی درسیات مولینا لطف اللہ ۲
علیگڑھی اور ۱۲۷۷ھ تک تعلیم مفتی عنایت احمد کاکوروی ۲
بانی مدرسہ فیض عام ۔ سے حاصل کی ۱۲۹۳ھ مظاہر العلوم
سہارنپور میں مولانا احمد علی سہارنپوری سے دورہ حدیث
پڑھکر فراغت حاصل کی ۳
مولانا فضل الرحمٰن اور حضرت حاجی امداد اللہ سے نقشبندیہ
اور قادریہ سلسلہ میں خلافت حاصل کی ۴
آپ نے انجمن تہذیب قائم کی تاکہ علماء قدیم اور جدید تعلیما فتہ حضرات
کو قریب کیا جاسکے اور ثقافتی اصلاح ہو ۵
آپ کو قدیم فلسفہ اور منطق سے بہت بعد تھا ۔ ۶
اور حدیث سے انتہائی شغف رکھتے تھے
رد عیسائیت = اس سلسلہ میں آپ نے بہت کام کیا ۷

ص/۲۶ ۳ ص/۱۳ ۱ سیرت مولانا محمد علی مونگیری مصنفہ محمد الحسنی ص/۷ ۲
۲ ص/۲۷ علماء مظاہر العلوم ج/۱ ص/۳۰۹ : ۵ ص/۳۱
۶ ص/۲۶-۲۷
۷ آپکی پہلی تصنیف رد عیسائیت میں مرآۃ الیقین ہے ص/۵۷
دوسری آئینہ اسلام ہے یہ ۱۲۹۷ء میں منشی صفدر علی کے نیاز نامہ کے جواب میں لکھی گئی ہے
ص/۶۰ اسی طرح ترانہ حجازی نغمہ تنبوری کے جواب میں لکھی ہے
۱۳۰۲ھ میں دفع التلبیسات عماد الدین کی تعلیقات کی جواب میں لکھی گئی ہے

رد مرزائیت ۔
مرزا غلام احمد کے قادیانی کے رد میں سو سے زائد کتابیں اور رسائل
تصنیف کئے جن میں سے صرف چالیس آپ کے نام سے شائع ہوئے
بقیہ دوسروں کے نام سے شائع ہوئے ص۱
قیام ندوہ ۔ ندوہ کا اولین تخیل آپ ہی کے ذہن میں آیا اور
۱۸۹۲ء مطابق ۱۳۱۰ھ میں اس تحریک کی بنیاد رکھی ص۲
مدرسہ فیض عام کانپور کے سالانہ اجلاس میں جلسہ دستار بندی کے موقع
پر آئندہ سال ندوہ کے قیام کیلئے جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور اس فیصلہ میں
شیخ الہند مولانا محمود الحسن مولانا اشرف علی تھانوی مولانا خلیل احمد سہارنپوری
مولانا ثناء اللہ امرتسری اور بعض علماء شریک تھے ص۳

ص۱ ص/ ۳۹۱ ۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد نے تحفۃ الندوہ لکھ کر
علماء ندوہ کو مخاطب کیا جسکے جواب میں آپ نے قلمی جہاد کیا ۱۹۱۱ء
بہار میں قادیانیوں کے ساتھ پہلا تاریخی مناظرہ ہوا جسمیں آپکی
طرف سے علمائے دیوبند نے وکالت کی اور فتحیاب ہوگئے
رد قادیانیت کیلئے اپنی خانقاہ میں ایک پریس قائم کیا بعد صبح تہجد
کے وقت بجائے تہجد پڑھنے کے قادیانیوں کے خلاف کتابیں
لکھا کرتے تھے: سب سے مشہور کتاب: فیصلہ آسمانی ہے ص/ ۳۰۸
اسکا انگریزی میں بھی خلاصہ کیا گیا ہے ص/ ۳۱۵ اسکے علاوہ شہادت آسمانی،
چشمہ ہدایت، معیار صداقت، معیار المسیح، حقیقۃ المسیح،
تنزیہ ربانی، آئینہ کمالات مرزا، مرزائی نبوت کا خاتمہ وغیرہ زیادہ
مشہور ہیں۔
ص۲ ص/۱۱۷ ص۳ ص/۱۱۶

ندوہ کا دوسرا اجلاس آئندہ سال منعقد ہوا ص۱

قیام ندوہ کے مقاصد

قیام ندوہ کے دو مقاصد تھے پہلا یہ کہ علماء امور دین کے ساتھ دنیا میں
بھی مہارت رکھیں تاکہ معاش میں خود کفیل ہوں دوسرے یہ ہیکہ
باہمی فروعی اختلافات آپس میں سمجھ کر طے کر لیا کریں ندوہ
کا پہلا جلسہ عام ۲۲/۲۳/۲۴/ اپریل ۱۸۹۴ء میں ہوا
۲۶/ستمبر ۱۸۹۸ء میں بمطابق ۹/ جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ میں تعلیم کا آغاز
ہوا مولانا عبدالحئی کے مطابق ۱۳۱۰ھ میں تعلیم کا آغاز ہوا ص۲
مولانا محمد علی نے دارالعلوم کیلئے ایک نیا نصاب تیار کیا اور علوم
متداولہ میں چھ علوم کا اضافہ کیا (۱) تاریخ (۲) اصول لغت (۳) تجوید
(۴) عروض (۵) سلوک و تہذیب نفس (۶) اسرار احکام : اسکے بعد
فلسفہ جدید اور انگریزی کو نصاب کا حصہ بنائے گئے
مولانا کا قرآنی ذوق بہت اعلی تھا فرماتے تھے نسخ ہوزیادہ بحث نہ کریں اور مفہوم کو قرآن کے
الفاظ سے بیان کرنا چاہئے اور مفہوم ہو جو بلا تاویل ہو مدرسہ میں تجوید کو لازمی قرار دیا گیا ص۳

ص۱ اس اجلاس میں اہل تشیع سے ترک موالات کا اعلان کیا گیا
ص/۱۶۳ ، مولانا احمد رضا خان نے اس ادارے کی عوامی مقبولیت دیکھ کر
شدید مخالفت کی ص/۱۶۵؛ ص/۱۷۰ اور اس ادارے کا نام ندوۃ العلماء کے بجائے
ندوۃ الجہلاء رکھا اور مختلف رسائل لکھے اسمیں ندوہ کو حبنوہ حفوہ
سطوہ اور خدوہ وغیرہ کے نام سے چالیس سے زائد رسائل لکھے
مذکور ص/۱۷۳ اس ادارے کے خلاف مختلف علاقوں سے علماء
سے فتاوی حاصل کر کے دفاہ الکونین اتباع اہالی الحرمین کے نام سے
شائع کروایا ص/۱۷۷ اور تقریباً ندوہ کی مخالفت میں جو رسائل دوسروں
سے لکھوائے انکی تعداد دو سو تک پہنچ جاتی ہے اسمیں سے ایک
کتاب کا نام تھا "آگ لگ جائے اسے بھاڑ میں جائے ندوہ"
پیرنیچر کی ہے یہ شعبدہ بازی : وغیرہ
ص۲ ص/ ۱۹۹
ص۳ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے مذکورہ کتاب ص/ ۲۲۲

دار العلوم ندوہ دراصل اکابرین دیوبند کی کاوشوں کا نتیجہ ہے ص۱
ندوہ کا رکن بننے کیلئے اہم شرط اہلسنت والجماعت ہونا قرار دیا گیا ص۲
مولانا محمد علی مونگیری ۱۳/ ستمبر ۱۹۲۷ بمطابق ۹/ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ
دنیا سے انتقال فرما گئے ندوہ کے بارے میں علماء نے بہت
اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے مولانا ابوالقاسم عرشی نے
ندوہ کی مدح میں کہا

انجمن ندوہ کہ نامش شدہ
رحمت حق حامی کامش شدہ

روم و بوم ہمہ گشتند جمع
صورت پروانہ حوالی شمع

کار مریضاں بہ مسیحا رسید
سلسلہ قطرہ بدریا رسید . ص۲

ص۱ مولانا مشتاق علی اور مولانا یعقوب نانوتوی محدث احمد علی سہارنپوری کے (اور شاہ سلیمان پھلواری)
شاگرد تھے ندوہ کے ابتدائی دور میں انھوں نے ندوہ کیلئے بہت
کام کیا ص/۱۱۸، مولانا اشرف علی تھانوی نے فرمایا دار العلوم
کی تجاویز کلہا صحیح ہے اور مسلمانوں کو اسکی اعانت اور
تائید کرنے کا حکم فرمایا ص/۲۵۲ احمد رضا خان کی مخالفت
کے جواب میں حاجی امداد اللہ نے ایک خط کے ذریعے مسلمانوں کو
ندوہ کی تائید کرنے کا حکم دیا اور دعا کی اللہ اسے حاسدین
کے حسد اور مفسدین کے شر سے محفوظ رکھیں ص/۱۲۸
ندوہ کیلئے زمین حاصل کرنے میں خلیل احمد سہارنپوری نے
بہت کوشش کی مفتی عبداللطیف جو کہ احمد حسن کانپوری دیوبندی
کے شاگرد تھے ندوہ کے پہلے مفتی بنائے گئے دار العلوم کے پہلے
مہتمم اور مدرس ایک دیوبندی عالم تھے ص/ ۲۰۱ خلیل احمد سہارنپوری
ندوہ کے ساتویں اجلاس میں ندوہ کے مہتمم بنائے گئے ص/۲۱۰
ندوہ کے چھٹے اجلاس کی صدارت حاجی امداد اللہ اور احمد حسن کانپوری
نے کی ص/۲۱۱
ص۲ ص/۱۸۵

مولانا عبد الجبار عمر پوری کہتے ہیں مولانا محمد علی کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے۔

الله يبقيها ويعصم عزها
ويزيد فيها حيرة العقلاء
وادام عظمتها وضاعف نورها
واقامها في رونق وبهاء
واعز ناظمها الجليل بفضله
واراحه من كربة وعناء
واطال مدة عمره وحياته
عافاه في الدنيا ودار بقاء

شاہ محمد سلیمان نے کہا۔

الا يا ندوة العلماء طرًا
لنا من شأنك العجب العجاب
لانك قد دعوت المسلمينا
لنشر العلم فيهم فاستجابوا

مولانا عبد الجبار جبلپوری نے یوں ندوہ کو خراج تحسین پیش کیا

اهلا وسهلا ندوة العلماء
قد كانت آية رحمة الرحمٰن

تصانیف

(۱) تکمیل الادیان باحکام القرآن (اردو) ملقب بہ آئینہ اسلام[۱]
یہ مولانا کی دوسری تصنیف ہے جو حیدرآباد کے زمانہ
قیام میں ۱۲۹۷ھ میں تصنیف ہوئی۔ اور ۱۳۰۱ھ میں طبع ہوئی
۱۳۳۲ھ میں مطبع رحمانی مونگیر سے بھی شائع ہوئی ۸۰/ص یہ دراصل منشی صفدر علی کے نیازنامہ کا جواب ہے

---

۱ علمائے مظاہر العلوم ج/۲ ص/ ۳۳

(۲) مباحث البرہان یہ قرآن کے کلام الٰہی ہونے پر تصنیف فرمائی (اردو)

(۳) ابراہین قاطعہ یہ بھی اسی موضوع پر ہے ۱؎ (اردو)

(۴) پیغام محمدی بنگلہ اور انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکی ہے

یہ کتاب صفدر علی کے نیاز نامہ کے جواب میں اور پادری ٹھاکر کی عدم ضرورۃ قرآن کے جواب میں آپ نے تصنیف فرمائی۔

محمد شاہد سہارنپوری لکھتے ہیں یہ کتاب دو جلدوں میں ہے شروع میں ایک مفصل مقدمہ ہے جس میں اجمالی طور سے نیاز نامہ کا جواب دیا ہے ۱۳۳۱ھ میں کتاب دلی پرنٹنگ ورکس دہلی سے طبع ہوئی ہے ۲؎

(۵) البرہان لحفاظۃ القرآن (اردو) پادریوں کے اعتراضات کے جوابات دئے ہیں کہ ایک حرف بھی قرآن میں تبدیل نہیں ہوا ہے یہ چھپنے کے لئے تحفہ محمدیہ کے پریس میں چھپنے کو لگ گیا اور وہیں نسخہ ضائع ہو گیا چھپنے کی نوبت نہیں آئی ۳؎

(۶) مکاتیب محمدیہ (اردو) حصہ اول۔ اس مجموعہ میں تین خطوط ہیں پہلے مکتوب میں قرآن کے جمع و ترتیب کے متعلق نہایت محققانہ مضامین ہیں ۴؎

(۷) تاریخ القرآن (اردو)

یہ تاریخ قرآن پر لکھی گئی مگر معلوم نہیں ہو سکا کہ طبع ہوئی ہے یا نہیں

۱؎ سیرت مولانا محمد علی مونگیری
۲؎ ایضاً ص ~~۲۲~~ امر علماء مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۳۱۴
۳؎ علماء مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۳۱۴ ۴؎ ایضاً ص ۳۱۵
۵؎ ایضاً ص ۳۱۶

مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی دیوبندی

۱۷ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ
یکم دسمبر ۱۹۲۸ء

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب دیوبندی ۱۹۲۷ رحمۃ اللہ علیہ
اگر ایک فرد میں جماعت محفوظ ہونے کا مقولہ صحیح ہے
اور ایک شخص صداقت، امانت، جرأت، عزیمت اور
تمام اخلاقی قدروں کا مرقع ہو سکتا ہے تو حضرت
مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کو ایسے لوگوں میں شمار کرنا
مبالغہ آرائی اور کذب بیانی نہ ہوگا
آپ ۱۲۷۵ھ میں دیوبند میں پیدا ہوئے ۱۲۸۴ھ میں تربیت کیلئے
مادر علمی دارالعلوم میں داخل کئے گئے ۱۲۸۸ھ میں حافظ قرآن
اور ۱۲۹۵ھ میں عربی درجات کی تکمیل کر کے سند فراغت پائی
۱۳۰۹ میں مجلس شوریٰ نے نائب مہتمم کیلئے آپ کا انتخاب
کیا ایک سال کے بعد دارالعلوم کے مفتی و مدرس بنا دئے گئے
۱۳۰۵ھ میں حج و زیارت کی غرض سے حجاز مقدس تشریف لے گئے
دو سال بعد ۱۳۰۷ھ میں واپس ہوئی عمر عزیز کے آخری اوقات
فتوی نویسی کی نذر ہوئے اس لئے تصنیف و تالیف کا موقع بہت کم ملا
آپکی تصنیفات میں صرف ترجمہ جلالین اور حاشیہ میزان البلاغہ کا
پتہ چلتا ہے دونوں کتابیں اپنی اپنی جگہ پر کافی اہم ہیں
۱۳۴۶ھ میں شاہ صاحب علیہ الرحمہ سے مستعفی ہونے کے بعد آپ نے بھی
دارالعلوم کو خیر باد کہہ دیا اور ڈابھیل چلے گئے کچھ ہی دنوں بعد
۱۷ / جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ کی شب راہی ملک عدم ہوئے۔

تصانیف

ترجمہ جلالین (اردو) غیر مطبوعہ
یہ جلالین کا مکمل ترجمہ بقول مولانا عبد الرشید نعمانی صاحب آپ کے صاحبزادے
مولانا عتیق الرحمٰن عثمانی کے پاس محفوظ ہے۔

---

۱ فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص/۶۶-۶۷ آپ نے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کا بھی کچھ حصہ مرتب کیا اسکی ۱۳ جلدیں مطبوعہ ہیں باقی غیر مطبوعہ اسمیں بیشتر فتاوی صرف آپ کی کاوش کا ثمرہ ہیں

مولانا تاج محمود امروٹی

م ۵/نومبر ۱۹۲۹ء ۲/جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ

مولانا کی ولادت کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہے اندازاً
انیسویں صدی میں ۱۸۵۹ء بمطابق ۱۲۷۶ھ میں ہوئی
آپکے والد سید عبدالقادر ظاہرہ تھے نسب کے اعتبار سے
آپ سید ہیں ابتدائی تعلیم اپنے والد اور مولانا عبدالقادر
پنھوار اور ملا بخش سے حاصل کی سلسلے بیعت حافظ
محمد صدیق بھرچونڈی سے قائم کرکے خلافت حاصل کی
۱۸۸۷ء بمطابق ۱۳۰۵ھ میں مولانا عبیداللہ سندھی
سے روابط قائم ہوئے آپ مسلمانوں کی نجات دینی
تعلیم کے حصول میں سمجھتے تھے اسلئے آپ نے ایک دینی
مدرسہ قائم کیا اور اسکے نصاب میں تفسیر و حدیث
فقہ اور شاہ ولی اللہ کی کتابوں کو شامل کیا اس وقت
سندھ میں نشر و اشاعت کے تمام ذرائع پر غیر مسلموں کا
قبضہ تھا مولانا عبیداللہ سندھی کے مشورہ سے
"محمود المطابع" کے نام سے ایک پریس قائم کیا جس میں
سندھی زبان میں مختلف کتب شائع ہوئیں اور
"ہدایت الاخوان" کے نام سے سندھی ماہوار
رسالہ جاری کیا ۱۹۱۲ء بمطابق ۱۳۱۲ھ میں
حضرت شیخ الہند کے حکم پر آزادی ہند کی تحریک
چلائی امروٹ شریف تحریک کا سندھ اور
بلوچستان سے مرکز تھا اس تحریک کو ریشمی رومال
تحریک کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے ۱۹۱۹ء
بمطابق ۱۳۳۷ھ میں آل انڈیا خلافت کمیٹی قائم کی

ا ماہنامہ شریعت ص/۱۰۰

میں سندھ میں جلسے منعقد کرائے، اسکے علاوہ ہجرت تحریک
میں بھی حصہ لیا ۱۹۲۰ء میں عبداللہ ہارون
اور شیخ عبدالمجید سندھی کے ساتھ ملکر
اخبار الوحید کراچی سے جاری کیا جس نے تحریک
خلافت میں نمایاں کردار ادا کیا اسکے علاوہ برطانیہ کے
خلاف تحریک ترک موالات میں حصہ لیا آپ نے
فتوی دیا جو ترک قیدی حوالات میں بند ہوں انھیں
آزاد کرانا فرض ہے حکومت نے سکھر بیراج کی مسجد جسکو
انگریز گرانا چاہتا تھا اسکو بچانے کیلئے زبردست جہاد
شروع کیا اور فرمایا جسطرح مسلمان کے اوپر اپنی جان
اپنا مال اپنی اولاد کی حفاظت فرض ہے اسیطرح
مسجد کی حفاظت بھی فرض ہے اور بطور خاص اس
تحریک کو پھیلانے کیلئے ایک خاص رسالہ "پیغام" کا جاری کیا
اور اس رسالہ کا (حفاظت مساجد نمبر) شائع کیا آپکی
جدوجہد کے نتیجے میں انگریز کو اپنے ارادے بدلنے پڑے
آپنے ساری زندگی انگریزوں کے خلاف جدوجہد کی جنود ربانیہ کی فہرست میں
لیفٹننٹ جنرل آپکا عہدہ تھا۔ مسلمانوں کو شرک و بدعت سے بچایا اور توحید
کی تبلیغ کی آپ کے ہاتھ پر ہزاروں ہندوؤں نے اسلام
قبول کیا آپکا انتقال ۵ نومبر ۱۹۲۹ء مطابق
۲ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ میں ہوا۔ آپ سندھی زبان کے
بہترین شاعر اور نثر نگار تھے

نمونہ شاعری۔

کتاب مستطاب فیض عالم - بذکر نسب آن سردار آدم -
تعالی اللہ چہ زیبا این خیابست - دل عشاق را زان بس کشائیست
ز تصنیف لطیف شیخ عزجام - محمد ہاشم مخدوم آنام
بطبع فیض عثمانی مکرم - طبع گردید این نسب منظم -
چو این مسکین رسال طبع آن جست - خرد از تعریش خود بیرون ز دل رفت
بیا) آورد تاریخ این شد نسب مکتوب - ہمیشہ باد از دل ہائے مرغوب
۱۳۰۳

---

(۱) خطوط سازش کیس حصہ ب، ص/۹۰
جمعیت علماء ہند ج/۱ ص/۱۳ مولانا کا نام تاج محمد لکھا ہے جو کہ صحیح ہے
ماہنامہ شریعت ص/۱۰۰
تعارف قرآن، ص ۳۲۱ تا ۳۲۷

تصنیفی خدمات

مولانا نے جب قرآن مجید کے ترجمہ کا ارادہ کیا تو پہلے
تفاسیر کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا پھر سندھ میں مستقل
درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا آپ کے حلقہ درس میں
اس دور کے بڑے بڑے علماء شریک ہوتے تھے۔
مثلاً، مولانا عبیداللہ سندھی مولانا احمد علی لاہوری مولانا حماد اللہ ھالیجوی
مولانا عبدالوھاب کلاچی مولانا عبداللہ کھڈھر والے
اور مولانا عبدالقادر دین پوری وغیرہ
نیز مرحوم کی خدمت میں منشی عبدالخالق شعار لبھ ری
اکثر رہتے تھے جو سندھی ادب کے بڑے ادیب تھے
اس علاقے کے بعض بزرگوں سے معلوم ہوا کہ مولانا ترجمہ کرکے
علماء اور ادباء کے سامنے توثیق کیلئے پیش کرتے تھے
اس طرح اس دور کے علماء سے ترجمے کی توثیق ہوجاتی تھی
اس ترجمہ کی ابتداء ۱۳۱۲ھ میں ہوئی اور تین سالوں میں
پائیہ تکمیل کو پہنچا۔
یہ نہایت با محاورہ فصاحت بلاغت
اور ادبی چاشنی سے بھرپور ترجمہ ہے جس طرح
شاہ ولی اللہ کا فارسی ترجمہ اعجاز کا درجہ رکھتا ہے
اسی طرح یہ ترجمہ بھی ہے
مولانا کی زندگی میں یہ ترجمہ پہلی مرتبہ ، الحق پریس ،
سکھر سے ٹائپ میں متن قرآن کے بغیر تین حصوں
(دس دس پاروں) میں ایتوں کے نمبروں کے ساتھ شائع ہوا
جو نہایت عمدہ کاغذ پر دلکش تھا۔ چونکہ اس دور
کے علماء نے بغیر متن کے ترجمے شائع کرنے پر اعتراض
کیا تھا۔ لہذا اس کے بعد والا ایڈیشن متن کے ساتھ شائع ہوا۔[1]

---

[1] سہ ماہی فکر ونظر جنوری تا مارچ ۱۹۸۹ء مطابق ربیع الثانی جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ص/
مقدمہ تفسیر ھاشمی ص/۱۵

اس کے بعد یہ ترجمہ متن کے ساتھ متعدد مرتبہ
مولینا احمد علی کی کوشش سے طبع ہو کر خاص و عام تک
پہنچتا رہا ہے
یہ ترجمہ اتنا مقبول عام ہوا کہ اس کے بعد جس عالم نے
بھی قرآن مجید کا ترجمہ لکھا تو اسے پیش نظر رکھا اور اپنا
رہنما بنایا
اس کا ایک نسخہ
تاج کمپنی کراچی سے بہترین کتابت کے ساتھ
۱۳۹۲ھ میں شائع ہوا تھا
آخر میں سورتوں اور مضامین قرآن کی مختصر فہرست دی گئی ہے
تاج کمپنی نے مختلف سائزوں میں اس کے متعدد
ایڈیشن شائع کئے ہیں میرے پیش نظر یہ ایڈیشن ہے

رفیع الشان مترجم
قرآن عظیم (سندھی ترجمہ)
مترجم شیخ المشائخ قطب الاقطاب حضرت مولینا
و سیدنا تاج محمود امروٹی شاہ صاحب
تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی: طبع شدہ تاج آرٹ پریس کراچی ۱۹۸۸ء
عمدہ کمپیوٹنگ کلر کے اعلیٰ پیپر میں ۱۰×۶ سائز ۳۲۸ ص
آخر میں سندھی میں وقفوں پر اور قرآن کے پڑھنے کی فضیلت
اس کے علاوہ قرآن کے مضامین کی مختصر فہرست ملحق ہے۲

۲ ـــ قصہ یوسف منظوم (سندھی) مطبوعہ

---

۱ سہ ماہی فکر و نظر جنوری تا مارچ ۱۹۸۹ء مطابق ربیع الثانی تا
جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ص ۸
تعارف قرآن ص/۳۳۱
Commentators. p. 562

۲ رفیع الشان معروف قرآن عظیم

مولانا انور شاہ کشمیری

۳ مئی ۱۹۳۳ء ۲/صفر ۱۳۵۲ھ

آپ کے بڑے صاحبزادے جناب ازہر شاہ صاحب لکھتے ہیں مولانا کشمیر میں پیدا ہوئے (۱) تاریخ پیدائش ۱۲۹۲ھ صحیح ہے (۲) ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کی ہے (۳) ۱۳۰۷ھ میں دیوبند آ کے چار سال تعلیم حاصل کر کے فراغت حاصل کی خود فرماتے ہیں میں پندرہ سال کی عمر میں فتاوی دینے لگا تھا (۴) ۴۴/سال کی عمر میں آپ کی شادی ہوئی ۱۳۴۵ھ میں دیوبند سے ڈھابیل چلے گئے (۵) علامہ اقبال کو زندگی کے آخری حصہ میں جو شغف پیدا ہوا یہ آپ کی مساعی کا نتیجہ تھا (۶) آپ کے حافظہ کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ جس کتاب کو پڑھ لیا کتاب تو کیا اسکی سطر بھی ذہن میں محفوظ رہتی تھی آپ کو چلتا پھرتا کتب خانہ کہا جاتا تھا مسئلہ قادیانیت میں علماء کے سرخیل تھے بہاولپور کے تاریخی مقدمہ میں آپ نے رد قادیانیت پر عمدہ دلائل پیش کئے (۷) مولانا سعید اکبر آبادی لکھتے ہیں مولانا اپنے عربی و فارسی کے ذوق کو محفوظ رکھنے کے لئے عربی و فارسی میں لکھتے تھے لیکن آخر میں فرمایا کرتے تھے کہ اب مجھے افسوس ہے ہندوستان میں اب دین کی خدمت و دفاع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اردو زبان میں مہارت حاصل کی جائے (۸)

---

(۱) حیات انور ص/۱ پر ۲۷/شوال ۱۲۹۳ھ لکھی ہے جو کہ بالکل غلط ہے مزید دیکھئے نقش دوام از نفحة العنبر
(۲) بیس بڑے مسلمان ص/۳۷۰ (۳) مولانا انور شاہ کشمیری حیات اور علمی کارنامے ص/۴۰
(۴) حیات انور ص/۶ بیس بڑے مسلمان ص/۳۷۱ تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/۷۲
فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۸۲
(۵) حیات انور ص/۷ مشاہیر علماء ج/۲ (۶) حیات انور اور اقبال اور علماء
پاک وہند ص/۲۴۴ اکابر علماء دیوبند ص/۸۳
(۷) مقدمہ بہاولپور تین جلدیں مطبوعہ
(۸) حیات انور ص/۱۴۳ نزہۃ الخواطر ج/۸ ص/۸۰ مشاہیر علماء دارالعلوم
دیوبند ص/۵۲ مولانا انور شاہ کشمیری کے علوم و معارف محمد اقبال قریشی ص/۲۰ مطبوعہ ادارہ اشاعت
علماء دیوبند اور اردو ادب ص/۸۶

مولانا انور شاہ کشمیری نے فروغ حدیث اور تحقیق رجال پر عمدہ کام کئے لیکن قرآنی ذوق ہمیشہ محفوظ رہا قرآنی مشکل آیات کو حل کرنا انکے مفاہیم کو پیش کرنا آپ کے خصوصی شغف قرآنی کو نمایاں کرتا ہے[۳] موصوف ۲/صفر ۱۳۵۲ھ کو یہ سورج دیوبند میں غروب ہوگیا[۲]

تصانیف

(۱) عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام او حیاۃ المسیح بمتن القرآن و متواتر الحدیث ۲۲۴/ص (عربی) مطبوعہ مجلس علمی کراچی ۱۳۸۲ھ

(۲) تحیۃ الاسلام (قرآن میں موت کے الفاظ پر جابجا بیشتر ضمنا بحث ہے) (عربی) مطبوعہ مدینہ پریس بجنور

(۳) عملیات کشمیری معروف بہ گنج اسرار مترجمہ مظفر الحسن قاسمی اسمیں قرآنی آیات سے وظائف بیان کئے ہیں ۱۱۸/ص مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی

(۴) المقدمۃ فی القوانین الترجمہ اسمیں ترجمہ فن پر مستقل بحث کی ہے[۳]

(۵) اکفار الملحدین (عربی) ۱۲۸/ص مطبوعہ ۱۳۸۸ھ مجلس علمی کراچی مسئلہ تکفیر آیت ان الذین یلحدون فی آیاتنا کی روشنی میں کیا ہے۔

(۶) خاتم النبیین (فارسی) ۹۶/ص ۱۳۵۳ھ مجلس علمی کراچی یہ آیت ما کان محمد کی عمدہ تفسیر ہے[۴]

(۷) [illegible] رسالہ فی مسئلہ الذبیحہ فی مسئلۃ ما اہل بہ لغیر اللہ غیر مطبوعہ[۵]

اسی طرح مزید کچھ رسائل قرآنیات پر تصنیف فرمائے

---

۱ یادِ رفتگاں مصنفہ ندوی ص/۱۲۶ نفحۃ العنبر اور نقش دوام ص/۲۹۸ و مولانا انور شاہ مقالہ P.H.D ص/۱۲۷ علماء حق مصنفہ محمد میاں

۲ ماہنامہ تجلی دیوبند ص/۱۹۶ حیات انور ص/۶ تاریخ دار العلوم دیوبند ص/۲/۲۰

۳ مولانا حفظ الرحمن نے اسکا ترجمہ کیا مبرہان نومبر ۱۱۲۵ھ میں شائع ہوا لیکن سندھی ترجمہ الرحیم میں چھپا لیکن بقول غلام مصطفیٰ قاسمی یہ مقدمہ فتح الرحمن کے آغاز میں چھپے ہوئے مقدمہ سے الگ ہے دیکھیے الرحیم اکتوبر ۱۹۶۶ھ ص/۲ مولانا انور شاہ مقالہ P.H.D ص/۲۲۶

۵ نفحۃ العنبر ص/۱۴۲

مشکلات القرآن (عربی) مولانا ثناء الہدیٰ صاحب لکھتے ہیں مولانا انور شاہ کشمیری کی

تصنیفات میں مشکلات القرآن بھی ہے جس میں آپ نے ان تمام آیتوں کی تفسیر
کردی ہے جو علماء کے نزدیک مشکل اور اصعب سمجھے جاتے ہیں
اور جن گہرائیوں تک علوم قرآنیہ کے اکثر غواص پہونچنے
سے قاصر رہ گئے ہیں کتاب کی زبان عربی ہے۔
لیکن کہیں کہیں بعض مسائل فارسی میں بھی ذکر کئے گئے ہیں
تفصیل طلب یا توضیح کی تشریح مولانا سید محمد احمد رضا بجنوری
نے حواشی میں کردی ہیں
کتاب کی ترتیب بھی مولانا سید محمد احمد رضا بجنوری نے دی ہے
ڈاکٹر سالم صاحب قدوائی نے مولانا محمد یوسف بنوری رحم
کا نام دیکھ کر انہیں مرتب لکھ دیا ہے حالانکہ مولانا موصوف
کا صرف مقدمہ ہے جو یتیمۃ البیان کے نام سے شامل
کتاب ہے یہ مقدمہ ۱۳۲/ صفحات پر پھیلا ہوا ہے
جس میں مولانا نے مصنف کتاب کے حالات، علوم قرآنی
رموز، تفسیری قواعد وضوابط کو باتفصیل بیان کیا ہے
قرآن حکیم کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے کتاب کافی
اہم ہے اہل علم اور مفسرین کیلئے اسکا مطالعہ نہایت ضروری ہے
مولانا ازہر شاہ قیصر ابن مصنف علام کے خیال کے مطابق
اس کا دوسرا حصہ غیر مطبوعہ شکل میں مجلس علمی کراچی
کے پاس موجود ہے جو اس کے ناقدر شناس
ذمہ داروں کی سرد مہری کا شکار ہے کاش کوئی اور
ادارے کی جدوجہد سے یہ قیمتی ذخیرہ منظر عام پر آجاتا۔[۱]

---

[۱] فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص/ ۸۷

سید ممتاز علی دیوبندی۔
م ۱۵/جون ۱۹۳۵ء ۱۳/ربیع الاول ۱۳۵۴ھ
مولینا سید ممتاز علی بن سید ذوالفقار علی۔
۲۰/ستمبر ۱۸۶۰ء /۲۲ ربیع الاوّل ۱۲۷۸ھ کو برصغیر
کے معروف علمی مرکز دیوبند میں پیدا ہوئے وہ حضرت
امام رضا کی اولاد میں سے تھے ان کے جدِ اعلیٰ اورنگ زیب
عالمگیر کے زمانے (۱۰۶۸ھ/۱۶۵۸ء تا ۱۱۱۸ھ/۱۷۰۷ء) میں
بخارا سے ضلع انبالہ میں آباد ہوئے
کچھ عرصہ بعد دیوبند کو وطن بنالیا۔
سید ممتاز علی نے تعلیم کے ابتدائی مراحل دیوبند میں طے کئے
مولینا محمد قاسم نانوتوی (م۱۲۹۷ھ) سے استفادہ کیا تھا
شیخ الہند مولینا محمود الحسن (م۱۳۳۹ھ) کے ہم درس تھے
۱۸۷۶ء/۱۲۹۳ھ میں لاہور آئے۔
گورنمنٹ ہائی سکول اور گورنمنٹ کالج میں جدید
تعلیم حاصل کی۔
۱۸۸۴ء/۲-۱۳۰۱ھ میں کیننگ کالج سے بی اے
کا امتحان دیا مگر کامیاب نہ ہو سکے
اور اسی سال پنجاب چیف کورٹ میں بطور مترجم
ملازم ہو گئے سات سال بعد ملازمت سے استعفیٰ
دے دیا اور ہمہ تن تصنیف واشاعت کتب میں
مصروف ہو گئے۔
آغاز
۱۸۹۸ء/۱۳۱۵ھ میں رفاہ عام پریس کے نام
سے ایک مطبع قائم کیا اور ایک اشاعتی ادارے
دار الاشاعت پنجاب۔ لاہور کی بنیاد رکھی اس ادارے
نے اردو ادب اور علم کی گراں بہا خدمات انجام دی ہیں
دار الاشاعت پنجاب کے زیر اہتمام مفید جرائد جاری رہے (۱)

---

(۱) تذکرہ علماء پنجاب ج۲/ ص/۷۵۲

"تہذیب النسواں"

مولانا ممتاز علی نے خواتین کیلئے رسالہ ہفت روزہ
تہذیب النسواں جاری کیا
مدیرہ انکی اہلیہ محمدی بیگم تھیں۔
اولین شمارہ یکم جولائی ۱۸۹۸ء / ۱۱ صفر ۱۳۱۶ھ کو
شائع ہوا ۱۹۲۸ء / ۲۷ ج - ۱۳۲۶ھ میں اسکا ماہوار
ایڈیشن بھی چھپنے لگا۔
محمدی بیگم ۲ نومبر ۱۹۰۸ء / ۷ شوال ۱۳۲۶ھ کو فوت
ہوئیں تو پرچہ مولانا ممتاز علی کی صاحبزادی وحیدہ بیگم
کی ادارت میں چھپنے لگا
ان کی رحلت کے بعد مولانا کی بہو (اہلیہ سید حمید علی)
آصف جہاں نے ادارت کی حتیٰ کہ رسالہ بند ہوگیا۔
بچوں کا اخبار: پھول - ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۹ء / ۲۸ شعبان ۱۳۲۷ھ
کو جاری ہوا۔
۱۹۵۷ء / ۷۷-۱۳۷۶ھ تک پورے اڑتالیس برس باقاعدگی سے
ساتھ ہر ہفتے شائع ہوتا رہا۔
پھول کی پہلی مدیرہ بنت نذر الباقر تھیں۔ ان کے بعد مولانا
ممتاز علی نے خود فرائض ادارت انجام دیئے
پندرہ روزہ، تالیف واشاعت ۱۹۰۳ء / ۲۱ - ۱۳۲۰ھ میں جاری ہوا
اس کے مقاصد میں اعلیٰ درجے کی مطبوعات پر تنقید وتبصرہ شامل تھا
مولانا سید ممتاز علی عربی زبان کے فاضل، فارسی ادب
میں کامل اور انگریزی زبان کے اعلیٰ مترجم تھے
اردو صحافت کی تاریخ میں انکا نام ہمیشہ یاد رہیگا
مولانا سید ممتاز علی مسلم یونیورسٹی کورٹ علی گڑھ اور
پنجاب یونیورسٹی سینٹ کے سالہا سال رکن رہے
حکومت ہند نے ۱۹۳۲ء / ۱۳۵۳ھ میں انہیں
شمس العلماء کا خطاب دیا
۱۵ جون ۱۹۳۵ء / ۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ کو وفات پائی
اور حسب وصیت دیو بند میں دفنائے گئے۔

ماخذ تذکرہ علماء پنجاب ج/۲ ص/ ۷۵۲

تصنیف ۱

۱ — تفصیل البیان فی مقاصد القرآن (اردو) دو جلد
قرآن مجید کی آیات موضوعات کے اعتبار
سے ترجمہ کے ساتھ یکجا کی ہیں
کتاب سات حصوں پر مشتمل ہے جو الگ الگ
طبع ہوئے۔ میرے پیش نظر جو نسخہ ہے وہ دہلی سے دو جلدوں میں طبع شدہ ہے
۲ — تذکرہ الانبیاء (اردو) — انبیاء علیہم السلام کے قصص پر مشتمل ہے ۲

---

۱ آپ کی دیگر تصانیف میں ① حقوق نسواں ② ثبوت واجب الوجود
③ شیخ حسن ④ ترجمہ زاد المعاد ⑤ خزینۃ الاسرار ⑥ خیر المقال
⑦ ترجمہ المنقذ من الضلال از امام غزالی ⑧ رد الملاحدہ ⑨ اربعین
⑩ ولادت مسیح ⑪ فارسی آموز ⑫ اس کے علاوہ پرائمری اور مڈل
کے طلبہ کے لیے اردو، نصابی کتابیں بھی مرتب کی تھیں —

۲ تذکرہ علماء پنجاب ج/۲ ص/۵۴۷
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/۴۲۰۴ قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۹۸
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۲۵۴ اسکو تراجم کی فہرست میں غلط جمع کیا گیا ہے —

فتح الدین اذ بر

م ۱۲/ جنوری ۱۹۳۶ء ۱۶/ شوال ۱۳۵۶ھ

مولینا فتح الدین اذ بر بن حکیم میاں غلام محمد ۱۲۱۱ھ/ ۱۸۲۲ء

میں خوشاب ضلع سرگودھا میں متولد ہوئے

وہ صحابی رسول حضرت اسید بن حضیر کی اولاد میں سے تھے

خوشاب میں ابتدائی تعلیم حاصل کی پنجاب یونیورسٹی سے منشی

فاضل کا امتحان پاس کیا مسجد موراں لاہور میں دینی تعلیم

حاصل کی آخر میں حیدرآباد (دکن) جاکر مولینا انوار الحق کے

سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور سند الفراغ حاصل کی

مولینا فتح الدین اذ بر طب میں کامل دستگاہ رکھتے تھے

میر عثمان علی خان نظام حیدرآباد کے ابتدائی دور میں شاہی

طبیب اور قاضی القضاۃ تھے دس سال ان مناصب جلیلہ پر

فائز رہے۔ مولانا فتح الدین سے بیشمار لوگوں نے استفادہ کیا جنمیں مولانا غلام مرشد شاہی مسجد لاہور کے خطیب بھی ہیں

۱۶/ شوال ۱۳۵۶ھ/ ۱۲/ جنوری ۱۹۳۶ء کو فوت ہوئے

مسجد حافظ خان محمد کے شمالی جانب آرام گاہ ہے [2]

تصنیف

(۱)۔ مقدمہ تفسیر روح القرآن (اردو) (مطبوعہ امرتسر ۱۳۲۳ھ)

(۲)۔ تفسیر روح القرآن فی تشریح آیات القرآن (اردو) (مطبوعہ حیدرآباد) [3]

۱۔ جوہر تقویم کے مطابق

۲۔ موصوف کی مزید گیارہ کتابیں فقہ وادب پر ہیں

۳۔ تذکرہ علماء پنجاب ج/۲ ص/ ۵۳۲

مفتی محمد یار خلیق -
م ۲۲/جون ۱۹۳۷ء ۱۲/ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

مولانا مفتی محمد یار خلیق موضع جوڑہ کلاں ضلع شاہ پور میں
۱۸۲۵ء/۲۴ - ۱۲۴۰ھ میں پیدا ہوئے وہ ایک زمیندار
خاندان کے چشم و چراغ تھے
مدرسہ علوم شرعیہ بیربل شریف سے علوم مروجہ کی
تکمیل کی۔ مولانا غلام محمد گھوٹوی کے زمانے میں شاہی مسجد
لاہور کے نائب خطیب مقرر ہوئے بعد میں
۱۸۸۸ء میں سنہری مسجد کے خطیب ہو گئے مسلسل اڑتالیس
سال خطابت کے فرائض انجام دے کر ۱۶/دسمبر ۱۹۳۱ء
/۵ شعبان ۱۳۵۰ھ کو سبکدوش ہوئے
ایک سو بارہ برس کی طویل عمر پا کر ۲۲/جون ۱۹۳۷ء/
۱۲/ربیع الآخر ۱۳۵۶ھ کو اچھرہ (لاہور) میں وفات
پائی مزار اچھرہ موڑ کے قریب ہے۔
مفتی مرحوم بلند پایہ شاعر تھے۔ عربی، فارسی اور اردو میں
مشق سخن کرتے تھے۔
مذہبا حنفی نقشبندی تھے۔

تصنیف

تفسیر قرآن مجید (اردو) چند اجزا شائع ہو سکے ہیں [۱]

---

۱ تذکرہ علماء پنجاب ج/۲ ص/۷۲۴

مولینا ابوالکلام صاحب بستوی

۱۳۵۶ھ ۱۹۳۷-۳۸ء

آپ کے والد ماجد کا نام جناب حکیم مرتضیٰ حسین صاحب ہے ۱۳۵۶ھ میں آپ کی پیدائش مقام پولی ضلع بستی یوپی میں ہوئی۔

مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ میں درس نظامی کی کتابیں موقوف علیہ تک پڑھیں ۱۳۷۸ھ میں جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں داخلہ لیا۔ ۱۳۷۹ھ میں دورہ حدیث پڑھکر سند الفراغ حاصل کی حضرت شیخ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے فن قرآت و تجوید قاری محمد سلیمان صاحب سے پڑھیں

آج کل مدرسہ عربیہ بستان العلوم میں استاذ ہیں۔

تصنیف

بستان التجوید (اردو)

فن قرآت میں آپ کی کتاب بستان التجوید ہے جس میں آپ نے سہل انداز میں اس فن کے اصول جمع کئے ہیں۔

مولانا عاشق الٰہی میرٹھی

۲۵/اگست ۱۹۴۱ء ۱/شعبان ۱۳۶۰ھ

عاشق الٰہی بن یاد الٰہی بن رحم الٰہی ۵ رجب ۱۲۹۸ھ/
۳/جون ۱۸۸۱ء بروز جمعہ پیدا ہوئے
۱۳۰۲ھ قرآن پاک ناظرہ اور کچھ کتابیں پڑھیں۔ ۱۳۰۵ھ
میں عربی شروع کی
ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ میں مولوی فاضل کا امتحان اعلیٰ نمبر سے
پاس کیا۔ ۲۶/محرم ۱۳۱۷ھ کو ندوہ میں بطور مدرس دوم
آپ کا تقرر ہوا۔
ذی قعدہ ۱۳۲۲ھ کو پانچویں دفعہ حج کیا ۱۳۲۸ھ میں چھٹی دفعہ حج کیا
وصال - یکم شعبان ۱۳۶۰ھ/۲۵/اگست ۱۹۴۱ء دوشنبہ کی صبح
کو چھ بجے وصال ہوا

تصنیف

ترجمہ قرآن سب سے اول قرآن مجید کا سلیس اردو میں ترجمہ کیا اور ۱۳۱۹ھ
میں خوبصورت حمائل اسکو طبع کرایا ۱۳۲۰ھ میں اسکا دوسرا ایڈیشن
طبع کرایا۔ ح۱ شیخ الہند دیوبندی ترجمہ پر نظر ثانی کی ہے۔

ح۱ الرشید دیوبند نمبر ص/۵۸۰ جائزہ تراجم قرآنی ص/۴۲
قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۵۶۰ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۱۱
مشاہیر علماء ج/۲ ص/۲۴۲
اردو میں تفسیری ادب ص/۱۱۵ قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۱۰ اردو ص/۲۵۹
تاریخ قرآن ص/۲۲۷ - C.H.Q..P.570

ترجمہ اور اس کے فوائد (دونوں) تحریر کئے ہیں جو کئی بار
شائع ہو چکے ہیں۔

اس ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ایک ایک لفظ حضرت مولانا محمود الحسن قدس سرہ کی نظر سے گذرا ہے اور اس کے فوائد و حواشی میں مؤلف علام نے بہت سی مستند تفاسیر کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ آپ نے ایک عظیم کارنامہ یہ سر انجام دیا ہے کہ قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر (مولد حضرت شاہ ولی اللہ محدث موصوف؛ حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم) تشریف لے گئے اور وہاں سے جناب منشی فرحت اللہ صاحب سے خاندان ولی اللہ کا ایک قلمی نسخہ حاصل کیا مولانا عاشق الٰہی اپنے دیباچہ ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں

آیات قرآنیہ کا سمجھنا اسباب نزول پر موقوف ہے کہ آیت کب اور کس مقصد میں نازل ہوئی اور اس کا التزام کسی کلام مجید یا تفسیر میں نظر سے نہیں گذرا اس لئے جی چاہتا تھا کہ اس کی تدوین بدرجہ کمال ہو جائے چنانچہ سب سے اول ۱۳۱۸ھ میں جبکہ میں نے ترجمہ کی طرف توجہ کی تو اسی کا زیادہ اہتمام کیا اور الحمد للہ کامیابی کے سامان مہیا ہونے لگے ایک قلمی حمائل شریف قصبہ پھلت پور ضلع مظفر نگر میں منشی فرحت اللہ صاحب سے دستیاب ہو گئی جو منشی صاحب کو شاہ ولی اللہ صاحب رحم کے پوتے مولوی محمد حسین بن مولوی شاہ رفیع الدین صاحب سے حاصل ہوئی تھی جس کے حواشی پر شان نزول کا بزبان فارسی کافی ذخیرہ موجود تھا حمائل مذکور میں قلمی نسخہ کا رمز ہوں مفسر کیا ہے۔ پہلا ایڈیشن خیر المطابع لکھنؤ ۱۹۰۲ء میں چھپا ہے

ط ترجمہ قرآن

الرشید دیوبند نمبر ص/۵۲۱

جائزہ تراجم قرآنی ص/۴۲   قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۵۶۰

قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۱۱ قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۱۰ اور ص/۲۵۹

تاریخ قرآن ص/۲۲۲   C.H.Q. P570

حکیم فتح محمد سیوہانی

م ۱۹۴۲ء ۱۳۶۱ھ

حکیم فتح محمد ... خلیفہ میاں محی الدین صدیقی کے گھر
سیہون شریف میں ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں پیدا ہوئے
آپ کو عربی، فارسی، سندھی پر بہترین عبور حاصل تھا
سندھی ادب میں شعر و شاعری کی خاص مہارت حاصل تھی
مولانا محمد صدیق سے تعلیم مکمل کرکے فراغت حاصل کی
اپنی شاعری کا آغاز فارسی اور عربی سے کیا اور سندھی کا ایک
دیوان مرتب کیا آپکا "شوری" تخلص مشہور تھا لیکن
۱۹۳۷ء میں حکیم تخلص دینا لیا آپ جمعیت علماء سندھ کے
بہت بڑے رہنما تھے ۱۹۳۶ء میں جمعیت کا ترجمان ہفت روزہ
الاصلاح کراچی جاری کیا۔ ۱۹۳۱ء میں آپ کی کوششوں سے
سندھ میں جمعیت علماء سندھ کا اجلاس ہوا جسمیں مولانا سید حسین احمد
مدنی نے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے لواری شریف کے نقلی حج
کے خلاف فتوای دیا اور تمام علماء نے اسپر دستخط کئے آپ سندھ
میں جمعیت کے ناظم اعلی تھے۔ لیاری کے علاقے سے بلدیاتی
کونسلر منتخب ہوئے آپکی کوششوں کے نتیجے میں
لواری کے حج پر پابندی لگائی گئی اور آپ ہی کی کوششوں سے
۱۹۳۷ء میں لیاری کے علاقے میں ایک یونانی دواخانہ قائم ہوا
۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء کراچی میں وفات پائی۔۔ تصنیف -
ایک درجن سے زائد کتابیں آپکی تصنیف ہیں -

(۱) لؤلؤ الایمان مقدمہ تفسیر القرآن (عربی) یہ ضخیم مقدمہ مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی سے چھپا ہے۔ [1]

---

۱ ماہنامہ شریعت سکھر ص/ ۳۷۰

جناب مولانا سناء الدین صاحب

م جنوری ۱۹۴۳ء ۲۲/محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

آپ ۱۳۰۲ھ کو جناب خانش الدین صاحب بن فضل الدین کے گھر ملہ گئی (سوات) کے مقام پر پیدا ہوئے۔
پہلے علاقہ کے علماء سے ابتدائی درس نظامی کی کتب پڑھیں پھر اعلیٰ تعلیم کیلئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔
۱۳۲۸ھ میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے دورہ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی
فراغت کے بعد بریلی (انڈیا) میں ایک سال خانخانی ضلع مردان میں ایک سال۔ ملہ گئی سوات میں پانچ سال۔ پیر کلے۔ سوات میں ایک سال اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں
پھر جورہ سوات تشریف لے گئے وہاں آپ نے اٹھارہ سال تک حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ اصول فقہ کی تدریس کی۔ منصب قضاء بھی آپ کے پاس تھا
۲۲/محرم الحرام ۱۳۶۲ھ/جنوری ۱۹۴۳ء بروز جمعہ بوقت عصر جورہ سوات میں آپکا وصال ہوا

تصنیف

۱۔ جمال القرآن (پشتو): تجوید کی کتاب از علامہ اشرف علی تھانویؒ کا پشتو ترجمہ جو طبع نہ ہو سکا۔
۲۔ تحقیق حرف ضاد (اردو) بھی مخطوطہ ہے

ط۱ مشاهیر علماء ج۲/۲ ص/۸۹۷
ط۲ علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/۱۶۳

مجدد الملت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

م ۱ ۲۰/جولائی ۱۹۴۳ء ۱۶/رجب ۱۳۶۲ھ

آپ کا نام محمد اشرف علی تھا ددھیالی نام عبدالغنی
اور تاریخی نام کرم عظیم تھا۔ دنیا مجدد ملت حکیم الامت
مولانا محمد اشرف علی تھانوی کے نام سے جانتی ہے
آپ کا وطن قصبہ تھانہ بھون یو۔پی کے مشہور ضلع
مظفر نگر کا ایک مردم خیز قصبہ ہے[۱]
آپ ددھیال کی طرف سے فاروقی اور ننھیال کی طرف سے
علوی تھے[۲] جد امجد سلطان شہاب الدین علی فرخ شاہ تھے ایک گاؤں درہ فرخ
آج تک ان کے نام سے موجود ہے ابتدائی تعلیم میرٹھ اور تھانہ بھون میں حاصل کی پھر دیوبند میں
پانچ برس تعلیم حاصل کی اور فراغت حاصل کی
اساتذہ میں مولانا محمد یعقوب نانوتوی اور مولانا شیخ الہند خاص ہیں[۳]

ولادت باسعادت:

ایک مجذوب بزرگ کی پیشگوئی کے مطابق شیخ عبدالحق کے یہاں
دو لڑکے پیدا ہوئے اور انہیں کے ارشاد کے مطابق بڑے
صاحبزادے کا نام اشرف علی اور چھوٹے کا نام اکبر علی رکھا گیا[۴]

آپ کی ولادت باسعادت ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ
مطابق ستمبر ۱۸۶۳ء چہار شنبہ (بدھ) کے دن صبح صادق
کے طلوع کے ساتھ ہوئی[۵] مولانا خلیل احمد تھانوی ابن مفتی جمیل احمد تھانوی نے
آپ کا تاریخ پیدائش قرآن سے نکالی ہے
قد قال الله جل علاه۔ رب هب لي من لدنك ذرية طيبة۔
۱۲۸۷ ۴۷۹

یعنی ۵ ربیع الثانی ۱۸۶۳ء نکلی[۶]
۱۲۸۰ھ

ابتدائی تعلیم: ابتدائی تعلیم کا دور قرآن شریف سے شروع ہوا
چند پارے آخون جی سے پڑھے پھر حافظ حسین علی صاحب
دہلوی سے۔ دس سال کی عمر میں حفظ قرآن سے فراغت پائی[۷]
لقد قال الله جل علاه۔ وما أوتيتم من العلم إلا قليلا۔
حفظ قرآن کی تاریخ یہ ہے ۱۸۷۷ء ۱۲۹۴ھ[۸]

---

۱ ماہنامہ الحسن حضرت تھانوی نمبر اکتوبر ۱۹۸۷ء اشرف السوانح ج/۱ ص/۱۰، ص/۱۹ ۲ مقدمہ بیان القرآن ص/۲ طبع ...
۳ الحسن ص/۳۱ ۴ ایضاً ص/۲ یاد رفتگان ندوی ص/۲۵۳ ۵ ایضاً ص/۲
۶ ایضاً ص/۲۷ ۷ ایضاً ص/۲ اکابر علماء دیوبند ص/۲۳ ۸ ایضاً اور یاد رفتگان ندوی ص/۲۵۳
نزہۃ الخواطر ج/۸ ص/۵۶ بزم اشرف کے چراغ ص/۵ تاریخ دار العلوم دیوبند ج/۲ ص/۵۱

پھر کتب متوسطات تھانہ بھون ہی میں حضرت مولانا فتح محمد صاحب
تھانوی سے پڑھیں
عربی کی کتابوں کی تکمیل کیلئے دنیا کی مشہور و معروف
درسگاہ دارالعلوم دیوبند میں آخر ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ میں
داخل ہوئے علوم عربیہ کی تمام کتابیں یہیں شروع کیں اور
یہیں ختم کیں اس سلسلہ میں ۵ سال دیوبند رہنا ہوا
۱۳۰۱ھ میں بیس (داخلہ ہوتا ۲۰) سال کی عمر میں فراغت حاصل کی [۱]
دیوبند سے فراغت شد ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۴ء = [۲]

فقال الله جل قولہ ۲۸۵ — لا علم لنا الا ما علمتنا ۹۱۶ -

حضرت تھانویؒ نے دارالعلوم کے زمانہ قیام میں حجۃ الاسلام
حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے جلالین شریف کے
درس میں شرکت کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ
حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ — شیخ العالم
محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ سے بھی تعلیم حاصل کی
قراءت کی مشق مکہ مکرمہ کی حاضری پر شیخ القراء قاری عبداللہ
صاحب مہاجر مکیؒ سے کی [۳]
حضرت کی دستار بندی ۱۳۰۰ھ میں مولانا رشید احمد صاحب
گنگوہیؒ کے مقدس ہاتھوں سے ہوئی۔ [۴]
دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد اساتذہ کی تجویز
اور والد ماجد کی اجازت سے آپ صفر ۱۳۰۱ھ میں
کانپور کے مدرسہ فیض عام میں بمشاہرہ ۲۵/ روپے
ماہوار تشریف لے گئے۔ اور صدر مدرس کے عہدے پر فائز
ہوئے۔ [۵]
فراغت دیوبند کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ فیض عام، کانپور میں درس
دیتے رہے پھر جامع مسجد محلہ ٹپکاپور میں جامع العلوم کے نام سے

---

۱ مفتی اعظم پاکستان ص/۲۱۳، مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند ص/۴۲، بیس بڑے مسلمان ص/۳۰۲، الحسن ج/۱ ص/۲۹
۲ ایضا الحسن ص/۲۲ از خلیل احمد ۳ اشرف السوانح ج/۱ ص/۲۷ ص/۳۶ مشاہیر علماء ج/۱ الحسن ص/۲۹ [illegible]
۴ بزم اشرف کے چراغ، الحسن ص/۲۴ حکیم الامت کے اقوال ۵ الحسن ص/۳۷
۶ مقدمہ بیان القرآن مطبوعہ تاج کمپنی اور حدیث نبوی کے اردو تراجم مقالہ PHD ص/۱۶۸
اقبال اور علماء پاک و ہند ص/۶۱ ماہنامہ تجلی دیوبند نمبر ص/۲۰۵ اشرف السوانح ج/۱ ص/۲۰
ہمارا پاکستان ص/۳۵۵ تا ۳۷۸

ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور چودہ برس درس تدریس
میں مصروف رہے
۱۳۱۵ھ میں اپنے مرشد کے ایماء سے کانپور کا قیام ترک
کر کے تھانہ بھون کی سکونت اختیار کر لی۔

۲۰ / جولائی ۱۹۴۳ء بمطابق ۱۶ / رجب ۱۳۶۲ھ
میں بیاسی سال تین ماہ گیارہ دن کی مدت گذار کر
تھانہ بھون ضلع مظفر نگر یو پی میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے ؎۱
مولانا خلیل احمد نے قال عزوجل ۔ کل نفس ذائقۃ الموت
قرآنی آیت میں قلمبند کیا۔

۱۹۴۳ء
۱۳۶۲ھ ؎۲

وفات پر کوئی یوں گویا ہوا
داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے ۔
تاریخ وفات ان اشعار سے بھی نکالی گئی ہے
مسلم خواجہ پر تھے جس کے احسان بے شمار ۔
آج محو خواب ہے وہ رہنما ذی وقار
دھر کے دست جفا سے بے سروپا ہو گئے ۔
ذی علم و رشد و فضل و تقوای ہمت و فیض و وقار
تعلیمی حزنات ۔
۱۹۴۳ء
۱۳۶۲ھ

حضرت تھانوی سے محمد زاہد الکوثری نے بذریعہ خط
اجازت حدیث حاصل کی ؎۳
لکھتے ہیں کہ مولینا کے مواعظ چند علماء کرام جو زود نویس
(تیز لکھنے کے) ماہر تھے وہی حضرت کی تقریر قلمبند کرتے تھے
حضرت کی مواعظ کے علاوہ یومیہ مجلس ہوتی تھی
بعد ظہر تا عصر مجلس عام ۔ مجلس خاص جو صبح کسی وقت اور
تیسری اخص الخواص کے نام سے ۔ ان مجالس میں ملفوظات

؎۱ حکیم الامت نقوش و تاثرات ص/۵۹۴ اشرف السوانح ج/۱ ص/۸۳ ؛ مقدمہ بیان القرآن مطبوعہ تاج کمپنی آثار علماء دیوبند ص/۲۲۳ نزہۃ الخواطر ج/۸ ص/۵۶ یادرفتگاں ندوی ص/۲۵۳ مفتی اعظم پاکستان ص/۲۲۶ مولانا اشرف علی تھانوی اور تحریک آزادی ص/۱۵۹ علماء دیوبند اور ادارہ

؎۲ الحسنی ص/۲۲ حکیم الامت نقوش و تاثرات ص/۵۹۴ ؎۳ الحسنی ص/۲۲۶

اپنے اپنے طور سے ارشادات قلمبند کر لیا کرتے تھے
اور حضرت کی نظر ثانی کے بعد ملفوظات کے عنوان
سے شائع ہو جاتے تھے ۱
یہ ملفوظات 60 جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے ۱۳۰۱ھ
مطابق ۱۸۸۴ء میں بیعت ہوئے پھر حاجی امداد اللہ
مہاجر مکی کے ارادت مندوں میں شامل ہوئے خلافت حاصل کر کے اس سلسلہ
کو پورے برصغیر میں فروغ دیا آپ کے ۴۶/ مجازین صحبت اور
۹۸ مجازین بیعت (یعنی خلفاء) ہیں
سندھ کے مشہور علماء و مشائخ مولانا مخدوم محمد دین پوری
مولانا تاج محمود امروٹی اور حضرت پیر جھنڈوا نے
حضرت تھانوی سے ملاقاتیں کیں اور دعائیں لیں
ان سب حضرات نے حضرت کی بڑی تعظیم و تکریم کی
حضرت پیر جھنڈوا نے تو اپنے مریدین کو وصیت فرمائی
کہ جس بات کو پوچھنے کی ضرورت ہو یا تم لوگوں
میں اختلاف ہو تو مولانا سے رجوع کرنا۔

خواجہ عزیز الحسن مجذوب نے مولانا تھانوی کے بیعت کرنے کے کچھ اصول
قلمبند کئے ہیں ۲

---

۱ الحسن ص/ ۵۸
۲ ملاحظہ کیجئے اشرف السوانح ج/ ۲ ص/ ۱۶۷ اور خلفاء کی فہرست دیکھئے ص/ ۳۲۴ مزید دیکھئے
ج/ ۳ ص/ ۳۲۱ ج/ ۴ ص/ ۱۳۸ تا ۱۴۲، بیس بڑے مسلمان ص/ ۳۰۴
مشاہیر علماء ج/ ص/ اکابر علماء دیوبند ص/ ۳۳ ماھنامہ تجلی دیوبند نمبر ص/ ۲۰۵
یادرفتگاں مصنف ندوی ص/ ۲۵۳ — C.H.Q. p. 571
الحسن ص/ ۷۳ بزم اشرف کے چراغ میں سعید احمد صاحب نے ۹۷/ نام خلفاء و مجازین کے
شمار کرائے ہیں اور ان کے احوال لکھے ہیں

سیاسی خدمات

حضرتؒ کے سیاسی افکار کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) اسلام میں سیاست کا مقام (۲) اسلام کا نظام حکومت اور حکومت کے فرائض (۳) اسلام میں سیاسی جدوجہد کا طریق کار۔ آپ نے ہر شعبہ میں رہنمائی کی۔ یہ کہا جاتا ہے پاکستان کا تصور علامہ اقبالؒ نے پیش کیا لیکن تاریخی لحاظ سے یہ بات غلط ہے تاریخ کی رپورٹوں کی صحیح شہادت یہ ہے کہ پاکستان کا تصور سب سے پہلے حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے پیش کیا تھا علامہ اقبالؒ نے ۲۹/ دسمبر ۱۹۳۰ء کو اپنے خطبہ الہ آباد میں پاکستان کا تصور کو پیش کیا تھا لیکن خطبہ الہ آباد سے قریباً ۲½ سال پہلے تھانہ بھون کے اس درویش اور امت کے اس حکیم نے تصور پاکستان مسلمانان ہند و پاکستان کے سامنے پیش کر دیا تھا چنانچہ تاریخ کے ریکارڈ بتاتے ہیں اور تاریخ کے صفحات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جون ۱۹۲۸ میں جب شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنیؒ اور مفسر قرآن مولانا عبدالماجد دریابادی حضرت تھانویؒ کی خدمت میں تھانہ بھون حاضر ہوئے تو حضرت تھانویؒ نے ان علماء سے مخاطب ہو کر فرمایا دل یوں چاہتا ہے کہ ایک خطے پر اسلامی حکومت ہو سارے قوانین و تعزیرات احکام شریعت کے مطابق ہوں۔ بیت المال ہو۔ نظام زکوٰۃ رائج ہو۔ شرعی عدالتیں قائم ہوں وقس علی ھذا دوسری قوموں کے ساتھ مل کر کام کرنے سے یہ نتائج کہاں حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے تو صرف مسلمانوں ہی کی جماعت ہونی چاہیئے اور اسی کوشش کی جانی چاہیئے۔

جب ۲½ سال کے بعد ترجمان حقیقت علامہ اقبالؒ نے اس بات کو اپنے الفاظ میں پیش کیا تو حضرت تھانویؒ کی بات پورے ہندوستان میں گونج اٹھی پھر ۱۹۳۳ء میں چوہدری رحمت علی نے اس مجوزہ مملکت کا نام لندن میں پاکستان تجویز کیا۔ اور بعد میں ۲۳/ مارچ ۱۹۴۰ء میں لاہور میں ایک قرارداد کے ذریعے جس کو بعد میں قرارداد پاکستان کا نام دیا گیا اس بات کو پورے ہندوستان میں اس قدر اہمیت دی گئی کہ ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو عملی شکل میں منصہ شہود پر آگئی۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ پاکستان کی فکر اور اسکا فلسفہ

تصور پاکستان [illegible] حکیم الامت [illegible]

۱؎ معمارانِ پاکستان ص/ ۱۸۱ تا ۲۱۶، الحسن ص/ ۶۲۹

۲؎ ایضاً اور ص/ ۳۲۰، ۱۱۶/ تعمیرِ پاکستان اور علماء ربانی ص/ ۲۶۶

اقبال اور علماء پاک و ہند ص/ ۶۱ اکابر علماء دیوبند ص/ ۳۳ ماہنامہ تجلی ص/ ۲۰۵

یادِ رفتگاں ص/ ۲۵۲ مولانا اشرف علی تھانوی اور تحریک آزادی ص/ ۱۳۲، ۳۲، ص/ ۹۱

تحریک آزادی کے نامور سپوت ص/ ۹۶

پہلے حکیم الامت تھانوی نے تھانہ بھون میں بیٹھ کر پیش کیا ہے۱

شیخ ابو غدہ نے آپ کے بارے میں لکھا ہے

قد زادت تالیفہ علی الف مؤلف وکل ذالک بحفظ الوقت وانما یعرف قیمۃ الوقت والزمن النوادر الموفقون فیأتون فی اعمارھم القصیرۃ بالأعداد الھائلۃ من التآلیف الکثیرۃ ۲

تصانیف

حضرت تھانوی نے اپنا ایک بڑا کتب خانہ مظاہر العلوم میں وقف کر دیا۔ مولینا کے رسائل اور تصانیف کی تعداد گو آٹھ سو کے قریب ہے مگر ان میں چھوٹے چھوٹے رسالے بھی جن کو نئی اصطلاح میں مضامین و مقالات کہتے ہیں بعض ایسے ضخیم ہیں کہ کئی کئی جلدوں میں ہیں بیشتر تصانیف نثر میں اردو زبان میں ہیں البتہ بارہ تیرہ رسائل و کتب عربی زبان میں ہیں

زمانہ طالب علمی میں جبکہ حضرت تھانوی کی عمر ابھی ۱۸ سال تھی ان کو مرض خارش لاحق ہوا اس لیے وطن آ کے رہے بطور مشغلہ فارسی اشعار پر مشتمل مثنوی زیر و بم تحریر فرمائی جو آپ کی پہلی تصنیف ہے۔ ۳

کانپور کے زمانہ قیام میں امت کے اولین مفسر قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا مولینا فرماتے تھے اس رویا صادقہ کے بعد سے میری مناسبت قرآنی بہت بڑھ گئی تھی اور یہ رویاء اسی کی طرف اشارہ تھا

۱ تعمیر پاکستان اور علماء ربانی - منشی عبد الرحمٰن ص/۲۶۶ معماران پاکستان ص/۲۱۲ الحسن ص/۳۲۰ ص/۱۱۶۔ مولانا اشرف علی تھانوی اور تحریک آزادی ص/۱۳۲ مشاہیر علماء دار العلوم دیوبند ص/۲۳ مفتی اعظم پاکستان ص/۲۲ ۲ قیمۃ الزمن عند العلماء مصنف عبد الفتاح ابو غدہ ص/۶۹

۳ یہ مثنوی لاہور سے بیس جلدوں میں چھپ چکی ہے مزید دیکھئے الحسن ص/۱۱۶

قرآن پاک کی خدمت کی یہ سعادت نہ صرف معنوی حیثیت سے حاصل فرمائی بلکہ لفظی حیثیت سے بھی حاصل کیا۔ ایک بار حضرت نے فرمایا تفسیر بیان القرآن میں سب الہامی مضامین ہیں یہ تفسیر میں نے کامل شرح صدر کے ساتھ لکھی ہے اس کی قدر تو ان لوگوں کو ہوگی جنہوں نے کم از کم بیس معتبر تفاسیر کا مطالعہ کیا ہو۔[1]

(حاشیہ: تفسیر بیان القرآن)

تفسیر بیان القرآن کے بعض بعض مقامات کی تفسیر لکھنے سے قبل میں آدھ آدھ گھنٹہ ٹہلتا رہا اور سوچتا رہا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہا تب کہیں جاکر شرح صدر ہوا اور جن مقامات سے متعلق پھر بھی شرح صدر نہ ہوا وہاں اسکا صاف اظہار فرمادیا اور لکھ دیا اگر اس سے بہتر تفسیر کہیں مل جائے تو اسی کو اختیار کیا جائے چنانچہ تفسیر میں دو مقامات ایسے ہیں ایک سورۃ برأت میں دیگر سورہ حشر میں[2]

بیان القرآن ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء میں لکھنی شروع کی اسکا مادہ تاریخ ہے

فقد قال اللہ جل قولہ ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ۔

۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء

اس زیر تبصرہ مکمل بیان القرآن میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں

مکمل بیان القرآن مع مسائل السلوک من کلام ملک الملوک (عربی)

و رفع الشکوک (عربی) ترجمہ مسائل السلوک (اردو)

و وجوہ المثانی (عربی) مع توجیہ الکلمات والمعانی (اردو)

و مع متن قرآنی ۔ و ترجمہ بین السطور

مطبوعہ ۱۰۰ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ادب منزل پاکستان چوک

یہ پہلے بارہ جلدوں میں طبع ہوتی رہی اس ادارہ نے بارہ جلدوں کو حصے بنا کر دو جلدوں میں شائع کیا ۔[3]

اثنائے تفسیر بالائی ہر صفحہ کے پہلو میں مسائل السلوک اور جلد کے آخری صفحے پر وجوہ المثانی جو کرد ہی ہیں

۱؎ الحسن ص/۱۲۱

۲؎ الحسن ص/۱۲۲

۳؎ مقدمہ مکمل بیان القرآن مطبوعہ ایچ ایم سعید اشرف السوانح ج/۳ ص/۲۲ ص/۳۲۸

ISLAM IN THE INDIAN SUB CONTINENT . p 210 . 211

حضرت تھانوی تفسیر کے آخر میں لکھتے ہیں
وقد کمل والحمد للہ المجید۔ تفسیر القرآن المجید فی یوم الخمیس
لمنتصف ۱۳۲۵ھ من ہجرۃ سید العبید صلی اللہ علیہ وسلم
اور لکھنے میں تقریباً ڈھائی سال اس کی تکمیل میں صرف ہوئے ۱

آخر ربیع الاول ۱۳۲۰ھ میں اسکا آغاز کیا لیکن صرف اول کا
ربع پارہ لکھ پائے تھے کہ پھر طویل مدت تک کچھ اضافہ نہ ہوا
حتیٰ کہ ۱۳۲۳ھ میں دوبارہ لکھنا شروع کیا موصوف لکھتے
ہیں مقصود صرف حل قرآن اور رفع شکوک رہے جیسے مضامین نہیں
پھر بعض احباب نے اور خود حضرت تھانوی نے بالاستیعاب مطالعہ کیا
تو بعض مقامات قابل ترمیم واضافہ معلوم ہوئے اور مطبوعہ
سابقہ میں حواشی وغیرہ میں حضرت تھانوی کی تجویز کے خلاف
طابع نے ترمیم کردی تھی جو کہ آپ کو ناپسند تھی ۲
لہٰذا یہ تفسیر اسی اصل مسودہ کے موافق دوبارہ مولوی شبیر علی
تھانوی نے اشرف المطابع تھانہ بھون سے شائع کرایا۔
دوبارہ نظر ثانی ۱۳۵۳ھ میں حضرت تھانوی نے کی
بتعاون مولوی عبد الکریم اور مولینا سید شاہد سہارنپوری ؟
کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے
مولینا حبیب احمد کیرانوی نے بھی تفسیر بیان القرآن
پر ایک دفعہ نظر ثانی کی تھی ۳

بیان القرآن پہلی دفعہ ۱۹۰۸ء / ۱۳۲۶ھ میں طبع ہوا تاریخ طبع شعر سے نکالی گئی ہے
تعالی اللہ جل اسمہٗ (۵۰۶) ثم ان علینا بیانہٗ (۸۲۰)

---

۱ مکمل بیان القرآن مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی ص/۱۱۴۰
۲ ایضا البیان لتراجم القرآن میں عبد اللہ چھپراوی نے دیگر تراجم کے ساتھ اس ترجمہ پر ص/۹۳ پر تفصیلی تنقید
کی اسی نسخہ کے حوالے سے کی ہے یہ محبوب المطابع دھلی سے ۱۹۱۳ء میں یا اس کے علاوہ ایک نسخہ نور محمد کتب خانہ دھلی سے
چھپا ہے دونوں کو پیش نظر رکھ کر تفسیر پر تنقید کی ہے جس کی حضرت تھانوی نے اصلاح کر دی البتہ کچھ اعتراضات
صرف فقہی عصبیت کا شاخسانہ ہے انھیں اسی طرح رہنے دیا ہے دیکھئے ص/۹۳ تا ۷۰

۳ مقدمہ مکمل بیان القرآن اور علماء مظاہر العلوم کی تصنیفی و تالیفی خدمات ج/۲ ص/۱۱۹
۴ احسان اوغلی نے تھانوی کی تفسیر کا نام انوار البیان فی تفہیم القرآن لکھا ہے اور مطبوعہ ۱۹۰۳ء کا حوالہ دیا ہے W.B.G. P. 620
ممکن ہے موصوف نے نام غلط لکھ دیا ہو یہ نام کہیں اور نہیں ملا ہے دیکھئے تعارف قرآن ص/۲۴۶ قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۵۱ قرآن حکیم کے
اردو تراجم ص/۱۲۳ ص/۲۰۹ تقریباً نو ایڈیشن کا تعارف کرایا ہے

طباعت، تفصیلات کچھ اس طرح ہے
دو صفحہ کی فہرست مضامین تفسیر بیان القرآن ہے
اسکے بعد فہرست مضامین مخصوصہ قرآنیہ بیان القرآن
تقریباً چودہ صفحات اور ۱۱۶۰ عنوانات پر
مشتمل ہے
اسکے بعد خطبہ تفسیر بیان القرآن ہے اسمیں حضرت تھانوی
فرماتے ہیں احباب کے اصرار سے گاہ گاہ خیال ہوا کرتا تھا
کہ کوئی مختصر تفسیر قرآن مجید لکھی جائے جو ضروریات
کو حاوی اور زوائد سے خالی ہو اور خود بھی اسکی ضرورت
مشاہدہ و معائنہ میں آنے لگی آخر بنام خدا توکلاً
آخر ربیع الاول ۱۳۲۰ھ میں شروع کرتا ہوں -
خصائص تفسیر خود ذکر فرماتے ہیں -

(۱) قرآن کا آسان ترجمہ جس میں قابل فہم ہونے کے ساتھ
تحت لفظی کی بھی رعایت ہو

(۲) ترجمہ میں خالص محاورات استعمال نہیں کیے گئے.
اس لیے کہ محاورے ہر علاقے کے جدا ہوتے ہیں -

(۳) نفس ترجمہ کے علاوہ جس مضمون کو بہت ضروری دیکھا
کہ اسپر توضیح ترجمہ کی موقوف ہے یا کوئی شبہ
خود قرآن سے ظاہراً پیدا ہوتا تھا اسکو ف: بناکر
واضح کر دیا لطائف نکات یا طویل حکایات کے مضمون
فضائل کے ذریعے تفسیر کو طویل نہ کیا مقصود صرف
حل القرآن رکھا گیا چہارم جس آیت کی تفسیر میں بہت
سے اقوال مفسرین کے ہیں انمیں سے جسکو ترجیح معلوم ہوتی صرف
اسکو لیا بقیہ سے تعرض نہ کیا پنجم مطلب قرآنی کی تقریر کہیں
تو اس طرح کی ہے کہ مضمون کا استنباط خود ظاہر ہو جائے اور
کہیں ربط لکھ کر ظاہر کر دیا ہے

(۶) اختلافات کے تفسیر میں صرف مذہب حنفی کو لیا گیا
دوسرے مذاہب بشرط ضرورت حاشیہ پر لکھ دیئے گئے ہیں

(۷) افادہ خواص کیلئے ایک حاشیہ بڑھایا ہے

---

۱ مکمل بیان القرآن مطبوعہ ایچ ایم سعید W.B.G. P.620.
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/ ۵۰ قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/ ۱۲۳
جائزہ تراجم قرآنی ص/ ۵۰ تفسیر بیان القرآن کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ ص/ ۱۴۲

جیسے مکیت مدنیت سورہ و آیات مشہور لغات
بلاغت متعلق ترکیب استنباط فقہیات اسباب
نزول اختلاف قرأت وغیرہ کا ضرورۃ ذکر کر دیا
گیا ہے البتہ اسکی زبان عربی رکھی تاکہ عوام اسطرف
ملتفت ہو کر مشوش نہ ہوں۔

- تفسیر میں جہاں کسی کتاب سے کوئی عبارت لی ہے
اسکا حوالہ بھی درج کر دیا تفسیر میں جہاں است ذی لکھا
مراد مولینا محمد یعقوب ہیں جہاں مرشدی لکھا مراد
مولینا امداد اللہ ہیں جہاں کچھ نہ لکھا وہاں ذاتی یادداشت پر
اعتماد کیا ہے
- ربط ہر سورت کا بالالتزام دیا گیا ہے اور آغاز سورۃ میں
سورۃ کا خلاصہ لکھ دیا ہے
- جہاں ایک مضمون کی آیت ہیں انپر عنوان لگا دیا ہے
- مباحث متعلقہ کتب سماویہ تفسیر حقانی سے نقل کر دیے ہیں
- تفسیر میں دو تین مقامات پر شرح مہذب ہوا
وہاں صراحت کر دی ہے
- مسائل فقہیہ کلامیہ پر اسقدر تحقیق کیا جس پر فہم
کلام اللہ موقوف ہے
- جن آیات کی تفسیر میں حدیث موضوع ہے اس جگہ کسی کا قول نہیں لیا
۔ اہم خصائص ترجمہ۔

ترجمہ میں ترکیب کی رعایت زیادہ کی گئی ہے بنسبت محاورات
تمہید دفع الشکوک فی ترجمہ مسائل السلوک۔
کے بارے میں حضرت تھانوی لکھتے ہیں رجب ۱۳۳۵ میں
ایک کتاب مسائل السلوک من کلام ملک الملوک
لکھنا شروع کی تھی عربی میں مگر یہ عربی تھی افادہ عام کیلئے
اسکا ترجمہ اردو کرکے ملحق کر دیا کتاب کے ترجمہ کی تکمیل
۱۳۲۹ھ میں ہوئی۔

---

(۱) مقدمہ بیان القرآن مطبوعہ تاج کمپنی
قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۳۳ فضل دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص/۱۶
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/ ۲ ص/۳۳ W. B. G. P. 620.
الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند ص/۱۶۷ اشرف السوانح ج/ ص/۲۰

ایچ ایم سعید کی مطبوعہ بیان القرآن کا
تفسیری انداز یہ ہے کہ صفحے کے اول حصہ میں ترجمہ مع متن
قرآن درج ہے اسکے بعد توضیحی ترجمہ ہے جس میں اصل ترجمہ
پر لکیر کھینچ کر مزید وضاحت کر دی ہے
اسکے بعد اللغات کے عنوان سے قرآنی لغات کا بیان ہے
اسیطرح البلاغۃ کے عنوان سے قرآنی بلاغت فصاحت
کی وضاحت کی اور متوقع شبہات کا رد کیا۔
اسکے بعد الروایات کے عنوان سے اس آیت سے یا سورت
سے متعلق احادیث صحیحہ کو جمع کر دیا ہے۔
اور حاشیہ میں مسائل السلوک عربی مع اردو ترجمہ درج کر دیا
تفسیر کے سب سے نچلے حصہ میں حواشی کا اضافہ کیا ہے
اسمیں عموماً لوگوں کے ترجمہ و تفسیر پر وارد اعتراضات کا جواب
دیا گیا ہے
آغاز میں مولانا عبداللہ چھپراوی کے ترجمہ بسم اللہ ط و مقطعات پر
اعتراضات کے جوابات ہیں اسیطرح درمیان میں ضرورتاً اختلاف
قراءت ۔ الفقہ ۔ ملحقات الترجمہ اور ساتھ ساتھ ربط آیات
کو بیان کیا ہے ہر حصہ کے آخر میں وجوہ المثانی کا اضافہ کر دیا ہے
البتہ ایک نقص اس مطبوعہ میں یہ ہے کہ آیتوں کے نمبر درج نہیں کیے ہوئے
جلد اول سورہ بقرہ پر اختتام پذیر ہوتی ہے اس جلد کے اختتام
پر ایک رسالہ رفع البناء فی نفع السماء ملحق ہے یہ فی التحقیق ایک سوال کے
جواب میں ہے سائل نے پوچھا تھا کہ آسمان سے ہمکو کیا نفع ہے اسکی
مفصلاً وضاحت ہے اور اسکے بعد وجوہ المثانی
اسکے بعد فہرست مضامین تفسیریہ جلد اول اور فہرست مضامین
منصوصہ قرآنیہ درج ہے ۱۸۸/صفحات
۲۰/ربیع الاول دو شنبہ کو یہ تفسیر مکمل کی بقرہ پر مشتمل
یہ تفسیر عوام اور علماء دونوں کیلئے عام فہم عمدہ اور جامع ہے ط۲

ط عبداللہ چھپراوی نے البیان لتراجم القرآن میں دیگر تراجم کے ساتھ حضرت تھانوی
کے ترجمہ پر تنقید کیا تھا وہ نسخہ محبوب المطابع دھلی یا نور محمد کتب خانہ دھلی کا تھا حضرت تھانوی نے
اس کی اصلاح کر دی اور کچھ اعتراضات حنفیت و غیر مقلدیت کے پس منظر میں تھے انہیں نظرانداز کر دیا
دیکھیے ص ۶۳ تا ۷۰ ط۲ مکمل بیان القرآن مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی

۲

جلد دوم | ۱۸۰/ص پر مشتمل ہے اور سورہ نساء پر مشتمل ہے اسکی تفسیر ۱۸ ذی الحجہ کو مکمل کی تھا نہ بھون میں

جلد سوم | سورۃ نساء پر مکمل ہوتی ہے ۱۶۸/ص ہیں
یہ جلد صفر ۱۳۲۴ھ میں مکمل ہوئی۔

جلد چہارم | ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ میں مکمل کی یہ سورہ توبہ تک ہے
۱۵۶/ص ہیں۔

جلد پنجم | جمادی الآخر ۱۳۲۴ھ میں مکمل کی یہ سورہ رعد تک ہے
۱۲۷/ص

جلد ششم | رجب ۱۳۲۴ھ میں سورہ کہف پر مشتمل ہے
۲۶۰/ص ہیں

یہاں تک ایچ ایم سعید کی مطبوعہ جلد اول مکمل ہوگئی۔ اسمیں ہر جلد ایک حصہ بنادی گئی ہے
یہ چھ جلدیں یکجا کرکے ایک جلد بنادی گئی ہے ۱

جلد ہفتم | سورہ مؤمنون تک ۵ ذی قعدہ ۱۳۲۴ھ میں مکمل ہوئی
۱۰۸/ص ہیں۔

جلد ہشتم | محرم ۱۳۲۵ھ میں مکمل ہوئی یہ عنکبوت پر مشتمل ہے
۱۲۶/ص ہیں

جلد نہم | سورہ والصّٰفّٰت پر مشتمل ہے ربیع الاول ۱۳۲۵ھ میں مکمل ہوئی ۱۷۲/ص ہیں

جلد دہم | ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ میں مکمل ہوئی سورۃ الجاثیہ پر مشتمل ہے
۱۸۱/ص ہیں

جلد یازدہم | جمادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ میں مکمل ہوئی
سورۃ الممتحنہ پر مشتمل ہے ۱۷۲/ص ہیں

---

۱ مکمل بیان القرآن مطبوعہ ایچ ایم سعید ج/۱
تعارف قرآن ص/۲۶۷ قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۵۲
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/۲۳۰ جائزہ تراجم قرآنی ص/۵۰

جلد دوازدہم یوم الخمیس ۱۳۲۵ھ

میں مکمل ہو ۲۲ رجب

رسالہ مسائل السلوک ۱۳۳۸ھ میں لکھا ۱۳۳۹ھ میں ترجمہ کر کے ملحق کر دیا۔

وجوہ ملتانی ۱۳۳۶ھ میں مکمل ہوئی میں اسی طرح ۶۲ صفحات میں ملحق کر دیا۔

مختلف زبانوں میں بیان القرآن کے تراجم وتفاسیر

بیان القرآن کو اپنے ترجمہ قرآن کی وجہ سے جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ کسی اور ترجمہ کو حاصل نہیں ہو سکی ہے اس کی سب سے بڑی خصوصیت ہے ہم ترجمہ وتفسیر کی مزید خصوصیات وخوبیاں بیان کرنے سے پہلے دیگر زبانوں میں اس کے ترجمہ وتفسیر کا جائزہ پیش کر رہے ہیں

۲-(۱) ایک ترجمہ کنڑی زبان میں ۱۹۳۶ میں ۱۶/ پاروں کا طبع ہوا ہے دار الاشاعت بنگلور سے ۲

۳-(۲) تفسیر اشرفیہ بیان القرآن (بنگلہ) یہ بیان القرآن کا بنگلہ زبان میں ترجمہ وتفسیر ہے ۳

۴- ایک ترجمہ برمی زبان میں بھی ہوا ہے

ف۱ مکمل بیان القرآن مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی

اور W. B. G. P. 620 قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۲۲۹

C. H. Q. P. 571 بیس بڑے مسلمان ص/۲۰۳

انیمیری اسکیمل اپنی کتاب Islam in the Indian Subcontinent میں

بھی ۱۲/ جلدوں کا تعارف کراتے ہیں ص 210-211.

ف۲ روزنامہ جنگ کراچی ۸/ستمبر ۱۹۸۹ء جائزہ تراجم قرآنی ص/۱۲۶

ف۳ فہرست تالیفات حکیم الامت ص/۶۲۰

تفسیر بیان القرآن کی تفسیری خصوصیات

مولانا اشرف علی تھانویؒ اپنی تفسیر بیان القرآن میں آیت کی تفسیر میں روایات صحیحہ اور اقوال سلف صالحین کا التزام کیا ہے فقہی اور کلامی مسائل کی توضیح کی گئی ہے لغات اور نحوی ترکیبوں کی تحقیق کی گئی ہے شبہات اور شکوک کو حل کیا گیا ہے صوفیانہ اور ذوقی معارف بھی درج کئے گئے ہیں تمام کتب تفسیر کو سامنے رکھکر ان میں سے کسی قول کو دلائل سے ترجیح دی گئی ہے ذیل میں اہل علم کیلئے عربی لغات اور نحوی تراکیب کے مشکلات حل کئے گئے ہیں مأخذوں میں غالباً سب سے زیادہ علامہ آلوسی بغدادی حنفی کی تفسیر روح المعانی پر اعتماد کیا گیا ہے یہ تفسیر اس لحاظ سے حقیقۃً مفید ہے کہ تیرھویں صدی کے وسط میں لکھی گئی ہے اس لئے تمام قدماء کی تصانیف کا خلاصہ ہے اور مختلف و منتشر تحقیقات اس میں یکجا مل جاتی ہیں

ایک دفعہ اتفاق سے مولانا کی یہ تفسیر مولانا انور شاہ صاحب نے اٹھا کر دیکھی تو فرمایا میں سمجھتا تھا کہ اردو میں یہ تفسیر عوام کیلئے ہوگی مگر یہ تو علماء کے دیکھنے کے قابل ہے ط۱

ڈاکٹر ریحانہ اپنے P.H.D کے تھیسس میں تفسیری خصوصیات کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتی ہیں۔

تفسیر میں نقلی کو عقلی بنا کر پیش کیا اور ماثور کو مد نظر رکھا ہے ط۲

موصوفہ کے رائے میں یہ بہ نسبت عوام کے علماء کیلئے زیادہ مفید ہے

جسمیں عالمانہ رنگ اصطلاحات علوم و فنون کا تذکرہ ہے اسلئے توجہ بمقابلہ تفسیر عوام کیلئے زیادہ نافع ہے ط۳

ط۱ الحسن ص/۱۲۰ : ط۲ تفسیر بیان القرآن کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ مقالہ P.H.D ڈاکٹر ریحانہ ضیاء صدیقی طبع اول ۱۹۹۱ء علیگڑھ نازیہ پرنٹرس/۱۶۱

ط۳ ایضاً ص/۱۲۶ مزید دیکھئے ص/۱۲۵ ص/۱۲۹ ص/۱۴۱ ص/۱۹۷

قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۲۲ فضلاء دار العلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۱۶

ص/ ۲۲ ص/ ۸۴ الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند ص/۱۷

بیان القرآن کے ترجمہ قرآن کی خصوصیات

حکیم الامت رح تھانوی [۱] کا اردو ترجمہ بامحاورہ عام فہم ہونے کے ساتھ زبان کی سلاست اور بیان کی صحت میں بھی وہ بڑے تراجم سے سبقت لے گیا حضرت رح کا ترجمہ صحیح اور زبان فصیح ہے اور ان غلط اغلاط سے پاک ہے جو زمانہ حال کے بعض تراجم میں پائے جاتے ہیں [۲]

حضرت اقدس شیخ الہند مولانا محمود الحسن محدث دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں کہ بندے کے احباب میں سے اول مولوی عاشق الہی صاحب سلمہ ساکن میرٹھ نے ترجمہ کیا اور انکے بعد مولانا اشرف علی صاحب نے ترجمہ کیا احقر نے دونوں ترجمہ کو تفصیل سے دیکھا جو ان خرابیوں سے پاک اور صاف عمدہ ترجمے ہیں [۲]

حضرت شیخ الہند رح کی طرف سے حضرت تھانوی کے ترجمے کے عمدہ ہونے اور جملے خرابیوں سے پاک وصاف ہونے کی شہادت بڑی وقیع اور وزنی ہے اور اس ترجمے کی معیاریت و عظمت کیلئے بہت بڑی حیثیت رکھتی ہے قرآن پاک کے اردو ترجمے پڑھنے سے جو شکوک وشبہات عام طور سے لوگوں کو پیش آتے ہیں انکا ایسا توجہ کیا گیا ہے کہ کوئی شک و شبہہ پیش ہی نہیں آتا اس کے ساتھ اسکی بڑی احتیاط کی گئی ہے قرآن پاک کے الفاظ اس کے متحمل ہوں [۳]

قرآن پاک کا سلیس و بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں زبان کی سلاست کے ساتھ بیان کی صحت کی احتیاط ایسی کی گئی ہے جس سے حقیر کی نظر میں بڑے بڑے ترجمے خالی ہیں قرآن پاک کا سب سے صحیح اردو ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین دھلوی رح کا ترجمہ ہے لیکن عام اردو خواں لوگوں کی فہم سے باہر ہے "

اس ترجمہ کی زبان فصیح ہے اور ترجمہ میں لفظوں سے عدول بھی نہیں کیا گیا ہے کہیں کہیں مزید تفہیم کی غرض سے قوسین میں تفسیری الفاظ بڑھادئے گئے ہیں [۳]

---

[۱] ماھنامہ الحسن ص/ ۲۳۳ — [۲] مقدمہ تفسیر عثمانی

[۳] ماھنامہ الحسن ص/ ۲۳۳ — [۳] ایضاً ص/ ۱۱۹

قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/ ۱۲۲ — فضلاء دار العلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/ ۱۶ ص/ ۸۲ — تفسیر بیان القرآن کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ ص/ ۱۶۲

الثقافۃ الاسلامیہ فی الھند ص/ ۱۶۷

ڈاکٹر صالحہ آپ کے ترجمہ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں

مولینا اشرف علی نے ترجمہ و تفسیر کا مبارک کام شروع کیا
جن تراجم کے غیر مطمئن بخش ہونے کی طرف انہوں نے
اشارہ کیا ہے اس میں ڈپٹی نذیر احمد مرزا حیرت دھلوی
اور سر سید احمد خان کے ترجمے بھی شامل ہیں
مولانا مسلکی میں روایتی عقائد کے قائل ہیں اور ترجمے میں
خواہ مخواہ کی جدت طرازیوں کو پسند نہیں کرتے تھے
مولینا بڑے ہی محتاط تھے کسی امر میں اگر ذرا سا بھی شبہ ہو
تو اسے ترک کر دیتے تھے ہمیشہ یہ کوشش کرتے تھے
کہ ایسی کوئی بات نہ لکھیں جس سے عوام خواہ مخواہ
شکوک و شبہ میں پڑ جائیں یونانی افکار و خیالات اور
اسرائیلیات سے بھی بچتے تھے ان کے ترجمہ کا کمال ان کا
اختصار اور ایجاز ہے تصوف اور تزکیہ نفس پر جو مضامین
لکھے ہیں وہ خود ہی کیلئے ہیں اور اس بات کو انہوں نے واضح
کر دیا ہے ترجمہ یوں کرتے تھے کہ عام فہم بھی ہو
اور قرانی الفاظ کی ترتیب زیادہ الٹ پلٹ نہ ہونے پائے
اس کے علاوہ اردو کی ادبی زبان استعمال کی ہے
ٹکسالی محاوروں سے گریز کرتے تھے اس لئے کہ ان کے
سمجھنے والے مقامی اور محدود ہوتے ہیں عام فہم ادبی زبان
سے سارے اردو دان مستفید ہو سکتے ہیں کسی آیت کے ترجمے
یا تفسیر میں مختلف مفسرین کی آراء میں اختلاف ہو تو مولینا نے
جس کو افضل سمجھا اس کی رائے لکھ دی ان کے ترجمے اور تفسیر
میں تقابلی جائزہ نہیں ہے اس لئے کہ اس سے عوام کے شش
و پنج میں پڑنے کا ڈر تھا[۱]

مکمل ترجمہ و تفسیر کے علاوہ تفسیر بیان القرآن کے کچھ خلاصے بھی لکھے گئے ہیں
(۱-۱۶) خلاصہ بیان القرآن تلخیص کی ہے مولانا محمد عیسیٰ الہ آبادی نے اور مختصراً
بیان القرآن کے تمام مضامین جمع کر دئیے ہیں یہ بھی غالباً طبع ہو چکا ہے[۲]

۱۔ قرآن حکیم کے اردو تراجم ص ۲۸۳ طباعت تفصیلات کیلئے دیکھئے اشرف الکتاب ص ۳۲۸-۳۲۹
۲۔ فہرست تالیفات حکیم الامت ص/۵۹۹

۶۔ (۲) ~~تسہیل و تلخیص~~ تفسیر بیان القرآن - تلخیص مولانا وصی اللہ خان اعظم گڑھی (الٰہ آبادی) یہ مالک انتظامی پریس کانپور سے شایع ہوئی ہے ۱؎
ایک تلخیص مولانا شبیر علی تھانوی کی طرف منسوب ہے معلوم نہیں وہ ظفر احمد عثمانی کی تلخیص سے الگ ہے یا وہی ہے ۔
مکمل بیان القرآن کے علاوہ ایک اور مختصر بیان القرآن بھی شایع ہوئی تفصیل سے ملاحظہ فرمایئں

۷۔ (۳) عکسی القرآن الحکیم مع ترجمہ وتفسیر بیان القرآن
اختصار شدہ مولینا ظفر احمد عثمانی تصحیح مولینا محمد احمد عثمانی ۔
اسمیں ترجمہ متن وعن شامل کردیا ہے البتہ تفسیر کی تلخیص کی اور صرف تفسیر کو بیان القرآن سے متن وعن شامل کردیا کچھ بھی اضافہ نہیں کیا ہے
متن کے ماتحت ترجمہ حاشیہ پر مختصر تفسیر ہے ۔
بڑی تختی میں ۵۵۲ سے صفحات پر مشتمل ہے
مولینا محمد احمد عثمانی نے اس مختصر بیان القرآن کے بارے میں فرمایا پہلے انڈیا میں چھپا تھا مگر غیر واضح تھا حروف کٹے اور مٹے ہوئے تھے ابا جان کی خواہش تھی کہ دوبارہ چھپے اسلئے میرے پاس مولوی نور احمد صاحب تشریف لائے اور مجھے تصحیح کا حکم دیا اور میں نے اسکی مکمل تصحیح اصل نسخہ سامنے رکھکر کردی اور اسوقت بحیثیت مصحح تفسیر پر میرا نام بھی انھوں نے طبع کیا تھا وہ نسخہ میرے پاس محفوظ ہے مگر دیگر نسخوں سے میرا نام غائب کر دیا ہے ۔
یہ نسخہ ادارۃ القرآن کراچی کے تفسیری اور سیپاروں کی شکل میں مسلسل شایع ہورہا ہے ۔ ۲؎

اس تلخیص کے علاوہ بیان القرآن کی ایک اور تلخیص تاج کمپنی سے مسلسل شایع ہورہی ہے تفصیلات ملاحظہ فرمائیں لیکن اس نسخہ کے تلخیص کنندہ کا نام مذکور نہیں ہے

۱؎ فہرست تالیفات حکیم الامت ص/ ۶۲
۲؎ مزید تفصیل دیکھئے عکسی رنگین قرآن مجید مترجم ومحشی مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ گارڈن ایسٹ کراچی
اس تلخیص پر مزید دیکھئے فہرست تالیفات حکیم الامت ص/ ۶۲

۸-(۲) القرآن الحکیم مع مکمل تفسیر بیان القرآن و ترجمہ از حکیم الامت
حضرت مولانا اشرف علی صاحب
تاج کمپنی لمیٹڈ طبع اول ۱۹۵۲ء میں شائع کرنیکا پروگرام
شروع کیا اور ۱۹۵۳ء میں شائع کردی۔
تفسیر ناقص ہے حاشیہ میں مینجنگ ڈائریکٹر تاج کمپنی
عنایت اللہ لکھتے ہیں کہ وہ حصہ جو عربی پر مشتمل تھا
ہمنے علماء سے مشورہ کرکے اسکو تفسیر سے نکال دیا ہے
تاکہ ہدیہ کم رہے لیکن ہو سکتا ہے کہ ہم آئندہ ایڈیشن
میں اسکو داخل کردیں ح۱
مگر اس کے ٹائٹل پر "مع مکمل" کا لفظ لکھا ہے
جس سے عوام دھوکہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں
لہٰذا یہ تفسیر جب ناقص چھاپی گئی تو مکمل نہیں لکھنا چاہئے
تھا۔ تفسیر کا طباعتی انداز یہ ہے کہ متن قرآن کے نیچے
ترجمہ ہے حاشیہ میں
ربط ماقبل مابعد سے پھر جن آیات کی تفسیر لکھی ہے
اسکے پہلے اور آخری حصے کو لکھکر ترجمہ کی وضاحت
کرتے ہیں اور اگر اہم عنوان ہو تو وضاحت سے
قبل اسکا عنوان بھی لکھدیتے ہیں
آخر میں مسائل السلوک کے عنوان سے قرآن سے
مستنبط مسائل تصوف کا تذکرہ ہے۔

۹۔ تقریر بعض البنات (غیر مطبوعہ) فی تفسیر بعض الآیات
مولانا کے خاندان کی بعض لڑکیوں نے مولانا سے قرآن مجید
کا ترجمہ پڑھا تھا اور اکثر آیات کی تفسیر و تقریر کو تحریر
میں ضبط کرلیا تھا وہ ایک مجموعہ ہو گیا اور اسکا نام
تقریر بعض البنات فی تفسیر بعض الآیات رکھا
مگر چھپا نہیں ح۲- شاید مخطوطہ کی شکل میں کسی پاس محفوظ ہو
یہ دراصل مولانا کی تفسیر ہی کہی جائیگی

۱۰۔ درس قرآن۔ حضرت تھانوی باقاعدہ لوگوں کو درس قرآن بھی دیتے تھے جسے بعض
لوگوں نے قلمبند کرلیا تھا ح۳ یہ درس قرآن تھانہ بھون میں ہوتا تھا اور غیر مطبوعہ ہے

ح۱ مقدمہ القرآن الحکیم مع مکمل بیان القرآن تاج کمپنی
ح۲ الحسن ص/ ۱۲۲
ح۳ مولانا اشرف علی تھانوی کی تفسیر بیان کا تحقیقی جائزہ مصنفہ ڈاکٹر ریحانہ ص/ ۲۶۳

حضرت تھانوی کی علوم القرآن پر تصانیف

تجوید سے عشق کے بارے میں لکھتے ہیں "اخیر زمانہ میں پانی پت کے قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی مرحوم
کی برکت سے قرآت سے ایک خاص مناسبت حاصل ہو گئی تھی
مولینا ایک دفعہ جب پانی پت گئے تو لوگوں نے ان کو
بالتصل کسی جہری نماز میں امام بنا دیا مولینا نے بے تکلف
کسی تصنع کے بغیر ایسی قرآت فرمائی کہ قاریوں نے تعریف
کی کہ صحت مخارج کے ساتھ تکلف سے بغیر اس قدر
مؤثر قرآت نہیں سنی۔ مولینا کی قرآت کی خصوصیت
یہ تھی کہ اس میں مخارج کی پوری صحت ہوتی تھی
لیکن لہجہ میں عام قاریوں کی طرح بناوٹ نہ تھی
اور نہ تحسین آواز کے لئے بتکلف اتار چڑھاؤ ہوتا تھا
بلکہ فطری انداز بلا تکلف حسب موقع گھٹتی بڑھتی رہتی
تھی اور تاثیر میں ڈوب کر نکلتی تھی کہ ہرچہ از دل خیزد بر دل
ریزد۔ ط۱ — تجوید و قرأت

علوم القرآن میں سے یہ پہلا فن ہے مولینا نے اس فن پر
حسب ذیل کتابیں تصنیف فرمائیں۔

۱۱۔ ضیاء الشمس فی اداء الھمس (اردو) تجوید میں یہ رسالہ صفت ھمس کی
ادائیگی کے بارے میں ہے ط۲ غالباً غیر مطبوعہ ہے۔

۱۲۔ تجوید القرآن (اردو) اس مختصر منظوم رسالہ میں بچوں کے
یاد کرنے کیلئے تجوید کے عام مسائل لکھے ہیں

۱۳۔ رفع الخلاف فی حکم الاوقاف (اردو)
اوقاف قرآنی کے بارے میں قاریوں میں جو اختلاف ہے
اس رسالہ میں اس کی توجیہ و تطبیق کی صورت
بیان کی گئی ہے ط۳

ط۱ ماہنامہ الحسن حضرت تھانوی نمبر ص ۱۱۸ ط۲ فہرست تالیفات حکیم الامت ص/۴۶۶ ط۳ ایضاً ص/۱۱۸

۱۴- جمال القرآن (اردو)
فن قرأت و تجوید کے میدان میں مولانا تھانوی کی کتاب
جمال القرآن سب سے اہم تصنیف ہے۔ اس کا نام اور
فصول کے عنوان بہت دلچسپ بھی ہیں اور مناسب بھی
جمال القرآن دراصل فن تجوید اور تحسین قرأت کی طرف
اشارہ ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے اس فن میں کمال اور
کتاب اللہ کو سنوار کر پڑھنے کا جمال میسر آتا ہے
فصول کو لمعات کا نام دیا گیا ہے کل چودہ لمعات ہیں یا چودہ
فصول ہیں جس طرح چودھویں کا چاند اپنی آن بان اور آب
و تاب سے کمال و جمال دکھاتا ہے گویا جمال القرآن کا مطالعہ بھی
اسی طرح زیب و زینت اور تحسین و تجوید میں کمال و جمال
کا وسیلہ ہے چنانچہ جمال القرآن کے مصنف خود
فرماتے ہیں- چاند کا پورا لمعہ بھی چودھویں رات کو ہوتا ہے
اور یہاں بھی چودھویں لمعہ کے ختم پر سب مضامین پورے ہو گئے
اسلئے یہاں پہنچ کر رسالہ کو ختم کرتا ہوں اللہ تعالی اسکو
نافع اور مقبول فرماوے طالب علموں سے خصوصی بچوں سے
خصوصی مکتوں سے رضائے مولی کا طالب ہوں۔
جیسا کہ کتاب کے آخر میں صراحت موجود ہے یہ کتاب
پانچ ماہ میں صفر ۱۳۲۲ھ کو پایہ تکمیل کو پہنچی تاریخ
ظہیر احمد تھانوی کے مطابق یہ کتاب جمال القرآن
کامل کے نام سے غالبا پہلی مرتبہ مطبع مجیدی کانپور
سے شائع ہوگی۔ ط
کتاب نہایت عمدہ جلی واضح دیدہ زیب تھی
نامعلوم سال اشاعت کا ذکر نہیں ملتا۔
شاید سال تصنیف و سال اشاعت ایک ہی ہو۔
مولانا تھانوی نے یہ کتاب مولوی حکیم محمد یوسف صاحب

---

(۱) جمال القرآن
(۲) ماہنامہ الحسن حضرت تھانوی نمبر ص/ ۲۷۸

مہتمم مدرسہ قدوسیہ گنگوہ کی فرمائش پر تصنیف فرمائی اسکے ماخذ میں قاری عبدالوحید صاحب کا رسالہ "ہدایۃ الوحید" سرفہرست ہے بلکہ مصنف کی صراحت کے مطابق جمال القرآن کافی حد تک ہدایۃ الوحید کی تسہیل ہے ۱ؔ

۱۵ — جمال القرآن کا سندھی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے ۲ؔ

مولانا تھانوی جمال القرآن کے بارے میں لکھتے ہیں

پس جہاں کسی کتاب کا نام نہ ہو وہ یا تو رسالہ ہدایۃ الوحید کا مضمون ہے اگر اسمیں موجود ہو ورنہ احقر کا مضمون ہے رسالہ ہدایۃ الوحید کے علاوہ جمال القرآن میں مولانا تھانوی نے جن ماخذ کی صراحت کی ہے ان میں سے حقیقۃ التجوید، درۃ الفرید، جہد المقل، اور رتیل الوقف بہت نمایاں ماخذ ہیں خصوصاً حقیقۃ التجوید سے تو جا بجا استفادہ کیا گیا ہے۔ جمال القرآن اور تنشیط الطبع کا عام فہم اور آسان اسلوب بیان یہ ظاہر کرتا ہے کہ مولانا تھانوی خود فن قراءت و تجوید پر کامل عبور رکھتے تھے کیونکہ سہولت و روانی اور اختصار وجامعیت جہاں اسلوب بیان کی امتیازی (خوبیاں) ہی ہوں ۳ؔ

۱ؔ ماہنامہ الحسن حضرت تھانوی نمبر ص ۲۷۹ و مقدمہ جمال القرآن
۲ؔ فہرست تالیفات حکیم الامت ص/۶۰۹ ۳ؔ مقدمہ جمال القرآن

وہاں صاحب اسلوب کا متعلقہ فن پر کامل عبور
اور پوری دسترس خود بخود ثابت ہوجاتی ہے
اس لحاظ سے مولانا تھانوی بذات خود ممتاز قراء میں
شامل ہوجاتے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کیونکہ زیارت
حرمین کے دوران مولانا تھانوی نے جہاں حاجی امداد اللہ
مہاجر مکی کی خدمت میں منازل سلوک طے کیں وہاں
مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں قاری عبداللہ مہاجر مکی سے
قراءت و تجوید کے فن میں کمال پایا ہے[1]

۱۶- زیادات علی کتب الروایات - (اردو)
اس میں قراءت کی غیر مشہور روایتوں کے سند ہیں یہ وجوہ
المثانی کے آخر میں بطور ضمیمہ ملحق ہے[2]

۱۷- ذنابات لطاف الروایات - (اردو)
یہ بھی روایات قراءت کے سلسلہ کا کتابچہ ہے اور یادگار حق القرآن کا ضمیمہ ہے رسالہ ہے[3]

یادگار حق القرآن - (اردو) مطبوعہ
اس میں قرآن مجید کے آداب اور تجوید کے مسائل کا مختصر
بیان ہے یہ تجوید القرآن کا اختصار اور ضمیمہ ہے[4]

۱۸- متشابہات القرآن للتراویح - (اردو)
رمضان میں قرآن پاک کے حفاظ کو تراویح میں قرآن سنانے میں
بعض مشہور مقامات پر جو متشابہات لگتے ہیں ان سے بچنے کے ان میں
چند قواعد کلیہ یعنی گر بعض آیات کے ضبط فرمائے گئے ہیں -

۱۹- وجوہ المثانی فی توجیہ الکلمات والمعانی (اردو)

۲۰- تنشیط الطبع فی اجراء السبع (اردو)

---

[1] ماہنامہ الحسن حضرت تھانوی نمبر ۲۷۹ [2] ایضاً [3] ایضاً [4] ایضاً
اور الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند ص/۴۰

۱۹ — آداب القرآن -

مصنف حکیم الامت مولانا قاری حافظ محمد اشرف علی تھانوی
متوفی ۱۳۶۲ھ نے ۱۳۲۸ھ میں یہ کتاب مکمل کی
اور ۱۳۷۰ھ میں احسن المطابع دھلی سے شائع ہوئی -
اسمیں قاری محمد عبدالوحید سابق صدر المدرسین شعبہ
تجوید وقرأت دیوبند نے قواعد ضروریہ کا اضافہ کیا ہے
. حضرت تھانوی نے اس میں علماء
اور عوام کو قرآن کی اہمیت اور پڑھنے کے طریقوں
سے آگاہ کیا اور بعض غلط خیالات کی تردید کی مثلاً
یہ خیال کہ بچوں کو قرآن پڑھنے کیلئے نہ بٹھانا چاہیے
اسلئے قرآن کی بے ادبی ہونے کا امکان ہے آپ نے
اسکی سختی سے تردید کی اور وہ لوگ جو اس قسم
کے نظریات رکھتے تھے یعنی ڈپٹی نذیر وغیرہ وہ بھی زندگی
کے آخر میں اسی نظریہ کے حامی ہوگئے تھے ہوسکتا ہے
یہ اثر اسی کتاب کا نتیجہ ہو . بہرحال یہ کتاب عوام
اور علماء دونوں کیلئے انتہائی مفید ہے آخر میں ضمیمہ تجوید
کے بنیادی قواعد مخارج و صفات وغیرہ کے
بیان میں ہے - حضرت تھانوی کی ایک اہم خصوصیت ہے
کہ آپ نے دیگر علماء دیوبند کی طرح اپنی تمام
کتابوں کے حقوق محفوظ نہیں رکھے تھا

ط آداب القرآن اور الحسن حضرت تھانوی نمبر ص ۲۷۹

حضرت تھانوی کی علوم القرآن پر دیگر تصانیف

۲۰- تصویر المقطعات لتیسیر بعض العبادات (عربی)

تفسیر بیضاوی میں حروف مقطعات کا جو مجمل و مغلق بیان ہے اس رسالہ میں بزبان عربی اس کو آسان کرکے بیان کیا گیا ہے جس سے حروف مقطعات کی تاویل کا ایک طریقہ معلوم ہوتا ہے ۱

۲۱- مولانا کے دو رسالے علم القرآن سے متعلق ہیں اور دونوں کا تعلق تصوف سے ہے ایک نام مسائل السلوک من کلام ملک الملوک (جن میں قرآنی آیات سے تصوف کے اصول اخذ کئے ہیں)

۲۲- دوسرے کا نام تائید الحقیقہ بالآیات العتیقہ ہے (عربی)

ان دونوں رسالوں کا موضوع قرآن پاک کی ان آیتوں کی تفسیر ہے جن سے سلوک کے مسائل مستنبط ہوتے ہیں ۲

۲۳- اعمال قرآنی - (اردو) مطبوعہ

قرآن مجید کی بعض آیات کے خواص جو بزرگوں کے تجربہ میں آئے ان کو بیان کیا گیا ہے ۳ اس کا سندھی اور بنگلہ میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے ۴

۲۴- خواص فرقانی - (اردو) مطبوعہ

اسکا موضوع بھی خواص قرآنی ہی ہے اسکا ایک اور حصہ ہے جسکا نام "آثار نبیانی" ہے ان رسائل سے مقصود عوام کو ناجائز غیر شرعی تعویذ گنڈوں اور عملیات سفلی سے بچاکر قرآنی آیات کے خواص کی طرف متوجہ کرنا ہے اور اس قسم کے بعض خواص احادیث میں بھی مروی ہیں ۴

علوم قرآن کے متعلق مختلف مباحث و مسائل تو مولانا کی ساری تصانیف مواعظ، ملفوظات اور رسائل میں ملتے ہیں اگر انکو یکجا کر دیں تو اچھی خاصی ضخیم کتاب ہو جائیگی مگر ان پر مستقل طور پر بعض کتابیں تصنیف فرمائی ہیں ۵

---

۱ الحسن ص/۱۲۲ ۲ ایضا ۳ ایضا ص/۱۲۲
۴ ایضا ص/۱۲۲ ۱ فہرست تالیفات حکیم الامت ص/۶۱۱-۶۱۰ اور اشرف السوانح ج/۳ ص/۲۴
۵ تفصیل دیکھئے فہرست تالیفات حکیم الامت ص/۱۹ تا ۱۹۰

۲۵- سبق الغایات فی نسق الآیات (عربی) مطبوعہ
یہ قرآن پاک کی آیات وسُوَر کے ربط ونظم پر عربی
میں ۱۵۹ صفحوں کی کتاب ہے جس کو ۱۳۱۶ھ میں
ڈھائی مہینوں میں تصنیف فرمایا اس میں مولینا نے
سورہ فاتحہ سے سورہ الناس تک تمام سورتوں اور ان کی
آیتوں کے ربط پر کلام فرمایا ہے اس کا بڑا حصہ
امام رازی کی تفسیر کبیر اور مفتی ابوالسعود بغدادی
المتوفی ۹۵۱ھ کی ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم
سے ماخوذ ومستنبط ہے جس کی تصریح کتاب کے دیباچہ
میں کردی گئی ہے ان دو کے علاوہ مولینا نے خود اپنے
اضافوں کو قال المسکین کہہ کر بیان فرمایا ہے یہ حصہ بھی اچھا خاصہ ہے
اور اخیر کی سورتوں میں زیادہ تر اضافات ہی ہیں
جن پر مؤلف نے ان سورتوں کے موضوع اور عمود کی
تعین فرمائی ہے چونکہ یہ امور زیادہ تر ذوقی [illegible] اسلئے ان ذوقیات
کی نسبت ہمیشہ رائیں مختلف ہوسکتی ہیں -
تاہم ان سے مولینا کے ذوق قرآنی کا اندازہ بہت کچھ ہوسکتا ہے
تفسیر البیان میں بھی ربط ونظم پر گفتگو التزام کے ساتھ کی گئی ہے [1]
۲۶- اشرف البیان لما فی الحدیث والقرآن (اردو)
مولینا کے چند مواعظ سے ان کے ایک معتقد وخادم
نے اُن اقتباسات کو یکجا کردیا ہے -
جن میں آیات قرآنی اور احادیث کے متعلق لطیف
نکات وتحقیقات ہیں مگر یہ کام بہت مختصر ہے
ورنہ اس کام کو اگر زیادہ پھیلاؤ کے ساتھ کیا جاتا تو اس کے
کئی حصے مرتب ہوسکتے تھے [2]

---

[1] مقدمہ سبق الغایات فی نسق الآیات مطبوعہ/ فضلاء دارالعلوم ص/۱۶
اور ماہنامہ الحسن حضرت تھانوی نمبر ص/ ۱۲۲ اب یہ نایاب ہے ایک نسخہ مجلس علمی
کراچی میں محفوظ ہے - ہندوستانی مفسرین اور انکی عربی تفسیریں ص/۲۸۹ الثقافۃ الاسلامیۃ ص/۵۲
[2] ماہنامہ الحسن حضرت تھانوی ص/ ۱۲۲ اس کام کو مزید افراد نے
بھی کیا ہے مگر غالبًا شایع نہیں ہوسکا ہے - اسطرح کے نام اشرف البیان فی
علوم الحدیث والقرآن حضرت تھانوی کے مواعظ میں موجود آیات واحادیث کے اہم نکات بیان
کردیے ہیں ہے دیکھئے فہرست تالیفات حکیم الامت ص/۶۰۱

احکام القرآن

۲۷- دلائل القرآن علی مسائل النعمان - (عربی)
مولانا کو حضرت امام اعظم رحمہ کی فقہ سے جو شغف تھا وہ ظاہر ہے ان کا ملات سے خیال تھا کہ احکام القرآن ابوبکر حصاص رازی اور تفسیرات احمدیہ ملا جیون کی طرح خاص اپنی تحقیقات اور ذوق قرآنی سے ان آیات اور ان کے متعلق مباحث و دلائل کو یکجا کر دیں جن سے فقہ حنفی کے کسی مسئلے کا استنباط و استخراج ہو لیکن یہ کام انجام نہ پا سکا آخر میں یہ خدمت انہوں نے اپنے مسترشد خاص مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کو سپرد فرمائی کہ وہ ان کی ہدایت کے مطابق اسکو تالیف فرمائیں - مفتی صاحب کے علاوہ دیگر حضرات کو بھی حصہ داری سونپی گئی جن میں مفتی جمیل صاحب ابھی تک اپنے حصہ کا کام مکمل نہیں کر سکے ہیں دیگر افراد نے مکمل کر لیا ہے ص۱

۲۸- تفسیر سورہ یوسف (اردو) یہ الگ ترجمہ و تفسیر کی شکل میں شائع ہو چکی ہے یہ بیان القرآن کے علاوہ مستقل لکھی گئی ہو ص۲

۲۹- تفسیر المواعظ (اردو) مرتبہ محمد مصطفی بجنوری حضرت تھانوی کے مواعظ میں آیات تفسیریہ کی تفاسیر کو یکجا کر دیا ہے ص۲

۳۰- السنفا الا... مولانا ظفر احمد عثمانی نے سوال و جواب کی شکل میں بیان القرآن سے مختلف مضامین جمع کر دیے ہیں ص۳

۳۱- قرآن کریم کے حقوق (اردو) یہ حقوق قرآن کے نام سے حضرت تھانوی کے مواعظ کی تسہیل کر کے شائع کیا گیا ہے ص۴

۳۲- حواشی تفسیر حل القرآن (اسم مصنف) مولانا حبیب احمد کیرانوی کی درخواست پر تفسیر پر نظر ثانی کی اور جگہ جگہ حواشی کا اضافہ بھی کیا ص۵

ص۱ دلائل القرآن علی مسائل النعمان ...
ماہنامہ الحسن ص ۱۲۳ ص۲ الثقافۃ الاسلامیۃ فی الهند ص ۱۷۰
ص۲ فہرست تالیفات حکیم الامت ص ۵۹۹
ص۳ ایضا ص... ص۴ ایضا ص ۶۱۴
ص۵ دیکھئے مقدمہ تفسیر حل القرآن اور اسی مقالہ میں حبیب احمد کیرانوی کے ذیل میں

۳۳۔ القول الدافع فی تحقیق امکان الابداع (اردو) یہ مقام ایوب، یحییٰ، الیاس، ھارون اور یونس علیہم السلام پر مشتمل ہے

۳۴۔ نعم العون فی تحقیق توبہ فرعون فرعون کی توبہ پر تحقیق ہے غالباً ابن عربی کی فکر توبہ فرعون پر نقد ہے[1]

۳۵۔ ترجمہ قربات عند اللہ (اردو) یہ قرآنی ادعیہ کا اردو ترجمہ ہے[2]

۳۶۔ مناجات مقبول (اردو) اسمیں دوسو سے زائد قرآن و حدیث کی دعائیں ہیں ترجمہ عبدالماجد دریا آبادی ۱۵۵ص میں مطبوعہ عرفان اکیڈمی لاہور

۳۷۔ تفسیر آیۃ لا یبدین زینتھن (انگریزی) یہ پردہ پر انگریزی میں کتاب ہے غالباً مولانا تھانوی کے کسی وعظ یا کتابچہ کو کسی صاحب نے انگریزی میں ترجمہ کردیا ہے[3]

۳۸۔ تنزیہہ القرآن عن استبدالہ بالترجمان (اردو) انوار احمدی لاھور سے ۱۳۳۲ھ میں چھپی تھی

۳۹۔ عنوانات التصوف (اردو) دو حصے ہیں۔ قرآن سے تصوف کے بارے میں احکام جمع کردئے ہیں[4]

۴۰۔ التعمیم لتعلیم القرآن (اردو) ۱۶ صفحات پر دھلی سے شایع ہوئی

۴۱۔ قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار (اردو)[5]

۴۲۔ یاایھا المزمل کی تفسیر اور اس کا بیان (اردو)[6]

۴۳۔ ولو یؤاخذ اللہ الناس کی تحقیق (اردو)[7]

۴۴۔ الرفیق فی سواء الطریق (اردو) یہ تصوف کی کتاب ہے اسمیں بہت سے قرآنی مضامین جمع کردئیے ہیں[8]

۴۵۔ بوادر النوادر (اردو) اسمیں ضمناً بیشمار قرآنی آیات و مضامین موجود ہیں[9]

۴۶۔ تفسیر آیۃ الاسریٰ (اردو) یہ بقول مضمون نگار سیارہ ڈائجسٹ نشر الطیب اور امداد صابری کے ساتھ شایع ہوئی ہے[10]

۴۷۔ الفاظ القرآن (اردو) الوصل والفصل الذکر مع بالاملاء یہ والا مایہ یہ پھر کتابچہ کی شکل میں شایع ہوگیا اس کا ایک نسخہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی لائبریری میں ہے اور دوسرا دارالعلوم دیوبند میں بھی تھا

۴۸۔ التواجہ بما یتعلق بالتشابہ (اردو) یہ متشابہات پر مشتمل ہے بیان القرآن کا جزء القرآن میں چھپ چکی ہے[11]

۴۹۔ ظہور القرآن (اردو) ثابت کیا ہے کہ بچہ کا قرآن حفظ کرنا ہے قرآن کا اعجاز ہے ایسے واقعات جمع کردئیے ہیں[12]

۵۰۔ تمہید الفرش فی تحدید العرش (اردو) استوی علی العرش کے بارے میں تفسیر کے موضوع پر ہے[13]

۵۱۔ تبصیر الرجاج (اردو) معراج میں تفسیری آیات کے موضوع پر ہے[14]

۵۲۔ حاشیہ تفسیر جلالین[15]

۵۳۔ الفرقان فی قرأۃ أم القرآن[16][15]

---

[1] فہرست تالیفات حکیم الامت ص ۲۴ اور ص/۲۱۵ [2] ایضا ص/۶۱۶

[3] ایضا ص/۶۰۸ [4] ایضا ص/۶۰۱

[5] ایضا ص/۵۹۳ [6] ایضا ص/۵۸۲ [7] ایضا ص/۵۹۱ [8] ایضا ص/۵۹۶

[9] ایضا ص/۵۳۲ [10] فہرست تالیفات حکیم الامت ص ۲۲ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۳/ ص/۲۴۲ [11] ایضا ص/۲۰۶

[11] ماھنامہ الحسنی ص/۲۵ [12] ایضا ص/۲۰۳ [13] ایضا ص/۲۰۶ [14] ایضا

[15] مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدیر ماھنامہ دار العلوم کی ذاتی ڈائری سے اس کا پتہ چلا ہے ورنہ اور کسی نے اس جانب کا ذکر نہیں کیا ہے مولانا کے پاس اس کا حوالہ نقل ہے ماھنامہ القاسم دیوبند ستمبر ۱۹۹۱ [16] ایضا دسمبر ۱۹۹۱

مختلف تراجم وتفاسیر قرآن کی اصلاح کے لئے لکھی گئی تصانیف

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی تفسیری خدمات و اصلاحات
کی تفصیل معلوم کرنے کے لئے ان رسائل کو دیکھنے کی ضرورت ہے
جو تفسیر بالرائے کرنے والوں کی اصلاحات کے طور پر
لکھے گئے ہیں جن کا مختصر تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

۵۴- اصلاح تفسیر سرسید - (اردو)

یہ رسالہ حضرت حکیم الامت تھانوی کے فتاوی کی جلد ۶/ ص/ ۲۷۵ / ص/ ۲۲۲ تک شائع ہو چکا ہے اسکا مختصر تعارف حضرت حکیم الامت کے قلم حقیقت رقم سے ہی ملاحظہ فرمائیے - ۱۹۰۷ء میں ایک مصلحت دینیہ سے بعض خیر خواہان اسلام کی فرمائش پر کچھ اس عقائد زائغہ "تفسیر قرآن" مصنفہ سرسید سے بہت ہی معمولی اور سرسری نظر سے بطور نمونہ کے زبان فارسی میں ایک جدول کی شکل میں جمع کئے گئے تھے اسکا مسودہ یادداشت کے کاغذات میں محفوظ رہا اب بعض احباب کی یہ رائے ہوئی کہ اسکی اشاعت دوسروں کے لئے نافع ہوگی اور اس کے ساتھ یہ مشورہ بھی دیا گیا کہ اگر ساتھ ساتھ ان معتقدات کی وجہ بطلان کا بھی ذکر ہو جائے تو مزید فائدے کی صورت ہے لہذا مزید فائدہ کے لئے یہ مشورہ قبول کیا گیا اور اسے شائع کر دیا گیا — اھ

۵۵— نموذج بعض معتقدات ابن العوج (اردو) یہ بھی سرسید کی تفسیر پر تنقید کی کتاب ترتیب دی تھی معلوم نہیں طبع ہو سکی یا نہیں ۲؎ لیکن دوسری جگہ ذکر ہے کہ سرسید کی تفسیر قرآن کے عقائد ضالہ جمع فرمائے تھے بعد میں جواباًت کے ساتھ علیحدہ کتابی شکل میں طبع کیا گیا یعنی چھپ چکی ہے ۳؎

۱؎ امدادالفتاوی مطبوعہ انڈیا ج ۶ ص ۲۷۵ اور ماہنامہ الحسن ص ۲۳۰

۲؎ فہرست تالیفات حکیم الامت ص ۲۱۲

۳؎ ایضا ص ۲۱۳

٥٦- اصلاح ترجمہ دہلوی - (اردو)

اردو میں شاہ عبدالقادر صاحب اور حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کے جو ترجمے شائع تھے وہ عمدہ تھے

مگر نئے زمانہ میں پہلے سرسید نے بعض تفسیر اور پھر شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب نے اپنے نئے اردو ترجمے شائع کئے تو انہوں نے پہلی دفعہ یہ کوشش کی کہ جدید عقائد کو پیش نظر رکھ کر ترجمہ کریں اور اولین توجہ زبان کی طرف رکھیں اور اقوال سلف کی پرواہ نہ کریں اس طرز عمل نے علماء کو مضطرب کر دیا اور ان کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اسکی اصلاح کی جائے مولینا تھانوی نے اپنا ترجمہ اسی ضرورت سے مجبور ہو کر کیا مگر اسی پر کفایت نہیں کیا بلکہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم کے ترجمہ کو بغور پڑھا اور اس کے اغلاط پر نشان دیکر ایک رسالہ اس ترجمہ کی اصلاح پر لکھا ٢١

٥٧- اصلاح ترجمہ حیرت - (اردو)

مولوی نذیر احمد صاحب کے ترجمہ کی عام اشاعت نے دہلی کے ایک بلند بانگ اخبار نویس مرزا حیرت کو حیرت میں ڈال دیا اور انہوں نے پہلے تو ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے ترجمے پر اعتراضات شروع کئے اور پھر اپنا ترجمہ چھپوایا جس کی نسبت عام طور سے مشہور ہے کہ وہ لکھنؤ کے ایک عالم کا کیا ہوا ہے لیکن نام سے وہ مرزا صاحب کے چھپا ہے کیونکہ مرزا صاحب خود عربی سے نابلد تھے بہر حال مولینا نے اس ترجمہ کے اغلاط کی اصلاح پر بھی ایک رسالہ تالیف فرمایا ہے ٢٣

---

٢١ ماہنامہ الحسن ص/١٢١ ص/ ٢٣٠ مزید شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی تحقیق مقدمہ تفسیر عثمانی مطبوعہ مطبع مجیدی و مطبوعہ فہد سعودی عرب میں ملاحظہ فرمائیں

٢٢ شبہ ہوتا ہے یہ ترجمہ قرآن مولانا عبدالشکور لکھنوی کا ہو انکا ترجمہ قرآن غیر مطبوعہ ہے اور مخطوطہ بھی معلوم نہیں کہاں ہے دیکھئے سوانح اسی مقالہ میں

٢٣ ماہنامہ الحسن ص/١٢١ ص/٢٣٠

۵۸۔ التقصیر فی التفسیر ۔ (اردو)

بعض معاصر علماء نے اردو میں قرآن شریف پر حواشی لکھے ہیں جن میں ربط آیات کا خاص طور سے اظہار کیا گیا ہے اور آیات کو بتاویل وا عتبار سیاسی مسائل پر منطبق کیا ہے اور اس تاویل واعتبار میں کہیں کہیں حد اعتدال سے قلم باہر نکل گیا ہے مولٰنا نے ان تاویلات بعیدہ پر تنبیہات لکھی ہیں ہ۱

تیس صفحہ کا یہ رسالہ اصول تفسیر کا جامع اور تفسیر بالرائے پر علمی اعتبار سے تحقیق میں نہایت مفید رسالہ ہے بعض معاصرین اہل علم کے طرز عمل سے جو پڑھا ہر معبر پا تھا کہ علم اعتبار کو تفسیر میں داخل کر دیا ہے اس کی اصلاح اس رسالہ میں عمدہ طریقہ پر کی گئی ہے

اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ جن احکام کو نصوص کی طرف مستند کیا جاتا ہے وہ دو قسم کے ہیں

ایک قسم وہ ہے کہ وہ نصوص ان احکام پر ایسے طریقہ سے دلالت کرتے ہوں کہ جو علماء مجتہدین کے نزدیک معتبر اور کتب اصول و عربیت میں مدون ہیں یعنی یہ دلالت اگر بطور نص کے ہو تو اسکا نام تفسیر ہے خواہ قطعی ہو یا ظنی اور اگر بطور استنباط کے ہے تو اسکا نام فقہ اور اجتہاد ہے -

معلوم ہے کہ فقہ کتاب وسنت سے علیحدہ چیز نہیں ہے بلکہ کتاب وسنت سے مستنبط شدہ احکام کا نام ہے

دوسری قسم وہ احکام ہیں کہ وہ نصوص ان احکام پر وجوہ معتبرہ سے دلالت نہیں کرتے -

لیکن جن احکام کو ان نصوص کی طرف مستند کیا ہے ان احکام کو ان نصوص کے مدلولات سے ایک مناسبت و مشابہت ہے اس لئے اس مشابہت کے سبب اس حکم کو اس نص کے ذیل میں بطور تشبیہ

ہ۱ ماہنامہ الحسن ص/ ۱۲۱ اور فہرست تالیفات حکیم الامت

سے ذکر کر دیا جاتا ہے لیکن اس قسم کے احکام کو مدلول نص اور ثابت بالنص کہنا یقیناً تفسیر بالرائے اور تحریف ہے ہاں اگر مدلول نص نہ کہا جائے تو تحریف اور تفسیر بالرائے کی حد سے نکل گیا۔

پھر اگر وہ حکم دین میں مطلوب ہے اسکی علامت یہ ہے کہ دوسری نصوص بوجوہ دلالات معتبر قسم اول مقصوداً ثابت ہو تب تو جائز ہے اور ہمیشہ امت میں معمول بہہ رہا ہے خاص طور پر صوفیائے کرام میں اسکا نام علم اشارہ ہے اور اگر وہ حکم دین میں معتبر نہ ہو گو خواہ فی نفسہ صحیح ہی ہو جس کی علامت ابھی مذکور ہوئی وہ ناجائز اور داخل غلو ہے۔

جیسے آیت۔ وان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم سے یہ حکم ثابت کیا گیا ہے کہ اگر از ممالک خارجہ کسان را برائے ترتیب وغیرہ قوم خود طلبانیدہ شود درست است۔ سے یہ حکم جواز طلب از ممالک غیر گو فی نفسہ صحیح ہے مگر شرعاً مطلوب و مقصود نہیں تو اس حکم کا استناد قرآن کی طرف یقیناً غلو ہے بخلاف احکام صوفیاء کے کہ وہ دین میں یقیناً مطلوب ہیں جیسے قصہ ذبح بقرہ بنی اسرائیل سے نفس کشی کا استنباط کیا گیا ہے کہ خود نفس کشی حکم شرعی اور دین میں مطلوب اور دوسری نصوص سے مقصوداً اور ثابت ہے۔

ف: ماہنامہ الحسن ص/ ۲۳۲ ص/ ۲۲۳

ممکن ہے یہ تنقید مولانا عبید اللہ سندھی کے تفسیری حصوں پر ہو۔ یا مولانا احمد علی لاہوری کے ترجمہ قرآن پر ہو۔ قرآن حکیم کے اردو تراجم سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ مولانا احمد علی لاہوری کی تنقید میں تصنیف فرمایا ہے دیکھئے ص/۱۲۶ الرشید، دیوبند نمبر ص/ ۶۷۷

۵۹- توحید الحق - (اردو)

یہ رسالہ اس مسئلہ کی تحقیق کیلئے لکھا گیا ہے کہ آیا اہل اسلام کے علاوہ دوسرے اہل ادیان وملل بھی ناجی ہیں کیونکہ اس زمانے میں بعض اہل قلم نے اس کا دعوی کیا اور تصنیف کی شکل میں اسکو شائع بھی کر دیا۔[۱] حالانکہ یہ مسئلہ قطعی اور ضروریات دینی میں سے ہے کہ سوائے دین اسلام کے کوئی بھی ناجی نہیں۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ جن آیات کریمہ کا اس مسئلے سے تعلق ہے اور ان میں تلبیس وتدلیس سے کام لیا جا رہا ہے ان کا ایک معتدبہ حصہ مع صحیح تفسیر کے بطور نمونہ کے جمع کر دیا جائے اس تحریر کا نام توحید الحق ہے۔

یعنی دین حق کے واحد منبر متفرد ہونے کا اثبات اس رسالہ میں بیس آیات مقدسہ کی تفسیر مع ترجمہ کے فرمائی گئی اور اس مدعی کی تدلیس وتلبیس کا پردہ اچھی طرح چاک کیا گیا اور درمیان میں جا بجا کثرت احادیث کریمہ سے بھی استدلال فرمایا گیا ہے

یہ رسالہ ۱۳۵۸ھ میں تحریر ہوا اور امداد الفتاوی ص ۶۵۶ سے ص ۶۸۹ تک پھیلا ہوا ہے[۲]

۶۰- رسالۃ ملاحۃ البیان فی فصاحۃ القرآن (اردو)

ضلع اعظم گڑھ سے ایک اہل علم نے قرآن مجید کے بعض الفاظ کے بارے میں اظہار خیال کیا تھا کہ وہ محض سجع کیلئے غیر انسب ہیں اور اسمائے سور سورتوں کے مضمون کی طرف رہبری نہیں کرتے اس سلسلے میں ایک مضمون اخبار اہلحدیث ۱۸ رجون ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا اسکا تعاقب اخبار مہری دہلی حکیم مولانا ... نے کیا گیا اور ان دونوں اخباروں کے تراشے حضرت حکیم الامت تھانوی کی خدمت میں پیش کئے گئے ہیں[۳]

---

[۱] یہ غالبا مولانا ابوالکلام آزاد کے رد میں لکھا ہے جنھوں نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں ابتداءً اسی فکر کا اظہار کیا تھا مزید تنقید مولانا یوسف بنوری کی یتیمۃ البیان مقدمۃ مشکلات القرآن انور شاہ کشمیری میں دیکھئے ۔ یہ فکر دراصل بعض مصری علماء کی تھی۔ [۲] دیکھئے امداد الفتاوی ج/۶ ص/۶۵۶ اور المنار ص۲۲۱

[۳] ماہنامہ الحسن ص/ ۲۲۱

حکیم الامت نے اس پر یہ رسالہ تالیف فرمایا
اور آیت انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہٗ عوجا ۔
سے استدلال فرماتے ہوئے فرمایا عوج مقابل ہے استقامت
کا کسی شئے کی استقامت یہ ہے کہ اس میں کسی قسم
کا اختلال نہ ہو پس عوج عام ہوگا ہر اختلال سے
اور یہ نکرہ ہے تحت نفی کے پس ہر قسم کا عوج
منفی ہوا ان نصوص قطعیہ سے قرآن مجید کا ہر قسم
کا نقص سے منزہ ہونا
۔ ثابت ہوتا ہے ط۱

۶۱۔ اصلاح تفسیر ماجدی ۔ (اردو)
مولانا عبد الماجد دریا آبادی کے مکتوبات سے معلوم ہوتا ہے
مولانا نے اردو تفسیر لکھتے ہوئے تقریباً نصف قرآن تک مولانا تھانوی سے اصلاحات
لی ہیں ط۲

۶۲۔ رفع البناء فی نفع السماء ۔ (اردو)
یہ الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناءً کی تفسیر ہے جس میں آسمان
کے فوائد بیان کئے گئے ہیں یہ درحقیقت ایک سوال کے جواب میں لکھی تھی ط۳

۶۳۔ احسن الاثاث فی النظر الثانی فی تفسیر المقامات الثلاث ۔ اردو
یہ سورہ بقرہ کی تین آیتوں کی تفسیر پر نظر ثانی فرمائی ہے ط۴

۶۴۔ الہادی للحیران فی وادی تفصیل البیان (اردو)
لاہور کے ایک بزرگ مولانا ذوالفقار علی دیوبندی نے قرآنی مطالب کو چھ جلدوں میں
تفصیل البیان فی مقاصد القرآن کے نام سے جمع کیا تھا مؤلف کی درخواست
پر حضرت تھانوی کو جو اس کتاب میں جو نقائص نظر آئے انہیں نمایاں کر دیا
تاکہ اصلاح ہو سکے ط۵

۶۵۔ حواشی و اصلاح تفسیر حل القرآن مصنفہ مولانا حبیب احمد کیرانوی۔
آپ نے مصنف کی فرمائش پر انکی تفسیر پر حواشی لکھے اور اصلاحات کیں ط۶
۔ اصلاح تفسیر سورۃ الکہف مصنفہ ابوالکلام آزاد ابوالکلام آزاد نے تفسیر میں
ایک انسانی تصویر شائع کر کے شائع کر دی تھی اس پر حضرت تھانوی نے دلائل کے ساتھ نقد لکھ کر
ارسال کیا دیگر علماء سے بھی تصدیقات حاصل کیں جواباً ابوالکلام نے تصویر نکال دیا اور اگلے ایڈیشن میں شامل کرنا منع کر دیا ۶۶

ط۱ امداد الفتاویٰ ج ۲/ ص ۵۷۴
: اور ماہنامہ الحسن ص ۲۳۱/ یہ غالباً مولانا حمید الدین فراہی کی فکر
پر تنقید ہے ۲؎ خطوط ماجدی اور حکیم الامت نقوش و تاثرات عبد الماجد دریا آبادی مزید دیکھئے سوانح
عبد الماجد اسی مقالہ میں ط۳ ماہنامہ الحسن ص/۱۲۲ ط۴ ایضاً
ط۵ ایضاً ص ۱۲۲/ اور دیکھئے فہرست تالیفات حکیم الامت ص ۱۳۳/ ط۶ مقدمہ تفسیر حل القرآن
ط۷

دیکھئے ذیل میں

حضرت کی کتابیں لاکھوں کی تعداد میں آپ
کی زندگی میں چھپیں لیکن آپ نے ان کے حقوق محفوظ
نہیں کئے۔
جو چاہے ان کتابوں کو چھاپ سکتا ہے۔

حضرت تھانویؒ فرماتے تھے۔
تھوڑے وقت میں اتنی تصانیف کا ہو جانا
یہ سب حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے
حضرت تھانویؒ کو اردو کا محسن اعظم کہا جاتا ہے
آپ کی اکثر کتب اردو میں ہیں [1]

حضرت تھانوی کی بیشمار کتب کا عربی، انگریزی، گجراتی
برمی، ناگری، کنڑی، بنگلہ، اردو، سندھی، پشتو، اور دیگر
زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے کاش کوئی انکی فہرست مرتب کر دے [2]
مولانا تھانوی پر مختلف ریسرچ ورک ہو رہے ہیں کچھ شائع
ہو چکے کچھ ہونے والے ہیں انہی سے چند یہ ہیں
ڈاکٹر اعجاز بیگم نے "مولانا اشرف علی تھانوی کی تفسیر بیان القرآن کا تحقیقی و تنقیدی
جائزہ" کے عنوان سے P.H.D مقالہ لکھا ہے اور طبع ہو چکا اس تھیسس کے سرا جو بھی شامل
مولانا عبد القادر آزاد نے "مولانا اشرف علی تھانوی کی قرآنی خدمات" کے
عنوان سے پنجاب یونیورسٹی میں P.H.D کا مقالہ لکھا ہے طبع ہونے والا ہے
ایک صاحب استاذ مفتاح العلوم جلال آباد نے "مولانا تھانوی کی تصنیفی خدمات" پر
سندھ یونیورسٹی میں P.H.D کا مقالہ لکھا ہے
ایک مقالہ P.H.D "مولانا تھانوی بحیثیت ماہر نفسیات" بھی لکھا گیا ہے

---

[1] ماہنامہ الحسن حضرت تھانوی نمبر ص ۶۰ مزید دیکھئے علماء دیوبند اور اردو ادب ص ۶۹
مولانا اشرف علی تھانوی اور تحریک آزادی ص/۳۵
دیگر علوم پر جملہ تصانیف کے لئے ملاحظہ کیجئے فہرست تالیفات حکیم الامت
مفتی اعظم پاکستان نمبر ص/۲۲۶ نزھۃ الخواطر ج/۸ ص/۵۶
حدیث نبوی کے اردو تراجم ص/۱۶۸

[2] فہرست تالیفات حکیم الامت ص/۶۱۲

م

مولانا حسین علی نقشبندی میانوالی۔

۱۳۶۳ھ

۱۹۴۴ء

آپ بچھراں ضلع بنوں میں پیدا ہوئے ۱۲۸۳ھ میں
یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۱۲۸۵ھ میں۔
وہیں نشو ونما ہوئی درسی کتابیں علاقہ کے علماء سے پڑھیں
تمام درسی کتابیں مولانا احمد حسین سیالکوٹی سے پڑھیں
حدیث مولانا رشید احمد گنگوہی سے پڑھیں
درس میں انکے اسباق۔ ضبط کیا۔
آپ ۱۳۶۳ھ میں وفات پائی
درس قرآن و حدیث آپ کا خصوصی شغل تھا
صحاح بخاری لکھتے ہیں مولانا رشید احمد گنگوہی سے
حدیث پڑھی اور سند حاصل کی ۱۳۰۲ھ میں
حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی کی خدمت میں حاضر
ہو کر تفسیر پڑھی
مضامین کے استحضار اور آیات اور سورتوں کا ربط
بیان کرنے میں تو اپنی نظیر آپ تھے
حضرت مولانا احمد علی لاہوری فرماتے تھے کہ حضرت
مولانا حسین علی کاملین میں سے تھے آپ قرآن کے
عاشق تھے

مولانا نے برصغیر میں جس قرآنی تحریک کا آغاز
کیا تھا آج وہ بام عروج پر پہنچ گئی ہے
نمونہ کے طور پر مختصر فہرست پیش کی جا رہی ہے۔

۱۔ نزھۃ الخواطر ج/۸
مشاہیر علماء ج/۲ ص/۱۳۴
معارف قرآن ص/۲۶۸
علماء دیوبند اور علم حدیث ص/۹۰
روزنامہ جنگ کراچی ۱۱/اکتوبر ۱۹۹۱ء

رئیس المفسرین مولانا حسین علی الوانی رحمہ اللہ کے تلامذہ کرام کی گرانقدر اور بیش بہا تفسیری خدمات ــ ایک جائزہ

(۱) تفسیر جواہر القرآن (تین جلد) شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان

(۲) حاشیہ قرآن مجید 〃 〃 〃

(۳) تفسیر انوار التبیان فی اسرار القرآن: شیخ الحدیث مولانا قاضی شمس الدین

(۴) العرفان فی اصول القرآن (عربی) شیخ القرآن حضرت مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ پنج پیر

(۵) مل الناظرین فی طبقات المفسرین (عربی)

(۶) التبیان فی تفسیر ام القرآن (عربی) شیخ القرآن مولانا عبد السلام صاحب

(۷) تنشیط الاذہان (عربی) 〃 〃 〃

(۸) الارواح العالقۃ فی تفسیر سورۃ الفاتحۃ عربی 〃 〃 〃 〃

(۹) تفسیر نثر المرجان (عربی) حضرت مولانا محمد افضل خان (سوات)

(۱۰) تفسیر بحر المرجان (اردو) ولی سید صاحب (ٹمالو خان)

(۱۱) سمط الدرر (خلاصۃ القرآن) عربی شیخ القرآن مولانا محمد طاہر پنج پیر

(۱۲) الدرر المنثورہ فی ربط الآیات والسورۃ (اردو)
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد امیر بندیالوی رحمہ اللہ

(۱۳) خلاصۃ القرآن: حضرت مولانا عبد الغنی جاجروی (رحیم یار خان)

(۱۴) تفسیر سورہ فاتحہ: حضرت مولانا محمد زمان سنگوالوی:

(۱۵) تفسیر فیض الجلیل فی تسہیل التنزیل (اردو) مولانا سید محمد حسین شاہ نیلوی

(۱۶) خلاصۃ البیان من کلام الرحمٰن (اردو) 〃 〃 〃 〃

(۱۷) مختصر ترین خلاصۃ القرآن (اردو) 〃 〃 〃 〃

(۱۸) بامحاورہ مربوط اور مسلسل بیان قرآن المعروف بہ تدریس قرآن (اردو) 〃 〃 〃 جلدے ۲

(۱۹) مقدمہ کتاب التوحید (اردو) حضرت مولانا عبد الغنی جاجروی (رحیم یار خان)

---

(۱) تفسیر تیسیر القرآن جو آپ کی تفسیر ہے دیکھئے مولانا حسین علی کے ذیل میں

(۲) احسن التفسیر المعروف بہ تفسیر بے نظیر ص ۳۰۰ حدہ

تصنیف

(۱) بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان (اردو)[1]
یہ قرآن کریم کی آیات وسور کا باہم ربط بیان کرنے اور تفسیری نکات اور خاص خاص الفاظ کی تشریح اور مشکلات کے حل پر مشتمل ہے اس کو اثنا ئے درس میں مولانا غلام اللہ خان صاحب اور مولانا نذیر حسین شاہ صاحب نے تلخیص کیا ہے یہ کتاب تفسیر میں بہت عمدہ ہے

(۲) تبیان فی تفسیر القرآن (اردو) قدیم نام[2]
تفسیر بے نظیر ہے اس میں قرآن کریم کی تمام سورتوں کا الگ الگ خلاصہ درج کیا گیا ہے

الدر المنثورات فی ربط السور والآیات (اردو)[3]
(یعنی قرآن مجید کی تمام سورتوں اور آیتوں اور خلاصہ جات کا مجموعہ)
یہ دراصل مولانا حسین علی کی افادات کا مجموعہ ہے جسے مولانا امیر صاحب نے جمع کیا اور ثنائی پریس سرگودھا سے شائع کیا: ۳۲۰/ص

موصوف کا انداز تفسیر یہ ہے

(۱) سابقہ سورت سے ربط بیان کرنا مثلا ربط سورہ یسین با سورہ فاطر۔

(۲) پھر سورت کا تفسیری خلاصہ بیان کرتے ہیں مثلا تفسیر خلاصہ یسین

(۳) اس سورت کا حاصل کلام بیان کرتے ہیں مثلا حاصل سورہ یسین

(۴) پھر اس سورت کا مختصر بیان کرتے ہیں مثلا مختصر خلاصہ سورہ یسین

(۵) اور سب سے آخر میں ایک جملہ میں اس سورت کا خلاصہ بیان کر دیتے ہیں اور اسکا عنوان دیتے ہیں: مثلا خلاصہ در خلاصہ سورہ یسین:

---

[1] بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان
[2] تبیان فی تفسیر القرآن
[3] الدر المنثورات فی ربط السور والآیات

مولانا عبید اللہ سندھی

۲۲/ اگست ۱۹۴۴ء یکم رمضان ۱۳۶۳ھ

مولانا اپنا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں

میں ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں چیانوالی میں پیدا ہوا۔ جمعہ کا دن تھا تاریخ ۱۰/ مارچ ۱۸۷۲ء بمطابق ۱۲/ محرم ۱۲۸۹ھ تھی ۲

خاندان کا اصل پیشہ زرگری تھا ۳ سکھ گھرانے میں پیدائش ہوئی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد کا انتقال ہو گیا تھا ۴ مولانا سندھی لکھتے ہیں میں عموماً حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی اتباع میں اپنا نام عبید اللہ ابن اسلام لکھتا ہوں مگر بعض عربی دوستوں نے اصرار کیا والدہ کی طرف منسوب کرکے لکھنا پڑا تو عبید اللہ بن أبی عائشہ لکھنا میں نے ارادہ کر لیا ہے اگر کسی نے اس سے زیادہ تصریح کے لئے کہا تو عبید اللہ ابن رام لکھوں گا میرے باپ دادا کا پورا نام رام سنگھ ولد جسپت رائے ولد گلاب رائے ہے ۵ تحفۃ الہند کے مصنف کے نام پر اپنا نام عبید اللہ خود تجویز کیا ۶ ۱۸۸۴ء/۱۳۰۱ میں تحفۃ الہند اور مولانا اسماعیل شہید کی تقویۃ الایمان اور مولوی محمد لکھوی کی احوال الآخرۃ پڑھی ۷ ۱۵/ اگست ۱۸۸۷ء ۲۵/ ذی قعدہ ۱۳۰۴ کو اسلام قبول کرنے کے لئے نکلے ۹ ۵/ ذی الحجہ ۱۸۸۷ء/۱۳۰۴ کو اسلام قبول کیا اور سنت تطہیر ادا ہوئی ۱۰

بقول پروفیسر محمد سرور کے مطابق ۱۸۸۷ء/۱۳۰۵ھ میں حافظ محمد صدیق بھرچونڈی سے بیعت ہوئے ۱۱ حافظ صاحب نے آپ کی والدہ کو خط لکھا وہ لینے آئیں مگر آپ نہیں گئے شوال ۱۸۸۸ء/۱۳۰۵ھ میں کوٹلہ رحم شاہ میں ابتدائی درسی کتب پڑھیں ۱۲

خود لکھتے ہیں نومبر ۱۸۸۸/ صفر ۱۳۰۶ھ میں دیوبند میں داخل ہوا ۱۳ بقول سرور صاحب اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال ہو گئی تھی ۱۴ جون ۱۸۹۰/ شوال ۱۳۰۷ھ میں دورہ حدیث میں شریک ہوئے ترمذی شیخ الہند سے پڑھی ۱۵ بقول سرور صاحب ۱۸۹۰ء/۱۳۰۷ میں مولانا رشید گنگوہی اور سید نذیر حسین سے بھی سماع حدیث کیا ۱۶ ۱۸۹۷-۹۸ء/۱۳۱۵ھ میں دوبارہ دیوبند آکر پھر شیخ الہند سے دس بارہ کتب حدیث کے اطراف سنا کر اجازت حدیث حاصل کی ۱۷

۱ ذاتی ڈائری ص ۱۷ ۲ ذاتی ڈائری ص ۱۷ اور مولانا عبید اللہ سندھی حالات زندگی ص ۲۳

۳ افادات وملفوظات مولانا عبید اللہ سندھی ص ۶ ۴ ذاتی ڈائری ص ۱۷

۴ مولانا عبید اللہ سندھی حالات زندگی ص ۲۳ - انتقال ولادت سے چار ماہ قبل ہوا دیکھئے ذاتی ڈائری ص ۱۸

۵ غالباً والدہ کا ذکر ہوگا کتابت کی غلطی سے والد لکھا گیا ہے ۶ ذاتی ڈائری ص ۱۷ ۷ ایضاً ص ۱۸

۸ ایضاً ص ۱۹ ۹ ایضاً ۱۰ پروفیسر سرور کے مطابق اسی تاریخ کو اسلام قبول کیا دیکھئے افادات وملفوظات ص ۶

۱۰ ذاتی ڈائری ص ۱۹ ۱۱ افادات وملفوظات ص ۶ اور ذاتی ڈائری ص ۱۹ ۱۲ ذاتی ڈائری ص ۲۰

۱۳ ایضاً ص ۲۰ ۱۴ مولانا عبید اللہ سندھی حالات زندگی ص ۲۷ ۱۵ ذاتی ڈائری ص ۲۱ ۱۶ افادات ص ۶

۱۷ ذاتی ڈائری ص ۲۲ اقوال سرور صاحب اکتوبر ۱۹۸۱ء میں داخلہ ہوا تھا

(یوسف زئی)

جون 1891ء / شوال 1308ھ میں حسب وعدہ شیخ امروٹی سکھر آگئے مولوی محمد عظیم کی بیٹی سے شادی کر لی اور 1315ھ / 1897-98ء تک یہیں مطالعہ کرتے رہے کتب خانہ پیر جھنڈا سے خوب استفادہ کیا ہ[1] بقول سرور صاحب 1901ء / 1318-19ھ میں گوٹھ پیر جھنڈا میں مدرسہ دار الرشاد قائم کیا ہ[2] بقول مولانا سندھی یہ مدرسہ آپ کی تجویز پر 1319ھ / 1901-2ء میں قائم ہوا اسی دوران میں آپ نے ایک مطبع قائم کرکے بعض اہم کتب شائع کیں ہ[3] 1909ء / 1327ھ میں شیخ الہند نے دیوبند طلب کرکے جمعیۃ الانصار قائم کرنے کا کام کرنے کا حکم دیا اس میں چار سال کام کیا بقول سرور صاحب اس انجمن کا مقصد ملک و بیرون ملک دیوبند کی تنظیم کرنا تھی یہ بہت بڑی عالمی اسکیم تھی 15-16-17 اپریل 1911ء (بمطابق 15-16-17 ربیع الثانی 1329ھ) میں انہیں کے زیر انتظام مراد آباد میں عظیم الشان اجتماع ہوا جس کے بعد یہ انجمن انگریز کی نظر میں آگئی ہ[4] شیخ الہند کے حکم پر 1912ء / 1331ھ میں ایک نئی تحریک نظارۃ المعارف کی دہلی میں بنیاد ڈالی ہ[5] بقول مولانا سندھی شیخ الہند نے پہلے چار سال دیوبند میں رکھ کر نظارۃ المعارف اپنی جماعت سے روشناس کرایا پھر دہلی بھیج کر مجھے نوجوان طبقے اور جدید تعلیم یافتہ طبقے سے ملوایا ہ[6] تاکہ قدیم اور جدید تعلیم یافتہ افراد کو نزدیک لایا جا سکے اگست 1915ء / 1333ھ میں شیخ الہند کے حکم سے کابل کے لئے ہجرت کی عبدالقدوس لکھتے ہیں مولانا سندھی نے خود ایک مجلس میں فرمایا شیخ الہند نے مجھے فرمایا عبید اللہ افغانستان چلے جاؤ میں نے پوچھا کیوں؟ شیخ کے حکم کے بعد نکل کھڑا ہوا ہ[7] اکتوبر 1915ء / 1333ھ میں اپنی بوڑھی ماں کو تنہا چھوڑ کر براستہ بلوچستان کابل پہنچے ہ[8] خود لکھتے ہیں امیر امان اللہ کے حکم سے 1922ء / 1340-41ھ میں ہندوؤں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے انڈین نیشنل کانگرس کمیٹی کابل بنائی اور اس کا الحاق ہندوستان کی کانگرس سے ہوا آپ خود پہلے صدر بنے ہ[10] عبداللہ لغاری صاحب لکھتے ہیں یہیں مولانا نے حکومت موقتہ ہند کی بنیاد رکھی یعنی جلاوطن آزاد حکومت کا راجہ صاحب (مہندر پرتاب) (ہندو) کو صدر بنایا مولانا سندھی کی طرف سے روس، ترکی، جرمن سے مراسلت کی وفد بھی بھیجا ہ[12] اسی دوران جنود اللہ (آرمی فوج) تشکیل دی[13] مولانا برکت اللہ شریک تھے اور مولانا خود وزیر داخلہ تھا!

ہ[1] پروفیسر سرور صاحب کے مطابق 1891ء میں واپس آگئے افادات ص 6 ہ[2] افادات ص 6 ہ[3] ذاتی ڈائری ص 23
(اور مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم و افکار ص 223)

ہ[4] ذاتی ڈائری ص 26 اور افادات و ملفوظات ص 6 اور ص 345

ہ[5] افادات و ملفوظات ص 6 ہ[6] ذاتی ڈائری ص 26

ہ[7] ذاتی ڈائری ص 27 ہ[8] ایضاً ص 28 اور افادات ص 6

ہ[9] مولانا عبید اللہ سندھی حالات زندگی ص 19، ابو برقع خاطرات ص 102 ہ[10] ذاتی ڈائری ص 28-27

ہ[11] ذاتی ڈائری ص 11 وزیر ہند کی حیثیت سے جو خط مولانا نے لکھا تھا وہ خاطرات آپ بیتی ظفر حسن ایبک ص 107 پر ہے اور ص 130

ہ[12] مولانا عبید اللہ سندھی کی سرگذشت کابل ص 103 / ص 107 مزید دیکھئے خاطرات ص 103

ہ[13] اس آرمی کا مقصد پہلے افغانستان پھر ہندوستان آزاد کرانا تھا بعد میں ایسا کچھ حاصل ہوا مزید دیکھئے خاطرات ص 112

نظام حکومت کا قرآنی نظریہ

مولانا کا دعویٰ تھا کہ قرآن اب بھی اپنی حکومت قائم کر سکتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کو عقل اور تفقہ سے سمجھا جائے اور اس کی عالمگیریت کی کنہ معلوم کی جائے۔[1] مولانا کے نزدیک قرآن کے قانون کو چلانے کے لئے مذاہب اربعہ میں سے فقہ حنفی خاص طور سے ممتاز ہے اسی وجہ سے خلفاء عباسیہ نے اسے ملکی قانون بنایا تھا۔[2]

مولانا فلسفہ شاہ ولی اللہ کے عظیم شارح تسلیم کئے جاتے ہیں اس پر آپ نے مستقل کتاب "شاہ ولی اللہ اور انکی سیاسی تحریک" تصنیف فرمائی ہے عرب کی دو مقبول تحریکیں وہابی تحریک اور سنی تحریک ان کے بارے میں بعض لوگوں نے دعویٰ کیا کہ شاہ ولی اللہ اور شاہ اسماعیل کی تحریک انہی کا چربہ ہے آپ نے اسکی سختی سے تردید کی ہے۔[3]

دارالعلوم دیوبند اور اکابرین کا طرہ امتیاز رہا ہے کہ دین کے معاملہ میں کبھی مداہنت نہیں برتی یہی کچھ مولانا سندھی کے ساتھ ہوا آپ نے اپنے فہم کے مطابق بعض سیاسی مسائل قرآن سے اخذ کرکے انکی نشر و اشاعت کی جس سے اختلافات پیدا ہوئے مولانا مناظر احسن گیلانی نے مستقل مضامین لکھے اسی طرح مسعود عالم نے مستقل ایک کتاب لکھی سید سلیمان ندوی مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا انور شاہ کشمیری نے بھی تنقید کی بالآخر دارالعلوم دیوبند نے ایک "احتساب کمیٹی" قائم کی مولانا سندھی اس کے سامنے پیش ہوئے بحث و مباحثہ کے بعد مولانا سندھی نے اپنے افکار سے رجوع کر لیا۔[8]

مولانا سندھی کی جہد و جہد اسلام کی سر بلندی اور علماء کے وقار کے اضافہ کے لئے تھی مولانا مناظر احسن گیلانی فرماتے ہیں میں نے مولانا سندھی سے پوچھا آپ کی عملی جد و جہد کا خلاصہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا مولوی بہت زیادہ پستی میں پڑے ہیں اور موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ بہت اوپر نکل گیا ہے چاہتا ہوں کہ مولوی کو کھینچ کر ذرا اوپر کروں اور تعلیم یافتہ طبقے کو اتنا ہی نیچے کروں یوں مولوی اور موجودہ تعلیم یافتہ مسلمانوں کو ایک سطح پر لے آؤں۔[9]

[1] مولانا عبید اللہ سندھی اور ان کے ناقد ص ۶۰ [2] ایضاً ص ۱۴۳ [3] شاہ ولی اللہ اور انکی سیاسی تحریک ص ۲۹

[4] افادات ص ۳۰۸ [5] اس کا جواب مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے مولانا عبید اللہ سندھی اور ان کے ناقدین کے نام سے ۲۸۵ ص پر لکھی ہے [6] افادات ص ۳۶۵

[7] ایضاً ص ۳۷۲ [8] ایضاً ص ۳۷۳ جو تلخیاں ہوئیں مولانا سندھی نے انھیں کبھی بیان نہیں کیا بعد میں جب مولانا سندھی حجاز میں تھے تو مولانا انور شاہ کشمیری نے بذریعہ خط ان تلخیوں کی معافی مانگ لی تھی دیکھئے نقش دوام ص ۔۔۔ الغرض شاہ کشمیری اور مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم و افکار دیوبند سے ہٹانے کی ایک وجہ انگریز گورنمنٹ کا شدید دباؤ تھا جمعیت الانصار کے جلسہ ۱۹۱۱ء کے بعد انگریز دیوبند کو بند کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا دارالعلوم کے منشا میں تھا کہ مولانا کو دیوبند سے الگ کر دیا جائے ورنہ ظاہر ہے خود دیوبند کے ذمہ دار وہی تھے جو مولانا کے ہم منصب رہ سکتے تھے مولانا سندھی فرماتے ہیں جب دیوبند سے جا رہا تھا تو مولانا محمود احمد صاحب نے فرمایا جو کچھ آپ دیوبند میں کر رہے ہیں اگر ہماری مرضی نہ ہوتی تو کبھی نہ کر سکتے تھے ایضاً ص ۵۰۴ [9] ایضاً ص ۳۷۱

مولانا لکھتے ہیں قرآن حکیم جو نیا نظام پیدا کرنا چاہتا ہے اس کا مقصد کیا ہے؟ انسانوں پر حکومت صرف اللہ کی حکومت ہو سکتی ہے دوسرے لفظوں میں وہ قیصریت اور کسرویت یعنی شہنشاہیت اور چند امراء کی حکومت کو توڑ کر انکی جگہ ایسی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے جس کا مرکز و محور قرآن کریم کا قانون ہو۔ ۱

مولانا سندھی نے جگہ جگہ اپنے مسلک کا برملا اعتراف کیا ہے فرماتے ہیں
میں شاہ ولی اللہ اور شیخ الہند کے طریقہ پر ہوں
جمہور کے خلاف بعض افکار جو انکی تفاسیر میں آگئے ہیں ان کے بارے میں مولانا عبدالحمید سواتی فرماتے ہیں رفع عیسیٰ، یوم الحساب، جیسے مسائل پر املاء کی غلطیاں ہیں اور ان کا انتساب مولانا سندھی کی طرف صحیح نہیں ہے ۲
اور دوسرے یہ کہ مولانا سندھی کے بیشمار تلامذہ ہیں ۳ جب انھوں نے اپنی تفاسیر میں ایسی باتیں نہیں لکھیں تو بھلا مولانا کی طرف ایسے مسائل کا شخصی انتساب کیسے صحیح ہو سکتا ہے
مولانا سندھی کے بارے میں اکابر علماء دیوبند نے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے ۴ ہم یہاں صرف روسی عالم موسیٰ جار اللہ کے خیالات کو پیش کر رہے ہیں
موسیٰ جار اللہ کہتے ہیں، میں مطبوعہ وغیر مطبوعہ بے شمار تفاسیر کا مطالعہ کیا انہیں اختصار مضامین اور تکرار مضامین کے سوا کچھ نہ پایا جب مکہ پہنچا تو امام عبید اللہ بن اسلام کو پایا آپ نے ساری عمر قرآن اور اسکے فلسفہ کے لیے وقف کردی ہے وہ قرآن کے فلسفہ کو جیسا کہ جاننے کا حق ہے جانتے ہیں انھوں نے امام ولی اللہ دھلوی کے اس فلسفہ پر پورے قرآن کی تعبیر کی۔
میں نے امام سندھی سے شاہ ولی اللہ کی کتب پڑھیں پھر اسی فلسفہ پر مولانا سے قرآن کی تفسیر پڑھی ہر روز صبح طلوع آفتاب سے دوپہر یا عصر تک تفسیر پڑھتا آپ

---

۱ مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم و افکار ص/۳۵ (بحوالہ قرآنی دستور انقلاب ص/۸۰)
۲ ایضا ص/۷۸ تا ۸۵ بعض افکار کے آنے کی ایک وجہ ناقلین کا غیر عالم ہونا بھی ہے پھر یہ کہ جب مولانا سندھی مذکورہ اکابرین کو اپنا امام مانتے ہیں تو بھلا خود انکی فکر کے خلاف کیسے رائے زنی کر سکتے ہیں لہٰذا جمہور کے خلاف جملہ آراء ناقلین کی طرف منسوب ہونگی۔ ۳ تلامذہ کی مختصر فہرست دیکھیے مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم و افکار ص/۷۸ تا ۸۲
۴ مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم و افکار میں عبدالحمید سواتی صاحب نے جمع کئے ہیں

ہندوستان کے زعماء کو بہت سارے خطوط لکھے یہ ریشمی خطوط کے نام سے معروف ہیں
انہیں میں سے ایک خط مولوی عبدالرحیم سندھی کے نام تھا جو شیخ عبدالحق کی غلطی سے پکڑا گیا جسمیں
جنگ آزادی کی اہم باتیں تھیں بالآخر بڑے پیمانے پر گرفتاریاں ہوئیں ھ۱ مولانا سندھی
۲۲/اکتوبر ۱۹۲۲ء میں روس کے دارالحکومت ماسکو پہنچے ھ۲ سات ماہ یہاں قیام (مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۴۱ھ)
کرکے ۱۹۲۳ء/۱۳۴۱ میں انقرہ (ترکی) پہنچے تین سال یہاں رہے ھ۳ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ
سے ہوتے ہوئے ھ۴ اگست ۱۹۲۶ء/۱۳۴۵ھ میں مکہ المکرمۃ پہنچے ھ۵ اور سیاست سے کنارہ کشی کرکے
اپنے اساتذہ کی طرز پر درس قرآن دینے لگے موسیٰ جار اللہ نے یہیں آپ سے المقام المحمود پڑھکر
عربی میں تلخیص کی ھ۶ آپ فرماتے تھے فقہ و حدیث کی تحقیق و تطبیق میں اور اسرار قرآن
کی تفسیر میں مولانا محمد قاسم نانوتوی سے شاہ ولی اللہ تک سلسلۂ علماء میرا رہبر تھا
اور ان کو میں نے اپنا امام بنالیا ھ۷ مارچ ۱۹۳۹ء میں اہم مقاصد کو مدنظر رکھتے
ہوئے حجاز سے ہندوستان تشریف لائے ھ۸ (۷ محرم ۱۳۵۸ھ)
۲۲/اگست ۱۹۴۴ء یکم رمضان ۱۳۶۳ھ کو آپ کا انتقال ہوا ھ۹

[illegible]

مولانا عبید اللہ سندھی نے آزاد حکومت ہند کے لئے ایک سیاسی پروگرام مرتب کیا تھا
اس کے اہم نکات یہ تھے۔ اس حکومت کا نام سرو راجیہ پارٹی ھ۱۰ رکھا تھا

(۱) ہندوستان کے لئے کامل آزادی حاصل کرنا اور آزاد ہندوستان میں ایک وفاقی (Federal System) نظام حکومت قائم کرنا۔
(۲) ہندوستان میں مسلمانوں دوسری اقلیتوں اور اسلام کو محفوظ کرنا۔
(۳) ہندوستان میں محنت کش طبقہ کی حکومت قائم کرنا زمینداری اور سرمایہ داری کو ختم کرنا
(۴) امپیریالزم کا توڑ کرنے کے لئے (Asiatic Federation) ایشیاٹک فیڈریشن بنانا ھ۱۱

ھ۱ مولانا عبید اللہ سندھی کی سرگزشت کابلی ص/۲۵۳ ریشمی خطوط کے بارے میں ظفر حسن ایبک لکھتے ہوئے مولانا سندھی نے چند حالات سے شیخ الہند اور ہندوستان کے لوگوں کو آگاہ کر کے زرد ریشمی کپڑے پر لکھ کر ۹/جولائی ۱۹۱۶ء کو عبدالرحیم کو دیں اور شبہ ظاہر کیا ہے کہ شاید اللہ نواز اور شاہ نواز ابن رب نواز جو ان کے ہمراہ تھے وہ برطانیہ کے لئے جاسوسی کر رہے تھے ص/۱۱۳ ص/۱۱۴
ھ۲ افادات ص/۶ خاطرات میں ۲۲/اکتوبر ص/۲۴۴ افغانستان سے جانے کی وجہ افغانستان سے [illegible] دیکھئے خاطرات ص/۱۶۳ اور مولانا عبید اللہ سندھی کے حالات زندگی ص/۱۴۶ ھ۳ ذاتی ڈائری ص/۲۸ ھ۴ مولانا عبید اللہ سندھی کے حالات زندگی ص/۱۴۵ ذاتی ڈائری ص/۳۴ اور افادات ص/۶ ھ۵ اور مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم و افکار ص/۲۳۲ ھ۶ مولانا سندھی فرماتے تھے میں جار اللہ کا ممنون ہوں کہ خود میرے وطن میں انہوں نے مجھے لوگوں میں بطور عالم دین کی حیثیت سے متعارف کرایا ہو افادات ص/۳۰ ھ۷ جار اللہ پر دیکھئے خاطرات ص/۲۶ مولانا عبید اللہ سندھی کی سرگزشت کابلی ص/۹
ھ۸ افادات ص/۶ اور ص/۲۳ ذاتی ڈائری ص/۳۲ اور وسطی ایشیا
ھ۹ افادات ص/۶ ھ۱۰ سرو یہ ہندی میں کہتے ہیں سب کے لئے یعنی سب کی حکومت قائم کرنے والی پارٹی ھ۱۱ مولانا عبید اللہ سندھی کے حالات زندگی ص/۴۳

جو کچھ عربی میں فرماتے میں اسے قلمبند کر لیتا اور پوری کوشش کرتا جو کچھ فرمائیں اسے قلمبند کر لوں پھر مولانا اسے دیکھ بھی لیا کرتے تھے یہ استفادہ ۱۸/جمادی الاولی ۱۹۳۷/۱۳۵۶ سے لیکر ۱۳/ذی قعدہ ۱۹۳۸/۱۳۵۶ تک جاری رہا مولانا اسلام کی تعلیم کے دوران امور سیاسیہ واجتماعیہ پر صریح وقطعی باتیں کرتے تھے نہ کسی سے ڈرتے اور نہ خوشامد کرتے تھے ؎۱

قرآنی تصانیف

۱۔ الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (عربی — اردو) دو جلدیں مطبوعہ

یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اسے موسیٰ جار اللہ نے عربی میں مولانا عبیداللہ سندھی سے املاءً نقل کیا ہے پھر مولانا سندھی سے نظر ثانی کروائی ہے ؎۲

عربی نسخہ محمد نور مرشد اور مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کی تحقیق کے ساتھ بنو عاقل سندھ مطبع حیدری حیدر آباد سندھ سے شایع ہوا ہے اور ج/۱ سورۂ فاتحہ وبقرہ پر مشتمل ہے جبکہ ج/۲ آل عمران تا نساء پر مشتمل ہے آخر میں فہرست مضامین ہیں ممکن ہے عربی کی تیسری جلد بھی ہو۔

الہام الرحمٰن کی اردو میں ترجمہ کے ساتھ دو جلدیں ادارہ بیت الحکمت امام ولی اللہ دہلوی ملتان سے شایع ہوئی ہے بقول ناشر عربی نسخہ پر تحقیق مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کی ہے اور عربی تفسیر کا ترجمہ مولانا عبد الرزاق (تلمیذ سندھی وفاضل دیوبند) نے کیا ہے لیکن اسمیں مقدمہ وفاتحہ کا ترجمہ مولانا محمد قاسم کا ہے اور آپ ہی جلد ثانی انعام تا توبہ کا ترجمہ بھی کر چکے ہیں

اردو نسخہ کی ج/۱ فاتحہ تا مائدہ پر مشتمل ہے اسمیں قرآنی آیات کا ترجمہ…

؎۱ الہام الرحمٰن ج/۱ ص/۴ تا ۷

مولانا نے قرآنیات کے علاوہ دیگر مضامین پر تیرہ سے زائد کتب تصنیف فرمائی ہیں دیکھئے مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم و افکار ص/۸۴۔۸۶ اس مقالہ کا مختصر یہ سوانحی حالات کے لئے معاونت حاصل کی نزہۃ الخواطر ج/۸ ص/۳۲۲ سے مشاہیر علماء ج/۱ ص/۳۲۳ تاریخ دار العلوم دیوبند ج/۲ ص/۷۵ دار العلوم دیوبند کی تاریخ سیاست ص/۱۱۳ اقبال اور علماء پاک و ہند ص/۱۹۵ تعارف قرآن ص/۲۶۹ مشاہیر علماء دار العلوم دیوبند ص/۳۵ تحریک شیخ الہند ریشمی خطوط سازش کیس ص/۷۷۔۱۶۸۔۱۹۰۔۱۹۷۔۲۰۴۔۲۱۴۔۲۲۱۔۲۴۸ بیس بڑے مسلمان ص/۴۰۲ ماہنامہ تجلی دیوبند نمبر ص/۲۲۱ تذکرہ علماء پنجاب ج/۱ ص/۲۶۸ تذکرہ اکابر علماء دیوبند ص/۱۲۵ جنگ آزادی کے مسلم مجاہدین ص/۲۴۲ جمعیت علماء ہند ج/۱ ص/۱۲ ج/۲ ص/۸۱۵ فضلاء دار العلوم، ندوہ اور انکی قرآنی خدمات ص/۲۷ ماہنامہ شریعت سکھر جنوری ۱۹۹۰ ص/۲۱-۲۰

The Encyclopedia of Religion VOL. 7. P. 392-393.

؎۲ فضلاء دار العلوم کے مصنف مولانا شاہد الحمود نے الہام اور التمام المحمود دونوں کو ایک کتاب قرار دیا ہے حالانکہ دونوں الگ کتابیں ہیں دیکھئے مذکورہ کتاب کا ص/۲۷ اور ص/۲۹، بینات ڈائجسٹ ج/۲ ص/۴۵۵

شیخ الہند کا شامل کردیا ہے اور پہلی دفعہ ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء میں شایع ہوئی ہے
تفسیری انداز کے بارے میں موصوف مرتب لکھتے ہیں موصوف تفسیر بیان کرتے ہوئے
درمیان میں مختلف فوائد اور ذاتی تجربات نوادرات بیان کرتے تھے میں انہی
جملہ معترضہ کی حیثیت سے فصل کا عنوان دیکر الگ لکھا کرتا تھا۔ یہ مکمل ہر آیت
کی تفسیر نہیں ہے بلکہ اہم آیات کے تفسیری عجائبات ہیں تفسیر کے آغاز میں
موصوف کا تفصیلی مقدمہ ہے پھر تفسیر ہے ج۱/۲۷۶/ص پر مشتمل ہے فاتحہ تا مائدہ
ج۲/۲۵۶/ص پر مشتمل ہے سورہ انعام تا توبہ پر مشتمل ہے ح۲

۲۔ قرآن پاک کا مطالعہ کیسے کیا جائے؟ (اردو) مطبوعہ صادق پبلیکیشنز لاہور ۱۲۴/ص
مولانا عبید اللہ سندھی نے اس رسالہ میں بتلایا ہے کہ قرآن کی تعلیم کا کیا اثر ہے
اور مختلف ادوار میں لوگوں نے قرآن کو کیسے پڑھا ہے صحیح اور غلط طریقہ سے
پڑھنے کے کیا کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں پوری کتاب پانچ ابواب پر
مشتمل ہے یہ دراصل ایک خطبہ (لیکچر) کا خلاصہ ہے۔ ح۳

مرتبہ مطلوب علی زیدی
۳۔ شعور و آگہی (اردو) افادات مولانا عبید اللہ سندھی
ناشر مکی دار الکتب اردو بازار لاہور جولائی ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء ۱۵۱/ص ہیں
اسمیں مولانا کے قرآنی افکار اعجاز قرآن، تاثیر قرآن
قرآن کا انٹرنیشنل انقلاب وغیرہ شامل کردئے ہیں ح۴

۴۔ تفسیر المقام المحمود (اردو)
یہ تفسیر مولینا عبید اللہ سندھی کی ہے اسکو مولینا عبید اللہ لغاری
نے قلمبند کیا اور سندھ یونیورسٹی پریس حیدرآباد سندھ سے
چھپی انٹرنیشنل بک کارپوریشن حیدرآباد حیدرآباد
سندھ پاکستان سے پہلی دفعہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۵۹ء
میں شائع ہوئی
تفسیر المقام المحمود پارہ عم کی مکمل تفسیر ہے اسکے کل ۲۲۷/ص
ہیں اسکا پیش لفظ ڈاکٹر عبدالواحد ہالیپوتہ صاحب نے لکھا ہے ح۵

ح۱ الہام الرحمٰن ج۱/ص۶ سیارہ ڈائجسٹ ج۲/ص ح۲ ایضاً ج۱/ ج۲/ ح۳ قرآن کا مطالعہ کیسے کیا جائے ح۴ شعور و آگہی
ح۵ ڈاکٹر عبدالواحد ہالیپوتہ صاحب مولانا عبید اللہ سندھی اور مولانا عبد اللہ لغاری دونوں کے شاگرد ہیں
بمبئی سے ایم اے کرکے آکسفورڈ یونیورسٹی سے شاہ ولی اللہ کے فلسفہ پر پی ایچ ڈی کیا ہے۔
متوفی ربیع الاول ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء

اس تفسیر میں ترجمہ شیخ الہند محمود الحسنؒ دیوبندی کا
شامل کیا گیا ہے اور یہ منسوب مولانا عبداللہؒ بخاری
کے منسوب سے کی گئی ہے تاکہ استاذ اور شاگرد
دونوں کی خدمات قرآنی سے لوگ استفادہ کر سکیں
یہ تفسیر مولانا عبیداللہ سندھیؒ مکہ معظمہ کے پر انوار
ماحول میں اپنے تلامیذ اور محبین قرآن کے سامنے پیش
کرتے تھے حتیٰ کہ دس سال کی محنت سے یہ ساری تفسیر مکمل ہو گئی
اسکی نقلیں دہلی لاہور کراچی وغیرہ میں موجود ہیں لیکن
اسکا اصل نسخہ جو خود مولانا عبداللہ بخاری کے ہاتھ کا
لکھا ہوا ہے سندھ یونیورسٹی میں موجود ہے
اسی نسخے سے اسکی طباعت وجود میں آئی ہے
تفسیر قرآن مولانا عبیداللہ سندھی کا عمر بھر مرغوب ترین
مشغلہ رہا ہے کچھا نکی ابتدائی تفسیریں ہیں جو انہوں نے
قیام دہلی کے دوران میں پہلی عالمی جنگ سے پہلے مرتب کی تھیں
لیکن یہ تفسیر اسوقت لکھی گئی جبکہ مولانا کا تجربہ
مشاہدہ اور علمی معیار کثرت اسفار سے بہت بڑھ چکا تھا
یہی وجہ ہے کہ تفسیر بڑے بڑے علمی مباحث نکات اور رموز سے
پر ہے اسمیں جدید فلسفہ، سائنس کے اصول سیاسیات
تمدن سب کی اثر اندازی ہے تاہم کہیں بھی عقل کو روحانیت
اور طبعیات کو اشتراکیت پر اس قدر فوقیت نہیں دی گئی
کہ اصولی عقائد میں سلف صالحین سے کسی بھی اہم بات میں لاینحل
اختلاف ہو یہ تفسیر بعض دیگر تفسیروں سے مختلف ہے
جن میں فقط شان نزول اور اسرائیلی قصے اور کہانیوں پر
اکتفا کرنے کی وجہ سے یہ خیال ہوتا ہے کہ شاید قرآن فقط
مخصوص واقع اور گذشتہ زمانے پہلے ہی نازل ہوا تھا
لیکن اس تفسیر سے قرآنی تعلیمات کی عمومیت اور
بین الاقوامیت ظاہر ہوتی ہے ط۱

ط۱ تفسیر المقام المحمود

اس تفسیر میں بعض جگہ اہم مضامین اور اعلیٰ علمی افکار اور دقیق مسائل زیر بحث آئے ہیں۔
اس وجہ سے بعض مواقع میں مضمون قدرے مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن وہ بھی سمجھدار اور تعلیم یافتہ کیلئے مشکل نہیں ہر مفکر اور مستوی کا کوئی نہ کوئی ذہنی اور علمی موقف ہوتا ہے
اس تفسیر میں مولانا عبید اللہ سندھی کا علمی اور فلسفی موقف شاہ ولی اللہ دھلوی کی حکمت اور فلسفہ و تعلیم ہے۔
حضرت مولانا عبید اللہ سندھی نے مضمون کے لحاظ سے پارہ عم کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے
سورۃ انبیاء سے سورۃ الاعلیٰ تک انسان کے معاد اور مستقبل کی زندگی اور قیامت کے متعلق بیان ہے

سورۃ القدر تک انسانیت کی فطرت کے متعلق ارشادات ہیں
اور سورۃ القدر سے لیکر آخر تک قرآن شریف کی تعلیمات کا لب لباب بیان کیا گیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن انسانی فطرت کی ضروریات کو پورا کرسکتا بہترین نسخہ ہے[1]
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان سندھ یونیورسٹی لکھتے ہیں کہ مکہ میں مولانا کا بارہ تیرہ سال قیام رہا وہاں مختلف کتب خانوں میں مطالعہ کیا۔ لیکن شاہ ولی اللہ کے فلسفہ میں قیام دیوبند کے زمانہ ہی سے شغف پیدا ہوگیا تھا
مولانا عبد الحمید سواتی نے لکھا ہے کہ اسی نسخہ کو ڈاکٹر منیر مغل نے ایڈٹ کیا ہے لیکن اس تفسیر میں مولانا سندھی کی طرف بعض باتوں کا غلط انتساب کیا گیا ہے حتیٰ کہ بعض وہی تفسیری مباحث موسیٰ جار اللہ نے المقام المحمود میں لکھے ہیں انہیں وہ باتیں شامل نہیں ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مرتب کی بعض ذاتی آراء تفسیر کا حصہ بن گئی ہیں[2]

ف[1] تفسیر المقام المحمود ص ۲۶۹ ف[2] مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم و افکار ص ۸۴ تعارف قرآن ص ۲۲۹

۵۔ خلاصۃ القرآن (عربی)

مولانا عبیداللہ سندھی۔

حققہ و علق علیہ غلام مصطفیٰ قاسمی۔
طبعت فی المطبعۃ الحیدری بحیدرآباد سندھ اور بقول مولانا
غلام مصطفیٰ قاسمی شیخ محمد مدنی نے اصل نسخہ سے اسکو نقل کیا ہے
لیکن اب اصل نسخہ کا کچھ پتہ نہیں وہ کہاں ہے۔
اور تحقیق فرماتے ہیں اسکا اصل نام خلاصۃ القرآن نہیں ہے بلکہ
محقق یہ ہے کہ اسکا نام خلاصۃ تفسیرہ الکبیر الموسوم
بالمقام المحمود ہے اسکا ترجمہ کی آیت ذالک الکتاب لاریب فیہ
سے آغاز ہوتا ہے اور سورہ تکاثر پر مکمل ہو جاتا ہے۔ ۹۸ ص ہیں
موصوف نے سورۃ کا انتہائی اختصار کے ساتھ خلاصہ بیان کیا ہے لا
غالبا یہ تلخیص کا فن آپ سے ہی نکلا ہے اور پھر پیچھے پیری
توحیدیوں نے اپنی گرفت میں لے لیا ہے بیشتر تلخیصات القرآن انہی حضرات کی ہیں

۶ — قرآنی اساس انقلاب — (اردو)

یہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے
المحمود اکیڈمی لاہور یوسف مارکیٹ اردو بازار۔
چونکہ فاتحہ کا ایک نام اساس بھی ہے اسی مناسبت سے اسکا نام
رکھا۔ مولانا عبیداللہ سندھی نے دو مرتبہ اس تفسیر
کا املا کرایا ہے تفسیر عام فہم انداز میں سیاسی تنوع کے
ساتھ پیش کی گئی مجموعی صفحات ۶۴ ہیں
عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ کتابچہ کی شکل میں شایع ہوئی ہے ۲۵

۱۔ خلاصۃ القرآن ۲۔ قرآنی اساس انقلاب

۷۔ قرآنی شعور انقلاب (اردو) یہ سورہ مزمل اور مدثر کی تفسیر ہے ۱۷۲/ص پر مشتمل ہے
ناشر ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور
اسمیں اسلامی انقلاب کے اصول اور اسکی ارتقائی ترتیب پر تفصیل سے بحث کی ہے بین الاقوامی قوانین اور پروگرام اسکی روشنی میں قلمبند کئے ہیں سیاسیات سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے لاجواب رہنما تفسیر ہے ؎

۸۔ قرآنی جنگ انقلاب (اردو) سورہ محمد کی آیت قتال کی تفسیر ہے
اسمیں تحریکات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور تحریکی نشیب وفراز پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے ۸۴/ص پر مشتمل مکی دارالکتب اردو بازار لاہور سے چھپی ہے ؎

۹۔ قرآنی اصول انقلاب (اردو) سورہ العصر کی تفسیر ہے
المحمود اکیڈمی اردو بازار لاہور سے شایع ہوئی ہے ۳۱/ص پر مشتمل ہے ؎

۱۰۔ قرآنی فکر انقلاب (اردو) سورہ اخلاص اور معوذتین کی تفسیر ہے۔
ناشر ولی اللہ سوسائٹی لاہور ؎

۱۱۔ قرآنی عنوان انقلاب (اردو) سورہ فتح کی تفسیر ہے
ناشر ولی اللہ سوسائٹی لاہور ؎

؎ قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۶۳، قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۴۲، قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۵۶
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/۲۵۵ تعارف قرآن ص/۲۶۹
W.B.G. P. 680-681 Commentators of The Holy Quran P. 572

؎۲ ایضاً ؎۳ ؎۴ ایضاً ایضا ؎۵ ایضاً

مولانا محمد یوسف فقیر دهلوی

م ١٩٤٦ء ١٣٦٥ھ

مفسر قرآن مولانا محمد یوسف فقیر دهلوی کا شمار دارالعلوم
دیوبند کے جلیل القدر علماء و فضلاء میں تھا ١٩٢٩ء میں دیوبند سے فراغت
حاصل کی آپ کو شیخ الادب مولانا اعزاز علی امروہوی علامہ
محمد ابراہیم بلیاوی اور مولانا حسین احمد مدنی رحمہ سے شرف
تلمذ حاصل تھا ، اپنی خداداد ذہانت و فطانت کی وجہ
سے تمام علوم و فنون پر گہری نظر رکھتے تھے آپ دلی کے
ممتاز مفسر قرآن بالغ نظر مفتی اور شگفتہ بیان واعظ تھے
مولانا محمد یوسف فقیر دهلوی دہلی کے مشہور ادارہ مدرسہ
کریمیہ کے صدر مدرس رہے اور آپ کے دور صدارت
میں مدرسہ نے ایسی نیک نامی اور شہرت حاصل کی کہ دلی
کے مسلم رؤسا اور شرفاء اپنے بچوں کو یہاں داخل کرانا
فخر سمجھنے لگے تھے
مولانا محمد یوسف جب بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیتے تھے
یہاں کے پڑھے ہوئے بچے بڑے شائستہ اور مہذب ہوتے تھے
مولانا محمد یوسف فقیر دہلوی صاحب نے انتظامی مصروفیات
کے باوجود مدرسہ میں درس و تدریس کا سلسلہ بھی باقی رکھا تھا
آپ ایک نبض شناس اور طالب علموں کی نفسیات سے واقفیت
رکھنے والے مدرس تھے
مولانا محمد یوسف فقیر دہلوی صاحب مشہور مفسر قرآن تھے موصوف
نے پوری زندگی حوض والی مسجد چوڑیوالان میں ترجمہ قرآن
مجید بیان فرمایا، آپ کا ترجمہ قرآن دلی میں بڑا ہی مقبول تھا
مولانا محمد یوسف فقیر صاحب خاندان ولی اللہی کے تراجم خاص طور
پر امام المفسرین شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن مجید سے بے حد متاثر تھے
جب آپ ترجمہ قرآن بیان فرماتے تو شاہ عبدالقادر کا ترجمہ ضرور
سامنے رکھتے محترم فیروز دہلوی صاحب لکھتے ہیں
مولوی صاحب شاہ عبدالقادر صاحب کے اردو ترجمہ کو قرآن کا
مستند ترجمہ سمجھتے تھے اور تفسیر بیان کرنے سے پہلے عربی متن کے
بعد شاہ صاحب کا ترجمہ پڑھ کر سناتے تھے ۔ [١]

---

١ الواح الصنادید ج ١/ ص ٣١٦-٣١٧ ۔ اور دلی والے مرتبہ ڈاکٹر صلاح الدین
ج/ ٢ ص/ ١٠٨ ص/ ١٠٩ تا ١١٢

فتاوی نویسی۔

مولانا محمد یوسف فقیر دہلوی دلی کے ایک بلند پایہ فقیہ اور
مفتی تھے آپ کو فقہی جزئیات پر بڑی گہری نگاہ تھی
آپ کو فتاوی نویسی میں بھی بڑا درک و کمال حاصل تھا آپکی زبان
و قلم سے سینکڑوں فتاوی نکل چکے ہیں
اگر آپ کے تمام فتاوے کی نقلیں رکھی جاتیں تو کئی فتاوے
کی ضخیم جلدیں مرتب ہو جاتیں۔ [1]

تصنیف

(۱) ترجمہ و تفسیر قرآن (اردو) غیر مطبوعہ ہے اس تفسیر کے کچھ حصے
آڈیو کیسٹوں پر محفوظ ہیں اور پاک ریکارڈنگ سینٹر صدر کراچی
میں دستیاب ہیں [2]

---

[1] انوار الصادیہ ج ۱/ ص ۲۱۷ دلی والے ج ۳/۲۳/۱۱۳ [2] کیسٹ پاک ریکارڈنگ سینٹر صدر کراچی (غیر مطبوعہ)

قاری عنایت اللہ صاحب

م ۱۹۴۶ء ۱۳۶۵ھ

چھ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ میں مولینا قاری عنایت اللہ صاحب جامع مظاہر علوم سہارنپور کے استاذ قرأت تجوید بنے۔ قاری ضیاء الدین صاحب الہ آبادی نے اپنی مشہور تالیف "خلاصۃ البیان فی تجوید القرآن" آپ ہی کے ارشاد پر لکھی تھی یہ کتاب پہلی مرتبہ امروہہ سے شائع ہوئی لیکن طباعت و کتابت ناقص تھی دوسری مرتبہ مولینا عنایت اللہ صاحب موصوف نے اپنی نگرانی میں تصحیح و تحقیق کے بعد اسکو طبع کرایا شعبان ۱۳۳۵ھ میں آپ رخصت سفر لیکر اپنے وطن گئے اور (عبادت الٰہی) مشغول ہو گئے

جناب کرنل صاحب اپنی تالیف تذکرہ قاریان ہند میں آپ کے حالات تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وطن قصبہ مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ والد کا نام محمد اسحٰق ولادت ۱۳۰۲ھ مدرسہ جامع العلوم سے علوم متداولہ کی تحصیل کی۔ مئو میں ۱۳۶۵ھ میں انتقال ہوا قاری ضیاء الدین احمد سے ستاپور میں بروایۃ حفص قرآن شریف پڑھا۔ قرأت سبعہ کی تکمیل انھیں سے لکھنؤ جاکر کی طب کی تکمیل لکھنؤ سے ۱۳۲۶ھ میں کی مدرسہ سہارنپور جاکر دو سال تک تجوید کے مدرس رہے قرآن مجید کے حاشیے اختلاف قرأت پر تحریر فرمائے۔ (۱- حواشی قرآن قرأ اختلاف قرأت (اردو)) رسم الخط اختلاف کے متعلق ایک رسالہ لکھا جو قرآن شریف کے اسی نسخے میں منسلک ہے۔ قرآن شریف کا یہ نسخہ مظاہر علوم سہارنپور سے ۱

---

۱ تذکرہ قاریان ہند ج/۲ ص/۳۲۸
علمائے مظاہر العلوم ج/۱ ص/۳۲۱

سولہ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ میں باہتمام قاری محمود حسن
طبع ہوا جس پر قاری عبدالرحمن مکی کی تقریظ بھی درج ہے
بین السطور مولوی اشرف علی صاحب کا ترجمہ ہے
یہ نسخہ اس وقت قاری حافظ جمیل احمد صاحب تھانوی
کے پاس موجود ہے علماء مظاہر العلوم کے مجموعہ میں لکھا ہے [1]
۱۳۶۵ھ میں وفات ہوئی

---

[1] تذکرہ قاریان ہند ج/۲ ص/ ۳۲۰۱
علماء مظاہر العلوم ج/۱ ص/ ۳۲۱

علامہ محمد عمر دین پوری
١٣٦٩ھ — ١٩٣٦ء

م

مولینا محمد عمر دین پوری ١٨٨٢ء میں مستونگ میں پیدا ہوئے
آپ نے اپنی زندگی کے ابتدائی ایام بھیڑ بکریاں چرانے میں صرف کئے
اس کے باوجود پندرہ برس کی عمر میں مولینا ڈاھی کی شاگردی
میں کلام پاک ختم کیا
مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے مولانا عبدالغفور ہمایون کے
حلقہ درس میں شامل ہوئے اور تین برس کے عرصے میں
کتب متداولہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے۔ اس وقت
ڈھاڈر (قلات) میں قصبہ درخان کا مدرسہ
مشہور تھا اور بلوچستان میں براھوی تعلیم کا واحد ادارہ تھا
آپ نے یہاں مولانا محمد فاضل کے چچا زاد بھائی اور شاگرد
مولانا عبدالحئی کے آگے زانوئے تلمذ طے کیا
مولانا دین پوری براھوی زبان کے سب سے بڑے شاعر اور کثیر التصانیف
مصنف گذرے ہیں آپ نے براھوی زبان میں اٹھتالیس کتابیں
تصنیف و تالیف کیں براھوی زبان میں پہلا ماھنامہ الحق مدرسہ اسلامیہ دینپوریہ جاری کیا
آپ کی سب سے زیادہ مقبول کتاب سودائے خام ہے ۱
موصوف کا نمونہ کلام پیش خدمت ہے براھوی میں فرماتے ھیں (غزل)

عاشق خوار و خرابو است کبابو ای اریٹ
دیسے دمس نی تول کنتو کہ ہے ز ہیری استہ نا -

ترجمہ - میں ایک تباہ حال عاشق ہوں میرا دل (جل بھن کر)
کباب ہے :
ایک دم سیلئے میرے پاس بیٹھو تاکہ میرے دل کا اشتیاق
ختم ہو جائے ۲

ایک اور غزل کے چند شعر ہیں -

: محبوب جان نازٹ بروکا :
ترجمہ : اے ناز و ادا سے آنے والے محبوب
درد و غماتا زیادہ کروکا :
ترجمہ - غم و الم کو زیادہ کرنے والے ۳

۱ براھوی زبان و ادب کی مختصر تاریخ ص/١٠٠ رسالہ کا عکس دیکھئے ص/١٥٣
۲ ایضاً ص/١٠٦ ۳ ایضاً ص/١٠٦

داغے جدائی نا تخیر کنے ء

ترجمہ۔ میرے سینے میں فراق کا داغ نہ رکھ

کیم کنے خوار ھمستا نیاما

ترجمہ۔ مجھے ہم عصروں میں ذلیل وخوار نہ کر ۱

ماھنامہ اظہار کراچی میں عزیز اللہ بروھی لکھتے ہیں مولانا محمد فاضل درخانی فاضل دیوبند تھے۲ اشاعت اسلام اور رد عیسائیت میں بہت کام کیا ایک مدرسہ قائم کیا جسے آپ کے بعد آپ شاگردوں مولانا عبدالحی اور مولانا محمد عمر نے چلایا مولانا محمد عمر نے زیادہ تعلیم مولانا عبدالحی سے حاصل کی مولانا کی زیادہ تر تصانیف نظم میں ہیں موصوف ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲۶ء ۱۳۴۵ھ میں انتقال ہوا پیدائش دیم پور ضلع شکارپور سندھ میں ہوئی آپ نے تحریک خلافت میں بھی حصہ لیا مولانا عبید اللہ سندھی کے ساتھ افغانستان گئے۳

تصنیف

۱۔ ترجمہ قرآن مجید یعنی ترجمہ قرآن مجید کا یہ براھوی ترجمہ اسٹیم پریس العوری ہندوستان ۱۳۳۶ھ بمطابق ۱۹۱۷ء میں شائع ہوا آج کل نایاب ہے کل صفحات ۴۳۸ ہیں۴ ۱۹۱۳ء میں مولانا محمد عمر دین پوری نے کلام پاک کا براھوی ترجمہ پہلی مرتبہ کیا اسکی اشاعت کیلئے مرحوم وڈیرہ نور محمد بنگلزئی نے تین ہزار روپے کی خطیر رقم دی تھی جب کلام پاک کا ترجمہ شائع ہوا تو اس کے نسخے بلوچستان کے علماء کرام میں مفت تقسیم کئے گئے طبع دوم ۱۴۰۳ھ میں براھوی اکیڈمی کوئٹہ سے شائع ہوا ہے ۴۳۲ صفحات ہیں یہ مطبع مہر پرنٹنگ پریس

۲۔ تفسیر ۱۹۲۸ء میں کلام پاک کے کئی پاروں کی تفاسیر شائع ہوئیں یہ تفاسیر مولانا محمد عمر دین پوری ہی نے لکھی تھیں ان میں تفسیر الم۔ سیقول، تلک الرسول۔ لن تنالوالبر، والمحصنت، تبارک الذی (اسکا دوسرا نام مفتاح القرآن ہے) شامل ہیں۵

۳۔ مفتاح القرآن فی براھوی اللسان:

قرآن مجید کے انتیسویں پارے کی تفسیر ہے۔ کل صفحات ۱۸۲ ہیں سن طباعت ۱۳۴۳ھ ہے

۴۔ تفسیر پارہ تیس۳۰ تیسویں پارہ کی یہ تفسیر ۱۳۴۷ھ میں شائع ہوئی

۵۔ تفسیر پارہ چہارم: چوتھے پارہ کی یہ تفسیر ۱۳۴۷ھ میں شائع ہوئی جملہ صفحات ۳۲۰ ہیں۶

---

۱ بحوالہ سابق ص/۱۰۷ ۲ مولانا کے قائم کردہ مدرسہ درخانی نے براھوی زبان کو ادبی زبان بنادیا مولانا براھوی، فارسی، اردو، عربی، بلوچی کے ماہر تھے نصر اینٹوں کے ردکے لئے پریس لگایا اور بہت ساری کتب لکھیں تفصیل دیکھئے ماھنامہ اظہار کراچی ص/۶۲ جنوری ۱۹۸۴ء ۳ ایضاً ص/۶۶

۴ براھوی زبان وادب ص/۱۰۲ ۵ ایضاً ص/۱۴۹ ۶ ترجمہ قرآن مجید براھوی ۷ براھوی زبان وادب ص/۱۰۲

۸ ایضاً ص/۱۰۵ اس ترجمہ کا عکس ص/۱۰۵ پر ہے اس تفسیر کا عکس ص/۱۴۹ پر ہے

جناب مولینا محمد عبداللہ المعروف بہ جیون بن فخرالدین پکھلوی -

م ۱۳۶۶ھ ۱۹۴۷ء

آپ ۱۲۸۶ھ کے قریب جناب عبداللہ صاحب المعروف بہ
فخرالدین کے گھر پکھلی تحصیل مانسہرہ ہزارہ میں پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم اپنے علاقے کے علماء سے حاصل کی
پھر ہندوستان میں علامہ حسین بن محسن انصاری یمانی کا تلمذ حاصل کیا
اور انہی سے تکمیل کر کے سند حاصل کی
۱۳۶۶ھ میں آپ کا وصال ہوا

تصنیف

حواشی البیان فی لغات القرآن مع تفسیر المنان ومجموع العرفان ح[۱]
(اردو)

ح۱ مشاہیر علماء ج ۲/ ص ۲۸۸

تیسرا باب: پاکستان میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات

۱۴/اگست ۱۹۴۷ء تا ۱۹۸۸ء

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی

م ۱۳/دسمبر ۱۹۴۹ء ۲۱/صفر ۱۳۶۹ھ

ڈاکٹر زیتون بیگم شمس الدین لکھتی ہیں

مولانا شبیر احمد عثمانی دارالعلوم دیوبند کے ۲۰ ربیسویں صدی کے ممتاز علماء میں سے تھے آپ ادیب خطیب عالم اور اعلیٰ پائے کے سیاسی قائد تھے:(۱)

۱۸۸۸ء مطابق ۱۰/محرم ۱۳۰۵ھ میں بجنور میں پیدا ہوئے(۲) آپ کا صحیح نام فضل اللہ تھا لیکن شبیر احمد کے نام سے زیادہ مشہور ہوئے(۳) آپکی کنیت، بھول ابا، تھی اور گھر میں رسمی نام سے پکارے جاتے تھے(۴) آپکا نسب حضرت عثمان رض سے ملتا ہے(۵) آپ کے بارے میں فیض انبالوی لکھتے ہیں کہ آپکا پورے خاندان دنیا کو منور کرنیوالے سورج کی طرح تھا آپ نے اردو اور فارسی میں بھی کچھ اشعار کہے ہیں(۶) محترمہ ڈاکٹر زیتون بیگم کی روایت کے مطابق، مولانا کے والد مولانا فضل الرحمن نے تین شادیاں کیں: تیسری بیوی سے مولانا شبیر احمد عثمانی پیدا ہوئے(۷) آپ نے دارالعلوم دیوبند سے اپنی جملہ تعلیم: علم فقہ، حدیث: علم تفسیر، علم منطق، علم حساب، علم فلسفہ، علم ادب، اردو، عربی، فارسی، کی تعلیم مکمل کی: علم التجوید وقراءت وتفسیر، قاری عبدالوحید صاحب سے حاصل کی اور امتیازی درجہ میں سند حاصل کی: ۱۳۲۲ھ میں

---

(۱) الدراسات الاسلامیۃ (عربی) جولائی ۱۹۹۱ء مجمع البحوث الإسلامیۃ اسلام آباد سہ ماہی

(۲) مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۰۹ (۳) بجنور ہندوستان کے صوبہ اترپردیش کا ایک شہر ہے

(۳) آپ کے والد نے آپکا نام فضل اللہ رکھا تھا دیکھئے مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۰۹ لیکن آپنے اپنا نام خود اپنے ہاتھ سے العبد شبیر أحمد عثمانی لکھا ہے دیکھئے فتح الملہم شرح صحیح مسلم (عربی) مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی اکثر مصنفین نے بھی یہی نام لکھا ہے دیکھئے (۱) حیات شیخ الاسلام (اردو) مصنفہ فیض شفیق صدیقی الانبالوی مطبوعہ ادارۂ سیرت پاکستان لاہور (۲) بیس بڑے مسلمان (اردو) عبدالرشید ارشد مکتبہ رشیدیہ لاہور ص/۵۴۵ (۳) ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر ص/۳۱ (۴) تجلیات عثمانی مصنفہ انوار الحسن شیرکوٹی مطبوعہ پرنٹنگ پریس لاہور ص/۱۲ (۵) انوار عثمانی ص/۵

(۴) انوار عثمانی مصنفہ انوار الحسن شیرکوٹی ص/۵ مطبوعہ انجمن پریس کراچی ۱۹۶۶ء (۵) تفسیر عثمانی مطبوعہ دارالتصنیف کراچی ص/۸۰۸ اور سہ ماہی الدراسات الاسلامیہ جولائی ۱۹۹۱ء ص/۱۰۸ (۶) حیات شیخ الاسلام مصنفہ انبالوی ص/۱۲ (۷) سہ ماہی الدراسات ص/۱۱۱ ایضاً حیات عثمانی ص/۸۰

دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے [1]
۱۳۲۵ھ میں دارالعلوم دیوبند کے استاذ مقرر ہوئے [2]
کچھ عرصے بعد دہلی کے مدرسہ فتحپوری میں صدر المدرس بنا کر بھیجے گئے: تھوڑے عرصے بعد دارالعلوم دیوبند کے مجلس شوریٰ نے، صحیح مسلم، پڑھانے کیلئے آپکو دیوبند بلا لیا گیا: دیوبند قدریسی کے زمانے میں کچھ انتظامی اختلافات کی وجہ سے دیوبند کو چھوڑ کر ڈھابیل [3] کے جامعہ اسلامیہ میں چلے گئے [4] مولانا انور شاہ کشمیری کی وفات کے بعد صدرالمدرس بنائے گئے اس جامعہ میں، صحیح بخاری، اور، ترمذی، پڑھانے کے ساتھ شیخ التفسیر کے منصب پر بھی فائز رہے [5] طویل عرصے یہ خدمات انجام دینے کے بعد بیماریوں کے سبب پھر دیوبند میں رہائش اختیار کرلی اس دوران ہر جمعہ کو شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے گھر پر درس قرآن دیتے رہے [6]

لیکن تاریخ دارالعلوم دیوبند کے مطابق ۱۹۱۰ء مطابق ۱۳۲۸ھ میں دیوبند کے استاذ مقرر ہوئے ج/۲ ص/۲۲۶

[1] سہ ماہی الدراسات الاسلامیہ جولائی ۱۹۹۱ء ص/۱۱۳ لیکن مشاہیر علماء دیوبند کے مطابق ۱۹۰۸ مطابق ۱۳۲۵ھ میں فراغت حاصل کی پھر کچھ عرصہ مسجد فتح پوری دہلی میں بحیثیت استاذ رہنے کے بعد دیوبند کے استاذ مقرر ہوئے ص/۲۱۰ [2] ایضاً انوار الحسن شیرکوٹی ج/۲ ص/۲۳۶ سہ ماہی الدراسات الاسلامیہ جولائی ۱۹۹۱ء ص/۱۱۴ اور حیات عثمانی ص/۱۵۵ [3] ڈھابیل ہندوستان کے صوبہ سورت کا ایک شہر ہے [4] سہ مشاہیر علماء دیوبند کے مطابق ۱۹۲۸ء مطابق ۱۳۴۶ھ کا واقعہ ہے ص/۲۱۰ کہ تاریخ کہ لئے دیکھیں حیات عثمانی ص/۲۰۱

[5] مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۱۰ مزید دیکھئے (۱) سہ ماہی الدراسات الاسلامیہ جولائی ۱۹۹۱ء ص/۱۱۵ (۲) علماء حق ج/۱ ص/۲۲۸ مصنف مولانا محمد میاں (۳) حیات شیخ الاسلام مصنف انبالوی ص/۲۵ (۴) ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر ص/۳۱ (۵) حیات عثمانی ص/۲۰۰

[6] تجلیات عثمانی مصنف انوار الحسن شیرکوٹی مطبوعہ انجمن پریس کراچی ص/۲۳ اور مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۱۰ اور سہ ماہی الدراسات الاسلامیہ جولائی ۱۹۹۱ء ص/۱۱۵ لیکن پروفیسر انوار الحسن شیرکوٹی نے حیات عثمانی ص/۲۶۰ پر شیخ الہند کے مکان کی جگہ دیوبند کے دارالحدیث کا ذکر کیا ہے لکھتے ہیں ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء میں بعض طلبہ کے اصرار پر دیوبند میں اخیر کے دارالحدیث میں درس قرآن دینا شروع کیا تھا اور بقول جناب محبوب احمد رضوی درس کی مقبولیت اس حد تک بڑھ گئی کہ نہ صرف دارالحدیث بلکہ دارالحدیث کی گیلریاں بھر جاتی تھیں طلبہ کے ساتھ شہر کے افراد بھی شرکت کرتے تھے غالباً پہلے ۱۹۲۲ء میں صرف شیخ الہند کے مکان پر درس دیتے تھے جیسا کہ اسی کتاب کے ص/ ۵۲۹ سے معلوم ہوتا ہے پھر ۱۹۳۶ء میں دارالعلوم میں درس دینے لگے لہٰذا دونوں باتیں صحیح ہو سکتی ہیں —

علامہ عثمانی اور مذہبی سیاسی تحریکات۔

(۱) شاہ سعود کی مذہبی اصلاحات اور بعض سخت احکامات کی وجہ سے ہندوستان میں شورش پیدا ہوئی تو برصغیر کے مسلمانوں کی طرف سے ایک وفد شاہ سعود کی خدمت میں گیا آپ نے دارالعلوم دیوبند کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے عمدہ تقریر کی جسے سن کر شاہ سعود بہت متاثر ہوئے اور بد عتیوں کے قتل وغیرہ کے جو سخت احکامات جاری کئے تھے انہیں موقوف کر دیا گیا۔ اور شاہ سعود کی طرف سے آپ کو بیش قیمت انعامات سے نوازا گیا ہے[1]

(۲) آپ اعلیٰ درجہ کے خطیب تھے اپنی خطابت کے ذریعہ علیگڑھ و دیگر یونیورسٹیوں میں جدید تعلیم یافتہ افراد کی اصلاح کی ہے[2]

(۳) آپ جمعیت علماء ہند کی مجلس عاملہ کے رکن تھے اور صف اول کے رہنما تھے[3]

(۴) شیخ الہند کی تحریک ریشمی رومال میں شریک رہے ہے[4]

(۵) تحریک پاکستان کے مسئلہ پر مسلم لیگ کا ساتھ دیا اور ۱۹۴۶ء میں علماء کی علیحدہ جماعت جمعیت علماء اسلام کی بنیاد رکھی پہلے صدر منتخب ہوئے بنگال سے مسلم لیگ کی جانب سے ہندوستان کی مجلس دستور ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ۱۹۴۷ء میں پاکستان آئے اور دستوریہ پاکستان کے رکن منتخب ہوئے دستور ساز اسمبلی شرعی دستور ساز کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے ہے[5]

(۶) موجودہ پاکستان کی پرچم کشائی قائد اعظم محمد علی جناح نے آپ کے ہاتھ سے کروائی اور موجودہ بنگلہ دیش کی پرچم کشائی مولانا ظفر احمد عثمانی کے دست مبارک سے کرائی گئی ہے[6]

---

[1] بریلوی حضرات کو علامہ عثمانی کا احسان مند ہونا چاہئے دیکھئے حیات عثمانی ص/۲۴۰

[2] بعض تقاریر علیگڑھ یونیورسٹی سے شایع ہو چکی ہیں دیکھئے تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/۲۳۷

[3] ایضاً ص/ ۲۳۳ یادِ رفتگاں مصنف ندوی ص/۲۸۳ یادِ رفتگاں مصنف قادری ج/۱ ص/۲۰۷

[4] مشاہیر علماء ج/۱ ص/ ۲۱۰ ریشمی خطوط سازش کیس ضمیمہ ص/۸۹
جمعیت علماء ہند ج/۱ ص/ ۲۵ ص/۲۳۱ ج/۲ ص/۸۵۸

[5] تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/ ۲۳۳ اور حیات عثمانی مصنف انوار الحسن شیر کوٹی ناشر مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۹۹۵ء ص/ ۴۸۱ تا ۵۰۸ مزید دیکھئے تعمیر پاکستان اور علماء ربانی مصنف منشی عبد الرحمٰن خان ناشر ادارہ اسلامیات لاہور طبع دوم ۱۹۹۲ء ص/ ۵۸ ص/۱۰۹ ص/ ۱۱۱ ص/۱۲۷ اکابر علماء دیوبند ص/ ۹۲ اقبال اور علماء پاک و ہند ص/ ۴۸۹

[6] تعمیر پاکستان اور علماء ربانی ص/۲۷۲ بیس بڑے مسلمان ص/ ۵۴۲

تحریک پاکستان کے سلسلے میں علامہ شبیر احمد عثمانی کے خدمات ناقابل فراموش ہے
آپ نے ۲۶/دسمبر ۱۹۴۵ء میں دار العلوم دیوبند کے ایک اجتماع میں
تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اسکی کوئی پرواہ نہیں کہ حصول پاکستان
کیلئے میں قتل کردیا جاؤں اسلئے میرا اعتقاد ہے کہ پاکستان کا حصول
مسلمانوں کیلئے بقاء کی ضمانت ہے میں اسکے حصول کیلئے آگے
بڑھتا رہونگا فرمایا میرے بھائیو: اگر میں حصول پاکستان کی
راہ میں شہید کردیا جاؤں یا میری موت آجائے تو میری لاش ہندوستان
نہ بھیجنا بلکے مجھے اس جگہ دفن کرنا جہاں پاکستان بننا یقینی ہو ط۱
قیام پاکستان کے بعد علامہ شبیر احمد عثمانی ہندوستان سے آنیوالے
بے یار و مددگار مسلمانوں کی نصرت و امداد فرماتے رہے
رہنے کیلئے معمولی سا ایک مکان بھی لینا گوارا نہ کیا جب آپ سے زیادہ
اصرار کیا گیا آپ نے فرمایا میں اس وقت تک اپنے لئے مکان
نہیں لےسکتا جب تک ایک مہاجر بھی بے گھر ہے۔

مولانا انوار الحسن شیرکوٹی لکھتے ہیں
۱۳/دسمبر ۱۹۴۹ء مطابق ۲۱/صفر ۱۳۶۹ھ میں ایکا انتقال ہوا ط۲
مولانا کے انتقال پر وزیر اعظم لیاقت علی خان نے بروز بدھ
یوم تعطیل کا اعلان کیا: نماز جنازہ میں دو لاکھ افراد نے
شرکت کی شاہ ملک عبد العزیز کی حکم سے حرمین شریفین میں ایکی
غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی ط۳ مولانا محمد ادریس نے تاریخ وفات اس
شعر میں کہا:

علم و عمل، بذل و بحث، حکمت، کلام و اتقاء
دست قضاء نے ا ہ سکو بے سرو پا کر دیا ط۵

منظر نظامی نے تاریخ وفات اس شعر میں کہی۔
از سر حیف و بلا لکھ اے نظامی سال داغ۔ سارے پاکستان میں شبیر کا ماتم ہے آج
مولانا یوسف بنوری نے ایکی وفات پر طویل مرثیہ کہا اس کا شعر ہے
تمام الصلوٰۃ علی خیر الوری ابدًا: من جاد بالنور فی الظلماء للبشر، ط

ط۱ خطبات عثمانی ص/۳۲ ط۲ انوار عثمانی ص/۲۶۱
[illegible]

علامہ زاہد الکوثری آپ کی شان میں لکھتے ہیں علامہ، محدث، ناقد، فقیہ، نابغۂ عالم ربانی مذہب حنفی کیلئے فخر کے قابل ہے
آپ کی فتح الملہم شرح صحیح مسلم مفید معلومات سے لبریز کتاب کو جس قدر پڑھا اسی قدر حیران بڑھتی گئی آپ اس زمانہ میں بجا طور پر فخر حنفیت ہیں۔[1]

مولانا شبیر احمد عثمانی عبدالماجد دریا آبادی کے بارے میں لکھتے ہیں
مولانا عبدالماجد کی دینی خدمات جن کی توفیق اللہ تعالیٰ نے اس عمر میں دی میرے خیال میں اس قدر عظیم وجلیل ہے جو بہت سے علماء کو آج تک انجام نہ دے سکے اور بہت سے دینی دعوت وتبلیغ کا شوق دیکھنے والے علماء کو ان کے مضامین سے بیش بہا امداد ملی خطا وتقصیر سے کون بری ہے اعتراضات کس پر نہیں ہو سکتے۔[2]

---

[1] انوار عثمانی مرتبہ محمد انوار الحسن شیرکوٹی ص/۸۲
[2] ایضاً ص/۱۰۶

القرآن الکریم -

وترجمة معانیه وتفسیره الی اللغة الاردیه -

ترجمہ -
شیخ الہند حضرت مولنا محمود الحسن صاحب
تفسیر
شیخ الاسلام حضرت مولٰینا شبیر احمد صاحب عثمانی ۔

تشرف بالامر بطباعة هذا المصحف الشریف وترجمه معانیه وتفسیره
خادم الحرمین الشریفین: الملک فهد بن عبد العزیز السعود
ملک المملکه العربیة السعودیه -

یہ سب سے زیادہ مستند ترجمہ وتفسیر کا مجموعہ ہے اسمیں ترجمہ بین السطور شیخ الہند محمود الحسن کا بالکل صاف اور واضح لکھا ہوا ہے اور حواشی پر تفسیر ابتدائی چند سورت کے علاوہ تا اختتام قرآن علامہ شبیر احمد عثمانی کی ہے بہت عمدہ گریڈ بائبل پیپر طباعت کیلئے استعمال کیا ہے لاکھوں کی تعداد میں اس نسخہ کو چھپوا کر مفت برصغیر میں تقسیم کی گیا ہے محسوس ہوتا یہ تاج کمپنی کے مطبوعہ قرآن کا عکس ہے یا جرمنی سے دار التصنیف والے جو چھپواتے ہیں اسکا عکس ہے
اس کے علاوہ بہت عمدہ خوبصورت ومضبوط بائنڈنگ ہے
۸۱۰/ص پر مشتمل ہے آخر میں رموز اوقاف اور تفسیر کا مقدمہ ہے جسمیں شیخ الہند نے شاہ عبد القادر کے ترجمہ کی تحسین اور ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمہ پر تنقید کرنے کے علاوہ نیا ترجمہ کرنے کی وجوہات بیان کی ہیں ۔
شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس اور رابطہ عالم اسلامی باہمی تعاون سے مختلف زبانوں میں معتمد علماء کے تراجم وتفاسیر کو منتخب کرکے شائع کرتے ہیں تاکہ اسلامی دنیا کی ضرورت کو پورا کرنے میں اپنا کردار ادا کریں: قرآن کریم کے اردو ترجمہ وتفسیر کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس کی مرکزی مجلس شوریٰ نے تراجم وتفاسیر سے متعلق منعقد ہونے والے خصوصی اجلاس میں اس کی طباعت ونشر کا فیصلہ کیا ہے

قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس جو اردو ترجمہ اور تفسیر شائع کرنے کی
حامل کر رہا ہے وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وزارت مذہبی
امور کی طرف سے معتمد و مصدقہ ہے جید علمی شخصیت حضرت
مولانا ابوالحسن علی الندوی نے مترجم و مفسر کی علمی عظمت
کا اعتراف کیا ہے اور اس ترجمہ و تفسیر کی توثیق ان الفاظ میں کی ہے
اردو زبان میں یہ سب سے اچھا ترجمہ و تفسیر ہے اسکی طباعت
واشاعت ہونی چاہیے
فروری تصحیحات کا مراجعہ رابطہ عالم اسلامی (ادارۃ القرآن الکریم)
کی طرف سے فضیلۃ الشیخ سید عنایت اللہ شاہ صاحب کاکاخیل
نے کیا ہے ط[1]
اس کے بعد اسی کا عکس تیار ہو کر سے کئی لاکھ کی تعداد میں
چھپ کر مفت تقسیم ہو رہی ہے دو جلدوں کی بائنڈنگ اور
پیپر بہت اعلیٰ کوالٹی کا ہے
لیکن اس پر مطبع یا ناشر کا نام و پتہ نہیں لکھا ہے

ط[1] مقدمہ القرآن الکریم و ترجمۃ معانیہ و تفسیرہ إلی اللغۃ الاردیۃ مطبع شاہ فہد کمپلکس

تفسیرِ عثمانی کی اہم خصوصیات۔

(۱) آپ قرآن کریم کی سب سے پہلے قرآن سے بیان کرتے ہیں اور اسکی تائید میں مختصراً احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور عقلی نقلی دلائل کی روشنی میں مسائل کی تحقیق کرتے ہیں جیسے: مسئلہ روح، واقعہ معراج، اور، یاجوج ماجوج کے مسئلے میں کی ہے:

(۲) تفسیر بیان کرنے میں صرف ان اقوال سے استدلال کرتے ہیں جن سے مذہب اہلسنت والجماعت کی تائید ہوتی ہو مثلاً: آیت . . . کے ذیل میں مسح راس سے بحث کی ہے

(۳) عقائد باطلہ اور تفسیر میں اسرائیلی روایات کا رد کرتے ہیں جیسے: آیت کے ذیل میں رفع علیہ[۱][۲] کو ثابت کیا ہے: تفسیر کرنے میں اہم تفاسیر مثلاً تفسیر ابن کثیر، تفسیر کبیر، تفسیر کشاف، اور دیگر متداول تفاسیر کے ساتھ صحاح ستہ کا بھی جگہ جگہ حوالہ دیتے ہیں۔

(۴) تفسیر بیان کرنے میں اعتدال کے مسلک کو اپناتے ہیں اور غلو کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

(۵) تفسیر بالرائے سے انتہائی اجتناب کرتے ہیں البتہ قرآن وحدیث سے جو علمی نکات سامنے آتے ہیں انھیں ضرور بیان کرتے ہیں۔

(۶) اپنی تفسیر میں تاریخی اور جغرافیائی تحقیقات کو مختصر الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں: مثلاً آیت کے ذیل میں تاریخ روم اور اسکے جغرافیہ پر روشنی ڈالی ہے:

(۷) تفسیر میں لغوی تحقیق اور نحوی، صرفی، تحقیقات کو بھی ملحوظ رکھتے ہیں مثلا: نصاریٰ کی لغوی تحقیق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں نصاریٰ نصر سے مأخوذ ہے اور اسکے معنیٰ ہے مدد کرنے والے اور یہ منسوب ہے ملک شام کی ایک بستی: ناصرہ کی طرف

(۸) تفسیر بیان کرتے ہوئے بعض آیات کے اسرار و فوائد بھی بیان کرتے ہیں مثلاً آیت کے بارے میں فرماتے ہیں اسکو ساتھ مرتبہ صبح و شام پڑھنے سے اللہ تعالیٰ غم و فکر سے محفوظ رکھتا ہے:

(۹) اسیطرح تفسیر بیان کرتے ہوئے بعض مواقع پر کتب سماویہ سے بعض تائیدی اقوالات پیش کرتے ہیں۔
مثلاً: آیت کے ذیل میں انجیل کے تیسرے باب اور آیت ۲۱ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے پر استدلال پیش کیا ہے

(۱۰) اسیطرح بعض جدید تحقیقات مثلاً مادہ کا گرج بجلی کی کڑک پر آیت کے ذیل پر عمدہ تعبیر پیش کی ہے اسیطرح زلزلہ اور اسکے وقوع کے اسباب پر آیت کے ذیل میں جدید تحقیقات کے روشنی میں بحث کی ہے:

(۱۱) تفسیر میں بعض بین الاقوامی قوانین قرآن سے ثابت کئے ہیں:

ایک مرتبہ مولانا انورشاہ صاحب کی محفل میں شیخ الہند کے ترجمے کی خوبیاں بیان ہو رہی تھیں مولانا انورشاہ نے مولانا مطلوب الرحمٰن سے رائے پوچھی تو آپ نے فرمایا ترجمے میں دو خاص باتیں ہیں

(۱) پہلی یہ کہ قرآن کریم کثیر المعانی ہے شیخ الہند نے کوشش کی ہے کہ ترجمے میں ایسے الفاظ لائے جائیں جو کثیر المعانی ہوں

(۲) دوسری بات یہ کہ نزول قرآن خاص ہے مگر اطلاق عام ہے شیخ الہند نے حتی الوسع شان نزول سے گریز کیا ہے تاکہ معانی محدود نہ ہو جائیں۔

مولانا انورشاہ نے فرمایا مولوی مطلوب جہاں تمہاری نظر پہنچی ہے وہاں کسی کی نظر نہیں پہنچی ہے۔

ص۱ مقدمہ تفسیر عثمانی مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز لاہور۔

مولانا ولی رازی لکھتے ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت شاہ عبدالقادر رحمہ نے اپنے ترجمے کے ساتھ کچھ مختصر حواشی بھی تحریر فرمائے تھے جن میں اختصار کے ساتھ انتہائی مفید تفسیری توضیحات شامل تھیں حضرت شیخ الہند رحمہ نے ترجمہ کی تکمیل کے بعد ایک اہم کام یہ بھی شروع فرمایا کہ ان حواشی کو دوبارہ اپنی زبان میں اس طرح تحریر کرنا شروع کیا کہ جہاں جہاں ضرورت سمجھی وہاں اجمال کی تفصیل فرمادی اور مفید تفسیری وضاحتوں کا اضافہ بھی فرمایا لیکن حضرت شیخ الہند رحمہ کی حیات میں یہ کام صرف سورۃ النساء تک ہو سکا ۲ط

اس کام کی تکمیل شیخ اللہ تعالیٰ نے شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ کو منتخب فرمایا

فوائد عثمانی نے ایک ایسی مختصر مگر جامع اور عصر حاضر کی ضرورتیں پوری کرنے والی تفسیر کی جگہ لے لی

جس کی مثال اردو میں موجود نہ تھی حضرت علامہ عثمانی رحمہ نے خاص یوم عرفہ کو وقوف عرفات کے وقت ۱۳۵۰ھ کو دیوبند میں اس کام کی تکمیل فرمائی ۳ط

(۱) مختصر ہونے کے باوجود قرآن کریم کے منشا و مفہوم کی تعبیر میں اتنی جامع ہے کہ اکثر مقامات پر قرآن کریم کے طالب علم کو بڑی تفاسیر سے مستغنی کر دیتی ہے

(۲) قرآن کریم کی آیت کا باہمی ربط اتنا واضح ہے کہ مسلسل ترجمہ پڑھنے والے کو کہیں ربط کی کمی کا احساس نہ ہوتا

(۳) قرآن کریم کی مختلف آیات میں جہاں جہاں ظاہری تعارض ملوس ہوتا ہے ان آیات کی طرف مراجعت کرکے رفع تعارض کی سہل تقریر کی گئی ہے

(۴) عصر حاضر میں پیدا ہونے والے اشکالات کا شافی جواب دیا گیا ہے اور اکثر مقامات پر اپنے دلنشین انداز میں عقلی دلائل بھی مہیا کیے گئے ہیں

ط تفسیر عثمانی ناشر دارالاشاعت کراچی ج ۱/ ص ۹

۲ط مولاوی رازی نے مقدمے ص ۹ پر دارالتصنیف لمیٹڈ نے اپنے ٹائٹل پیر اور اسیطرح دیگر حضرات نے لکھا ہے کہ آل عمران تک تفسیر لکھی تھی مگر صحیح یہ ہے کہ النساء تک لکھی تھی آل عمران گم ہو گئی تو علامہ عثمانی نے دوبارہ لکھی ہے دیکھئے سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ص ۳۰/۳۲ و ص ۲۹/۳۹

۳ط تفسیر عثمانی مطبوعہ دارالاشاعت ص ۱/ ۲

(۵) جن مقامات پر ایک سے زائد تفسیری آراء پائی جاتی ہے وہاں راجح تفسیر کو ترجیحی وجوہات کے ساتھ اختیار فرمایا ہے

(۶) اہل علم کیلئے اکثر مقامات ایسے لطیف علمی اشارات کر دیئے گئے ہیں جن سے ان مقامات پر متوقع دشواریوں کے حل کی طرف رہنمائی ملتی ہے

(۷) زبان کی سہولت اور جدید محاورات کے مطابقت کا اتنا غیر معمولی اہتمام فرمایا کہ ساٹھ سال گزر جانے پر بھی اس تفسیر کی مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا ہے

مولانا محمد اشتاق صاحب لکھتے ہیں کہ علامہ عثمانی نے اپنی تفسیر میں جگہ جگہ شاہ صاحب کو کوٹ کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ عثمانی کی شاہ صاحب کے علوم پر کتنی گہری نظر تھی۔

(۲۰) ۔ روح القرآن (اردو) مطبوعہ

(۲۱) اعجاز القرآن (اردو) "

۱۔ تفسیر عثمانی مطبوعہ دار الاشاعت ص ۱۰۔ جائزہ تراجم قرآنی محمد سالم قاسمی ص ۵۱

۲۔ تفسیر عثمانی مطبوعہ۔ عالمین پبلیکیشنز لاہور

نور الحق علوی -
۱۰ مارچ ۱۹۵۱ء یکم جمادی الاخریٰ ۱۳۷۰ھ

مولانا نور الحق علوی بن منشی محمد قاسم موضع بسال ضلع اٹک میں ۱۸۸۸ء / ۶ - ۱۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔
مولانا علوی نے ابتدائی تعلیم وطن مالوف میں حاصل کی اور تکمیل علم کیلئے دارالعلوم دیوبند گئے ۱۹۱۰ء / ۱۳۲۸ھ دارالعلوم سے سند فراغ حاصل کی انہوں نے ۱۹۱۸ء / ۱۳۳۶ھ میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا تمغہ اور بہاولپور سکالرشپ کے مستحق قرار پائے ۱۹۱۹ء / ۱۳۳۷ھ میں منشی فاضل کے امتحان میں کامیابی حاصل کی
ایک سال مدرسہ عربیہ رمضان کلکتہ میں مدرس رہے
ڈاکٹر غلام جیلانی برق صاحب لکھتے ہیں
بھائی صاحب گاؤں کی مسجد میں درس دیتے تھے رفتہ رفتہ ان کے یہاں درجن بھر طلبہ جمع ہو گئے جن میں سے ہر ایک کا سبق دوسرے سے الگ تھا۔
دارالعلوم دیوبند تقریباً ایک سال بطور مدرس کام کیا اسکے بعد مدرسہ عربیہ ڈریالہ جالپ (تحصیل پنڈدادن خان - ضلع جہلم) میں مدرس رہے -
۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۳ء تک چار سال مدرسہ عربیہ دارالرشاد پیر جھنڈا (سندھ) میں بطور صدر مدرس کام کیا
اس کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ عربیہ فاضلیہ بٹالہ میں رہے دسمبر ۱۹۲۵ء / ۱۳۴۲ھ میں اورینٹل کالج لاہور میں ایڈیشنل مولوی کی اسامی پر ان کا تقرر ہوا اور ۱۹۴۷ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔
انہوں نے مولانا سندھی کے افکار و نظریات کی شرح و ترجمانی کا فریضہ بھی انجام دیا۔ مولانا سندھی کا معرکۃ الآراء مضمون - امام ولی اللہ کی حکمت کا اجمالی تعارف آپ ہی نے املا کیا تھا - د

ماخذ تذکرہ علماء پنجاب ج/۲ ص/ ۷۸۲
تعارف قرآن، ص/ ۲۲۹

لاہور میں یکم جمادی الاخری ۱۳۷۰ھ / ۱۰ مارچ
۱۹۵۱ء کو وفات پائی۔
مولانا نور الحق علوی مرحوم نے ۱۹۳۵ء میں
اورینٹل کالج لاہور میں ہیڈ مولوی کی آسامی کیلئے
ایک درخواست دی تھی۔
جسمیں اپنی تصنیفات کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے

تصنیف

۱۔ تفسیر قرآن (اردو)
میں نے قرآن حکیم کی اردو تفسیر بطرز دلکش مکمل
طور پر لکھی ہے تفسیر مذکور کے حسب ذیل
حصے شائع ہو چکے ہیں۔

(۱) نور الحق تفسیر سورہ علق۔
(۲) بارقۃ الحق ضمیمہ نور الحق۔
(۳) الناموس المفصل تفسیر سورہ المزمل۔
(۴) فتح المقتدر۔ تفسیر سورہ المدثر۔ [۱]

---

[۱] اس کے علاوہ (۱) عذب المناهل شرح کامل للمبرد (۲) منشور حاکم خلاصہ دبیر عجم
(۳) اللآلی الغرر شرح سمط الدرر (۴) منار السالک شرح موطا امام مالک
(۵) شوارق الرطی شرح فتوح البلدان للبلاذری (۶) التعرف فی التصوف
اور دیگر کتب آپ کی یادگار ہیں
تذکرہ علماء پنجاب ج ۲ / ص ۷۸۲
تعارف قرآن ص / ۲۷۹

۵۳۔ مولینا قاضی عبداللطیف:
۱۸۵۲ء ۔ ۱۳۷۲ھ

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں حاصل کی تکمیل علوم
رامپور میں کیا اسکے علاوہ مولینا قاضی سید غلام قادر
سواتی سے بھی درس نظامی کتابیں پڑھیں اور طویل عرصہ
تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور صوبہ سرحد
میں علم کے فروغ میں حصہ لیا آپکے دو صاحبزادے
ہیں دونوں متبحر عالم ہیں
۱۳۷۲ھ میں آپکا وصال ہوا کچھ تصنیفیں غیر مطبوعہ
آپکی یادگار ہیں۔

۱۔ ایک فہرست آیت القرآن الکریم غیر مطبوعہ موجود ہے
۲۔ تفسیر یسیر (پشتو)
قرآن حکیم کی پشتو زبان میں سب پہلے تفسیر یسیر
کے نام سے لکھواکر شائع کی۔

۱۔ علماء سرحد کی تصنیفی خدمات مصنف ڈاکٹر فیوض الرحمٰن ص ۱۲۰
تعارف قرآن

- تفسیر یسیر ۔ (پشتو)

حافظ محمد ادریس صاحب لکھتے ہیں
پشتو زبان میں سب سے پہلی سب سے مستند اور سب سے ضخیم تفسیر
تفسیر یسیر ہے جو حضرت مولینا مراد علی صاحب ولد حضرت مولینا الشیخ
عبدالرحمٰن السیلانی ساکن کامہ - جلال آباد کی تصنیف ہے
مصنف علام بہت بڑے عالم اور مشہور صوفی تھے انہوں نے آج
سے پورے ایک سو سال پیشتر ۱۲۸۲ھ میں یہ تفسیر لکھنی شروع کی
اور دو سال کے اندر اندر پایہ تکمیل کو پہنچا دی خود مصنف علام
نے لفظ ، افغانی ، سے سال آغاز اور لفظ عز منزل ، سے سال اتمام
۱۲۸۲ھ ۱۲۸۴ھ
کی تاریخ نکالی ہے
علامہ موصوف عربی ، فارسی اور پشتو کے ادیب تھے
تینوں زبانوں میں نظم ونثر لکھنے پر خاص قدرت رکھتے تھے
متقدمین اور متوسطین کا وسیع دائرہ رکھتے تھے اس لئے ان کی
تفسیر بہت جلد مقبول ہوئی اور سارے ملک میں پھیل گئی
اس تفسیر کے سبب تالیف کے بارے میں فاضل مصنف لکھتے ہیں -

> میرے بعض دوستوں نے مجھ بہت دباؤ ڈالا کہ میں
> ایک ترجمہ اور تفسیر قرآن لکھوں مختصر انداز میں
> لہٰذا میں نے یہ تفسیر لکھنے کا فیصلہ کیا
> آگے چل کر مصنف لکھتے ہیں
> دنیا میں بہت ساری تفسیریں لکھی گئی ہیں
> لیکن میں امید کرتا ہوں کہ میری تفسیر ضرور قبول
> عام وخاص ہوگی

تفسیر میں مصنف نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ آیت شریف کو چھوٹے
چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرتے اور ساتھ ساتھ ترجمہ وتفسیر کرتے جاتے ہیں

ط سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲ / ص ۱۸۸،۱۸۹ -
جائزہ تراجم قرآنی ص/ ۱۲۸
W.B.G.P. 333

جب آیت ختم ہوجاتی ہے تو متعلقات کی مزید تفصیلات پیش کردیتے ہیں البتہ شان نزول آیت سے پہلے لکھتے ہیں ترجمہ نیم لفظی نیم محاورہ قسم کا ہوتا ہے آیت کے مقدرات، اشارات دلالات اور اقتضاءات کا تشریحی ذکر ترجمہ ہی میں کرجاتے ہیں اس طرح پڑھنے والا گو ترجمہ اور تفسیر میں امتیاز نہیں کرسکتا لیکن مجموعی حیثیت سے وہ قرآن حکیم کے صحیح مفہوم کو اخذ کرلیتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ تفسیر ... علاقے کے مردوں اور عورتوں میں یکساں مقبول ہے اور اکثر پڑھے لکھے گھرانوں میں رکھی اور پڑھی جاتی ہے

اب اس تفسیر کی طباعت پر ایک صدی بیت چکی ہے اس پر شور ہنگامہ خیز صدی میں دوسری چیزوں کے دوش بدوش زبان نے بھی کافی ترقی کی ہے بعض الفاظ متروک ہوگئے ہیں بعض الفاظ صرف علاقائی ہو کر رہ گئے ہیں اور بعض نے نئے معنی اختیار کرلیے ہیں اس لیے بعض لوگوں نے کتاب پر مختصر سے حواشی چڑھا کر مشکل الفاظ کے معنی حل کئے ہیں ان میں سے ایک کا نام تیسیر الیسیر اور دوسرے کا نام فوق الیسیر ہے یہاں میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تفسیر یسیر کی زبان میں عربی اور فارسی الفاظ کی بہتات ہے جن کا سمجھنا عوام کیلیے دشوار ہے اس لئے جس طبقہ میں یہ کتاب متداول ہے وہ بھی اس سے کما حقہٗ فائدہ نہیں اٹھا سکتا ترجمہ کے علاوہ مصنف کے قلم پر ترجمہ کا طرز کچھ اس طرح چھا گیا ہے کہ وہ اپنی آزاد عبارت بھی عربی کا ترجمہ کی طرح لکھتے ہیں اور یہی اس دور میں علماء کی مخصوص زبان تھی اور فضیلت کی نشانی سمجھی جاتی تھی تفسیر قرآن کے ضمن میں فاضل مصنف نے اسرائیلیات کی روایات میں بھی فراخدلی دکھائی ہے لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس معاملہ میں بہت سارے حضرات نے وسیع المشربی سے کام لیا ہے اور سلجھانے کے شوق میں بات کو اور زیادہ الجھا گئے ہیں ۱؎

۱؎ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ص ۱۸۹-۱۸۸

جائزہ تراجم قرآنی ص/۱۳۸

W. B. G. P. 333

مولانا عبدالکریم ڈیروی

م ۱۹۵۴ ۸/رجب ۱۳۷۳

گوٹھ رضا محمد ڈیرو ضلع دادو سندھ میں ۱۳۱۵ھ میں حاجی الھورایو کے گھر پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے گوٹھ کے مدرسے میں مولانا محمد اسماعیل سے پڑھی عربی ادب کی تعلیم رئیس الاستاد مولانا الٰہی بخش سے حاصل کی سندھ میں تجوید و قرآت کے مطابق قرآن کو پڑھنے کا رواج بالکل نہیں تھا لہذا فن و تجوید و قرآت کو رواج دینے کیلئے اپنے گوٹھ رضا محمد ڈیرو میں ایک مدرسہ قائم کیا ۱۳۲۱ھ میں خواجہ محمد حسن سرہندی نے گوٹھ میہڑ میں مدرسہ عربیہ قائم کیا تو مولانا کو وہاں بلا لیا ۱۳۲۹ھ تک مولانا نے یہاں تعلیم دی اسکے بعد میہڑ میں مدرسہ دارالقرآن قائم کیا جو آج تک جاری ہے اس مدرسہ میں آپ نے دورہ تجوید و قرآت قائم کیا اور اس فن پر مختلف کتب میں لکھیں مولانا نے ذکریوں کے لواری شریف میں نقلی حج پر پابندی لگوانے کیلئے کوشش کی اور انکے باطل اعتقادات پر رسائل لکھے۔ ۸/رجب ۱۳۷۳ھ مدرسہ دارالقرآن میہڑ میں آپکا انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے

تصنیف ۔

مولانا نے تقریباً تیس ۳۰ کتابیں لکھی ہیں جنمیں سے قرآن سے متعلق یہ ہیں

(۱) — مقدمۃ التفسیر القرآن (اردو) (۲) نصیحت القرآن (اردو)
(۳) — نصیحت ذکر (اردو)۔ فن تجوید و قرآت پر
(۴) — معلم القرآت (اردو) (۵) دلائل وجوب التجوید - (اردو)
(۶) — عوایض رضعف العباد فی مسئلۃ الضاد ۔ (اردو)
(۷) اعلام العباد فی مسئلۃ الضاد - (اردو) (۸) تعلیم القرآن (اردو) شامل ہیں۔

ماہنامہ شریعت سکھر ص / ۲۳۰

مولانا اصغر علی روحی مرحوم (۲)

۱۳۷۴ھ ۱۹۵۴ء ۲

مولانا اصغر علی مرحوم ضلع گجرات کے ایک
گاؤں سے تعلق رکھتے تھے ان کے والد بزرگوار
قاضی شمس الدین مرحوم اس علاقہ کے اہل علم
میں بلند مقام رکھتے تھے۔
عہدہ قضاء کے علاوہ وہ وہاں کے شاہی مدرسہ کے
صدر معلم بھی تھے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد سے
ہی حاصل کی
اعلیٰ تعلیم کیلئے اورینٹل کالج میں داخلہ لیا ۱۸۹۱ء
میں مولانا کالج میں رہ کر تمام عربی و فارسی کے
امتحانات سے فراغت حاصل کی ان کی قابلیت
کا شہرہ سن کر انجمن حمایت اسلام لاہور نے انہیں
اسلامیہ کالج میں جو ان دنوں شیرانوالہ گیٹ کے اسلامیہ
اسکول کی عمارت میں شروع ہوا تھا عربی و فارسی پڑھانے
پر متعین کر لیا تھا اس وقت سے لے کر ریٹائر ہونے
یعنی ۱۹۲۱ء کے آخر تک وہ اسلامیہ کالج سے ہی منسلک
رہے۔
آپ کے اساتذہ میں دیگر اہل علم کے علاوہ نذیر حسین
محدث دہلوی مولوی شاہ محمد علی ساکن بھیرا اعظم گڑھ
مفتی محمد عبداللہ ٹونکی۔ مولانا فیض الحسن سہارنپوری
قاضی ظفر الدین۔ مولوی عبد الحکیم کلانوری مولوی محمد دین
بہوی جیسے اکابر اہل علم تھے
مولانا کی وفات ۱۹۵۴ء میں لاہور میں ہوئی انہیں
کی وصیت کے مطابق ان کے گاؤں یعنی ضلع گجرات
میں ان کی اپنی تعمیر کردہ مسجد کے متصل دفن کیا گیا (۱)

---

(۱) مشاہیر علماء ج ۲/ ص ۲۰

تصنیف

۱۔ شرح اسماء اللہ الحسنٰی ۱۳۲۹ھ میں مولوی کریم بخش صاحب کے اہتمام سے ۱۸×۲۲/۸ سائز کے ۲۴۸ صفحات پر شائع ہوئی

۲۔ آخری دو پاروں کی تفسیر جو قسط وار آپ کے ماہنامہ الہدیٰ میں شائع ہوئی

۳۔ تفسیر سورہ لیٰسین جو مکتبہ علمیہ نے طبع کی ہے[۱]

---

[۱] مشاہیر علماء ج/۲ ص/۲۰

مولانا سید محمد یعقوب بلوچستانی

۱۲/اگست ۱۹۵۲ء ۲۲/ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ ۴

آپ ۲۷/ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ/جنوری ۱۸۷۶ء کو
سملی عبد الرحمٰن زئی۔ تحصیل پشین کوئٹہ بلوچستان میں پیدا ہوئے
آپ کے والد مولانا سید محمد امین ایک جید عالم اور صاحب
حال بزرگ تھے دینی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی پھر اعلیٰ تعلیم
کیلئے ۱۳۱۶ھ میں دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا
اور ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۸ء شیخ الہند مولانا محمود الحسن سے
دورہ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی
ریلوے اسٹیشن پشین کے مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم میں بطور صدر
مدرس ۵۰ سال تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں
سینکڑوں علماء آپ کے تلامذہ میں سے ہیں
وصال ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ/۱۲/اگست ۱۹۵۲ء کو
واصل بحق ہوئے

تصنیف

حواشی بیضاوی (ج۲) بیضاوی پر آپ کے گرانقدر حواشی بطور یادگار
غیر مطبوعہ ہیں۔ ؎۱

؎۱ مشاہیر علماء ج۱/ ص ۴۳۰

مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلوی -

۲۱/جنوری ۱۹۵۷ء ۲۰/جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ م

والد محترم کا نام عنایت الرحمٰن اور جد محترم کا نام خلیل الرحمٰن تھا کاندھلہ ضلع مظفرنگر میں آپ کی پیدائش ہوئی خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون جاکر حضرت اقدس تھانوی کے زیر سایہ تعلیم حاصل کرنے لگے یہاں آپ نے ہدایہ اور مشکوٰۃ شریف تک تعلیم حضرت اقدس تھانویؒ سے حاصل کی

مولانا کا داخلہ مظاہر العلوم میں ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ کو ہوا

۱۳۲۸ھ میں دورہ حدیث پڑھا

۱۳۳۰ھ میں آپ بلا تنخواہ مظاہر علوم کے استاذ تجویز ہوئے

۱۳۳۹ھ میں مظاہر علوم کا عہدہ افتاء سنبھالا -

۱۳۴۰ھ آپ دہلی چلے گئے۔

مدرسہ اشرفیہ جھنڈے لال میاں کے مہتمم بن کر اٹھارہ سال تک خدمات انجام دیں۔ مدرسہ اشرفیہ سے منتقل ہوکر - مدرسہ عالیہ عربیہ فتحپوری میں آگئے یہاں اٹھارہ سال تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں

بارہ صفر ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۵۰ء مع اہل وعیال پاکستان تشریف لے آئے اور یکم ربیع الاول ۱۳۷۰ھ میں دارالعلوم ٹنڈوالہ یار میں استاذ حدیث بنائے گئے عہدہ افتاء بھی آپ کے حوالہ کیا گیا

۳۰ - جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۵۷ء انتقال ہوا:

اور وہیں دارالعلوم ٹنڈوالہ یار کے احاطہ میں تدفین عمل میں آئی۔[1]

تصنیف -

(۱) احسن البیان فی ما یتعلق بالقرآن (اردو)

اس تالیف میں متعلقات قرآن مسئلہ جمع و ترتیب

---

(۱) علمائے مظاہر العلوم ج/۱ ص/ ۳۸۷

مشاہیر علماء ج/۱ ص/ ۸۵

علماء دیوبند اور علم حدیث ص/ ۱۱۱

نزول قرآن، اقسام وحی، اعجاز قرآن، وتفسیر وغیرہ
عنوانات پر مفید معلومات جمع کی گئی ہے
یہ تالیف پہلے ماہنامہ "الحکمۃ" میں قسط وار شائع ہوئی
بعد ازاں کتابی شکل میں دہلی سے طبع ہوئی

(٢) الکلام - (اردو)
یہ سلسلہ عقائد کا پہلا نمبر ہے اسمیں وجود باری تعالیٰ
توحید وصفات باری تعالیٰ نبوت انبیاء۔ اعجاز قرآن
ختم نبوت۔ حیات ووفات مسیح تناسخ۔ معراج وغیرہ کا
پر مفصل کلام ہے

(٣) نور الیقین شرح جلالین (اردو) مولینا نے اپنی ایک تصنیف میں اس
کتاب کا حوالہ دیا اور لکھا ہے کہ اس مضمون کو ہم نے تفصیل
کے ساتھ اپنی کتاب نور الیقین شرح جلالین میں لکھدیا
معلوم نہیں یہ تصنیف مکمل ہوئی یا نہیں؟[1]

(٤) مرآۃ التفسیر - (عربی) مقدمہ
فن تفسیر کی مشہور کتاب بیضاوی کیلئے مولینا نے یہ بطور مقدمہ
کے تالیف فرمایا ہے اس کے عنوانات یہ ہیں:
الفائدۃ الاولیٰ فی معنی التفسیر والتأویل
الفائدۃ الثانیۃ فیما لابد منہ فی التفسیر بالرأی ومعنی التفسیر
الفائدۃ الثالثۃ فی تحقیق معنی ان القرآن کلام اللہ تعالیٰ غیر مخلوق
الفائدۃ الرابعۃ۔ فی المتشابہات
الفائدۃ الخامسۃ فی طبقات المفسرین وطبقۃ التابعین
الفائدۃ السادسۃ فی ترجمۃ المصنف وکتابہ
سائز ٢٠×٢٦ ہے۔ یہ مقدمہ ایک طویل عرصہ سے
مختلف ناشران کتب بیضاوی شریف کے ساتھ طبع کرا رہے ہیں

(٥) تفسیر سورہ فاتحہ (اردو) یہ سورہ فاتحہ کی ایک نادر تفسیر ہے
جو علمی وتحقیقی انداز میں لکھی گئی ہے[2]

---

[1] علمائے مظاہر العلوم ج/١ ص/ ٣٨٤
[2] ایضاً

مولانا قاری لطف اللہ جالندھری رحمہ

م ۳/ اکتوبر ۱۹۵۷ء ۸/ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

آپ جنوری ۱۹۲۱ء کو استاذ العلماء حضرت مولانا
مفتی فقیر اللہ صاحب جالندھری کے گھر مدرسہ رشیدیہ
رائے پور جالندھر میں پیدا ہوئے
ابتدائی درس نظامی کی کتابیں مدرسہ رشیدیہ
میں اپنے والد سے پڑھیں - درمیانی کتب خیر المدارس
جالندھر میں پڑھیں
آخری تعلیم کیلئے مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا
اسکے بعد دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا

فراغت کے بعد آپ نے مدرسہ رشیدیہ رائے پور میں تدریس کا
آغاز کیا اور ساتھ ہی علاقہ میں تبلیغی دورے کئے
قیام پاکستان کے بعد علامہ عثمانی رحمہ کے ارشاد پر آپ
نے جمعیت علماء اسلام کیلئے کام شروع کیا
۳/ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو شہید ہو گئے
آپ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے بانیوں میں سے ہیں

تصانیف ۱- تفسیر سورۃ والضحیٰ (اردو) ۳۲/۶۵ شائع جامعہ رشیدیہ ساہیوال ماہنامہ
ماہنامہ بینات کا اسپر تبصرہ شائع ہوا۔
مولانا لطف اللہ شہید بڑی خوبیوں کے مالک تھے بے مثل خطیب تھے
ختم نبوت، سیرت طیبہ، عظمت صحابہ اور رد بدعت انکا خاص موضوع تھا
یہ رسالہ تفسیر والضحیٰ کے ضمن میں عمدہ نکات اور سیرت
طیبہ کے بعض اچھوتے پہلوؤں پر مشتمل ہے قاری صاحب کے تمام رسائل
یکجا کر دئے جائیں تو بہت مفید ہوں ص۱

۲- تقریر معراج (اردو) معراج کے مضمون پر عمدہ کتاب ہے
اسمیں واقعہ معراج کا بیان ہے —

ص۱ مشاہیر علماء ج ۲/ ص/ ۴۱۸
ایضاً ماہنامہ بینات کراچی صفر ۱۳۹۳ھ
آپ کی دیگر کتب میں ① عشق رسول ② تقریر معراج ③ عالم برزخ

مولانا عبداللہ لغاری

۴ ستمبر ۱۹۵۸ء ۱۹/ربیع الاول ۱۳۷۸ھ

آپ مولانا عبیداللہ سندھی کے رفیق خاص تھے ۱۸۷۱ء
۱۲۸۸ھ میں بمقام لغاری سندھ میں پیدا ہوئے (میرپور خاص)
دکھا بر دیوبندی علماء سے درس نظامی پڑھی ۱۸۹۸ء
۱۳۱۶ھ میں شادی ہوئی اس کے بعد سے مولانا سندھی
کے ہمراہ رہے شیخ الہند کی طلب پر مولانا سندھی کے ساتھ
آپ بھی دیوبند گئے ۱۹۱۵ء میں کابل ہمراہ گئے ریشمی خطوط
کے افشاء پر گرفتار ہوئے ۱۹۲۶ ۱۳۴۵ میں
مولانا عبیداللہ سندھی مکہ پہنچے تو آپ بھی مکہ آ کر لے گئے
اور مولانا سندھی نے تفسیر قرآن، فلسفہ شاہ ولی اللہ پر جو
تقریریں کیں وہ سب آپ نے قلمبند کیں ۱۹۳۹ء میں مولانا سندھی
کی کراچی آمد سے قبل آپ کراچی آ گئے آخر دم تک مولانا
سندھی کے ہمراہ رہے انتقال کے بعد سندھ یونیورسٹی
میں ایم اے کے طلبہ کو تفسیر پڑھانے کیلئے مقرر ہوئے
۱۹/ربیع الاول ۱۳۷۸ھ میں انتقال ہوا [1]

---

[1] مولانا عبیداللہ سندھی کی سرگزشت کابل ص/ ۲۶۲ تا ۲۶۷ -
اور تفسیر المقام المحمود

۱۔ ترجمہ پارہ الٓمٓ از۔ حاجی عبداللہ لغاری (سندھی)
صفحات ۷۶ مطبوعہ انڈس پرنٹنگ پریس حیدرآباد
طبع اول ۱۹۷۰ء

۲۔ ترجمہ پارہ عم (سندھی) حاجی عبداللہ لغاری طبع اول
صفحات ۵۶ مطبوعہ نشاط پرنٹرز پریس حیدرآباد
طبع اول ۱۹۷۱ء ۔ ؎۱

۳۔ تفسیر حوامیم (سندھی) تصنیف مولانا عبداللہ لغاری۔
یہ تفسیر مذکورہ بالا طرز پر تحریر شدہ ہے
جس میں قرآن مجید کی مشکل سورتوں یعنی حوامیم کا
ترجمہ و تفسیر پیش کیا ہے۔ یہ تفسیر ۳۰×۲۰ کے
بڑے سائز میں تقریباً دوسو صفحات پر مشتمل
قلمی صورت میں حافظ محمد یعقوب صاحب
قادری کراچی والے کے پاس موجود ہے ؎۲

۴۔ کنوز العبرت (سندھی) از مولوی عبداللہ لغاری صفحات
۱۲۲ طبع اول۔
یہ قرآن مجید کی مختلف آیات کا ترجمہ ہے ؎۳

۵۔ تفسیر سورۃ یوسف علیہ السلام (سندھی) سورۃ یوسف کے اس
ترجمہ میں اپنے استاد مولانا عبید اللہ سندھی کے نوٹس کے ساتھ اپنی تحقیقات
بھی تحریر کی ہیں یہ تفسیر فل اسکیپ سائز میں ۳۰۰ ص پر مشتمل ہے
جو مخطوطہ کی صورت میں مولانا لغاری کے شاگردوں کے پاس محفوظ نہیں ہے ؎۴
تفسیر المقام المحمود (عربی) مطبوعہ موسیٰ جار اللہ کی طرح آپ نے بھی قلمبند کی تھی ؎۵

۱؎ سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد جنوری ۱۹۸۹ ص ۳۵ ؎۲ ایضاً ص ۵۱
۳؎ ایضاً ص ۵۹
۴؎ ایضاً ص ۵۱
۵؎ تفسیر المقام المحمود

امام التجوید حضرۃ قاری عبد المالکؒ صدیقی

۲ دسمبر ۱۹۵۹ء ۱۳۷۸ھ

آپ ۱۳۰۲ھ کو شیخ جیون علی صاحب کے ہاں علی گڑھ میں پیدا ہوئے
والدہ ماجدہ اور بڑے بھائی قاری عبد الخالق صاحب نے تربیت کی
۱۳۱۲ھ میں والدہ صاحبہ کے ساتھ حج کو گئے مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں
ایک مدت تک تعلیم پاتے رہے وہاں آپ کی رہائش محلہ جیاد میں تھی
پہلے ... استاذ القراء حضرۃ عبد اللہ صاحب مہاجر مکی سے
قرآن مجید حفظ کیا پھر روایت حفص کی تکمیل کی
حفظ قرآن مجید اور تجوید کے ساتھ حدیث فقہ تفسیر اور عربی ادب
کا درس بھی یہیں لیا
۱۳۲۰ھ میں واپس ہندوستان آگئے ۱۳۲۱ھ میں قاری عبد الخالق
صاحب بھی واپس آگئے۔ دونوں بھائیوں نے قرأت سنائی تحسین و آفرین
کے نعرے بلند ہوئے ۱۳۲۲ھ میں دونوں بھائی مدرسہ تجوید القرآن سہارنپور
میں مامور ہو گئے، قرأت سبعہ کی تکمیل حضرۃ قاری ضیاء الدین احمد سے کی
۱۳۳۷-۳۸ھ میں الہ آباد جا کر شیخ القرآن عبد الرحمٰن مکی سے قرأت
عشرہ کی تکمیل کی مدرسہ عالیہ فرقانیہ۔ لکھنؤ میں ایک عرصہ تک اعلیٰ تدریسی
خدمات انجام دیں
۱۹۵۰ء کے آخر میں پاکستان تشریف لے آئے مولانا احتشام الحق
تھانوی کے اصرار پر دار العلوم ٹنڈو الہ یار میں دو سال کے لگ بھگ
تدریس کی پھر دار العلوم اسلامیہ پرانی انار کلی لاہور میں شیخ التجوید مقرر ہوئے
اور آٹھ سال تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں
۱۹۵۸ء میں لٹن روڈ مزنگ چونگی لاہور پر مرکزی دار الترتیل کی بنیاد رکھی
یہاں بھی طلبہ کا ہجوم ہو گیا تدریسی خدمات انجام دے رہے تھے کہ
۲ دسمبر ۱۹۵۹ء کو آپ کا وصال ہوا۔ قاری اظہار احمد تھانوی نے درج ذیل اشعار کہے

قد مضیٰ شیخنا من الدنیا ۔ لحق اللہ فی جناب النور
یا من انبت ذکرہ فی الدھر ۔ قدس اللہ قبرک المعمور
کنت فی الوقت ثانی الجزری ۔ جبلاً شامخاً و راسخاً مشہور

۱۔ سوانح قاری عبد المالک مرتبہ محمد اشرف یوسف الرحمٰن ۲
مشاہیر علماء ج ۲ / ص ۲۵۳

سار تحت التراب من صوعا ۔ نیچ نظیفاً معطراً ذا الخدر
تذکرۃ الرجوم مسند التجوید فاظ شیخ محمود مغفور

حکیم الامت حضرۃ مولینا اشرف علی تھانوی کے ہاتھ پر بیعت کی اور انہی سے باطنی اصلاح کرواتے رہے
حضرت قاری صاحب نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ تجوید وقرأت کی تدریس میں صرف کیا آپ کے شاگرد اوران کے شاگرد بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ اور ملک اور بیرون ملک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تصانیف

۱۔ فوائد مکیہ محشی (اردو)
اپنے استاد حضرت قاری عبدالرحمٰن صاحب مکی کی کتاب "فوائد مکیہ" پر آپ نے بڑا عمدہ حاشیہ تحریر فرمایا اس کا نام تعلیقات مالکیہ رکھا اور یہ بار بار چھپ کر ختم ہوا اور اب بھی چھپ رہا ہے
۲۔ ——— آپ نے انشا طبع پر بھی نہایت عمدہ حاشیہ لکھا جو آپ کے نام کے بغیر لکھنؤ سے چھپی آپ نے کسی وجہ سے اس پر اپنا نام لکھنا گوارا نہ فرمایا تھا اب پاکستان بک سینٹر ۳۰ اردو بازار لاہور سے پہلی بار چھپ رہی ہے ۔ [1]

---

[1] سوانح امام القراء قاری عبدالمالک ص/۲۷۵
مشاہیر علماء ج/۲ ص/۲۵۳

مولانا عبدالحق عباس جالندھر -

یکم اپریل ۱۹۶۰ء شوال ۱۳۷۹ھ

مولانا ۶/ اپریل ۱۸۸۱ء کو بستی دانشمنداں ضلع جالندھر
میں پیدا ہوئے والد صاحب کا نام ڈاکٹر عباس علی خان ولد سربلند خان ہے
سرکاری ہسپتال کے انچارج تھے متمول پٹھان خاندان سے تھے
آپ ابھی دس سال کے تھے کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا
تربیت ماموں پیر غلام جیلانی خان نے کی مولانا نے درسیات
کی تعلیم اپنے بزرگوں سے حاصل کی اور سلوک کی تعلیم اپنے ماموں غلام
جیلانی خان سے پائی آپ کو سنسکرت پر بھی عبور حاصل تھا
آپ مبلغ اسلام بھی تھے اور مناظر اسلام بھی عیسائیوں اور ہندوؤں
سے تحریری مقابلے بھی کرتے رہے: اچھوتوں میں اسلام کی تبلیغ کی
اور بہت سوں نے اسلام قبول کر لیا -

انجمن اشاعت اسلام کا قیام -

آپ نے مولانا عبداللہ قصوری کے ساتھ مل کر یہ انجمن بنائی
اور اسکا کام اس کے نام سے ظاہر ہے
جالندھر ڈویژن کے ہر گھر میں قرآن وحدیث کا چرچا ہونے لگا
اس کے ساتھ آپ نے ایک اور جماعت انجمن خادمان اسلام
بنائی اور اس کے تحت مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے اسلامی طرز
کا اسکول قائم کرنے کی تجویز رکھی تاکہ مشنری اسکولوں سے
ہٹ کر اپنے اسکولوں میں تعلیم حاصل کر سکیں
اسلامیہ ہائی اسکول جالندھر آپ ہی کا قائم کردہ ہے اس ادارے
نے آگے چل کر اسلامیہ کالج کی صورت اختیار کر لی
یہ اسکول ۱۹۱۹ء میں دسویں جماعت تک منظور ہو گیا تھا

دارالقرآن کا قیام -

آپ سنٹرل جیل جالندھر کے قریب پابندی سے درس
قرآن دیا کرتے تھے وہیں آپ نے دارالقرآن کا سنگ بنیاد
رکھا جہاں درس قرآن کا سلسلہ قیام پاکستان تک رہا
اس کے ساتھ ایک پندرہ روزہ رسالہ - اصلاح بھی نکالتے رہے

علمائے پاکستان کی تفسیری خدمات ص ۱۰۳
تعارف قرآن ص ۲۹۶ تا ۲۹۷

- مدرسۃ البنات کا قیام -

پہلے آپ نے دسمبر ۱۹۲۲ء اسکا آغاز "دارالعلوم دینیہ" کے نام سے ایک مکان میں کیا اس میں ظہر کے بعد پڑھائی ہوتی تھی
۲۰/ ۱۹۲۶ء میں باقاعدہ شہر جالندھر میں مدرسۃ البنات کا قیام عمل میں آیا نصاب میں
قرآن کریم با ترجمہ وتفسیر، حدیث شریف، ادب عربی، عربی گرامر وغیرہ حسابیات کے مضامین شامل تھے
۱۹۴۷ء میں خالی ھاتھ پاکستان کی سرزمین پہ قدم رکھا اور یہاں مدرسۃ البنات قائم کیا جو آج بھی نیکلسن روڈ پر موجود ہے اور لاھور کے ممتاز اداروں میں سے ہے
اسمیں کالج تک کی تعلیم ہوتی ہے اور ساتھ ہی عربی اور دینی علوم کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے
اسکی پرنسپل مولینا کی صاحبزادی حمیرا خانم ہیں
اور انکی ادارہ کے ساتھ ہی مولینا کے فرزند مولینا
عبدالحق خان مکتبہ اور مطبع علمیہ کے نام سے علمی خدمات انجام دے رہے ہیں اس مطبع سے سینکڑوں علمی کتابیں چھپ چکی ہیں
مولینا کی شادی ۲۹/جنوری ۱۹۰۷ء کو خان علماء محمد خان کی بڑی صاحبزادی بالو سے ان کی شادی ہوئی. باحیات
ایک فرزند مولینا عبیدالحق خان اور دو بچیاں حمیرا خانم اور زینب خانم ہیں.
مدرسۃ البنات سے فارغ التحصیل ہونے والی بہنوں کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز ہے یہ آپ کی روحانی اولاد کی طرح ہیں (۱)

---

(۱) علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/ ۱۰۵-۱۰۳
تعارف قرآن ص ۲۹۶ ص ۲۹۷

تصانیف

ترجمان القرآن (اردو)
مولینا نے پہلے قرآن کریم کے مفرد الفاظ کو الگ الگ کر کے ہر لفظ
کے نیچے اسکا اردو ترجمہ کیا ہے پھر اس کے نیچے با محاورہ
ترجمہ کیا ہے قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے میں بچوں اور بڑوں
دونوں کے لئے یکساں مفید ہے اب تک اس سے پہلے آٹھ اور
آخری دو پارے شائع ہو چکے ہیں حکومت آزاد کشمیر نے اپنے
تمام سرکاری مدارس میں داخل نصاب کر رکھے ہیں اور کئی اور
اداروں میں بھی داخل نصاب ہیں نواں پارہ زیر طباعت ہے
اور یہ پارہ مطبع علمیہ ۱۵ لیک روڈ لاہور سے آپ کے
فرزند مولینا عبید الحق خان کے اہتمام سے شائع ہو رہے ہیں
یکم اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعہ وصال ہوا اور آپ کے وصال پر
حزن عام محسوس کیا گیا

قرآن مجید کے اردو ترجمے کثرت سے شائع ہو چکے ہیں مگر
ترجمان القرآن کے فاضل مصنف نے جدت یہ کی ہے
کہ ہر آیت کا ترجمہ پہلے ہر ہر لفظ کیلئے الگ الگ خانہ بنا کر
اس طرح کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کونسا لفظ
قرآن مجید کے کس لفظ کا ترجمہ ہے اس کے بعد عام سہولت
کیلئے دوسری سطر میں با محاورہ اردو ترجمہ بھی کر دیا
ہے اس ترجمہ کا یہ فائدہ ضرور ہے کہ یہ ترجمہ بھی ہے
اور لغت قرآن بھی اور اس حیثیت سے اسکا افادہ
ان تراجم سے زیادہ ہے جو محض ترجمہ ہے

---

۱ علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص ۱۰۵-۱۰۳
تعارف قرآن ص ۲۹۶ تا ص ۲۹۷

مولانا دین محمد بھٹالی -

م ۱۳/ اپریل ۱۹۶۰ء ۱۷/ شوال ۱۳۷۹ھ

مولانا سندھ کے بہت بڑے عالم اور فاضل شخص تھے
ادب اور شاعری سے گہرا لگاؤ تھا رجب ۱۳۰۸ھ
گوٹھ گل محمد لغاری ضلع دادو میں پیدا ہوئے
سلسلہ نسب اسطرح ہے : ابوالحسن علامہ دین محمد ولد محمد خان
ابتدائی تعلیم اپنے گوٹھ میں حاصل کی قرآن کریم کی تعلیم
حاصل کرنے کے بعد مختلف دینی مدارس میں تعلیم حاصل کی ۱۳۰۵ھ
مولانا محمد حسن سے تعلیم مکمل کر کے فراغت حاصل کی
بعد اپنے آبائی گوٹھ میں مدرسہ دینیہ جاری کیا
جہاں قرآن کریم کے ساتھ درس نظامی کی ابتدائی تعلیم
دی جاتی تھی اور اعلیٰ تعلیم کیلئے مدرسے کے خرچ پر طلباء
کو دارالعلوم دیوبند بھیجا جاتا تھا اس مدرسے میں آپ
نے بیس۲۰ سال خدمت کی اسکے علاوہ گوٹھ دین محمد
لغاری میں مدرسہ دینیہ جاری کیا بیس۲۰ سال تک
یہاں بھی تدریس کی خدمت انجام دی بیعت کا
تعلق ۱۳۳۲ھ میں سفر حج کے موقع پر مدینے کے ایک
بزرگ سے قائم ہوا ۱۳۲۵ھ میں دوبارہ حج ادا کیا
۱۳۵۷ھ ۱۹۳۹ء میں آخری حج ادا کیا
چالیس سال کی عمر میں قرآن کریم
حفظ کرنیکا خیال پیدا ہوا آپ نے قرآن
کریم حفظ کیا ۱۷/ شوال ۱۳۷۹ھ مطابق
۱۳/ اپریل ۱۹۶۰ میں آپکا انتقال ہوا
نصیر محمد کلہوڑو کے عالیشان قبرستان میں سپرد خاک ہوئے
آپ کی وفات پر کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا

بجملہ خاص و عام آمد نوشتم - سن ترحیل مولانا ادیبا
اپکے شاعری کا تخلص بسمل تھا جملہ کتب کی تعداد (۲۲) ہے

تصانیف (۱) سوانح حفظ القرآن مع فضائل قرآن (اردو) (۲) تا علاوہ ابواب القرآن (اردو)
(۳) میزان القرآن منظوم (سندھی) (۴) آئینہ معراج (سندھی) نثر میں
(۵) کتاب الاعجاز (سندھی) - نظم میں ہے[1]

---

[1] ماہنامہ شریعت سکھر ص / ۲۸۱

ابوالمحمود محمد امام غزالی -

۲ ۱۲/اکتوبر ۱۹۶۰ء ۲۰ ربیع الآخرہ ۱۳۸۵ھ

ابوالمحمود محمد امام غزالی ابن حکیم حافظ محمد میر عالم کے آباؤاجداد
موضع سبز پیر نزد حسن ابدال ضلع اٹک کے
رہنے والے تھے ان کے پردادا ترک سکونت
کرکے ٹھمن ضلع اٹک میں آباد ہوئے۔
وہیں مولانا مولانا محمد امام غزالی ۱۸۸۸ء/ ۶ - ۱۳۰۵ھ
میں پیدا ہوئے -
مختلف دیہات میں ضلع اٹک کے مقتدر اساتذہ
مولانا غلام محی الدین مکھڈی. مولانا قطب الدین غورغشتوی
اور مولانا عبدالرحمٰن (پنڈی سوال والے) سے استفادہ کیا
درس نظامی کی متوسط کتابیں پڑھ کر دارالعلوم دیوبند میں
داخل ہوئے اور مسلسل چھ سال دارالعلوم میں زیر تعلیم رہے
دورہ حدیث شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ سے پڑھا
فارغ التحصیل ہو کر مسجد باغبانان ٹھمن میں مدرسہ اسلامیہ
عربیہ کی بنیاد رکھی اور درس نظامی کی تعلیم شروع کی
مولانا محمد امام غزالی ان علماء میں سے تھے جنہوں نے تحصیل
تلہ گنگ ضلع اٹک میں دینی علوم کو عام کیا
موصوف اپنے وسیع حلقۂ تلامذہ کے لحاظ سے تحصیل بھر کے
استاذ سمجھے جاتے ہیں۔
معروف ترین تلامذہ میں ، مولانا گل شیر شہید کا نام بہت نمایاں ہے
تحریک خلافت کے زمانے میں انہوں نے بھرپور کام کیا
خلافت کمیٹی راولپنڈی ڈویژن کے صدر رہے
ایک عظیم الشان کانفرس منعقد کی تھی۔ جس میں علامہ
شبیر احمد عثمانیؒ بطور خاص شریک ہوئے تھے
خواجہ احمد میرویؒ سے تعلق ارادت رکھتے تھے (۱)

---

(۱) تذکرہ علماء پنجاب ج/۱ ص/۶۳۳
مشاہیر علماء ج/۲ ص/۳۰۳

ادبی ذوق بہت عمدہ تھا عربی و فارسی میں شعر
بھی کہتے تھے
غزالی، لفظ کو جزو نام بنانے کے بارے میں ان کا
یہ شعر زبان زد عام و خاص ہے کہ -
صحبت الغزالی للتبرک -
- وما فیہ تماثیل الغزالی -

۸۲ سال کی عمر میں ۱۲/ اکتوبر ۱۹۶۰ء/ ۲۰/ ربیع الاخری
۱۳۸۵ھ کو وفات پائی

تصنیف -

(۱) حاشیہ تفسیر بیضاوی (عربی)
(۲) حاشیہ تفسیر جلالین - (عربی) ۱

---

۱ تذکرہ علماء پنجاب ج ۲/ ص/ ۶۳۳
مشاہیر علماء ج ۲/ ص/ ۲۳۶

روھڑائی

مولانا قاضی عبدالرزاق صاحب

۲ ۱۹/مئی ۱۹۶۱ء ذی الحج ۱۳۸۰

آپ کی ولادت روہڑی میں بتاریخ ۱۸ ستمبر ۱۸۹۲ء میں ہوئی۔[1] ابتدائی تعلیم روہڑی کے اسکول میں حاصل کی ۱۹۰۵ء میں خیرپور کے ایک اسکول میں تعلیم حاصل کی ۱۹۰۸ء سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی میں داخلہ لیا ۱۹۱۲ء میں میٹرک پاس کیا۔ ایک رات مولانا عبیداللہ سندھی کا ڈینا ہال میں انگریزوں کے خلاف تقریر کر رہے تھے آپ یہ تقریر سن کر انگریزی تعلیم سے نفرت پیدا ہوگئی لہٰذا دینی تعلیم کیلئے مدرسہ دارالرشاد پیر جھنڈا میں داخلہ لیکر مولانا عبیداللہ سندھی سے قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے لگے۔ مولانا عبیداللہ سندھی کے بعد آپکے شاگرد مولانا عبداللہ لغاری سے تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مولانا احمد علی لاہوری سے مزید کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۱۴ء میں سکھر کے اسکول میں ماسٹر مقرر ہوئے ۱۹۱۸ء سندھ مدرسۃ الاسلام میں عربی کے استاذ مقرر ہوگئے ۱۹۳۲ء تک ملازمت ... ۱۹۳۲ء میں "الوحید" اخبار کے نائب ایڈیٹر مقرر ہوئے ۱۹۳۹ء میں پھر دوبارہ سندھ مدرسۃ الاسلام میں استاذ مقرر ہوئے ۱۹۴۹ء میں یہاں سے چھوڑ کر این۔ جے۔ وی۔ اسکول میں عربی ٹیچر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۷ء کے آخر میں ہر قسم کی ملازمت چھوڑ کر تصنیف و تالیف میں مشغول ہوگئے قاضی صاحب مولانا تاج محمود امروٹی اور مولانا عبیداللہ سندھی سے انتہائی عقیدت رکھتے تھے ساری زندگی شرک و بدعت کی رد اور توحید کی نشر و اشاعت کرتے رہے ۱۹/مئی ۱۹۶۱ء جمعہ کے دن آپ کا انتقال ہوگیا۔[2]

---

۱. فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ء ۳۰۹ ص پر ولادت ۱۸۹۳ء درج ہے

۲. ماہنامہ شریعت سکھر ص/۹۲ جنوری ۱۹۹۰ء

۱۔ ترجمہ قرآن مجید از قاضی عبدالرزاق (سنڌي) (مرحوم) مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۔

قاضی صاحب مرحوم کا یہ تیسرا ترجمہ قرآن کریم ہے یہ ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی کے ترجمے اور حاشئے پر بیان القرآن کے خلاصے پر مشتمل ہے اس ترجمے میں اردو محاورے کے مطابق اللہ تعالیٰ کیلئے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جو سندھی زبان اور محاورے کے لحاظ سے عجیب سا لگتا ہے کیونکہ سندھی تراجم میں اللہ تعالیٰ کیلئے محاورے کے مطابق واحد کا صیغہ استعمال ہوتا ہے

قاضی صاحب نے یہ ترجمہ اور حواشی بقول ان کے صرف سات مہینوں کے مختصر عرصے میں لکھے ہیں اس ترجمے کے شروع میں مضامین قرآن کی فہرست ہے جو (۲۰) صفحات پر مشتمل ہے پھر ایک نہایت مختصر لیکن جامع اعداد وشمار کی فہرست ہے مثلا ہر پارے میں رکوع کی تعداد۔ آیات کی تعداد ہر ایک سورۃ میں رکوع اور آیات کی تعداد قرآن مجید کی سورتوں کے نمبر ترتیبی اور ترتیب نزولی وغیرہ درج ہیں نیز قرآنی تعویذوں کے نقشے سورتوں کے خواص وفوائد اور فالنامہ دیا گیا ہے۔ یہ سارا مواد ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے ترجمہ قرآن کے (۵۵۰) صفحات ہیں شیخ غلام علی اینڈ سنز نے ۱۹۶۱ء میں سفید کاغذ پر عمدہ خط میں شائع کیا ہے اسکی تازہ طباعت ۲۱۰ نومبر ۱۹۸۷ء میں (۵۰۰۰) کی تعداد میں ہوئی ہے

---

(۱) ترجمہ قرآن مجید از قاضی عبدالرزاق
سہ ماہی فکر ونظر جنوری ۱۹۸۹ء / ۱۴۰۹ھ ص/ ۲۱
ماہنامہ شریعت سکھر جنوری ۱۹۹۱ ص/ ۹۲
مقدمہ تفسیر ہاشمی ص/ ۱۹

۲ ـــ : قرآن مجید مستند سندھی ترجمہ وحاشیہ ۔

مترجم و محشی مولینا قاضی عبدالرزاق ابن قاضی احمد روھڑائی
عباسی کتب خانہ جونامارکیٹ کراچی ۹۶۷/ص
تقریباً ۱۳۶۸ھ ۱۶/جمادی الاول میں تفسیر لکھی
مصنف لکھتے ہیں اس ترجمے وتفسیر میں دیگر تفاسیر کے علاوہ
تراجم شاہ رفیع الدین وشاہ عبدالقادر و شیخ الھند
اور تفسیر عثمانی وغیرہ سے استفادہ کیا
تفسیر کے آغاز میں ۷۷ صفحات پر مشتمل طویل مقدمہ ہے
جسمیں قرآن مجید کے فضائل، اداب، تلاوت قرآن کو
صحیح پڑھنے کے اصول رموز اوقاف وغیرہ نبی کریمؐ کی سوانح
قرآنی مضامین کی طویل فہرست شامل ہے
تفسیری انداز یہ ہے قرآن آیات کے ماتحت انکا ترجمہ اور متعلقہ
اقتباس قرآن کے نیچے اسی صفحہ پر مختصر تفسیر لکھی گئی
کتابت وطباعت عمدہ ہے ۲

۳ ـــ قرآن مجید مترجم از قاضی (سندھی) عبدالرزاق مرحوم مطبوعہ از محمد عثمان ڈیپلائی مرحوم
قاضی صاحب نے یہ ترجمہ محمد عثمان ڈیپلائی کیلئے نئے انداز سے لکھا
جو سابقہ ترجمہ عباسی کتب خانے والے سے مختلف ہے
ڈیپلائی صاحب نے بتایا کہ پندرہ پاروں کا ترجمہ محمد بخش واصف
نے مولینا احمد ملاح والا ترجمہ پیش نظر رکھکر کیا تھا اس ترجمے
کی طباعت بار بار ہوئی مگر بعد میں اختیار کیا گیا کہ ایک طرف
قرآن مجید کا متن ہے تو سامنے ترجمہ دیا گیا ہے یہ ترجمہ اچھا ہے
اور مقبول ہوا ہے ۳

---

۱ قرآن مجید مستند سندھی ترجمہ وحاشیہ
۲ سہ ماہی فکرونظر جنوری ۱۹۸۹ء / ۱۴۰۹ھ ص/۲۹
ماہنامہ شریعت سکھر جنوری ۱۹۹۰ء مقدمہ تفسیر ہاشمی ص/۱۹
۳ ایضاً ص/۳۰

۴ — تفسیر معلم القرآن ربع پارہ عم (سندھی) از قاضی عبدالرزاق۔

دیگر اساتذہ میں مولانا عبیداللہ سندھی اور مولانا محمد عثمان نورنگ زادہ جیسی شخصیات شامل تھیں جن کی وجہ سے قرآن حکیم کی خدمت کو انہوں نے اپنا مقصد زندگی بنایا اور آخر وقت تک قرآنی دعوت کو عام کرنے میں مصروف رہے۔
مذکورہ تفسیر صرف پارہ عم کے ربع اخیر کی ہے جو (۱۰۴) صفحات پر مشتمل ہے طبع ہوکر شائع ہوچکی ہے [1]

۵ — تفسیر فتح الرحمٰن (سندھی) از قاضی عبدالرزاق مرحوم
یہ قاضی صاحب کی تفسیر ہے جو انہوں نے موجودہ دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھی ہے کتابی سائز میں ۲۳۰ صفحات پر مشتمل ہے یہ تفسیر نئی سندھ پریس کراچی سے طبع ہوکر مدینے دارالاشاعت کراچی سے ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی۔ یہ دارالاشاعت بھی قاضی صاحب کا قائم کردہ ہے [2]

۱۔ سہ ماہی فکرونظر جنوری ۱۹۸۹ء / ۱۴۰۹ھ ص/ ۴۷
ماہنامہ شریعت سکھر جنوری ۱۹۹۰ء ص ۹۲
۲۔ ایضاً

حضرۃ مفتی محمد حسن صاحبؒ

١١/جون ١٩٦١ء ١٣٨٠ھ

آپ ١٨٧٨ء کے لگ بھگ مشہور تاریخی مقام حسن ابدال سے سات میل کے فاصلے پر موضع مل پور میں پیدا ہوئے

آپ کے والد ماجد حضرت مولینا اللہ داد صاحبؒ اپنے وقت کے ایک مشہور محدث تھے

ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں ہی پائی ابتدائی فارسی تعلیم اور قرآن مجید موضع راولپنڈیؒ کے مشہور عالم دین قاضی محمد لقمان صاحب سے پڑھا۔

آپ دورہ حدیث کی خاطر دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور وہاں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے دورہ حدیث پڑھکر فراغت حاصل کی اور قاری کریم بخش صاحب سے فن قرأۃ کی سند حاصل کی

آپ بعد از فراغت درسیات امرتسر ہی میں درس وتدریس شروع فرمادی آپ کی قابلیت وصلاحیت کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کو مدرسہ نعمانیہ کا مدرس بنا دیا گیا

آپ نے کم وبیش چالیس سال تدریسی خدمات انجام دیں

آپ جب تک امرتسر میں رہے تو بعد از نماز فجر قرآن کریم کا درس مسجد نور میں دیتے رہے آپ کے درس میں بجد تاثیر تھی بڑے بڑے علماء و فضلاء آپ کے درس میں شرکت کیلئے آیا کرتے تھے۔

آپ نے تقریباً چالیس سال تک امرتسر اور دس سال تک جامعہ اشرفیہ لاہور میں درس قرآن پاک دیتے رہے اسکے ساتھ فتوٰی نویسی بھی ایک مستقل مشغلہ تھا ١

---

١ مشاہیر علماء ج/١ ص/ ٢٨٨

حکیم الامت نے ۱۱/ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو طریقت کے
چاروں سلسلوں میں آپ کو بیعت فرمایا
روہتک میں آپ نے ایک مدرسہ قائم کیا جو تعلیم القرآن کے
ساتھ ساتھ علوم دینیہ و اسلامیہ کی تعلیمی خدمات بھی سرانجام دے
رہا تھا قیام پاکستان کے بعد آپ لاہور تشریف لائے
مولیند بلڈنگ سائیکل مارکیٹ نیلا گنبد لاہور کا ایک حصہ
مدرسہ نعمانیہ کے عوض الاٹ کروا کر جامعہ اشرفیہ قائم فرمایا
جامعہ کا قیام ۸/ذی قعدہ ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۳/ستمبر ۱۹۴۷ء
کو عمل میں لایا گیا آپ نے اپنے جامعہ کا نام اپنے شیخ کے نام
پر جامعہ اشرفیہ
آخری ایام میں آپ کے پاؤں پر ایک پھوڑا نکل آیا تھا جو رفتہ
رفتہ پھیلتا گیا یہاں تک کہ ساری پنڈلی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا
ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ٹانگ کاٹنی پڑے گی آپ کے سوانح میں
لکھا ہے کہ جب ڈاکٹروں نے ٹانگ کاٹنی چاہی تو آپ کو کہا کہ
بیہوشی کا ٹیکہ لگایا جائے لیکن آپ نے اس کو یہ کہہ کر رد کر دیا
کہ میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے لمحہ بھر بھی غافل نہیں رہنا چاہتا چنانچہ
آپ ذکر میں مشغول ہو گئے اور ڈاکٹروں نے ٹانگ کاٹ دی
آپ کو ذرا بھی محسوس نہیں ہوا
آپ کی وفات یکم جون ۱۹۶۱ء بروز جمعرات
میاں نور احمد صاحب بٹ کے مکان پر واقع ہوئی تھی

ط مشاہیر ج ۱/ص ۲۸۹

درس قرآن (اردو) آپ کا درس قرآن قسط وار ماہنامہ الحسن لاہور سے شائع ہو رہا ہے
حضرت نے قرآن حکیم کی تفسیر تحریر نہ فرمائی لیکن جو سورۃ قرآن
حکیم کی تفسیر بیان فرمائی اور ہزارہا لوگوں نے آپ کے علوم
و معارف سے استفادہ کیا ہے
حضرت مولینا مفتی محمد شفیع صاحب مولف مصنف معارف القرآن
فرماتے ہیں:
یہ الحجوبہ بفیض و فضل مولینا حسن دیکھا
کہ دمو شہر میں ہم نے آج ایک تھانہ بھون دیکھا
سنا وہ درس قرآن دل کی آنکھیں کھولدیں جس نے
معارف یاسے قرآنی کا دریا موجزن دیکھا

الہی پھر مسلمانوں میں پیدا ذوق قرآں ہو
دسی میں ان کا جینا ہو اسی میں انکا مرنا ہو -
(قرآن حکیم کے درس و تالقسلسل آپ کے صاحبزادہ مولینا عبدالرحمن صاحب
نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ نے جامعہ اشرفیہ میں شروع کیا ہے
دست تعالی جاری سارے رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں)
حضرت مفتی صاحب جامع مسجد نیلا گنبد میں بھی درس دیا
کرتے تھے
بتاؤں آپ کو کیا درس مولینا حسن دیکھا
جوار نیلا گنبد میں نیا تھانہ بھون دیکھا
حکیم دین اشرف علی تھانوی دیکھے
جہاں پر گلستان دیکھا وہاں ہم نے چمن دیکھا ہے

الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/۵۸۱
بیس بڑے مسلمان ص/۲۰۰

مولانا احمد علی لاہوری

م ۱۹۶۲ء ۱۳۸۱ھ

۲/رمضان ۱۳۰۴ھ میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے آپ کی والدہ
مولانا عبید اللہ سندھی کی دوسری بیوی بنیں۔
مولانا کو اردو سندھی عربی فارسی پنجابی پر مکمل عبور حاصل تھا
۱۸۹۵ء میں مولانا غلام محمد دین پوری کے ہاتھ پر بیعت ہوئے
۱۳۲۶ھ میں پیر جھنڈا کے مدرسہ دارالرشاد سے فارغ ہوئے
۱۳۳۰ھ میں نکاح ہوا ۱۳۲۷ھ میں دیوبند گئے جمعیت الانصار میں
کام کیا ۱۹۲۲ء میں انجمن خدام الدین قائم کی ۱۹۱۷ء سے درس
قرآن کا سلسلہ شروع کیا ۱۹۲۷ء میں ترجمہ و تفسیر لکھی
۱۹۳۱ء میں مختلف تحریکات ناموس رسالت وغیرہ میں بھرپور حصہ لیا
لاہور میں سب سے پہلے مولانا حسین علی پھر آپ نے درس قرآن شروع کیا
آج لاہور کی ہر مسجد میں قرآن کا درس ہو رہا ہے ۱۳۸۱ھ میں انتقال ہوا

تصانیف

(۱) ضرورۃ القرآن (اردو) پادری کے رسالہ عدم ضرورۃ القرآن
کے جواب میں تصنیف کی
(۲) مقصد قرآن (اردو)
(۳) شرح اسماء اللہ الحسنیٰ (اردو)
(۴) مجموعہ تفاسیر (اردو)
(۵)

علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمات ص/۲۵۷ تعارف قرآن ص/۲۹۸
مشاہیر علماء ج/۱ ص/۵۸ بیس بڑے مسلمان ص/۶۳۲ اکابر علماء دیوبند
تذکرہ علماء پنجاب ج/۱ ص/۹۸ شیخ التفسیر مولانا احمد علی مصنف قاری [illegible]
الرحمٰن ص/۱۹ ص/۲۷ داستان خانوادہ – ایک مفسر قرآن وغیرہ

ـ مترجم و محشّی قرآن ـ

مترجم و محشی قرآن ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۶۲ء شائع کردہ
انجمن خدام الدین لاہور شیرانوالہ گیٹ ہے
اسکے حواشی کی خصوصیات یہ ہیں (۱) ہر سورت کا عنوان
(۲) ہر رکوع کا خلاصہ (۳) اس خلاصہ کا ماخذ یعنی یہ مضمون کس آیت سے
برآمد ہوتا ہے (۴) ہر سورۃ کی تمام آیات کا ربط (۵) مناسب مواقع پر
واقعات جزئیہ سے قواعد کلیہ کا استنباط (۶) اسکا جدید ترجمہ کیا گیا ہے
پہلی مرتبہ طباعت میں شاہ عبدالقادر کا ترجمہ شامل تھا مگر اسکے الفاظ
متروک ہیں اسلئے ترک کردیا؛ (۷) ہندو پاک کے بارہ بڑے بڑے
علماء نے اسکی تصدیق کی ہے اور مضامین کو اہلسنت کے موافق کہا ہے
(۸) ترجمہ کی تصحیح مولینا حافظ محمد صادق فاضل دیوبند نے کی ہے
دوسرے مولینا محمد چراغ فاضل دیوبند تیسرے مولینا عبدالحلیم،
چوتھے: عبدالعلیم ہیں؛ مولینا انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں
مولینا احمد علی لاہوری کی خدمت ظہور میں آئی جو ماحسن نے تفرق دیکھی
یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ ماضی و مستقبل میں اسکی نظیر ناممکن ہے مگر یہ کہنا
بے جا نہیں کہ حق تعالیٰ نے ایک بہت بڑی خدمت جناب ممدوح سے لی
اور اب انشاء اللہ العزیز؛ عوام و خواص دونوں طبقے اس تفسیر سے
اپنی تشفی کرینگے اور ترجمہ پڑھانے والے حضرات بہت سی مشکلات سے
رہا ہو جائینگے؛ میرے نزدیک خدمت قرآن کا یہ ایک نیا دور ہوگا
اور ربط آیات و مقاصد کو بیان کا ایک نیا باب ہوگا
مولینا حسین احمد مدنی فرماتے تھے: میں نے مولینا احمد علی کی تحریر
دوبارہ ربط آیات قرآنیہ و ایضاح معانی فرقانیہ مختلف مقامات
سے دیکھی بحمداللہ نہایت مفید و کارآمد ہے دلچسپ صحیح اور
اہلسنت کے موافق پایا مجھے امید ہے کہ اگر لوگ اس عجیب و غریب
تحریر کو بغور و خوض دیکھیں تو کتاب اللہ کو سمجھنے کا فرض
ادا کر دینگے
مفتی کفایت اللہ فرماتے ہیں میں نے اسکو جستہ جستہ مقامات
سے مطالعہ کیا اس طرز کو مفید سہل اور اقرب الی الفہم پایا میری نظر
میں کوئی بات مسلک اہلسنت والجماعت کے خلاف نہیں آئی
مولینا عبدالعزیز فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ:
مولینا نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور وغیرہ کی بھی
تقاریظ ہیں۔

ط مولانا احمد علی انجمن کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں اس کے قیام کا مقصد قرآن و سنت کی اشاعت ہے (۱) اس انجمن کے ماتحت
درس قرآن ہر روز صبح عام لوگوں کے لئے (۲) نوجوانوں کے لئے بعد مغرب (۳) علماء کے لئے ہر سال رمضان تا ذی قعدہ سہ ماہی
ہوتا ہے اس انجمن کی طرف سے ۱۳۴۰ھ سے ۱۳۷۹ھ تک ۲۳/رسالے بغرض تبلیغ دس لاکھ اکسٹھ ہزار تک چھپ چکے ہیں
پانچ چھوٹی چھوٹی سورتوں کی تفسیر ستائیس ہزار چھپ چکی ہے مقدمہ مترجم و محشی قرآن

مولینا سلطان محمود ... مدرس فتح لجوس فرماتے ہیں
میں نے اس تفسیر کو اول تا آخر غور سے دیکھا اور اس نتیجہ
پر پہنچا ہوں، اول تا آخر تک کوئی بات مسلک اہلسنت کے
خلاف نہیں۔

(۲) ربط آیات اس خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ جس
کی نظیر زمانہ ماضیہ میں معدوم الوجود ہے

(۳) مطالب و مضامین میں خیر الکلام ما قل و دل کے مطابق اختصار کیا ہے
اور نہایت سہل و سلیس ہیں

(۴) اصول اسلام، ترقی و تنزل کے اسباب اس خوبی سے واضح کئے
کہ کوئی الجھن کہیں باقی نہیں چھوڑی

(۵) جو حضرات فرض تبلیغ کو لئے ہوئے ہیں ان کیلئے بے نظیر ہے

(۶) زمانہ کے ہر طبقہ خاص کر نئی روشنی کے دلدادہ کیلئے از حد
مفید و مرغوب ہوگی

خواجہ عبد الحئی مولانا محمد چراغ فاضل دیوبند مدرسہ انوار العلوم
جامع مسجد گوجرانوالہ کی تقاریظ ہیں
مولینا غلام محمد لبی صاحب فاضل دیوبند ڈیرہ غازی خان
مفتی محمد نعیم لدھیانوی اسیطرح مولوی ابو محمد احمد بن حسین چکوال
سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ قرآن پاک کے علوم میں سب سے
زیادہ دقیق اور نازک علم آیات اور سورتوں کے باہم ربط
و تعلق کا ہے: امام رازی اور بقاعی نے اسپر بہت کچھ محنت کی ہے
اور دوسرے علماء نے بھی اسمیں کافی غور و خوض کیا ہے
ہمارے زمانہ میں مولینا حمید الدین صاحب فراہی صاحب نظام القرآن
مولینا عبید اللہ سندھی؛ خاص کر قابل ذکر ہیں: دونوں مرتے دم تک
اتحاد کے ذوق کے باعث کراچی میں باہم ملتے رہے
مولینا عبید اللہ کے درس نے متعدد باکمال ہستی پیدا کیں جنمیں
سب سے پہلی جگہ مولینا احمد علی لاہوری امیر خدام الدین کو حاصل ہے
موصوف نے اس درس میں جو کچھ پایا اسکو فیض عام کیا
اسکے بعد مصنف نے اسمیں فہرست مضامین قرآنیہ انڈیکس
شامل کردی اور کچھ اسطرح عنوانات لگائے
مثلاً، اللہ سارے جہان کا خالق (بنانے والا) ہے: اللہ تعالیٰ ہی سارے
جہان کا مالک ہے، ہر چیز کا نفع و نقصان اللہ کے سوا کسی کے
اختیار میں نہیں رزق اور اسمیں تنگی و کشادگی فقط اللہ
کے اختیار میں ہے [۲] قرآن کریم مع اردو ترجمہ، ڈاکٹر محمد احمد خان ص ۴۶

[۱] مقدمہ مترجم و محشی قرآن۔ روزنامہ الجمعیۃ دیوبند نمبر ۱۹۸۰ء ص ۴۴

سہ ماہی ... ۲/۲۷ ص ۳۲

اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، علم غیب خاصہ خدا ہے
اللہ کے سوا کوئی اولاد نہیں دے سکتا: بیمار کو سوائے اللہ کے
کوئی شفا نہیں دے سکتا: سوائے اللہ کے کسی اور سے دعا نہ مانگی
جائے:

پھر ۱۶ ابواب کتاب العقائد کے ماتحت با نوع ہیں:
پھر کتاب العبادۃ کے ماتحت 15 ابواب ہیں
پھر کتاب الطہارۃ کے ماتحت فصلیں ہیں، اسکے بعد
کتاب الصلوٰۃ: زکوٰۃ۔ صیام، حج، نکاح، کا فقہی طرز
پر ترتیب دی ہے
آخر میں قصص القرآن کے ماتحت انبیاء کے اسماء
اور ابواب تا السُّمَرۃ ہیں۔
یہ انڈکس تقریباً 30 صفحات پر مشتمل ہے
تفسیر ۱۳۸۲ھ میں شائع ہوئی ہے ط
یہ تفسیر متعدد بار شائع ہوئی ہے بقول احسان اوعلی
کے ۱۹۳۷ء میں انجمن خدام الدین لاہور سے ۱۰۰۶ صفحات پر
شاہ عبدالقادر کے حواشی کے ساتھ پہلی مرتبہ شائع ہوئی
دوسری مرتبہ ۱۹۳۷ء میں
تیسری مرتبہ ۱۹۶۲ء میں احمد علی لاہوری صاحب کے حواشی کے
ساتھ شائع ہوئی۔
چوتھی دفعہ ۱۹۷۲ء میں اور اسکے بعد سے مسلسل شائع ہو رہی ہے ۳

ط ماخوذ از مقدمہ مترجم ومحشی قرآن، قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۲۷
اور مزید دیکھئے اردو میں تفسیری ادب ص/۱۰۲، ۳۔۲۶ تعارف قرآن ص/۲۹۸
- سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج۲ ص/۲۲۱
فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۳۵ براسہ تفسیر احمدی لکھا، خود کا نام ہے
قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۵۱

C. H. Q. P/591

W. B. G. P. 537 ۲۵

مولانا حماد اللہ ہالیجوی صاحب

م ۱۸/ اپریل ۱۹۶۲ء ۱۲/ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

ولادت تقریباً ۱۳۰۱ھ میں ہوئی ابتدائی تعلیم مولانا عبدالرحمن عادل پوری سے حاصل کی آپکا تعلق اندھڑ قوم سے ہے دارالرشاد پیر جھنڈا میں مولانا عبیداللہ سندھی سے درس قرآن پڑھا مولانا تاج محمود امروٹی سے بیعت ہوئے اور خلافت حاصل کی آپ نے تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا اسکے علاوہ لواری شریف میں ذکریوں کے نقلی حج پر پابندی لگوانے کیلئے زبردست تحریک چلائی اسمیں آپ کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی آپ نے ساری زندگی تبلیغ اسلام اور فقہ حنفیہ کی نشر و اشاعت کیلئے وقف کر دی آپ نے تبلیغ کے ساتھ تصنیفی خدمات انجام دیں = ہالیجی میں ۱۲/ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۶۲ء میں انتقال ہوا[۱]

تصنیفی خدمات -

(۱) کشاف القرآن پر آپ نے حاشیہ لکھا غالباً (عربی) میں

(۲) درس القرآن - آخری عمر میں جماعت کے لوگوں کے اصرار پر جمعہ کی نماز میں سورہ فاتحہ سے تفسیری سلسلے کا آغاز کیا اس تفسیر کو صورت میں دارالہدیٰ کیطرف سے باقاعدہ قلمبند کیا جاتا رہا یہ تفسیری حصے اب شائع ہونا شروع ہوئے ہیں چار حصے چھپ کر آگئے ہیں بقیہ حصے زیر طبع ہیں

پہلا خطبات کے نام سے شائع ہوا یہ سورہ بقرہ کے مختلف رکوع کی تفسیر ہے

دوسرا حصہ سورہ حم سورہ مؤمن کی مکمل تفسیر ہے

تیسرا حصہ: سورہ آل عمران کی تفسیر ہے (غیر مطبوعہ)

چوتھا حصہ: سورہ نساء کی تفسیر ہے (غیر مطبوعہ) ص۲

[illegible]

(۵) لغات القرآن (عربی) کو مولانا محمد یوسف بنوری نے اسیر شاندار مقدمہ لکھا ہے اور مولانا کے بارے میں فرمایا کہ مولانا نے اس لغت کو مرتب کرکے بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اس لغت میں مفرد الفاظ کے عربی میں ابجد کی ترتیب پر پوری لغت مرتب کی ہے[۲]

۱۔ ماہنامہ شریعت سکھر اکتوبر ۱۹۸۱ء / ص ۷۵ تعارف قرآن ص ۱۲۶/

۲۔ القراءۃ المجید پارہ عم تفسیر عثمانی سندھی ص/ ۸۸

(۶) الیاقوت والمرجان فی شرح غریب القرآن ص/ ۱۵۸
اسمیں قرآن کریم کی سورہ اعراف سے سورہ الناس تک
مشکل الفاظ کے سندھی زبان میں لغت بیان کی ھیں
یہ کتاب سورتوں کی ترتیب کی مطابق ہے یعنی ہر سورت کی
لغت سورۃ کا نام دیکر اسکے ماتحت بیان کردیئے

(۷) اسماء الحسنیٰ (عربی) منظومہ:
یہ کتاب شیخ عبدالقادر جیلانی کی تالیف ہے اس میں اللہ تعالیٰ
کے نام منظوم شکل میں جمع کیے گئے ھیں آپ نے اسمیں
نام اور لغات کی عربی زبان میں تشریح کی ہے ص ۱

صا القرآن المجید پارہ عم تفسیر عثمانی سندھی

۱۰ ۱

- مولانا محمد ادریس طوروی -

۱۲/مئی ۱۹۶۲ء ۶/رجب ۱۳۸۱

آپ حافظ احمد شاہ صاحب کے گھر طورو ضلع مردان میں
پیدا ہوئے تکمیل جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں کی
۱۹۳۶ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کرکے ۳۰/- روپے
نقد اور ایک تمغہ حاصل کیا۔
۱۹۳۹ء میں ایم۔ اے او کالج امرتسر میں دینیات
اور عربی کے لیکچرار مقرر ہوئے
۱۹۴۲-۴۳ء میں اسلامیہ کالج پشاور میں اردو اور اسلامیہ
کالجیٹ میں پشتو کی تدریس کی
۱۹۲۰ء میں میٹرک ۱۹۲۲ء میں انٹر ۱۹۲۴ء میں بی۔ اے
۱۹۲۶ء میں ایم۔ اے فارسی ۱۹۴۷ء میں ایم۔ اے عربی کے
امتحانات پاس کئے ایم۔ اے عربی میں تمغہ حاصل کیا
بعد گورنمنٹ کالج مردان پھر ایبٹ آباد میں زبان عربی کے
لیکچرار رہے ۱۹۶۲ء میں شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی کیلئے
صدر شعبہ آپ کی خدمات مستعار لی گئیں
۱۹۶۵ء میں جامعہ پشاور کی طرف سے بطور ریسرچ اسکالر
چند ماہ کیلئے قاہرہ روانہ ہوئے
۲۰۔ مئی ۱۹۶۵ء کو بوئنگ طیارہ جب قاہرہ کے قریب پہنچا
تو دھماکہ ہوا جس سے جہاز کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے آپ واصل
بحق ہوئے اور قاہرہ کے قبرستان میں دفن کئے گئے

تصانیف

1 ــــ دراسۃ القرآن (اردو) ط

ط علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص ۱۳
شخصیات سرحد ص ۱۹۶
تعارف قرآن ص ۳۲۲
W. B. G. D. 333
سیارہ ڈائجسٹ 2/2 ص ۱۹۲ Commentatore p. 568

۲۔ کشاف القرآن ۔(پشتو) مطبوعہ

حافظ محمد ادریس صاحب خود اپنے ترجمہ و تفسیر کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں
اگر اس موقعہ پر مشاطہ لہجے میں اپنا ذکر کردوں
تو شاید بے محل نہ ہو،
مجھے ایک عرصے سے رہ رہ کر یہ خیال آتا تھا کہ قرآن مجید
عربوں کے محاورہ میں اترا ہے اور اسکا وہی ترجمہ بہتر اور
زیادہ مفید ہو سکتا ہے جو با محاورہ ہو لیکن میرے سامنے
اس قسم کا کوئی نمونہ موجود نہ تھا اس لئے قلم اٹھا نیکی
جرأت نہیں پڑتی تھی مدت دراز سوچ بچار اور
حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ترجمہ
دیکھ لینے کے بعد میں نے قلم اٹھایا پہلے نمونے کے طور
پر صرف پہلا پارہ چھپوایا پھر چند سال کے بعد آخری پارہ
شائع کیا اور جب اہل فہم و دانش نے میری حوصلہ افزائی
کی تو اب سے تین سال پہلے کشاف القرآن کے نام سے
پندرہ پاروں کا ایک جلد شائع ہو گئی دوسری ابھی
تک زیر طبع ہے (بعد میں یہ بھی شایع ہو گئی ہے)
اس تفسیر پر رائے دینا میرا منصب نہیں ہے البتہ
اتنا ضرور عرض کرونگا کہ یہ پشتو زبان میں با محاورہ اور
سلیس تحریر کی پہلی کوشش ہے اس کے تفسیری حصہ میں
صرف ان مباحث کے عقدے کھولنے کی کوشش کی گئی ہے
جو براہ راست قرآن مجید سے متعلق ہیں صرف ضروری شان
نزول دیئے گئے ہیں کہیں کہیں ربط آیات پر روشنی ڈالی
گئی ہے اسرائیلیات سے احتراز کیا گیا ہے اور جگہ
جگہ ان غلطیوں کی تردید کی گئی ہے بعض مشکل
الفاظ کے معنی اور بعض ترکیبوں کی بھی وضاحت کی گئی ہے
امید ہے کہ آئندہ پشتو زبان میں قرآن مجید کی تفسیریں
لکھنے والوں کے لئے کشاف القرآن سنگ میل کا کام دے گی
اور وہ اپنے کو اس سے بالکل مستغنی نہیں پائیں گے [۱]

---

[۱] سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ص ۱۹۲

ان ترجموں اور تفسیروں کا تذکرہ کرنے کے دوران
میں نے قصداً ان کے مذہبی رحجانات کا ذکر نہیں کیا
اس لئے کہ پٹھان من حیث القوم اہل سنت والجماعت
اور حنفی ہیں وہاں جو بھی تفسیر لکھی جائے گی وہ اسی
ایک منہج پر لکھی جائیگی
اگر کوئی شخص ہمارے مذہب کا مخالف ہے تو اسے تفسیر
لکھنے ہی کی کیا ضرورت ہے ؟
وہ جس دوسرے میدان میں چاہے اپنے خیالات کے
گھوڑے دوڑاتا رہے مگر ہمارے اس متاع عزیز پر
ہاتھ ڈالنے کی کوشش نہ کرے ورنہ وہ ہاتھ زمین
پر تڑپتا نظر آئے گا۔ ط

ط سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/۱۹۲

مفتی عبدالعزیز مزنگوی۔

م ۱۶/دسمبر ۱۹۶۳ء ۳۰/رجب ۱۳۸۳ھ

مفتی عبدالعزیز بن میاں محمد فضل الدین (م ۱۳۳۷ھ) بن محمد عطاء اللہ
موضع چانگاہ والی (نزد جلال پور جٹاں) کے ایک دیندار اور صاحب
علم خانوادے میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب میں حاصل کی
کچھ عرصہ ٹھٹھہ موسیٰ میں بغرض تعلیم مقیم رہے یہاں لاہور آئے
مدرسہ رحیمیہ (مسجد نیلا گنبد) میں مولینا محمد عالم لاہوری کے سامنے
زانوئے تلمذ طے کیا کچھ عرصہ انجمن حمایت اسلام کی دینی درسگاہ
مدرسہ حمیدیہ میں کریم بخش سے استفادہ کیا
جامع مسجد چاہ جھنڈی والی میں امامت و خطابت کے
فرائض انجام دیتے تھے
ایک دوسری مسجد محلہ مادھو میں درس قرآن شروع کیا
اور آخری دم تک اس مسجد کو اپنی دینی سرگرمیوں کیلئے
مخصوص رکھا۔
مزنگ میں۔ انجمن اسلامیہ بنائی جس نے تبلیغ و اصلاح
کے میدان میں اچھی خدمات انجام دیں۔
قیام پاکستان سے پہلے مفتی صاحب مسلمان قیدیوں
کی اصلاح و ہدایت کیلئے جیل جاتے اور ان سے
خطاب کرتے تھے
۳۰/رجب ۱۳۸۳ھ/۱۶/دسمبر ۱۹۶۳ء کو
لاہور میں واصل بحق ہوئے اور قبرستان یانی میں
دفنائے گئے مولینا عبدالرشید اپنے والد بزرگوار کے
نقش قدم پر چلتے ہوئے دینی و تبلیغی خدمات
انجام دے رہے ہیں۔

تصنیف

عزیز البیان فی تفسیر القرآن (اردو)۔ بہ اشتراک مولینا ابوالمظفر فضل الرحمٰن۔
تفصیل معلوم نہیں ہو سکی کہ یہ مکمل تفسیر ہے یا نامکمل ہے۔ غیر مطبوعہ

---

۱ تذکرہ علماء پنجاب ج/۱ ص/۳۰۷

١٠/

سحبان سندھ مولانا محمد حکیم عبدالکریم چشتی

م ٣١/ مارچ ١٩٦٤ء ١٦/ ذوالقعدہ ١٣٨٣ھ

مولانا حکیم محمد عبدالکریم چشتی ابن عبداللہ ١٣١٤ھ مطابق
١٨٩٦ء میں شکارپور میں پیدا ہوئے
لیکن ماہی رسالہ (میزان) کے سوانح نمبر سے معلوم
ہوتا ہے آپکی ولادت ١٨٩٨ء میں ہوئی
ابتدائی تعلیم مولوی غلام رسول سے حاصل کی اور خلافت
عبدالغفور صاحب سے حاصل کی۔
طب کی تعلیم بھی آپ ہی سے حاصل کی عربی تعلیم شکارپور
کے اسکول میں مولانا عبدالرحمن میمن سے حاصل کی
١٣٣٦ مطابق ١٩١٧ء میں تکمیل کی۔
اور طب کا پیشہ اختیار کیا ١٣٣٧ مطابق ١٩١٨
میں ملک کو آزاد کرانے کیلئے کانگریس میں شامل ہوئے
اور "انجمن مجاہدین" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی
جس نے غیر شرعی رسم و رواج کو ختم کرنے میں اہم
کردار ادا کیا مولانا بہت بڑے خطیب تھے اور پرجوش
انداز میں خطابت کرتے تھے آپ کو سحبان سندھ کے
لقب سے یاد کیا جاتا ہے
ایک سیاسی جلسہ میں سورۃ الحشر کی تفسیر بیان
کرتے ہوئے آزادی کے صحیح مقصد کو بیان کیا
جس کی وجہ سے انگریز نے گرفتار کرکے چار ماہ تک
جیل میں رکھا ١٣٤٢ مطابق ١٩٢٣ میں
آپکی کوششوں سے جمعیت علماء سندھ قائم ہوئی
اور شکارپور میں اجلاس منعقد ہوا۔
مولانا نے اشاعت اسلام کی غرض سے
١٣٤٣ مطابق ١٩٢٤ شکارپور میں ا

ط ماہنامہ شریعت ص/ ١١١

دو انجمن اشاعت اسلام، اور جمعیت التبلیغ،
سے ادارے قائم کئے ۱۳۲۵ھ مطابق
۱۹۲۶ء میں خلافت کمیشن کے نمائندے کی حیثیت سے
سعودی عرب کا سفر کیا ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء
میں آخری حج کیا ۱۹۲۷ء میں جیکب آباد سے
ہفت روزہ "صداقت" کا جاری کیا ۱۹۲۸ء
شکارپور سے ہفت وار "پیغام" کا جاری کیا
۱۹۳۳ء میں کچھ عرصہ مولانا دین محمد وفائی کی
جگہ "الوحید" کے ایڈیٹر کے حیثیت سے کام کرتے رہے
۱۹۴۲ء میں کراچی سے پیر الٰہی بخش کے ساتھ ملکر روزنامہ
"آزاد" جاری کیا جس کے آپ چیف ایڈیٹر تھے،
۱۹۴۷ء میں جی ایم سید کے ساتھ ملکر کراچی سے روزنامہ
"قربانی" جاری کیا اور کچھ عرصہ اسکے چیف ایڈیٹر بھی رہے
اسکے علاوہ روزنامہ "ہلال" کراچی ہفت روزہ "جمہوری"
شکارپور جاری کیا
۱۲ جنوری ۱۹۴۹ء میں ہفت وار "پاکستان" جاری کیا
اور چیف ایڈیٹر رہے اسکے علاوہ مولانا نے (۵۵) عالیشان
کتابیں تصنیف کیں جس میں سے کچھ فارسی کی باقی سب
سندھی میں ۱۶ اردیبہشت ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۶۲ء میں آپ کا انتقال ہوا

تصنیف

(۱) بیان المعراج (سندھی) (۲) قرآنی دعائیں (سندھی) (۳) پیغمبری دعائیں (سندھی)
(۴) پنج سورہ ترجمہ (سندھی) (۵) مجموعہ مظالف (سندھی)
(۶) صراط مستقیم (سندھی) (۷) برہان ربانی (سندھی) (۸) آئینہ حق (سندھی) (۱)

---

(۱) ماہنامہ شریعت ص/ ۱۱۱

حضرۃ مولانا سید اظہار الحق سہیل -

۲ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۶۲ء ۷/ جمادی الآخر ۱۳۸۲ھ

۱۸۹۸ء کو امروہہ ضلع مراد آباد کے -
کے ایک مشہور علمی خاندان میں پیدا ہوئے والد صاحب
کا نام مولانا عبد الحق تھا
اول تا آخر تمام تعلیم دار العلوم امروہہ میں حاصل کی
دورہ حدیث کی تکمیل مولانا حافظ
عبد الرحمٰن امروہوی سے کی
مراد آباد میں حضرۃ مولانا فخر الدین صاحب سے
ڈابھیل میں علامہ محمد انور شاہ صاحب سے
اور دار العلوم دیوبند میں شیخ الاسلام
مولانا حسین احمد مدنی سے بھی درس حدیث لیا
فراغت کے بعد چند سال سہارنپور اور
سیوہارہ میں درس نظامی کی تدریس کی
۱۹۲۵ء میں اسکول کی ملازمت ترک کر کے جامع مسجد
مرکزی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں خطابت اختیار کی
امامت و خطابت کے ساتھ مدرسہ اسلامیہ عربیہ
کا اجراء کیا -
۷/ جمادی الآخری ۱۳۸۲ھ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو وہیں
انتقال ہوا
اصلاح و تزکیہ کا تعلق حضرت مولانا حسین علی سے تھا

تصنیف

۱- عجائب القرآن (اردو) کے نام سے ایک تفسیر لکھ رہے تھے
افسوس کہ نامکمل رہی ہے۔

تذکرہ مشاہیر علماء ج ۲/ ص ۲۹

خواجہ عبدالحئی فاروقی -

۸/ جنوری ۱۹۶۵ء ۵/ رمضان ۱۳۸۴ھ

خواجہ عبدالحئی بن خواجہ عبدالرحیم گورداسپور کے رہنے والے تھے
آپ کے والد گورداسپور کے ایک وکیل خورشید عالم بار
ایٹ لاء کے منشی تھے
ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی اعلیٰ تعلیم کیلئے دارالعلوم دیوبند میں
داخلہ لیا اور ۱۹۱۲ء میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن سے دورہ
حدیث پڑھکر فراغت حاصل کی شیخ الہند کی تحریک آزادی ہند سے گہرا تعلق رکھتے تھے
فراغت کے بعد میرٹھ کالج میں عربی کے پروفیسر مقرر ہوئے
۱۹۱۳ء میں مولانا عبیداللہ سندھی نے مسجد فتحپوری دہلی کے شمالی
حجروں میں نظارۃ المعارف القرآنیہ قائم کیا آپ ان کے درس
قرآن سے استفادہ کیلئے ہر شنبہ کی شام دہلی آجاتے اور پیر کے
روز میرٹھ واپس جاتے یہ سلسلہ ۱۹۱۵ء میں بند ہوا
جب مولانا سندھی افغانستان روانہ ہو گئے
۱۹۱۷ء میں مولانا ظفر علی خان نے ایک رسالہ ستارۂ صبح جاری کیا
آپ اس پرچہ کے مدیر معاون تھے
آپ لاہور میں اپنی مصروفیات صرف درس قرآن تک محدود کر
دی تھیں آپ اپنے مکان پر درس دیتے جس میں نوجوان
طلبہ شریک ہوتے تھے
مولانا نصراللہ خان عزیز مرحوم کے الفاظ میں درس قرآن کے
علاوہ وہ کوئی سیاسی بات نہیں کرتے تھے
خفیہ پولیس سائے کی طرح ان کے ساتھ رہتی تھی انہوں نے
درس کے طلبہ کے سامنے کبھی تلقین جہاد نہ کی
مگر درس قرآن کا انداز خود طالب علموں کے اندر روح
جہاد پھونکتا جاتا تھا۔[2]

(حاشیہ:) خطوط ریشمی کی فہرست میں آپ کا عہدہ [illegible]

---

[1] ریشمی خطوط سازش کیس ص/ ۱۹۲ ح/ ۱۴
[2] مشاہیر علماء ج/ ۲ ص/ ۳۰۸

مشاہیر علماء ج/ ۱ ص/ ۲۶۴
الرشید دیوبند نمبر ص/ ۵۹۵

اور ہم لوگ فیصلہ کرتے جاتے تھے کہ ہم اپنی زندگی
جہاد کیلئے وقف کرینگے۔ روحانی تعلق حضرت تھانویؒ کے خلیفہ مجاز مولانا ظفر احمد عثمانی سے نقشبندیہ تھا
۱۹۲۰ء میں مولانا جوہر نے علی گڑھ میں آزاد اور انگریزی حکومت سے بے نیاز
یونیورسٹی جامعہ ملیہ قائم کرنیکا اعلان کر دیا
جامعہ کی بنیاد رکھنے کیلئے شیخ الہند محمود الحسنؒ دیوبند سے
علی گڑھ گئے اور خواجہ صاحب اس تقریب میں شرکت
کیلئے لاہور سے آمادہ سفر ہوئے
آپ نے اس نوزائیدہ جامعہ میں درس قرآن اور دینیات
کی تدریس کا فریضہ سنبھال لیا۔
تقسیم ملک کے بعد لاہور آ گئے اور اسلامیہ کالج لاہور
میں اسلامیات کے پروفیسر مقرر رہے اور آخر دم تک یہ فرائض
انجام دیتے رہے۔ وصال ۵/رمضان ۱۳۸۴ھ مطابق ۸/جنوری ۱۹۶۵ء کو لاہور میں ہوا۔
انجمن اصلاح و تبلیغ لاہور سے بھی وابستہ رہے اور قرآن مجید
کے آسان اردو ترجمہ ادارت میں شامل رہے [1]

تصنیفی خدمات۔
آپ نے قرآن مجید کی مختلف سورتوں کی تفسیر لکھی جس کی
تفصیل یوں ہے۔
لمعات (اردو) بنی اسرائیل کے واقعات و حوادث اور فرعون کے طرز (۱)
عمل پر روشنی ڈالتے ہوئے قرآن مجید کا فلسفہ تاریخ بیان کیا ہے
ان حالات کو اپنی غلامی اور برطانوی حکومت کے طرز عمل پر
منطبق کیا ہے۔

۲۔ برہان تفسیر سورۃ البقرہ ۱۹۳۱ء (اردو) عورت۔ تفسیر سورہ یوسف (اردو) ۱۹۳۳ء

۱۔ علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص ۱۹۶ C.H.Q.P.596.
مرتب ۲۔ تحریک شیخ الہند انگریزی سرکار کی زبان میں ریشمی خطوط سازش کیس اور کون کیا تھا مصنفہ
محمد میاں ص ۱۹۲/ص ۱۷ مشاہیر علماء ج ۱/ص ۲۶۴ ج ۲/ص ۲۰۸
تذکرہ علماء پنجاب ج ۱/ص ۱۴۵ ارتقاء قرآنی ص ۲۰۲ / ص ۳ ایضاً
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۱۱۰ W.B.G.P.596 F.64.

۴۔ سبل السلام (اردو) تفسیر سورہ مجادلہ تا سورۃ التحریم ص۱

۵۔ ذکرای تفسیر پارہ عم (اردو)

۶۔ اسباب النزول (اردو) بعض اہم آیات کا شان نزول بیان کیا گیا ہے
اس تفسیر میں مولانا عبید اللہ سندھی کا انداز اختیار کیا گیا ہے

آپ نے مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی کے ایماء پر بچوں کیلئے حسب ذیل کتابچے لکھے۔

۷۔ قرآنی نبیوں کے قصے (اردو) ۸۔ حالات قرآن مجید (اردو) و ۲
آسان تفسیر (اردو) تیسویں پارہ کی تفسیر ہے
بقول احسان اوغلی ۱۹۶۷ء دہلی سے شایع ہوئی ہے
اور اس سے قبل ۱۹۳۹ء شایع ہوئی ہے ۳

ص۱ قرآن کریم کے اردو تراجم مرتبہ ڈاکٹر احمد خان ص ۱۳۳
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۲/۲ ص ۵۵۲
قرآن حکیم کا اردو تراجم ص ۱۳۵ قرآن کریم کا اردو تراجم ص ۱۲۰

۲۔ ایضاً

۳۔ W.B.G. P. 596 and 640

۸ = الخلافۃ الکبریٰ یعنی تفسیر الفرقان فی معارف القرآن (اردو)

پہلا حصہ جسمیں سورۃ البقرۃ کی جامع تفسیر ہے اور سلیس ترجمہ ہے۔
مصنفہ خواجہ محمد عبد الحیٔ فاروقی سابق استاذ تفسیر جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ:
اسکو محمد اشرف ناظم دار الارشاد جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ نے شائع کیا۔
۱۳۷۰ھ میں اسکی کتابت مکمل ہوئی
ظاہر ہے اسکے بعد ہی شائع اور طبع ہوئی؛ سن اشاعت موجود نہیں ہے
آغاز میں آٹھ صفحات پر مشتمل فہرست مضامین ہے اور پھر
۵۱/ صفحات پر مشتمل مقدمہ تفسیر قرآن ہے جسمیں دیگر مضامین
کے علاوہ اس بات کو بھی ثابت کیا ہے

(۱) کہ اس سورت کی تمام آیات باہم مربوط اور مسلسل ہیں
(۲) اسمیں خلافت کبریٰ کے نظم و ادارہ کی تعلیم دی گئی ہے اور
اس سورۃ کا مقصد یہ ہے کہ فرزندان اسلام کمزوری
کی جگہ طاقت بے کسی کی جگہ فرمانروائی:
اور رونے کی جگہ خوشیوں کیلئے تمام عالم میں نمایاں اور ممتاز ہوں
اسکے علاوہ بعض اہم تفاسیر پر تبصرے اور قرآن کے اہم مقاصد
کا تذکرہ مدلل انداز میں کیا ہے بعض مواقع پر مفسر نے اپنے
مضمون کی مزید وضاحت کیلئے حواشی کا اضافہ کیا ہے
موصوف کا انداز تفسیر یہ ہے کہ قرآنی آیات کے مدمقابل
مولینا کا ترجمہ؛ ترجمہ عام فہم انداز میں ہے
مجموعی صفحات ۳۸۴/ ہیں۔ ص ۱

ص ۱: الخلافۃ الکبریٰ یعنی تفسیر الفرقان فی معارف القرآن۔
متعلقہ دار العلوم اور انکی قرآنی خدمات ص ۵۷/
قرآن کریم کے اردو تراجم مرتبہ ڈاکٹر احمد خان ص ۱۲۰/
جائزہ تراجم قرآنی نمبر ج ۲/ ص ۴۵۲
W.B.G..P.640
قرآن حکیم کے اردو تراجم ص ۱۴۵ قرآن کریم / اردو تراجم ص ۱۲۱

۹- بیان یعنی تفسیر سورہ آل عمران (اردو)
مطبع محمدی پریس علیگڑھ باہتمام ڈاکٹر اشفاق علی قریشی شائع ہوا
یہ الفرقان فی معارف القرآن کا دوسرا سلسلہ ہے اس تفسیر کا نام
بیان ہے ابتدائی گیارہ صفحات پر فہرست مضامین ہیں
اس کے بعد ۲۱۸ صفحات پر مشتمل تفسیر ہے بقول احسان اوغلی ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی
موصوف ہر سورۃ کی تفسیر سے پہلے اس کا ربط ما قبل کا مابعد
سے اور سورۃ کا بنیادی مضمون اور سورۃ کے مضمون کی
غرض وغایت بیان کرتے ہیں پھر انتہائی سلیس
انداز میں مضامین کو عنوان کے ذریعے نمایاں کرتے ہوئے تفسیر
بیان کرتے جاتے ہیں اور اپنی تفسیر کو مختلف ابواب
و فصول میں تقسیم کرتے ہیں یہ طریقہ میری نظر سے کسی اور مفسر کا
نہیں گذرا ہے
اور موصوف تفسیر کرتے ہوئے عموماً فقط قرآنی آیات سے
ہی استدلال یا مضمون کی وضاحت کرتے ہیں بعض بعض
مقامات پر احادیث کے ذریعہ بھی تفسیر کی ہے

۱۰- الصراط المستقیم یعنی تفسیر الفرقان فی معارف القرآن (۱۰۲)
کا چوتھا حصہ:
یہ سورۃ انفال و توبہ پر مشتمل ہے
آغاز میں چھ صفحات پر مشتمل فہرست مضامین ہیں
مجموعی ۲۳۰/ص ہیں
مطبوعہ فیض عام پریس علیگڑھ سے شائع ہوئی۔

۱۱- سبیل الرشاد: (اردو)
یعنی تفسیر القرآن فی معارف القرآن کا وہ حصہ جسمیں
سورۃ حجرات کی معنی خیز تفسیر ہے:
از خواجہ محمد عبد الحیٔ فاروقی:
مطبع فیض عام علیگڑھ مجموعی صفحات ۷۲/ ہیں ۱۰۔

۱۰۰۔ قرآن کریم کے اردو تراجم مرتبہ ڈاکٹر الدخان ص/۱۳۰
الیضاً ص/۱۲۳ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲ ص ۲۱۳
الیضاً ص/۱۳۲ فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۳۷
تعارف قرآن ص/۲۰۳ W.B.G.P. 596 and 640.
قرآن حکیم کے اردو تراجم ص ۱۴۱ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۲۲

۱۲ — درس قرآن - (اردو) ترجمہ وتفسیر قرآن

مرتبین (۱) مولانا خواجہ عبدالحئی فاروقی سابق پروفیسر
صدر شعبہ اسلامیات اسلامیہ کالج لاہور

(۲) مولانا حافظ مرغوب احمد صاحب توفیق سابق پروفیسر
و صدر شعبہ اسلامیہ ڈھاکہ یونیورسٹی

(۳) حاجی عبدالواحد (۴) حافظ نذیر احمد صاحب اول الذکر
دونوں دیوبندی عالم ہیں یہ بیڈرہ روزہ درس قرآن مئی ۱۹۵۵ء
سے شروع ہوا ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں مکمل ہوا ساتھ کتاب بھی
لیا گیا

ناشر: ادارہ اصلاح وتبلیغ لاہور

ہر سورہ کے آخر میں اس سورہ کا خلاصہ بھی لکھ دیا ہے
موصوف نے قرآن کے دو ترجمے لکھے ہیں (۱) لفظی ہر لفظ کے نیچے
(۲) بامحاورہ اسکے بعد کچھ مشکل الفاظ کی وضاحت پھر تفسیر ہے

ج/۱ فاتحہ تا النساء ۶۳۸/ص ج/۲ مائدہ تا التوبہ ۶۳۶/ص
ج/۳ یونس تا النحل ۵۰۲/ص
ج/۴ بنی اسرائیل تا الفرقان ۵۲۲/ص ج/۵ الشعراء تا یٰسین ۴۳۲/ص
ج/۶ الصٰفٰت تا الحجرات ۳۶۰/ص ج/۷ ق سے الناس ۷۱۶/ص (۱)

احسان او غلی لکھتے ہیں اسکا پہلا ایڈیشن ادارہ اصلاح وتبلیغ لاہور
سے ۱۹۵۵ء سے ۱۹۶۵ء تک میں شائع ہوا اسکے مجموعی صفحات ۳۵۶۶ ہیں
اور یہ سات جلدوں میں شائع ہوا ہے (۲)

---

(۱) درس قرآن، اور فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۳۲
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۲ ص/۵۹۲ قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۶۸
قرآن کریم کے اردو تراجم ڈاکٹر احمد خان ص/۱۳۱ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۳۱
جائزہ تراجم قرآنی - محمد سالم قاسمی ص/۶۵ جائزہ تراجم قرآنی ص/۶۵
تعارف قرآن ج ۳ ص ۳۰۴ W.B.G = P 526

(۲) ...

بیگم مولینا عزیز گل صاحب -

۱۶/ستمبر ۱۹۶۶ء

۱۳۸۶ھ

آپ انگلستان کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں عیسائیت
ویدانت اور جوگی نظریہ کا گہرا مطالعہ کیا -
مگر کہیں سکون نہ ملا آخر قرآن پاک کا مطالعہ شروع کیا
جس میں انہیں راہ مستقیم نظر آئی مزید تعبیر اور تصدیق کیلئے
دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا سید حسین احمد مدنی
کی خدمت میں حاضر ہوئیں -
اور اس مختصر ملاقات ہی میں اسلام کو سچے دل سے قبول
کرنے کا اعلان کر دیا
مولانا عزیز گل کی پہلی اہلیہ کے انتقال کے بعد (۱۹۴۰ء میں) ان کے
عقد میں آگئیں بمقام رڑکی انڈیا
اور برابر تیس سال تک ایک سچے مسلمان کی طرح زندگی
گذار کر ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء کو اپنے مالک حقیقی سے
جا ملیں دینی علوم کے سلسلہ میں مولانا عزیز گل صاحب
سے بہت کچھ حاصل کیا:

(۱) انگریزی ترجمہ قرآن: آپ نے پورے قرآن کریم کا انگریزی
زبان میں ترجمہ کیا: بقول قاری فیوض الرحمن صاحب یہ ترجمہ
دوسرے انگریزی تراجم سے کئی اعتبار سے ممتاز ہے ۱ع
دوسری جگہ لکھتے ہیں یہ ترجمہ شیخ الہند کے اردو ترجمہ قرآن کا
انگریزی ترجمہ ہے. فیروز سنز نے خوبصورت طباعت کیلئے لیا تھا مگر شائع
نہیں کیا ۲ع مگر حکیم انیس احمد صدیقی کے قول کے مطابق فیروز سنز نے اسے
لندن سے شائع کر دیا ہے اور اب یہ نایاب ہے ۳ع مولانا سید سلیمان ندوی نے بھی
اسے بہت پسند کیا تھا ۴ع بقول زاہد الحسینی اس ترجمہ کی جلد طباعت ہو جائیگی ۵ع

ع۱ علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات ص/۱۳۵ موصوفہ نے ایک
اور کتاب ISLAM THE BALANCE WAY.
بھی لکھی ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے مزید تفصیلات
کیلئے دیکھئے: مولانا احمد علی لاہوری اور انکے خلفاء. ص/ ۲۶۱
ع۲ ایضاً ص/۲۶۱ اسی طرح رشتہ حضرت سے ساز گیس ص/ ۱۹۰، ہم کیوں مسلمان ہوئے
ع۳ ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر ص/۵۹۳ ع۴ ایضاً ص/۵۲۴
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/۱۱۸ - مشاہیر علماء ص/۳۶۱ ج/۱
ع۵ تذکرۃ المفسرین ص/۲۰۸
C.H.Q. P/598

مولانا شیر محمد جتوئی صاحب

م ۲۵ رمضان ۱۳۸۶ھ ، ۱۹۶۷ء

مولانا شیر محمد جتوئی نے مختلف مدارس اور علمائے
سے علم حاصل کیا جن میں مولانا محمد قاسم چاچڑ بھی شامل ہیں
اسکے علاوہ کچھ عرصہ درگاہ طالبین شریف میں
مولانا عطاء اللہ صاحب سے درس قرآن پڑھا
فراغت کے بعد اشاعت والی مسجد بعمرانی اور مدرسہ انوار العلوم
نزد ڈگری سکھر کی بنیاد رکھی ۲۵ رمضان المبارک
۱۳۸۶ھ میں آپکا انتقال ہوا

تصنیفی خدمت

(۱) ترجمۃ القرآن الکریم (بلوچی)
آپ نے بلوچی زبان میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ کیا ہے
جو آپکے صاحبزادے مہتمم مدرسہ انوار العلوم شکار پور روڈ
سکھر کے پاس غیر مطبوعہ حالت میں
محفوظ ہے۔ بہت جلد اسے چھپوانے کا ارادہ
رکھتے ہیں (۱)
یہ نسخہ مولانا خیر محمد ندوی صاحب کے پاس تھا مولانا سے
جب بلوچی/براھوی تراجم کے سلسلہ میں معلومات کرنے حاضر ہوا تھا
تو آپ نے اس ترجمہ کا تعارف کرایا تھا اور بتلایا تھا کہ ... مہتمم انوار العلوم
اسے چھپوانے کے لیے لے گئے ہیں۔
اس ترجمہ کے بارے میں مولانا خیر محمد ندوی صاحب نے اپنی رائے
ظاہر کرتے ہوئے فرمایا تھا یہ ترجمہ قدیم بلوچی زبان میں ہے اس کے بہت سے
الفاظ اب متروک ہوگئے ہیں اسی طرح اس کا رسم الخط آج کل مروج
نہیں ہے۔ غالبًا آپنے اس ترجمہ پر مختصر حواشی کا تذکرہ بھی فرمایا تھا۔
۲- اب اس کے پارہ الم کا حصہ فیوضات تائبیہ (براھوی) کے نام سے
چھپ گیا ہے ناشر شعبہ نشر و اشاعت جامعہ اسلامیہ سکھر ۲۲/ص
اسمیں الترجمہ والبیان فی تفسیر القرآن ترجمہ و تفسیر کا نام بیان کیا گیا ہے
لہجہ غیر متعلقہ خطابات ... ترجمہ کے اوپر مختصر حواشی بھی ہیں
ترجمہ کو پڑھنا اور سمجھنا دونوں بہت مشکل ہے مطبوعہ ۱۹۹۳

---

(۱) ماہنامہ شریعت سکھر ص/۲۸۰
(۲) فیوضات تائبیہ

حضرۃ مولینا شبیر علی تھانوی

م ۲۰/ اکتوبر ۱۹۶۸ء ۲۸/ رجب ۱۳۸۸ھ

آپ ماہ رمضان ۱۳۱۲ھ کو بانس بریلی شاہجہان
پور میں پیدا ہوئے آپ حضرۃ حکیم الامت
مولینا اشرف علی صاحب کے حقیقی برادر زادے تھے
آپ کے والد جناب اکبر علی صاحب کسی بڑے
عہدے پر سرکاری ملازم تھے بڑے زمیندار قابل شخص تھے
بچپن ہی میں اپنے چچا حضرۃ حکیم الامت قدس سرہ کے پاس
تھانہ بھون آگئے پھر مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں
داخل کر دیئے۔ آپ نے اس کے بعد دیوبند جا کر
شیخ الہند مولینا محمود الحسن دیوبندی قدس سرہ کے درس حدیث
میں شرکت کی اور دورہ حدیث سے فارغ ہوئے
حضرت مولینا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مدظلہ فرماتے ہیں کہ
مولینا شبیر علی صاحب ۲۳/ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ میں مدرسہ
مظاہر العلوم کے سرپرست بھی رہے لیکن شوال ۱۳۶۹ھ
میں پاکستان تشریف لے گئے
۲۸/ رجب ۱۳۸۸ھ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ کو بعد نماز مغرب
اپنے مکان واقع ناظم آباد کراچی میں اچانک وفات پاگئے
ماہنامہ ۔الامداد۔ شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب
تھانوی مکی کی یاد میں جاری کیا۔ پھر حضرت مولینا ظفر احمد صاحب
کو ساتھ ملا کر تفسیر بیان القرآن کا خلاصہ کر کے تلخیص البیان
کے نام سے شائع کیا

تصنیف

۱۔ خلاصہ بیان القرآن (اردو)

ا مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۱۵

مولانا سید انوار الحق کاکاخیل

دسمبر ۱۹۶۸ء ۱۳۸۷ھ م

آپ عیاض بابا کے خاندان سے رشتہ میاں گان
کی اولاد سے ہیں۔ اور آگے شجرہ شیخ رحمکار سے جا ملتا ہے
ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی
تکمیل دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی
سے کی ۔۔۔ سے فراغت ۔۔۔ کے بعد کچھ مرحوم علامہ شبیر احمد عثمانی
کے ساتھ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں تدریس کی
کچھ مدت اسلامیہ کالجیٹ اسکول جامعہ پشاور میں
پڑھاتے رہے پھر بطور لیکچرار اسلامیات اسی کا
تقرر ہوا اور ایک عرصہ تک تدریس کرنے کے بعد
دوران ملازمت دسمبر ۱۹۶۸ء کو پشاور میں وصال ہوا

تصنیف

(۱) انوار القرآن۔ تفسیر قرآن بزبان پشتو (دو حصوں میں) مطبوعہ
(۲) افتتاح تعلیمات قرآن (اردو) ۲

---

۱ ماہنامہ الرشید، دارالعلوم دیوبند نمبر ص ۱۲/۲
- مشاہیر علماء ج/۲ ص/۵۰
تعارف قرآن ص/۳۷۷
فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۴۶
علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/۲۶

مولانا محمد امیر بندیالوی

م ۱۹۶۸ء ۱۳۸۷-۸۸ھ

مولینا محمد امیر بن مولینا فضل کریم بن مولینا سلطان محمود قاضی علوی بندیال ضلع میانوالی میں ۱۳۲۵ھ میں پیدا ہوئے اپنے والد صاحب سے تعلیم حاصل کی پھر مولانا غلام رسول اور مولانا ولی اللہ ساکن انہی ضلع گجرات سے پڑھنے کے بعد دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور دورہ حدیث مولانا مفتی کفایت اللہ سے پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی پھر وطن آ کر علامہ حسین علی سے تفسیر قرآن کا درس لیا سرگودھا میں ضیاء العلوم کے نام سے ایک دینی مدرسہ قائم کیا اور آخری وقت تک وہاں اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں وصال ۱۹۶۸ء میں ہوا

تصنیف

(۱) تفسیر تسہیل البیان (غیر مطبوعہ) ۱؎

۲- خلاصہ جات ربط السور والآیات ۲؎

۳- حل اللغات من صاحب بلغۃ الحیران ۳؎

۴- الأقوال المرضیہ فی الاحوال البرزخیہ (اردو) یہ محمد امیر بندیالوی کی تصنیف ہے قول الصریح فی الاقبر الشریح بھی اس کے ساتھ طبع ہوا ہے مکتبہ الحسینیہ سرگودھا پنجاب طبع چہارم ۱۳۰/ص، یہ کتاب عذاب قبر ارواح انبیاء وغیرہ پر قرآن و احادیث کی روشنی میں بحث کی ہے ۴؎

۱؎ تعارف قرآن ص/ ۳۰۷

۲؎ مقدمہ الدرر المنثورات فی ربط السور والآیات مطبوعہ ثنائی پریس سرگودھا

۳؎ ایضاً ص/ ۱۲ ص/

۴؎ الأقوال المرضیہ فی الاحوال البرزخیہ

میرواعظ مولانا محمد یوسف

م ۷/ دسمبر ۱۹۶۸ء ۱۳۸۶ھ

۲۳/ شعبان ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۴ء کو میرواعظ رسول شاہ صاحب کے گھر سری نگر میں پیدا ہوئے۔[۱]
آپ کے والد ماجد وادی کشمیر کے روحانی پیشوا تھے
ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی اعلیٰ تعلیم کیلئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور وہیں تکمیل کی واپسی پر میرواعظ عتیق اللہ صاحب نے آپ کو اپنی جگہ میرواعظ مقرر کیا اور اس حیثیت میں آپ انجمن نصرت الاسلام سری نگر کے صدر بنے اس انجمن کے تحت مسلمانوں کیلئے ایک اسکول اور کالج بھی چلتا تھا۔

تحریک خلافت میں، ڈوگرہ راج کے خلاف جدوجہد اور سرپرستی کی اس لحاظ سے آپ تحریک حریت کشمیر کے بانی مبانی ہیں
آپ ہی نے ۱۹۳۱ء میں شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کو کشمیری مسلمانوں سے متعارف کرایا

اکتوبر ۱۹۳۲ء کو جب آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کا قیام عمل میں لایا گیا تو قائد کشمیر چوہدری غلام عباس اور شیخ محمد عبداللہ کے ساتھ آپ بھی اس قومی تنظیم کے بانیوں میں شامل تھے ۱۹۴۳ء میں آزاد مسلم کانفرنس قائم کی
آپ اور آپ کے ہزاروں عقیدتمندوں نے انتہائی خلوص جرأت اور بیباکی کے ساتھ مسلم کانفرنس اور تحریک پاکستان کی حمایت کی

مئی ۱۹۴۴ء میں جب قائداعظم محمد علی جناح کشمیر تشریف لے گئے تو آپ نے درگنجن کے مقام پر کشمیر مسلم کانفرنس کی طرف سے ان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا[۲]

---

۱) فضلاء دارالعلوم دیوبند کے مطابق ۱۳۱۳ھ ۲۴/ شعبان میں پیدا ہوئے ص ۳۰

۲) اسلام کا آفاقی پیغام مصنف میرواعظ ص ۱۰۲ تا ۱۱۳

مشاہیر علماء ج ۱/ ص ۶۳۱

تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲/ ص ۱۴۲

علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص ۲۶۲

اور ان کے اعزاز میں اپنی قیام گاہ پر ایسی دعوت دی
جو کشمیر کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیگی
۵/ جون ۱۹۴۶ء کو آپ ہی کی صدارت میں آل جموں
و کشمیر مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے قرارداد آزاد کشمیر
کا ابتدائی خاکہ مرتب کیا۔ جسے ۲۷/ جولائی ۱۹۴۶ء
کو باقاعدہ طور پر منظور کر کے مسلم کانفرنس کا منشور
قرار دیا گیا۔
۱۹۴۷ء کو آپ کی صدارت میں مسلم پارک سری نگر میں
ایک لاکھ کشمیری مسلمانوں نے پاکستان کی حمایت کا
اعلان کیا۔
کچھ دنوں بعد ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے۔
پاکستان آکر ۱۹۴۹ء میں حکومت آزاد کشمیر کے وزیر
تعلیم مقرر ہوئے نومبر ۱۹۵۱ء کو حکومت آزاد کشمیر کے
صدر مقرر ہوئے
اپریل ۱۹۵۶ء میں دوبارہ حکومت آزاد کشمیر کے
صدر مقرر کئے گئے
مقبوضہ کشمیر میں آپ کے جانشین میرواعظ مولانا محمد فاروق
تحریک آزادی کشمیر کے ایک ممتاز رہنما تھے، اور ان کی بے باک
قیادت میں کشمیری نوجوان تحریک پاکستان کے مقاصد کیلئے سرگرم
تھے مقبوضہ کشمیر کے گورنر جگموہن نے را کے ذریعہ آپ کو شہید کروا دیا ہے
مولانا محمد یوسف ۱۲/ رمضان کی شام سات دسمبر ۱۹۶۸ء کو واصل بحق ہوئے
تصنیف
بیان الفرقان تفسیر قرآن یہ کشمیری زبان میں قرآن حکیم کی مکمل تفسیر لکھی ہے (۱)

---

(۱) اسلام کا آفاقی پیغام مصنفہ میرواعظ ص/ ۱۰۲ تا ۱۱۳ کے مطابق ۱۳۸۸ھ میں انتقال ہوا
فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص ۳۱
تعارف قرآن ص/ ۳۰۸ محمد فاروق ۲۱/ مئی ۱۹۹۰ء کو شہید کئے گئے دیکھئے کاروان زندگی ج ۲ ص ۲۱۶
مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند ص/ ۹۵
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/ ۲ ص/ ۱۴۳
علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/ ۱۶۲

میرواعظ مولانا محمد فاروق شہید اس ترجمہ و تفسیر کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں
بیان الفرقان خطہ کشمیر کی زبان میں اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام
کا فصیح بلیغ و سلیس ترجمہ و تفسیر ہے مترجم میرواعظ محمد یوسف ہیں۔
قرآن پاک کا یہ ترجمہ و تفسیر دس پاروں پر حاوی
تین جلدوں پر مشتمل ہے کتاب عزیز کے اس ترجمہ نے
کشمیری زبان ، کشمیری علم و ادب میں جو اضافہ کیا ہے
اور کشمیری زبان میں تکلم کرنے پر رشد و ہدایت کی جو راہ
کھول دی ہیں ان کا اندازہ اہل علم کو ہی ہو سکتا ہے
ہر ایک زبان کی طرح علمی مفاہیم کو ادا کرنے کیلئے کشمیری
زبان کا بھی ایک اسلوب ہے جو عامیانہ گفتگو اور بول
چال سے بلند و بالا ہے اس اسلوب پر اس ترجمہ کے مصنف
حضرت مولانا میرواعظ محمد یوسف شاہ صاحب رح کو جو قدرت
حاصل تھی وہ موصوف کے ہی بس کی بات تھی
اس خطہ کشمیر کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کی آبادی
پچانوے فیصد انسان قرآن مجید کو اپنے سرچشمہ ہدایت
تسلیم کرتے ہیں لیکن دوسری طرف برصغیر کی درجنوں زبانوں
میں یہ کشمیری زبان ہی تھی جس میں آج تک قرآن پاک
کا مکمل ترجمہ موجود نہ تھا۔
حضرت کے جد امجد[1] سے اس پر خلوص مشن کی تکمیل اللہ تعالیٰ -
نے آپ کے پوتے حضرت میرواعظ کشمیر مولانا محمد یوسف
شاہ صاحب (متوفی ۱۳۸۸ ھ) کے ہاتھوں تقریباً
ایک صدی گزرنے کے بعد ہوئی۔ آپ نے راولپنڈی پاکستان
میں کئی سال کی مسلسل محنت شاقہ کے بعد اپنے جد امجد کے
شروع کردہ اس مبارک کام کی تکمیل کی ہے

---

۱ آپ کے جد امجد حضرت مولانا محمد یحییٰ شاہ میرواعظ کشمیر کو خاندان ولی اللّٰہی سے شرف تلمذ تھا
صرف دو واسطوں سے شاہ عبدالعزیز کے شاگرد تھے سب سے پہلے آپ کو قرآن پاک کے
کشمیری زبان میں ترجمہ کے فریضہ کی ادائیگی کا خیال آیا لہٰذا عام روش سے ہٹ کر
سب سے پہلے پارہ عم کا کشمیری زبان میں ترجمہ کر کے نور العین فی ترجمہ عم یتساءلون کے نام سے
شائع کیا مگر اس مبارک کام کی تکمیل نہ کر سکے تھے کہ ۱۳۰۸ھ میں آپ کا انتقال ہو گیا
تقریباً ایک صدی بعد آپ کے پوتے نے یہ کام مکمل کیا۔ اسلام کا آفاقی پیغام ص ۱۰۲/
اور روزنامہ جنگ کراچی ۲۹/نومبر ۱۹۹۱

اپنی زندگی میں اس کی طباعت و اشاعت کا
انتظام نہ کرسکے۔
آپ کے والد بزرگوار حضرت علامہ رسول شاہ صاحب ثانی
میرواعظ کشمیر المتوفی ۱۳۲۷ھ کے بناکردہ مشہور ادارہ
"انجمن نصرۃ الاسلام" نے قرآن پاک کا مکمل ترجمہ کشمیری زبان
میں طباعت و اشاعت کے تمام مراحل سے گزار کر
شائع کر رہا ہے۔
تعلیم قرآن کیلئے انجمن نصرۃ الاسلام نے اورینٹیل کالج کے علاوہ
تمام ماتحت مدارس میں شروع سے ہی انتظام کر رکھا ہے اور
اب انجمن اوقاف جامع مسجد سری نگر کے علاوہ تمام ماتحت
مساجد میں بھی آپ کی درسگاہوں کے کھولنے کا انتظام کیا گیا ہے اور
میرا بھی ارادہ ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیم کو عام کرنے کیلئے
مجھ سے جو کچھ ہو اور جس قدر بھی ہو سکتا کر دونگا
اس میں شک نہیں کہ کشمیری ترجمہ اور تفسیر کی یہ اشاعت
اپنی تزئینات دلکشی اور دیگر طباعتی خصوصیات
کے لحاظ سے مطبوعات حاضرہ سے پیچھے ہے لیکن جہاں
تک میرا تعلق ہے میں خود ابھی اس سے مطمئن نہیں
میری خواہش ہے کہ اسکا دوسرا ایڈیشن۔ نقاش نقش ثانی بہتر
کشد از اول کا مصداق ہو اس ترجمہ و تفسیر کی دوسری اشاعت
کو انجمن کے شعبہ اشاعت و طباعت کے زیر اہتمام
اس منصوبے کے مطابق منصۂ شہود پر لایا جائیگا جو اسکے شایان
شان ہوگا اور اس اشاعت میں جو کمی اور خامیاں رہ گئی ہیں
انہیں دور کیا جائیگا۔ (۱)

---

(۱) اسلام کا آفاقی پیغام (مجموعہ خطبات) مصنفہ میرواعظ مولانا محمد فاروق شہید
مطبوعہ فیمس بکس غزنی اسٹریٹ مطبع گنج شکر پرنٹرز لاہور اردو بازار طبع اول ص/۱۰۲ تا ۱۱۲
یہ بیان و بیان الفرقان کی تیسری جلد کے اجراء کے موقع مورخہ جولائی ۱۹۸۲ (رمضان ۱۴۰۲) بمقام جامع مسجد
سری نگر دیا گیا۔ اور مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند ج ۲/ ص/۱۴۳
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲/ ص/۱۴۳، علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/۱۶۲
روزنامہ جنگ کراچی ۲۹/ نومبر ۱۹۹۱
تعارف قرآن ص/ ۳۱۱
فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص/ ۳۰

۱۹۰

شیخ القرآن مولینا محمد طاہر صاحب پنج پیری -

م ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء

جناب غلام نبی خان بن آصف خان کے گھر جمادی الاخر ۱۳۳۵ھ ۱۹۱۷ء میں پنج پیر کے مضافات تحصیل صوابی میں پیدا ہوئے ۱۳۵۱ھ میں مولینا حسین علی کے پاس گئے اور طلائین پڑھ کر دارالعلوم دیوبند گئے اور ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۳ء میں مولانا اعزاز علی سے بیضاوی وغیرہ پڑھی غالباً یہیں سے فراغت پائی - مدرسہ منبع العلوم گلاوٹی بلند شہر میں ایک سال تدریس کی -

حاجی ترنگ زئی کے ساتھ انگریز کے خلاف جنگ کرنے کے جرم میں چار ماہ قید رہے ۱۳۵۶ھ ۱۹۳۸ء میں حج کیا اور مولینا عبیداللہ سندھی سے مکہ میں حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ پڑھی اور مولینا سے تفسیر قرآن مجید پڑھی ۱۳۵۹ھ سے علماء و طلباء کے لئے درس قرآن دینا شروع کیا -[۱]

مولینا کے درس قرآن کی خصوصیات -

(۱) تفسیر کی خصوصیات میں قرآن کریم کی سورتوں کی ترتیب نزولی و مصحفی کا بیان اسیطرح مکی اور مدنی آیات کا بیان

(۲) ناسخ و منسوخ کی تحقیق (۳) سورتوں اور آیتوں کا باہم ربط (۴) امتیازات السور یعنی سورت کو پڑھنے سے جو امتیازی مضمون ذہن میں آتا ہے اسکا خلاصہ

(۵) عنوان السورۃ (۶) زبدۃ السورۃ یعنی خلاصہ سورہ

(۷) ترجمہ قرآن عام فہم (۸) ترجمہ و تفسیر پشتو زبان میں ہوتا ہے

(۹) حل مشکلات القرآن -

ترجمہ کی خصوصیات

(۱) عربی محاورات اپنی پشتو محاورات میں ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں - (۲) ترجمہ کو لفظی ہونے کے ساتھ ساتھ با محاورہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں -

(۳) ترجمہ اصول فصاحت کو مدنظر رکھ کر کرتے ہیں [۲]

حضرت نے قابل تلامیذ پیدا کئے ان کے ناموں کی فہرست مصنف کے پاس محفوظ ہے آخر کا تعلق سرحد بلوچستان سے ہے [۲]

---

(۱) درس قرآن کریم پر ایک مختصر تبصرہ مصنفہ فقیر ہدایت اللہ

(۲) 3 اصول التفسیر للدرالبدیعۃ ص/۳۹۷

ایضاً ص/ ۱۸ تا ۲۵

ص علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/ 78 تعارف قرآن ص/۱۲۵

الرشید دیوبند ص/۳۲ م و ص/۶۰۳

مزید لکھتے ہیں مولینا پکے سنی یعنی اہلسنت والجماعت تھے
مذھبا حنفی تھے مشربا نقشبندی خلافت بھی حاصل ہے دیوبند سے
فارغ میں مولینا احکام شرعیہ کے سلسلہ میں انتہائی
شدت اختیار فرماتے تھے اور اہل بدعت سے
کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتے تھے بلکہ جو اہل بدعت سے
رواداری کرنے والے سے بھی قطع تعلق کر لیتے تھے (۱)
مولانا اپنے قصبہ پنج پیر میں ہمیشہ درس قرآن پشتو میں دیا کرتے تھے
مولانا کے اس وقت لاکھوں معتقدین ھیں آپ کے تلامذہ نے ملک
و بیرون ملک بیشمار علمی مراکز قائم کئے ھیں صرف کراچی میں
تین بڑے مدرسے آپ کے تلامذہ نے قائم کئے ھیں
آپ نے ایک تنظیم اشاعت التوحید والسنہ کے نام سے قائم کی
جسکی ملک و بیرون ملک شاخیں قائم ھیں
البتہ بعض مسائل مثلا سماع موتی وغیرہ میں عام علماء دیوبند سے ہٹ کر
جدا فکر اپنائی ہے۔
مولانا ہر سال تاحیات دورہ ترجمہ وتفسیر کا انعقاد کرتے رہے
مولانا کے مخصوص رنگ میں آپ کے بیشمار تلامذہ ہر سال دورہ ترجمہ وتفسیر کا انعقاد کرتے ھیں (۱)

---

(۱) درس قرآن کریم پر ایک مختصر تبصرہ مصنفہ فقیر ھدایت اللہ جغوزئی
ص/۱۸، ص/۲۵، ص/۸۲، ص/۳۶۲۔ ناشر دارالعلوم تعلیم القرآن قصبہ اسلامیہ کالونی کراچی طبع اول سنہ ۱۴۰۷ھ، ص/۱۵۱
ایضاً۔ تسکین الخواطر مصنفہ خان بادشاہ
ایضاً ۔ اصول السنۃ لرد البدعۃ ص/ ۳۶۲
ایضاً۔ ماھنامہ الرشید ص/۴۲۲
ایضاً۔ مشاھیر علماء ج/۲ ص/۲۲۵
علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص/۱۰۵
خصوصیات سرحد ص/۲۵۹
تعارف قرآن ص/۱۲۵

تصانیف

① سمط الدرر فی ربط الآیات والسور وخلاصتها المختصر (اردو) م۱

مصنف شیخ التفسیر والقرآن مولانا محمد طاہر آیۃ من آیات اللہ ہیں
ناشر مرکزی جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ پنج پیر مردان
مطبع مرہبہ شاہ لنگ روڈ لاہور کل ۲۵۲ ص
تمام سورتوں کے ماتحت درج ذیل عنوانات ہیں -
(۱) دعامۃ السورۃ (۲) دعوی السورۃ (۳) تلخیص السورۃ مختصرًا
(۴) مناہج السورۃ (۵) مناسب السورۃ یعنی ربط
(۶) امتیازات السورۃ (۷) خلاصۃ السورۃ
مفصلاً ابواب قائم کرکے یعنی کون کون سے مضامین کتنی کتنی آیتوں
میں بیان کئے گئے انکی نمبر لکھدیئے - م۲

② اصول السنۃ لرد البدعۃ - اردو
مطبوعہ وناشر حسب سابق کل صفحات ۱۶۱ عمدہ کتابت
وطباعت اسمیں قرآن سے ۳۰ اصول بیان کئے ہیں بدعات
ورسوم کے رد میں مثلاً یہ کہ مشائخ اور انکا عمل حجت شرعی
نہیں ہے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا (القرآن)
پھر حدیث عدی بن حاتم بیان کی نبی نے فرمایا -
الطاعوهم فی الطاعۃ احدًا فی دین سالم یأذن بہ اللہ فقد عبدہ واتخذ
ربا - پھر دیگر قرآنی وحدیثی دلائل پیش کرکے آثار صحابہ
ابن قیم امام غزالی
واقوال
اوزاعی جوزی . مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہ ابو حنیفہ
آئمہ سے اس نظریہ کو ثابت کیا پھر اسپر مزید مسائل کی تفریع کی
آخر میں مصنف کی سوانح کا خاکہ بادشاہ نے اضافہ کیا ہے م۳

م۱ اس کتاب کا مختصر تعارف "درس قرآن کریم پر ایک تبصرہ" میں بھی ہے ص ۲۰
م۲ سمط الدرر فی ربط الآیات والسور
م۳ اصول السنۃ لرد البدعۃ
تعارف قرآن ص ۱۷۵

نیل السائرین فی طبقات المفسرین (اردو)
یہ مکمل ۳۲۵/ ص بڑے سائز میں درمیانی
کتابت عمدہ ٹائٹل کے ساتھ طبع ہوئی
ناشر دار القرآن ضلع مردان - تین سو سے زائد مفسرین کے مختصر
حالات درج ہیں۔ چودھویں صدی کے بعض علماء کا تذکرہ ہے ۱ھ

ترجمہ و تفسیر قرآن پشتو - غیر مطبوعہ :
یہ مولانا کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے اسمیں مولانا نے مسئلہ توحید
کو خوب نمایاں کیا ہے
چونکہ آپ زندگی بھر پشتو میں ترجمہ و تفسیر کا دورہ کراتے رہے لہذا پشتو میں
یہ تفسیر لکھی اور معلوم ہوا ہے کہ مولانا نے عوام کو سمجھانے کے لئے
زیادہ تر پشتو کے الفاظ ترجمہ و تفسیر میں اختیار کئے ہیں عربی کے
الفاظ بہت کم استعمال کئے ہیں امید ہے یہ تفسیر پشتو بولنے والے
عوام کے لئے انتہائی مفید ثابت ہوگی - ۲ھ

ھ۱ نیل السائرین فی طبقات المفسرین

ھ۲ : درس قرآن کریم پر ایک تبصرہ مصنفہ فقیر ہدایت اللہ ص ۳/ ۵

العرفان فی اصول القرآن (اردو)

مصنف مولانا محمد طاہر بن ملا سلطان غنی عارف پنج پیری -
ناشر دار القرآن پنج پیر تحصیل صوابی ضلع مردان
طبع اول مارچ ۱۹۸۰ مطابق ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ
مطبع عربیہ شاہ عالم مارکیٹ نزد انارکلی لاہور
کل ۱۸۸ / ص عمدہ کتابت و طباعت -
اسمیں تعریف قرآن، اسماء قرآن، اصول مشرکین، انواع
مشرکیات پر مفصلاً بحث ہے اسیطرح تمام فرقہ ضالہ
یہود نصاریٰ سے بھی بحث کی
توسل، دعویٰ سورت، اور ثمرہ، اقسام الدعویٰ،
قصص القرآن اور انکی رموز، تشریح معنی القرآن یعنی سورۃ آیت
وغیرہ - آخر میں مفسرین کے طبقات عشرہ بیان کئے ہیں
علم کلام فی القرآن سے بھی بحث کی ہے - اصول تفسیر
بیان کئے اور ثابت کیا کہ اقوال صحابہ تفسیر قرآن نہیں ہے۔ ۱ھ

- البرہان فی اصول القرآن (اردو) (غیر مطبوعہ)
مرشد الحیران الی فہم القرآن (اردو) (غیر مطبوعہ)

---

(۱) العرفان فی اصول القرآن
مولانا کی دیگر تصانیف میں (۱) البصائر للمتوسلین (عربی)
محشی خان بادشاہ بن شندی ہیں قطر حکومت کے شیخ خلیفہ بن
عبد اللہ آل ثانی کے خرچ پر ۱۹۸۲ مطابق ۱۴۰۳ میں طبع ہوئی ۲۸۸/ص ہیں
(۲) اللمعان من خلاصۃ سور القرآن (عربی) (۳) ضیاء النور لرحض البدع
والفجور (عربی) (۴) الانبساط فی انشراح النشاط (عربی)
(۵) الانتصار لسنۃ سید الابرار (عربی) (۶) الرسالۃ الضیاء فی مسئلۃ
الدعاء (عربی) (۷) النشاط فی حیلۃ الاسقاط (عربی)
(۸) ضیاء النور من احیاء السنۃ (عربی) ناشر مکتبۃ القرآن والحدیث
مینگورہ سوات مصنفہ ۱۳۸۱ ۳۵۰/ص بدعات و مبتدعین پر ایکہزار
عنوانات باندھ کر جرح کی — (۹) حقیقت مودودی
(۱۰) ذب الذباب عن وجہ الاصحاب غیر مطبوعہ
ماہنامہ الرشید دار العلوم دیوبند نمبر

م . مولوی علاؤالدین پھلتی -

١٣/صفر ١٣٩٠ھ

اپریل ١٩٧٠ء

حضرت مولینا ممدوح قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر حضرت حکیم الامت شاہ ولی اللہؒ کا مولد اور حضرت مولینا حکیم شاہ اہل اللہؒ اور حضرت شاہ محمد عاشقؒ خلیفہ اعظم و جانشین حضرت شاہ ولی اللہؒ کا مولد و مرقد ہے اور حضرت شاہ ولی اللہؒ کے جد مادری حضرت شاہ محمد اور ہیبت سے دونوں اکابر کا مسکن و مدفن ہے اور حضرت سید احمد شہید کی تحریک جہاد کیلئے عملی کام کرنے کا مقام آغاز ہے اس متبرک قصبہ میں ١٢٩٨ھ میں پیدا ہوئے اور حضرت مولینا حکیم شاہ اہل اللہ اور حضرت شاہ محمد عاشق کے جانشین کی حیثیت سے قصبہ پھلت میں نصف صدی سے زیادہ مدت تک قرآن و حدیث کا درس دیتے رہے راقم الحروف ناچیز انیس احمد صدیقی حضرت سے قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر اور مشکوٰۃ شریف پڑھی اس کے بعد دار العلوم دیوبند میں جا کر تکمیل کی اور میرے علاوہ بہت سے طلباء نے اسی طرح حضرت سے علم قرآن اور حدیث حاصل کیں

آپ نے قرآن حکیم کی روشنی میں کئی کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان کتابوں میں حضرت نے قرآن کریم کی آیات جمع فرمائی ہیں ترجمہ و تفسیر حضرت حکیم الامت مولینا اشرف علی تھانوی کی نقل فرمائی اور بہت مختصر الفاظ میں اپنی طرف سے وضاحت فرمائی

حضرت مولینا موصوف نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ سے منہاج سنت کے مطابق بیعت کی تھی موجب طریقت کے مطابق آپ مجاز بیعت ہوئے حالات اس کے گواہ ہیں آپ سراد تھے ١٣/ صفر المظفر ١٣٩٠ھ بروز یک شنبہ لاھور (صدیق نگر) میں وصال ہوا حضرت نے عالم سکرات میں نماز صبح ادا کی اور آخری لفظ آپ کی زبان مبارک پر نماز کا آیا اشاروں سے نماز ادا کرتے واصل بحق ہوئے تھے

ط ماہنامہ الرشید مئی ٩٦ھ

اے کہ تو دو عالم سکرات کردی زندگی
کردی ثابت کہ بہر بندگی است زندگی۔

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الجامعہ جامعہ اشرفیہ لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی۔

تصنیف

(۱) آیات محکمات: حضرت فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق راسخین فی العلم کیلئے ضروری ہے کہ آیات محکمات پر پوری طرح عمل کریں جنکو قرآن نے ام الکتاب فرمایا۔

(۲) صفات المؤمنین، (اردو) - فی القرآن ترجمہ اور تشریح میں حضرت تھانویؒ کا اتباع کیا ہے

(۲) صفات المتقین	اردو
(۳) صفات الذاکرین	"
(۴) صفات المستغفرین والتوابین	"
(۵) صفات المسبحین مع آیات تسبیح	"
(۶) صفات الخاشعین	"
(۷) صفات المقربین	"
(۸) صفات المتصدقین	"
(۹) صفات اہل جنت	"
(۱۰) صفات المجاہدین	"
(۱۲) صفات الظالمین والمغضوبین یا اہل دوزخ کی صفات	"
(۱۳) صفات المنافقین	"

د ماہنامہ الرشید ص ۵۹۶/۰

مولینا محمد اسماعیل عودوی صاحب۔

م ۲۹/ نومبر ۱۹۷۰ء ۲۹/ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۱ھ

آپ کے والد کا نام مولینا نبی بخش تھا ۱۳۱۵ھ میں
اپنے والد سے تعلیم شروع کی اور ۱۳۳۲ھ میں تکمیل کی
عود شریف میں مولینا تاج محمود امروٹی کے دست مبارک
سے ، دستار بندی ہوئی آپ نے فراغت
کے بعد حسن گڑھ شہر میں ایک مدرسہ قائم کیا جہاں
آپ سے ہزاروں لوگوں نے علم حاصل کیا
اسکے بعد شکارپور میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا
اور ہزارہا فتاوی کے جوابات آپنے لکھے
بیعت وارشاد کا تعلق مولینا تاج محمود امروٹی سے
قائم تھا مولینا نے کئی حج کئے

۲۹/ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۹/ نومبر
۱۹۷۰ء میں وفات پائی۔

مولانا نے دس گیارہ کتابیں لکھی ہیں جوکہ غیر مطبوعہ ہیں

تصنیف:

(۱) — لغۃ الایقان فی اعجاز القرآن (عربی) غیر مطبوعہ
(۲) — العرفان بمفردات القرآن - دو جلدیں (عربی) غیر مطبوعہ
یہ لغت کے انداز میں قرآن کریم کی بہترین تفسیر ہے
(۳) - تفسیر والتین والزیتون (عربی)
یہ مطبوعہ شکل میں موجود ہے اسکے علاوہ مختلف
موضوعات پر اردو ۔ عربی - فارسی ۔ سندھی - میں
آپکی تصنیفات موجود ہیں ۔

مولانا حافظ حمید اللہ صاحبؒ

۱۷/رمضان ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء

آپ ۱۹۲۸ء میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر لاہور میں پیدا ہوئے

۱۹۴۳ء میں دارالعلوم دیوبند گئے۔

حضرت لاہوریؒ نے مصری شاہ اور فاروق گنج کی مساجد کی ذمہ داری آپ کو سونپ رکھی تھی حضرت کے وصال کے بعد جامع شیرانوالہ میں درس قرآن دیا کرتے تھے

آپ کو ذیابیطس کی تکلیف تھی اس کے باوجود صبح کا درس قرآن کا کبھی ناغہ نہ کیا۔

آپ بروز بدھ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ ۸ بجے شب وفات پاگئے

جامع مسجد شیرانوالہ میں درس قرآن اور مدرسہ قاسم العلوم میں بعد نماز مغرب اسکول اور سکالج کے زیر تعلیم اور فارغ التحصیل تشنگان تفسیر قرآن کی پیاس بجھاتے رہے ۱ھ

(۱) البیان فی تاویل الفاظ کثیرۃ فی الکتاب (عربی)

۱ھ مشاہیر علماء ج۲/ص ۱۴۲

مولانا محمد نذیر صاحب حق سواتی -

۱۱/نومبر ۱۹۷۱ء ۲۱/رمضان ۱۳۹۱ھ م

آپ مولانا فضل احمد صاحب کے گھر چکیسر ضلع سوات میں پیدا ہوئے ۱۹۱۰ء میں حضرت مولانا قطب الدین غور غشتوی کیمبلپور سے دورہ حدیث پڑھکر سند حاصل کی ۲۱/رمضان ۱۳۹۱ھ ۱۱ نومبر ۱۹۷۱ء کو فالج کے حملے سے وصال ہوا -

تصانیف -

شرح بیضاوی (اردو) (قلمی) - ۱

---

۱ علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/۱۷۲

جناب مولانا قاضی عبدالرب صاحب کاکاخیل۔

م ۳۰/جون ۱۹۷۲ء ۱۳۹۲ھ

آپ ۱۳۰۳ھ کے قریب قصبہ زیارت کاکا صاحب تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں مولانا قاضی ذریکلون صاحب کے گھر پیدا ہوئے

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی پھر حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب طوروی (مردان) (شہید) کی خدمت میں رہکر چار سال تک ان سے مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھیں۔

۱۹۲۳ء میں حضرت مولانا عبدالعلی صاحب شیخ الحدیث مدرسہ عبدالرب (دہلی) سے دورہ حدیث پڑھکر سند حاصل کی

۱۹۲۵ء میں حق تعالیٰ نے آپ کو حج کی سعادت نصیب کی

وصال شب جمعہ ۳۰ رجون ۱۹۷۲ء/ ۱۳۹۲ھ کو رات ڈیڑھ بجے آپ کا وصال ہوا

تصنیفی خدمات۔

پشتو زبان میں آپ نے ایک کتاب

۱۔ قصص القرآن (پشتو) لکھی ہے جو تین سو صفحات پر مشتمل ہے اور آپکے فرزند مولانا عبدالقدوس صاحب صدر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی (سابقا) اسے شائع کرانے والے ہیں ۱

۱ مشاہیر علماء ج/۱ ص/ ۲۴۹

• عبدالحکیم سرمد مظاہری

م ۱۹ / اکتوبر ۱۹۷۲ء ۱۸ / شعبان ۱۳۹۰ھ

مولانا عبدالحکیم سرمد مظاہری تندیکان ضلع میانوالی کے رہنے والے تھے۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۱ء / ۹ محرم ۱۳۴۰ھ کو پیدا ہوئے۔ ایف۔ اے کرنے کے بعد انہوں نے منشی فاضل ادیب فاضل اور مولوی فاضل کے امتحانات اعزاز کے ساتھ پاس کئے اس کے بعد باقاعدہ دینی تعلیم کی جانب متوجہ ہوئے اور مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور تشریف لے گئے اور وہیں سے سند فضیلت حاصل کی مولانا سید فخر الدین شاہ مرحوم (ساکن کالاباغ) سے رشتہ ارادت رکھتے تھے ان کے تعاون سے کالاباغ میں ایک دینی مدرسہ قائم کیا اور درس نظامی کی تعلیم و تدریس میں لگ گئے

تحریک آزادی میں دو قومی نظریہ کے علمبردار تھے چنانچہ مسلم لیگ سے وابستہ رہے قیام پاکستان کے بعد کشمیر میں جنگ چھڑی تو انہوں نے رضا کاروں کی بھرتی کیلئے دورہ کیا [illegible] اور دو ہزار کے لگ بھگ مسلح اور کچھ قدر تربیت یافتہ رضاکار میدان جہاد میں بھیجے۔

۱۹ / اکتوبر ۱۹۷۲ء / ۱۸ شعبان ۱۳۹۰ھ کو فوت ہوئے

مولانا عبدالحکیم کا مطالعہ بے پناہ تھا اور موضوعات مطالعہ بھی ہمہ گیر اور متنوع قسم کے تھے اسلامی علوم کے ساتھ تاریخ فلسفہ اور ادب پر گہری نظر رکھتے تھے

مزاجاً شاعر تھے مگر تہہ دل سے شاعری کے بھی قائل نہ ہوئے خود شعر کہتے تھے سرمد تخلص کرتے تھے تصنیف۔ منظوم ترجمہ قرآن غیر مطبوعہ (اردو)

انہوں نے قرآن مجید کا منظوم ترجمہ شروع کیا تھا اور آخری تین پاروں کا ترجمہ مکمل کر دیا تھا۔ مگر ان ہی دنوں گھر میں چوری ہو گئی سوئے اتفاق سے دوسرے سامان کے ساتھ یہ بلند پایہ مسودہ بھی چوری ہو گئے اس طرح ان کی محنت ضائع ہو گئی۔ ۵

---

۵ تذکرہ علماء پنجاب ج ۱ / ص ۲۵۹

موصوف کے چند اشعار بطور نمونہ پیش خدمت ہیں

مائل بہ کرم اک بار اگر وہ ابر بہاراں ہو جائے
پتھر سے بھی چشمے پھوٹ پڑیں آتش بھی گلستاں ہو جائے

اے حسن سراپا ایک جھلک جس آنکھ نے بھی پائی تیری
وہ مرکز عالم بن جائے وہ محور دوراں ہو جائے

اس درد محبت سے بڑھ کر کونین میں راحت کیا ہوگی
یہ درد اگر ہو جائے عطا، ہر درد کا درماں ہو جائے

تو قلب و نظر سے دور نہیں پر رسوائی منظور نہیں
ہاں عقل کا یہ مقدور نہیں ڈھونڈے تو پریشاں ہو جائے

۱؎ تذکرہ علماء پنجاب ج ۱/ ص/ ۲۵۹

محمد نذر شاہ جوکالوی -

م ۴/ اگست ۱۹۷۲ء ۲۳/ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۲ھ

مولانا محمد نذر شاہ جوکالوی بن سید نور الدین ۱۹۰۱ء

۱۳۱۸/۱۹ھ میں جوکالیاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے

دارالعلوم دیوبند سے سند فضیلت حاصل کی

مولانا حسین علیؒ (واں بچھراں) سے قرآن حکیم کا درس لیا

مولانا موصوف کو طب سے دلچسپی تھی -

کچھ عرصہ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں تدریسی خدمات

انجام دیں۔

مولانا محمد نذر شاہ ۴/ اگست ۱۹۷۲ء/ ۲۳ رجادی الاخریٰ

۱۳۹۲ھ کو اپنے آبائی گاؤں جوکالیاں میں فوت ہوئے

اور وہیں مدفون ہوئے

تصنیف

۱ - بلغۃ الحیران فی ربط الآیات القرآن (اردو) کی ترتیب وتدوین شامل تھی [۱]

جسے آپ نے مولانا حسین علی سے املاء نقل کیا ہے [۲]

۱؎ مولانا محمد امیر بندیالوی نے بھی سے جمع کیا ہے دیکھئے مولانا حسین علی کے ذیل میں

۲؎ تذکرہ علماء پنجاب ج/۲ ص/۲۰۰

مولانا عبدالعزیز صاحب ہزاروی

۴ ۱۲/ اپریل ۱۹۷۳ء ۹/ ذی القعدہ ۱۳۹۲ھ

آپ ملوکڑہ تحصیل ہنگرام ہزارہ میں ۱۹۲۲ء میں پیدا ہوئے

ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کے علماء سے حاصل کی پھر لاہور مدرسہ عالیہ میں داخل لیا اور وہیں سے سند الفراغ حاصل کی

مسلم قریشی کی روایت یہ ہے کہ آپ نے دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی سے بھی پڑھا

پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کے امتحانات پاس کئے

اپریل ۱۹۷۳ء کو وصال ہوا

تصنیف

۱۔ احکام القرآن (عربی - اردو ترجمہ) (زیر طبع)

۲۔ تفسیر (فی ظلال القرآن) سید قطب شہید کی تفسیر فی ظلال القرآن کے کچھ حصوں کا ترجمہ بھی کیا جو شائع نہیں ہو سکا ہے

۳۔ درس سورۃ (بقرہ) اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی میں آپ نے جو سورۃ بقرہ کا درس دیا وہ ۶۰۰/ صفحات میں شائع ہو رہا ہے

۴۔ تذکرۃ المبینین (اردو)

ا۔ مشاہیر علماء 2/۲ ص/ ۳۰۸

ماہنامہ الرشید ص/ ۲۱۵

جناب مولانا منہاج الدین صاحب -

۱۳۹۳ ۱۳/ اپریل ۱۹۷۳ء ۴

آپ کوٹ نجیب اللہ تحصیل ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کے علماء سے حاصل کی پھر رامپور
مدرسہ عالیہ میں داخلہ لیا اور تمام علوم و فنون کی کتابیں
پڑھکر وہیں سے سندالفراغ حاصل کی
مسلم قریشی کی روایت یہ ہے کہ آپ نے دارالعلوم دیوبند میں
حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح سے بھی پڑھا پنجاب یونیورسٹی
سے مولوی فاضل اور الہ آباد یونیورسٹی سے مولوی مولوی عالم
اور مولوی فاضل کے امتحانات پاس کئے:
دینی مدرسہ دارالرشاد کی بنیاد رکھی اور اس میں تدریس کرتے رہے
احباب کے تعاون سے مسلم پبلک سکول بنام تعمیر نو پبلک سکول
کی بنیاد رکھی جامع مسجد متصل چمن گیٹ میں امامت و خطابت
کے فرائض انجام دیتے رہے
اعلیٰ تعلیم کیلئے ھندوستان کا سفر کیا اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب
گنگوہی سے دورہ حدیث پڑھکر سندالفراغ حاصل کی بیعت کا تعلق بھی
حضرت گنگوہی رح سے تھا آپ حکیم بھی تھے کئی سال دربار
گولڑہ شریف میں مفتی کے فرائض انجام دیتے رہے
۱۳/ اپریل ۱۹۷۳ء کو وہیں آپکا وصال ھوا -

تصانیف -

احکام القرآن (عربی سے اردو ترجمہ) (زیر طبع) ۱

ص ۱ علمائے ھزارہ مصنف ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن ص/ ۲۸۷

جناب مولانا سید گل بادشاہ صاحب رحمہ

۱۰/ جولائی ۱۹۷۳ء — رجب ۱۳۹۲ھ

آپ جنوری ۱۹۱۳ء کو بروز جمعرات جناب مولانا سید فضل رحیم خراسانی قادری بن حضرت امیر الحسین صاحب کے گھر وسواریاں : طورو - ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم والدین سے حاصل کی ۱۹۲۵ء میں دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا

۱۹۳۹ء میں سند الفراغ حاصل کی

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ کی طرف سے صوبہ سرحد میں آپ ماذون تھے پہلے جمعیت علماء ہند کی ورکنگ کمیٹی کا ممبر منتخب ہوئے اور آخری وقت ۱۹۴۷ء تک اس سلسلہ میں خدمات انجام دیتے رہے۔ مردان سے ایک اخبار صداقت جاری کیا اسی طرح تصنیف و تالیف کرنے والا ایک ادارہ مجلس علمی کے نام سے قائم کیا

۱۹۴۷ء میں انگریز حکومت کے خلاف اشتعال انگیز تقریریں کیں اس جرم میں قید کر دیے گئے

آپ اردو اور پشتو کے بہترین مقرر تھے

۱۰ رجب، ۱۰ جولائی ۱۹۷۳ء کو واصل بحق ہوئے

تصنیف: تفسیر قرآن پشتو ترجمۃ القرآن - نامکمل (پشتو) جائزہ تراجم قرآنی کے مصنف لکھتے ہیں کہ اس کا صرف ایک ہی جزو چھپ سکا ہے یہ تفصیلی تفسیر ہے

ط ۱ مشاہیر علماء ج/ ۲ ص/ 412
جائزہ تراجم قرآنی ص/ ۱۵۲
W. B. G. P. 337
ماہنامہ الرشد دار العلوم دیوبند نمبر

. مولینا سید میرک شاہ اندرابی .

م ۲۷/جولائی ۱۹۷۳ء ۲۶/جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ

ولادت صفر ۱۳۰۶ھ میں آپ کی ولادت ہوئی آپ کے
والد صاحب کا نام سید شاہ مصطفیٰ ہے وہ بھی اپنے وقت
کے مشائخ میں سے تھے گاؤں کا نام سیرۃ محلہ ملالرام ہے اور
یہ مقبوضہ کشمیر میں ہے
آپ مولینا میرواعظ یوسف شاہ کے ہمراہ دارالعلوم دیوبند
پہنچے اور دارالعلوم کے مختلف اساتذہ سے چھ سال کے عرصہ میں
مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں اور ۱۳۳۲ھ میں
علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ سے دورہ حدیث پڑھکر سند حاصل کی
دورہ حدیث کا یہ امتحان امتیازی نمبر سے پاس کیا
۱۹۱۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا ۱۹۲۰ء میں
اسی یونیورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا
فراغت کے بعد دربھنگہ اور مراد آباد کے مدارس میں تدریس کی
۱۳۳۷ھ دارالعلوم دیوبند میں تدریسی خدمات انجام دیں
آپ کو فن طب میں بھی استادانہ مہارت حاصل تھی اور اس فن
کی بھی بڑی بڑی کتابیں بڑی روانی کے ساتھ پڑھاتے تھے
سوپور میں بھی تدریسی خدمات انجام دیں۔ سوپور کی جامع مسجد اور عیدگاہ
آپ کی زندہ یادگاریں ہیں ۱۹۲۳ء تا ۱۹۵۸ء میں اورینٹل کالج
لاہور میں شعبہ فارسی کے استاذ رہے
آپ عربی و فارسی کے اچھے شعراء میں سے تھے -
سلسلہ چشتیہ میں حکیم الامت مولینا اشرف علی تھانوی سے استفادہ کرتے رہے
اورینٹل کالج لاہور سے سبکدوشی کے بعد مدرسہ اشرفیہ سکھر میں
بطور شیخ الحدیث دو سال کے قریب اور جامعہ مدنیہ لاہور میں
تین سال کے قریب اور جامعہ اطہر ایبک روڈ انارکلی لاہور ط

ط مشاہیر علماء ج۲/ ص/۹۳۹

دو سال کے قریب ... لیں خدمات انجام دیں آپ
پنجاب بورڈ کے ممبر بھی رہے
وصال - آخر جمعہ / جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ ۲۷/جولائی
۱۹۷۳ء نو بجے شب واصل بحق ہوئے
ماڈل ٹاؤن قبرستان میں دفن کیا گیا

تصنیف

ترجمۃ القرآن - (کشمیری)
آپ کی آخری تصنیف قرآن مجید کا کشمیری زبان میں ترجمہ اور
حواشی۔ اس کے ساتھ اردو میں کچھ حواشی بھی ہیں
۲۷/پاروں تک دستیاب ہے (قرآن اردو) اس کی تکمیل آپ کے فرزند
مولوی نتیجہ احمد کر رہے ہیں - ۱؎

۱؎ مشاہیر علماء ج/۲ ص/۳۲۹
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/۱۳۲
تعارف قرآن ص/۳۱۱

مولانا محمد ادریس کاندھلوی رح

۲۸/جولائی ۱۹۷۴ء ۷/رجب ۱۳۹۴ھ م

آپ کا آبائی وطن یو پی کا مردم خیز قصبہ کاندھلہ ضلع
مظفر نگر ہے آپ کے والد جناب محمد اسماعیل صاحب
بھوپال میں محکمہ جنگلات کے افسر تھے
وہاں ۱۹۰۰ / ۱۳۱۸ھ میں آپ کی ولادت ہوئی ۹ سال کی عمر میں
آپ نے قرآن مجید حفظ کیا ابتدائی دینی تعلیم حکیم الامت
حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی زیر نگرانی
خانقاہ اشرفیہ تھانہ بھون میں حاصل کی
اعلیٰ تعلیم کیلئے آپ نے مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا
۱۳۲۶ھ میں دورہ حدیث پڑھکر سند حاصل کی
۱۳۲۷ھ دار العلوم دیوبند سے دوبارہ دورہ حدیث
پڑھکر دوسری سند حاصل کی۔
فراغت کے بعد مدرسہ امینیہ دہلی میں تدریس کا آغاز کیا
پھر ۱۳۲۸ھ سے ۱۳۴۷ھ تک اعلیٰ تدریسی خدمات
دار العلوم دیوبند میں انجام دیں۔
۱۳۴۷ھ سے ۱۳۵۷ھ تک آپ کا قیام حیدر آباد دکن
میں رہا ہے۔ ۱۳۵۸ھ میں آپ نے دوبارہ دار العلوم دیوبند
میں مسند درس کو رونق بخشی اور یہ سلسلہ ۱۳۶۸ھ تک
جاری رہا دس سال ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں آپ
پاکستان تشریف لے آئے یہاں امیر ریاست بہاولپور
کی دعوت پر بطور شیخ الجامعہ جامعہ عباسیہ بہاولپور
تشریف لے گئے وہاں تقریباً دو سال تک آپ نے تدریس
کی

---

۱ تذکرہ مولانا محمد ادریس ص/۲۹ ص/۳۲ ص/۳۰۲ ص/۳۹
مشاہیر علماء دار العلوم دیوبند مصنفہ مفتی محمد ظفیر الدین ص/۸۹
الرشید دار العلوم دیوبند نمبر ص/۵۸۲
علماء مظاہر العلوم ج/۱ ص/۲۰۴ وأکابر علماء دیوبند ص/۱۷۲
علماء دیوبند اور علم حدیث ص/۱۳۲
مشاہیر علماء ج/۲ ص/۱۳۶ م

سے وابستہ رہے آپ کی تبلیغ ودعوت وارشاد
کا اصل مرکز نیلا گنبد رہا جامع مسجد نیلا گنبد
میں خطبہ جمعہ وارشاد فرمانے کا معمول تھا
مولانا کو تحریک پاکستان کے بارے میں علامہ عثمانیؒ کی
رائے ونظریات سے کامل اتفاق تھا عملاً سیاست میں
حصہ نہ لینے کے باوجود ہمیشہ اپنی ذاتی اور علمی مجلسوں میں
نظریہ پاکستان اور دو قومی نظریے کی زبردست تبلیغ کرتے رہے
ہمیشہ یہی فرماتے کہ مجھے سب سے زیادہ بغض ہندوؤں سے ہے
کسی بڑے سے بڑے آدمی سے بھی ہندو مسلم اتحاد کی بات سننے
کیلئے تیار نہیں ہوتے تھے۔ نظریہ پاکستان سے والہانہ عشق
۱۹۴۹ میں پاکستان لے آیا۔
مکہ مکرمہ مدرسہ صولتیہ میں قیام تھا یہاں ہندوستان کے
ایک عالم بھی ملاقات کیلئے آئے انہوں نے پاکستان سربراہ مملکت
کے متعلق شکایت کی تو مولانا برجستہ فرمایا کہ وہ ہندوستان
کے ہندو سربراہ مملکت سے بہرحال بہتر ہے
قرآن کریم میں ارشاد ہے ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم۔
آپ کی پہلی بیعت حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ سے تھی ان کے
وصال کے بعد حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی طرف رجوع فرمایا
اور پھر انہی سے اکتساب فیض روحانی کرتے رہے
آپکا وصال ۷ رجب المرجب ۱۳۹۴ھ مطابق ۲۸ جولائی
بروز اتوار ہوا اور خالق حقیقی سے جا ملے

ماخذ تذکرہ مولانا محمد ادریس ص ۲۹۶

علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص ۳۶۵

حضرت کاندھلوی دارالعلوم دیوبند میں شیخ التفسیر کے منصب پر فائز تھے
اور جامعہ اشرفیہ لاہور میں تا حیات شیخ الجامعہ اور شیخ الحدیث
رہے۔

دارالعلوم دیوبند میں دورہ تفسیر کے اسباق اور قرآن حکیم کا درس
آپ دیا کرتے تھے دورہ تفسیر کے طلباء کے علاوہ بہت سے دوسرے
طالب علم جن کو قرآنی علوم سے خاص شغف ہوتا وہ شریک
ہوجاتے

دورہ تفسیر میں بیضاوی شریف ۔ ثلث اول از سورہ یونس تا سورہ مریم
ثلث ثالث از سورہ ق تا ختم قران شریف

تفسیر ابن کثیر — ثلث اول از سورہ آل عمران تا سورہ یونس
ثلث ثانی از سورہ رعد تا سورہ روم
ثلث ثالث از سورہ روم تا سورہ صف

دورہ تفسیر سال ششم میں پڑھایا جاتا تھا

اسی طرح قرآن شریف کے پندرہ پارے سال چہارم میں اور پندرہ پارے
سال پنجم میں پڑھائے جاتے ہیں جلالین شریف مکمل سال ششم
میں اور اس کے ساتھ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر از حضرت
شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ پڑھائی جاتی ہے اور
قرآن شریف کا ترجمہ جلالین شریف اور الفوز الکبیر موقوف علیہ
دورہ میں یعنی ان کے بغیر پڑھے دورہ حدیث (جملہ) میں
شرکت نہیں ہو سکتی۔
قرآن شریف کے درس کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت نے قرآن شریف کا
ترجمہ اور ضروری تفسیر کے علاوہ آسان زبان پر ایسا درس دیا
کہ ذیلی درس میں بے شمار طلباء اور دوسرے حضرات شریک ہو سکتے
"لف دار کا" طلباء سے بھرا ہوا ہوتا تھا بلکہ بہت سے باہر
ہوتے تھے یعنی اور درس پہلا سبق میں یہ شان نہیں پائی جاتی تھی۔[1]

---

[1] تذکرہ مولانا محمد ادریس ص ۳۹

جو اس درس کی شان تھی آسان زبان میں بیضاوی شریف، کشاف، تفسیر کبیر اور ابن کثیر کا خلاصہ اور جواہر و عطر پیش کر دیتے تھے آپ کے درس قرآن کے بعد جلالین شریف کا سبق بہت ہی آسان معلوم ہوتا تھا بلکہ صحیح یہ ہے کہ جلالین میں جو کچھ پڑھایا جاتا تھا درس قرآن کے طلباء اس سے زیادہ پڑھ کر آتے۔ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پر حضرت کئی روز تک درس فرماتے آپ نے فرمایا کہ بسم اللہ میں "ب" استعانت کیلئے قاضی بیضاوی نے اس کو مصاحبت کیلئے قرار دیا ہے

حضرت نے فرمایا "ب" استعانت کیلئے بھی ہو سکتا ہے اور مصاحبت کیلئے بھی لیکن علامہ زمخشری نے کشاف میں ب کو مصاحبت کیلئے قرار دیا ہے۔

فرمایا چونکہ زمخشری صاحب کشاف معتزلی ہیں اور ان کے "ب" کو مصاحبت کیلئے قرار دینے میں "ب" کو استعانت سے دور رکھنا مقصود ہے معتزلہ کے عقیدہ میں یہ بات ہے کہ انسان اپنے اعمال و افعال کا خود خالق ہے اگر "ب" کو استعانت کیلئے قرار دیا جاتا تو اس عقیدہ پر زد آتی ہے اس لئے علامہ زمخشری نے استعانت کے بجائے مصاحبت کیلئے قرار دیا اور مجھے اسمیں اعتزال کا لائحہ محسوس ہوا (اس لئے میں کہتا) ہوں کہ "ب" استعانت کیلئے ہے کہ مصاحبت کیلئے بغیر استعانت کے بغیر کوئی کام کرنے کا لائق نہیں ہے

سورہ فاتحہ میں صاف طور پر آرہا ہے وایاک نستعین۔ اپنی عبودیت اور عجز و استعانت کا اظہار ہو گا اور دل دماغ میں اپنی حول و قوت سے تبری کا اعلان ہو جائیگا یعنی اس کی اعانت و توفیق سے شروع کرتے ہیں حاشا اپنی حول و قوت سے نہیں۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

ط تذکرہ مولانا محمد ادریس

مولانا جامع مسجد نیلا گنبد میں ہر جمعہ کو کسی ایک آیت کی تفسیر بیان فرماتے تھے اور تقریباً بیس سال تک مواعظ حسنہ کا یہ سلسلہ جاری رہا آپ کے درس قرآن سے ہزارہا لوگوں نے استفادہ کیا بلکہ لوگ دوسرے شہروں گوجرانوالہ، گکھڑ، شیخوپورہ سے درس سننے آتے تھے۔

آپ نے جن مدارس میں جتنی مدت تک علمی خدمات انجام دیں اس کی تفصیل یوں ہے۔

۱۹۲۱ —	۱۹۲۲ —	مدرسہ امینیہ دہلی
۱۹۲۲ —	۱۹۲۹ —	دارالعلوم دیوبند
۱۹۲۹ —	۱۹۳۹ —	حیدرآباد دکن
۱۹۳۹ —	۱۹۴۹ —	دارالعلوم دیوبند
۱۹۴۹ —	۱۹۵۱ —	جامع عباسیہ بہاولپور
۱۹۵۱ —	۱۹۷۴ —	جامعہ اشرفیہ لاہور

آٹھ رجب ۱۳۹۴ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۷۴ء کو انتقال فرمایا۔ ھ

علمی و تالیفی خدمات

(۱) معارف القرآن (اردو) - یہ تفسیر مولانا کی زندگی کا ایک قیمتی شاہکار ہے اس تالیف کا آغاز ۱۳۶۰ھ میں ہوا ماہ شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ تک سورہ لقمان کی تفسیر مکمل ہو گئی جو پانچ جلدوں میں آ گئی ہے جلد اول سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر پر مشتمل ہے اور جلد ثانی سورہ آل عمران - جلد ثالث سورہ نساء پر جلد چہارم سورہ مائدہ اور سورہ انعام پر اور جلد پنجم سورہ اعراف انفال توبہ - جلد ششم سورہ یونس سے لیکر سورہ حجر تک جلد ہفتم سورہ نحل سے سورہ طٰہٰ تک جلد ہشتم سورہ انبیاء سے سورہ شعراء تک ہے ے

ھ تذکرہ مولانا محمد ادریس ص ۲۹۶، ص ۵۹ اور یادرفتگاں (قادری) ج ۲/ ص ۲۲۰
الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص ۵۸، تذکرہ علماء پنجاب ج ۲ ص ۶۰۹
علمائے مظاہر العلوم ج ۱/ ص ۲۰۶، مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند ص ۹۹
مشاہیر علماء ج ۱/ ص ۳۶، تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲/ ص ۱۳۶
ماہنامہ تجلی دیوبند نمبر مارچ ۱۹۸۰ء ص ۲۲۳، اکابر علماء دیوبند ص ۱۷۷
ے قرآن حکیم کے اردو تراجم مرتبہ ڈاکٹر صالحہ ص ۱۵۰، قرآن کریم کے اردو تراجم ڈاکٹر احمد خان ص ۳۰۶

پوری تفسیر میں ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کا رکھا گیا ہے یہ پوری تالیف حقائق و معارف اور علوم قرآنیہ کا بیش قیمت ذخیرہ ہے جلد اول کے شروع میں ایک مختصر سا دیباچہ بھی ہے جس میں قرآن پاک کے اردو تراجم و تفاسیر کی تاریخ پر اجمالی روشنی ڈالی گئی ہے اس سلسلے میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی تفسیر فتح الرحمٰن سے لیکر حضرت تھانوی کی بیان القرآن اور علامہ شبیر احمد عثمانی کی تفسیر تک مختصراً ہر تفسیر کا ذکر کیا۔

مولانا نے اپنی تفسیر میں جن امور کا ذکر فرمایا ہے اور جن وجوہ سے اس عظیم الشان کام کا بیڑا اٹھایا ہے اس کے متعلق خود انکے الفاظ یہ ہیں۔

ضرورت اس کی ہوئی کہ بیان القرآن کے طرز پر ایک ایسی تفسیر لکھی جائے کہ جو مطالب قرآنیہ کی توضیح و تشریح اور ربط آیات کے علاوہ قدرے احادیث صحیحہ اور اقوال صحابہ و تابعین پر اور بقدر ضرورت لطائف و معارف اور نکات اور مسائل مشکلہ کی تحقیقات اور ملاحدہ و زنادقہ کی تردید اور ان کے شبہات اور اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہو

بعض یہ ہے کہ وہ ترجمہ اور تفسیر سلف صالحین کے مسلک سے ذرہ برابر ہٹا ہوا نہ ہو۔ آگے چل کر ملحدین کی تفاسیر کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

آج کل آزاد منشوں کا یہ طریقہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیریں لکھ کر اسلئے شائع کرتے ہیں کہ تاویل و تحریف کے ذریعے قرآنی تعلیمات کو مغربی تہذیب و تمدن کے مطابق کر دیں ان آزاد منشوں کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ لفظ تو عربی ہو اور معنی مغربی ہو اور یورپ کے ملحدین کا

---

(۱) مقدمہ معارف القرآن ج ۱/
علمائے مظاہر العلوم ج ۱/ ص ۲۰۶
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ص ۲۵۶

کے خیالات باطلہ کو قرآن کے نام سے مسلمانوں میں
پھیلایا جائے غرض یہ گروہ قانون خداوندی کو مسخ کر رہا ہے
اور اپنے حسب منشاء قرآن کے معنی گھڑ کر لوگوں میں
شائع کر رہا ہے۔ ماہنامہ الرشید کے مطابق سورہ فاطر تک تفسیر مکمل کی تھی
لیکن دوسرے مصنف کے قول کے مطابق نے اس تفسیر کو سورہ سبا (بائیسویں سیپارے)
تک لکھا تھا کہ پیام اجل آگیا اور عالم آخرت کو سدھار گئے
یہ تفسیر ۲۹ × ۲۲ سائز پر طبع ہو رہی ہے ۔ ۲۸۹۷
آٹھ جلدوں کے مجموعی صفحات ۔ دو ہزار آٹھ سو ستانوے ہیں ۔

۲ ــــ نبوت و رسالت و مقاصد بعثت ۔
انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات دنیا میں کیوں بھیجے جاتے ہیں
ان کا مقصد بعثت کیا ہوتا ہے
اور ان کی تبلیغ و تربیت سے کیسے کیسے عظیم الشان نتائج
نکلتے ہیں ۔ اور قرآن مجید میں انبیاء کرام کو بھیجنے کا کیا مقصد
بتلایا گیا ہے اس سب کی تفصیل اس کتاب میں موجود
ہے ۔

(۳) شرائط مفسر و مترجم (اردو)
قرآن مجید کی تفسیر اور اسکا ترجمہ کرنے کیلئے کن اوصاف کی
ضرورت ہوتی ہے اور تفسیر کے لئے کن علوم و فنون میں
مہارت ضروری ہے ؟ وہ کیا شرائط ہیں ... جن کا پایا جانا
ایک مفسر و مترجم کے اندر ضروری ہے ؟!
ان تمام سوالات کے جوابات اس کتاب میں موجود ہیں
۱۳۲۹ میں یہ کتاب شائع ہوئی اسکے صفحات ۱۶ ہیں

(۴) اعجاز القرآن (اردو)
اس کتاب میں قرآن پاک کا کلام ربانی اور وحی الٰہی ہونا
دس دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے ۔ ا

---

۱ ماہنامہ الرشید ص/ ۵۸۵ تذکرہ مولانا محمد ادریس ص ۹ ۸۱/۵
علمائے مظاہر العلوم ج/ ۱ ص/ ۲۰۶
۔ فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص / ۵۰
الجمعیۃ دیوبند نمبر ۱۹۸۰ء ص / ۱۸۵
تعارف قرآنی ص/ ۲۱۳ ، اردو میں تفسیری ادب ص/ ۳۹۸
W.B.G. P 652 قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/ ۱۵۰
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/ ۲۰۶ تذکرہ محمد ادریس کے مطابق ۲۳/پاروں کی
مکمل تفسیر لکھی بقیہ سات پاروں کے مشکل مباحث لکھ کر انتقال کر گئے ص/ ۸۱

۱۳۵۰ھ میں یہ کتاب حیدرآباد دکن کے قیام میں لکھی گئی۔ اس کے صفحات (۳۰) ہیں اور سائز ۲۰×۲۶ ہے۔ جید برقی پریس دہلی کا طبع شدہ نسخہ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔

(۶) احکام القرآنیہ فی تحریم موالات البرطانیہ۔ (اردو)
اس کتاب میں آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور رہنماؤں کے فقہیہ کی روشنی میں یہ مسئلہ واضح کیا گیا ہے کفار حاربین سے ترک معاملات و تعلقات بہت ضروری ہے۔

کتاب کے مجموعی صفحات (۲۸) ہیں اور سائز ۲۰×۲۶ ہے۔ شعبان ۱۳۳۹ھ میں یہ کتاب اس وقت تالیف ہوئی جب مولانا دارالعلوم دیوبند کے استاذ تھے۔

(۷) الکلام الموثوق فی تحقیق ان القرآن کلام اللہ غیر مخلوق (اردو)
مسئلہ خلق قرآن اپنے زمانہ میں معرکۃ الآراء مسئلہ رہ چکا ہے اس کی خاطر اسلاف کرام نے بڑی اذیتیں برداشت کیں اور قربانیاں دیں۔ اس کتاب میں اس واقعہ کی تاریخ اور قرآن شریف کے غیر مخلوق ہونے پر دلائل و شواہد پیش کیے گئے ہیں۔ کتاب کے صفحات (۷۶) ہیں
ربیع الثانی ۱۳۸۹ میں یہ کتاب لکھی گئی
مولانا بنوری اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کلام باری میں ان کا یہ رسالہ نہایت عمدہ ہے اور تقریباً تیس سالہ محنت و تجربہ کا نتیجہ ہے میری رائے میں یہ کتاب تحقیقی معیار حسن ترتیب کے اعتبار سے تمام تالیفات میں امتیازی شان رکھتی ہے

---

۱ علمائے مظاہر العلوم ج ۱/ ص/۲۰۶
ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/۵۸۴
مشاہیر علماء ج ۱/ ص/۴۳۶

(۱۶) احکام القرآن الملقب بدلائل القرآن علی مسائل النعمان (عربی)

یہ وہ ضخیم کتاب عربی زبان میں ہے جو حضرت اقدس تھانوی نے روشن ہونے کے بعد ارشاد میں لکھی گئی

اس کتاب کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ احناف نے استنباط مسائل میں قرآن پاک کی کس قدر رعایت کرتے ہیں اور استخراج مسائل میں ان کی نظر قرآن کریم پر کس قدر زیادہ ہے۔

یہ کام چونکہ بہت طلب اور طویل تھا اور عرق ریزی کو چاہتا تھا اس لئے حضرت اقدس تھانوی نے کسی ایک فرد پر اس کا بوجھ ڈالنے کے بجائے اس کو چار حضرات پر اس طرح تقسیم فرمایا کہ پہلی دو منزلیں حضرت مولانا ظفر احمد صاحب کے سپرد ہوئیں اس کے بعد کی دو منزلیں مولانا الحاج مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی کے سپرد فرمایا

اور اس کے بعد کی دو منزلیں (پانچویں اور چھٹی) حضرت مولانا الحاج مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان کے حوالہ کیں

اور آخری منزل مولانا ادریس کاندھلوی کے حوالے فرمائیں

تینوں حضرات تو اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو چکے اور کار مفوضہ کو تکمیل کر چکے حضرت مولانا ظفر احمد صاحب نے پہلی منزل سورہ نساء کے ختم تک مکمل فرمائی جو دو جلدوں پر مشتمل ہے اور ضخامت ۸۰۰ صفحات ہیں

حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب نے پانچویں اور چھٹی منزل مکمل فرما چکے جو دو جلدوں میں طبع ہو گئی

آخری منزل حضرت مولانا محمد ادریس صاحب تالیف فرما چکے ہیں جو ۸۰۰ صفحات پر مشتمل ہے

لیکن مولانا الحاج مفتی جمیل صاحب تھانوی کا

۱؎ احکام القرآن

تذکرہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی ص/ ۸۱

علمائے مظاہر العلوم ج/۱ ص/ ۲۰۶

دینی آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے ابھی تک اپنی ذمہ داری سے
عہدہ برآ نہیں ہو سکے ادارۃ القرآن سے صرف ج/۵ شائع ہوئی ہے -

(۸) شرح تفسیر بیضاوی -
اس شرح کا اصل نام الفتح السماوی بتوضیح تفسیر البیضاوی ہے
دینی مدارس میں داخل نصاب کتاب بیضاوی شریف کی ایک بلند
پایہ محققانہ شرح ہے -
جو بائیس ضخیم جلدوں میں مکمل ہو گئی ہے جن لوگوں نے
مولانا کی تالیف تفسیر معارف القرآن ملاحظہ کی ہے
وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ تفسیر بیضاوی
کیسی عالمانہ تحقیقات پر مشتمل ہو گی یہ تالیف غیر مطبوعہ ہے [۱]

۹- نزول عیسیٰ اور ظہور مہدی (اردو) اس میں نزول عیسیٰ وحی والہام پر
تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ۶۸/ص ہیں مکتبہ دارالعلوم دیوبند سے
شائع ہوئی ہے [۲]

۱۰- مقدمۃ التفسیر (عربی) یہ اصول تفسیر پر مشتمل ہے

---

[۱] علمائے مظاہر العلوم ج/۱ ص/۲۰۶
ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/۵۱۴
مشاہیر علماء ج/۱ ص/۳۶۴
تذکرہ مولانا محمد ادریس ص ۸۱

[۲] مکتبہ دارالعلوم دیوبند انڈیا [۳] تذکرہ مولانا محمد ادریس ص/۸۱

مولانا ظفر احمد عثمانی

م ۸/دسمبر ۱۹۷۴ء ۲۳/ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ [1]

۱۳/ربیع الاول ۱۳۱۰ھ کو دیوبند ضلع سہارنپور
کے محلہ دیوان میں جناب شیخ لطیف احمد عثمانی کے گھر
پیدا ہوئے اصل نام ظفر احمد ہے ننھیال نے لطیف احمد نام رکھا
اور تاریخی نام مرغوب نبی سے نکلتا ہے
ابتدائی تعلیم دیوبند میں حاصل کی ۱۳۲۷ھ میں مظاہر العلوم
سہارنپور میں داخلہ لیا اور ۱۳۲۸ھ میں حضرت
مولانا خلیل احمد صاحب سے دورہ حدیث پڑھکر
سند الفراغ حاصل کی۔ ۳۰/ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ کو مولانا اشرف علی
تھانوی رح کی اہلیہ صغریٰ کی بہن کے ساتھ تھانہ بھون میں
آپ کا نکاح ہوا۔
۱۳۲۹ھ میں اسی مدرسہ (مظاہر العلوم) میں آٹھ سال تک
علمی تدریسی خدمات انجام دیں
۱۳۳۶ھ میں مدرسہ ارشاد العلوم گڑھی پختہ میں برائے تدریس تشریف
لے گئے ۱۳۴۹ھ میں مدرسہ راندیر رنگون میں بطور ناظم
تشریف لے گئے ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ میں رخصت لیکر ڈھاکہ
یونیورسٹی میں تدریس کیلئے تشریف لے گئے
ساتھ ہی مدرسہ اشرف العلوم قائم کرکے اس میں حسبۃً للہ
پڑھاتے رہے ۱۳۶۲ھ میں حضرت تھانوی کا وصال ہوا
نماز جنازہ آپ نے پڑھائی
سلہٹ ریفرنڈم کی کامیابی کا سہرا آپ کے سر ہے قیام پاکستان
کی تحریک میں نمایاں کام کیا
وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان نے آپ ہی سے مشرقی پاکستان
کی پرچم کشائی کرائی ھ

---

[1] تذکرۃ الظفر مفتی عبد الشکور ترمذی ص/۵۴ ص/۱۳۹ تا ۱۴۶
انوار النظر فی آثار الظفر ص/۵ ص/۸۹ ص/۹۲
علم حدیث پاکستان میں اسکی خدمت ص/۳۷۴
علماء مظاہر العلوم ج/۲ ص/۱۶۴
مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۳۷
تذکرہ اکابر علماء دیوبند ص/۱۶۲

۱۹۲۸ء میں ڈھاکہ یونیورسٹی سے مدرسہ عالیہ ڈھاکہ
سے وابستہ ہوئے۔
اگست ۱۹۴۹ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے
خیر سگالی کے وفد میں سعودی عرب گئے
جون ۱۹۵۲ء میں دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار سندھ میں
بحیثیت شیخ الحدیث تشریف لائے آخری وقت تک خدمت
تدریس حدیث میں مصروف عمل رہے۔[۱]
حضرت تھانوی نے آپ کو خلافت سے نوازا
۲۳/ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ ۸/ دسمبر ۱۹۷۲ء اتوار کی صبح واصل بحق ہوگئے
حالات مضمون رہا ہے ۲۱ تصانیف کی تعداد رہیں اختلاف ہے۔[۲]

تصنیفی خدمات:

1 - استفتاء - (اردو)
تفسیری مضامین کا مجموعہ ہے جو سوال و جواب کی شکل میں
حضرت ظفر احمد صاحب نے ترتیب دیا تھا یہ مجموعہ
ماہنامہ ... الغزر میں تقریباً دو سال تک بالاقساط شائع
ہوا اسمیں قرآن کریم پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات
تفصیل کیا تھا دیکھے گئے ہیں یہ جوابات اکثر بیان القرآن
سے ماخوذ ہیں۔[۳]
۲ - القاء السکینہ فی تحقیق اتباع الرسول (اردو)
اس کتاب میں پردہ سے متعلق تمام آیات قرآنیہ کی تفسیر اور
انکی بے مثل تحقیق کی گئی ہے اور پردہ مروجہ کو ثابت
کیا گیا ہے یہ گو مختصر رسالہ ہے لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے
جامع اور مفید ہے۔[۴]

---

(۱) اعلاء السنن ۲۰/ جلدیں احکام الحدیث کا بہترین مجموعہ ہے مزید ۵ ہزار سے زائد کتابچے میں
(۲) آثار الظفر (آپ بیتی ظفر احمد عثمانی) ص/ ۹۴ ص/ ۹۵ پر ۲۱ تصانیف کی تعداد شمار کرائی ہے
تذکرۃ الظفر عبدالشکور ترمذی ص/ ۱۶۳ ص/ ۲۵۶

(۳) علماء مظاہر العلوم ج/ ۲ ص/ ۱۶۲ - ۱۶۹
مشاہیر علماء ج/ ۱ ص/ ۲۳۷
(۴) ایضاً

۳ ـــــ ۔ احکام القرآن ۔ (عربی) دو جلد

مولانا تقی عثمانی صاحب اپنے رسالہ ماہنامہ البلاغ میں لکھتے ہیں
حضرت تھانویؒ نے ایک ضرورت یہ محسوس فرمائی کہ حنفی
مذہب کے فقہی مسائل قرآن وسنت کے جن دلائل پر
مبنی ہیں وہ عموماً اس لئے نظروں سے اوجھل رہتے ہیں کہ حنفی فقہ
کے دلائل مختلف کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں اور کوئی ایسی
کتاب موجود نہیں ہے جس میں یہ دلائل تفصیل کے ساتھ یکجا کر دیے
گئے ہوں حضرت نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے
دو کتابوں کی تالیف کا ایک نقشہ تیار فرمایا ایک کتاب جس میں
حدیث وسنت سے حنفی فقہ کے دلائل شرح وبسط
کے ساتھ جمع کئے گئے ہوں اس کتاب کی تالیف آپ
نے اپنے جلیل القدر بھانجے حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی
کے سپرد فرمائی جنہوں نے بیس جلدوں پر
مشتمل کتاب "اعلاء السنن" کے نام سے تحریر فرمائی ~~ہے~~ جو کہ
علم حدیث وفقہ پر گزشتہ صدی کا سب سے
بڑا اہم کارنامہ ہے
دوسری کتاب جس کی تالیف کا نقشہ حضرت کے ذہن
میں تھا احکام القرآن تھی شروع میں حضرت کا منشاء
یہ تھا کہ یہ کتاب قرآن کریم کے صرف ان حصوں کی
فقہی تفسیر ہو جن سے علماء حنفیہ نے کوئی فقہی مسئلہ
مستنبط فرمایا ہے چنانچہ شروع میں اسی نام سے آپ نے

تجویز فرمایا تھا لیکن بعد میں رائے بدلی اور آپ نے اس
تالیف کا دائرہ وسیع فرما دیا اور صرف حنفیہ کے
دلائل پر اکتفاء کے بجائے اس میں ان تمام (۲)

---

(۱) احکام القرآن اور تذکرۃ الظفر ص/۱۶۴
(۲) ماہنامہ البلاغ کراچی ستمبر ۱۹۹۲

احکام ومسائل کو شامل فرما لیا جو قرآن کریم سے مستنبط ہوتے
ہیں خواہ وہ فقہی ہوں یا کلامی اور انکا تعلق معاشرت سے
ہو یا اخلاق سے لہذا اس کا نام بھی بدل کر
احکام القرآن تجویز فرمایا -
حضرت نے اس نئی کتاب کی تالیف کیلئے علماء کی ایک
جماعت کا انتخاب فرمایا -
اور حسب ذیل تفصیل کے مطابق احکام القرآن کی
تالیف ان حضرات کے سپرد کی -

(۱) حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی دم - پہلی اور دوسری منزل
(۲) حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تیسری اور چوتھی منزل
(۳) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ پانچویں منزل اور چھٹی منزل
(۴) حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی ساتویں منزل -

ان میں سے مؤخر الذکر دونوں حضرات نے اپنے حصے
مکمل فرمالئے اور اول الذکر دونوں حضرات نے اپنے
حصے کی ایک ایک منزل پوری فرمائی لیکن ایک ایک منزل
باقی رہ گئی اس کے بعد دونوں حضرات کو مصروفیات
پیش آگئیں ، نیز تقسیم ہند کے ہنگاموں کی وجہ سے
ہر شخص کی زندگی میں انقلاب آیا اس کی بناء پر یہ
دو منزلیں تشنہ تالیف ہیں -
چونکہ پوری کتاب کی تالیف مکمل نہیں ہوئی تھی اس لئے
جو حصے تیار تھے ان کی اشاعت بھی عرصہ دراز تک
اس انتظار میں ملتوی ہوتی رہی کہ باقی ماندہ حصوں کی
تکمیل ہو جائے تو کتاب اکٹھی شائع ہو حضرت
حکیم الامت قدس سرہ کی وفات کے بعد
کتاب کے مسودات حضرت تھانوی رح کی خانقاہ کے ناظم

احکام القرآن تذکرۃ الظفر ص ۱۱۳
ماہنامہ البلاغ ستمبر 1987

حضرت مولانا شبیر علی صاحب تھانوی رح کی تحویل
میں تھے انھوں نے آخری عمر میں یہ سوچا کہ باقی ماندہ حصوں
کی تالیف کی کوئی صورت تو ابھی تک ہو نہیں رہی ہے ادھر
تیار شدہ مسودات بھی بوسیدہ ہو رہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو
کہ یہ قیمتی ذخیرہ ضائع ہو جائے لہٰذا انھوں نے انتہائی
محدود وسائل کے ساتھ تیار شدہ مسودات
کو معمولی کتابت وطباعت کے ساتھ شائع
فرما کر مختلف علمی مراکز میں ان کے نسخے محفوظ کرا دیئے
بظاہر ان نسخوں کی کتابت وطباعت اتنی معمولی اور
کتاب کے معیار سے اس قدر فروتر تھی کہ یہ حیرت ہوتی تھی
کہ حضرت مولانا نے اس معیار کی طباعت کو کیسے
گوارا فرما لیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ فیصلہ بڑا حکیمانہ تھا
اور وہ اس کے ذریعے امت پر بڑا احسان فرما گئے اگر وہ اچھی
کتابت وطباعت کے وسائل کے انتظار میں مسودات
کی اشاعت کو مؤخر ملتوی رکھتے تو اس قیمتی خزانے کے ضائع
ہو جانے کا بڑا اندیشہ تھا۔
جو نسخے طبع ہوئے تھے وہ تمام نسخے ختم ہو گئے عرب ممالک
کے منجانب کتنے علماء نے خود احقر سے فرمائش کی کہ ان کیلئے
چند نسخے جس قیمت پر ممکن ہوں فراہم کر دو لیکن کتاب کے نایاب
ہو جانے کے بناء پر میں اس فرمائش کی تعمیل سے معذور رہا
بالآخر اللہ تعالیٰ نے احقر کے بہنوئی حضرت مولانا نور احمد صاحب مد
کے دل میں اس کتاب کو ٹائپ کر کے خوشنما طباعت کے ساتھ
شائع کرنے کا داعیہ پیدا فرمایا انہوں نے اپنے ادارے
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ سے احکام القرآن ... بیروت
کو خوبصورت عربی ٹائپ پر دینے کیلئے بڑی محنت
اٹھائی حضرت مولانا شبیر علی صاحب رح کا طبع کردہ نسخہ چونکہ

ط۱ احکام القرآن ج۱ ، تذکرۃ الظفر ص/۱۶۴
۵ ماہنامہ البلاغ ستمبر ۱۹۸۷

بہت عجلت میں طبع ہوا تھا اس لیے اس میں اغلاط بھی بہت سی تھیں ان تصحیح شدہ مباد توں کی ترتیب اور پھر عربی ٹائپ پر چھاپنے کی مشکلات حضرت مولینا ظفر احمد صاحب نے ان تمام مسائل کو بڑی عرق ریزی سے حل کیا اور یہ بھی ایک حسرت و عبرت کا موقع ہے کہ اس کتاب کی طباعت کی تکمیل میں صرف چند مہینوں کی کسر تھی کہ مولینا کا وقت موعود آپہنچا اور وہ اللہ کو پیارے ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مقام مسرت ہے کہ ان کے صاحبزادوں نے ان کے شروع کیے ہوئے کاموں کو اسی تندہی اور قابلیت سے جاری رکھا اور اب انشاء اللہ احکام القرآن پانچ ضخیم اور خوبصورت جلدوں میں طباعت کے حسین لباس میں منظر عام پر آگئی ہے حضرت تھانویؒ کو اس کتاب سے اس قدر دلچسپی تھی کہ قرآن کریم کی تلاوت کے دوران یا درس کے مواقع پر کسی آیت کے بارے میں کوئی فقہی نکتہ ذہن پر وارد ہوتا تو ان حضرات کو بتاتے رہتے کہ وہ اس آیت کی تفسیر میں اسے ذکر کرنے کا اہتمام فرمائیں ۔

حضرت نے اپنے مرض وفات میں بستر پر آنکھیں بند کئے لیٹے ہیں دفعتاً آنکھیں کھولیں ۔ فرمایا فلاں آیت سے فلاں مسئلہ مستنبط ہوتا ہے اسکا بھی خیال رکھیے چنانچہ حضرت مفتی صاحب نے وہ نکتہ محفوظ فرمالیا اور پھر متعلقہ آیت میں اسے شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمایا ۔ احکام القرآن کے موضوع پر اس سے پہلے بھی دسیوں کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن چونکہ یہ کتاب سب سے آخر میں تالیف ہوئی ہے ؎

احکام القرآن اعد تذکرۃ الظفر ص ۱۶۴/ آثار الظفر ص ۹۱/
ماہنامہ البلاغ ستمبر ۱۹۶۷

اس لیے اس میں پچھلی کتابوں کے مباحث کا نچوڑ بھی آگیا ہے
پانچ جلدیں جو اس وقت شائع ہوئی ہیں ان کی ترتیب
اس طرح ہے کہ پہلی تین جلدوں میں قرآن کریم کی پہلی منزل
سورہ بقرہ سے سورہ نساء کے (اختتام تک) مکمل ہوگئی
یہ تینوں جلدیں حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی
کی تالیف ہیں، چوتھی جلد (۵۸۴/صفحات) پوری حضرت
مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کی تالیف ہے
اور اس میں سورۃ الشعراء سے سورہ یٰسین تک کی تفسیر
مکمل ہے پانچویں جلد کے (۳۲۲/صفحات) بھی حضرت مولانا
مفتی محمد شفیع صاحب کے تالیف فرمودہ ہیں
اور اس میں سورہ الصافات سے سورہ الحجرات تک کی پوری تفسیر
ہے اس کے بعد اسی جلد میں ۱۲۹/صفحات حضرت مولانا محمد ادریس
صاحب کاندھلوی کے لکھے ہوئے ہیں جن میں سورہ
ق سے آخر قرآن تک کی آیات احکام کی تفسیر مکمل ہے
حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہم العالی کا حصہ
ابھی تبییض کے مراحل میں ہے اس لیے وہ فی الوقت
شامل نہیں ہو سکا امید ہے کہ تبییض کے بعد وہ بھی شامل
ہو جائے گا۔ [مولانا ظفر احمد عثمانی کی مرتبہ احکام ج/۱ ج/۲ ادارۃ القرآن کراچی سے چھپ گئی ہے]
باقی ماندہ دو منزلیں (سورۃ المائدہ سے سورۃ التوبہ تک اور
سورہ بنی اسرائیل سے سورۃ الفرقان تک)
ابھی تک تشنہ تالیف ہیں اللہ تعالیٰ کسی صاحب علم کو ان
حصوں کی تکمیل کے لیے توفیق فرمائیں تو حضرت حکیم الامت
کی آرزو بھی پوری ہو اور اہل علم کی ایک اہم ضرورت بھی
اللہ تعالیٰ اس کے اسباب پیدا فرمائیں۔

۱؎ احکام القرآن
۲؎ تذکرۃ الظفر ص/۱۶۴ آثار الظفر ص/۹۶
ماہنامہ البلاغ ستمبر ۱۹۸۷ء
مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۳۴
علماء مظاہر العلوم ج/۱ ص/۱۵۲-۱۶۴

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب

۲/اکتوبر ۱۹۷۶ء ۸/شوال ۱۳۹۶ھ

جناب مفتی رفیع عثمانی صاحب خاندانی پس منظر بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ والد ماجد قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور یو پی کے مشہور عثمانی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں آپ کی والدہ ماجدہ سادات میں سے تھیں اور آباء و اجداد حضرت عثمانؓ کی اولاد سے ہیں ۱

مفتی شفیع صاحب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے اپنے خاندان کے بزرگوں سے تواتر کے ساتھ یہ بات سنی ہے کہ ہمارا خاندان حضرت عثمانؓ کی اولاد سے ہے ۲

دیوبند میں آپ کی ولادت ۱۸۹۷ء ۲۰/ شعبان ۱۳۱۴ھ میں ہوئی

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے محمد شفیع نام رکھا ۳

ابتدائی تعلیم دیوبند میں حاصل کی پانچ سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کیا ۴ ۱۳۲۰ھ میں دارالعلوم دیوبند میں درس نظامی باقاعدہ پڑھنا شروع کیا ۵ ۱۳۳۶ھ میں دورہ حدیث پڑھ کر فراغت حاصل کی ۶

۱۳۴۸ھ میں مولانا اشرف علی تھانویؒ سے سند اجازت حدیث حاصل کی ۷

---

۱ ماہنامہ البلاغ مفتی اعظم محمد شفیع نمبر ص/ ۸۵ ۲ ماہنامہ تجلی دیوبند [illegible]

عثمانی خاندان سے آپ کا تعلق [illegible] ص/ ۲۱۹ ۳ بحوالہ سابق ص/ ۹۶

۴ ایضاً ص/ ۹۶ ۵ ایضاً ص/ ۹۷ ۶ تاریخ دارالعلوم دیوبند

ج/ ۲ ص/ ۱۳۰ ۷ ایضاً ص/ ۱۱۱ ۸ ایضاً ص/ ۱۱۰

مولانا تھانوی سے بیعت کا تعلق تھا ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ میں
مولانا تھانوی نے خلافت عطا فرمائی ص۱
فراغت کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ دیوبند ہی سے شروع
کر دیا تھا اور کچھ دنوں میں حدیث کی کتب پڑھانے لگے ص۲
پھر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں بھی درس حدیث دیا
شوال ۱۳۷۰ھ میں دارالعلوم کراچی کی بنیاد رکھی یہاں بھی
درس حدیث دیتے رہے ص۳ ۱۳۵۴ عمر ۳۵/سال
مفتی عزیز الرحمٰن کے استعفیٰ کے بعد دارالعلوم دیوبند کے مفتی
مقرر ہوئے ص۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ میں تھانہ بھون
میں فتاویٰ کے ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی شروع
کر دیا ص۵
دیوبند کے دارالافتاء سے آپ کے زمانہ میں ۳۶۰۸۲
فتاویٰ جاری ہوئے اس کے بعد بھی ہزاروں فتاویٰ
جاری ہوئے (بغیر منضبط کئے) آپ کی وفات تک
کل ۹۵۶ھ فتاویٰ کی نقل محفوظ کی گئی ہیں ص۶

ص۱ ایضاً ص/۱۴۹ ص۲ ص/۱۵۰ ص۳ ص/۱۵۹ اور ص/۲۳۲
ص۴ ص/۱۶۵ باقاعدہ منظوری ۱۳۵۰ھ میں دی گئی ص/۱۶۶
ص۵ ایضاً ص/۱۹۸ ص۶ ایضاً ص/۲۳۱:
مزید فتاویٰ کی خصوصیات دیکھنے کے لئے ملاحظہ کیجئے
ص/۲۱۸ ص/۲۹۹ اور ص/۲۸۸ یادِ رفتگاں ماہر القادری ج/۲ ص/۲۵۹

مولانا نے مختلف تحریکات میں بھرپور حصہ لیا جن میں تحریک خلافت ۱
اور تحریک پاکستان زیادہ نمایاں ہیں۔
تحریک پاکستان کے سلسلہ میں دو دفعہ قائداعظم سے ملاقات
کی فروری ۱۹۳۹ء اور جون ۱۹۴۷ء میں ۲
تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لینے کیلئے ۱۶/ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ
کو دارالعلوم دیوبند سے استعفیٰ دے دیا ۳
اور تحریک پاکستان میں عملی حصہ لینا شروع کیا ۱۹۴۵ء / ۱۳۶۴ھ
میں ایک مستقل رسالہ کانگریس اور مسلم لیگ کے متعلق شرعی
فیصلہ تصنیف فرما کر شائع کیا ۴
مطالبہ پاکستان کی جدوجہد کو مؤثر بنانے کیلئے ۱۹۴۵ء / ۱۳۶۴ھ میں
جمعیت علماء اسلام کی بنیاد رکھی ۵
اور ۲۲ جنوری ۱۹۴۷ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۶۶ھ حیدرآباد
میں تحریک پاکستان کے سلسلہ میں عظیم الشان جلسہ عام
منعقد کیا ۶
قیام پاکستان کے بعد دوام پاکستان میں بھی بھرپور حصہ لیا
یکم مئی ۱۹۴۸ء ۲۰/ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ دیوبند سے
ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے ۷
قرارداد مقاصد مولانا شبیر احمد عثمانی کے ساتھ مل کر مرتب کی لیاقت علی خان
نے اسے ۱۲/ مارچ ۱۹۴۹ء میں اسمبلی سے پاس کروایا اور آج
تک ہر آئین کا حصہ ہے ۸

ص۱ بحوالہ سابق ص/ ۱۱۵ ص۲ ایضاً ص/ ۱۹۵ ص۳ ص/ ۱۹۳
ص۴ ایضاً ص/ ۲۰۲ ص۵ ایضاً ص/ ۲۰۷ ص/ ۲۳۰
ص۶ ایضاً ص/ ۲۰۵ ص۷ ایضاً ص/ ۲۱۵ ص۸ ایضاً ص/ ۲۲۰
ص/ ۲۲۱ پر تحریر کا عکس ملاحظہ کیجئے مزید ایک دستور قرآن سے
بھی مرتب فرمایا تھا ص/ ۲۲۸ پر ملاحظہ کیجئے

پاکستان کا آئین تیار کرنے کیلئے ایک بورڈ آف تعلیمات اسلام بنایا گیا اسکے (اگست ۱۹۴۹ء سے اپریل ۱۹۵۰ء تک) رکن رہے[۱] ۱۹۵۰ء میں لاء کمیشن کے رکن تھے زکوٰۃ کمیٹی کے رکن رہے[۲] ۱۹۷۶ء مطابق ۱۰/ شوال کراچی میں انتقال ہوا[۳]

بقول مفتی عثمانی صاحب:

وہ پھول جو میرے گلستان سے اجل نے
جس پھول کی خوشبو سے معطر ہے جہان آج

وہ اسوہ اسلاف کی رخشندہ علامت
اے خاک بتا! تو نے چھپائی ہے کہاں آج

کس شان سے قرآن کے بکھیرے ہیں معارف
دنیا ہے اک سلسلہ کا پکستان آج تک

مفتی صاحب سے بیشمار بڑے بڑے علماء نے تعلیم حاصل کی[۵]

---

[۱] ایضاً ص/۲۲۴-۲۲۵ [۲] ایضاً ص/۲۲۶-۲۲۷
[۳] ایضاً ص/۲۳۷ تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲/ ص/۱۳۰
ص/۲۵۵ اور علماء دیوبند اور اردو ادب ص/۱۵۵
اکابر علماء دیوبند ص/۲۰ مشاہیر علماء ج/
[۴] ایضاً ص/۱۲-۱۳ [۵] ایضاً ص/۱۶۲ پر تلامذہ کی فہرست ملاحظہ کریں

مفتی صاحب نے مختلف موضوعات پر ۱۶۳/ کتابیں تصنیف فرمائیں ؎۱
جنمیں امداد المفتیین بہت اہمیت کی حامل ہے
اسمیں بیشمار قرآنی آیات کی تفسیر بیان کی گئی ہے ؎۲
دوسرا بڑا کارنامہ تفسیر معارف القرآن ہے فقہ آپکا دلچسپ
مضمون رہا ہے لیکن دیوبند میں تدریس کے دوران
تفسیر جلالین بیضاوی اور ابن کثیر پڑھانے کے بعد قرآنی
اشغال میں اضافہ ہوا پھر مولانا تھانوی کے حکم پر
احکام القرآن کی تصنیف میں حصہ ملا ؎۳
۱۹۵۰ء / ۱۳۷۰ھ میں مسجد باب الاسلام کراچی میں سات سال
میں پورے قرآن کا درس دیا ؎۴
۲۰/ جولائی ۱۹۵۴ء ۱۳۷۳ھ ریڈیو پر درس قرآن شروع
کیا گیارہ سال نشر ہوکر بند کردیا گیا
دنیا کے مختلف ممالک میں سنا گیا بعض نے اسے ٹیپ میں
محفوظ کرکے سنانے کا بھی انتظام کیا ؎۵
حیدرآباد سے سندھی ترجمہ معارف کا نشر ہونے لگا ؎۶

؎۱ مفتی اعظم پاکستان نمبر ص/ ۲۳۷ ؎۲ مختصر فہرست ملاحظہ کیجیے
اسی کتاب کے ص/ ۵۸۰ پر ؎۳ البلاغ/ ج ۲۰ ؎۴ ایضاً ص/ ۲۲۷
؎۵ ایضاً ص/ ۲۳۱ یہ سلسلہ ختم ہوگیا ۱۹۶۴ء میں ؎۶ ایضاً ص/ ۲۳۲ ص/ ۶۶۷
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/ ۲۵۵ ماہنامہ تجلی دیوبند نمبر ص/ ۲۱۹
اکابر علماء دیوبند ص/ ۱۲ یاد رفتگاں ماہر القادری ج/۲ ص/ ۲۵۹
اقبال اور علماء پاک وہند ص/ ۶۲ - ۶۰۷ C.H-Q.P.

تصانیف

(۱) تفصیل الخطاب : فی تفسیر آیات الحجاب (عربی)
عورتوں کے پردہ سے متعلق جتنی آیات قرآن میں آئی ہیں انھیں جمع کردیا ہے یہ رسالہ مستقل شائع ہوا لیکن بعد میں اسے احکام القرآن (عربی) کا حصہ بنادیا گیا ص[۱]

(۲) موقف اھل الانابہ فی مشاجرات الصحابہ (عربی)

مشاجرات صحابہ کے بارے میں اھل سنت والجماعت کے موقف کا ثبوت کتاب وسنت اور اقوال سلف کی روشنی میں پانچ آیات کریمہ اور دس احادیث نبویہ سے پیش کیا ہے کہ صحابہ کی جماعت قطعی جنتی اور مغفور ہے یہ رسالہ بھی احکام القرآن کا حصہ بنادیا گیا ہے ص[۲]

(۳) دستور قرآنی مع ضمیمہ غیر مسلموں کے حقوق (اردو) مطبوعہ ۳۸/ص پر مشتمل ہے اسمیں ثابت کیا ہے کہ جس اسلامی آئین کا مطالبہ کیا جارہا ہے وہ قرآن سے ثابت ہے اور ثبوت کے طور پر قرآن کریم کی مختلف آیات سے دستوری خاکہ پیش کیا اس دستور پر اکابر علماء کی تصدیقات ہیں یہ انگریزی میں بھی ترجمہ ہو کر چھپ گیا ہے ص[۳]

ص[۱] نقش اعلی پاکستان ص/۶۸۰ ص[۲] ایضاً ص/۶۸۱
ص[۳] ایضاً ص/۲۸۲ اور ص/۲۲۸

(۴) ایمان وکفر قرآن کی روشنی میں (اردو)
۲۸ /ص پر مشتمل ہے اسمیں کفر ایمان اور اسلام ومسلمانوں کی تعریفات ومتعلقہ مباحث جمع کر دیئے ہیں اور یہ مباحث قرآن کی روشنی میں حل کئے ہیں ص[1]

(۵) ختم النبوہ فی القرآن (اردو) (تین حصے)
۲۷۰/ص پر مشتمل تین حصوں میں سے پہلا حصہ ہے اسمیں تقریبا ایک سو آیات قرآنیہ کی تفسیر وتشریح کر کے مسئلہ ختم نبوت کے ہر پہلو کو واضح کیا گیا ہے
اور قادیانی دجل وفریب کا پردہ چاک کیا ہے ص[2]

(۶) ھدیۃ المھدیین فی آیات خاتم النبیین (عربی)
یہ تالیف بزبان عربی میں عقیدہ ختم نبوت کی سلسلہ کی تفسیری خدمت ہے اس تالیف کا مقصد عرب ممالک میں مسلمانوں کو قادیانیت کی علمی تلبیسات سے محفوظ کرنا ہے ص[3]

(۷) احکام دعا (اردو)
یہ بھی فتاوی کا حصہ بن کر شائع ہو چکی ہے ص[4]

(۸) بسم اللہ کے فضائل ومسائل (اردو) ص[5]

(۹) احکام القرآن۔ (عربی) (دو جلدیں)
یہ ترتیب کے اعتبار سے پانچویں اور چھٹی جلد ہے پانچویں سورہ شعراء سے یٰسین تک ۳۶۷/ص پر ہے احکام القرآن کا کام ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ سے شروع کر کے ۲/ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ میں مکمل کیا۔ چھٹی جلد سورۃ الصفٰت سے شروع ہو کر سورہ حجرات تک ۲۰۸/ص پر ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ میں لکھنا شروع کر کے رمضان ۱۳۸۸ھ میں مکمل کی ص[6]

ص[1] مفتی اعظم پاکستان ص/ ۶۸۲ ص/ ۲۳۸ ص[2] ایضاً ص/ ۶۸۲ ص/ ۲۳۹
ص[3] ایضاً ص/ ۲۸۵ ص/ ۲۳۹ ص[4] ایضاً ص/ ۲۳۸
ص[5] ایضاً ص/ ۲۳۹ ص/ ۶۶۲ ص[6] ایضاً ص/ ۶۸۱

مفتی عبدالشکور ترمذی لکھتے ہیں تقریباً ۱۳۵۷ھ میں
حضرت تھانوی نے یہ کام شروع کرنے کیلئے دیا تھا ؎۱
محمد اشرف صاحب لکھتے ہیں
حضرت اشرف علی تھانوی کو فقہ حنفی سے خاص
شغف تھا لوگوں کے بے جا اعتراضات سے
خیال ہوا کہ مسلک حنفی کو ادلہ قرآنی سے ثابت
کیا جائے اس کام کیلئے ایک جماعت بنائی جو مفتی شفیع صاحب.
مفتی جمیل احمد تھانوی اور مولانا ظفر احمد عثمانی پر مشتمل تھی.
حضرت تھانوی خود بھی دلائل بیان فرماتے
مفتی شفیع صاحب گھر آکر اسے نقل کر لیا کرتے تھے ؎۲
اب ج/۳ اور ج/۴ کی شکل میں ادارۃ القرآن کراچی سے
شائع ہو گئی ہے

— التصریح بما تواتر فی نزول المسیح —

؎۱ ایضاً ص/ ۶۲۸ ؎۲ ص/ ۵۶۲ اور ص/ ۲۳۸
؎۲ احکام القرآن

معارف القرآن ۔ (اردو)

جیسا کہ پہلے لکھا ہے مفتی صاحب نے ریڈیو پاکستان کے ذمہ داروں
کی درخواست پر بلامعاوضہ صرف جمعہ کے دن قرآن کی تفسیر
بنام معارف القرآن ۲/جولائی ۱۹۵۴ء بمطابق ۳/شوال ۱۳۷۳ھ میں
شروع کیا تھا
یہ سلسلہ جون ۱۹۶۴ء دس سال تک جاری رہا بعد میں
اسمیں اضافات اور نظر ثانی کا کام ۱۶/صفر ۱۳۸۳ھ کو
شروع کرکے ۱۳۹۲ھ یعنی چار سال میں یہ تفسیر
مکمل کر لی اسمیں دو مستند تراجم پہلا شیخ الہند محمود الحسن
کا یہ متن کے نیچے شامل ہے دوسرا مولانا اشرف علی تھانوی
کا یہ خلاصہ تفسیر کے عنوان سے شامل کر دیا ہے ص[1]
اس تفسیر کی سب سے اہم خصوصیت احکام القرآن (فقہ حنفی)
کا التزاما پیش کیا جانا ہے

دوسری اہم بات ہے کہ تفسیر عوام کی ذہنی وعلمی سطح کو پیش نظر
رکھ کر لکھی گئی ہے تاکہ فنی مضامین میں عوام کا ذہن نہ الجھے
اور آسان زبان استعمال کی گئی ہے مفتی عبدالشکور ترمذی
اس تفسیر کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں -

(۱) ترجمہ شیخ الہند کے بعد مکمل تفسیر سے پہلے خلاصہ مضمون
بیان کیا گیا ہے -

(۲) خاص لغات کا ائمہ تفسیر کی معتبر کتب سے مع حوالہ نقل کیا ہے

(۳) اصول تفسیر کا لحاظ رکھتے ہوئے سلف صالحین صحابہ
وتابعین سے منقول آثار کی روشنی میں بمع حوالہ تفسیر نقل کی ہے

(۴) لطائف ومعارف میں کچھ شاعری میں مستند اہل تفسیر کے
مضامین بیان کئے ہیں

(۵) آیات کے ذیل میں فقہی ایسے مسائل کو بیان کیا ہے جنپر
قرآن کے الفاظ دلالت کرتے ہیں
اور احکام القرآن کی مستند کتب جصاص ابن عربی ملاجیون
وغیرہ سے اخذ کردہ ہے -

ص[1] مفتی اعظم پاکستان ص/۶۶۸

(۶) تجدد پسند لوگوں کی طرف سے جو شکوک و شبہات پیدا کئے ہیں۔
انکا ازالہ کیا گیا ہے۔

(۷) مفسرین زمانہ حال نے جو تفسیری اغلاط کیں ہیں۔ انکی بھی اصلاح کی ہے۔

(۸) اسے پڑھ کر انسان محسوس کرتا ہے کہ قرآنی ہدایات زندگی کے ہر شعبہ
پر حاوی اور مشتمل ہے ص 1

الیضاً ص/۶۷۱ - ۶۷۰ مزید خصوصیات ص/۶۸۶ تا ۶۹۹/ص
مولانا سلیم اللہ خان نے مذکورہ شمارہ میں لکھی ہیں۔

اسمیں ترجمہ قرآن شیخ الہند مولانا محمود الحسن خلاصہ تفسیر
مع تسہیل و تلخیص مولانا محمد اشرف علی تھانوی -
جلد اول - سورۃ فاتحہ و بقرہ پر مشتمل ہے
تصنیف مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ابن مولانا
محمد یٰسین -
ناشر ادارۃ المعارف کراچی ۱۴
اور اسکی طباعت پہلی دفعہ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ
مطابق جولائی ۱۹۶۹ء جاوید پریس کراچی سے ہوئی
ابتدا میں گیارہ صفحات پر تفصیلی فہرست مضامین شامل ہیں
اسکے بعد مفتی صاحب کا تمہیدی مضمون ہے
جلد اول کے ۶۳۵ / ص ہیں
معارف القرآن کی خصوصیات و التزامات کے ذیل میں
مولانا لکھتے ہیں -

(۱) علمی اصطلاحات اور فنی مباحث سے عوام الناس کی خاطر حتی الامکان احتراز کیا گیا ہے۔
(۲) سلف صالحین کی تفسیروں پر اعتماد کیا ہے اور حوالہ بھی دے دیا ہے
(۳) بعض مستند لطائف و معارف بھی بیان کر دیئے ہیں اسلئے کہ عوام کا دل و دماغ انسے جلد نصیحت حاصل کرتا ہے۔
(۴) ترجمہ قرآن متن میں شیخ الہند کا ہے
(۵) خاص خاص لغات بھی حل کر دیئے ہیں۔
(۶) ترجمہ کے بعد مکمل تفسیر و تشریح سے پہلے آیت کا خلاصہ مضمون لکھ دیا گیا ہے
(۷) آخر میں آیات مندرجہ سے متعلق احکام و مسائل بیان کر دیئے
(۸) بعض عصر حاضر کے مسائل کو نمایاں کر کے بیان کیا ہے

۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۳ء جولائی میں مکمل تصنیف ہوئی
۱۹۶۹ء میں چھپ کر شایع ہوئی (۱)

---

(۱) معارف القرآن ج / ۱ ، قرآن کریم کے اردو تراجم ڈاکٹر احمد خان ص / ۳۲۶
اکابر علماء دیوبند ص / ۱۷۰ ، ماھنامہ تجلی دیوبند نمبر مارچ ۱۹۸۰ ص / ۲۱۹
علماء دیوبند اور اردو ادب ص / ۱۵۵ ،

تفسیری انداز یہ ہے -

(۱) پہلے اس متعلقہ سورت کے فضائل بعر سبب نزول بیان کرتے ہیں

(۲) اسکے بعد باعتبار مضمون چند آیات درج کرتے ہیں اور ساتھ ہی اسکا ترجمہ بیان کرتے ہیں۔

(۳) اسکے بعد خلاصہ تفسیر حل لغات اور ربط قرآن اسکے متعلقات، معارف و مسائل کے عنوان سے فقہی مسائل، باقاعدہ عنوان لگا کر تفصیلاً بیان کرتے ہیں مثلاً آیات طلاق کے ماتحت کہیں اجمالاً کہیں تفصیلاً تمام احکام طلاق بیان کردیئے اسیطرح آیت ربا کے ماتحت تمام احکام بیان کردیئے

جلد دوم - سورۃ النساء ، سورۃ آل عمران پر مشتمل ہے جلد دوم میں یہ التزام کیا ہے کہ ترجمہ متن قرآن کے نیچے دکھا

اور اسیطرح اسمیں حضرت تھانوی کا بھی مکمل ترجمہ مع خلاصہ تفسیر لیا گیا ہے ابتدا میں ۹ صفحات پر مشتمل فہرست مضامین ہیں ۶۲۸/صفحات ہیں ۲

جلد سوم . سورہ مائدہ انعام اور اعراف کی ۹۳ آیات پر مشتمل ہے طبع اول ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مئی مطابق ۱۹۷۱ء مجری مطبع جاوید پریس کراچی ناشر ادارہ المعارف فہرست چھ صفحات پر مشتمل ہے مجموعی ۶۳۹/صفحات ہیں ۳

نوٹ: = طبع ثانی میں اضافات ہوئے اور نئی کتابت کی گئی متن قرآن کے نیچے ترجمہ لکھ دیا گیا ترجمہ اور توضیح کو بریکٹ کے ذریعے واضح کیا گیا ہے اور آغاز جلد اول میں مقدمہ مولانا تقی عثمانی بڑھا دیا گیا ہے (اور علوم القرآن کے اس مقدمہ پر الگ تبصرہ ہے تقی عثمانی کے ذیل میں دیکھئے) .

---

۱ معارف القرآن ج/۲ ۲ معارف القرآن ج/۳
تعارف قرآن ص/۳۱۵ ، اردو میں تفسیری ادب ص/۳۲۱
C.H.Q.D.604

جلد چہارم:
بقیہ سورہ اعراف، انفال، توبہ، یونس، ہود پر مشتمل ہے
صفر ۱۳۹۱ھ اپریل ۱۹۷۱ء طبع ہوئی جاوید
پریس سے ادارۃ المعارف کراچی سے نشر ہوئی مجموعی
نمبر ۶۸۰/صفحات ہیں [۱]

جلد پنجم۔
سورہ یوسف، رعد، ابراہیم، حجر، نحل، بنی اسرائیل
کہف پر مشتمل ہے طبع اول صفر ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۹۷۲ء
۱۵ صفحات پر مشتمل فہرست مضامین ہے
۶۵۲/ص (۱۳۹۰ھ میں یہاں تک مولانا نے مکمل کر دیا تھا) [۲]

جلد ششم۔
سورہ مریم سے سورہ روم تک پر مشتمل ہے
طبع اول رمضان ۱۳۹۲ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۲ء میں ہوئی نو صفحات
پر مشتمل فہرست مضامین ہیں
۷۵۶/ص ہیں (۱۳۹۱ھ میں تصنیف سے فارغ ہوئے) [۳]

جلد ہفتم۔
طبع اول ۱۳۹۳ھ ربیع الاول مطابق ۱۹۷۳ء اپریل
مطبع مشہور آفسٹ پریس کراچی، ناشر ادارۃ المعارف
کورنگی۔ فہرست مضامین ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے
سورہ لقمان سے تا ختم سورۃ الاحقاف
۸۱۶/ص ہیں۔ [۴]

جلد ہشتم۔
از سورہ محمد تا آخر قرآن طبع اول ۱۳۹۳ھ
فہرست مضامین ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس جلد
کے ۸۵۶/ص ہیں۔ [۵]
مفتی صاحب چونکہ مفتی اعظم تھے اس لئے فقہی مسائل اور فقہیہ کا غالب
ہے اور کسی حد تک شیخ کی آرزو کی تکمیل ہے
یہ عوام، علماء، طلباء سب کیلئے یکساں مفید ہے خاص کر جمعہ کی تقریر کیلئے

---

[۱] معارف القرآن ج/۴ [۲] ایضاً ج/۵ [۳] ایضاً ج/۶
[۴] ایضاً ج/۷ [۵] ایضاً ج/۸۔ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/۵۵۴
مزید دیکھئے۔ فضلاء دارالعلوم اور ان کی قرآنی خدمات ص۔ ثناء الہدیٰ ص/۴۸۔
قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۶۴۔ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۰۳، ص/۲۲۹
الجمعیۃ دیوبند نمبر ۱۹۶۰ء ص/۱۳۵۔ الرشید دیوبند نمبر ص/۵۸۲

قرآن میں نظام زکوٰۃ -

یہ رسالہ "قرآن میں نظام زکوٰۃ" حضرت مولانا مفتی اعظم
پاکستان محمد شفیع رحمہ بانی دارالعلوم کراچی کا ہے
فروری ۱۹۶۳ء میں پہلی بار صدیقی انٹرنیشنل پریس سے
چھپ کر مکتبہ دارالاشاعت سے شائع کیا
۱۱۵ صفحات ہیں -

مفتی صاحب خود اپنی کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں اسلام
میں نظام زکوٰۃ یا قانون زکوٰۃ کا نام جس مستقل مفصل
کتاب کو چاہتا ہے ۔ زیر نظر کتاب اس انداز کی نہیں
بلکہ معارف القرآن کے ضمن میں جو تحریر ہوئی ہے اسکا یہ
حصہ ہے لیکن لوگوں کا اصرار تھا کہ مستقل شائع کیا
جائے تو اسمیں کچھ ترمیم اور اضافہ کے ساتھ اسکو شائع کر دیا ہے
لیکن عام جزئی مسائل چونکہ اسمیں درج نہ تھے لہذا
لوگوں کیلئے اسکو مفید بنانے کی خاطر آخر میں مولانا ظفر احمد
عثمانی کے رسالہ احکام زکوٰۃ کا الحاق کر دیا ہے
مستقل تصنیف تو مصنف کی منشا کا نتیجہ ہوتی ہے
اور اسمیں ایسا نہیں بلکہ الفاظ قرآن کریم کے تابع جسقدر استخراج
مسائل و فوائد حاصل ہوئے صرف وہی لکھے گئے ہیں
سب دو تین آیتیں سورۃ توبہ کی ہیں ایک میں مصارف
زکوٰۃ ایک میں انتظام زکوٰۃ کا ذکر ہے (۱) -

(۱) مقدمہ قرآن میں نظام زکوٰۃ

علامہ سید محمد یوسف بنوری

م ۱۷/ اکتوبر ۱۹۷۷ء ۱۳۹۷ھ

آپ حضرۃ مولانا سید محمد زکریا بن میر مزمل شاہ بن میر احمد
شاہ بنوری " کے گھر ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء
مہابت آباد میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب
ماموں اور علاقہ کے علماء کے علاوہ علماء کابل سے پڑھیں
اعلیٰ تعلیم کیلئے ۱۳۴۵ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا
دو سال میں موقوف علیہ کی تکمیل کر کے امام العصر علامہ سید
محمد انور شاہ کشمیری ؒ سے دورہ حدیث پڑھکر سند حاصل کی
۱۹۳۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان درجہ
اول میں پاس کیا ، جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (سورت)
میں تدریس کا آغاز کیا ۔ حضرت شاہ صاحب کے وصال کے بعد
آپ اس ادارہ کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث رہے
۱۳۵۷ھ میں مجلس علمی ڈابھیل کی طرف سے ، مصر ،
یونان ، ترکی ، اور حجاز مقدس کا سفر کیا اس سفر میں
آپ نے بڑی بڑی علمی شخصیتوں سے ملاقاتیں کیں اور ان سے
استفادہ کیا ۔ دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالٰہیار ۱۹۵۱ء میں
اس ادارہ کے شیخ التفسیر اور شیخ الحدیث ہو کر تشریف لائے
تین سال بعد مستعفی ہو کر کراچی تشریف لے آئے
مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی [illegible] میں بنیاد رکھی آپ
اس ادارہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث ۔ (اب اس کا نام جامعۃ العلوم الاسلامیۃ ہے)
آپ اردو ، پشتو ، فارسی ، اور عربی ، چاروں زبانوں
کے ادیب اور شاعر تھے ۔ بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں
آپ نے کراچی میں مجلس علمی کے نام سے بھی ایک ادارہ قائم کیا ہے

م مشاہیر علماء ج/۱ ص/۴۳۵

آپ مولانا اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز تھے اور مولانا محمد شفیع صاحب سے بھی خلافت حاصل تھی۔

آپ نے مصر، بیروت، شام، حجاز، عراق، اور افغانستان وغیرہ کے سفر کئے
مصر میں علماء دیوبند کا سب سے پہلے آپ نے تعارف کرایا۔ علامہ طنطاوی مصری صاحب کی تفسیر طنطاوی پر آپ نے مصنف کے روبرو نقد و تبصرہ کیا
جس سے خود مصنف متاثر ہوئے اور بہت سی تنقیدات کو انصاف پسندی کے ساتھ انہوں نے قبول کیا
وصال۔ آپ ۱۵ر اکتوبر اسلامی مشاورتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے اسلام آباد آئے ہوئے تھے اور پیر کی صبح ۱۷ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کو

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ کراچی میں دفن ہوئے

تصنیفی خدمات۔

(۱) یتیمۃ البیان فی مشکلات القرآن (عربی) (مطبوعہ دہلی)
یہ مقدمہ مشکلات القرآن کا ہے

(۲) مقدمہ عقیدۃ الاسلام بنزول عیسٰی علیہ السلام مطبوعہ کراچی (۱۳۷۱ھ)

۳۔ مقدمۃ لغات القرآن لشیخ حماد اللہ

C.H.Q. P/602 ھ

ماہنامہ بینات بنوری نمبر ص/۹ ص/۱۲ ص/۸۱۵ ماہنامہ تجلی دیوبند نمبر ص/۲۲۳
شخصیات سرحد ص/۲۲۱
الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/۲۲۴ مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند ص/۱۰۲
مشاہیر علماء ج/۲ ص/۶۲۵ جمعیت علماء ہند ج/۱ ص/۲۲، ج/۲ ص/۸۵
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/۱۶۲ علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص/۳۸۱
المقدمات البنوریہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختار

مولانا عبداللہ بہلوی

م ۱۳۹۶ھ ۲۰ محرم ۱۹۷۶ء یکم جنوری

مولانا عبداللہ بن مولانا محمد بن مولانا نور محمد یکم رمضان ۱۳۱۲ھ
کو بہلی شریف تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم
دیوبند میں داخلہ لیا:
تین دن شیخ الہند مولانا محمود حسن سے پڑھا پھر وہ سفر
حجاز پر روانہ ہوگئے تو پھر علامہ محمد انور، علامہ شبیر احمد عثمانی
اور مولانا میاں اصغر حسین سے دورہ حدیث پڑھ کر ۱۳۳۲ھ
میں فراغت حاصل کی فراغت کے بعد مولانا حسین علی ساکن واں
بھچراں ضلع میانوالی اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی (لاہور)
سے مکمل تفسیر قرآن پڑھی ۱۳۳۵ھ میں مدرسہ مظہر العلوم
بہلی میں تدریس شروع کی اور آخر وقت تک پڑھاتے رہے
آپ کے تلامذہ ہزاروں ہیں آپ کی ایک درجن سے زیادہ تصانیف ہیں
اور زیادہ تر مطبوعہ ہیں
آپ کو کئی بزرگوں سے چاروں سلسلوں میں بیعت کرنے کی اجازت
حاصل تھی ان میں سے مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا ذکریا کاندھلوی،
مولانا امیر دامانی، مولانا فضل قریشی شامل ہیں
آپ کے بہت مرید اور ۱۶ خلفاء ہیں
آپ کا ۲۰ محرم یکم جنوری ۱۹۷۶ء رات ۹-۳۰ بجے وصال ہوا
اولاد میں آپ کے دو فرزند مولانا عبدالحق اور مولانا عبدالعزیز
دینی خدمات میں مشغول ہیں۔

تصنیف

(۱) تفسیر قرآن - یہ گیارہ پاروں کی تفسیر ہے اور عنقریب طبع ہونے والی ہے۔
(۲) آپ کی تصانیف میں ایک فوائد القرآن بھی ہے جس میں قرآنی اصطلاحات
بیان کی گئی ہیں اور یہ مطبوعہ ہے
(۳) تفسیر سورۃ الفاتحہ (الکلمات الراجحہ فی تفسیر سورۃ الفاتحۃ) (فارسی) ط

ط علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/۹۹
تعارف قرآن ص/۳۵۲ تذکرہ علماء پنجاب ج/۱ ص/۳۲۸ موصوف کی ۲۴/کتابیں تصنیف کی ہیں

۲۲۹

قاری محمد شریف

م ۱۳۹۸ھ — ۱۹۷۸ء م

محمد تقی الاسلام لاہور کے بعد کراچی میں تجوید کا چرچا ہوا تو سیٹھ محمد یوسف نے
کراچی میں آپ کے زیر نگرانی مدرسہ قائم کیا
اور مسجد نور میں یہ مدرسہ قائم کیا گیا

تقسیم ملک سے پہلے لاہور میں اگرچہ اور بھی کئی جگہ قرآن مجید حفظ کرایا جاتا تھا مگر چینیاں والی مسجد میں تجوید کا جتنا اہتمام تھا وہ اور کہیں نظر نہیں آتا تھا

بعد میں حضرت قاری فضل مسجد چینیاں والی سے علیحدہ ہوکر مسجد نور موتی بازار لاہور میں تشریف لے آئے
مدرسہ کا نام مدرسہ تجوید القرآن مقرر ہوا
اور حضرت کو لیکر لاہور پہنچے مسجد نور ہی میں شعبہ تجوید کا شاندار افتتاح ہوا پورے لاہور بلکہ پورے پاکستان میں مدرسہ تجوید القرآن واحد ادارہ ہے جس میں سب سے پہلے مستقل شعبہ کی حیثیت سے درجہ تجوید کا قیام عمل میں آیا ہے اور یہی وہ ادارہ ہے جس میں سب سے پہلے علم تجوید کے بیرونی طلبہ کو داخل کیا گیا

- اس مدرسہ کی تخلیقی نمایاں اور اہم صفات -

(۱) سب سے پہلے شعبہ تجوید کا مستقل حیثیت سے قیام عمل لایا گیا
(۲) تجوید کیلئے بیرونی طلبہ کو امدادی داخلہ دیا گیا
(۳) تجوید کے بیرونی طلبہ اور حفظ کے امدادی طلبہ کو نقدی کی صورت میں وظیفہ دینے میں سب سے پہلے پہل اسی مدرسہ نے کی
(۴) رمضان المبارک راتوں میں جا بجا قیام (شبینوں) کی سنت اسی مدرسہ سے جاری ہوئی

چند ہی سالوں میں کام کے اضافہ کی وجہ سے مدرسین کرام کی تعداد بائیس ۲۲ تک پہنچ گئی تھی اور پڑھنے والوں کی تعداد ساڑھے چودہ سو سے تجاوز ہوچکی تھی

تاریخ وفات: ھو اھل التقوی و اھل المغفرۃ سے ۱۳۹۸ھ نکالی ہے

قاری محمد شریف مصنفہ قاری محمد تقی الاسلام دھلوی مکتبۃ القراءۃ لاہور طبع اول ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۲ تا ۷۱

حضرت کی وصیت کے مطابق آپ کی نماز جنازہ حضرت قاری حافظ محمد رفیع صاحب مہتمم مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور نے پڑھائی —

تصنیف

(۱) التبیان فی ترتیل القرآن: (اردو)

یہ کتاب تین بڑی جلدوں میں ہے اس کتاب میں تجوید اور اس کے جملہ متعلقات پر سیر حاصل بحث کی ہے اور مسائل کی اتنی تحقیق کی ہے کہ جس سے زیادہ شاید ہی ممکن ہو

افسوس صد افسوس کتاب کی تکمیل میں حضرت کی علالت اور دیگر اعذار مانع رہے

دعا کیجئے کہ حضرت کی یہ محنت شاقہ کسی طرح منظر عام پر آ جائے

(۲) زینت القرآن: (اردو)

اس کتاب میں اسکولی بچوں کیلئے تجوید کے ضروری مسائل نہایت سادہ انداز میں بچوں کی زبان میں بیان کیے ہیں

یہ کتاب صوبہ سرحد کے اسکولوں میں داخل نصاب ہے

(۳) المقدمۃ الشریفیہ فی شرح المقدمۃ الجزریہ (اردو)

حضرت نے حسب عادت اس شرح میں بھی انداز بیان اور ترتیب نہایت عجیب وغریب رکھی ہے اور کتاب کے وہ حل طلب مقامات جن پر خلاف پڑا رہا حضرت شارح نے محققانہ انداز میں نقاب کشائی فرمائی ہے

مگر از حد افسوس کہ حضرت کی علالت کی وجہ سے کتابت شدہ کاپیاں زیادہ دیر پڑی رہیں جس کی وجہ سے طباعت صاف نہ ہو سکی عنقریب آفسٹ میں نہایت عمدہ شکل میں نئی طباعت ہونے والی ہے [۱]

---

[۱] سوانح قاری محمد شریف ص ۳۲ تا ۷۱

۴- توضیحات مرضیہ شرح فوائد مکیہ (اردو)

فوائد مکیہ فن تجوید کی معروف و مشہور کتاب ہے جو کہ ہر جگہ
داخل نصاب ہے کتاب انتہائی مختصر ہے
مبتدی طلبہ تجوید کیلئے زمانہ حال کے مطابق اسکی شرح از حد
ضروری تھی حضرت رح نے حسب عادت اس شرح میں بھی
جدت پیدا کی اور تحقیق طلب مباحث سے نقاب کشائی کی ہے
ہر خاص و عام کے لئے مفید شرح ہے

۵- ایضاح البیان حاشیہ جمال القرآن (اردو)

سب کو معلوم ہے کہ جمال القرآن تجوید کا مشہور اور ابتدائی
رسالہ ہے حضرت نے طلبہ کی ابتدائی استعداد کو
ملحوظ رکھتے ہوئے وضاحت طلب مقامات پر عام
فہم اور سادہ انداز میں حاشیہ لکھا ہے اور مشکل مباحث
سے کلیۃً احتراز فرمایا ہے مبتدی طلبہ کیلئے بہت مفید ہے

۶- اشرفی قرآنی قاعدہ - (اردو)

بچوں کیلئے قاعدہ مرتب فرمایا ہے حضرت نے حسب عادت
اس میں بھی بہت جدت پیدا کی ہے اور بچوں کی
ابتدائی اور بنیادی تعلیم کو آسان سے آسان تر اور
اس قاعدہ کو بچوں کیلئے مفید سے مفید تر بنانے کی کامیاب
کوشش کی ہے

۷- مکمل قرآنی قاعدہ =

حضرات معلمین کیلئے مکمل رہنما اور دستور العمل ہے۔ ۱

---

۱ سوانح قاری محمد شریف ص/ ۳۲ تا ۷۱

٨- المقدمة الجزریۃ مع رسالہ تحفۃ الاطفال (اردو) سلیمان الجمزوری
محمد بن الجزری -
مع ترجمہ قاری محمد شریف صاحب ۱۳۹۸ھ
بانی مدرسہ دار القراء 5 بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
۲۹/ اپریل ۱۹۷۷ء سب مکمل ہے

٩- قواعد تجوید القرآن مع طریقہ تعلیم الصبیان (اردو)
مؤلف قاری محمد شریف صاحب متوفی ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ اکتوبر ۱۹۸۸ء
ناشر مکتبہ القراء ماڈل ٹاؤن لاہور
قرآن حکیم کے معلمین کیلئے ایک بہترین مختصر ایک کامل اور مکمل دستور العمل ہے
جسمیں اساتذہ کو تفصیلی بتلایا گیا کہ بچوں کو قرآن اور تجوید
کس طرح سمجھا کر پڑھانا چاہئے گویا اساتذہ کیلئے ایک گائیڈ بک ہے
طبع ۱۴۰۳ھ/ مطبوعہ ۱۹۸۳ء

١٠- سبیل الرشاد فی تحقیق تلفظ الضاد (اردو) قاری شریف صاحب
مطبوعہ موجود ہے جسمیں دعوۃ الی راہ آئمہ قراءات کے
اقوالات کی روشنی پر مرتب کی گئی ہے -

۱۱ — **معلم التجوید للمتعلم المستفید** - (اردو)

یہ مولانا قاری حافظ محمد شریف خطیب سٹی اسٹیشن مسجد نے
۱۳۷۷ھ میں ۱۰ جمادی الآخر بروز چہار شنبہ شام سات
بج کر پچیس منٹ پر مطابق ۱۹۵۸ء کو مکمل کی۔
اور مدرسہ تجوید القرآن کوچہ کنز گراں موتی بازار
لاہور سے شائع کیا۔
اس کتاب کے بارے میں علمائے کرام کی آراء پیش خدمت ہے
قاری عبدالمالک صاحب دہلوی فرماتے ہیں میں نے اکثر جگہ سے
اس کتاب کو دیکھا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ موجودہ ادوار
میں جتنے تجوید کے رسائل ہیں یوں تو سب ہی بہتر و نافع ہیں
لیکن اس رسالہ میں مؤلف نے تجوید کے جملہ مسائل کو
نہایت کاوش کے ساتھ عمدہ اور سلیس انداز میں سمجھانے
اور ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے جس سے معمولی
استعداد کا بھی طالب علم با آسانی سمجھ سکتا ہے نیز تجوید
کے تمام مسائل متفق و مختلف سے نہایت احتیاط کے ساتھ
لیے گئے ہیں۔ پھر ہر مسئلہ کو سوال بنا کر جواب کی صورت
میں اس کی وضاحت کی۔ جس سے مسائل کو یاد کرنے میں
آسانی ہوتی ہے اس رسالہ کو سمجھ کر پڑھ لینے کے بعد دیگر
رسالوں کے پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔
قاری فتح محمد صاحب فرماتے ہیں میں نے اس کتاب کی فہرست اول
سے آخر تک غور سے سنی اور چند مضامین تفصیلاً سنے بحمداللہ
جامع پایا اور طرز بیان بھی عجیب ہے — ۱؎

۱؎ معلم التجوید للمتعلم المستفید

اس کے علاوہ قاری محمد سلیمان شیخ القراءۃ مظاہر العلوم
سہارنپور اور قاری محب الدین الہ آبادی قاری خدا بخش
قاری مفضل کریم ۔ قاری محمد حسن ، قاری عبدالمعبود وغیرہ
کی تقاریظ بھی ہیں ۔ یہ کتاب ایک مقدمہ پانچ ابواب
اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے کتاب کا آغاز علماء کی
تقاریظ سے ہوتا ہے پھر اغلاط کی فہرست ہے اس کے بعد
مصنف کا مقدمہ کتاب ہے جسمیں ایسے مسائل بیان کئے ہیں
جنکا جاننا ایک قاری و مقری کیلئے ضروری ہے اسکے بعد پہلے باب
میں تجوید کی تعریف اسکی غرض وغایت بیان کی دوسرے باب
میں حروف کے مخارج اور صفات وغیرہ بیان کیں تیسرے
باب میں مد کے سوا باقی صفات اظہار ادغام وغیرہ بیان کیں
اور چوتھے باب میں حرکات اور انکی ادا وغیرہ پانچویں میں
وقف اور اعادہ وغیرہ کے مسائل بیان کئے پھر خاتمہ میں آداب
تلاوت اور لہجہ کا بیان ہے آخر میں مضامین کی فہرست ہے
یہ تصنیف دو سو آٹھ (٢٠٨) صفحات پر مشتمل ہے ١
اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت عام فہم اور سوال جواب کے
انداز میں ہونا ہے غالباً اس طرز کی اردو میں یہ پہلی کتاب ہے
اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں یہ جدید طرز ہے اور کامیاب
طریقہ ہے البتہ اس کتاب کا نام عربی ہے حالانکہ کتاب اردو کی ہے
ہمارے برصغیر کے علماء عموماً اس غلطی کے مرتکب ہوتے رہے ہیں

---

١ معلم التجوید للمتعلم المستفید

: مولانا محمد طفیل فاروقی -

۱۹۷۹ ۱۰/شعبان ۱۳۹۹ھ

آپ ۱۹۰۷ء کو سمنہ پٹیالہ میں پیدا ہوئے
میٹرک کرنال سے پاس کر کے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ لیا
فراغت کے بعد دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور امام العصر
مولانا محمد انور کشمیری اور دیگر اساتذہ سے تکمیل کی مولانا
محمد علی جوہر سے بھی رابطہ رکھا
اپنے وطن میں دینی خدمات انجام دیتے رہے ۱۹۸۸ء
میں کراچی میں قیام کیا ایک ماہ نامہ الیقین جاری کیا
جو انگریزی، عربی، اور جرمن زبان میں شائع ہوتا ہے
ایک ادارہ دار التصنیف کے نام سے قائم کیا
جو علمی خدمات میں مصروف عمل ہے اس ادارہ
مولانا محمود حسن شیخ الھند کا ترجمہ قرآن مجید مع
فوائد جرمنی سے نہایت خوبصورتی کے ساتھ چھاپ کر
عام کیا ہے ۱۰/شعبان ۱۳۹۹ھ کو کراچی میں انتقال ہوا

تصنیف

قرآن پاک کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے حاشیہ پر ضروری
تفسیری نوٹس بھی دیئے گئے ہیں۔

ط علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/۸۴

م

مولانا محمد مدنی صاحب

۱۹۷۹ء ۱۳۹۹ھ

مولانا مدنی گاؤں مرحوم بنبھورہ تحصیل ہالہ ضلع حیدر آباد کے باشندے تھے تیرہ سال کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے بعد بمبئی کے راستے مکہ مکرمہ چلے گئے اور مکے کے شیخ الاسلام کے پاس رہ کر تربیت و تعلیم حاصل کی کچھ عرصہ آپ نے مدینہ منورہ میں بھی تعلیم حاصل کی اس کے بعد بیت اللہ شریف کے جوار مسجد حرام میں سالہا سال تدریس میں مشغول رہے بعد علامہ عبیداللہ سندھی رہ کے حکم سے سندھ میں واپس تشریف لائے اور مدرسہ دارالرشاد پیر جھنڈا میں درس دیتے رہے اس کے بعد سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی میں عربی کے استاذ رہے مولانا محمد مدنی نے ۱۹۷۹ء میں ... انتقال کیا۔

تصنیف

— ترجمہ قرآن (سندھی)

مولانا مرحوم کو قرآن مجید کا سندھی میں ترجمہ کرنے کا شوق پیدا ہوا لہٰذا سالہا سال عربی، تفاسیر اور لغات کا مطالعہ کرنے کے بعد بڑے انہماک سے ترجمہ شروع کیا۔ علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی کے بقول بعض وقت آپ کو ترجمہ لکھتے ہوئے پوری رات گذر جاتی تھی اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ با محاورہ ترجمے کے ساتھ قرآن مجید کا کوئی لفظ ترجمے کے بغیر نہیں چھوڑا گیا بعض مقامات پر ترجمہ کی رو سے بعض مشکل تفسیری مسائل کا حل بھی کیا گیا ہے اس ترجمے کی دوسری خوبی یہ ہے کہ حاشیے پر شاہ ولی اللہ رحمہ کے تفسیری نوٹ بنام فوائد فتح الرحمٰن فارسی کا سندھی میں ترجمہ مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب کی طرف سے درج کیا گیا ہے یہ سعادت صرف سندھی زبان کو حاصل ہے کہ اس میں یہ ترجمہ ہوا ہے۔[2]

---

[1] ...ماہی فکر و نظر ۱۹۸۹ء جنوری ص/ ۳۱ اور تعارف قرآن ص/ ۳۳۷ ۔ ایضاً بحوالہ سابق ۳۱/۳(۲)

[2] ایضاً حوالہ ... فتح الرحمٰن کے لیے مزید دیکھیے

اسی جلد میں غلام مصطفیٰ قاسمی کی سوانح۔

C.H.Q. P. 608

یہ قرآن مجید تقریباً ۱۵ مرتبہ چھپ چکا ہے اور حمائل سائز آمنٹ میں بھی چھپا ہے
اس کثرت سے اتنے ایڈیشنوں کا ختم ہونا مقبولیت کی علامت ہے
اس ترجمہ کے لئے فارسی حواشی فتح الرحمٰن کو سندھی میں ترجمہ کرنے کا کام مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کے حوالہ کیا گیا تھا
آپ نے عمدہ ترجمہ کر کے اسے اسی ترجمہ کے حواشی پر تحریر کر کے شائع کیا ہے

امیر الدین مہر لکھتے ہیں

مولف کی یہ مختصر تفسیر ہے جو انہوں نے قرآن مجید کے حاشیے پر لکھی ہے حاشیہ زیادہ تر شاہ ولی اللہ کے فلسفے اور تفسیری نکات پر مشتمل ہے مرحوم نے بہت عمدہ طریقے سے آسان سندھی میں شاہ صاحب کے مشکل مسائل کو بیان کیا ہے
یہ ترجمہ و تفسیر ۱۹۳۱ء میں لیتھو میں چھپی، بعد ازاں دوبارہ نئی اصلاح کر کے شائع کی گئی جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی ہے ۱

۲۔ تفسیر قرآن (سندھی) یہ تفسیر بقول مولانا مدنی کے انہوں نے مکہ میں لکھی ہے اور مکمل ہے یہ پہلے مذکورہ ترجمہ کے ساتھ چھپنے والی تفسیر سے الگ مستقل تفسیر ہے کچھ حصے شائع ہوئے ہیں

۲۔ ترجمہ و تفسیر ۲۶ پارہ فقط

امیر الدین مہر لکھتے ہیں

یہ ترجمہ و تفسیر پارہ ۲۶ پارے کی ہے جو ڈبل سائز کے ۱۰۵ صفحے پر مشتمل ہے یہ شیام آرٹ لیتھو ورکس لمیٹڈ کراچی میں چھپی مولانا اس پارے میں لکھتے ہیں اس موجودہ تفسیر میں میں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ نقلی دلیلوں کو عقلی رنگ میں پیش کیا جائے تاکہ قرآن مجید سمجھنے میں کوئی اشکال نہ رہے اور ہمارے نئے روشن خیال نوجوانوں کی دلچسپی کا باعث بنے اس عاجز نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورے قرآن مجید کی تفسیر کا مسودہ ۳

۱۔ سہ ماہی فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ء ص/۱۰۶ ۲۔ ایضاً ص/۲۷
۳۔ مقدمہ تفسیر ہاشمی ص/۲۰

C. H. Q. P/608

مکۃ المکرمہ (زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً) میں دیکھ کر اس طرز
پر تیار کیا ہے ——— امیر الدین مہر مزید لکھتے ہیں

۲۔ ترجمہ و تفسیر پارہ ۲۶، ۲۷، از حنیف مہرانی -

یہ ان دو پاروں کی الگ الگ تفسیر ہے اور علیحدہ علیحدہ طبع شدہ ہے ۲۸ پارے کی تفسیر ڈبل سائز کے (۱۲۲) صفحات پر مشتمل ہے یہ تفسیر شاہ ولی اللہ کے فلسفے کے مطابق لکھی گئی ہے اور نقلی دلائل کو عقلی رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے

سال طباعت ۱۳۵۸ھ ہے[1]

بقول ڈاکٹر فیوض الرحمن پندرہ پاروں کی تفسیر شایع ہو چکی ہے لکھتے ہیں
تفسیر قرآن (سندھی) یہ آخری پندرہ پاروں کی سندھی تفسیر ہے[2]

۱۔ سہ ماہی فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ء ص ۲۷

۲۔ تعارف قرآن ص ۳۳۷

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب

م ۲۶/مئی ۱۹۸۰ء ۱۱/رجب ۱۴۰۰ھ

دریہ نزد حضرو ضلع اٹک میں ایک زمیندار
گھرانہ میں پیدا ہوئے جو قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتا ہے
آپ کا نام ابتداء میں غلام خان رکھا گیا بعد میں
شاہ عبدالقادر رائے پوری رح نے ... غلام اللہ خان
رکھا
آپ کے والد ماجد کا نام ملک فیروز خان (نمبردار تھا)
خاندانی اعتبار سے علوی تھے
ناظرہ قرآن مجید، اپنے آبائی گاؤں میں پڑھا اور اسکول
کی تعلیم ... نویں جماعت تک حاصل کی
ابتداء ... شیخ مولانا احمد دین کی خدمت میں حاضر ہوئے
صرف و نحو کی تکمیل. ضلع گجرات میں علوم عقلیہ و نقلیہ کی
تکمیل کی ضلع میانوالی میں شیخ کامل مولانا حسین علی رح سے
تفسیر پڑھی. اسی زمانہ میں استاذ محترم کے تفسیری فوائد و نکات
بھی قلمبند کئے -
پھر آپ نے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت بمبئی میں ۱۹۳۳ء میں
علم حدیث کی تکمیل کی. ڈابھیل کے طلباء میں اپنے شیخ
مولانا حسین علی رح صاحب کے طرز پر قرآن مجید کا درس
دیتے رہے اور خصوصی تفسیری فوائد بیان کرتے رہے
اسی دوران آپ دیوبند ... میں بھی رہے
فراغت کے بعد آپ نے تدریسی زندگی کا آغاز ضلع سرگودھا
سے کیا - منطق - فلسفہ - علم ریاضی کا درس دیتے رہے
۱۹۳۱ء یا ۱۹۳۲ء میں آپ راولپنڈی کے ڈینیس ہائی اسکول
کے استاذ کی حیثیت سے مقرر ہوئے -
آپ کی تقاریر اکثر قرآن مجید کی آیات سے لبریز ہوتی تھیں ط۱

ط۱ البلاغ صفر ۱۴۰۱ھ مطابق دسمبر جنوری ۱۹۸۰ء
مشاہیر علماء ج ۱/ ص ۳۲۱

انتظامیہ مسجد پرانا قلعہ نے خطابت کی پیشکش کی
آپ نے فرمایا کہ میں فی سبیل اللہ قرآن کی خدمت
کروں گا۔
آپ نے ۱۹۲۰ء میں مسجد پرانا قلعہ میں ہی دارالعلوم تعلیم القرآن
کی بنیاد رکھی عرصہ تک دارالعلوم میں تفسیر، حدیث،
فقہ، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، ریاضی، ادب، علم معانی
صرف و نحو پڑھاتے رہے۔
اسی دارالعلوم میں ناظرہ حفظ و تجوید و قرأت کے علاوہ تمام
درس نظامی بمع دورۂ حدیث اور شعبہ دارالافتاء قائم ہے
اس کے بعد اپنے آبائی گاؤں میں اپنی ذاتی اراضی تقریباً
پانچ کنال کے قطعے میں ایک مسجد تعمیر کرائی اور اس کے
ساتھ مدرسہ دارالعلوم حسینیہ قائم کیا جس میں عرصہ
تک قرآنی درجات کے علاوہ موقوف علیہ تک
درس نظامی کے اسباق ہوتے رہے
بعدازاں اپنے آبائی ضلع کے صدر مقام اٹک سابق کیمبلپور
شہر میں اپنی جیب خاص سے پانچ کنال اراضی خریدی اور
وہاں ایک جامع مسجد اور مدرسہ جامع اشاعت العلوم کی
بنیاد رکھی جو چند سالوں میں ہی مکمل ہو گیا اور اسی ادارہ
کے صحن میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا
اس مدرسے میں بھی ناظرہ حفظ و تجوید و ترجمہ درس نظامی پڑھایا جاتا ہے
آپ نے تحریک آزادی میں مجلس احرار الاسلام و جمعیت
علماء ہند کے موقف کی تائید فرمائی
۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں مرکزی رہنما تحریک ختم نبوت کی
حیثیت سے کام کیا
۱۹۷۷ء میں نظام اسلام کی تحریک چلی راولپنڈی میں اس تحریک کا
مرکز آپ کا ادارہ تھا

---

(۱) ماہنامہ البلاغ صفر ۱۴۰۱ھ
مشاہیر علماء ج/۱ ص/ ۳۷۱

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں چٹاگانگ سے
خیبر تک دورہ کر کے جہاد کی اہمیت کو واضح کر کے
قوم کو بیدار کیا اور اپنے اثر و رسوخ سے کئی لاکھ روپے
چندہ جہاد فنڈ کیلئے فراہم کیا۔
مئی ۱۹۷۹ء میں آپ انگلینڈ تشریف لے گئے
چالیس مقامات پر توحید و سنت کی اشاعت میں خطاب فرمایا
حرم شریف میں ایک ماہ تک آپ نے قرآن مجید کا درس
دیا جس کے تمام انتظامات وزارت امور مذہبیہ سعودیہ عربیہ
نے کئے تھے۔
شیخ موصوف نے مولانا حسین علیؒ صاحب سے بیعت کی جو اپنے
پیر و مرشد خواجہ عثمان صاحب موسیٰ زئی شریف کے خلیفہ اعظم تھے
بلکہ دلیل طریقت کے یہاں اس دور میں مولانا حسین علیؒ صاحب کو
سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ کا سب سے بڑا شیخ سمجھا جاتا ہے۔
آپ کی وفات کے بعد آپ نے اپنا باطنی اور روحانی تعلق
شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی صاحب رحمۃ سے قائم رکھا
جو آپ کے شیخ موصوف کے خلیفہ اعظم تھے
مسلک: آپ کٹر حنفی اور اہلسنت والجماعت تھے۔
قرآن مجید کے تراجم سے شیخ الہند کا ترجمہ اور حاشیوں میں
شاہ عبدالقادر کا موضح القرآن اور تفاسیر میں مذہب
حنفی کی مستند تفسیر روح المعانی کو پسند فرماتے تھے
آپکے جانشین استاذ الاساتذہ قاضی شمس الدین صاحب ہیں
آپکے معروف تلامذہ - شیخ التفسیر مولانا عبدالغنی۔ مولانا موسیٰ خان صاحب
آپ ۱۹۸۰ / ۲۶ مئی / ۱۱ رجب المرجب ۱۴۰۰
خالق حقیقی سے جا ملے

---

(۱) ماہنامہ البلاغ کراچی صفر ۱۴۰۱ھ مضمون نگار قاری حبیب الرحمٰن
مشاہیر علماء ج ۱/ ص ۳۷۱ سیارہ د
معارف قرآن ص ۲۳۹
روزنامہ جنگ کراچی 25/ اکتوبر ۱۹۹۱ء، 16/ اگست ۱۹۹۱ء

سالانہ دورہ تفسیر

دورہ تفسیر آپ نے اپنے شیخ مولانا حسین علی صاحبؒ سے خصوصی طور پر شیخ موصوف کی اجازت سے پرانا قلعہ میں ہی شروع کر دیا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے جب اپنے شیخ سے اجازت چاہی تو آپ نے بڑے پیارے پنجابی میں فرمایا کہ - انشاء اللہ تمہیں شروع کر برکات ہوسی ،
یہ دورہ تفسیر مولانا مرحوم ہر سال پڑھایا کرتے تھے جس میں تقریباً پانچ صد علماء وفضلاء و طلباء شریک ہوتے تھے آپ کے تلامذہ مشرق بعید براعظم ایشیاء افریقہ اور تمام ممالک اسلامیہ میں کام کر رہے ہیں اور آپ کی طرز پر ملک اور بیرون ملک کئی جگہ دورہ تفسیر پڑھا رہے ہیں
آپ کو دورہ تفسیر سے اس قدر شغف اور لگن تھی کہ آپ فرمایا کرتے تھے میرا یہ سالانہ وظیفہ ہے اور دورہ تفسیر کو اس قدر اہمیت دیتے تھے کہ تین ماہ کی علالت کے بعد مارچ ۱۹۸۰ میں جب آپکو صحت ہوگئی تو آپ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں ایک مدرسے کے سالانہ جلسے میں تشریف لے گئے وہاں جلسہ کے داعی اور منتظم خاص مولانا قاضی عصمت اللہ سے فرمایا کہ میری صحت کیلئے اتنا دعا کرو کہ میں دورہ تفسیر پڑھا لوں ۔
دورہ تفسیر کے دوران یومیہ آٹھ گھنٹے درس فرماتے باوجود اس کے رمضان المبارک میں نماز تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد جو حصہ قرآن مجید کا پڑھا جاتا تھا اس کا خلاصہ بیان فرماتے ۔
ہر سال کی طرح اب بھی دورہ تفسیر آپ کے قائم کردہ دارالعلوم تعلیم القرآن میں مسلسل ہو رہا ہے اس ادارہ سے دس ہزار سے زائد طلبہ استفادہ حاصل کر چکے ہیں ۔(۱)

---

(۱) ماہنامہ البلاغ کراچی صفر ۱۴۰۱ھ
مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۷۱
الرشید دیوبند نمبر ص/ ۶۰۱
اکابر علماء دیوبند ص/ ۳۲۵
تذکرہ علماء پنجاب ج/۱ ص/۲۱۳

تصانیف

(۱) جواہر التوحید - قرآن کی روشنی میں مسئلہ توحید کو خوب واضح کیا ہے
اور علم غیب کا عمدہ رد ہے
(۲) تفسیر بلغۃ الحیران
(۳) تفسیر بے نظیر یہ دونوں آپ نے مولانا حسین علی سے املاء و نقل کیے

(۴) تفسیر جواہر القرآن (اردو) تین جلدیں
افادات حسین علی ترجمہ شیخ الہند محمود الحسن جمع فوائد
موضح القرآن شاہ عبد القادر اور فوائد فتح الرحمن شاہ ولی اللہ
ترتیب اضافہ و حواشی مولانا غلام اللہ خان
مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی
ابتداء میں اکابر علماء کی تصدیقات ہیں اسکے بعد ۲۵/ص پر
توحید باری پر عمدہ مفصل اچھوتے انداز میں نظریہ توحید بیان کیا ہے
مقدمہ کے بعد فہرست ہے اسکے بعد فہرست مضامین ہیں
پھر دوسرا مقدمہ ہے اسمیں اصطلاحات قرآنی بیان کی
ہیں تفسیری انداز یہ ہے کہ ہر آیت کے نیچے ترجمہ حواشی پر تفسیر آسان
اردو محاورہ میں نقل کر دی ہیں اگر حواشی کہیں جگہ زیادہ ہو گئے ہیں
تو انکو اسی جلد کے آخر میں ملحق کر دیا ہے۔
اس تفسیر کی سب سے اہم خوبی علم کلام سے بحث کرتا ہے
جس سے موجودہ دور کی بیشتر تفاسیر خالی ہیں حالانکہ یہی
قرآنی تعلیمات کا اساس ہے
ج/۱ دس پاروں پر مشتمل اس میں ۴۶۰/ص ہیں
ج/۲ " " " " ۴۶۰ تا ۹۱۸/ص میں
ج/۳ " " " " ۹۱۹ سے ۱۴۰۲/ص میں ہے

---

۱ تفسیر جواہر القرآن سے

مولانا فضل الرحمٰن پشاوری

م ۱۹۸۰ء ۴/ محرم ۱۴۰۱ھ

مولانا فضل الرحمٰن بن یحییٰ خان ۱۹۰۱ء میں متھرا، ضلع پشاور
میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی
پھر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور دو مرتبہ
امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری سے دورہ حدیث
پڑھ کر فراغت حاصل کی
فراغت کے بعد آپ نے جامعہ ملیہ دہلی میں شیخ التفسیر
کے منصب پر فائز رہ کر تدریسی خدمات انجام دیں
اور قیام پاکستان تک یہ سلسلہ جاری رہا
پھر اسلامیہ کالج پشاور یونیورسٹی میں استاذ اسلامیات
کے طور پر پڑھاتے رہے یہیں سے ۱۹۶۲ء میں سبکدوش ہوئے
۴/ محرم ۱۴۰۱ھ کو پشاور میں انتقال ہوا۔

تصنیف

۱- تفسیر و ترجمہ سورۃ البقرہ و سورہ آل عمران (اردو) مطبوعہ

۲- ترجمہ قرآن مجید (پشتو) غیر مطبوعہ

ما تعارف قرآن ص ۳۷۹
مشاہیر علماء ج/۲ ص ۵۷۲

حضرت مولنا احتشام الحق صاحب تھانوی

۱۴۰۱ ـــ ۱۹۸۱ م

۱۳۳۳ھ ۱۹۱۵ء

آپ قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر یوپی میں
اپنے مقتدر خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو نسباً صدیقی ہے
آپ کے والد بزرگوار مولانا ظہور الحق بڑے جید
عالم دین تھے۔ عربی کی ابتدائی تعلیم مدرسہ مظاہر العلوم
سہارنپور میں حاصل کی اور ۱۹۳۰ کو دارالعلوم دیوبند
میں داخل ہوئے اور ۱۹۳۷ میں جملہ علوم دینیہ
امتیازی حیثیت کے ساتھ نمبر اول کی سند فراغت حاصل کی
دیوبند سے فراغت کے بعد الہ آباد یونیورسٹی
اور پنجاب یونیورسٹی، دونوں جگہ سے فاضل
و مولوی فاضل پاس کیا۔
مولانا موصوف نے جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں بالخصوص
مرکزی حکومت ہند سے متعلق سرکاری ملازموں میں
تبلیغی کام کا آغاز نئی دہلی میں خواجہ میردرد کی
مسجد سے فرمایا جہاں ہر یومیہ درس قرآن ہوا کرتے تھے
ہر جمعہ کو کونسل چیمبر کے پاس نئی دہلی کی جامع
مسجد میں نماز جمعہ سے پہلے آخری طور مولانا کا خطاب
ہوتا تھا جس میں مرکز کے سرکاری ملازمین کے علاوہ
مرکزی اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے ممبران بڑی تعداد
میں شریک ہوتے جس میں خواجہ ناظم الدین مولانا ظفر علی خاں
مولوی تمیزالدین صاحب سردار عبدالرب نشتر۔ سر عبدالحلیم غزنوی
اور سر عثمان وغیرہ شریک ہوتے تھے
جمعیت علماء اسلام کی تشکیل ہوئی تو حضرت شیخ الاسلام
علامہ شبیر احمد عثمانی کے رفقاء میں شامل ہوئے (۱)

---

(۱) مشاہیر علماء ج/۲ ص/۵
اکابر علماء دیوبند ص/۲۳۸
مولانا احتشام الحق تھانوی ڈاکٹر ابوسلمان ص/۲۶
خطیب الامت سوانح احتشام الحق تھانوی مرتبہ مصنف اکبر شاہ بخاری ص/۴

اور پاکستان بننے سے سات آٹھ روز قبل
حضرت شیخ الاسلام کی رفاقت میں کراچی تشریف لائے
اور جیکب لائن کی جامع مسجد میں خطبہ جمعہ کی
ذمہ داری سنبھالی اس وقت یہ مسجد مختصر اور
چھوٹی سی تھی لیکن آج کراچی کی چند عظیم اور شاندار مساجد
میں شمار ہوتی ہے
یہ مولانا کی مقناطیسی شخصیت اور ان کے سحر خطابت
کا نتیجہ ہے۔ قیام پاکستان کے بعد سب سے بڑا اور اہم
کام ایک دستوری خاکہ تیار کیا جو قرارداد مقاصد
کے نام سے مشہور ہے
ٹنڈو الہ یار میں ایک دارالعلوم قائم کیا جو پاکستان میں
دارالعلوم دیوبند کا نمونہ ہے جس میں ملکی طلباء کے علاوہ
ایران افغانستان برما اور افریقہ کے ہزاروں طلباء فیض
علمی و روحانی سے مستفید ہو چکے ہیں
ریڈیو پاکستان سے نہایت سلیس مگر محققانہ انداز میں
آپ کا درس قرآن ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ
اسلامی دنیا میں بڑے ذوق و شوق سے سنا جاتا تھا حکومت
کے اصرار کے باوجود شروع سے درس قرآن کا
معاوضہ منظور نہ کیا اس کے علاوہ روزنامہ جنگ کراچی میں
مدت تک باقاعدگی سے آپ کا درس قرآن شائع ہوتا رہا ہے
۔ مولانا موصوف تفسیر قرآن لکھ رہے تھے مولانا عبدالشکور
صاحب ترمذی کی زبانی سنا ہے کہ مولانا کی تفسیر کی کئی جلدیں
شائع ہو چکی ہیں۔ بہترین مفسر محقق اور اس دور کے مایہ ناز
خطیب ہیں۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے ایک دفعہ مولانا کی تقریر سن کر
فرمایا تھا کہ اب ہمیں مرنے کی کوئی فکر نہیں ہے
کہ بعد میں جانشین پیدا ہو گیا ہے ۱۱/اپریل ۱۹۸۱ء کو انتقال ہوا
کراچی کے سب سے بڑے پارک " نشتر پارک میں عیدین کی نماز بھی
آپ ہی پڑھایا کرتے تھے۔ آپ نے تحریک پاکستان اور استحکام پاکستان میں
بڑھ چڑھ کر حصہ لیا مسلم لیگ کے زبردست حامی اور کانگریس کے جانی دشمن تھے۔

---

(۱) مشاہیر علماء ج ۲ ص ۵
شخصیات سرحد مصنف محمد شفیع صابر ص ۲۳۱
تعارف قرآن ص ۳۳۷ خطیب الامت سوانح مولانا احتشام الحق تھانوی
روزنامہ جنگ کراچی ۱۴ اگست ۱۹۹۱ء ، ۱۰ مئی ۱۹۹۱ء
مولانا احتشام الحق تھانوی ص ۶۲

۱۔ درس قرآن یعنی تفسیر استعاذہ بسم اللہ و سورہ فاتحہ ۔ اردو

خطیب العلماء مولانا احتشام الحق تھانوی ۔
ناشر مکتبۂ غزالی جیکب لائن مولانا کا درس قرآن ایک عرصہ تک ریڈیو پاکستان سے صبح کے وقت نشر ہوتا رہا اور پھر "روزنامہ جنگ" پر مستقل چھپتا رہا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوگیا مولانا کا طرز بیان انتہائی سلیس شگفتہ اور شیریں ہے آیات قرآنیہ کا مفہوم عام فہم انداز میں بیان کرتے ہیں یہ حصہ فاتحہ تک کی تفسیر پر مشتمل ہے ۔
آغاز میں پانچ صفحات پر مشتمل مولانا کا مقدمۃ القرآن اور دسکا موضوع دیکے بعد الاستعاذہ ۔ البسملہ والفاتحہ کے عنوانات لگا کر تفسیر بیان کی
تفسیر کے کل ۱۶۰/ص میں
بقیہ حصے زیر طبع ہیں ۔ [۱]

۲۔ ترجمہ قرآن بمع تفسیر (اردو) روزنامہ جنگ کراچی میں ایک عرصہ تک چھپتا رہا ہے اسے کتابی شکل میں شائع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے مولانا کے انتقال کے بعد مولانا تسلیم (العربی) شمسی نے بقیہ حصہ جنگ میں لکھنا شروع کیا تھا مگر غالباً انہوں نے بھی مکمل کئے بغیر چھوڑ دیا

۳۔ درس قرآن بمع ترجمہ و تفسیر ریڈیو پاکستان سے کافی عرصہ جاری رہا ممکن ہے یہ جنگ میں چھپنے والے درس سے الگ ہو لیکن زیادہ عرصہ جاری نہیں رہ سکا

---

[۱] درس قرآن یعنی تفسیر استعاذہ بسم اللہ و سورہ فاتحہ، قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۵۰
قرآن کریم کے اردو تراجم مرتبہ ڈاکٹر احمد خان ص/۳۶
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۳ ص/۷۷۲
W.B. G.P 632
خطیب الامت مصنفہ اکبر شاہ بخاری

مولانا حافظ محمد متین صدیقی کراچوی

۱۹۸۲ء/ ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

آپ مولانا محمد مبین خطیب کے فرزند ہیں
۲۷ صفر ۱۳۲۶ھ/ ۳۱ مارچ ۱۹۰۸ء بروز بدھ
بوقت صبح صادق دیوبند ضلع سہارنپور میں
پیدا ہوئے۔
دارالعلوم دیوبند میں تعلیم و تربیت ہوئی
۱۹۲۱ء میں قرآن مجید کے حفظ کی تقریب شیخ الہند
مولانا محمود الحسنؒ کے دست مبارک سے ادا ہوئی
دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا دورہ حدیث
کی تکمیل کر کے فراغت حاصل کی
مدرسہ عربیہ معین الاسلام انبالہ میں ۱۹۲۷ء تک پڑھاتے رہے
۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۸ء تک ناظم آباد عیدگاہ میں عیدین پڑھاتے رہے
۱۹۵۱ء میں دارالعلوم کراچی سے وابستہ ہو گئے
۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۳ء تک اردو کراچی کالج میں اسلامی
نظریہ حیات کی تدریس کی چار برس تک کراجی یونیورسٹی میں
کام کیا۔ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۶۷ء تک ریڈیو پاکستان
کراچی سے وابستہ رہے قرآن حکیم اور ہماری زندگی کے
عنوان پر درس قرآن دیتے رہے۔
آپ کا درس نہایت شوق سے سنا جاتا تھا

تصنیف

درس قرآن (اردو) - مسودہ کی صورت میں غیر مطبوعہ محفوظ ہے[۱]

---

۱ نقوش رفتگاں ص/۱۶۸
مشاہیر علماء ج/۲ ص/۸۴۳

مولانا سید شمس الحق صاحب افغانی -

م ۱۹۸۳ / ۱۴۰۳

قصبہ ترنگزئی، تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے ایک علمی خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل عالم ہیں گیارہ سال تک ریاست ہائے متحدہ بلوچستان قلات خاران مکران اور لس بیلہ کے وزیر معارف شرعیہ وزیر تعلیم رہ چکے ہیں - قمری سن کے مطابق ۷/ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ اور اسکول کے ریکارڈ کے مطابق آپ ۵ ستمبر ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے شمس الحق ابن مولانا غلام حیدر: پشتو اور فارسی زبان کے مبتدیانہ اور صاحب طرز شاعر تھے

آپ کے پردادا مولوی سعداللہ صاحب مجاہد کبیر حضرت مولانا سید احمد شہید بریلوی کے خلیفہ تھے ان ہی کے امارت میں جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا تھا

۱۹۲۰ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں سند فراغ حاصل کی اور ۱۴۰۳ھ میں وفات پائی

دارالعلوم دیوبند نے "شردھانند" کے فتنہ ارتداد اور شدھی تحریک کی روک تھام کے لیے جو پچاس مبلغین راجپوتانہ بھیجے ان کی قیادت و سرپرستی آپ کے سپرد کی گئی

آپ کی علمی اور تدریسی زندگی کا مختصر سا خاکہ

(۱) صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی ۱۳۴۱ھ
(۲) صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور ۱۳۴۶ھ
(۳) صدر مدرس مدرسہ دارالرشاد جھنڈہ سندھ
(۴) وزیر معارف ریاست قلات ۱۹۳۹ء
(۵) دوبارہ وزیر معارف قلات ۱۹۴۷
(۶) صدر شعبہ تفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور ۱۹۶۳ء
(۷) صدر مدرس مدرسہ ارشاد العلوم تنبر علی خان لاڑکانہ سندھ ۱۳۴۷ھ
(۸) صدر مدرس دارالفیوض ہاشمیہ سجاول سندھ ۱۳۵۰ھ
(۹) مدرس اعلیٰ و شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند ۱۹۴۵ء
(۱۰) صدر مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ۱۹۴۷ء
(۱۱) شیخ التفسیر والحدیث اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ ۱۹۶۳ء

ھ۱. علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/ ۶۳ و اکابر علماء دیوبند ص/ ۲۸۳
الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/ ۲۱۷، ص/ ۶۰۰
مشاہیر علماء ج/۱ ص/ ۲۲۷، شخصیات سرحد ص/ ۱۸۹
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/ ۱۲۳ نقوش رفتگاں ص/ ۱۸۵

تصنیفی خدمات

(۱)۔ علوم القرآن اردو زبان میں ہے مہتمم مدرسہ فاروقیہ بہاول پور نے اسے شائع کیا
بہ بتان پشاور یونیورسٹی ایم اے اسلامیات کے نصاب میں داخل ہے اسکا پشتو زبان میں بھی ترجمہ ہوچکا ہے ؏

(۲)۔ عائلی مشکلات اور اسکا قرآنی حل (اردو) ناشر جامعہ اسلامیہ بہاول پور۔

(۳) ۔ احکام القرآن (اردو) } یہ کتابیں زیر طبع ہیں ۔
(۴) ۔ مفردات القرآن (اردو)
(۵) ۔ مشکلات القرآن (اردو) ؏

؏ دیکھئے اشتہار تفسیر معارف القرآن (پشتو) مطبوعہ تاج کتب خانہ پشاور

؏ علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/۶۲
C. H. Q. P. 616

مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ

م ۳۱/مئی ۱۹۸۵ء ۱۰ رمضان المبارک بروز جمعہ ۱۴۰۵-۶

آپ ۱۹۰۱ء میں

ضلع اٹک میں پیدا ہوئے والد کا نام شیر محمد مرحوم ہے۔
قومیت کے اعتبار سے اعوان تھے
ابتدائی تعلیم کچھ لاہور میں کچھ ضلع گجرات میں حاصل کی
درس نظامی کی کتب حضرت مولانا غلام رسول
انہی شریف والوں سے پڑھیں
دارالعلوم دیوبند میں گئے مگر وہ مدت بہت
کم ہے حضرت مولانا حسین علی صاحب کی خدمت
میں حاضر ہوئے تفسیر قرآن کریم اور کچھ مسلم شریف
آپکی خدمت میں پڑھا مولانا میاں اصغر حسین صاحب (مرحوم)
کے پاس تفسیر بیضاوی پڑھی ۱۹۲۲ء کا بورڈ دیوبند کی
دعوت پر دارالعلوم دیوبند حاضر ہوئے اور دارالعلوم میں
تدریسی خدمات انجام دیں ۱۹۶۰ء میں مدرسہ جامعہ
عربیہ تعلیمیہ مجاہد . . . . پورہ کی بنیاد رکھی جس سے ہزاروں علماء مبلغین فارغ ہو کر نکلے
اور ۱۹۸۰ء سے اسی جگہ دورہ حدیث اور تفسیر کی
خدمت انجام دے رہے تھے کھیالی اور اندرون شہر مساجد میں تین سال تک درس قرآن دیتے رہے
ادیان باطلہ کے خلاف سینہ سپر ہے اور مناظروں میں
مصروف عمل رہے ۱۰ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک ۳۱ مئی ۱۹۸۵ کو آپ کا انتقال ہوا
تصنیف اسکی کل چار جلدیں ہیں صرف جلد اول طبع ہوئی ہے
تفسیر تیسیر القرآن (اردو)

حصہ ۳

(۲) اقوال التبیان فی اسرار القرآن (عربی)

ط۱ روزنامہ جنگ کراچی ۲۲/اپریل ۱۹۹۲ء
ط۲ مشاھیر علماء ج/۲ ص/۲۳۷
اور منزید تصانیف میں سے چند یہ ہیں ① القول الجلی فی حیات النبی
② التعلیق الفصیح علی مشکوٰۃ المصابیح ③ کشف الودود علی سنن أبی داؤد
④ الہام الباری فی حل المشکلات البخاری ⑤ الہام الملہم شرح صحیح مسلم
ط۳ تعارف قرآن ص/۳۲۶، اردو میں تفسیر کا اسلوب ص/۲۰۰، احسن التفسیر المعروف
تفسیر بے نظیر ص/۳۰۴

مولینا نور احمد صاحب

م ٣١/جنوری ١٩٨٧ء ١/جمادی الثانی ١٤٠٧ھ

آپ نے دیوبند سے فراغت حاصل کی ہمیشہ امتیازی نمبروں سے پاس ہوتے تھے

قیام پاکستان کے بعد پاکستان آئے اور کراچی میں دارالعلوم نانک واڑہ قائم کیا بعد میں یہ دارالعلوم کورنگی میں منتقل کردیا گیا آپ نے جہاد افغانستان میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا اور تمام تنظیموں سے آپ کے رابطے تھے

اسی عرصہ میں رابطہ عالم اسلامی نے آپ کو نشرواشاعت کا ناظم مقرر کیا آپ نے ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا سب سے بڑا علمی کام ... اعلاء السنن شائع کرکے انجام دیا۔ یہ عمدہ پیپر و ٹائپ کے ساتھ شائع ہوا

اعلاء السنن کی طرح احکام القرآن کو آپ نے ... اعلیٰ طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے

وصال۔ یکم جمادی الثانیہ ١٤٠٧ھ مطابق ٣١ جنوری ١٩٨٧ء میں انتقال ہوا۔

آپ مولینا مفتی محمد شفیع صاحب رح کے داماد تھے (١)

تصانیف

١۔ مقدمہ قرآن (اردو) مطبوعہ (١٩٨٣ء) تاریخ۔ قرآن سے بحث کی ہے اور نورافزا کے ساتھ شائع ہوا ہے

---

(١) ماہنامہ البلاغ دارالعلوم کراچی مئی ١٩٨٧ء

۲۔ نور افزاء قرآن مجید (اردو) ؎۱

مصنفہ مولینا نور احمد صاحب بانی ادارۃ القرآن میرے سامنے ہے نور محمد دہلی کا دو ترجمے والا نسخہ ہے ؎۲ پہلا ترجمہ مولینا محمود الحسن کا

دوسرا ترجمہ مولینا محمد اشرف علی تھانوی کا ہے اور تصحیح مولانا محمد قاسم نانوتوی کا علوم ہوتا ہے ؎۲

حضرت سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں (۱) یہ دونوں ترجمے صحیح و مفید ہیں

(۲) حاشیہ پر معتبر تفاسیر سے مطالب و نکات درج کئے ہیں

(۳) اور ہر صفحہ پر عنوانات لگا دیئے جس سے مضامین کی نوعیت معلوم ہو جاتی ہے (۴) عربی کا متن احتیاط سے لکھا ہے ہر حرف و نکتہ اپنی جگہ پر ہے تاکہ کم پڑھے لکھے لوگوں کو غلطی نہ ہو۔

مولینا احتشام الحق تھانوی لکھتے ہیں یہ نہایت مفید اور قابل قدر خدمت ہے خصوصاً حاشیہ پر تفسیری نوٹ۔

ایسا مجموعہ اردو میں آج تک میری نظر سے نہیں گذرا امید ہے لوگ اس خدمت سے مستفید ہونے کی کوشش کریں گے۔ مفتی شفیع صاحب فرماتے ہیں

یہ صحیفہ ظاہری و معنوی خوبیوں سے آراستہ ہے

(۱) خط جلی و عمدہ کاغذ و طباعت (۲) دو ترجمے نہایت معتبر

(۳) حاشیہ بقدر ضرورت و معتبر (۴) شروع میں نہایت اہم مقدمہ قرآن اور اسکی تفسیر کے متعلق لکھا گیا (۵) مقدمہ کے آخر میں جغرافیہ قرآن بھی درج ہے غرض یہ قرآن میری نظر میں اپنے فوائد کے اعتبار سے یکتا ہے

ترتیب: اسکے آغاز میں ابتداء آفرینش آدم حوا سے شروع کرکے نوح علیہ السلام انکی نسلیں اور دیگر تمام مشہور انبیاء کے متعلق بنیادی باتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے نبی کریم اور خلفاء الاربعہ کا تذکرہ ہے اور پھر دعوت اسلام کے ابتدائی حالات لکھے ہیں: اور ابتدائی جنگوں کا بھی تذکرہ کیا ہے: آنحضرت ﷺ اور خلفاء اربعہ کے وصال کا تذکرہ ہے قرآن و حدیث سے قرآن کے فضائل اور ابتدائی طریقہ تفسیر پر روشنی ڈالی ہے اور پھر رسم خط قرآن کے مقامات کی فہرست ہے اسکے بعد ان مقامات کی فہرست ہے جنمیں حرکت کی تبدیلی سے کفر لازم آجاتا ہے:

اسکے بعد فہرست مضامین قرآن مجید ابواب فقہیہ کی طرز پر ترتیب دیئے ہیں مثلاً عقائد کا بیان، ملائکہ کی عصمت اور انسان کی فضیلت کا بیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور ختم نبوت اور اجتہاد کا بیان معراج کی حقیقت وغیرہ وغیرہ

؎۱ یہ نئے مطبوعہ کا نام ہے قدیم نسخہ جو کہ میرے سامنے ہے اسی پر نام لکھا ہے مجموعہ متوسط قرآن شریف مترجم

؎۲ دیکھئے ٹائٹل پر تعارف ؎۳ نور افزا قرآن مجید

اس کے بعد جغرافیہ قرآن مع نقشہ کے بیان کیا ہے پھر تاریخ
نزول قرآن اور تاریخ تفسیر بیان کیا ہے
اس کے بعد قواعد قرأت اور خواص سور قرآن اور قرآن سے
فال نامہ کا تذکرہ ہے: یہ مقدمہ انتہائی عمدہ ہے کوئی مقدمہ
اس کے مثل نہیں: البتہ واقعات انبیاء کے سلسلہ میں اسرائیلیات
سے بھی استفادہ کیا ہے جو کہ غیر محتاط بات ہے
اسی طرح فال نامہ کا تذکرہ قرآن سے علماء نے اسکو ناجائز لکھا ہے
یہ مکمل مقدمہ مولینا نور احمد صاحب ناظم دارالعلوم کراچی کا ہے
اسکا حاشیہ شیخ الہند مع علامہ عثمانی کے تفسیری نکات اور بیان القرآن
تفسیر حقانی، ابن کثیر، بخاری، مسلم، وجملہ مستند کتب
تفاسیر واحادیث کے مطالب سے آراستہ ہے اس حاشیہ کو بھی مولینا
نور احمد صاحب نے مرتب کیا ہے
باہتمام محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ سے شائع ہوا
تیرہ ۱۳ مستند علماء نے اسکی تصحیح کی ہے[۱]
یہ تفسیر ادارۃ القرآن دوبارہ شایع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔
احسان اور علی صاحب لکھتے ہیں قرآن محل کراچی سے ۱۹۵۳ء میں ۸۶۸
صفحات پر مشتمل شائع ہوا ہے اسکا ترجمہ و تشریح دونوں مولانا
اشرف علی تھانوی کا کی ہے جبکہ یہ بات صحیح نہیں بلکہ ہم نے اوپر
جو لکھا ہے وہی صحیح ہے[۲]

قرآن مجید کے اردو تراجم ص/ ۵۳ قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۲۵ ص/۱۲۶
[۱] مقدمہ نور افزا قرآن مجید سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۲/۶۰ ص ۲۴۵
W.B.G.P.572
[۲]
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/ ۵۴

مولینا محمد مالک کاندھلوی

۲۱/ اکتوبر ۱۹۸۸ء ۸/ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ ۴

آپ کے والد مکرم شیخ المحدثین والمفسرین حضرت محمد ادریس کاندھلویؒ دار العلوم دیوبند اور جامعہ اشرفیہ لاہور میں شیخ الحدیث رہ چکے ہیں

حضرت مولینا محمد مالک صاحب مدظلہٗ ۱۹۲۵ء کو قصبہ کاندھلہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم کا آغاز قرآن مجید سے ہوا پھر باقاعدہ تعلیم تھانہ بھون میں حکیم الامت سے مولینا اشرف علی تھانوی کی سرپرستی میں شروع کی

حضرۃ مولینا حافظ عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ خیر العلوم سہارنپور کی خصوصی شفقت اور سرپرستی میں حدیث وتفسیر کے علوم کی تکمیل کی

پھر ۱۳۵۸ھ میں اپنے والد مکرم مولینا محمد ادریس کاندھلوی کے حکم پر دار العلوم دیوبند تشریف لے گئے

حضرۃ مولینا محمد ادریس صاحب اس وقت دار العلوم دیوبند میں شیخ التفسیر تھے آپ نے دار العلوم دیوبند سے حدیث وتفسیر اور معقولات وفلسفہ علم کلام کی تکمیل کی ۱۳۶۲ھ میں جامعہ اسلامیہ سے مکرر دورہ حدیث کی تکمیل کی

جامعہ العلوم میں تدریسی زندگی کا آغاز صحیح مسلم ابو داؤد، تفسیر جلالین اور ھدایہ سے کیا۔ مولینا شبیر احمد عثمانیؒ اور مولانا احتشام الحق تھانویؒ کی دعوت پر آپ نے ٹنڈوالہ یار میں تدریسی خدمات کا آغاز کیا پورے پچیس سال درس حدیث پڑھاتے رہے اسکے بعد اپنے والد

ط ماھنامہ الحسن نومبر ۱۹۸۸ء
مشاھیر علماء ج ۲ / ص ۸۴۲
علوم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص ۲۰۷/

مکرمہ حضرۃ مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی رحلت کے بعد ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی مرکزی درسگاہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں تشریف لائے۔

۸/ربیع الاول ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۱/اکتوبر ۱۹۸۸ء کو بروز جمعہ انتقال ہوا۔[۱]

تصنیفی خدمات۔

۱ — معارف القرآن (اردو)

مولانا ادریس کاندھلوی کے انتقال کے بعد آپنے اسی انداز میں بقیہ ترجمہ و تفسیر لکھ کر اس تفسیر کو مکمل کر دیا ہے بقول انیس احمد صدیقی سورہ فاطر سے اختتام قرآن تک ترجمہ و تفسیر آپ کے قلم سے ہے اور طبع ہو چکا ہے[۲]

۲ — منازل العرفان فی علوم القرآن (اردو)

یہ علوم القرآن پر بہترین کتاب ہے ۸۰۰/ص سے زائد ضخامت ہے اور طبع ہو چکا ہے[۳]

۳ — بیضاوی کی شرح (اردو) آٹھ جلدوں میں غیر مطبوعہ محفوظ ہے[۴]

۴ — مقالہ مفسر و مترجم (اردو) ایک مقالہ مفسر و مترجم پر بھی آپنے لکھا ہے غیر مطبوعہ ہے[۵]

---

[۱] سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد اپریل ۱۹۹۲ء ص/۲۸
ماہنامہ الحسن نومبر ۱۹۸۹ء
مشاہیر علماء ج/۲ ص/۸۴۲
اکابر علماء دیوبند ص/۳۰۶
علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص/۵۰۶
[۲] ماہنامہ الرشید ص/۵۸۳ [۳] ایضاً ص/۵۸۲ [۴] ایضاً [۵] ایضاً

۵ — التحریر فی اصول التفسیر (اردو) حضرت مولانا محمد مالک شیخ الحدیث

قرآن حکیم کی حقیقی عظمتوں اس کے مقاصد عالیہ اعجاز و احکام
فصاحت بلاغت کو سمجھنے کیلئے اصول التفسیر کا مطالعہ ضروری ہے
فاضل مصنف نے اس کتاب میں الفوز الکبیر فی اصول التفسیر اور
الاتقان فی علوم القرآن شیخ جلال الدین سیوطی اور
التبیان فی علوم القرآن للعلامۃ الجزائری تفسیر ابن کثیر
روح المعانی اور کتب احادیث سے پوری طرح
استفادہ کیا ہے۔

کراچی یونیورسٹی اور حیدرآباد سندھ
بی اے ایم اے اسلامیات ایم اے عربی کے نصاب میں شامل ہے
۲۰×۳۰ سائز کے ۲۲۰ صفحات پر مشتمل ہے
اصول تفسیر کے موضوع پر ایک بلند پایہ تالیف ہے جس میں
اصول و قواعد تفسیر نہایت تحقیق و جستجو اور تفصیل کے
ساتھ درج کئے ہیں قرآن محل کراچی نے یہ کتاب شائع کی ہے

ط الرشید دارالعلوم دیوبندی/۵۸۶

مولانا محمد مصطفیٰ

م ۱۹۸۹ء جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ

محمد مصطفیٰ خاں بن عبد الرحمٰن خاں یوپی کے اتر پردیش میں
پیدا ہوئے آپ کے والد تاجر تھے مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندی
سے تعلق رکھتے تھے۔ سلسلہ نسب شیخ عبد القادر جیلانی سے ملتا
موصوف بھی انہی سے بیعت ہوئے اور ۱۹۳۴ء میں خلافت بھی
حاصل کی دار العلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی
علم مناظرہ، منطق۔ عربی ادب۔ طب سے دلچسپی
رکھتے تھے مختلف مضامین جدید سیرۃ پر آپ کی تصنیفات
چھوڑی ہیں مثلاً رباعیات میر گلدستہ اقبال کی شرح قصیدہ
غزلیات حافظ فقہ اور اردو پر ایک کتاب لکھی اسٹیج
فقہ اور انگریزی پر ایک کتاب تصنیف کی مختلف کتب کی
تصحیح کی پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں پسماندگان میں چھوڑیں
پیدائش رمضان ۱۳۱۷ھ ۱۹۰۰ء وفات جنوری ۱۹۸۹ء جمادی الاولیٰ
۱۴۰۹ھ

تصنیف

تفسیر مصطفائی (عربی)۔ تین جلدیں مخطوطہ
یہ بہت شائع ہو رہی ہے آپ کے صاحبزادے اسکو شائع کر رہے ہیں
موصوف نے محسوس ہوتا ہے کسی عربی تفسیر کی تلخیص کی ہے اسکے عربی مسودات
کو میں نے خود دیکھا ہے بہت صاف اور عمدہ ہے تشریح بہت ہی
خوبصورت انداز میں علمی مباحث کو جمع کر دیا ہے اور تفسیر دلائل
کے ساتھ بیان کرتے ہیں جیسے تصوف تجوید فضائل قرآن اور فلسفہ
قرآن بہت سے پارہ میں بعض علمی تقسیمات تفہیم کے لئے جگہ جگہ زائچوں کی شکل میں بیان کی ہیں

مولانا قاضی عبدالحی چن پیر صاحب ہاشمی ہزاروی -

۱۳۲۵

تقریباً ۱۹۹۰ء

آپ ۲ ستمبر ۱۹۱۸ء کو مولانا قاضی عبدالقادر صاحب کے گھر: وجوعیہ تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ دورہ حدیث کی سند جامعہ عربیہ مفتاح العلوم ملہوالی (کیمبلپور) سے حضرت مولانا لقمان صاحب تلمیذ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن سے حاصل کی۔

۱۹۵۰ء میں مرکزی جامع مسجد حویلیاں اسٹیشن کے امام و خطیب مقرر ہوئے آپ اس علاقہ کے قاضی بھی ہیں۔

تصنیف

① ترجمہ پارہ اول (حافظ نذر احمد مولانا عنایت اللہ صاحب کے ساتھ آپ بھی شریک رہے۔ (تصنیف الرائی) م

ط علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/۹۶
تعارف قرآن ص/۲۳۰

مولینا سید محمد نجید الحسن صاحب تھانوی ۔

۱۳۱۱ھ — ۱۹۹۰ء — م

والد مرحوم کا نام نامی سید مہدی ہے آپ نے ۱۳۵۹ھ میں مظاہر علوم میں دورہ حدیث کی تکمیل کی
۱۳۶۰ھ میں آپ نے بیضاوی شریف مدارک التنزیل پڑھیں
تقسیم کے موقع پر آپ پاکستان آ گئے مختلف علمی و دینی خدمات میں مصروف ہیں ۔

تصنیف

سورۃ الفاتحہ کے علمی و تفسیری فوائد ۔ (اردو)

یہ درس قرآن شریف کے افادات کا مجموعہ ہے پوری کتاب اس طرز پر ترتیب دی گئی ہے کہ پہلے آیت لکھی گئی اس کے بعد اسکا ترجمہ اس کے بعد مفردات کی توضیح و تشریح کر کے آیت سے متعلق تفسیری و علمی فوائد لکھے گئے ہیں موجودہ زمانہ کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر آسان اور عام فہم زبان میں یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے
کتاب کے صفحات (۲۸) ہیں اور سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ہے ۔ ھ ا

ھ ا علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۷۶/ ۳
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ۴۵۹
W·B·G·P·663
قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/ ۱۵۲
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/ ۲۴۵
نقوش رفتگاں ص/ ۳۲۶

مولانا سید محمد متین ھاشمی

۱۴۱۲ھ ۱۰/ جنوری ۱۹۹۲ء

ڈاکٹر شمیم روشن آرا لکھتی ہیں مولانا سید محمد متین ھاشمی
ھندوستان کے مشہور شہر غازی پور میں ۵ جولائی
۱۹۲۷ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم غازی پور کے مدرسہ
دینیہ سے حاصل کی اسکے بعد دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے
دیوبند چلے گئے دیوبند سے فارغ ہونے کے بعد انھوں
نے اپنے چچا سید حسن کے زیر نگرانی انگریزی گریجویشن
پاس کر لیا ۲۵ سال کی عمر میں
۱۹۵۰ء کے آخر میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد سید صاحب بنگال کے علاقہ
سید پور چلے گئے
اسکول میں نمبر ۲ ٹیچر کی جگہ اور وہاں پر ایک سال تک خدمت
انجام دیتے رہے
ان بچوں کی اعلیٰ تعلیم کیلئے قائداعظم اسکول کی بلڈنگ میں ایک
نائٹ کالج کھول دیا اسکا نام قائداعظم اردو کالج رکھا
۱۹۶۱ میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو کیا ۱؎
۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۰ میں کالج والوں نے زبردستی آپکو پرنسپل
بنا دیا۔ کالج کے زمانے میں ہی انھوں نے ایک مدرسے کی
بنیاد ڈالی تھی جسکا نام جامعہ عربیہ ہے اب تو یہ مدرسہ
بڑے عروج پر پہنچا ہوا ہے ۲؎
۱۹۷۱ء میں جب ھندوستان پاکستان کی جنگ شروع ہوئی
تو انھوں نے پاکستان اور اسلام کی بڑی حمایت کی اور
جب بنگالی بنگلہ دیش بنانے لگے تو ھاشمی صاحب نے
ان سے سخت لڑائی کی یہاں تک کہ مکتی باہنی نے ان کے
سر کی قیمت دس ہزار انعام کے طور پر مقرر کی ۳؎
ھاشمی صاحب نے ایک تقریر میں کہا تھا کہ میں پاکستان
کیلئے اپنا خون دونگا میں پاکستان کیلئے آخری دم تک
لڑتا رہونگا ۴؎ .

۱؎ سہ ماہی منہاج دیال سنگھ لائبریری لاہور مولانا متین ھاشمی نمبر جولائی ۱۹۹۲ء ص/۲۱
۲؎ ایضاً ص/۲۲ ۳؎ ایضاً ص/۲۵
۴؎ ایضاً ص/۲۶

آپ بڑی مشکلات کے ساتھ بنگلہ دیش سے ہندوستان گئے
ہندوستان میں بھی کچھ خطرہ کم ہوگیا تو کھٹمنڈو (نیپال)
چلے گئے اور وہاں سے بنکاک کے راستے کراچی پہنچے
کراچی میں بہت سے لوگوں نے آپ کو روکا لیکن آپ
اپنے دوست عبدالوحید کے اصرار پر ۱۹۷۳ء کے
آخر میں اپنے اہل وعیال سمیت لاہور آگئے
جھنگ میں مدرسہ جامعہ محمدی شریف میں شیخ الجامعہ کی
حیثیت سے دو سال تک خدمت انجام دیتے رہے دو سال
بعد دیال سنگھ لائبریری کے ریسرچ سیل میں ۱۸ سال ملازمت
اختیار کرلی اور تا حیات اسی سے منسلک رہے
۲۵ ستمبر ۱۹۹۰ء کو سراج منیر کے ہارٹ فیل ہو جانے کی
وجہ سے آپ کو شدید صدمہ پہنچا اس سانحہ کی وجہ
سے آپ مسلسل بیمار رہنے لگے بالآخر ۱۰/ جنوری ۱۹۹۳ء
کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے
پاکستان میں اسلام کا نفاذ ان کی سب سے بڑی
خواہش تھی جنرل ضیاء الحق سے بھی ہاشمی صاحب اسی لئے
خوش تھے کہ ان کے خیال میں وہ اسلام کو نافذ
کرنے کی خواہش رکھتا تھا

۱؎ سہ ماہی منہاج۔ مولانا محمد متین ہاشمی نمبر ص/ ۳۱
۲؎ اکابر علماء دیوبند ص/ ۳۰۰

نام کتاب — تفسیر سورہ یٰسٓ شریف

نام مرتب — مولانا سید محمد متین ہاشمی

شائع کردہ — الحاج جناب فضل الرحمٰن انصاری صاحب

مطبع — پرنٹ ایکسپرٹ لاہور -

اشاعت اول - ۱ اپریل ۱۹۹۰ء

ناشر - کتب خانہ شان اسلام راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور

۲۱۰ / ص -

ابتداء میں ۵۷ / ص پر مشتمل توحید کے عقیدہ کے بارے میں باتیں ہیں پھر منتخب آیات لکھ کر نچلے حصہ میں اسکا ترجمہ پھر تفسیر انتہائی سہل عوامی لہجہ میں ہے

مولانا لکھتے ہیں جس زمانے میں میں مشرقی پاکستان میں مقیم تھا لوگوں نے سورہ یٰسٓ شریف کی ایک عام فہم سلیس اور مختصر تفسیر لکھی تھی جو متعدد بار رسالہ مشرقی پاکستان اور پھر لاہور سے شائع ہوئی تاہم میری دلی آرزو تھی کہ فرصت کے لمحات میسر آئے تو اس سورہ پاک کی سلیس اور عام فہم مگر مفصل تفسیر لکھوں

اتفاق سے ۱۹۸۹ء کے اختتام پر کچھ موقع میسر آگیا تو میں نے زیر نظر تفسیر مرتب کرلی

واضح رہے کہ یہ کتاب عوام کے لئے لکھی گئی ہے اس لئے اس میں حوالے بہت کم دیئے گئے ہیں تاہم جتنی باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب مستند عربی اور اردو تفسیروں سے اخذ کی گئی ہیں -

ریسرچ اسسٹنٹ نے اس کتاب کی ترتیب اور پروف ریڈنگ میں میری مدد کی

سید محمد متین ہاشمی

۲۸ / شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ

مطابق ۲۵ / مارچ ۱۹۹۰ء ؎۱

؎۱ مقدمہ کتاب ھذا - سہ ماہی منہاج متین ہاشمی نمبر ص / ۹۲

(۳) تفسیری مواعظ:

مولانا کے بے شمار تفسیری مواعظ ہیں جو
آپ نے ریڈیو۔ ٹی وی۔ مساجد اور علمی مجلسوں میں دیئے
ہیں۔ ان میں قرآن کی مختلف سورتوں اور آیات کی
تفسیر دل نشین انداز میں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے
کچھ مواعظ کیسٹوں اور کچھ رسائل میں محفوظ ہیں

عنوان۔ آخری سورتوں کی تفسیر۔
مرتب مولانا سید محسن الہاشمی ۔ ریسرچ ایڈوائزر دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور
ناشر تحریک ولی اللہی پاکستان: مطبع اسلامی السعودی مزنگ
چونگی لاہور: اشاعت اول ۱۳۸۷ھ اشاعت دوم ۱۳۹۹ھ
مطابق ۱۹۷۹: مولانا نے آغاز میں لکھا ہے کہ یہ دوسرا ایڈیشن
اضافہ جات کے ساتھ پیش خدمت ہے: فرماتے ہیں یہ کتاب
صرف عوام کیلئے لکھی گئی ہے اس لئے اسمیں تفسیری مباحث اور
علمی موشگافیاں نہیں ہیں عوام کیلئے زبان بھی نہایت سادہ اور سلیس
استعمال کی گئی ہے: اور حتی الوسع ضعیف تفسیری روایات سے اجتناب کیا ہے
آپ کچھ عرصہ دار العلوم کراچی میں استاذ رہے ۔ غالباً عرف خطیب ہے
ہر سورت میں درج ذیل امور ملحوظ رکھے ہیں ۔ تعارف
(جسمیں شان نزول وغیرہ کا ذکر ہوتا) تفسیر، احکام،
کوئی واقعہ ضمناً، خلاصہ تفسیر، خواص،
ہر سورت کو مع ترجمہ لکھا ہے: ترجمہ خود کیا ہے

حذ سہ ماہی منہاج محسن ہاشمی نمبر ص ۹۵

- مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی

م: دسمبر ۱۹۹۳ء جمادی الآخر ۱۴۱۴ھ

آپ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ ارشد اور شاگرد مولانا صدیق احمد صاحب کاندھلوی کے فرزند ہیں ۱۳ مارچ ۱۹۱۰ء کو ولادت ہوئی والدہ نے محمد علی نام رکھا والد محترم پیارے حیدر کہہ کر پکارتے تھے

ابتدائی تعلیم والدہ محترمہ حافظ رحیم بخش اور مولانا عبد الحمید خان سے حاصل کی عربی کی کچھ ابتدائی کتابیں اپنے ماموں مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلوی سے دھلی میں پڑھیں پھر انہی ماموں صاحب نے مظاہر علوم سہارنپور میں داخل کروا دیا یہاں آپ کے اتالیق حضرت مولانا عبد الرحمٰن کاملپوری تھے پھر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور یہاں مفتی ریاض احمد سے ھدایہ مولانا عبد السمیع سے مشکوۃ شریف مولانا نبیہ احمد سے مسلم ملا حسن مولانا اعزاز علی سے حماسہ۔ مقامات ھدایہ اخرین مولانا ابراہیم بلیاوی سے قاضی مبارک مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری سے جلالین اور مولانا محمد رسول خان، ھزاروی سے حمد اللہ پڑھیں

رات کے وقت حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح سے بخاری شریف کی سماعت کی انکی تقاریر سے متاثر ہو کر سیاست میں آ گئے اور تقاریر شروع کر دیں گرفتار ہوئے اور ۱۹۳۰ء میں قید سے رہا ہوئے اور مدرسہ فتحپوری میں داخلہ لیا اور مولانا اشفاق الرحمٰن صاحب سے ابو داؤد شریف اور مدرسہ امینیہ دھلی میں علامہ مفتی کفایت اللہ سے بخاری شریف کی سماعت کی ۱۹۳۰ء میں کشمیری ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں قافلہ کے سالار کی حیثیت سے سیالکوٹ آئے اور تین سال کیلئے جیل چلے گئے رھائی کے ۱۹۳۵ء میں دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ کی بنیاد رکھی اب تک اس میں درس نظامی اور دورہ حدیث کی کتابیں بارہا پڑھا چکے ہیں تلامذہ کی تعداد ہزاروں میں ہے جیل کی زندگی سے لکھنے کا کام شروع کیا تھا

ف: علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص ۱۳۶/۱۳۵

تفسیر معالم التنزیل -

یہ تفسیر پاکستان کے ممتاز عالم دین اور دارالعلوم الشہابیہ کے بانی مولینا محمد علی صدیقی کاندھلوی کی کاوش فکر کا نتیجہ ہے اس تفسیر میں پہلے لکھی گئی تمام تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے اور تمام تفاسیر کا جوہر اور خلاصہ نکال کر اسے اس تفسیر میں شامل کیا گیا ہے یہ تیس (۳۰) جلدوں میں مکمل ہو گی اب تک اسکی ۱۲ جلدیں طبع ہو چکی ہیں یہ بڑی ضخیم تفسیر ہے اور دور جدید کی عمدہ تفسیروں میں سے ایک ہے ۔[۱]

۱۔ علمائے پاکستان کی تفسیری خدمات ص ۱۳۵-۱۳۶

فصل دوم

باب کے اس حصہ میں ان افراد کا ذکر کرینگے جو یا تو زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ہیں لیکن ہمیں انکی سنہ وفات کا اندازہ نہیں ہے

مولنا میاں حبیب گل کاکا خیل

۱۸۱۵ء — ۱۲۳۰ھ

آپ قوم کاکا خیل میں سے خاندان ببر سیچ سے تعلق رکھتے تھے جناب منیر گل کے گھر ۱۲۳۰ھ کے لگ بھگ پیدا ہوئے[۱]

درس نظامی کی تحصیل و تکمیل اپنے گاؤں کے علماء سے کی فراغت کے بعد مختلف ممالک کی سیاحت کرتے رہے ان میں سنگاپور اور چین خصوصیت سے قابل ذکر ہے

تصنیف

قصہ اصحاب کہف (اردو) ۱

۱۔ مشاہیر علماء ج/۲ ص/۱۳۳

مولوی اسد اللہ سندھی -

و ۱۸۶۹ء ۱۲۸۵ھ

شیخ الفاضل اسد اللہ بن اللہ بخش سندھی اپنے علاقہ کے مشہور
علماء میں سے تھے ۱۲۸۵ھ کو کوٹکھر حیدر آباد سندھ میں پیدا ہوئے
مدرسہ علوم حیدر آباد سندھ کے مولوی محمد حسن سندھی سے
اکثر درسی کتب میں پڑھیں پھر دارالعلوم دیوبند کا سفر کیا
اور مولانا سید احمد دہلوی مولوی محمود دیوبندی اور
دیگر علماء سے پڑھتے رہے پھر قرآن کریم حفظ کیا

تصنیف

ان کی تصانیف میں ۱- جنة النعیم فی استخراج لغات القرآن کریم (اردو)
۲- تحفة الحذرق فی ترجمة التریاق اور ۳- تجوید پر رسائل وغیرہ ہیں [۱]
(اردو)

[۱] مشاہیر علماء ج/ ۱ - ص/ ۶۴

محمد عزیز الرحمٰن بہاولپوری ۔

۱۲۸۹-۹۰ ۔ ۱۸۷۳ء

دبیر الملک محمد عزیز الرحمٰن بن مولٰنا غلام رسول ۹ رصفر
۱۲۹۰ھ/ ۷ راپریل ۱۸۷۳ء کو بہاول پور میں پیدا ہوئے
مولٰنا غلام رسول بلند پایہ عالم دین تھے
حافظ اللہ بخش سے قرآن مجید پڑھا
ابتدائی نوشت وخواند مشن اسکول بہاول پور میں سیکھی
"مرزا بیگ صاحب" نامی مدرس سے فارسی ادب وانشاء کی
کتابیں پڑھیں ۱۸۸۷ء کو ۵-۱۳۰۴ھ میں مدرسہ
عربیہ بہاول پور میں داخل ہوئے جہاں مولٰنا خلیل احمد
انصاری سے استفادہ کیا
۱۸۹۲ء/ ۱۳۰۹-۱۰ھ میں مولوی امتحان خاص امتیاز کے
ساتھ پاس کیا ۔
دسمبر ۱۸۹۴ء/ ۱۳۱۲ھ میں نواب بہاول پور کے کتب خانہ
خاص کے ناظم مقرر ہوئے ۔
مئی ۱۹۰۳ء/ ۱۳۲۱ھ میں فوج میں بحیثیت کلرک
بھرتی ہوگئے
اپریل ۱۹۰۹ء/ ۱۳۲۷ھ میں سررشتہ دار چیف کورٹ
بہاول پور کی اسامی پر فائز ہوئے ۔ اس سلسلے میں منصفی
کا امتحان پاس کیا ۔ جون ۱۹۳۱ء/ ۱۳۵۰ھ میں ڈسٹرکٹ
جج ہوگئے ۱۲۰ رمئی ۱۹۳۸ء/ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ کو ملازمت
سے سبکدوش ہوئے ۔
مولٰنا عزیز الرحمٰن کی ادارت میں ماہنامہ "العزیز"
(بہاول پور) طبع ہوتا تھا جس میں اردو اور سرائیکی
کے معیاری مضامین طبع ہوتے تھے انہوں نے فارسی
عربی، اردو اور سرائیکی چار زبانوں میں منظومات کا ذخیرہ
چھوڑا اسے عزیز تخلص تھا ۔ مولٰنا محمد عزیز الرحمٰن نے تین شادیاں کیں ۔

تصنیف

- ترجمہ سرائیکی قرآن مجید - اور اس کے علاوہ مزید چھ اردو/سرائیکی
کتابیں آپ کی یادگار ہیں ۔

ط تذکرہ علماء پنجاب ج/۱ ص/ ۳۲۷

مولانا شائق احمد عثمانی

۱۸۹۴ — ۱۳۱۱-۱۲

آپ ۱۸۹۴ء کو بھاگل پور صوبہ بہار انڈیا میں پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم اردو فارسی اور انگریزی کی تعلیم کے بعد ۱۹۰۹ء میں
دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور تکمیل علوم کے بعد سند الفراغ ۱۹۱۱ء میں
حاصل کی اساتذہ میں شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ علامہ محمد انور شاہ
اور مولانا اعزاز علی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں
اس کے بعد چار سال تک حضرت مولانا عبید اللہ سندھی کی نظارۃ المعارف
دہلی میں رہ کر قرآنی حقائق کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی
آپ نے کلکتہ سے اپنا روزنامہ "عصر جدید" نکالا جو قیام پاکستان تک جاری رہا
کم و بیش تیس سال پورے شمال مشرق ہند وستان میں
قرآنی سیاست کی تبلیغ کرتا رہا علاوہ ازیں ہفت روزہ اخبار سبیل الرشاد نکالا

تحریک خلافت کے سلسلہ میں ۱۰/ دسمبر ۱۹۲۱ مولانا اکرم خان
مولانا عبد الرؤف مولانا ابو الکلام آزاد اور مولانا شائق احمد عثمانی
گرفتار ہوئے مقدمہ چلا جب صفائی کیلئے کہا گیا تو ان لوگوں
نے جواب دیا کہ ہم انگریزی عدالت کو عدالت ہی نہیں تسلیم کرتے
اپنی صفائی کس کے سامنے پیش کریں عدالت نے ایک ایک سال
قید بامشقت کی سزا سنائی اور سینٹرل جیل علی پور بھیج دیا گیا ۱۹۲۳ میں
رہا ہوئے آپ شاعری بھی کرتے تھے۔ کلام ملاحظہ ہو
پہلی نظر سے بھٹے ہوئے درد کو سلام:

جب تک یہ تھا کہ گراں مائیہ غم نہیں
شائق کو غم یہ تھا کہ اسے غم نہیں ملا
اب غم ملے تو غم ہے کہ احساس غم نہیں۔

تصنیف

۱۔ تفسیر سورۃ فاتحہ (اردو) مولانا کا اصل علمی موضوع قرآن و حدیث تھا۔
آپ نے آسان اردو میں تفسیر قرآن و حدیث کے چند حصے
لکھے ہیں جن میں سے سورۃ الفاتحہ کی تفسیر چھپ چکی ہے

شائق و عثمان و راغب روح رواں آل انڈیا مسلم لیگ ص/ ۲-۳-۵-۲
مشاہیر علماء ج ۱/ ص/ ۲۰۷

۲ — درس قرآن (اردو)
نئی نسل کے ذہن و دماغ کو پیش نظر رکھتے ہوئے
۱۹۵۶ء سے ۵۵ء ۵۲ء تک درس قرآن کے عنوان سے ہر جمعہ
کو روزنامہ "انجام" میں قرآنی سیاست پر اہم مضامین
شائع ہوتے رہے ہیں
مولانا نے اپنے مضامین روزنامہ کے تیس سال کا مجموعہ
پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کو عطا کر دیا جو کہ
کم و بیش ۳۰/ جلدوں میں ہے ط

احسان اوغلی صاحب لکھتے ہیں فاتحہ کی تفسیر علمی مرکز کراچی سے 1953ء میں شایع ہوئی ۸۹/ص
۳ — تفسیر قرآن (اردو) احسان اوغلی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ دو جلدوں میں ہے اور پہلا ایڈیشن
دہلی سے ۱۹۱۹ء میں پرنٹنگ پریس سے ۴۶۶/ص پر شایع ہوا ہے اس تفسیر کا کسی اور جگہ ذکر نہیں ملا ہے
آگے لکھتے ہیں یہ پارہ ۲۹/ اور ۳۰/ کی تفسیر ہے اس کا دوسرا نام ترجمہ شائق
احمد عثمانی بھی لکھا ہے اور مطبع رحمانیہ ہاپوڑ سے 1917ء میں طباعت بیان کی ہے صرف آخری جزو کی
اسکی ایک طبع ۱۹۲۶ء کلکتہ سے بھی بیان کی ہے دوسرا ایڈیشن کلکتہ سے جو شایع ہوا ہے
اسمیں سورۃ الملک، الدھر، النباء، البلد، اور العادیات شامل ہے یہ ۱۹۳۰ء میں شایع ہوا ہے

شائق و عثمان و راغب روح رواں آل انڈیا مسلم لیگ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۲۷ء
مصنفہ محمد انیس الرحمٰن مطبوعہ ۱۹۸۵ء ادارۃ القرآن ناشر سید سلیمان ندوی اکیڈمی
ص/۲ ص/۳ ص/۵ ص/۷ ص/۸ ص/۹ ص/۱۰ ص/۱۳
موصوف نے ایک "لیلیٰ" نامی ناول اور قریبی دوستوں کی سوانح پر "نسیم السحر" بھی لکھی ہے

ماہ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/۴۵۱ ج/۳ ص/۴۷۲
تاریخ دار العلوم دیوبند ج/۲ ص/۱۰۸ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۰۲
مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۰۷
قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۲۳ جائزہ تراجم قرآنی ص/۵۳
کاروان رفتہ ص/۲۲۶
W.B.G.P. 670

مولینا الحاج رحمان الدین پشاوری

و ۱۸۹۷ء ۱۳۱۴-۱۵ھ

آپ ۱۸۹۷ء کو مولینا حافظ الحاج جمال الدین صاحب کے گھر پڑانگ محلہ میاں کلے تحصیل چارسدہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی ۱۹۱۳ء میں باقاعدہ مذہبی تعلیم کا آغاز کیا مولینا عبدالحق ساکن پڑانگ سے جو حضرت مولینا شیخ الہند محمود الحسن کے شاگرد تھے باقی کتابیں مولینا فیض الحکم ساکن پڑانگ فاضل دیوبند سے پڑھیں

تصنیف

سراج الاحسان لقاری القرآن (اردو)

---

(۱) مشاہیر علماء ۷۰/۱ ص/۱۸۳

مولانا غلام ربانی لودھی ہزاروی

و ۱۸۹۹ء ۱۳۱۶ھ

آپ جنوری ۱۸۹۹ء کو برکت اللہ لودھی کے گھر سرائے صالح تحصیل ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے
ترجمہ قرآن قاری غلام حسین سے پڑھا
۱۹۱۸ء میں انٹر کا امتحان پاس کیا
بعد میں جامعہ ملیہ دہلی میں داخلہ لیا۔ مولانا خواجہ عبدالحی
مولانا محمد بن یوسف اسورتی سے تعلیم حاصل کرتے رہے
روزنامہ وکیل امرتسر - زمیندار - لاہور - انقلاب - لاہور -
احسان - اور مساوات لاہور میں دو دو سال تک
تک مدیر معاون کی حیثیت سے کام کیا
ہفت روزہ شباب - ماہنامہ ترجمان سرائے صالح ہزارہ
پشاور کے سہ روزہ پرچہ رخشندہ خدائی خدمت گار
میں بطور مدیر کام کیا۔
بعد ۱۹۲۱ء میں بی۔اے امتحان پاس کیا
۱۹۲۳ء میں دینگلو محمڈن ڈگری کالج امرتسر میں بطور لیکچرار
اس کا تقرر ہوا
تقسیم ملک کے بعد ایم۔اے۔او کالج لاہور میں آگئے جہاں
۱۹۵۷ء تک اپنے تدریسی خدمات انجام دیتے رہے
آپ نے مولانا مفتی محمد حسن سے دارالعلوم نعمانیہ [illegible]
۱۳۵۲ھ میں سند الفراغ حاصل کی۔ بیعت کا تعلق حضرت مفتی محمد حسن سے تھا

تصانیف

۱۔ ترجمہ سورۃ اخلاص (اردو) امام ابن تیمیہ کی تفسیر سورۃ اخلاص
کا - ۱۵۰ صفحات میں - اردو ترجمہ مطبوعہ لاہور ۱۳۴۷ھ
۲۔ نہایۃ القول المفید (اردو) علم تجوید کی عربی کتاب کا تمام ترجمہ
۳۔ الفرقان (۱)

ص۱ مشاہیر علماء ج/۲ ص/۵۳۰
ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر ص/۲۱۶

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی

۱۳۱۷ھ-۱۸ و ۱۹۰۰ء

آپ ۱۹۰۰ء کے قریب مولانا سعید احمد صاحب بن حافظ امیر احمد صاحب کے گھر تھانہ بھون ضلع مظفرنگر (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی

۱۳۳۲ھ میں مدرسہ امداد العلوم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں ابتدائی فارسی اور صرف و نحو (عربی) کی کتابیں پڑھیں

۱۳۳۶ھ میں مظاہر العلوم سہارنپور داخلہ لیا

۱۳۴۲ھ سند الفراغ حاصل کی پھر مدرسہ نظامیہ حیدرآباد میں نائب شیخ الادب کے منصب پر فائز ہوئے

۱۳۴۵ھ میں اعلیٰ تدریسی خدمات کیلئے مظاہر العلوم تشریف لائے

۱۳۷۰ھ تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے

۱۳۴۶ھ میں مظاہر العلوم سہارنپور سے ایک ماہنامہ المظاہر اور ۱۳۶۸ھ میں ایک ماہنامہ دبدبہ جاری کیا جو ایک عرصہ تک دعوت و تبلیغ کی خدمات انجام دیتے رہے

۱۳۷۰ھ میں ہندوستان سے پاکستان کے لئے رخت سفر باندھا اور یہاں جامعہ اشرفیہ لاہور کے اسٹاف میں شامل کر لئے گئے ۱۳۹۱ھ تک بلند پایہ کتب زیر درس رہیں تدریس کے ساتھ فتاویٰ کی خدمت بھی انجام دی

تصنیف

(۱) "دعوت و تبلیغ" اس کتاب میں تبلیغ سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث نبویؐ کے عنوانات قائم کر کے انکا سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے

(۲) دلائل القرآن علی مسائل نعمان (عربی) غیر مطبوعہ حالت میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے ہاں کراچی میں موجود ہیں (۲)

---

(۱) مشاہیر علماء ج ۲ ص ۱۱۷

(۲) ایضاً ج ۲ ص ۶۸

مولانا قاری سلطان مسعود صاحب راجوپوری

۱۳۱۹ھ ۱۹۰۲ء

آپ کے والد محترم کا نام حکیم حسین علی خان ہے
۱۳۱۹ھ میں آپ کی پیدائش راجوپور تحصیل دیوبند
میں ہوئی ۱۳۳۳ھ میں آپ نے جامعہ مظاہر علوم
سہارنپور میں داخلہ لیا ۱۳۴۳ھ میں مظاہر علوم
سہارنپور میں دورہ حدیث پڑھکر سند فراغ حاصل کیا
تکمیل علوم کے بعد استاذ قاری سے فن قرآت نقل کی
۱۳۶۵ھ میں دارالعلوم دیوبند کے شعبہ تبلیغ میں لئے گئے
تقسیم ملک کے بعد پاکستان میں مقیم ہوئے

تصنیفی خدمت

آپ نے فن تجوید میں ایک کتاب "ضروری مسائل قرآت" (اردو)
کے نام سے لکھی جس میں قرآت سے متعلق مسائل
کو حسن سلیقے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے
موتمر العالم الاسلامی شاخ ڈیرہ غازی خان پاکستان
کے صدر حکیم محمود شاہ خان نے اس کتاب کو شائع
کرایا۔ چالیس ۴۰ صفحات پر یہ کتاب مشتمل ہے
اور رسالہ فرد سائز پر طبع ہوئی ہے۔ ط

ط علمائے مظاہر العلوم ج/۱ ص/۲۳۲

مولینا عبدالحمید خان ارشد ڈیروی۔

۱۳۲۰

و ۱۹۰۳ء

آپ ۱۹۰۳ء کو جناب ایم محمد افضل خان
بابر بہاؤ الدین زئی ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم والد صاحب سے حاصل کی
تفسیر جلالین وغیرہ کتب علامہ علی جوہر سے پڑھیں ۱۳۵۸ھ
میں دیوبند جاتا ہوا حضرت مدنی نے اجازۃ التدریس کی
سند عطا فرمائی۔ ۱۹۳۵ء تا ۱۹۴۷ء تک اورینٹیل کالج
لاہور میں پڑھتے رہے ۱۹۲۶ء میں مولوی فاضل ۱۹۲۷ء میں
ادیب فاضل ۱۹۲۸ء منشی فاضل۔ ۱۹۳۵ء میں
پشتو فاضل کے امتحانات پاس کئے
۱۹۶۶ء میں جامع مسجد شریف ضلع جھنگ میں صدر مدرس
وناظر تشریف لے گئے ۱۹۷۰ء بحیثیت لیکچرار آپکا تقرر
اورینٹیل کالج منصورہ ضلع حیدر آباد میں ہوا۔

تصنیف

۱۔ حدیقۃ ارم (اردو) ۱۹۲۹ء ۱۶۵/ص ناشر شیخ جان محمد کشمیری بازار ۲۔ نصرۃ القرآن (اردو) ۳۔ تفسیر سورۃ الفاتحہ (عربی)
۱۳۰/ص (غیر مطبوعہ)

(۱)

---

(۱) مشاہیر علماء ج ۲/ ص ۲۹۳

مولانا قاضی عبید اللہ

۸/شوال ۱۳۲۱ھ

و دسمبر ۱۹۰۳ء

مولینا قاضی عبید اللہ بن مولینا قاضی غلام حسین بن مولینا عبدالرزاق بن مولینا محمد بن القاضی عبدالرحمٰن ۸ رشوال ۱۳۲۱ھ کو ڈیرہ غازیخان کہینہ میں پیدا ہوئے درسیات کی تکمیل والد ماجد اور مولینا احمد بخش گرا نیوی (استاذ مولینا غلام محمد شیخ الجامعہ بہاولپور) اور مولینا اللہ داد سے حاصل کی مولینا اللہ داد مولینا سیف الرحمٰن محدث پشاوری کے شاگرد تھے انہی سے آپ نے سند حاصل کی مولینا الحاج الحافظ سید محمد صاحب ساکن ڈیرہ اسماعیل خان خلیفہ حضرت خواجہ سراج الدین نقشبندی سے نقشبندی سلسلہ میں خلافت حاصل کی فراغت کے بعد علمی خدمات میں زندگی گذاری مضبوط مدرس عالم مصنف اور مناظر ہیں آپ کی ایک درجن سے زیادہ تصانیف مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ہیں

۱- ترجمہ قرآن -

یہ ترجمہ پاکستان کے مشہور عالم مولینا قاضی عبید اللہ نقشبندی کے قلم سے ہے اور پورے قرآن مجید کا ترجمہ ہے ۱۹۷۵ء تک

۲- غیر مطبوعہ تھا مولینا نے قرآن مجید پر عربی میں بھی حواشی لکھے ہیں یہ بھی مکمل ہیں اور ۱۹۷۵ء تک غیر مطبوعہ تھے: اللہ کرے کہ دونوں جلد چھپ جائیں ۔

ط علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/۱۲۶

مشاہیر علماء ج/۲ ص/۹۰/۲

مولانا حبیب الرحمٰن مردانی

۱۳۲۲۔۲۳ھ و ۱۹۰۵ء

آپ مولانا محمود الحسن کے گھر جولائی ۱۹۰۵ء کو کوتر پان باندہ شیر بہادر خان علاقہ سدھوم میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا محمود الحسن صاحب فاضل مظاہر العلوم سہارنپور سے حاصل کی اعلیٰ تعلیم کیلئے ۱۹۱۶ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھیں ۱۹۲۶ء میں علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری سے دورہ حدیث پڑھکر سند حاصل کی
۱۹۲۷ء میں منشی فاضل کا امتحان پاس کرکے مردان کے ایک قومی اسکول میں مدرس ہوگئے ۱۹۲۳ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور اور گورنمنٹ ہائی اسکولوں میں مدرس عربی کے طور پر تدریس کرتے رہے ساتھ ہی جمعہ کی تقریر اور درس قرآن کا سلسلہ بھی جاری رکھا ۱۹۴۱ء میں صوبہ سرحد کے مدرسین کا صدر منتخب ہوئے ۱۹۴۳ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوگئے قیام پاکستان کی تحریک میں نمایاں حصہ لیتے رہے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو تمام دفتروں پر پاکستانی جھنڈا آپ کے ہاتھوں گاڑا گیا ۱۹۴۴ء دہلی بستی نظام الدین جانا ہوا وہاں سے تبلیغی جماعت کے ساتھ تعلق قائم ہوا۔ ۱۹۵۸ء میں چند ماہ کیلئے عرب گئے اور تبلیغی کام کرتے رہے

تصنیف

تفسیر حبیبی مکمل (پشتو) یہ دراصل تفسیر ممتاز، عربی کا اردو ترجمہ ہے (آٹھ پاروں میں) مطبوعہ ہے دارالتصنیف مردان سے شائع ہوئی ہے

---

(۱) مشاہیر علماء ج ۲/ ص/ ۱۱۱ - سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۲/ ص
لغات القرآن ص/ ۳۸۰ فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات۔ ص/ ۵۴
W. B. G. P. 338 الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/ ۷۴۳

شیخ الحدیثؒ مولانا محمد عبد اللہ درخواستی

۱۳۲۴ محرم ۱۹۰۶ و

آپ ماہ محرم بروز جمعہ ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء کو درخواست
تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان میں جناب مولوی
حافظ محمد صاحب کے گھر پیدا ہوئے
قرآن مجید ۱۱/سال کی عمر میں اپنے والد صاحب سے حفظ کیا
۱۸/سال کی عمر میں دورہ حدیث شیخ الحدیث
مولانا محمد صدیق صاحبؒ سے پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی
مولانا غلام محمد دین پوری کی خدمت میں پہنچے
ان سے بیعت اور تکمیل سلوک کرتے رہے
اپنے گاؤں درخواست میں عربی مدرسہ مخزن العلوم
قائم کرکے تدریس کا آغاز کیا اور پندرہ سال تک پڑھاتے رہے

۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء میں مدرسہ شاہی مسجد عید گاہ خانپور میں
منتقل ہوئے اور اب تک نہایت کامیابی کے ساتھ تعلیمی خدمات
انجام دے رہا ہے دورہ حدیث کے علاوہ حضرت شاہ ولی اللہؒ
کے طرز پر آپ ہر سال ماہ شعبان اور رمضان میں دورہ
تفسیر بھی پڑھاتے ہیں۔ تقریبا ۵۰/پچاس سال سے یہی تدریسی خدمت انجام دے رہے ہیں
آپ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں ملک اور بیرون ملک علمی خدمات
انجام دے رہے ہیں ۲ سیاسی تعلق ہمیشہ سے جمعیت علماء سے قائم ہے۔

تصنیف

- مقدمۃ القرآن (اردو) - یہ علوم القرآن پر مشتمل ہے۔
تفسیر سورہ فاتحہ (اردو) ۳

---

۱ جنگ پینل کے انٹرویو کے مطابق یہ مدرسہ خانپور میں قائم ہے جنگ کراچی ۱۲-۱-۹۰
۲ مشاہیر علماء ج/۱ ص/۳۳۴
۳ ایضاً
اکابر علماء دیوبند ص/۳۴۷
روزنامہ جنگ کراچی ۱۲-۱-۱۹۹۰

C.H.Q. P/615

مولانا حافظ عبدالواحد ہزاروی (علوی)

و ۱۹۰۹ء ۲۷-۱۳۲۶ھ

آپ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو بانڈی "عطائی خان" تحصیل ایبٹ آباد ہزارہ میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے گھر پیدا ہوئے

قرآن مجید اپنے چچا حافظ محمد نسیم صاحب سے حفظ کیا

اعلیٰ تعلیم کے لیے ۱۹۲۸ء میں مدرسہ عالیہ رامپور میں داخلہ لیا اور ۱۹۳۰ء میں سند الفراغ حاصل کی

تصنیف

آپ کی تصانیف میں = (۱) تفسیر سورۃ نیل (النظم میں) (اردو)
(۲) شراب وجوا و حکم قرآن (اردو) (۳) اور تفسیر آیات قرآنی (اردو)
حافظ علوی کی زبانی ۱۹۷۴ء میں ۹۶/ص پر شائع ہوئی
(۴) تفسیر سورہ مزمل (اردو)
و دیگر رسائل ۲

ط ماهنامہ الرشید کے مطابق ۱۹۰۵ء پیدا ہوئے ص/۲۲۳

۲ مشاهیر علماء ج/۲ ص/۲۷۴
علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/۱۲۶

مولینا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب

۹ ۷/ فروری ۱۹۱۳ء ۱۳۳۸ھ

یکم فروری ۱۹۱۳ء کو شمس آباد ضلع کیمبل پور میں حضرت قاضی غلام جیلانی صاحب کے گھر مطابق ۱۳۴۸ھ پیدا ہوئے

آپ کے والد بہترین عالم فاضل اور علاقہ کے مفتی تھے انہوں نے تیس سے زائد کتابیں لکھیں

ناظرہ قرآن مجید خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب سے پڑھا

۱۹۲۸ء میں ورنیکلر مڈل کا امتحان پاس کیا

ابتدائی درسی کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھیں

اعلیٰ تعلیم کیلئے سہارنپور میں داخلہ لیا

ایک سال بعد دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا

۱۹/ ذی قعدہ ۱۳۳۵ھ دورہ حدیث پڑھکر سند فراغ حاصل کی

شعبان کے آخر میں دارالعلوم دیوبند سے شمس آباد پہنچے امامت و خطابت کے ساتھ یہاں مدرسہ محمدیہ کی بنیاد رکھی جس میں حفظ قرآن اور درس نظامی کی تدریس کا کام شروع ہوا آپ نے دورہ حدیث کے علاوہ درس نظامی کی مختلف کتابیں پڑھائیں آپ کی قائم کردہ یہ یادگار اب تک موجود ہے۔

۱۹۳۶ء میں جمعیت علماء ہند کی شاخ کے طور پر جمعیت علماء اٹک کے نام سے جمعیت کی بنیاد رکھی

۱۹۴۷ء میں بنگال کا سفر کیا اور تبلیغ دین کے لئے حکومت نے ایک محکمہ تعمیر ملت - کے نام سے قائم کیا جسکے ڈائریکٹر علامہ محمد اسد جرمنی مقرر ہوئے اور ایک آئین مرتب کیا جو اردو اور انگریزی میں طبع ہوا - اسکا نام الدستور اسلامی رکھا گیا -

دستور کی تدوین میں محمد اسد صاحب آپ سے مشورہ طلب کیا کرتے تھے ۱

---

۱ مشاہیر علماء ج ۱/ ص/ ۵۰۴

تعارف قرآن ص ۳۰۹ - علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص/۳۹۳

مسجد کی خطابت سے استعفیٰ دے کر ۱۹/جنوری
۱۹۵۳ء کو سرکاری ملازمت کا آغاز کیا چند ماہ گورنمنٹ کالج
ڈی آئی خان میں رہے پھر گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں ٹرانسفر
ہو گئے ۳۰ رجون ۱۹۶۲ء گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد سے گورنمنٹ
کالج کیمبلپور میں ٹرانسفر ہوئے پھر اسی کالج سے ۱۲ مارچ ۱۹۷۰ء کو
ریٹائر ہوئے۔
قیام ایبٹ آباد کے دوران ایبٹ آباد کی جدید و قدیم کی
مساجد میں درس قرآن دیتے رہے مسجد کابلیاں میں بھی درس شروع
کیا تھا لیکن مکمل نہ ہو سکا یہ درس نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد
ہوتے تھے۔
تقسیم ملک سے پہلے لا پیام اسلام نکلوں کے چیف ایڈیٹر رہے تقسیم کے بعد
۱۹۵۰ء میں کیمبلپور سے ایک ہفت روزہ آذان جاری کیا
جو سرکاری ملازمت میں آجانے کی وجہ سے بند ہو گیا ۱۹۷۱ء میں
ایک ماہنامہ الارشاد کیمبلپور سے جاری کیا جو ابتک ماشاء اللہ باقاعدگی سے
نکل رہا ہے۔
آجکل جامع مدینہ کیمبلپور کے خطیب ہیں اور پشاور میں
درس قرآن و حدیث ماہانہ دیتے ہیں
مولانا سید حسین احمد مدنی کے دست حق پرست
پر بیعت کی پھر مولانا احمد علی لاہوری کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور خلافت حاصل کی [۱]

تصنیفی خدمات

۱۔ ضرورۃ القرآن (اردو) (دو جلدوں) میں یہ ایک پادری کے رسالہ عدم ضرورۃ القرآن
کا جواب ہے اس پر علامہ شبیر احمد عثمانی نے اظہار رائے
کرتے ہوئے لکھا۔ میرے نزدیک دور حاضر کی مفید ترین
تصانیف میں سے ہے کہ
کتاب اس قابل ہو کہ مسلمان اسے پڑھیں اور نوجوانوں کو
قرآنی تعلیمات سے واقف کرنے کے لئے دینیات کے نصاب
میں داخل کیا جائے۔ [۳]

---

[۱] مولانا احمد علی لاہوری اور انکے خلفاء ص/۲۷۲ علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص/۳۹۳
علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص/۹۳ مشاہیر علماء ج/۱ ص/۵۰۲
[۲] دیگر تصانیف میں سے کچھ یہ ہیں (۱) نجات دارین (۲) روحانی تحفہ
(۳) خلاصہ فقہ حنفی وغیرہ [۳] مولانا احمد علی لاہوری اور ان کے خلفاء ص/۳۸

٢ — احکام القرآن (اردو)

یہ کتاب احکام القرآن قاضی محمد زاہد الحسینی خطیب جامعہ کیمبل پور نے جمادی الاول کی ٢٦ تاریخ ١٣٧٠ھ مطابق ٥ فروری ١٩٥١ء میں تصنیف فرمائی اور پہلی بار استقلال پریس لاھور سے چھپوا کر ملک سراج الدین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاھور سے شائع کیا

اس کتاب کے ٣٨٠ صفحات ہیں چھوٹے سائز میں طبع ہوئی۔

علوم قرآن کے استخراج میں علماء نے بڑی بڑی تفسیریں لکھیں لیکن جو قرآن کا موضوع ہے یعنی احکام القرآن اس پر اتنی توجہ نہ دی گئی جسکی وہ مستحق تھی پندرہ سے زائد کتب احکام القرآن کے عنوان سے لکھی گئیں لیکن ابھی تک تشنگی باقی ہے

ضروری ہے کہ اس علم پر جو کہ علوم قرآن میں سب سے بڑا علم ہے مزید لکھا جائے یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے

اس کتاب کا آغاز فوائد ضروریہ کے عنوان سے ہوتا ہے جسمیں بتلایا ہے کہ قرآن کریم کی آیات کی تقسیم باعتبار مضمون کچھ اسطرح ہے۔

وعید کی آیات ١٠٠١ جگہ۔ امر و نہی کی آیات ١٠٠١ جگہ۔
امثال کی آیات ١٠٠٠ جگہ۔ قصص کی آیات ١٠٠٠ جگہ
حلال و حرام کی آیلت ٥٠٠ جگہ۔ تسبیحات کی آیات ١٠٥ جگہ۔
کل میزان ٤٦٠٢۔ لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ کل یہی آیات اس مضمون پر ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ وہ آیات ہیں جنکی وضاحت سے یہ مسائل سامنے آتے ہیں

ورنہ اشارات وکنایات میں یہ تعداد بہت بڑھ جائیگی۔

اسکے بعد اصطلاحات۔ اشارۃ النص۔ دلالۃ النص وغیرہ کا بیان ہے پھر ایمان بالکتاب ایمان بالقرآن۔ ایمان بالملائکہ۔ ایمان بالآخرہ۔ جنت۔ دوزخ۔ امر ضروریات دین نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق جو احکام آئے ہیں انکا اختصاراً ذکر فرمایا ہے۔ ٥

---

٥ احکام القرآن
مولانا احمد علی لاھوری اور ان کے خلفاء ص ٢٤٣

۳۔ شان صحابہ کرام قرآن کریم کی روشنی میں (اردو)

یہ تیسری بار دارالارشاد اٹک سے شائع ہوئی ہے
اسمیں عظمت صحابہ قرآن کی روشنی میں بیان کی گی ہے
مصنفہ قاضی محمد زاہد الحسینی۔

۴۔ درس قرآن مجید پہلا سالانہ مجموعہ۔ (اردو)
از قاضی محمد زاہد الحسینی۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج کیمبلپور۔
مرتبہ محمد عثمان غنی۔
ناشر دارالارشاد اٹک کیمبلپور پاکستان۔
طبع سوم ۱۴۰۰ھ ربیع الاول مطبع جنگ پرنٹنگ پریس راولپنڈی۔ نومبر ۱۹۶۵ء تک کا درس قرآن چھپ کر شائع ہونا شروع ہوا ہے۔
پہلی جلد کے ۲۲۴/ص میں - بارہ دروس کا مجموعہ ہے جسمیں سورہ بقرہ کی ۱۹ آیت تک درس ہے حصہ ہو گیا ہے رھویں درس سے ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کی مناسبت سے سورہ والصف اور سورۃ اکوثر کا درس شامل ہے
موضوع کا طرز تفسیر عوامی ہے جسمیں تفسیر کے ساتھ ساتھ معاشرہ کی خامیوں پر عمدہ پیرائے میں سخت گرفت ہوتی ہے اور اسلامی تعلیمات ان کے قلوب میں جاگزیں کی جاتی ہے۔ ابتداء میں مولانا عبید اللہ انور کی تقریظ ہے۔[۱]

۵۔ درس قرآن مجید (اردو)
دوسرا سالانہ مجموعہ۔ مطبع و مرتب حسب سابق ہے ۱۹۷۷ میں دوسری دفعہ طبع ہوئی ہے اسمیں بھی بارہ دروس ہیں ۲۸۸/ص میں
پہلا مجموعہ درس بقرہ کی آیت ۲۲۶ تا ۲۵۲ پر مشتمل ہے۔[۱]

---

[۱] درس قرآن پہلا سالانہ مجموعہ
قرآن کریم کے اردو تراجم ڈاکٹر احمد خان ص ۳۲۳/
سیپارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۲/۲: ص ۔
W. B. G. P. 684 ، مولانا احمد علی لاہوری اور ان کے خلفاء ص/۲۷۳ ص/

دوسرا درس سورہ بقرہ کی ابتدائی نو آیات پر
مشتمل ہے۔
اسی طرح ہر بڑی سورت کے پہلے رکوع کا ترجمہ و تفسیر
اس طرح بیان فرما دیتے ہیں کہ پوری سورت کا
خلاصہ و اہم مباحث اس میں آجاتے ہیں
یہ جلد سورۃ الانعام پر ختم ہوتی ہے ح[1]
۶- درس قرآن مجید ۔ تیسرا سالانہ مجموعہ (اردو)
مطبع و مرتبہ حسب سابق ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ میں دوبارہ
طبع ہوئے ۔ ص/ ۳۲۶ ۔ یہ جلد بھی بارہ ۱۲ دروس پر مشتمل ہے
پہلا درس سورہ الاعراف کے پہلے رکوع پر مشتمل ہے
جبکہ بقیہ دروس سورتوں کی ترتیب کے موافق ہیں۔ آخری درس
سورہ ھود کی پہلی آیت کی تفسیر پر مشتمل ہے ح[2]

ح[1] درس قرآن دوسرا سالانہ مجموعہ
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/ ۲۳۳
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/ ۴۵۰
مولانا احمد علی لاہوری اور ان کے خلفاء ص/ ۲۷۳

ح[2] ایضاً

۷- ۱- درس قرآن مجید (اردو) چوتھا سالانہ مجموعہ -
مرتب و ناشر حسب سابق ۱۴۰۰ھ میں دوبارہ طبع ہوا
۲۵۶/ص- اس میں بھی بارہ دروس ہیں -
پہلا درس قرآن - سورہ ھود کی ابتدائی چار آیات
پر مشتمل ہے
آخری درس سورۂ ابراھیم کی ابتدائی پانچ آیات پر
مشتمل ہے ط۱

۸- — درس قرآن مجید (اردو) پانچواں سالانہ مجموعہ -
مرتب و ناشر حسب سابق ۲۲۰/ص -
اس میں گیارہ دروس ہیں ایک درس اس لیے نہیں ہو سکا کہ
مولینا نے ایوب خان کے خلاف انتخابات میں حصہ لیا
جسکی پاداش میں آپ پر تشدد کیا گیا اور آپ کو گرفتار
کیا گیا -
پہلا درس سورۃ الحجر کی ابتدائی آیات پر مشتمل ہے
جبکہ آخری درس سورہ کہف کی ابتدائی آیات کی
تفسیر پر مشتمل ہے ط۲

۹ — درس قرآن مجید (اردو) چھٹا سالانہ مجموعہ -
مرتب و ناشر حسب سابق طبع اول ۱۹۸۲ء
یہ بارہ دروس پر مشتمل ہے اور ۱۹۷۰ء تک کے
دروس کا مجموعہ ہے پہلا درس سورہ مریم کی ابتدائی آیات
پر مشتمل ہے ط۳

۱۰ — بارھواں درس (اردو) سورۃ الانبیاء کی ابتدائی آیات پر مشتمل ہے
موصوف ہر درس سے پہلے متعلقہ آیات کے اہم آٹھ دس
عنوانات بیان کر دیتے ہیں - اور اس سورہ کے نام کی
وجہ تسمیہ پھر تفصیلاً ہر ایک کا بیان کرتے ہیں
موصوف کے درس قرآن پر توجہ تصوف اور سیاست کی چاشنی نمایاں ہے ط۴

ط۱ درس قرآن چوتھا سالانہ مجموعہ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۲۷۲
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/۴۵
مولانا احمد علی لاھوری رحمۃ/۲۷۳ اور ان کے حلقہ
ط۲ ایضاً ط۳ ایضاً ط۴ ایضاً

۱۱ـــ معارف القرآن (اردو) از قاضی محمد زاہد الحسینی ۔
طبع اول ۔ ناشر دار الارشاد کیمبلپور ، مطبع منظور عام
پریس پشاور ،
طبع چہارم : جنگ پرنٹنگ پریس جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ
طبع اول کے مجموعی ۳۱۳ ص ہیں
جبکہ طبع چہارم کے ۳۹۵/ص ہیں : طبع چہارم
نئی فہرست اور نئی کتابت کے ساتھ شائع ہوئی ہے
سائز ۹×۷ پر علوم القرآن پر مشتمل کتاب ہے لیکن زیادہ
اہمیت) خصوصیت سے قرآنی معارف و مطالب کو سمجھنے کے
اصول، ترجمہ و تفسیر لکھنے کے قواعد ضوابط کو تفصیل سے
اجاگر کرتے ہوئے ان افراد پر گرفت کی ہے جو یہ سمجھتے ہیں
کہ قرآن ایک عام پروفیسر یا معمولی عربی جاننے والا بھی
سمجھ سکتا اور بیان کر سکتا ہے (جیساکہ ابوالاعلیٰ مودودی اور بعض افراد کا خیال ہے)
ابتداء میں علماء کی تقاریظ ہیں، جنمیں مولینا شمس الحق افغانی
مفسر قرآن گل بادشاہ ، مفتی محمد شفیع اور دیگر علماء شامل ہیں ۔
اس کتاب کے اہم مضامین یہ ہیں ۔
(۱) لفظ قرآن اور سورہ کی تحقیق (۲) کیفیت نزول
(۳) تفسیر، تاویل تحریف کا فرق (۴) علوم القرآن مثلاً
امثال القرآن، اقسام القرآن، مبہمات القرآن، وغیرہ کا تعارف
(۵) قدیم و جدید اہم مفسرین اور انکی تفاسیر کا مختصر تعارف
(۶) سر سید اور مرزائی ترجمہ پر تنقید (۷) مکی، مدنی سورتیں
(۸) ربط قرآن: ربط کے بارے میں علماء کی آراء و دیگر
اہم مضامین شامل ہیں [1]

۱۲ـــ قواعد ترجمہ قرآن (اردو) موصوف لکھتے ہیں احقر درس قرآن کے
دوران طلباء و شرکاء کو جو فوائد تحریر کراتا رہتا تھا
۱۹۵۳ء میں سید سلیمان ندوی کی نظر ثانی کے بعد مندرجہ بالا نام سے
اسے شائع کیا گیا ہے ۱۹۵۲ء میں اصول ترجمہ القرآن کے نام سے بھی طبع ہوئی ہے [2]

۱؎ مقدمہ معارف القرآن
۲؎ قواعد ترجمہ قرآن — قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۴۲
W.B.G.D. 685 — مولانا احمد علی لاہوری اور ان کے خلفاء ص/۳۸

۱۳۔ تفسیر تعلیم القرآن (اردو)[۱] (ترجمہ وتفسیر سورۃ بقرہ)
جس کے بارے میں عالم اسلامی کے ممتاز علماء کرام نے جو آراء عطا فرمائی ہیں انمیں سے چند ہدیہ ناظرین ہیں:
حضرت مولینا احمد علی صاحبؒ نے فرمایا میں نے تفسیر قرآن (پارہ اول) کا مطالعہ کیا ماشاء اللہ ایک لفظ بھی ما أنا علیہ واصحابی کے مسلک کیخلاف نہیں پایا۔
استاذ العلماء مولینا شمس الحق افغانی نے فرمایا میں نے تفسیر القرآن مرتبہ جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والأصول حضرت مولینا قاضی محمد زاھد الحسینی صاحب کو دیکھا مؤلف علام کو فہم قرآن میں خصوصی رسوخ اور امتیازی ذوق حاصل ہے چنانچہ ترجمہ قرآن کریم اور تفسیر کے لئے جن خوبیوں کا ہونا ضروری ہے وہ جملہ خوبیاں اس تفسیر تعلیم القرآن میں موجود ہیں
مفتی اعظم پاکستان مفسر قرآن مولینا محمد شفیعؒ قدس سرہٗ نے فرمایا تفسیر تعلیم القرآن (سورہ بقرہ) کو احقر نے مختلف مقامات سے دیکھا: نو تعلیم یافتہ طبقہ کو معانی قرآن سمجھانے کیلئے بہتر کتاب ہے
ایشیا کی عظیم دینی یونیورسٹی دار العلوم دیوبند کے ترجمان نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا یہ نئے طرز کی سادہ اور مختصر تفسیر بہت مفید ہے اسمیں نہایت سہل وسلیس اردو زبان میں ترجمہ کے ساتھ تفسیری نوٹ لکھے گئے ہیں (ڈاکٹر فیوض الرحمٰن کے مطابق سورہ نساء تک چھپ چکی ہے)[۲] جنکو کم وقت میں بہت مصروف ومشغول زندگی والے بھی پڑھ سکتے ہیں

۱۴۔ دینی لغات[۳] (اردو)
قرآن وحدیث فقہ وتفسیر کی جامع لغت مع طویل مقدمہ کے شائع ہوئی لیکن ابھی تک صرف ج/۱ حرف "ش" تک سامنے آئی ہے ۲۶/ستمبر ۱۹۶۰ میں شایع ہوئی[۴]

۱۵۔ آسان تفسیر (اردو) احسان اونلی لکھتے ہیں یہ پارہ ایک تا پانچ تک کی تفسیر ہے خواجہ بک ڈپو دھلی سے ۱۹۲۷ء میں شایع ہوئی[۵] ڈاکٹر فیوض الرحمٰن لکھتے ہیں پہلی جلد سورۃ فاتحہ وبقرہ پر مشتمل ہے ۳۴۱/ص دوسری آل عمران پر ۱۲۸/ص تیسری سورہ النساء پر مشتمل ہے ۲۲۲/ص[۵]

ف۱ دیکھئے مولانا احمد علی لاھوری اور ان کے خلفاء ص/۲۷۳

ف۲ ماخوذ۔ اشتہار درس قرآن کا دوسرا سالانہ مجموعہ از قاضی محمد زاھد الحسینی

ف۳ مولانا احمد علی لاھوری اور ان کے خلفاء ص/۲۷۲

ف۴ W.B.G. P: 685 ف۵ علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/ ۶۹

۱۵ـــ تذکرۃ المفسرین (اردو)

مفسرین قرآن عزیز کے حالات ۔

سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لیکر آج تک کے تقریباً
ایک ہزار مفسرین قرآن عزیز کا تذکرہ ہے اس کی پہلی جلد
چند سال پہلے طبع ہوکر علمی دنیا سے خراج تحسین حاصل کرچکی ہے
استاذ العلماء مفسر قرآن مولانا شمس الحق افغانی نے فرمایا
اس کتاب میں تفسیر قرآن عزیز کی مبادی اور ضرورت سے بحث
کی گئی ہے پھر دس صدیوں میں گذرے ہوئے مفسرین قرآن عزیز
کے حالات کو درج کیا گیا ہے مصنف نے اس نئے موضوع پر
قلم اٹھا کر علمی دنیا میں مزید اضافہ کیا ہے
پنجاب یونیورسٹی کے (سابق) وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خان
مرحوم نے فرمایا:
مفسرین کے اسمائے گرامی اور احوال وتصانیف کو بترتیب زمانی
مدون کرکے آپ نے ایک اہم قومی ضرورت پوری کی ہے
پشاور یونیورسٹی کے (سابق) وائس چانسلر
چودھری محمد علی مرحوم نے فرمایا: آپکی تصنیف فی الواقع
اپنے موضوع میں پہلی کتاب ہے تمام مفسرین کے حالات
اور تصانیف اسقدر واضح اور بیّن ہیں کہ اگر اسکو
بالفاظ دیگر مفسرین کا انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا
بار دوم مکمل کتاب، اعلیٰ کتابت طباعت سے مزین
دارالارشاد اٹک شہر (کیمبلپور) پاکستان سے ۱۴۰۱ھ میں
شائع ہوئی — (جبکہ طبع اول صرف دسویں صدی ہجری تک کے مفسرین پر مشتمل تھی)
اسکا انگریزی میں بھی ترجمہ ہوا ہے
COMMENTATORS OF THE HOLY QURAN P/623
کے نام سے اور مترجم [illegible] ہیں
ناشر ہے فیروز سنز لمیٹڈ لاہور طبع اول ۱۹۹۲ء ۔ ۱۳۰/صفحے
اور ۶۲۵/مفسرین کی خدمات قرآنی بیان کی ہیں ۔
پہلی صدی کی تیسویں ہجری میں ابی ابن کعب سے شروع ہوکر ہجری کی ترتیب میں مفسر کی سنہ وفات کا اعتبار کرتے ہوئے
چودھویں صدی ہجری میں محمد علی خان پر کتاب مکمل ہوجاتی ہے 625/مفسرین کا تعارف کرایا گیا ہے

۱ـ تذکرۃ التفسیر COMMENTATORS OF THE HOLY QURAN

مصنف کی دیگر تصانیف میں ① خلاصہ فقہ اسلامی (فقہ حنفی) ② رحمت کائنات
(مسئلہ ختم نبوت وحیات النبی) ③ درس حدیث (۱۰۰/حدیثیں) ④ نجات دارین (تصوف)
⑤ گانا بجانا قرآن وحدیث کی روشنی میں بجواب موسیقی اور اسلام ۔

۱۶ — گانا بجانا قرآن و سنت کی روشنی میں (اردو) یہ رسالہ جعفر شاہ پھلواری کی کتاب موسیقی اور اسلام کے جواب میں لکھی گئی، تین مرتبہ شایع ہو چکی ہے[1]

۱۷ — رہنمائے ترجمۃ القرآن (اردو) [illegible] مطبوعہ تعلیم القرآن ٹرسٹ راہوالی گوجرانوالہ[2]

۱۸ — شرح اسماء اللہ الحسنیٰ (اردو)[3]

۱۹ — مقصد قرآن (اردو)[4]

۲۰ — مجموعہ تفاسیر (اردو)[5]

۲۱ — ترجمہ قرآن مجید (اردو)[6]

۲۲ — قرآن مجید با حاشیہ (اردو)[7]

۲۳ — لغات القرآن (اردو) حرف ش تک باقی غیر مطبوعہ

---

[1] مولانا احمد علی لاہوری اور ان کے خلفاء ص/۳۸ ص/۲۷۳ [2] ایضا [3] ایضا [4] ایضا
[5] ایضاً [6] ایضاً [7] ایضا

قاضی عبیداللہ ڈیروی

و ۱۹۱۳ ۸/شوال ۱۳۳۱ھ

مولٰینا قاضی عبیداللہ بن مولانا قاضی غلام یٰسین بن مولانا عبدالرزاق بن مولانا محمد بن القاضی عبدالرحمٰن ۸ شوال ۱۳۳۱ھ کو ڈیرہ غازی خان کیھنہ میں پیدا ہوئے درسیات کی تکمیل والد ماجد اور مولانا احمد بخش گدائیوی (استاذ مولانا غلام محمد شیخ الجامعہ بہاولپور) اور مولٰینا اللہ داد سے حاصل کی، مولانا اللہ داد مولٰینا سیف الرحمٰن محدث پشاوری کے شاگرد تھے: انہی سے آپ نے سند حاصل کی مولانا الحاج الحافظ سید محمد صاحب مسکین ڈیرہ اسماعیل خان خلیفہ حضرت خواجہ سراج الدین نقشبندی سے نقشبندی سلسلہ میں خلافت حاصل کی فراغت کے بعد علمی خدمات میں زندگی گذاری، مضبوط مدرس عالم، مصنف اور مناظر ہیں آپ کی ایک درجن سے زائد تصانیف مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ہیں قاضی شمس الدین آپ کے صاحبزادے ہیں

تصنیف

۱۔ ترجمہ قرآن (اردو) یہ اردو ترجمہ قرآن ہے

۲۔ عربی حواشی قرآن ۔ یہ اردو ترجمہ کے اوپر شایع ہوئی (۔

۳۔ احسن البیان (اردو) مطبوعہ یہ ربط آیات کے بارے میں ہے (۱

---

۱) تعارف قرآن ص/ ۳۴۴

مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب

و ۱۹۱۴ء ۱۳۳۱-۳۲ھ

آپ ۱۹۱۴ء کو جناب نور احمد بن گل احمد خان ساکن گکھڑ (ڈھکی چیڑاں) داخلی کڑمنگ بالا علاقہ کوہستان تحصیل مانسہرہ ہزارہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی اعلیٰ تعلیم کیلئے دارالعلوم دیوبند پہنچے اور ۱۳۶۱ھ ۱۹۴۱ء میں حضرت سید حسین احمد مدنی سے دورہ حدیث شریف پڑھکر سند حاصل کی

فراغت کے بعد چودھری نور الدین ماسٹر کرم الدین کی دعوت پر گکھڑ (گوجرانوالہ) تشریف لائے اور جامع کی خطابت کے ساتھ تدریس کا آغاز کیا اس دوران بیس ۲۰، ۲۵ طلبہ آپ سے پڑھتے رہے ۱۳۷۱ھ کو نصرت العلوم گوجرانوالہ میں آپکا تقرر ہوا ۱۹۴۳ء گورنمنٹ نارمل اسکول گکھڑ میں درس دیتے ہیں:

تصنیفی خدمات

تدریس کے ساتھ اللہ نے آپ کو لکھنے کی اعلیٰ صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں آپ کی تصانیف میں قرآنیات کے حوالہ سے کچھ یہ ہیں

۱- ختم نبوت کتاب وسنت کی روشنی میں (اردو)
مطبوعہ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ طبع سوم نومبر ۱۹۹۳ء ۷۲/ص ہے
قرآنی آیات واحادیث کی روشنی میں لفظ خاتم کی عمدہ تحقیق کی ہے

۲- تبرید النواظر فی تحقیق الحاضر والناظر یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک (اردو) تیرھویں طبع ۱۹۸۹ء ۱۴۱۰ھ ۲۰۰/ص
مسئلہ علم غیب، حاضر وناظر کی طرف نسبت کرنے والوں کا سختی سے رد کیا (قرآن کی روشنی میں

۳- تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین انجمن اسلامیہ گکھڑ منڈی طبع دوم ترجمہ احمد رضا پر عمدہ تنقید ہے

۳- اتمام البرہان فی رد توضیح البیان (اردو) مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ طبع سوم ۱۹۹۳ء ۸۲/ص
تنقید متین کے جواب میں توضیح البیان لکھی گئی ہے اس کا جواب ہے مفصلہ ۱۰

۴- چالیس دعائیں (اردو)

۳۹۴

۱) علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/۵۳ علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص/

علماء ہزارہ ص/۱۶۰

مشاہیر علماء ج/۲ ص/۱۹۲ الرشید دیوبند نمبر ص/۶۱۶

اکابر علماء دیوبند ص/۲۸۰، ۳ علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص/۳۹

مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی؛

۱۳۳۵ھ ۱۹۱۶ء

آپ کی کنیت ابو سعید ہے اور مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند
کی علمی نسبت سے اپنے نام کے ساتھ قاسمی لکھتے ہیں۔[1]
مولانا خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں میری ولادت ۱۹۱۶ء بمطابق
۱۳۳۵ھ ہے۔[2] آپ کے والد کا اسم گرامی حافظ محمود چانڈیو تھا
مولانا بوجہ خاندان کے چانڈیو قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں
اپنی اہلیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ علامہ محمد مدنی کی تربیت
یافتہ اور کٹر موحد ہے اسی طرح اپنے بیٹے کی تربیت بھی کی ہے۔[3]
آپ نے ابتدائی تعلیم مولانا فتح محمد میرانی سے حاصل کی پھر کچھ عرصہ
مدرسہ میرو خان مدرسہ دارالفیض مدرسہ گوٹھ پیر بخش[4] میں حاصل کی
اس کے بعد دارالعلوم دیوبند میں مولانا حسین احمد مدنی سے تعلیم کی تکمیل
کر کے خصوصی سند حاصل کی اور انہی کے ہاتھ پر بیعت بھی ہو گئے[5]
اس کے بعد مولانا غلام محمد دین پوری سے بیعت کا تعلق ہوا[6]

علمی سلسلہ اسناد :-

مولانا نے صحاح ستہ اور تفسیر قرآن مولانا حسین احمد مدنی سے پڑھی
اور اجازت حاصل کی اور انھوں نے حضرت شیخ الہند سے
شیخ الہند نے مولانا قاسم نانوتوی سے حضرت نانوتوی نے مولانا
رشید احمد گنگوہی سے حضرت گنگوہی نے شیخ عبدالغنی سے
عبدالغنی نے شاہ محمد اسحاق دہلوی سے اور انھوں نے شاہ عبدالعزیز سے
شاہ عبدالعزیز نے اپنے والد شاہ ولی اللہ سے تعلیم حاصل کی[7]
مولانا نے بہت سے ممالک کا سفر کیا مثلاً سعودی عرب، فلسطین
اردن، شام، لبنان، عراق، ہندوستان، چین اور روس
شامل ہیں[8]

علمی خدمات :- تعلیم سے فراغت کے بعد مولانا نے درس و تدریس کا
شعبہ اختیار کیا اور مختلف مدارس میں لوگوں کو تعلیم دی جن میں
مدرسہ دارالسعادت گوراہو، بیت الحکمت پیر بخش جھنجھو، مدرسہ
قاسم العلوم گھوٹکی، سکھر

---

۱ ماہوارہ شریعت جنوری ۱۹۹۰ء ص/۳۱ ۲ ایضاً ص/۱۰۔ لیکن
ڈاکٹر محمد ادریس نے ایکاس پیدائش ۲۶ جون ۱۹۲۴ء مطابق ۲۱ ذوالقعدہ ۱۳۴۲ھ
جا کے پیدائش کا رسالہ لکھا ہے ایضاً ص/۷ ۴ ایضاً ص/۱۵ ۵ ایضاً ص/۷
۶ ایضاً ص/۱۳ ۷ ایضاً ص/۲۵ ۸ ایضاً ص/۳۹ ۹ ایضاً ص/۲۹

مظہر العلوم کھڈہ کراچی جس میں تین سال تک شیخ الحدیث کی حیثیت سے
پڑھاتے رہے اور مولانا محمد صادق کراچوی کے ساتھ
فتاویٰ کے سلسلے میں معاونت فرماتے رہے ۱۹۵۲ء میں سید
غلام مصطفیٰ شاہ کی درخواست پر سندھ مسلم کالج کراچی میں
لیکچرار مقرر ہوئے جہاں ہزاروں طلبہ کو شاہ ولی اللہ کے
فلسفے کی تعلیم دی ۱۹۶۳ء میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی بنیاد رکھی
اور اس کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے [۱] اس کے علاوہ سندھ یونیورسٹی کے
اعزازی پروفیسر مقرر ہوئے آپ کے ماتحت بہت سے لوگوں نے
P-H-D مقالات لکھے ہیں۔

۱۹۶۹ء میں لجنہ بیت الحکمۃ کی بنیاد رکھی۔ اسکا بنیادی
مقصد مولانا عبید اللہ سندھی کی تفسیر اور ان کے افکار کی نشر و اشاعت تھی [۲]
آپ کے ماتحت مختلف شعبوں میں بڑی بڑی شخصیات نے P-H-D کیا

(۱) سندھی کے شعبہ میں۔ ڈاکٹر غلام علی الانہ موجودہ وائس چانسلر
سندھ یونیورسٹی: عبدالکریم سندیلو۔ ڈاکٹر عبدالجبار جونیجو
ڈاکٹر عبدالجبار مغل ڈاکٹر ایاز حسین قادری
ڈاکٹر عبدالمجید سندھی ڈاکٹر عبدالخالق راز ڈاکٹر محمد حسن تالپر
ڈاکٹر محمد صالح شاہ - ڈاکٹر شمس الدین عرسانی ڈاکٹر عزیز اللہ میمن
ڈاکٹر آپا شمس عباسی ڈاکٹر سید محمود شاہ: ڈاکٹر عبدالغفور میمن
ڈاکٹر شاہنواز سودر ڈاکٹر قاضی خادم اور ڈاکٹر عابد لغاری کے
نام نمایاں ہیں۔

(۲) اسلامیات کے شعبہ میں -
ڈاکٹر رحمت اللہ ابڑو ڈاکٹر عبدالہادی سوہو۔ ڈاکٹر حافظ محمد یوسف میمن
ڈاکٹر مظہر الدین سومرو ڈاکٹر حافظ نظام الدین ڈاکٹر حافظ محمد عثمان
ڈاکٹر ابو الخیر محمد اشرف سمون۔ ڈاکٹر خان محمد لارک -
ڈاکٹر محمد ادریس شامل ہیں

۱؎ ایضاً ص/۵ ام۔ ص/۲۱۵ ۲؎ ایضاً ص/۳۲

(3) سوشیالوجی کے سسٹم میں -

ڈاکٹر محمود امبابی ، ڈاکٹر محمود فلسطینی ڈاکٹر یاسین فلسطینی [1]
اور اسکے علاوہ بے شمار شخصیات نے آپ سے علمی استفادہ کیا
اسکے علاوہ درج ذیل عہدوں پر آپکا انتخاب عمل میں آیا

(1) چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی (2) سندھی ادبی بورڈ جامشورو
(3) سندھو میوزیم سینٹر حیدرآباد (4) انسٹیٹیوٹ آف سندھالوجی
(5) ڈاکٹر داؤد پوتو سندھ پراونشل لائبریری حیدرآباد -
(6) مہران آرٹس کونسل حیدرآباد (7) صوبائی کونسل سندھ
(8) پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن
(9) اسلامک اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ ایگریکلچر یونیورسٹی پشاور
(10) اقبال اکیڈمی لاهور (11) مرکزی زکوٰۃ کونسل -
(12) صوبائی زکوٰۃ کونسل - (13) مرکزی سیرۃ کمیٹی [2]

اسکے علاوہ مولانا دھلی کی ایک مسجد میں مفتی کی حیثیت سے کچھ عرصہ خدمات انجام دیتے رہے اور جمعیت علمائے هند کی طرف سے سندھ میں اسکے ممبر بھی رہے [3]
مولانا کے زیر ادارت مختلف رسائل نکلتے رہے جن میں ماہنامہ الولی اردو ماہنامہ الرحیم سندھی اور سہ ماہی مہران شامل ہیں [4]

تفسیری خدمات -

مولانا قاسمی کو قرآن کریم کی خدمت سے خاص شغف ہے آپ حضرت شاہ ولی اللہ کے فلسفہ کو مولانا سندھی کے رنگ میں قرآن کی روشنی میں بیان کرتے ھیں
تصنیف و تالیف کے ساتھ مستقلاً درس قرآن کا سلسلہ بھی جاری رکھے ھیں [5] مولانا نے مختلف رسائل میں قرآنیات پر مضامین لکھے ھیں جن میں سے کچھ یہ ھیں -

---

عہ1 ایضاً ص/8 اور ص/75 عہ2 ایضاً ص/4 عہ3 ایضاً ص/15
عہ4 ایضاً ص/8 عہ5 مولانا کے تفسیری اجتہادات ملاحظہ کرنے کیلئے اس رسالہ ص/38 مطالعہ کیجئے -
الرشید دیوبند نمبر ص/601

رسالہ نئی زندگی میں سندھی میں درج ذیل مضامین شائع ہوئے[۱]

(۱) شاہ جی کے رسالہ میں قرآنی تلمیحات نومبر ۱۹۵۲ء

(۲) قرآن مجید کے سندھی تفاسیر وتراجم مارچ تا جون ۱۹۶۰ء تین چار قسطیں۔

(۳) رسالہ مہران میں قرآن مجید کے سندھی تراجم وتفاسیر کے عنوان سے ۱۹۸۰ء میں ایک مضمون شائع ہوا

(۴) الرحیم سندھی میں قرآن کریم کے تراجم پر ۱۹۸۵ء میں ایک مضمون شائع ہوا[۱]

تصنیفی خدمات۔

۱۔ خلاصۃ القرآن (اردو، عربی) یہ مولانا عبید اللہ سندھی کے املاء کرائے ہوئے قرآنی مضامین کا خلاصہ ہے مولانا قاسمی نے اس پر بہترین محققانہ حاشیہ لکھ کر شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے شائع کیا ہے[۲]

۲۔ قصص انبیاء کے رموز اور انکی حکمتیں

ترجمہ تاویل الاحادیث (عربی) یہ حضرت شاہ ولی اللہ کی اہم تصنیف ہے جس میں قصص القرآن کی عقلی توجیہات اور اس زمانے کے طبعی اسباب وحالات کی روشنی میں بیان کی گئی ہے مولانا قاسمی نے اس کے ایک قلمی نسخے کو حاصل کرکے بڑی محنت کے ساتھ اسکی تصحیح کی اس پر حاشیہ لکھا احادیث کی تخریج کی اور ۳۵/ صفحات پر مشتمل عربی زبان میں بہترین مقدمہ لکھا ہے جس میں اس کتاب کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ شاہ ولی اللہ اکیڈمی سندھ حیدرآباد سے ۱۹۹۱ء میں ۱۷۶/ ص پر شائع ہوئی ہے[۳]

۱؎ ایضاً ص/۶۷ ، ۲؎ ایضاً ص/۵۳ اور ص/۶۲

۳؎ ص/۵۲ اور ص/۷۵ قصص انبیاء کے رموز اور انکی حکمتیں

(۳) - تفسیر فتح الرحمٰن (سندھی): یہ دراصل شاہ ولی اللہ کی فارسی تفسیر ہے
اسکا ایک نسخہ مولانا قاسمی کو لاڑکانہ کی ایک
لائبریری سے دستیاب ہوا یہ نسخہ سنہ ۱۲۱۰ھ کا لکھا ہوا ہے
یعنی مصنف کی وفات کے چونتیس سال بعد لکھا گیا۔
مولانا نے اس نسخے کو سامنے رکھکر مولانا محمد مدنی کے حکم پر
اسکا سندھی ترجمہ کیا یہ ترجمہ مولانا محمد مدنی کے سندھی ترجمہ
کے حاشیہ پر شائع ہوا ہے اسکے علاوہ اس ترجمہ پر ایک
مقدمہ بھی لکھا ہے ۱؎

۴- الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (عربی)
یہ وہ تفسیری نوٹ ہیں جنہیں مولانا عبداللہ سندھی نے املاء کرایا تھا
اور علامہ موسیٰ جار اللہ نے قلمبند کیا تھا اسکی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں
اس تفسیر نوٹ کو کرنے کیلئے ۱۹۶۹ء میں مولانا قاسمی نے بیت الحکمت
کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا تھا اس ادارہ میں مولانا محمد نور مرشد کی
ان مخطوطات کی روشنی میں چودہ پارے تک کام مکمل کیا تھا
اسکا خرچ مولانا دین محمد وفائی برداشت کر رہے تھے
مگر ان دونوں حضرات کے انتقال کے بعد یہ کام نامکمل رہ گیا
مولانا قاسمی صاحب نے اس کام پر نظر ثانی کی اور اسکے مشکل مقامات
پر حاشیہ لکھا اور کراچی سے شائع کیا اسطرح دوسری جلد پر
تحقیقی حاشیہ لکھکر شاہ ولی اللہ اکیڈمی کیطرف سے شائع کیا ۲؎

۱؎ ایضاً ص/ ۵۳ اور ص/ ۳۱
۲؎ ایضاً ص/ ۳۳ ص/ ۳۱ ص/ ۸ اور ص/ ۴۴

C.H.Q. P/619

۵) الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (عربی) الجزء الثانی -
من امالی مفسر عبید اللہ سندھی -
املاہ علی مولی جار اللہ حقیقۃً وهذبه شیخ محمد نور مرشد مکی
اور مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی -
ناشر الحاج عزیز اللہ عزیز آباد پنوعاقل سندھ
۲۲۸ / ص ہیں اور آخر میں فہرست مضامین ہیں اور مکمل تفسیر عربی میں ہے
اس تفسیر کا آغاز سورہ آل عمران سے ہوتا ہے اور نساء کے اختتام پر مکمل ہو جاتی ہے
اسمیں رفع عیسیٰ کے قرآن سے ثبوت کا انکار کیا ہے لیکن مستقلاً انکار نہیں کیا
اصل میں مولانا کی طبیعت میں جدت طرازی تھی اسوجہ سے آپ نے کچھ مسائل میں جمہور امت سے اختلاف کیا چونکہ یہ اختلاف علمی بنیادوں پر تھا اسلئے اسکو بنیاد بنا کر مولانا پر گمراہی کا الزام درست نہیں - (البتہ اتنا ضرور ہے کہ بعض مقامات میں مولانا سے علمی سہو ہوا ہے مثلاً رفع عیسیٰ کا مسئلہ -

مولانا سندھی کو جدید دور کے عقلی اعتراضات کے جوابات پر بڑا عبور تھا ایک شخص عبد الہادی جو کہ نو مسلم تھا اس نے سر سید کی تفسیر کا مطالعہ کیا اور اپنی محنت سے قرآن کا ترجمہ و تفسیر جزو اول کا لکھا اور اسمیں سر سید کا اثر پوری قوت سے نمایاں کیا جب حضرت سندھی سے ملاقات ہوئی تو آپ نے اسکے تمام اعتراضات کا مثبت جواب دیا اور اسکو مطمئن کیا تو اس نے آخر میں کہا اگر دو ماہ بھی آپ کی صحبت میں آجاتے تو میرے تمام مشکل دور ہو جاتی -

مولانا کی تفسیر میں جدت خود اجتہادی اور نئے حالات اور جدید مسائل پر خاص توجہ اور تفہیم نمایاں ہے مثلاً حکومت جائز کا ابطال ص/۲۰
معنی الصباحۃ بتصحیح جدید ص/۲۳۷، ص/۹۴، ص/۹۶، ص/۱۳۰
پردہ کے رواج کی صورت میں لواطت وغیرہ کے نقصان اور عدم پردہ کی صورت میں زنا کی کثرت کا تقابل کر کے بتلایا ہے کہ پردہ سے لواطت زنا کے مقابلہ میں زیادہ ہو جاتی ہے اور یہ زیادہ خطرناک ہے ص/۱۶۲ . عورت کو نوکری [illegible] جائز ہے
السلطان ظل اللہ کی حقیقت ص/۱۹۴ . ص/۲۳۴

---

۱ یعنی مولانا نے قرآن سے رفع عیسیٰ کے ثبوت کا انکار کیا ہے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ رفع عیسیٰ کے قائل ہی نہیں تھے بلکہ دیگر احادیث وغیرہ کے ثبوت سے رفع عیسیٰ کے قائل تھے -

۶- ترجمہ وتفسیر قرآن مجید از مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب (سندھی)

اس ترجمے کے بارے میں مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی نے خود تحریر فرمایا ہے کہ "شیخ غلام علی اینڈ سنز نے مجھ سے بامحاورہ ادبی رنگ میں قرآن مجید کا سندھی ترجمہ لکھوانا شروع کیا تفسیری نوٹ بھی اس کے ساتھ تھے
۱۶ پاروں تک میں نے تمام کیا لیکن مزید تجارتی معاملے طے نہ ہو سکا اور مجھے کام روکنا پڑا ۱۶ یہ سولہ پارے ابھی تک شیخ صاحب کے پاس رکھے ہوئے ہیں مجھے اپنی محنت کا ابھی تک افسوس ہے" [۱]

۷- تفسیر سورۃ سبا (تمدن عرب) (سندھی مطبوعہ)

یہ سورۃ سبا کی جدید رنگ میں تفسیر ہے جسے مولانا عبیداللہ سندھی کے افادات کی روشنی میں مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب نے مرتب کیا ہے
کئی سال قبل پاکستان سے پہلے لیتھو میں شائع ہوئی تھی [۲]

۸- الہام الرحمٰن (تفسیر پارہ الم) از مولانا عبیداللہ سندھی۔ ترجمہ سندھی از مولانا دین محمد وفائی و مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی - [۳]

مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی خدمات میں سے ایک اہم خدمات قرآنی تعلیمات کی اشاعت ہے، چنانچہ وہ جہاں رہے درس دیتے رہے ان کے تفسیری نکات وارشادات کی اشاعت کیلئے مولانا محمد صادق کھڈہ کراچی کی زیر سرپرستی بیت الحکمت نامی

---

[۱] سہ ماہی فکر ونظر جنوری ۱۹۹۹ء ص/ ۳۶

[۲] سہ ماہی فکر ونظر جنوری ۱۹۹۹ء ص/ ۴۸ اور ماہنامہ شریعت سکھر جنوری ۱۹۹۰ء ص/ ۳۱ ص/ ۸

[۳] سہ ماہی فکر ونظر جنوری ۱۹۹۹ء ص/ ۴۹ اور ماہنامہ شریعت سکھر جنوری ۱۹۹۰ء ص/ ۸

ایک ادارہ قائم کیا گیا جسکا مقصد یہ تھا کہ
مولینا سندھی کے تفسیری نوٹس مختلف زبانوں میں
شائع کیے جائیں۔
سندھی میں تفسیر کا کام مولینا دین محمد وفائی نے شروع کیا
اور نصف پارہ تک لکھ پائے تھے کہ اجل نے
ہاتھ روک دیا اور راہی عدم ہوئے انکے بعد
یہ کام مولینا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب نے شروع کیا
اور پارہ الٓمٓ مکمل کرکے بیت الحکمت کی طرف سے
الوحید پرنٹنگ پریس حیدرآباد میں طبع کراکے ۱۹۵۲ء
میں شائع کیا۔
اس تفسیر کا دوسرا ایڈیشن ماسٹر عبدالوحید سعید آبادی
نے ٹائپ میں ۱۹۶۶ء میں شائع کیا۔
جو ۲۶۷ صفحات پر مشتمل ہے اور مطبوعہ ہو گیا

علاوہ مولینا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب اس تفسیر پر
مزید کام کر رہے ہیں اور انکے ارشاد کے مطابق جلد ہی دیگر
پارے شائع ہو جائینگے۔ ؎۱

؎۱ سہ ماہی فکر و نظر جنوری ۱۹۶۹ء ص ۵۰

۹- ترجمہ قرآن مخدوم نوح ہالائی (سندھی)

حضرت مخدوم نوح ہالائی دسویں صدی ہجری کے شخصیت تھے مخدوم طالب المولیٰ انھیں کے سلسلے تعلق رکھتے ہیں آپ نے فارسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہے ڈاکٹر شمل اس ترجمہ کے بارے میں لکھتی ہے کہ انھوں نے کچھ ایرانی علماء کو ترجمہ دکھایا تو علماء نے تصدیق کی کہ دسویں صدی ہجری میں اسی فارسی کا رواج تھا ؎

مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب کو اس ترجمہ کا مخطوطہ مخدوم طالب المولیٰ کے ہاتھ سے دستیاب ہوا اس مخطوطہ کے اوراق گل گئے تھے مولانا قاسمی صاحب نے اس مخطوطے کی تصحیح کی اور ترجمہ قرآن سے پہلے چالیس صفحہ پر مشتمل ایک طویل مقدمہ لکھا ہے جس میں جمع قرآن شرائط تفسیر قرآن آیات متشابہات اور ناسخ قرآن جیسے اہم موضوعات سے بحث کی ہے اور اس ترجمہ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

(۱) اس میں ہر سورت کے بسم اللہ سے اسی سورت کے مناسبت سے الگ الگ دیئے گئے ہیں

(۲) آیات متشابہات کے معنیٰ میں وضاحت کردی ہے

(۳) ترجمہ میں اس طرح وضاحت کی ہے کہ تفسیر کی ضرورت باقی نہ رہے

(۴) فارسی زبان انتہائی آسان استعمال کی ہے جس سے ہر عالم اور غیر عالم فائدہ اٹھا سکتا ہے ؎

؎ ایضاً ص/۲۸ ؎ ایضاً ص/۵۳

مولانا قاسمی صاحب نے مسلسل پندرہ سال اس ترجمہ کی تصحیح پر صرف کی ہے ؎۱
یہ ترجمہ میر پور خاص کے ایک زمیندار کی مالی مدد کے ذریعے ؎۲
۱۹۸۳ء میں سندھی ادبی بورڈ سے شائع کیا گیا ؎۳

۱۰ مؤلف تفسیر ھاشمی (عربی) مصنف مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی متوفی ۱۱۷۵ھ آپ عربی میں تفسیر قرآن لکھی تھی جسے مولانا غلام مصطفی صاحب نے سندھی ادبی بورڈ سے ترجمہ و ۱۹۸۷ء / ۱۴۰۸ھ میں نظر ثانی اور مقدمہ کا اضافہ کرکے شائع کیا ہے۔
یہ مقدمہ ۲۳/ ص پر مشتمل ہے اسمیں سندھی علماء کے تراجم و تفاسیر قرآن کا جائزہ پیش کیا گیا ہے ؎۴

؎۱ ایضاً ص/۳۱ ؎۲ ایضاً ص/ ۵۱ ؎۳ ایضاً ص/۳۱ اور ۵۰ ؎۴

؎۵ تفسیر ھاشمی

مولینا میاں عبداللہ شاہ صاحب
اگست ۱۹۱۷ء ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ

۸/ ربیع الاول بروز چہار شنبہ ۱۲۵۲ھ / ۱۸۳۶ء کو زیارت کاکا صاحب تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں میاں ابرار شاہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے

دینی تعلیم اپنے چچا مولینا مردان شاہ صاحب سے حاصل کی پھر علاقہ کے جید اور ممتاز علماء سے تکمیل کی

فراغت کے بعد تقریبا ۵۸/ سال تک اعلی تدریسی و تصنیفی خدمات انجام دیتے رہے

ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ / اگست ۱۹۱۷ء کو آپ کا وصال ہوا اور زیارت کاکا صاحب میں تدفین ہوئی

تصنیف

تفسیر حسینی (پشتو) یہ دراصل تفسیر حسینی کا پشتو زبان میں ترجمہ ہے اور اس کے ساتھ حاشیہ پر مختصر تفسیر ہے کریمی پریس بمبئی سے ۱۳۲۰ھ میں طبع ہو کر منظر عام پر آئی اب یہ بھی نایاب ہے ط۱

ط۱ مشاہیر علماء ج ۲ / ص ۲۸۷

مولانا صوفی عبدالحمید ۔

و ۱۹۱۷ء ۱۳۳۵ھ

آپ نور احمد خان صاحب کے فرزند ہیں ۱۹۱۷ء کو ڈھکی چیڑاں داخلی کڑمنگ تحصیل وضلع مانسہرہ ہزارہ میں پیدا ہوئے مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں ۱۳۶۱ھ میں مولانا سید حسین احمد مدنی سے دورہ حدیث پڑھ کر فراغت حاصل کی علامہ عبدالشکور لکھنوی سے بھی استفادہ کیا طبیہ کالج حیدر آباد دکن سے چار سالہ کورس مکمل کر کے سند حاصل کی واپسی پر گوجرانوالہ میں پہلے مطب اور پھر مدرسہ نصرۃ العلوم میں تدریس شروع کی مدرسہ کے مہتمم اور مسجد نور کے خطیب ہیں

آپ نے قلم سے کئی کتب کے عمدہ تراجم منصہ شہود پر آ چکے ہیں اسی طرح بعض درسی کتابوں کے حواشی بھی آپ نے تحریر فرمائے ہیں

تصنیف

- معالم العرفان فی دروس القرآن - (اردو) مطبوعہ

یہ مولانا صوفی عبدالحمید ہزاروی کے درس قرآن کا ایک حسین مجموعہ ہے جسے حاجی لعل دین ایم - اے نے مرتب کیا ہے اس کی ابھی تک ۱۰/ جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں ؎۱

؎ علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/ ۱۰۷
تعارف قرآن ص/ ۳۶۲

(۱) = معالم العرفان فی دروس القرآن (اردو)
مولانا عبدالحمید سواتی ناشر مکتبہ دروس القرآن گوجرانوالہ ہے
خطیب جامع مسجد نور گوجرانوالہ -
ج/ ۸ سورۃ انفال و سورۃ توبہ مکمل
طبع اول ۱۹۹۱ء ذی قعدہ ۱۴۱۱ھ ۶۱۸/ص

ج/۹ سورہ یونس ھود اور یوسف مکمل
طبع اول جون ۱۹۹۲ ذوالحجہ ۱۴۱۲ ۸۵۶/ص

ج/۱۰ سورۃ الرعد ابراھیم . الحج - النحل
نومبر ۱۹۹۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ ۷۷۱/ص

ج/۱۱ بنی اسرائیل تا مریم اپریل ۱۹۹۳
۷۴۲/ص
چودہ جلدیں مکمل ہوگئی ہیں
معالم العرفان فی دروس القرآن پارہ ۲۹ مکمل
سورہ ملک تا مرسلات طبع دوم مارچ ۱۹۸۷؟
طبع اول ۱۹۸۲ میں یہ دو جلد وں میں شائع ہوئی تھی ۷۸۵/ص
معالم العرفان فی دروس القرآن پارہ ۳۰ مکمل
(سورہ) نباء سے الناس تک طبع اول ۱۹۸۳ء طبع دوم ۱۹۸۷ء
۵۹۲/ص
تمام دروس قرآن مطبوعہ شکل کے ساتھ کیسٹوں پر بھی
دستیاب ہے
۲= تفسیر آیت النور مستقل الگ سے شایع ہوئی ہے ۲۲۴/ص
تمام جلدیں مکتبہ دروس القرآن گوجرانوالہ سے شایع ہوئی ہیں -

۱۔ معالم العرفان فی دروس القرآن   ۲۔ تفسیر آیت النور
تعارف تراجم ص/۳۶۲

مولینا عبدالکریم کوہائی -

۱۳۳۵ھ و ۱۹۱۷ء

ابتدائی عربی کی تعلیم مولینا میر مہر نور زنگی سے حاصل کی
اسکے بعد مولینا عبدالقادر سے کچھ عرصے تعلیم حاصل کی
مولینا شمس الدین سے تکمیل کی -
فراغت کے بعد ایبٹ آباد کے ایک مدرسے میں پڑھایا اسکے بعد
گھوملکی کی جامع مسجد کے مدرسے میں چھ ماہ تک پڑھایا
اسکے بعد تنمبر علی خان کے مدرسے میں کچھ عرصے پڑھایا
مولینا کو درسی کتابوں پر بہت عبور حاصل تھا
فنون کی کتب میں خاص دلچسپی سے پڑھاتے تھے بڑے
بڑے علماء جن میں غلام مصطفیٰ قاسمی مولینا عبدالکریم
آپکے شاگرد ہیں مولینا نے درسی کتابوں پر حاشیہ لکھے
ہیں -

تصنیف

(۱) حاشیۃ انوار التنزیل واسرار التأویل المعروف بالتفسیر البیضاوی (عربی)

بقول مولانا عبدالوہاب چاچڑ مدیر ماہنامہ شریعہ
یہ حاشیہ نور محمد اصح المطابع سے چھپ چکا ہے[۱] لیکن میرے
سامنے جو نسخہ ہے وہ ایچ. ایم سعید کمپنی کراچی سے شائع
ہوا ہے اور اس پر مقدمہ حبیب الرحمٰن کاندھلوی اور حاشیۃ عبدالکریم
[illegible] کورائی کا ہے. موصوف نے حاشیہ میں لغوی تحقیق کے
ساتھ فقہی اختلافات اور تفسیری آراء بھی شامل کی ہیں[۲]

(۲) ترجمہ تفسیر احمدی مصنفہ ملا جیون

---

۱. ماہنامہ شریعہ قاسمی نمبر ص ۲۷۶
۲. تفسیر بیضاوی مطبوعہ ایچ. ایم سعید کمپنی کراچی

تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

= انوار التنزیل و أسرار التأویل المعروف بالتفسیر البیضاوی،
للامام قاضی ناصر الدین شیرازی بیضاوی:
مع الحواشی المنیرہ العتیقہ و الجدیدہ للعلامۃ عبد الکریم الکوراۃ
و للعلامہ حبیب الرحمٰن مہرلی کاندھلوی مع المقدمۃ الجدیدہ
مطبوعہ: ایچ ایم سعید کمپنی طبع اول ۱۹۶۳ء دوم ۱۹۷۶ء
سوم ۱۹۷۸ء چہارم ۱۹۸۰ء بار پنجم ۱۹۸۲ء
بار ششم ۱۹۸۸ء

آغاز میں التنویر علی البیضاوی لحبیب الرحمٰن مہرلی کاندھلوی
کا مقدمہ ہے جس میں اصول تفسیر سے بحث کی ہے
دیگر مباحث میں تفسیر و تاویل منشا بہات و محکمات
تفسیر بالرائے و کلام الصوفیہ
ان کلام اللہ تعالیٰ غیر مخلوق۔
جمع القرآن و ترتیبہ
طبقات المفسرین فی الصحابہ
طبقات التابعین
الفائدہ فی الترجمۃ المصنف و کتابہ:
وغیرہ پر مشتمل ہے
علامہ کوراۃ نے اس پر مفصل اور مقبول حاشیہ قلمبند کیا ہے
انداز یہ ہے کہ اندر کے حصہ میں تفسیر بیضاوی اور
پھر حواشی
یہ جلد ۱۸۳ ص پر مشتمل ہے جس میں مکمل تفسیر
سورہ بقرہ شامل ہے۔

ط انوار التنزیل و أسرار التأویل المعروف بالتفسیر البیضاوی
ماہوار شریعت جنوری ۱۹۹۰ء ص ۲۲ تا ۱۷ پر
مزید حالات ملاحظہ فرمائیں

علامہ حافظ نور الحسن خان

۱۳۳۶-۳۷

۱۹۱۸ء ۱۲ ستمبر

آپ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۸ء کو ٹھٹھی تحصیل تلہ گنگ ضلع اٹک
میں پیدا ہوئے والد صاحب کا نام امام غزالی ہے
وہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الہند
محمود الحسنؒ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔
آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حافظ قائم الدین صاحب
سے حاصل کیا۔
۱۹۳۵ء میں دارالعلوم دیوبند داخلہ لیا
اور ۱۹۳۸ء میں دورہ حدیث پڑھکر سند الفراغ
حاصل کی ۱۹۴۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی
فاضل کا امتحان دیا اور اول آئے
اکتوبر ۱۹۶۲ء میں مسجد حاجی رحمت دش انار کلی لاہور میں
بعد از نماز مغرب درس قرآن دیتے رہے جو بڑے
شوق سے سنا جاتا تھا اور ترجمہ یہ دور ختم ہو چکا ہے اب تفسیر بار شروع ہے
تصنیف = المفردات فی غریب القرآن کی شرح اور حواشی حرف جیم تک مکمل ہے (اردو)

۱۔ مشاہیر علماء ج ۲/ ص ۹۵۳

مولانا عبدالشکور طوروی

۹ ۱۹/مئی ۱۹۱۹ء ۹/ربیع الاول ۱۳۳۷ھ

۱۹/مئی ۱۹۱۹ء کو جناب حکیم مولانا
غلام رسول صاحب (مرحوم) کے گھر طورو
ضلع مردان میں پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی
اعلیٰ تعلیم کیلئے شوال ۱۳۵۵ھ کو سہارنپور پہنچے ۱۳۵۶ھ
میں مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا
دورہ حدیث کے امتحان میں نمایاں کامیابی
حاصل کی مئی ۱۹۳۷ء میں پنجاب یونیورسٹی
سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ۱۹۳۸ء میں
اسی یونیورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا
۱۲/اپریل ۱۹۳۹ء کو اسلامیہ ہائی اسکول کوئٹہ
میں آپ کا تقرر ہوا ۱۹۴۴ء میں اسی یونیورسٹی
سے میٹرک (ایف اے) کا امتحان پاس کیا ۱۹۴۵ء میں
آپ کا مرکزی جامع مسجد کوئٹہ میں بطور
خطیب تقرر ہوا وہاں درس تدریس کا سلسلہ بھی جاری
مئی ۱۹۶۰ء میں مولانا احمد علی لاہوری کے ہاتھ پر
بیعت ہوئے
چوتھے حج کی سعادت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی

تصنیف

۱- پارہ اول پشتو: پیام مردان کے دوران پارہ اول مع ترجمہ و تشریح بزبان (تفسیر تبیان القرآن)
پشتو شائع ہوا جو بعد میں پشتو کے امتحان میں بطور نصاب
۲- چند پارے پشتو میں: شامل کیا گیا۔ ان کے علاوہ قرآن پاک کے چند پاروں کی تفسیر
پشتو میں مزید کی ہیں جو غیر مطبوعہ
۳- احکام الاسلام (پشتو) میں چھ حصے برائے پرائمری سیکنڈری اسکول

---

(۱) مشاہیر علماء ج/۲ ص/۳۸۶
علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/ ۱۱۶
W.B.G.P. 336

مولانا عزیز الرحمٰن المعروف صاحبزادہ محمد امیر خسرو ہزاروی

نومبر ۱۹۱۹ء / ۱۳۳۸ھ

آپ کا نام عزیز الرحمٰن، کنیت ابوالعیض اور تخلص اشعری ہے
ترکھیلی قوم سے تعلق رکھتے ہیں سلسلہ چشتی ہے
نومبر ۱۹۱۹ء کو ترنوائی شریف تحصیل ایبٹ آباد
ہزارہ میں صاحبزادہ محمد حسین صاحب کے گھر پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی
مختلف علوم و فنون اور صحاح ستہ حضرت مولانا
حمید الدین مانسہروی فاضل دیوبند سے مدرسہ اسلامیہ حمیدیہ
مانسہرہ میں پڑھیں اور ان سے ۱۳۵۸ھ میں سند حاصل کی
انہی کے ارشاد پر ہیار بعد میں دیوبند داخل ہوا۔ اور
۱۳۶۱ھ میں دورہ حدیث پڑھکر سند الفراغ
حاصل کی دیوبند میں بھی درس بخاری میں شریک رہے

تصنیف: تفسیر ما تحت الاسباب (اردو) ہے

پروفیسر میاں منظور احمد

۱۳۳۷ھ / و ۱۹۱۹ء

آپ سیالکوٹ کے علاقہ مشرق میں واقع موضع
درگا لغالی میں یکم جنوری ۱۹۱۹ء کو ارائیں برادری
کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے
آپ کے والد محترم کا نام چوہدری لال دین (مرحوم) ہے
۱۹۳۹ء کے دوران فوجی بھرتی کی مخالفت کی پاداش
میں گرفتار کر لئے اور دو سال جیل میں رہے
۱۹۴۱ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا پھر حصول علم کیلئے
ڈابھیل تشریف لے گئے دورہ حدیث سے فارغ
ہو کر دارالعلوم الشہابیہ میں ملازمت اختیار کی
اور اسی دوران عربی اور اسلامیات میں امتیازی
حیثیت سے ایم اے کیا اور امتیازی تمغہ حاصل کیا
۱۹۴۸ء تا ۱۹۶۱ء مسلسل تیرہ سال نارووال کے مختلف
سکولوں اور اسلامیہ کالج میں تعلیمی خدمات سرانجام
دیتے رہے

صبح درس قرآن باقاعدگی سے دیتے ہیں
۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۴ء تک دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ
میں بحیثیت صدر مدرس کام کیا
۱۹۶۴ء / ۱۹۶۵ء میں دوبارہ اسلامیہ کالج نارووال
وائس پرنسپل تقرر ہوئی
۱۹ ء تا ۱۹۷۳ء اسلامیہ کالج ریلوے روڈ
لاہور میں بطور لیکچرار متعین رہے ؎۱

؎۱ مشاہیر علماء ج/۲ ص/۹۱۵

آج کل اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بطور
اسسٹنٹ پروفیسر (علم الحدیث) کام کرتے ہیں

۱۔ سورۃ النساء۔ سورۃ التوبہ کی تفاسیر چھپ چکی ہیں
درس قرآن مجید اور خطابت جمعہ اب کامیابی سے جاری ہے
۲۔ اس کے علاوہ اصول تفسیر بھی مطبوعہ ہے۔

۳۔ ترجمہ تفسیر فی ظلال القرآن (اردو) آٹھ جلدیں
اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور سے شائع ہو رہی ہے
اس کی ابتدائی جلدیں مولانا ساجد الرحمٰن صدیقی کا ترجمہ ہے
بقیہ آپ کی ہیں ترتیب اس طرح ہے

ج/۳	۷۳۸/ص	پارہ ۷ تا ۹	
ج/۴	۷۳۹/ص	پارہ ۱۰ تا ۱۲	
ج/۵	۵۶۲/ص	پارہ ۱۳ تا ۱۵	
ج/۶	۵۲۸/ص	پارہ ۱۶ تا ۱۸	
ج/۷	۵۶۳/ص	پارہ ۱۹ تا ۲۱	مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۰
ج/۸	۵۱۴/ص	پارہ ۲۲ تا ۲۴	مطبوعہ نومبر ۱۹۹۰
ج/۹	۴۲۸/ص	پارہ ۲۵ تا ۲۷	مطبوعہ جنوری ۱۹۹۱
ج/۱۰	۷۰۰/ص	پارہ ۲۸ تا ۳۰	مطبوعہ اگست ۱۹۸۹

۱۔ ترجمہ فی ظلال القرآن

مفتی رشید احمد لدھیانوی مدظلہ

و ۲۶/ستمبر ۱۹۲۲ء ۳/صفر ۱۳۴۰ھ

وطن مالوف پنجاب کا مشہور شہر لدھیانہ آپ
کے والد ———— حضرت مولانا محمد سلیم
حضرت تھانوی کے صحبت یافتہ تھے
آپکی پیدائش بروز منگل ۳/صفر ۱۳۴۱ھ مطابق
۲۶/ستمبر ۱۹۲۲ء ہے
آپ کی سب سے پہلی تصنیف تسہیل المیراث ہے یہی وجہ ہے
کہ آپ میراث میں امام ہیں۔ فارسی کی ابتدائی تعلیم ملتان کے
قریب گھوٹہ نامی بستی کے مدرسے میں حاصل کی عربی خانیوال
کے قریب جہانگیر آباد کے قصبہ میں ۱۳۵۲ھ میں کچھ حصہ
سندھ کے مدرسے دارالہدیٰ میں تعلیم حاصل کی پھر میرٹھ
میں تعلیم حاصل کی اور بیضاوی پڑھی
۱۳۶۰ھ میں دیوبند میں داخل ہوئے ۱۳۶۱ھ میں فارغ ہوئے
مفتی صاحب فن بنوٹ، تلوار بازی، چاقو بازی، لاٹھی بازی
پر زبردست عبور ہے حضرت انتہائی ذہین ہیں اور اپنی ذہانت سے
جدید مسائل وغیرہ پر بہت عمدہ تحقیقات پیش کر چکے ہیں
دارالہدیٰ میں بھی شیخ الحدیث اور مفتی رہے یہیں سے باقاعدہ
افتاء کا آغاز ہوا، ناظم آباد میں دارالافتاء والارشاد کی بنیاد
۱۳۸۳ھ میں ڈالی اب تک بے شمار علماء تخصص فی الفقہ (مفتی کا کورس)
مکمل کر چکے ہیں۔
بہت سے علماء آپ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے،
جہاد افغانستان اور سپاہ صحابہ سے بھرپور وابستگی رکھتے ہیں۔

تصانیف
(۱) انوار التنزیل مقدمہ تفسیر بیضاوی (عربی) مطبوعہ
(۲) عمدۃ التفسیر لآیۃ التطہیر " (اردو)

---

(۱) انوار الرشید (سوانح مفتی رشید احمد) مصنفہ
(۲) آپ کی دیگر تصانیف میں سب سے اہم

مولانا حکیم محمد نذیر احمد صدیقی سنکھتروی

و ۱؍ نومبر ۱۹۲۲ء ۱۳ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

آپ مولانا حافظ محمد شفیع بن جمال الدین کے فرزند ہیں یکم نومبر ۱۹۲۲ء کو سنکھترہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے

۱۹۴۰ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا علم طب کی تحصیل حکیم محمد اسحٰق سے کی

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں نمایاں کام کیا

۱۹۵۷ء میں منشی فاضل کا امتحان پاس کیا

۱۹۵۹ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے دورہ حدیث کا امتحان پاس کیا ۱۹۵۹ء میں شیخ التفسیر مولانا احمد علیؒ سے قاسم العلوم لاہور میں تفسیر قرآن کا درس لیا

۱۹۶۰ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ۱۹۶۳ء میں جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے درجہ تخصص فی التفسیر والحدیث میں داخلہ لیا اور ۱۹۶۵ء میں امتیاز کے ساتھ یہ امتحان (جو ایم۔ اے۔ اسلامیات کے مماثل ہے) پاس کیا

سنکھترہ میں اپنے والد گرامی کے قائم کردہ مدرسہ قاسم العلوم والخیرات کو ترقی دی

۱۹۶۷ء میں سیٹھی محمد یوسف صاحبؒ کی سرپرستی میں کئی مدارس قرآنیہ مختلف مقامات پر جاری کئے

درس قرآن وحدیث باقاعدگی کے ساتھ دیتے ہیں

تصنیف: تصوف اور قرآن (۱) جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے دوران قیام میں "التصوف اور قرآن" کے عنوان پر ۲۵۰ صفحات کا ایک فاضلانہ مقالہ لکھا جو غیر مطبوعہ ہے (۱)

---

(۱) مشاہیر علماء ج ۲/ ص/۱۸۹

حضرۃ مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی

۱۱/رجب ۱۳۴۱ھ ۱۱۲۳ء

آپ کی ولادت مشرقی پنجاب میں ۱۱ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ کو ہوئی آپ کے والد محترم حضرت مولانا مفتی سید عبد الکریم ۔ گمتھلوی (م ۱۵/محرم ۱۳۹۶ھ) تھے

ابتدائی تعلیم تھانہ بھون ضلع مظفرنگر کے مدرسہ امداد العلوم اشرفیہ میں حاصل کی پھر مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں ثانوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے۔ تعلیم حاصل کرکے ۱۳۶۵ھ کو سند الفراغ حاصل کی ۔[۱] ۱۳۵۶ھ حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ایک سال مدینہ منورہ میں قیام رہا

اسی دوران میں تجوید و قراءت کی تعلیم قاری محمد حسن صاحب قاری محی الاسلام اور قاری فتح محمد صاحب سے حاصل کی

ریاست پٹیالہ میں اور مدرسہ حقانیہ شاہ آباد میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے

ساہیوال ضلع سرگودھا میں شہر کی مرکزی جامع مسجد میں ایک مدرسہ بہ نام حقانیہ جاری کیا اسی میں قرآن مجید کے علاوہ فارسی اور عربی کتابیں پڑھاتے رہے

بعد ازاں آپ نے مدرسہ عربیہ حقانیہ قائم کیا جس آپ ایک طویل عرصہ سے علوم دینیہ کی خدمات سر انجام دیتے رہے ہیں ۲ سیاست میں علامہ عثمانی کے همنوا تھے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے ۳

حضرت تھانوی سے نسبت رکھتے ہیں اب تک چھوٹے بڑے ہیں سے قریب مقالات، کتابچے شائع ہو چکی ہیں ۴

تصنیف ۔

(۱) هدایۃ الحیران فی جواهر القرآن (اردو) یہ مولانا عبداللہ سندھی کی تفسیر پر رد ہے (۲) مسئلہ عصمت انبیاء (اردو) (۳) اشرف البیان فی علوم القرآن (اردو) (۴) البیان فی ترجمۃ القرآن (اردو) (۵) مفتی اعظم کی تفسیری خدمات (اردو) (۶) الارشاد فی مسئلۃ الاستمداد (اردو غیر مطبوعہ) (۷) آیت للفقراء کی تفسیر (غیر مطبوعہ) (۸) اشرف المقالات یعنی اشرف علی تھانوی کی تفسیری خدمات (۹) رد و تفسیر ابو الکلام آزاد[۶]

---

۱ حیات مفتی عبد الشکور ترمذی مؤلف امیر حسین انیس مکتبہ مدنیہ لاہور ۱۹۹۲ء ص ۳۱/
ایضاً مشاھیر علماء ج ۲/ ص ۳۸۲
۲ حیات مفتی عبد الشکور ترمذی ص ۲۸ ۳ ایضا ص ۸۹/
۴ ایضا ص ۲۶/ ۵ ایضاً ۶ ایضا ص ۴۸/

مولانا غازی احمد (سابق کرشن لال)

۹، جون ۱۹۲۴ء شوال ۱۳۴۲ھ

=(اپنی تاریخ پیدائش کے بارے میں خود لکھتے ہیں=

والدہ صاحبہ نے بتلایا میں نے
جون ۱۹۲۴ء کو جنم لیا، میرے بعد میرے تین بھائی موہن لعل،
اس جن داس اور پریم داس پیدا ہوئے جو اب انڈیا میں مقیم ہیں
والدین میری ہر خواہش کو پورا کرتے تھے
پانچ سال کی عمر میں مجھے پرائمری سکول میانی میں داخل کرا دیا گیا
میری عمر یکم جون ۱۹۲۴ء کے بجائے یکم جون ۱۹۲۲ء
درج کرا دی [۲]
ایک بار میرے ایک مسلمان ہم جماعت نے مولانا عبید اللہ
صاحب کی کتاب تحفۃ الہند مجھے مطالعہ کیلئے دی مولانا
سابق مذہب سے تعلق رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں ایمان
کی دولت سے نوازا تھا
کتاب میں اسلام، ہندومت اور سکھ ازم کے بارے میں بحث تھی
اس کتاب کے مطالعہ سے مذہب کی طرف میرا میلان بڑھ گیا [۳]
چنانچہ چند روز بعد ہم مولانا عبدالرؤف صاحب کی خدمت
میں حاضر ہوگئے
مولانا نے فرمایا۔ بیٹا۔ اگر تم باقاعدگی سے اپنے رب سے حضور
صراط مستقیم کی دعا کرتے رہو گے تو رب تعالیٰ ضرور بالضرور آپ کو راہ حق
کی ہدایت فرمائیں گے پھر اسے قبول کرنا آپ کی ذمہ داری ہوگی [۴]
مولانا صالح اور متقی شخص تھے مولانا حسین علی صاحب اور
مولانا رشید احمد گنگوہی کے عزیز تلامذہ میں سے تھے
مولانا عبدالرؤف صاحب مسلک کے لحاظ سے دیوبندی مکتب
فکر سے تعلق رکھتے تھے۔ مولانا موصوف شب و روز خدمت
اسلام میں مصروف رہتے تھے اب مولانا کی وفات کو دو سال
ہو چکے ہیں [۵]

---

(۱) ایک نومسلم کے قبول اسلام کی داستان مصنف غازی احمد ص/ ۹-۸
(۲) ایضا ص/ ۱۰ (۳) ایضا ص/ ۱۳-۱۲ (۴) ایضا ص/ ۱۵-۱۴
(۵) ایضا ص/ ۲۴-۲۳

مولانا عبدالرؤف صاحب اور میں جب مسجد میں داخل ہوئے تو
تمام لوگ مجھے دیکھنے اٹھ کھڑے ہوئے نماز جمعہ سے پہلے
مولانا نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کلمہ شہادت
کہلوانا شروع کیا اور میں ساتھ ساتھ کہتا گیا
الحمدللہ: اب تم مسلمان ہو میری طرف سے مبارک ہو
ہر طرف سے مبارک مبارک کی صدائیں بلند ہونے لگیں ۱؎
میرا نام = والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ ہم نے تمہارا نام
"تارا چند" تجویز کیا تھا لیکن ایک پنڈت صاحب کے کہنے پر
کرشن لعل رکھا گیا۔
اسلام قبول کرنے پر مولانا نے شفیق الرحمن نام تجویز کیا
میں نے مولانا سے گذارش کی کہ میں اپنا نام غازی
احمد رکھنا چاہتا ہوں مولانا نے قبول کر لیا اور مجھے
غازی احمد کے نام سے پکارا جانے لگا ۲؎
امتحان میٹرک فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوا ۳؎
مدرسہ خادم الشریعت پنڈی گھیب = یہاں قاضی شمس الدین
صاحب سے ابتدائی کتب کی تکمیل کی ۴؎
قاضی صاحب مجھے بھی ساتھ ہی دارالعلوم دیوبند لے گئے ڈیڑھ
سال تک وہاں قیام رہا اور مختلف کتابیں پڑھتا رہا ۵؎
مئی ۱۹۴۸ء میں مڈل سکول جہلم میں میری تقرری ہوئی اسی سال مولوی فاضل کیا ۶؎
۱۳/ دسمبر ۱۹۵۳ء میں میری شادی ہوئی ۷؎ ۱۹۵۵ء میں
ایف۔اے فرسٹ ڈویژن پنجاب یونیورسٹی سے کیا ۱۹۵۶ء میں
بی ایڈ کیا ۱۹۵۸ء میں ایم۔اے عربی کا امتحان دیا پنجاب
یونیورسٹی میں اول رہا: بطور لیکچرار ۲۲/ ستمبر ۱۹۵۸ء
کو سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں تقرری ہوئی ۸؎
ایم۔اے علوم اسلامیہ ۱۹۶۰ء میں پنجاب یونیورسٹی میں اول رہا
اور میڈل حاصل کیا پنجاب یونیورسٹی میں لیکچرار ۱۵/ مارچ ۱۹۶۲ء
میں لگا ۹؎

۱؎ بحوالہ سابق ص/ ۲۷ ۲؎ ایضاً ص/ ۲۹ ۳؎ ایضاً ص/ ۸۶-۸۷
۴؎ ایضاً ص/ ۹۳ ۵؎ ایضاً ص/ ۹۹ ۶؎ ص/ ۱۰۱ ۷؎ ص/ ۱۰۶
۸؎ ص/ ۱۰۸ ۹؎ ص/ ۱۰۹

۲۷/دسمبر ۱۹۷۸ء کو گورنمنٹ انٹر کالج بوچھال کلاں کی سربراہی کیلئے محکمہ کی طرف سے میری تقرری کے احکام کا اجراء ہوا ۱
ریٹائرمنٹ ۳۱/مئی ۱۹۸۲ کو ہوئی ۲

درس قرآن کریم۔

۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۳ء تک میرا قیام لاہور میں رہا وہاں لیونچہ ہاؤس کالونی کی پرانی مسجد میں شام کو قرآن حکیم کا درس دیتا اور رمضان شریف کے ایام میں تراویح میں جس قدر قرآن کریم پڑھا جاتا چار رکعات کے بعد اس کا خلاصہ بیان کرتا ۳ ۱۹۶۳ء کے اواخر تک میانی واپس آگیا اور محلہ کی مسجد میں درس قرآن کریم دیا ۴

۱۔ بحوالہ سابق ص/۱۲۱
۲۔ ایضا ص/۱۳۸
۳۔ ایضا ص/۱۲۲
۴۔ ایضا

مولانا قاری اظہار احمد تھانوی۔

۱۳۴۵ھ-۶
۱۹۲۷ء

و

آپ ۱۹۲۷ء کو تھانہ بھون (انڈیا) میں
جناب حافظ اعجاز احمد صاحب (م ۱۹۵۹ء)
کے گھر پیدا ہوئے
حفظ قرآن حافظ اعجاز احمد صاحب سے کیا
فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی
و دیگر اساتذہ سے حاصل کی
اعلیٰ تعلیم کیلئے ۱۹۴۳ء میں مظاہر العلوم سہارن پور میں
داخلہ لیا اور ۱۳۶۶ھ ۱۹۴۷ء کو دورہ حدیث
پڑھکر سند الفراغ حاصل کی
تقسیم ملک کے وقت لاہور (پاکستان) آگئے اور
یہاں ۱۹۵۳ء میں منشی فاضل اور ۱۹۵۵ء میں مولوی
فاضل کے امتحانات پاس کئے ۱۹۵۳ء میں استاذ القراء
حضرت قاری عبدالمالک صاحب سے علم قرأت کی تحصیل
شروع کی اور ۱۹۵۹ء میں قرأت عشرہ کی تکمیل
کر کے سند حاصل کی۔ طویل عرصہ تک ایم اے اسلامیات/عربی کے طلباء کو
پڑھاتے رہے۔ دار العلوم اسلامیہ پرانی انارکلی لاہور میں دس سال تک
پڑھاتے رہے پھر جامع نیلا گنبد (؟) مسجد لاہور میں ۱۱ سال تک
صدر شعبہ تجوید رہے۔ ۱۹۶۱ء میں بانی مدرسہ تجوید القرآن
موتی بازار لاہور کی دعوت پر مدرسہ تجوید القرآن میں
برائے تدریس تشریف لائے۔ آپ شعبہ تجوید
کے سربراہ ہیں
بیعت مولانا قاری محمد طیب صاحب کے ہاتھ پر ہوئی
پاکستان منتقل ہو جانے کے بعد ۱۹۴۸ء تا ۱۹۴۹ء اخبار
انقلاب لاہور کے سنڈے ایڈیشن کے دوسرے مضامین کے
ایڈیٹر رہے — آج کل انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں استاذ ہیں
ابھی تک علم تجوید و قرأت کی خدمت انجام دے رہے ہیں
(اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے (آمین) ط)

ما مشاہیر علماء ج ۲ ص ۲۷

جس قدر کتابیں میسر آئیں ان کی طرف رجوع کیا گیا
اور طلب علمی کا کاسۂ گدائی لیکر ہر محقق فن
کے دروازہ پر صدائیں لگائیں اپنی علمی بے بضاعتی کے باوجود مجھے یہ اعتراف ہے
جب تک کسی بھی مسئلہ کا مکمل جائزہ نہیں لیا گیا
وہ معرض تحریر میں نہیں لایا گیا
اس شرح کی تکمیل میں میں نے شب ہائے دراز جاگتے ہوئے
بسر کیا۔ شاید میری ہمت میرا ساتھ دینے سے قاصر ہو گئی ہوتی
مگر دو مسلموں کے اصرار نے مجھے بیٹھنے نہیں دیا (مقدمۃ الجواہر النقیہ)
مصنف نے کتاب کی شرح لکھتے وقت فن قرات
و تجوید کی پچاس سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا
اور ان کی روشنی میں اپنی یہ شرح ترتیب دی۔
الفاظ کی تحقیق۔ لغات کی تشریح۔ معانی و مطالب کی
تفہیم۔ موضوع سے متعلق معلومات کے وسیع ذخیرہ نے
اس شرح کی حیثیت اور قدر و قیمت بلند سے بلند تر کر دی
جامعہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور کے علمی سرمایہ اور اس کی
رفعت و برتری میں اس کتاب اور مصنف کتاب
نے بلا شبہ مزید اضافہ کر دیا
۲۷ رجب ۱۳۹۴ھ ۱۲ اگست ۱۹۷۴ء بروز چہارشنبہ
کو تالیف حسن اختتام کو پہنچی
اور مکتبہ اشاعت التجوید۔ مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار
لاہور پاکستان سے شائع ہوئی۔
اس کے صفحات ۲۹۵ ہیں اور سائز ۳۰×۲۰/۸ ہے۔

مولینا موصوف نے یہ حواشی تحریر فرمائے ہیں
کتاب کا تعارف خود شارح کتاب نے ان الفاظ سے
سراہا ہے کہ - کتاب میں بعض مسائل بچوں کو ذہن نشین
کرانے کیلئے طویل عبارتوں میں آتے ہیں
ان کا مختصر سا خلاصہ حواشی میں جا بجا دیا گیا ہے
تاکہ زبانی یاد کرانے میں آسانی ہو نیز فنی لحاظ سے بعض
ضروری مسائل جو تنقیح طلب تھے زیر بحث آئے ہیں
آخر میں حفص بن سلیمان صاحب روایت امام عاصم صاحب
قرآت اور ان کے شیوخ زر بن جبیش اور ابن حبیب
کے حالات وسوانح بھی لکھ دیئے گئے ہیں
کتاب کے صفحات (۱۵) ہیں اور سائز ۲۰×۳۰/۸ ہے ماہ
ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ میں یہ حواشی مکمل ہوئے
دیدہ زیب کتابت عمدہ طباعت کے ساتھ یہ کتاب
مدرسہ تجوید القرآن کوچہ کندیگراں موتی بازار لاہور
پاکستان سے شائع ہوئی -

(۵) تیسیر التجوید محشّٰی (اردو)
تیسیر التجوید حضرت الحاج قاری عبدالخالق صاحب
سہارنپوری کی تالیف ہے جو قرأت و تجوید کے مسائل
پر ایک مختصر مجموعہ ہے -
مولینا قاری اظہار احمد صاحب موصوف نے اس پر
تعلیقات اور حواشی کا اضافہ فرما کر اس کی افادیت
میں مزید اضافہ کر دیا -
آفسیٹ کی خوش نظر کتابت وطباعت کے ساتھ یہ حواشی
شعبہ تجوید وقرأت مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور
پاکستان سے شائع ہو چکے - کتاب کے صفحات (۶۰) ہیں
اور سائز ۲۰×۳۰/۸ ہے

علمائے مظاہر العلوم ج ۱ / ص ۲۲۲

۶۔ خلاصۃ التجوید (اردو) تجوید کے تمام مسائل کا خلاصہ
هدایۃ الوحید فی علم التجوید۔ مصنف مولانا محمد عبد الوحید
الہ آبادی۔ اظہار احمد تھانوی کے حاشیے کے ساتھ شائع ہوئی
قاری اظہار احمد تھانوی کی تمام کتابیں اردو میں ہیں اور قرأت
اکیڈمی سے شائع ہوئی ہیں۔
تجوید القرآن اور یادگار قرآن حضرت تھانوی کے
دو نئے منظوم رسالے۔ اظہار احمد تھانوی کے حاشیے
کے ساتھ شائع کیا ہے یہ بھی دونوں تجوید کے رسائل ہیں
مجموعہ نادرہ کے عنوان سے یہ علم و فن اور علم
تجوید کا مجموعہ ہے ۷۳/ص، مجموعی۔

۷۔ شرح الفضل اللہ ۲ (اردو)
تالیف عبد الرحمن بن بشیر خان المکی الہ آبادی
علی عقیلۃ اتراب القصائد لابی القاسم بن فیرہ
الشاطبی فی علم الرسم العثمانی۔
یہ بھی قاری اظہار احمد نے طبع کروایا ہے
۹۶/ص ناشر قرأت اکیڈمی لاہور

تنشیط الطبع فی اجراء السبع (عربی)
مع تصحیح قاری اظہار احمد

جمال القرآن (اردو)
حضرت اظہار احمد تھانوی صاحب کے حاشیہ کے ساتھ شائع کرایا
مع تتمہ کے اضافے کے ساتھ ہے

تیسیر التجوید - (اردو)
مؤلف قاری عبدالخالق سہارنپوری پر اظہار احمد نے
حاشیہ لگا کر شائع کر دیا۔

مقدمۃ الجزریہ مع تحفۃ الاطفال (اردو)
مع ترجمہ اظہار احمد

توضیح المرام فی وقف حمزہ و ہشام (اردو)

قاری اظہار احمد تھانوی
ناشر قراءت اکیڈمی ۱۷۔۱۰ اردو بازار۔ لاہور۔ پاکستان طبع اول
رسالہ حمزہ اور ہشام کے کلمہ مہموز پر وقف کرنے میں ایک خاص
اسلوب رکھتے ہیں جس میں بے حد تنوع اور باریکیاں ہیں
قاری اظہار احمد نے علامہ جزری کی کتاب نشر اور دیگر کتب
سے استفادہ کر کے بلیغ انداز میں اس مسئلہ کو سمجھایا

اور آسان بنادیا مرتب نے پورے قرآن میں ہمزہ کی وقوعی صورتیں بلحاظ محل وموجود فی القرآن تمام نقشہ سے تفصیلا تذکرہ کیا ہے

۴۲/ص

خلاصۃ التجوید (اردو)

اصول التجوید پر آسان مختصرا اور تمام ضروریات پر مشتمل عبارت سلیس اصطلاحات کی تعریف مختصرا اور حفاظ بچوں کی تمام یاد کرنے میں سہولت ہو
۱۳۹۸ھ میں مکمل ایک کتاب سوال وجواب کی شکل میں

۶۲/ص

حرز الامانی و وجہ التہانی المعروف شاطبیہ کی شرح امانیہ (اردو)
قاری اظہار احمد صاحب نے آسان سلیس زبان میں طوالت سے خالی اردو میں اشعار کی تشریح کی ہے

حرز الامانی ووجہ التہانی فی القراءات السبع (عربی)

تالیف ابی القاسم بن فیرہ بن خلف بن احمد الشاطبی
ضبطہ وصححہ وراجعہ قاری اظہار احمد تھانوی.
ناشر قراءت اکیڈمی لاہور ۲۸، الفضل مارکیٹ

۱۱۰/ص

مولینا محمد یعقوب شرودی براہوی

آپکا شمار بلوچستان کے مشہور علماء میں ہوتا ہے درس قرآن کے ساتھ ساتھ آپ نے تصنیف و تالیف سے تعلق رکھا ہوا ہے آپ کے والد مولانا محمد افغانی حنفی فاضل دیوبند مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدی گرگینہ مستونگ تھے
ڈاکٹر عبد الرحمٰن لکھتے ہیں پیدائش ۱۹۳۰ء مطابق ۱۳۴۹ھ میں ہوئی آپ شاعر اور نثر نگار ہیں[1]

۱۔ کشف القرآن (براہوی) تفسیر سورہ یوسف۔ شعبہ نشر و اشاعت جامع رشیدیہ تدریس القرآن سے ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی۔ ۲۰۳ / ص

مصنف لکھتے ہیں کہ ۲۷/ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۸۴ء قرآن کریم کی تفسیر لکھنے کا آغاز کیا ۱۰/ جمادی الاخری ۱۴۰۷ھ مطابق ۹/ فروری ۱۹۸۷ء تک بارہ سیپارے میں ترجمہ و تفسیر مکمل کر لئے باقی کام ابھی جاری ہے اسمیں سے بطور نمونہ صرف سورہ یوسف مع ترجمہ و تفسیر شائع ہوئی ہے ترجمہ قرآن کے بارے میں خود مصنف فرماتے ہیں یہ ترجمہ نہ لفظی ہے اور نہ بہت زیادہ ادب کی رعایت کی گئی ہے بلکہ بین بین ہے یعنی کوشش کی ہے زیادہ سے زیادہ لفظی ترجمہ ہونے کے ساتھ با محاورہ بھی رہے مترجم نے ترجمہ کا انداز یہ رکھا ہے کہ ترجمہ متعلقہ قرآنی الفاظ کے ٹھیک نیچے لکھا جائے پھر ترجمہ کی وضاحت کیلئے معارف القرآن[2] کے طرز پر وضاحتی ترجمہ کا بھی اضافہ کر دیا ہے موصوف نے تفسیر لکھتے ہوئے تقریباً بیس تفاسیر سے استفادہ کیا ہے البتہ کسی ایک مفسر کی اقتداء نہیں کی تفسیر میں فہرست مضامین اور عنوانات وغیرہ کا لحاظ رکھا گیا ہے: اس تفسیر کی چند خصوصیات یہ ہیں۔
(۱) براہوی زبان میں ہے (۲) عام فہم زبان میں ہے (۳) تفسیر میں زیادہ سے زیادہ عنوانات ڈال کر موضوع کو نمایاں کیا گیا ہے
(۴) حاشیہ میں لغات کی تحقیق بھی کی گئی ہے (۵) اہم نکات و فوائد بھی لکھے گئے ہیں
(۶) عام طور سے جو اعتراضات یا اشکالات یا ظاہری تعارض پیش آتا ہے اس کا ازالہ اور اسکا جواب دیا گیا (۷) ہر جگہ ربط قرآن خصوصی طور سے بیان کیا گیا
مولانا عبد الغفور مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم کوئٹہ تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ براہوی میری مادری زبان ہے میں نے حرف بحرف مطالعہ کیا یہ تفسیر قابل اعتماد اور غلطیوں سے پاک ہے[3]

---

[1] براہوی زبان و ادب ص/۱۵۴
[2] معارف القرآن مصنف مفتی محمد شفیع صاحب [3] مقدمہ کشف القرآن (براہوی)

مرآت الآیات یعنی آئینہ قرآن: (اردو)

مصنف مولانا محمد یعقوب سرودی: بولان مسلم پریس

کوئٹہ طبع اول ۱۳۲۸ھ ربیع الاول سائز ۸×۱۲

۸۸/ص آخر میں فہرست کتاب بشن صفحہ پر ہے

ناشر مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ مستونگ بلوچستان

مصنف خود لکھتے ہیں میں نے اس موضوع پر اس سے پہلے صرف نجوم الفرقان[1] کو دیکھا تھا لیکن قرآنی آیت کے استخراج کیلئے میں نے اسے ناکافی پایا تو مرآت الآیات لکھنے کا ارادہ کیا اور اسے ابجدی ترتیب پر اسطرح مرتب کیا کہ کسی بھی آیت کے پہلے کلمہ کے ذریعے اس آیت کا نمبر اور اس صورت کا نام معلوم کیا جا سکتا ہے۔

مولانا فخر الحسن صاحب لکھتے ہیں آپکی کاوش اور محنت کو میں نے دیکھا بہت اچھی بات ہے خدا قبول فرماویں آمین میں اس کوشش میں تھا کہ وقت ملجائے تو ان کتابوں کو آپکو بتلاؤں جنہوں نے اسطرح خدمت کی ہے مگر افسوس ہے کہ ہمکو وقت نہیں ملا اسکے بعد اگر وقت مل گیا تو ان شاء اللہ ان کتابوں کو لکھ کر بھیجوں گا بہرحال اس کام کو آپ پایہ تکمیل کو پہنچائیں کام بہت اچھا ہے

حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب لکھتے ہیں ترتیب حسن انداز سے کی ہے ایک انوکھی اور بہت مفید چیز ہے

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشیں۔

مولانا عبدالغفور صاحب مدرسہ مظہر العلوم (کاسی روڈ کوئٹہ بلوچستان) لکھتے ہیں اس غیر آباد بلوچستان سے مولوی محمد یعقوب صاحب نے مرآت الآیات تصنیف کی اور حافظ قرآن نہ ہونے کے باوجود پورے قرآن عظیم کی آیتوں کی جانچ پڑتال کرکے کتاب کو ترتیب دیا اور ابواب مقرر کئے مولیٰ کریم انکی کوششوں کو مقبول فرماویں اور امت اسلامیہ کو اس سے بہرہ ور فرماویں۔

تمام اہل علم آپ کے ممنون رہیں گے کہ انہوں نے ان کیلئے کتنی بڑی سہولت پیدا کر دی ہے۔[2]

ص ۱ یہ غالباً نجوم الفرقان۔ (فارسی) مصنف مصطفیٰ خان بن محمد سعید کی کتاب ہے ۱۶۹۱ء میں تصنیف کی گئی بقول مولوی عبدالرحیم اس کتاب کی ترتیب مادہ کے اعتبار سے ہے جرمن مستشرق نے تین سو سال بعد اسی ترتیب کو انڈیکس ترتیب دیا ہے لباب المعارف العلمیہ مکتبہ دار العلوم الاسلامیہ پشاور مؤلف مولوی عبدالرحیم ص/ ۲۴

ص ۲ مقدمہ مرآت الآیات مصنف مولانا محمد یعقوب سرودی ص ۲

کتاب کی ترتیب یہ ہے موصوف نے ان سب رقوں کو
جو الف سے شروع ہوتی ہیں یکجا کر دیا ہے بکھرا نہیں ہیں مثلا
الحمد للہ، آلا۔ آلا، الٓ۔ اولئک سے جو آیات
کے حصے سے شروع ہوتی ہیں انکو جمع کر دیا ذیل میں ہر
حرف ہجا کا باب بنا دیا فیان باب کے ذیل میں اصول ترتیب
تہجی سے انحراف ظاہر ہے اور آیت سورۃ کا حوالہ دینے کے
بجائے رکوع اور سورہ کا حوالہ دیا ہے (۱)

---

(۱) مقدمہ مرآت الآیات

مولانا محمد اجمل ہزاروی

۱۹۳۲ء ۱۳۵۰ھ

آپ جنوری ۱۹۳۲ء کو جناب مولانا غلام ربانی صاحب کے گھر کمال قبر [?] تحصیل ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی پھر دارالعلوم رحمانیہ ہری پور میں داخلہ لیا حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سے علوم متداولہ کی تکمیل کی پھر اسی مدرسہ میں تین سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۵۲ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

آپ نے مسلمانوں کو قرآن کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے دو وقت درس قرآن دینا شروع کیا عام مسلمانوں کیلئے بعد از نماز فجر پڑھے لکھے اور ملازم پیشہ حضرات کیلئے بعد از نماز ظہر۔ عربی گرائمر کے ساتھ آپ کے اس درس نے لاہور میں انقلاب پیدا کر دیا کئی بار مکمل ترجمہ ختم ہوا پھر دوبارہ دوسری کلاس شروع کر دی جاتی ہے اور یہ سلسلہ پوری پابندی کے ساتھ جاری ہے۔ آپ بلند پایہ خطباء میں سے ہیں۔ آپ جمعیت علماء اسلام سے وابستہ ہوئے اور پھر مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ بیعت کا تعلق مرشدی حضرت عبدالقادر رائپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ آداب القرآن پر آپ کی پہلی تصنیف ہے موضوع نام سے ظاہر ہے قرآن مجید کے آداب پر نہایت عمدہ کتاب ہے۔ پاکستان کے دینی حلقات [?] نے اس پر نہایت وقیع تبصرے کئے ہیں۔

۱۔ مشاہیر علماء ج ۲ / ص ۴۳۱

فتوحات [?] ج ۱۹ ص ۲۹۰

① تدریس القرآن ۔
قرآن مجید کے مفرد الفاظ کا ترجمہ جو ترجمہ
قرآن پڑھنے والوں اور اساتذہ کیلئے بہت نہایت
مفید ہے ۔ اس کا ۲۰×۳۰/۸ سائز ہے ۔ ۶۴ صفحات ہیں ۔ اس سے قبل
لاہور سے مئی ۱۹۷۳ء میں ۱۸×۲۲/۸ کے سائز میں بھی چھپ چکی ہے جبکہ ۱۹۸۲ء میں لغات القرآن ۲۰×۳۰/۸ سائز میں ۱۰۲ ص/ پر چھپ چکی ہے ۔
② لغات القرآن (عربی) زیر ترتیب ہیں اور قریب الاختتام ہے ۔ بہت لاجواب
کتاب ہے ۔
③ آداب المعاشرہ ۔ ۱۸×۲۲/۸ کے سائز میں
۱۸۴/ص پر مشتمل ہے ۔

④ آداب القرآن ۔ قرآن پڑھنے کے آداب پر ہے
مکتبہ اشاعت الاسلام اردو بازار لاہور نومبر ۱۹۸۶ء طبع اول
۱۹۶/ص کتابی سائز مجلد عمدہ ہیئت میں ۔

---

۱ الرشید دار العلوم دیوبند نمبر ص/۴۳۱
۲ ورعلما سرحد کی تصنیفی خدمات ص/۱۰

مولانا حمید الرحمن عباسیؒ ایبٹ آبادی

و ۱۹۳۲ء

آپ ۱۹۳۲ء کو سیری بھولو والی ولولہ ضلع ایبٹ آباد میں پیدا ہوئے آپ کے والد صاحب کا نام مولوی ہاشم علی عباسی ہے وہ تفسیر قرآن میں حضرت مولانا حسین علی صاحب (ساکن واں بچھراں ضلع میانوالی) کے شاگرد تھے اور انہی سے بیعت بھی تھے

ناظرہ قرآن والد صاحب سے پڑھا ابھی آپ کی عمر ۱۳½ سال کی تھی انکا وصال ہو گیا

والدہ صاحبہ تو بچپن ہی میں فوت ہو گئی تھیں ۱۲ سال تک اپنی پھوپھی صاحبہ کے زیر تربیت رہے

پھر پاکستان کے مختلف مدارس میں مختلف علماء سے تعلیم حاصل کی آپ کے اساتذہ میں مولانا ظفر احمد عثمانی، مولانا محمد صادق کاندھلوی، مولانا محمد یوسف بنوری:

دورہ حدیث ۱۹۵۸ء میں مدرسہ مفتاح العلوم ملہوالی ضلع کیمبلپور میں مولانا نور محمد تلمیذ علامہ محمد انور شاہ کشمیری سے پڑھ کر فراغت حاصل کی

۱۹۶۲ء میں شیخ التفسیر مولانا احمد علیؒ سے تفسیر قرآن پڑھ رہے تھے کہ حضرت کا وصال ہو گیا

فراغت کے بعد مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور میں دو سال دار القراء ماڈل ٹاؤن لاہور میں چار سال مدرسہ ترتیل القرآن لاہور کے شعبہ عربی میں دو سال تک تدریسی خدمات انجام دیں ۱۹۷۰ء میں صاحبزادہ مولانا حافظ حمید اللہ صاحب کے وصال کے بعد حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے آپ کو اپنے ہاں مدرسہ قاسم العلوم میں بطور مدرس مقرر کر دیا اس وقت سے اب تک اسی ادارہ میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں ؎

؎ علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/۱۲۴

خلاصۃ القرآن (اردو) مرتبہ حمید الرحمٰن عباسی انجمن خدام الدین
لاہور طبع اول ۱۹۸۷ء مطابق ۱۴۰۷ھ
طابع افضل شریف پرنٹنگ پریس
ابتدا میں فہرست مضامین شامل ہے ۵۵۱/ص میں ہے
دوبارہ ۱۹۹۰ء میں ۷۰/۵۶۰ پر شائع ہوئی ہے [1]

موصوف لکھتے ہیں خلاصۃ القرآن کی اس ترتیب اپنی و منبع سے مؤلفین اور مصنفین کی فہرست میں اضافہ مقصود نہیں ہے اور نہ ہی کسی قسم کی ناموری اور شہرت کی غرض ہے
قرآن حکیم کا اسلوب چونکہ بہت اونچا ہے -
لوگ کم حزبہ بالانشین - تھوڑا وقت اور زیادہ منافع کے متمنی ہیں اس لئے یہ ترتیب اختیار کی ہے تاکہ اس کا دلانہ اور وقیع نظام سے ہر ایک آدمی کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے -
تصنیف کی دوسری وجہ یہ ہے - کوتاہ بین اور محدود علم رکھنے والا ان آیات کو دیکھتا ہے تو انہیں متضاد سمجھ کر غلط مفہوم نکالتا ہے اور خلاصۃ القرآن کا بنظر غائر مطالعہ کرنے والے انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا - کیونکہ قرآنی آیات میں حقیقتاً کوئی تضاد ہی نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے کی تفسیر ہے [2]
احقر نے اس ترتیب کے ساتھ تدریس کا انتظام کیا پڑھایا تو بہت سے نوجوانوں کی طبائع کو اس کی طرف خوب مائل پایا تو یہ مناسب سمجھا کہ اس ترتیب کو کتابی شکل دے دوں تاکہ فائدہ عام ہو جائے -
انداز یہ ہے کہ عنوان مثلاً اللہ سارے جہان کا خالق ہے
پھر متعلقہ آیات مثلاً آیت البقرہ ۲۱ - ۲۲ - ۲۹ - ۱۶۴
پھر انعام کی ۱ - ۲ - ۹۵ - تا ۱۶۶ - الی آخر جمع کر دی ہیں
آیت کا حوالہ اسی صفحہ کے حاشیہ پر جمع کر دیا ہے۔
اسے مضامین قرآن کا انڈیکس کہا جائے تو مناسب ہوگا آخر میں اردو میں مضامین کی تلخیص عنوانات کے ماتحت جمع کر دی ہیں - [3]

---

۱ خلاصۃ القرآن
۲ علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص ۱۲۴/
۳ خلاصۃ القرآن

مولانا حافظ محمد شریف قاسمی

و دسمبر ١٩٣٣ء ١٣٨٢ھ

آپ کا نام حافظ محمد شریف قاسمی بن (رشید کمال مرحوم) ولادت دسمبر ١٩٢٢ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا محمد علی صاحب کی نگرانی میں شروع ہوئی آپ نے زیادہ تر حضرت مولانا محمد علی کاندھلوی اور حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاروقی مدظلہ سے فیضان فیوض حاصل کیا۔

١٩٤٥ء میں آپ دارالعلوم دیوبند داخل ہوئے حضرت مولانا اعزاز علی کی زیر نگرانی رہ کر دارالعلوم میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ١٩٤٧ء تقسیم ملک کے وقت آپ واپس سیالکوٹ آ گئے اور آتے ہی حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب مدظلہ نے آپ کو اپنے پاس دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ میں بطور مدرس رکھ لیا۔ دارالعلوم الشہابیہ سے شائع ہونے والے ماہنامہ ارشاد کا بھی بطور نائب مدیر رہے۔ اسی دوران آپ نے فاضل عربی، فاضل فارسی، اور فاضل اردو کے امتحانات پاس کر لئے

١٩٥٨ء میں حضرت مولانا محمد علی صاحب صدیقی کی تصنیف کردہ کتاب ارمغان ایمان طبع کر کے مکتبہ قاسمیہ کا افتتاح کیا

تصنیف

مستقل طور پر آپ نے کوئی تصنیف نہ لکھی البتہ چند عربی کتابوں کے اردو تراجم زیر ترتیب ہیں

١- ترجمہ احکام القرآن از جصاص رازی

بھی شامل ہے (اردو) غیر مطبوعہ

ما مشاہیر علماء ٢/٢ ص/ ٥٤٧

مولانا حافظ عبدالرحمن صاحب
و ۱۹۳۴ء ۱۳۵۲-۵۳ھ

آپ بانی جامعہ اشرفیہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کے فرزند ہیں
۱۹۳۴ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے درس نظامی کی ابتدائی اور وسطی
کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھیں دورہ حدیث ۱۹۵۴ء میں
جامعہ اشرفیہ میں پڑھا اور سند الفراغ حاصل کی ۱۹۵۶ میں
دیوبند گئے حضرت مدنی رح نے صحاح ستہ کی اجازت سے بھی نوازا
۱۹۵۵ء سے آپ جامعہ اشرفیہ میں تدریس پہ مامور ہیں
۱۹۵۶ء میں والد محترم نے مسجد حسن کی خطابت آپ کے سپرد
کردی خطابت کے ساتھ درس تفسیر بھی ہو رہا ہے
۸ سال تک نائب مہتمم رہے
۱۹۶۶ء میں اپنے والد صاحب سے بیعت ہوئے

تصنیف
تفسیر نکات القرآن (اردو) ۱

۱۔ علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/۱۱۱

مولانا محمد تقی عثمانی

و ۱۹۳۴ء ۵/شوال ۱۳۶۲ھ

آپ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے فرزند ہیں
آپ کے والد اور دادا حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب
دیوبند کے مشہور علماء میں سے ہیں
۵/شوال ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء بروز سہ شنبہ دیوبند
ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے
تعلیم کی ابتداء وہیں ہوئی رجب ۱۳۶۷ھ/مئی
۱۹۴۸ء کو والد محترم کے ساتھ پاکستان ہجرت کی

پھر ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۱ء میں والد مکرم نے دارالعلوم کراچی
کی بنیاد رکھی تو اسی دارالعلوم میں پورے درس نظامی کی
تکمیل کی شعبان ۱۳۷۹ھ میں بعمر سترہ سال دورہ حدیث
سے فراغت ہوئی۔ ۱۶ سال کی عمر میں پنجاب یونیورسٹی
سے مولوی فاضل کا امتحان پہلی پوزیشن میں پاس کرلیا تھا
پھر دارالعلوم ہی کے شعبہ تخصص فی الافتاء میں داخلہ لے کر
باقاعدہ دو سال میں فتویٰ نویسی کی تربیت حاصل کی
پھر پنجاب بورڈ سے میٹرک۔
جامعہ کراچی سے بی اے۔ سندھ مسلم کالج کراچی سے
ایل ایل بی اور جامعہ پنجاب سے ایم اے
عربی کے امتحانات امتیازی نمبر سے پاس کئے
لاء کے امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کی ۱؎

۱؎ مشاہیر علماء ج ۲/ ص ۴۹۸

شوال ۱۳۷۹ھ سترہ سال کی عمر میں دارالعلوم کراچی میں ابتدائی عربی کتب کی تدریس شروع کی ۱۵ سال کی مدت میں مختلف علوم و فنون کی تقریبا ساری کتب زیر درس رہیں ان دنوں ترمذی شریف زیر درس رہتی ہے آپ کی "تقریر ترمذی" طلبہ میں خاصی مقبول ہے[۱] فقہ۔ تفسیر۔ اور حدیث آپ کا شب و روز کا مشغلہ ہے تصنیف و تالیف سے خصوصی شغف رکھتے ہیں مجمع الفقہ الاسلامی کے رکن ہیں بیشمار تحقیقی مقالات[۲] اور کتابیں شایع ہو چکی ہیں اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت کے رکن ہیں۔

تصنیف

۱۔ معارف القرآن (انگریزی) غیر مطبوعہ۔ اسمیں ترجمہ و تفسیر دونوں کا انگریزی ترجمہ کیا جا رہا ہے جلد اول ترجمہ ہو چکی ہے جلد دوم پر کام جاری ہے۔ یہ ترجمہ آپ دیگر افراد کی معاونت سے کر رہے ہیں

ح۱ یہ چھپ کر شایع ہو چکی ہے

ح۲ اصلاحی خطبات کے نام سے تین جلدوں میں آپ کے مقالات و مواعظ کراچی سے شایع ہو چکے ہیں ایک مقالہ قرآن کا چیلنج آج بھی قائم ہے ماہنامہ سحاب رحمت ۱۳۸۴ھ میں شایع ہوا

ح۱ مشاہیر علماء ۲/۲۰ ص/ ۶۹۸

علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص/۴۰۰

علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/۳۶ تا ۳۹

(٣) علوم القرآن مقدمہ معارف القرآن (اردو)

شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف بنوری صاحب رح اس پر تقریظ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ہندوستان میں جب سر سید احمد خان کی تفسیر وجود میں آئی اور ان کی تصانیف شائع ہوئی ہیں اس تفسیر سے جو امت کے عقائد پر زد پڑی اور جدید نسل کے سامنے غیر واقعی نظریات پیش کئے گئے۔ نبوت کو کسبی کہا گیا معجزات سے جنت و دوزخ سے ملائکہ و شیاطین کے وجود سے انکار کیا گیا اور قرآنی صداقت کیلئے جدید اصول تجویز کئے گئے حق تعالیٰ نے مولانا عبدالحق دہلوی دیوبندی کو کھڑا کیا فتح المنان کے نام سے عمدہ تفسیر لکھی اور البیان فی علوم القرآن کے نام سے ابتداء مقدمہ لکھا اور تفسیر کی پہلی جلد میں اس مقدمہ کی تلخیص کی گو تھی ضرورت تھی جدید نسل کے لیے جدید انداز میں ایسا ہی خوش اسلوبی کے ساتھ ایک مبسوط مفصل مقدمہ لکھا جائے جس میں وحی اور نزول قرآن ترتیب نزول قراءت سبعہ اعجاز قرآن وغیرہ۔ حقائق قرآن کے ابحاث، اس طرح بصیرت افروز انداز سے آجائیں جس میں مستشرقین کے اوہام و وساوس اور خرافات یا معاندانہ شکوک و شبہات کا تشفی کن مواد آجائے۔ اور مستشرقین کی قیادت میں مستغربین (مغرب زدہ طبقے) کے مزعومات کا بھی جواب آجائے۔

الحمد للہ اس عظیم اور اہم ترین مقصد کو ہمارے برادر محترم مولانا محمد تقی صاحب عثمانی خلف الرشید حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے بہت خوبی و عمدگی کے ساتھ معارف القرآن کا مبسوط مقدمہ تالیف کرکے اس دینی و علمی ضرورت کو پورا کیا ہے ط

ط المقدمات البنوریۃ مرتب ڈاکٹر حبیب اللہ مختار ص/ ٢٢
مطبوعہ القادر پرنٹنگ پریس کراچی طبع اول ١٩٨٠ء ناشر المکتبۃ البنوریۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مقدمہ معارف القرآن 1/7

علوم القرآن اور اصول تفسیر (اردو)

ناشر مکتبۂ دار العلوم کراچی طبع ہشتم ۱۴۱۱ھ ۵۰۸/ص میں
پہلے مختصراً علوم القرآن پر برائے معارف القرآن لکھا تھا بعد میں دیگر تفصیلی مباحث
کے ساتھ کتابی شکل میں بھی شایع کر دیا یہ کتاب دو حصوں اور
بارہ ابواب پر مشتمل ہے جسمیں وحی، تاریخ قرآن، اختلاف قرأت
ناسخ منسوخ، اعجاز قرآن، تفسیری ماخذ اور مشہور مفسرین اور انکی تفسیروں کا مختصراً
تعارف کروایا ہے محسوس ہوتا ہے مولانا نے زیادہ اعتماد سیوطی کی الاتقان
پر کیا ہے ۱

— بائبل سے قرآن تک (اردو) مولانا تقی عثمانی صاحب نے اس پر عمدہ حواشی
تحریر کئے ہیں یہ کتاب مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی ہے اس کا ترجمہ مولانا اکبر علی نے کیا ہے ۲

---

۱ علوم القرآن اور اصول تفسیر
۲ ایضاً ص/۵۰۹
علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص ۳۹

محمد موسیٰ روحانی بازی

۱۹۳۵ء ۵۴-۱۳۵۳ھ

آپ کسٹر خیل تحصیل وضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ۱۹۳۵ء کے قریب
پیدا ہوئے سید احمد روحانی کی اولاد سے ہیں
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور میں دو سال تک مختلف
علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں دارالعلوم حقانیہ کے بعد مدرسہ
قاسم العلوم ملتان شہر میں داخل لیا اور موقوف علیہ کی تکمیل کے
بعد تیسرے سال ۱۳۷۳ھ میں دورہ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی
امتحان میں اول آکر آپ نے جو ریکارڈ قائم کیا وہ اب تک
قائم ہے
تفسیر قرآن کی سند شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب
سے دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی سے حاصل کی
فراغت کے بعد کچھ عرصہ قاسم العلوم میں انشاء
سما کام کرنے کے بعد حضرت مولانا عرض محمد صاحب کے
مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ میں بطور صدر مدرس آپ کا
تقرر ہوا تین سال کے بعد وہاں سے منڈی بوریوالہ
کے مدرسہ میں ایک سال تدریس کی پھر مدرسہ قاسم العلوم میں
بطور مدرس اعلیٰ آپکا تقرر ہوا چند سال وہاں
اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۷۰ء میں
جامعہ اشرفیہ لاہور میں برائے تدریس لائے گئے اب وہاں
تدریس اور نیو کیمپس جامعہ پنجاب کی جامع میں خطابت
کرتے ہیں عربی، اردو، فارسی اور پشتو زبان کے ادیب
اور شاعر ہیں ف

ف مشاہیر علماء ج/۲ ص/۱۵۵ ۔

اثمار التکمیل لما فی انوار التنزیل ۔ (اردو)

از علامہ مولانا موسیٰ خان روحانی بازی مکتبہ امدادیہ ملتان نمبر۔

قاضی بیضاوی کی مشہور تفسیر انوار التنزیل متداول اور دینی مدارس کے نصاب میں داخل ہے جس کو اساتذہ تفسیر مدارس میں بڑے اہتمام سے پڑھاتے ہیں بلکہ اہم علمی مباحث اور تفسیری نکات میں قاضی بیضاوی کی بات کو مفسرین کے ہاں بڑا وزن حاصل ہے درس نظامی کو اپنی مخصوص خصوصیات اور اپنے روح و مزاج کے اعتبار سے تعلیمی سلسلے میں ایک منفرد مقام حاصل ہے

بحث و تحقیق حل متن رفع اشکالات سوال و جواب تشبیہ اذہان کی خاطر اہم علمی نکات کی تدقیق بلکہ بحث و تکرار میں بال کی کھال تک اتار دینا یہ اسکا خصوصی وصف ہے جس کو اب تک اکابر اساتذہ علم نے برقرار رکھا ہے اسی سلسلہ درس کی ایک کتاب قاضی بیضاوی کی تفسیر انوار التنزیل ہے درس نظامی کی روح اور خصوصی مزاج کے اعتبار سے اساتذہ تفسیر اور طلبہ کو اس کتاب میں زبردست محنت اور مطالعہ کرنا پڑتا ہے

خراج عظیم ہے مولانا موسیٰ خان صاحب کو جنہوں نے ان کی تفسیر کی پچاس جلدوں میں مبسوط اردو شرح اثمار التکمیل فی شرح انوار التنزیل کے نام سے لکھنے کا تہیہ کر لیا ہے پیش نظر کتاب اثمار التکمیل دو جلدوں میں اس کا ایک مقدمہ ہے جسے بڑی محنت سے کثیر کتابوں کے مطالعے کے بعد لکھا گیا ہے مولانا خود لکھتے ہیں ۔

کتاب ہذا کے موضوعات فوائد مباحث کا بیان طویل و عریض ہے [1]

---

[1] مقدمہ ۔ اثمار التکمیل لما فی انوار التنزیل
ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک پشاور جولائی ۱۹۸۲ء

تفسیر بیضاوی میں مذکورہ شعراء کی تاریخ کے علاوہ تراجم
محدثین، تراجم قراء، ورواۃ، تاریخ بلاد، واحوال حیوانات،
واحوال ملوک، مسائل ادبیہ، فرق اسلامیہ، تاریخ انبیاء احوال
وحقیقت ملائکہ، احوال قبائل اور احوال تفسیر، تفصیل
شروح وحواشی تفسیر بیضاوی و دیگر فوائد عظیمہ وشریفہ مہمہ پر
حاوی ہے

کتاب اگرچہ علماء اور طلبہ مدارس دینیہ کیلئے لکھی گئی ہے
لیکن واقعہ یہ ہے کہ علمی وادبی تفسیری وتحقیقی ذوق رکھنے والے
تمام حضرات اس کے مطالعہ سے حظ وافر اور علمی
نشاط حاصل کریں گے بقول مصنف کے یہ کتاب علماء وطلباء کے لئے
لکھی جارہی ہے اس لئے عربی عبارات بکثرت من وعن اسمیں شامل کردی گئی ہیں
یہ مکتبہ امدادیہ ملتان سے ۱۹۸۳ء / ۱۴۰۳ھ میں شایع ہوئی ہے
ج/۱ ۳۰۷/ص ہیں ج/۲ ۳۰۰/ص ہیں
یہ دونوں جلدیں دراصل مقدمہ ہیں اس تفسیر کا جلد اول کے اختتام
پر طویل فہرست بھی شامل ہے ۲

---

۱) مقدمہ - اشارالتکمیل لمعانی انوارالتنزیل
ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک جولائی ۱۹۸۲ء مطابق شعبان ۱۴۰۲ھ
الرشید دیوبند نمبر ص ۳۵

مولانا قاری محمد عارف ہزاروی

۱۳۵۵-۵۶ھ / ۱۹۳۷ء و

آپ ۱۹۳۷ء کو ڈھیری کیہال تحصیل ایبٹ آباد
ہزارہ میں پیدا ہوئے قومیت کے لحاظ سے پٹھان ہیں
مدرسہ احیاء العلوم جامع دوڈھ بلیاں ہزارہ میں داخلہ لیا
بعد اسکے صدر مدرس حضرت مولانا قاضی عبدالحق جن پیر صاحب
سے عربی صرف و نحو اور منطق کی کتابیں پڑھیں پھر
جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور میں مولانا سید غازی شاہ صاحب
فاضل دیوبند سے پڑھتے رہے اسی دوران مولوی عالم میٹرک
فاضل عربی کے امتحانات پاس کئے دورہ حدیث
کی تکمیل جامعہ اشرفیہ میں کی[1]
اسی دوران انٹر اور بی-اے کا امتحان پاس کیا ۱۹۶۴ میں
کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں بطور امام و خطیب
آپ کا تقرر ہوا ہاسٹل کی اس مسجد میں درس قرآن کا آغاز کیا
جو اب تک جاری ہے۔
پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے عربی کا امتحان ۱۹۶۶ء میں
ایم اے اسلامیات۔ ۱۹۶۷ء میں ایم۔ اے اردو ۱۹۶۹ میں
ایم اے فارسی ۱۹۷۰ میں پاس کیا ۱۹۷۲ء میں یونیورسٹی نے
ایم او-ایل کی ڈگری عطا کی
اور قرآت سبعہ کی تکمیل قاری عطاء اللہ سے کی
اور علم طب مولانا حکیم عبدالحکیم صاحب فاضل دیوبند سے
کی

تصنیف

۱۔ سورۃ البقرہ ترجمہ و تشریح زیر طبع۔
۲۔ و سورہ لقمان۔[1]

---

[1] مشاہیر علماء ج ۲/ ص ۲۲۷
علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص ۸۰

مولانا حافظ محمد حسن جان مدنی پشاوری

و ۶/ جنوری ۱۹۳۸ء ۱/ ذوالقعدہ ۱۳۵۷ھ

آپ مولانا علی اکبر جان صاحب قریشی کے گھر
بروز پیر یکم ذوالقعدہ ۱۳۵۷ھ ۶ جنوری ۱۹۳۸ء کو موضع
پڑانگ محلہ میاں کلے تحصیل چارسدہ ضلع پشاور
میں پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم والد صاحب سے حاصل کی
درس نظامی ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۵ء میں تکمیل ہوئی

دورہ حدیث جامعہ اشرفیہ لاہور میں مکمل کیا
۱۳۷۶ھ میں دستار بندی ہوئی اور سند الفراغ حاصل کی
جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک پشاور سے فاضل دینیات
کا امتحان پاس کیا۔ پشاور یونیورسٹی سے مولوی عالم اور
مولوی فاضل کے امتحانات پاس کئے
۷ محرم ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ
میں داخل ہوئے
اور آخری ڈگری ، الیسانس ۔ الاضیاء (اللیسانس) بمرتبۃ الشرف الاولیٰ
حاصل کی۔
چار بار حج بیت اللہ کی۔ اسی سال دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی
اور شیخ الحدیث کا عہدہ پر درس شروع کیا
اور ۱۳۹۳ھ تک یہ سلسلہ جاری رہا
۱۳۹۴ھ میں دارالعلوم عربیہ ٹل کوہاٹ میں
بطور شیخ الحدیث آپ کا تقرر ہوا
۱۹۷۱ء میں ایم۔ اے اسلامیات کا امتحان دیا[1]

---

[1] مشاہیر علماء ج/۲ ص/۲۰۷

پشاور یونیورسٹی سے دیا اوّل پوزیشن آئے اور
طلائی تمغہ حاصل کیا ساتھ ہی صدارتی انعام بھی ملا- اپنے علاقہ سے جمعیت کے ٹکٹ پر
(جوکہ ولی خان کا آبائی حلقہ ہے) انتخابات میں ولی خان کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے اور اسے شکست دیکر ایم این اے
منتخب ہوئے آپ نے مولانا شمس الحق افغانی اور شیخ ناصر الدین الالبانی سے
خصوصی استفادہ کیا ہے

— اور مقدمہ فی علوم القرآن (عربی) بھی لکھا ہے
احسن الخبر فی مبادی علم الاثر (عربی) و دیگر کتب آپ نے
تصنیف کی ہیں ط —

ط (الرشید ص ۴۴۲

ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ :

و ۲۹/جنوری ۱۹۴۱ء یکم محرم ۱۳۶۰ھ

مذکورہ تاریخ کو بروز بدھ بہاولپور میں پیدا ہوئے ۱۹۵۸ء میں
بہاولپور سے ایم۔ اے کیا مفتی محمد فاروق سے مشکوٰۃ پڑھی
۱۹۶۰ میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے کیا اور اس دوران
مولانا محمد ادریس مولانا داؤد غزنوی ڈاکٹر برہان احمد فاروقی
وغیرہ سے استفادہ کیا
۱۹۶۲ میں لاہور سے ایم۔ اے فلسفہ کیا اور سید ابوبکر غزنوی
سے بیعت ہوئے ۱۹۶۳ سے ۱۹۶۷ تک گورنمنٹ کالجز میں
لیکچرار رہے ۱۹۶۶ میں کمیشن کا امتحان پاس کرکے اڈٹ
اکاؤنٹس سروس میں شامل ہوگئے۔
اور باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کرتے رہے پھر ایم۔ اے عربی کیا
۱۹۷۹ میں پنجاب یونیورسٹی سے فلسفہ اسلامیہ میں پی۔ ایچ۔ ڈی کیا
۱۹۷۷ سے ۱۹۷۹ تک سعودیہ میں ملازمت کی
۱۹۷۹ سے ۱۹۸۵ تک اسلامک یونیورسٹی مدینہ میں استاذ رہے
۱۹۸۶ سے ۱۹۸۸ تک جامعۃ الملک فیصل میں استاذ رہے
۱۹۸۸ سے تا حال ۱۹۹۷ تک اسلامک اکیڈمی آف سائنس
ٹیکنالوجی پشاور میں وائس پریزیڈنٹ اور ڈین شریعہ فیکلٹی ہیں
اردو/انگریزی/عربی میں چودہ سے زائد تصانیف لکھ چکے ہیں

تصانیف

(۱) تلاوت قرآن باترجمہ کی اہمیت (اردو) مطبوعہ
(۲) وجود اللہ سبحانہ والتوحید (عربی - اردو) " "
قرآن سے مسئلہ توحید بیان کیا اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے
(۳) خطبات حرم (اردو) اس میں قرآنیات کے حوالے سے کچھ تقاریر ہیں

---

۱ خطبات حرم ص ک، و ۲ ایضا ص ۲۳۹/

ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن ۔

۱۳ مئی ۱۹۴۱ء ۱۳۵۸-۵۹ھ

و

ڑ ولادت ۱۳ مئی ۱۹۴۱ء کو تحصیل ایبٹ آباد کے ایک
گاؤں " ڈھیری کیہال میں ہوئی ۔
ابتدائی تعلیم والد مکرم سے حاصل کی درس نظامی کی کتابیں
برادر بزرگ مولانا قاری محمد عارف صاحب مدظلہم فاضل
جامعہ اشرفیہ سے پڑھیں ۱۹۵۹ء میں پنجاب کے
تعلیمی بورڈ سے ادیب عربی کا امتحان پاس کیا اور
۱۹۶۰ء میں میٹرک کا، حفظ اور روایت حفص کی تکمیل
مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور میں کی روایت
حفص ہی میں دوسری سند قاری عبدالوہاب صاحب مکی سے حاصل
کی ؛ ۱۹۶۱ء میں فاضل فارسی کا امتحان پاس کیا پھر وطن گئے اور
وہاں گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں داخلہ لیا ۱۹۶۳ء میں
انٹرمیڈیٹ کا امتحان درجہ اول میں
پاس کیا ۱۹۶۵ء میں پشاور یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان
یونیورسٹی بھر کے طلبہ میں اول آکر پاس کیا
۱۹۶۶ء میں شعبہ عربی جامعہ پشاور میں داخلہ لیا
ایم۔ اے (عربی) پر یونیورسٹی کے لازمی امتحان میں یونیورسٹی
میں اول پوزیشن حاصل کی
۱۹۶۷ء میں اورنٹیل کالج جامعہ پنجاب سے ایم۔ اے اسلامیات
کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا
۱۹۶۹ء میں اورنٹیل کالج جامعہ پنجاب سے ایم۔ اے اردو کا
امتحان درجہ دوم میں پاس کیا۔
۱۹۷۰ء میں اورنٹیل کالج جامعہ پنجاب سے ایم۔ اے فارسی کا
امتحان درجہ اول میں پاس کیا
۱۹۷۲ء میں اورنٹیل کالج جامعہ پنجاب سے ایم۔ او۔ ایل کی ڈگری
حاصل کی ہے

ماہنامہ الرشید ص ۲۰۷ -

ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن میں لیکچرار
شپ کیلئے امتحان دیا - ۱۶۰۰- امیدواروں میں اول
پوزیشن حاصل کی ۱۶ اپریل ۱۹۷۰ء میں گورنمنٹ
ڈگری کالج شیخوپورہ میں پہلی تقرری ہوئی -
ون یونٹ کے خاتمہ پر صوبہ سرحد جانا پڑا
اور گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں پوسٹنگ ہوئی
لاہور کے عرصہ قیام میں پہلے گلبرگ کی جامع مسجد میں
خطیب رہے پھر جامع ست گنبد انارکلی میں .
دورہ حدیث کا سماع پہلے جامع نعیمیہ اور دوبارہ جامع اشرفیہ
لاہور میں کیا ۱۹۶۵ء میں دورہ حدیث کے امتحان اور
ایم . اے اردو کے امتحان کی تاریخیں ایک تھیں
اس لئے امتحان نہ دے سکے -
۱۹۶۲ء کی چھٹیوں میں حضرت مولینا عبداللہ درخواستی سے ترجمہ
و تفسیر کی سند حاصل کی .
سند اجازہ فی التفسیر والحدیث علامہ سید شمس الحق صاحب
افغانی نے بھی عنایت فرمائی ہے اور خصوصی وظائف
کی اجازت بھی مرحمت فرمائی ہے
صوفیانہ مسلک -
پہلی بیعت حضرت مولینا عبدالقادر رائے پوری کے ہاتھ پر ہوئی
اور انہی کے ارشاد پر شیخ التفسیر حضرت مولینا احمد علی صاحب
سے استفادہ کرتے رہے ان کے وصال کے بعد استاذ
العلماء حضرت مولینا محمد رسول خان صاحب ہزاروی سے تجدید بیعت
کی ان کے وصال کے بعد مولینا مفتی بشیر احمد
پسروری سے تعلق قائم ہوا اور انہی سے خلافت
عطا ہوئی - (۱) گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد چھوڑ کر پاکستان آرمی (بحیثیت سویلین)
جوائن کرلی آپ کا عہدہ غالباً کرنل کا ہے پنجاب یونیورسٹی سے "علماء سرحد کی تفسیری خدمات" پر P.H.D مقالہ لکھا ہے

---

(۱) ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/۷۰۲
علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/۱۲۸

تصانیف

ڈاکٹر فیوض الرحمٰن صاحب نے ۷۵/ پچھتر کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں جن میں[۱]

۱ — تعارف قرآن (اردو) یہ تاریخ قرآن کے طرز پر وحی، جمع قرآن اور مترجمین و مفسرین قرآن کے تعارف و ... ، ۲۸۴/ ص پر مشتمل کتاب ہے مکتبہ مدنیہ لاہور سے شائع ہوئی ہے[۲]

۲ — علماء پاکستان کی تفسیری خدمات (اردو) اس میں ۷۵/ پچھتر مفسرین کے حالات اور ان کی تفسیری خدمات بیان کی ہیں ۱۷۶/ ص پر مشتمل فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی لاہور سے پہلی دفعہ ۱۹۹۳ء میں شائع ہوئی[۳]

۳ — فیوض القرآن (اردو) مصنفہ قاضی چن پیر ہاشمی اس تفسیر پر نظر ثانی آپ نے فرمائی

۴ — تذکرۃ القراء (اردو)

۵ — سرحد کے ممتاز قراء (اردو)

۶ — علماء سرحد کی تفسیری خدمات (اردو) یہ غالباً P.H.D کا تھیسس ہے[۴]

۷ — تفسیر سورہ حجرات (اردو) مع ترجمہ و تفسیر

۸ — سورہ لقمان مع ترجمہ و تشریح (اردو) اپنے بھائی کے ساتھ مل کر لکھی ہے

۹ — جدید قرآنی قاعدہ (اردو) برائے مساجد

۱۰ — جدید قرآنی قاعدہ (اردو) برائے اسکولز ۴۸/ ص پر مشتمل ہے

۱۱ — دعائیں (اردو) قرآنی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

۱۲ — نصاب برائے قراء (اردو)[۵]

---

[۱] دیکھیے علماء ہزارہ ص/ ۳۱۶ – ۳۱۸
آپ کی سب سے اہم کتاب[۶] مشاہیر علماء ہے ج/۱ – ۷۶۴/ ص پہلے یہی جلد بعینہٖ اسی کیفیت میں مشاہیر علماء دیوبند کے نام سے شائع ہو چکی ہے ج/۲ – ۹۹۸/ ص ج/۳ – ۴۴۲/ ص مطبوعہ فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی لاہور ۱۹۹۲ء اسی کتاب سے اخذ کر کے معمولی اضافہ کے ساتھ ۱۱۲ علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ۱۸۵/ ص فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی ۱۹۹۲ء (کہ مطبوعہ مکتبہ عزیزیہ لاہور ۱۹۸۷) تالیف فرمائی اسی مشاہیر سے ہی علماء ہزارہ ۴۸۸/ ص کو ترتیب دیا ہے البتہ کچھ رجال اور ابتداء میں ایک فہرست کا اضافہ فرمایا ہے اس نے علاوہ کچھ عربی کتب کے تراجم اور شخصی سوانحیات اضافہ فرمائی ہیں
[۲] اس کتاب کا بھی ۶۲ تا ۳۸۲ بیشتر مشاہیر علماء سے ماخوذ ہے۔
[۳] اس کتاب کے بیشتر رجال مشاہیر سے بعینہٖ اخذ کردہ ہیں کچھ غیر دیوبندی حضرات کے سوانح کا بھی اضافہ کیا گیا ہے بہتر ہوتا موصوف سوانحیات پر اضافہ و نظر ثانی فرمالیتے
[۴] علماء ہزارہ ص/ ۳۱۶
[۵] ماہنامہ الرشید ص/ ۴۰۳
علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/ ۱۴۸

مولینا عبدالوھاب چاچڑ۔

۲۶-مارچ ۱۹۴۲ء ۱۳۶۱ھ

آپ کا پورا نام عبدالوھاب[1] ابن مولینا عبدالقادر ابن مولینا نور محمد[2] تحصیل گھوٹکی ضلع سکھر میں پیدا ہوئے جب آپکی عمر پانچ سال ہوئی والد صاحب کا انتقال ہوگیا آپکی پرورش والدہ اور چچا مولینا محمد یوسف نے کیا ابتدائی دینی و پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی پھر مدرسہ قاسم العلوم گھوٹکی میں داخلہ لیا وہاں مختلف اساتذہ سے تعلیم حاصل کی جنمیں مولینا نور محمد آدھڑ مولینا مظہر الدین اندھڑ مولینا ثناء اللہ مولینا عبدالھادی قابل ذکر ھیں اس کے بعد دوسال مدرسہ مدینۃ العلوم بنوعاقل میں مولینا عبدالھادی سے دورہ حدیث پڑھکر ۱۹۶۵ء میں فارغ ہوئے اس کے بعد رحیم یار خان میں مولینا عبدالغنی سے ترجمہ قرآن پڑھا تعلیم مکمل کرکے مدرسہ قاسم العلوم گھوٹکی میں استاذ حدیث مقرر ہوئے دوسال تدریسی فرائض انجام دینے کے بعد ایک سال کیلئے دارالعلوم ھالیجی شریف چلے گئے اور پھر دوبارہ اسی مدرسہ میں استاذ مقرر ہوئے ۱۹۷۰ء میں جامعہ حمادیہ سکھر میں استاذ حدیث مقرر ہوئے ۱۹۷۳ء تدریس کے ساتھ ماھنامہ شریعت[2] کے ایڈیٹر بھی مقرر ہوئے۔ اس رسالہ میں ترجمہ وتفسیر سوالات کے شرعی جوابات آپ پابندی سے لکھ رہے ھیں ۱۹۸۱ء میں دارالعلوم الشرعیہ سعھروی کی بنیاد ڈالی اسکا وفاق المدارس سے الحاق ہے۔[3]

---

[1] ان دونوں حضرات کے سوانح ماھنامہ شریعت سکھر میں موجود ہے۔

[2] یہ ماھنامہ سندھی زبان میں سکھر سے پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اسکے مختلف نمبر شائع ہو چکے ھیں، مثلاً: فتاوٰی نمبر سوانح حیات نمبر چودھویں صدی نمبر ساٹھ سالہ نمبر اور مولینا غلام مصطفیٰ قاسمی نمبر وغیرہ

[3] مولانا کی تحریر کردہ معلومات ۲۸-۱-۹۳ سے ماخوذ

اسی سال مہران انجینئرنگ یونیورسٹی جامشورو کی سنڈیکیٹ اور سینیٹ کے ممبر منتخب ہوئے
جمعیت العلماء اسلام کے طرفسے فقہی مسائل میں مشیر ہیں
۱۹۸۷ء کے بلدیاتی انتخاب میں اپنے حلقے سے ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر منتخب ہوئے مولانا حماداللہ ہالیجوی سے بیعت ہیں بعد میں خلیفہ احمددین سے تعلق قائم کیا آپکے دس صاحبزادے اور صاحبزادیاں جن میں سب سے بڑے مولانا عبدالقادر عرف جمال ناصر ہیں جو کہ وفاق المدارس سے فارغ التحصیل ہیں آج کل سشرح وقایہ کی اہمیت اور اسکی احادیثوں کی تخریج پر پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ لکھ رہے ہیں۔ ۱

تصنیف

(۱) ترجمہ وتفسیر (سندھی) یہ ماہنامہ شریعت سکھر میں قسط وار شائع ہورہی ہے مئی ۱۹۹۶ء تک سورہ آل عمران آیت ۷۷ تک ترجمہ وتفسیر کا کام مکمل کرلیا ہے موصوف بامحاورہ ترجمہ قرآن آسان سندھی زبان میں لکھتے ہیں اسکے بعد آیت کے مختلف ٹکڑوں کو جدید اسلوب میں بغیر علمی زبان استعمال کئے عمدہ تفسیر بیان کرتے ہیں یہ تفسیر اب تک لکھی جانے والی سندھی زبان کی جملہ تفاسیر کے مقابلے کے اعتبار سے زیادہ بہتر آسان اور عام فہم ہے ۲

---

۱ مولانا کی تحریر کردہ معلومات ۲۸-۱-۹۳ سے ماخوذ
۲ ماہنامہ شریعت سکھر مئی ۱۹۹۶ء

مولانا ابو محمد عبد اللہ اندھڑ ابن فیض محمد

۱۳۶۷ و ۱۹۴۷

مولانا ابو محمد عبد اللہ صاحب کے والد ماجدؒ حضرت حماد اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر درگاہ عالیہ ہالیجی
شریف کے تعمیری کام۔ کشتیہ خاص درسیہ اسلئے ہمارے
تدوین و تعلیم تعلم و تصنیف وغیرہ میں انکی ... کی
دعاؤں اور توجہ خاص کا اثر ہے۔ میرا پورا نام و پتہ یہ ہے
ابو محمد عبد اللہ بن الحاج فیض محمد بن عبد الرحمٰن اندھڑ
عیسانی گوٹھ ابراہیم اندھڑ دیہہ اندھڑ کی تپہ سلطان پور
تحصیل پنوعاقل ضلع سکھر سندھ
فی الحال خادم مدرسہ عربیہ ارشاد القرآن صدیقیہ اکبر چوک
(بس اسٹاپ) پنوعاقل ضلع سکھر سندھ میں رہا ہے۔
ابتدائی تعلیم . غالباً ۱۳۷۵ھ میں پرائمری کی تیسری جماعت
اور قرآن مجید ناظرہ حضرت استاد حافظ تاج محمد صاحب اندھڑ
داماد حضرت حافظ محمود اسعد ہالیجوی نور اللہ مرقدہٗ کے پاس
شروع کیا اور ۱۳۷۶ھ تک آخر میں کر لیا۔ "فارسی کا آسان قاعدہ"
"نام حق" پھر اورق پند نامہ کے مولینا شیر محمد صاحب تائبی
بانی جامعہ انوار العلوم سکھر اور حضرت مولینا علامہ محمد یوسف
منوری نور اللہ مرقدہ کے سسر اور مولینا محمد انور کے والد کے
پاس درگاہ عالیہ قادریہ راشدیہ ہالیجی شریف میں پڑھے
اور اسی دوران جب کہ مولینا شیر محمد تقریباً پندرہ بیس دن
چھٹی پر گئے تھے تو کریما اور آسان قاعدہ کے کچھ اسباق جنید
وقت حضرت مولینا حماد اللہؒ کے پاس پڑھے اور اسی دوران
پند نامہ کے کچھ اسباق مولینا محمد یعقوب صاحب
سومرانی شریف والے کے ہاں حضرت حافظ محمود اسعدؒ
کے حکم سے پڑھے جب کہ مولینا محمد یعقوب صاحب
جامع مسجد درگاہ والی میں معتکف تھے پھر ۱۳۷۷ھ میں
دوبارہ کریما، نام حق، پند نامہ، آسان قاعدہ اور گلستان
کے تقریباً دو باب . عبد المجید صاحب
کے ہاں درگاہ بانجی شریف میں پڑھے پھر رمضان ۱۳۷۷ھ
سے دوبارہ ہالیجی شریف میں مولینا محمد صدیق صاحب ھنبوان
خلیفہ مجاز حضرت حماد اللہ نور اللہ مرقدہٗ کے ہاں -

گلستان، بوستان، مالابدمنہ، لطائف فارسی
رہبر فارسی، ارشاد الصرف، ابواب ناقص تک
اور عربی کا معلم تین حصے پڑھے پھر ربیع الثانی
یا جمادی الاول ۱۳۸۱ھ میں پکے استاذ محمد صدیق صاحب
مدرسہ مدینۃ العلوم پنو عاقل امام الصرف والفرائض
مولانا عبدالہادی صاحب میمن فاضل دارالعلوم دیوبند
نور اللہ مرقدہ کے ہاں باقی ارشاد الصرف پوری کی
شوال ۱۳۸۱ھ سے ۱۳۹۰ھ تک مدرسہ مدینۃ العلوم
میں ۱۔ مولانا عبدالہادی صاحبؒ فاضل دیوبند
۲۔ مولانا مفتی عبدالمالک صاحب فاضل بنوری ٹاؤن
۳۔ مولانا امین اللہ ابن مولانا عبدالرحیم صاحب
بستی مولویان ضلع رحیم یار خان فاضل بنوری
ٹاؤن ۴۔ مولانا عبدالحلیم مدظلہ کے ہاں ہدایہ رابع
توضیح، بیضاوی وغیرہ موقوف علیہ کی کتابیں
پڑھیں پھر ۸/شوال ۱۳۹۰ھ میں دارالعلوم محمدیہ ھنگورجا
میں مولانا قطب الدین صاحب اندھڑ رحمہ اللہ کے ہاں
دوبارہ موقوف علیہ پڑھا۔ اور ۸/شوال ۱۳۹۱ھ
میں استاذ السند و بلوچستان مولانا قطب الدین صاحب
اندھڑ فاضل دارالعلوم دیوبند سابق شیخ الحدیث
جامعہ حبیب) دارالہدیٰ ٹھیڑھی و رفیق مولانا غلام مصطفیٰ
قاسمی ناظم شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد کے
ہاں دورہ حدیث پڑھا
اور ۱۳۸۷ھ ۱۳۸۸ھ میں دوبارہ مولانا عبدالغنی
جاجروی رحمہ اللہ کے ہاں دورہ ترجمۃ القرآن پڑھا
اور سند حاصل کی اور ۱۳۹۷ھ حضرت
مولانا عبدالستار تونسوی اور نورالحسن شاہ صاحب
بخاری کے ہاں نواں شہر ملتان میں دورہ رد الرفض
والبدعہ پڑھا۔

اور ۱۴۰۸ھ میں مولانا محمد امین صاحب صفدر
استاذ تخصص فی الفقہ بنوری ٹاؤن کے ہاں
بچل شاہ میانی سکھر میں تردید غیر مقلدین کا
دس دن دورہ پڑھا۔
میرا سن ولادت ۱۹۴۷ء ہے اور میرا نام ابو محمد عبداللہ
ڈنڈوھڑ بن الحاج فیض محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔
فراغت کے بعد ایک سال مدرسہ مدینۃ العلوم
بنوعاقل میں اور تین سال مدرسہ نور الھدیٰ
گوٹھ صادق کانھر تحصیل کنگری۔ (معروف پیر گوٹھ
پگھارہ ضلع خیرپور ۵ سال گوٹھ دوست
محمد ابڑو قریب پیر گوٹھ ضلع خیرپور میں
ایک سال مدرسہ شمس الھدیٰ پیر والی مسجد
نوشہرو فیروز سندھ میں
(۶) چھ سال پرانا سکھر میں۔
چھ سال مدرسہ ارشاد القرآن صدیقی اکبر چوک (الس اسٹاپ)
بنوعاقل میں پڑھایا ہے۔

تصنیفی خدمات

تفسیر عثمانی (سندھی) صرف پارہ عم طبع ہوا ہے باقی ابھی مخطوطہ کی شکل میں محفوظ ہے
خود تفسیر عثمانی کا صرف ترجمہ کیا ہے حضرت شیخ الہندؒ کے ترجمہ
کے بجائے حضرت تاج محمود امروٹی نور اللہ مرقدہٗ والا ترجمہ
رکھا ہے کیونکہ وہ بہت فصیح و بلیغ ترجمہ ہے
یہ کام تو صرف میں نے ہی کیا ہے البتہ آخری دس پاروں
کی تصحیح حضرت مولانا فضل اللہ صاحب
ڈنڈوھڑ دسکوا ڈرن لیڈر (ریٹائرڈ) نواسہ حضرت
حماد اللہ ہالیجوی نور اللہ مرقدہٗ نے کی ہے (اور مولانا ابھی
اسو غیب والتو حیب کا سندھی ترجمہ کر رہے ہیں اور رسالہ
ماھانہ شریعت کے مشوعاقی مدیر بھی ہیں)
اور پچھلے پانچ پاروں کی تصحیح حضرت مولانا محمد اسحاق
صاحب بھیہ گھونکی والے کر رہے ہیں (جنھوں نے
اسوہ رسول اکرمؐ کا سندھی میں ترجمہ کیا تھا)۔
تفسیر کی طباعت کا مسئلہ خدا پاک کے سپرد ہے
جلدوں کے متعلق میرا ذاتی ارادہ ہے کہ ایک ہی جلد میں ہو
اور قرآن پاک حاشیہ پر ہو جس طرح اردو والا ہے۔

تفسیر کے مجموعی صفحات کے متعلق عرض یہ ہے کہ
کاپیوں کی سائز دو میں ایک سائز ۸×۱۱ کی
آٹھ کاپیوں صفحہ ۲۲۳ میں اور دوسری سائز
۶×۸ سے لے کر ۱۲۶۹/ص میں فی الحال ان کاپیوں
میں قرآن مجید کی عبارت اور ترجمہ نہیں لکھا ہے ؎۱

(۲) القرآن المجید پارہ عم (سندھی) یہ تفسیر عثمانی کے سندھی ترجمہ
اور ترجمہ مولینا تاج محمود امروٹی کے ساتھ چھپ کر شائع ہوا ہے
۸۶/ص میں صفحہ کے اوپر کے حصہ میں قرآن مع ترجمہ نیچے
فوائد لکھے گئے ہیں کتابت وطباعت مناسب ہے البتہ ترجمہ کی کتابت
صاف نہیں ہے ناشر غلام اللہ اندھڑ مہتمم مدرسہ عربیہ ارشاد القرآن
حمادیہ سکھر مطبوعہ ۱۴۱۶ھ ؎۲

؎۱ مولینا ابو محمد عبداللہ اندھڑ صاحب نے میرے ایک خط کے جواب میں مندرجہ بالا
تفصیلات فراہم کیں اس خدمت کے علاوہ موصوف کی دیگر تصانیف یہ ہیں
(۱) لبشریت رسول (سندھی) (۲) ضمیمہ خلفاء راشدین (سندھی) (مطبوعہ)
(۳) جلاء الاعجام مصنفہ مولینا دوست محمد قریشی کا (سندھی) ترجمہ (مطبوعہ)
(۴) سجدہ سہو کے مسائل کا (سندھی) ترجمہ (مطبوعہ)
(۵) بیدرہ مسائل کا (سندھی) ترجمہ (مطبوعہ) (۶) مسخ الاشتغال کا (سندھی) ترجمہ (مطبوعہ)
(۷) تنبیہ الحائرین کا (سندھی) ترجمہ (غیر مطبوعہ) (۸) الناهیة عن ذم معاویہ کا اردو ترجمہ
(۹) حکایت الصالحین فارسی کا سندھی ترجمہ (غیر مطبوعہ)
(۱۰) ہم ماتم کیوں نہیں کرتے پوسٹر (اردو) (۱۱) فتوای اہلبیت امام حسین کے
قاتل کون! (پوسٹر سندھی) (۱۲) ہم تین کونے والا جھنڈا کیوں نہیں لگاتے: پوسٹر سندھی
(۱۳) شیعہ یہودی بھائی بھائی (ج ۱) مودودی جماعت کا سب سے بڑا لیڈر
و نبیا علیہ والسلام کا سب سے بڑا گستاخ (اردو، سندھی)
(۱۵) شیعیت سے نفرت کیوں (اردو، سندھی) (۱۶) تکفیر شیعہ ..
۸۰/ صفحات کتابوں کے زیر ترتیب: (۱۷) فرقہ جماعت المسلمین تحقیق
کی آئینہ میں الموسوف جماعت المسلمین (سندھی) غیر مطبوعہ

؎۲ القرآن المجید پارہ عم سندھی =

— تنقید اہل الایمان علی کنز الایمان (سندھی)

اس میں ثابت کیا ہے کہ احمد رضا خان کا ترجمہ قرآن دراصل
تحریف قرآن ہے

— تفسیر آیات امامت (سندھی) غیر مطبوعہ :

— تنقید الراشدی علی معترض اسکندری (سندھی) سکندری نے احمد رضا کے
ترجمہ وتفسیر کو سندھی میں ترجمہ کیا ہے ترجمہ کے آخر میں
تاج محمود امروٹی اور قاضی عبدالرزاق کے ترجمہ پر تنقید کی ہے
یہ اسکا جواب ہے غیر مطبوعہ

— اتحاظ الناکین ترجمہ تنبیہ الحائرین (سندھی) ثابت کیا ہے کہ شیعہ کا
قرآن پر ایمان نہیں ہے صفحہ

ط القرآن المجید پارہ عم سندھی ص ۸۷

حافظ سلطان احمد

۱۳۶۷ھ ۱۹۴۸ء

براھوی زبان وادب[۱] کے مصنف لکھتے ہیں

مؤرخ و محقق حافظ سلطان احمد ولد حافظ خان محمد ۷/ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ ۱۹۴۸ء میں احمد آباد میں (اوستہ محمد) پیدا ہوئے / سندھی اور اردو کی تعلیم کے بعد مستونگ کی جامع مسجد کے پیش امام مولانا محمد صدیق سے فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی ۱۹۶۳ء میں پٹواری ٹریننگ کورس میں داخلہ لیا اسی سال براھوی جریدہ ایلم میں لکھنا شروع کیا براھوی زبان تاریخ ادب کیچ اور رزمیہ شاعری پر بے شمار مضامین لکھے اور بہت سی تصنیف لکھیں جو شائع ہو چکی ہیں انہیں میں سے قرآنیات کے حوالہ سے یہ ہیں

تصانیف

(۱) تفسیر السلطان المعروف بہ تنویر الایمان پہلے پارہ کی تفسیر ہے ۱۹۷۰ء میں لکھی ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی براھوی زبان میں ہے

(۲) تفسیر القرآن السلطانیہ (براھوی) دوسرا تیسرا چوتھا پارہ غیر مطبوعہ ہے

(۳) قصص الانبیاء (براھوی) قصص انبیاء پر مشتمل ہے

---

۱ براھوی زبان وادب صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۰

مولانا منظور احمد نعمانی (حبیب آبادی)

و یکم جنوری ۱۹۵۰ء ۱۳۶۹ھ

حضرت مولینا منظور احمد صاحب نعمانی مہتمم مدرسہ عربیہ انوریہ حبیب آباد
آپ درس نظامی کے نصاب کے ہر فن میں امتیازی مہارت
کے حامل ہیں اور ہر کتاب کے عبارت کو مقصد مشہود بر لانے میں آپ
کو تبحر اور ید طولیٰ حاصل ہے آپ شیخ المنقول بھی ہیں اور شیخ المعقول بھی
مولینا حبیب اللہ صاحب قدس سرہ نے آپ کو ہی اپنا جانشین پسند
فرمایا اور مدرسہ عربیہ انوریہ آپ کے سپرد فرمائے

نسب اور خاندان کے اعتبار سے آپ ستوئی بلوچ ہیں اوچ شریف
کے مضافات بستی مڈ ستوئی کے دین شناس اور نیک سیرت
گھرانے میں پیدا ہوئے انکی ولادت یکم جنوری ۱۹۵۰ء میں
ہوئی آپ کے والد ماجد بزرگوار کا اسم گرامی منشی محمد مراد خان
صاحب ہے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی پھر فارسی کی تعلیم
محمد حیات خان صاحب سے حاصل کی : عربی مولینا شمس الدین
ترنڈوی کے پاس پڑھیں کچھ عرصہ ، حضرت مولینا محمد عبداللہ صاحب
درخواستی کے پاس اور کچھ عرصہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم گھوٹکی
(سندھ) حضرت مولینا عبدالرزاق صاحب آف جھجھ عباسیان کے پاس پڑھتے
رہے ہیں

دورہ حدیث شریف پڑھنے کیلئے شوال ۱۳۵۹ھ میں دارالعلوم
دیوبند چلے گئے : معقولات پڑھنے کیلئے مولینا عبدالخالق کے پاس
نرھال میں چلے گئے آپ فاضل دارالعلوم دیوبند ہونے کے علاوہ
جامعہ عباسیہ بہاولپور اور مولوی فاضل پنجاب بھی ہیں
۶۲ — ۱۳۶۱ھ میں تدریس کا کام شروع فرمایا
مدرسہ عربیہ نظامیہ علی پور میں مدرس بنے تقریباً ایک سال
وہاں رہے پھر مدرسہ عربیہ انوریہ حبیب آباد میں مسند آرائے تدریس
ہوئے اور بیتالیس سال کے عرصے میں تقریباً تیس سال تدریس میں
مشغول رہے - پہلے بیعت کا تعلق مولانا حسین احمد مدنی سے تھا پھر مولانا عبدالقادر رائے پوری سے تعلق قائم کیا

تصنیف

(۱) علم التفسیر میں معروف و مشہور کتاب بیضاوی شریف کی شرح
الحدیقۃ النعمانیہ فی حل التفسیر البیضاویہ تصنیف فرمائی جو طلباء اور
علماء کرام کے حلقہ میں شرف قبولیت حاصل کر چکی ہے ۔ ح ۱

ح ۱ مقدمہ التعلیق الفسیح فی حل التوضیح والتلویح مصنفہ مولانا منظور نعمانی مطبوعہ
مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

تفسیری انداز یہ ہے مصنف نے تفسیر بیضاوی کی عبارت نقل کی ہے پھر متصل عبارت
کے ٹکڑے سے دوبارہ لکھ کر عام فہم انداز میں اس کی تفسیر بیان کی
پارہ الٓمٓ کا ایک پاؤ، مطابق المدارس عربیہ کے نصاب کا
حصہ ہے اسی وجہ سے تفسیر کی وضعی شکل دی ہے
۶۶۶/ص سائز - ۸+۶
بڑے سائز پر عمدہ کاغذ عمدہ طباعت کے ساتھ
شائع ہوئی ہے۔

ناشر جامعہ محمدیہ انواریہ حبیب آباد
طاہروالی بہاولپور - ۱۶

ترغیب الاخوان فی ترکیب القرآن -
یحتوی علی اصول الترکیب - ولغات القرآن وتراکیبہ -

مؤلف - منظور احمد نعمانی۔
کتاب مبتدی بچوں کیلئے درسی طرز پر لکھی گئی ہے
شروع کتاب میں مبادی ترکیب کا بیان ہے (اصول ترکیب)
دوسرے حصہ میں ترکیب القرآن ولغات القرآن ہیں
اس دوسرے حصہ میں آخری سپارہ کے آخری ربع کی ترکیب
کا اجراء کردیا گیا ہے اختلاف تراکیب میں راجح معانی کی
ترکیب کو ترجیح دی ہے لغات میں صرف الفاظ مشکلہ کا
حل مع شواہد کیا گیا ہے اور لغات میں مولانا بالیجوی کی
دیاقوت والمرجان فی لغات القرآن سے استفادہ کیا
۱۰/محرم ۱۴۱۱ھ میں کتاب مکمل کی
ص/ ۱۰۰ صفحے - ۲

ص۱ مقدمۃ المحمدیۃ النعمانیۃ
ص۳ ترغیب الاخوان فی ترکیب القرآن

مولانا غلام قادر صاحب

و ۱۹۵۰ء ۱۳۶۹

لوزدی ۔ تحصیل ہری پور ۱۹۰۰ء میں

ہزارہ میں جناب سید احمد صاحب (۱) ۱۹۵۰ء ابن شرف
دین صاحب کے گھر پیدا ہوئے آپ کا نام عبدالقادر ہے
فہرست میں (۲) غلام قادر لکھا گیا ہے

ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کے علماء سے حاصل کی
بعد ۱۹۱۷ء میں امرتسر میں حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب
سے چند کتابیں پڑھیں اعلیٰ تعلیم کیلئے دارالعلوم دیوبند میں
داخلہ لیا اور ۱۳۳۶ھ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری سے
دورہ حدیث پڑھکر سند حاصل کی تصانیف

۱- تفریح الجنان فی تفسیر ام القرآن ۹۲/۵۲
آپ کی تصانیف میں تفریح الجنان فی تفسیر ام القرآن مطبوعہ
۱۳۵۵ھ صفحات ۱۰۲ سائز ۱/۸ (اردو)

۲- عمدۃ الفکر فی تفسیر سورۃ العصر مطبوعہ ۱۹۲۲ء (اردو) ۳۲ص
اول الذکر کتاب حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری
اور حضرت مولانا محمد رسول خان صاحب کی
تقاریظ سے مزین ہے (۱)

---

(۱) مشاہیر علماء ۲/۲ ص ۵۵۰

فصل سوم

اس فصل سوم میں ان افراد کا ذکر کرینگے جن کی سنہ پیدائش اور وفات کا علم نہیں

احمد بن کرم اللہ

تفسیر احمدی (سندھی)

یہ ایک چھوٹی سی تفسیر ہے جو فقط تیسویں پارے کے ترجمہ و تفسیر پر مشتمل ہے اور چھوٹی سائز میں ۱۶۲ صفحات پر مشتمل ہے ترجمے کی ابتدا حمد و صلوۃ سے بعد لکھا ہے مجھ نادان ناتوان گنہگار کے دل میں ایک دن خیال آیا کہ اس جہان پر زمان کو بقا نہیں ہے اور زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے

اس لیے کوئی کام

ایسا کرنا چاہیئے کہ جس سے دارین کا فائدہ حاصل ہو پھر ایک دوست نے مشورہ لکھا کہ کوئی دینی کتاب سندھی میں لکھیں جو سندھی خواندہ کم پڑھے لکھے لوگوں کیلئے مفید ہو۔ یہ کتاب تفسیر شریف کلام اللہ کے آخری پارے کی ہو (الحمد اللہ) اللہ تعالیٰ کے فضل و عنایت سے یہ کام مکمل کیا اور تفسیر احمدی نام رکھا۔

اس تفسیر کے مادہ تاریخ کو اس دور کے بعض اہل علم نے سندھی میں منظوم کیا ہے ہم یہاں صرف وہ شعر نقل کرتے ہیں جس سے تاریخ تفسیر نکلتی ہے۔

چنانچہ مرحوم مولوی نور محمد صاحب نور رنگ زادہ سابق پیش امام مسجد میمن کھاردر کراچی نے لکھا: نورکي تاريخ هاتف هي چئي - احمدي تفسير فرقاني عجيب ۱۳۱۹ھ

مولانا محمد عثمان نورنگ زادہ معلم نعتی (سندھ مدرسہ) نے تقریظ لکھی جسکا وہ شعر عرض ہے جس سے تاریخ نکلتی ہے۔

ھم دا کتب دنت تاریخ عجیب
احمدی تفسیر قرآن قدیم
۱۳۱۹

خود مصنف کے ابیات سے بھی یہی تاریخ نکلتی ہے ھ

ماہنامہ ماہی فکر و نظر اردو جنوری ۱۹۸۹ء ص/

پروفیسر احمد علی انصاری

موصوف سکھر میں رہائش پذیر ہیں اور بقید حیات ہیں
آپ کی سوانح نہیں مل سکی ہے

(١) — قرآن مجید پارہ عمّ آسان (سندھی) — یہ ترجمہ قرآن پروفیسر اسد اللہ بھٹو جنرل سیکریٹری تنظیم فکر و نظر رشید پارک مارہ روڈ سکھر سے شائع ہو رہا ہے پہلا پارہ با محاورہ ترجمہ قرآن اور مختصر تفسیر پر مشتمل ہے آیات کے بالمقابل ترجمہ دیا گیا اور صفحہ کے نچلے حصے میں مختصر تفسیر بیان کی گئی ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کے معنی بیان کیے گئے ہیں ط

٢ — پارہ اول و دوم (سندھی) جناب امیر الدین مہر لکھتے ہیں پروفیسر صاحب نے قرآن مجید کا تحت اللفظ ترجمہ کیا ہے اب تک کل تین پارے شائع ہو چکے ہیں یہ ترجمہ تا حال جاری ہے ٢

ط قرآن مجید پارہ عمّ
٢ سہ ماہی فکر و نظر جنوری ١٩٨٩ء ص ٣٢

لعل شاہ بخاری

- تفسیر ام القرآن (اردو)

از سید لعل شاہ بخاری مدنی مسجد لائق علی چوک واہ کینٹ
ناشر جامعہ قاسمیہ فیصل آباد طبع اول ۱۹۹۰ء

یہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے انداز تفسیر اسطرح ہے اور یہ
سورۃ اسکے بعد ترجمہ پھر فضائل شرح اسمائے کلمات
کی لغوی تحقیق اور سب اسکی عددی ترکیب
مثلاً قرآن کی سورتوں کی تعداد ۱۱۴ ہے یہ ۱۹ پر
پوری تقسیم ہو جاتی ہے۔ ۶۰ ص

۲ بشریت رسول (اردو)
قرآن حدیث سے بشریت رسول کو ثابت کیا ہے۔ طبع سوم

۳ الانصاف فی تفسیر آیۃ الاستخلاف (اردو)
خلافت راشدہ کے برحق ہونے پر قرآن کے دلائل
سے ثابت کیا کہ منکر قرآن کی رو سے فاسق ہے

۴ نغمات العنبر فی تفسیر سورۃ الکوثر (اردو)
یہ سورہ کوثر کی تفسیر پر مشتمل ہے مابعد کی سورتوں سے
ربط بھی بیان کیا ہے (۱)

---

(۱) اس کے علاوہ بھی آپ کی ۱۴/ مطبوعہ ۱۰/ غیر مطبوعہ کتابیں ہیں
تفسیر ام القرآن کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ لعل شاہ بخاری مولانا سید حسین احمد مدنی
کے تلامذہ میں سے ہیں۔

مولوی عبدالغفور

مولوی عبدالغفور مولانا محمد صادق مرحوم (ولادت ۱۵ مارچ ۱۸۷۴ء ۱۸ جون ۱۹۵۳ء) کھڈہ والوں کے قریبی عزیز اور داماد تھے انہوں نے مولانا عبیداللہ سندھیؒ سے بھی تعلیم حاصل کی تھی اس لئے انہیں قرآن مجید کی تعلیم عام کرنے کا شوق و ذوق تھا

تصنیف

۱۔ ترجمہ و تفسیر (سندھی)

انہوں نے سندھ ماڈرن پبلشنگ ہاؤس کے سابق مالک میاں بشیر احمد مرحوم کے تعاون سے قرآن مجید کا ترجمہ شروع کیا ان کا ترجمہ بامحاورہ سلیس اور عام فہم ہے ترجمہ کے ساتھ مختصر تشریح [illegible] بھی ہے ترجمہ کے ابتدائی اڑھائی پاروں پر نظر ثانی مخدوم امیر احمد مرحوم حیدرآبادی نے کی نیز مولانا محمد مدنی دم مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب نے ترجمہ ملاحظہ کیا ہے اس کے پانچ پارے طبع ہوئے تھے کہ بشیر احمد صاحب کا انتقال ہوگیا یہ مکمل ترجمہ بشیر احمد مرحوم کے بیٹے عبدالستار صاحب کے پاس محفوظ ہے۔[۱]

---

[۱] سہ ماہی۔ فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ء

مولانا عبدالکریم بیر شریف

مولانا عبدالکریم صاحب کا سندھ کے جید علماء و مدرسین
میں شمار ہوتا ہے آپ ساری عمر مختلف مدارس میں پڑھاتے رہے
ہیں اس وقت بھی بیر شریف میں جو مولانا کا آبائی گاؤں ہے
درس تدریس میں مشغول ہیں اس کے ساتھ مولانا سیاست میں بھی
حصہ لیتے ہیں اور بالائی سندھ میں خصوصی سیاسی اثرات
رکھتے ہیں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما ہیں

تصنیف

ترجمہ قرآن مجید (سندھی)
مولانا نے یہ ترجمہ کافی محنت اور طویل عرصے صرف کر کے
کیا ہے جو سندھی زبان کے تراجم میں اچھا اضافہ ہے
تفسیر (سندھی) مولانا عبدالکریم صاحب کے بارے میں ان کے شاگردوں
سے معلوم ہوا ہے کہ آپ قرآن مجید کی تفسیر لکھ رہے ہیں
جو تکمیل کے مراحل میں ہے مولانا کی علمیت کو دیکھتے
ہوئے توقع ہے کہ یہ تفسیر علمی لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوگی۔ [1]

---

[1] سہ ماہی فکر و نظر جنوری ١٩٨٩ء

مولانا ابو البشیر محمد حسین پالوا

آپ کراچی کی ایک جامع مسجد رحمانیہ نیپئر بیرکس میں خطابت و امامت کے فرائض انجام دیتے تھے اور مشہور دیوبندی عالم تھے ؁۱

مضامین القرآن مسمّیٰ بہ تسہیل الفرقان دو جلدیں
ابو البشیر محمد حسین پالوا۔
جلد اول ۲۲۸ ص شائع شدہ فروری ۱۹۷۶ء
کل صفحات جلد دوم ۳۲۸ ص شائع شدہ اگست ۱۹۸۰ء
ناشر: پالوا برادرس ناشران تسہیل الفرقان پالوا منزل ۲۲/۱ ایل/۲ پاکستان ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی۔

۱۹۳۳ء کے دوران سید ممتاز علی تفصیل البیان فی مقاصد القرآن کے نام سے ایک جامع فہرست تیار کی جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اب اس سلسلہ کا آخری شمارہ نامہ محترم ابو البشیر محمد حسین پالوا صاحب خطیب مسجد رحمانیہ نیا محلہ بیرکس کراچی کا ہے جو اس قسم کی فہرست کی ضرورت محسوس فرما کر سالہا سال سے اس کی ترتیب و تبویب میں مشغول تھے اور سالہا سال کی محنت مشاقہ اور کوشش بسیار کے نتیجے میں کلام مجید کے جملہ مضامین کی فہرست عام فہم اور سلیس اردو زبان میں دس حصوں میں مرتب کی ہے کہ ہر حصہ مناسب ابواب و عنوانات کے تحت ایسے جامع مربوط اور مکمل طریقے سے ترتیب دیا گیا ہے کہ بغیر کلام مجید دیکھے اس کتاب ہی سے ہر عنوان کا پورا مضمون قرآنی معلوم ہو جاتا ہے قرآن کریم میں جہاں کہیں کتب کے مضامین کا ذکر ہے وہاں کتب سابقہ کی پوری عبارت مع حوالے نقل کر دی گئی ہے اور جدید مباحث پر بھی سیر حاصل بحث موجود ہے تقاریظ۔ مولانا مناظر احسن گیلانی۔ علامہ شبیر احمد عثمانی ڈاکٹر محمد حمید اللہ، مفتی محمد شفیع صاحب کی موجود ہیں
اس کتاب کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ پوری کتاب حضرت مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الادب والفقہ دار العلوم دیوبند کی نظر اصلاح سے گذر چکی ہے ؁۲

؁۱ مقدمہ سحر البیان ص ۳۲/ ؁۲ ماہنامہ البلاغ اکتوبر ۱۹۸۲ء

فی الحال دو حصے پیش نظر ہیں پہلا حصہ توحید و رسالت پر مشتمل ہے
جس میں باب اول میں ہستی باری تعالیٰ توحید باری تعالیٰ
شرک کا رد، علم غیب، صفات خداوندی وغیرہ
عنوانات پر مضامین کی فہرست شامل ہے
دوسرے باب میں رسالت، بعثت انبیاء، کتب سابقہ میں
بشارات محمد ﷺ صفات رسالت ﷺ، آداب رسالتمآب ﷺ
ختم نبوت و کمالات نبوی کے مضامین قرآنی کی فہرست شامل ہے
دوسرا حصہ ایمانیات پر مشتمل ہے جس میں ملائکہ،
اقسام، وظائف ملائکہ، کتب سابقہ، تحریف کتب
سابقہ قرآن، صفات القرآن، صداقت قرآن، حفاظت قرآن
تلاوت قرآن، حدیث، فقہ، تقدیر، لوح محفوظ، بعثت
حشر کا دن، جنت، دوزخ، اعراف، موت کا موت
جیسے عنوانات کی فہرست قرآن موجود ہے
حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآنی مضامین کا جامع انڈیکس ہے [۱]

۱۔ ماہنامہ البلاغ کراچی اکتوبر ۱۹۸۲

قاری رحیم بخش (پانی پتی) بن فتح محمد پانی پتی۔

قاری رحیم بخش کی مجموعی کتب تقریباً یہ ہیں۔

(۱) روایت قالون (۲) روایت ورش (۳) قراءۃ ابن کثیر۔

(۴) قراءۃ ابوعمرو (۵) قراءۃ ابن عامر (۶) روایت ابی بکر

(۷) قراءت حمزہ (۸) قراءۃ کسائی۔ ۹ قراءت ثلثہ

۱۰ احکام النون - ۱۱ تکمیل تکمیل سیٹ - (۱۲) تکثیر النفع فی القراءت السبع

(۱۳) وضوح الغر - (۱۴) آداب تلاوۃ (۱۵) شرح جزری۔

(۱۶) شرح طیبہ (۱۷) متشابہات القرآن - (۱۸) مقدمہ جزری۔

(۱۹) مجمع البحرین (۲۰) الخط العثمانی فی رسم القرآن (۲۱) (۲۲) تنویر مع

وجوہ المسفرۃ قاری صاحب نے دونوں کتابوں کا ترجمہ کیا ہے - شاطبیہ کا اصل بنیاد یہی دو کتابیں ہیں ان دونوں کتابوں کا مرتبہ فن قراءت میں بخاری ومسلم کا سا ہے۔

کچھ کتابوں پر : پیش خدمت ہے

قراءۃ امام کسائی بروایتین - سیدنا ابوالحارث وسیدنا دوری

مؤلف قاری رحیم بخش طبع دوم ۱۹۷۹ء میں مکمل کیا

قاری صاحب نے ہر قراءت میں من اولہ الی آخرہ نہایت جامع ہے

کوئی وجہ نہیں چھوٹی۔ ۹۸۰/ص۔

قراءت امام ابن کثیر بروایتین سیدنا بزی و قنبل

مؤلف قاری رحیم بخش بن فتح محمد پانی پتی رمضان ۱۳۷۶ھ بمطابق

۲/اپریل ۱۹۵۷ء میں مکمل ہوا۔ ۹۵/ص

قراءۃ امام نافع بروایت سیدنا ورش مؤلف قاری رحیم بخش

جمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ بمطابق ۲۱/جنوری ۱۹۵۷ء

۳۶۸/ص

قراءت ابن عامر شامی بروایتین امام ہشام و امام ابن ذکوان

مؤلف قاری رحیم بخش ۱۰۷/ص

قاری رحیم بخش کی تمام کتابیں ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات حسین آگاہی مسجد سراجاں ملتان سے شائع ہوئی ہیں۔ جن کا طرز تحریر یہ ہے کہ آپ ہر کتاب کے آغاز میں اس قراءت کے امام کی مختصر سوانح درج کرکے پھر باعتبار سورہ ہر سورہ میں اختلاف قراءت فقط مواضع اختلاف قراءت ذکر فرماتے چلے جاتے ہیں جہاں کہیں ضرورت ہوئی حاشیہ میں مزید وضاحت بھی کر دیتے ہیں۔

قراءت حضرت امام نافع بروایت سیدنا قالون۔
مؤلف قاری رحیم بخش بن فتح محمد صاحب پانی پتی خادم القرآن مدرسہ عربیہ ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات ملتان حسین آگاہی مسجد سراجاں طبع دوم ۱۶ رجب ۱۳۷۵ھ میں ہوئی اسمیں امام نافع کی سوانح اسکے بعد انکی قراءت کا ذکر ہے
قاری فتح محمد پانی پتی صاحب فرماتے ہیں اسکو حرفاً حرفاً کئی بار سنا مکمل پایا اور اسمیں تمام وجوہ کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے
۷۶/ص

قراءت امام حمزہ کوفی بروایتین سیدنا امام خلف و امام خلاد
مؤلف قاری رحیم بخش طبع دوم ۱۳۹۹ھ ۳۷۶/ص
قاری فتح محمد صاحب فرماتے ہیں میں نے قراءت ابن عامر و قراءت حمزہ و قراءت کسائی کو من اولہٖ الیٰ آخرہٖ حرفاً بحرف سنا نہایت جامع ہے کوئی وجہ نہیں چھوڑی

قراءت امام عاصم بروایت ابوبکر شعبہ بن عیاش
مؤلف قاری رحیم بخش طبع دوم ۱۱ رمضان ۱۳۷۵ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۵۶ء بہ تکمیل ہوئی۔
قاری فتح محمد صاحب فرماتے ہیں میں نے اسکو حرفاً حرفاً سنا جامع پایا قراءت یاد کرنے والے طلبہ کیلئے نہایت مفید ہوگا۔
۴۰/ص

قرأت امام ابو عمرو بصری بروایتیں سیدنا موسیٰ و سیدنا دوری
مؤلف قاری رحیم بخش نظر ثانی قاری طاہر رحیمی -
طبع سوم دسمبر ۱۹۸۶ء میں ہوئی طبع اول ۱۳۷۸ھ ذی قعدہ میں ہوئی
قاری فتح محمد صاحب نے ترتیب حرفاً حرفاً سنا طبع پایا
قاری رحیم بخش

رسالہ روایت سیدنا ورش بطریق سیدنا محمد اصفہانی -
قراءت ثلاثہ ۔ نافع بروایت قالون ۔ بروایت ورش
کسائی بروایتین امام عاصم بروایت ابن کثیر بروایت
حمزہ کوفی ۔ ابو عمرو بصری ۔ امام ابن عامر شامی بروایت -

ہدایۃ الرحیم فی آیات الکتاب الحکیم -

اس میں ہر سورۃ کا مکی و مدنی ہونا نیز آیتوں کے ساتوں شمار
اور ان کے اختلافات وغیرہ بیان کرنے کے ساتھ جہاں
جہاں وقف و وصل کا فرق ہوتا ہے اسکو بیان کیا ہے چونکہ
ہمارے ہاں روایت حفص عام ہے لہذا آیات بھی انہی کی روایت
کے مطابق لکھی گئی ہیں ۱۳۸۵ھ میں مکمل ہوئی
۴۸/ ص

المہذب فی وجوہ الطیب (اردو)

اس میں نشر و طیبہ کی ان زائد وجوہ کو جو شاطبی اور درہ
میں درج نہیں ہیں انکو جمع کر دیا ہے مثلاً قالون کی حلوانی کے طریق سے
اور ورش کی ازرق طریق سے
۱۶ رجب ۱۳۸۷ھ میں مکمل ہوئی ۶۴/ ص

الخط العثمانی فی الرسم القرآنی - (اردو)

مؤلف قاری رحیم بخش پانی پتی
(شاگرد رشید قاری فتح محمد پانی پتی) صدر المدرس خیر المدارس
ملتان ادارہ ناشر. نشر و اشاعت اسلامیات
ملتان - گیارہ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ کو تصنیف کیا
اور اسکے بعد سے مسلسل شائع ہو رہا ہے
۲۸ صفحات -

قاری صاحب خود اپنی کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں
ناچیز کے خیال میں اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے
علامہ ابو عمرو دانی نے ایک کتاب - المقنع رسم خط
قرآنی پر لکھی تھی عربی زبان میں اسکا ایک قلمی نسخہ مراد آباد
کے مدرسہ شاہی میں موجود تھا
قاری صاحب نے اسکی وہاں سے نقل کرا کے اس سے یہ
مسائل سہل انداز میں اردو میں منتقل کئے ہیں اس کتاب
میں کل بارہ ابواب ہیں پہلے باب میں ان کلمات کو بیان
کیا ہے جسمیں اختصاراً الف نہیں لکھا جاتا
دوسرے باب میں ان کلمات کو بیان کیا ہے جن کی آخری
یاء کو ماقبل کے کسرہ پر اکتفا کرنے کے سبب اسم سے
حذف کیا جاتا ہے اسیطرح بقیہ ابواب میں بھی اسی
قسم کے مسائل بیان کئے ہیں -

المرآۃ النیرۃ فی حل الطیبۃ -
علامہ جزری کی نظم طیبۃ النشر کا ترجمہ اور حل مطالب کا
مجموعہ ہے مولانا نے ہر شعر کا ترجمہ و مفہوم ساتھ ساتھ
لکھ دیا ہے
ادارہ نشر و اشاعت حسین اگاہی ملتان سے شائع ہوئی
۲۶۳/ص

تحفہ حفاظ المعروف۔ متشابہات القرآن (اردو)

مؤلف قاری رحیم بخش پانی پتی شاگرد رشید قاری فتح محمد۔
ناشر مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان ادارہ
نشر و اشاعت درجہ قرأت طبع اول۔
۱۷ محرم الحرام ۱۳۷۷ھ

قاری فتح محمد صاحب فرماتے ہیں بندہ نے اس رسالہ کو حرفاً حرفاً سنا مصنف علام نے قرآن مجید کے متشابہات کو بڑی محنت سے جمع فرمایا اور اپنی خداداد صلاحیت کے بدولت نہایت آسان آسان علامتیں اور پہچانیں بھی بتلائیں ہیں نیز اپنی ایجاد سے متشابہات کے سمجھانے کیلیے بعض قواعد بھی بیان کئے ہیں جو یاد رہنے میں معین ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپی سے بھی خالی نہیں ہے۔ یہ عام حفاظ کیلئے عموماً اور کمزور حافظہ والوں کیلئے خصوصاً ایک بیش بہا نعمت ہے۔

غور سے دیکھا جائے تو قرآن مجید کی اکثر آیات میں متشابہات پائے جاتے ہیں کچھ متشابہات تو وہ ہیں جو عام طور سے محسوس نہ ہوتے اور کچھ متشابہات وہ ہوتے ہیں جہاں اکثر حفاظ کو متشابہہ لگ جاتا ہے

قاری رحیم بخش پانی پتی نے متشابہات قرآن کو دو بابوں میں بیان کیا ہے اسلئے کہ متشابہات صرف دو قسم کے ہیں۔ اول وہ متشابہات جن کے یاد کرنے کیلئے کوئی آسان سی علامت بھی مقرر ہو سکتی ہے۔

مثلاً بعض متشابہات ایسے ہیں کہ جو ایک سورت میں حروف کی زیادتی اور دوسری سورت میں کسی حرف کی کمی سے آئے ہیں ذیل میں دو قسم کی علامتیں مقرر کیں ہیں اور انکو دو فصلوں میں بیان کیا ہے۔

پہلی میں انکو جو بڑی سورت میں کسی زیادتی کے ساتھ
آئے ہیں اور چھوٹی سورت میں کسی کمی سے
جیسے من دونہ ھو الباطل سورۃ الحج۔ ۶۲ ۔ اور من دونہ الباطل ۔
سورۃ لقمٰن ۳۰ ۔ تو ان کو یاد رکھنے کیلئے کافی ہوگا کہ بڑی سورتوں
میں زیادتی ہے چھوٹی سورتوں میں کمی ہے
اور دوسری فصل ۔ میں اسکے خلاف یعنی جو چھوٹی سورت
میں زیادتی سے اور بڑی میں کمی سے آئے ہیں ۔
اور اسی طرح متشابہات کی علامتیں پہلے باب میں
مزید تین فصلوں میں بیان کی ہیں ۔
دوسرے باب ۔ میں ان متشابہات کو بیان کیا ہے جنکی
کوئی علامت ذہن میں نہیں آئی ہے انکو یا تو سورتوں کی
ترتیب سے بیان کردیا ہے یا کسی اور طریقے سے انکی نشاندہی
کردی گئی ہے ۔
غالبا اردو زبان میں متشابہات قرآن پر یہ پہلی کتاب ہے
اور بہت مفید بھی ہے

۶ تکملۃ الاجر فی القرات العشر (اردو) مطبوعہ

۷۔ فضائل قرآنی " "

۸۔ تکمیل العشر فی القرآات العشر۔ "

۹۔ تکثیر النفع فی القرات السبع " "

10۔ شرح المقدمۃ الجزریۃ "

11۔ شرح طیبۃ النشر یعنی المرأۃ النیرۃ "

12 التنویر فی شرح التیسیر " "

حضرت مولینا لطف اللہ پشاوری ۔

مولینا ہدایت اللہ نے لکھا
تفسیر حقانی کے مصنف مولینا عبدالحق دھلوی نے آپکا یہ نام اپنے
استاذ مفتی لطف اللہ علیگڑھی کے نام پر لطف اللہ رکھا تھا
مولینا لطف اللہ کے دادا مولینا احمد علی سہارنپوری سے
حدیث پڑھی اور مولینا لطف اللہ علیگڑھی سے بھی مولینا لطف اللہ
نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور مولینا عبدالحق جہانگیری =
مولینا لطف اللہ نے مفتی کفایت اللہ سے ہدایہ اور علم حدیث
پڑھا ۔ آپ فرماتے تھے مولینا انور شاہ صاحب فقیہ الحدیث
بلا ریب ہیں اور محدثین کے صف اول میں ہیں ۔
مولینا لطف اللہ فتحپوری سے فارغ ہوکر دیوبند میں
۱۳۲۳ھ میں داخل ہوئے ۱۳۲۵ھ میں امتیازی نمبروں سے
ساتھ فراغت حاصل کی ۔
آپ تاریخ اسلام میں صف اول کے علماء شمار ہوتے تھے
آپ کو عربی اردو پشتو فارسی پر زبردست قدرت حاصل تھی
علم تفسیر ۔
قرآن اور علم تفسیر سے خصوصی مناسبت تھی حضرت انور شاہ صاحب سے
علم حدیث کے ساتھ ساتھ قرآن میں بھی خوب استفادہ کیا
آپ نے سینکڑوں مرتبہ قرآن کریم کا ترجمہ عوام طلباء اور
علماء کو پڑھایا ۔ فرماتے تھے قرآن کریم علوم کا سمندر ہے اس سے ہر
شخص بقدر استعداد فائدہ اٹھا سکتا ہے ذکی کو بہت کچھ ملیگا
لیکن غبی بھی محروم نہ رہتا چلو بھر پانی تو وہ بھی اٹھا لیگا
جو اسکی نجات کیلئے انشاء اللہ کافی ہوگا
فرمایا اسی لئے میں نے کبھی کسی کو قرآن پڑھانے سے انکار نہیں کیا
فرماتے تھے افسوس کہ کسی زبان میں بھی حتی کہ عربی میں بھی قرآن کریم
کی کوئی ایسی نظیر نہیں جس سے قرآن کی تفسیر کا حق ادا ہوگیا ہو
اور فرماتے ہیں انشاء اللہ مجھے توفیق دیگا تو میں ایک تفسیر لکھونگا ۔۱

---

۱ بینات کراچی ستمبر ۱۹۸۲ء ص ۴۸ راقم مولانا ہدایت اللہ ابن مولانا لطف اللہ

فرماتے تھے تفسیر حقانی کے دو مقدمے ہیں
دوسرا مقدمہ جو البیان فی علوم القرآن کے نام سے مشہور ہے
وہ پہلے مقدمہ سے زیادہ مبسوط و محققانہ ہے اسکی تعریف
حضرت انور شاہ نے کی ہے لیکن آج کے دور کے لئے یہ تفسیر بھی
ناکافی ہے ضرورت ہے نئی تفسیر کی جو اہل مغرب کی کتب
پڑھکر پھر انکے دلائل کا تحقیقی انداز میں جواب دے اسلئے کہ یہ لوگ
تحقیق کے نام پر علمی مغالطے میں ڈالتے ہیں۔
اور میں انشاء اللہ اپنی تفسیر کا ایسا مقدمہ لکھونگا جسمیں
جدید دور کی اعتراضات کا شافی جواب ہوگا۔ ؎۱

؎۱ بینات کراچی ستمبر ۱۹۸۴

مولانا عبد السلام پنج پیری

الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات (پشتو)

مولانا عبد السلام مدظلہ تلمیذ مولانا محمد طاہر پنج پیری فارغ التحصیل اکوڑہ خٹک غالباً مولانا غلام اللہ خان کے بھی شاگرد ہیں۔

(۱) الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات مع القول المختصر فی ربط اسماء السور کے

ناشر دار العلوم تعلیم القرآن ضلع مردان ہیں مقام و ڈاکخانہ رستم۔

کل صفحات ۲۱۱ میڈیم صیانی سائز عمدہ طباعت و کتابت۔

مولانا غلام اللہ خان صاحب فرماتے ہیں (تقریظ میں)

ضرورت تھی کہ پشتو زبان میں ہی مسئلہ توحید کی وضاحت کرتے ہوئے اور آیات سے بیان کرتے ہوئے کوئی تفسیر لکھی جائے[۱]۔ الحمد للہ مولانا نے اس ضرورت کو پورا کیا ہے

مولانا خود اپنے رسالہ کی خصوصیات ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(۱) ہر سورۃ کی بسملہ کے معنی عربی میں لکھے۔ دوسرے بنا کر ایسے معنی لکھے۔ اگر انہیں ذرا غور کر دیا جائے تو اس سورت کے مقاصد اور خلاصہ ذہن میں آجائے اور اسی طرز کو خطیب علامہ شربینی مفسر تفسیر سراج المنیر نے بھی اپنایا ہے لیکن مولانا نے مضمون میں کلی اقتدا قطعاً نہیں کی۔

(۲) سورہ بقرہ سے سورہ حجرات تک پوری سورت کا دو قسم کا خلاصہ بیان کیا ہے ایک اجمالی دوسرا تفصیلی اور اسکے بعد اختصار کی خاطر صرف ایک خلاصہ بیان کیا ہے

(۳) تیسری یہ ہے کہ اکثر سورتوں میں کئی کئی ربط بیان کئے ہیں اور غور و فکر سے بعد مزید ربط بیان کئے جا سکتے ہیں۔

(۴) ہر بڑی سورت کا خلاصہ کئی کئی ابواب میں بیان کیا چھوٹی سورتوں میں ایسا نہیں کیا ہے

(۵) کوشش کی ہے زیادہ سے زیادہ پشتو کے الفاظ بیان کئے جائیں عربی الفاظ و اصطلاحات کم استعمال ہوں۔ مثلاً ربط کی جگہ (تړل او تعلق پیرل) د شبارز کی جگہ (حدا والی) وغیرہ وغیرہ[۲]

---

[۱] مولانا غلام اللہ خان صاحب نے مزید تراجم کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ (ایک صحیح العقیدہ دیوبندی عالم) کوہستانی زبان میں بھی قرآن کریم کی تفسیر لکھی ہے دیکھئے مقدمہ الدرر المنظومات

[۲] مقدمہ الدرر المنظومات

تفسیری انداز یہ ہے: پہلے ما ترجمہ پھر ربط قرآن بعض جگہ پانچ سے بھی زائد پھر دعوی سورۃ، پھر اجمالی خلاصہ پھر تفصیلی، پھر امتیازات سورۃ. بیان کئے ہیں -

(۲) تنشیط الاذھان و مقدمۃ التبیان فی اصول تفسیر القرآن (عربی)
یہ کتاب حقیقت میں ... حصہ ہے تفسیر ام القرآن کا (مشتمل عربی) اور یہ حصہ مشتمل ہے ایک مقدمہ تین مقاصد اور ایک تتمہ پر مقدمہ میں پانچ مباحث ہیں
رجب ۱۴۰۶ھ میں یہ کتاب مکمل ہوئی مقدمہ میں عظمت قرآن فہم قرآن، آداب قرآۃ تعریف قرآن واسماء قرآن، نزول قرآن، اور موضوع قرآن سے بحث ہے مقاصد میں سے پہلے مقصد میں چھ اصول بیان کئے ہیں پہلا توحید اور اسکی ضد شرک کی اقسام وانواع۔ دوسرا ... ثبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تیسرا صداقت قرآن اور اعجاز قرآن سولہ وجہوں کے ساتھ چوتھا ایمان بالآخرۃ - پانچواں جہاد فی سبیل اللہ صفات الامیر والمجاھدین - چھٹا انفاق فی سبیل اللہ ہے مقصد ثانی میں الغاء دعوی قرآنی۔ مقصد ثالث میں باعتبار مضامین قرآنی انڈیکس ہے مثلاً بشارت دنیوی کے متعلق جتنی آیتیں جہاں جہاں آئیں انکو جمع کر دیا اسطرح بشارت آخروی کے متعلق قرآن میں جہاں جہاں جتنی آیتیں آئیں انکو جمع کر دیا یہ بہت مفید ہے آخر میں تتمہ ہے اسمیں تفسیر، تاویل، تفسیر بالرائے اسباب نزول، الغاء نسخ، ربط، صفات الٰہیہ سے تفصیلی بحث کی ہے کل صفحات ۵۳ اچھی عمدہ کتابت و طباعت وائٹ پیپر پر ہے [۱]

---

(۱) مقدمہ تنشیط الاذھان و مقدمۃ التبیان فی اصول تفسیر القرآن
مولانا کی دیگر تصنیفات میں (۱) بدر الصلوٰۃ فی مستخرجات احادیث المشکوٰۃ (عربی)
(۲) سیرۃ اللازم عن دسیسۃ سوشلزم والشیوعیۃ (عربی - پشتو)
(۳) ترتیب الجہاد بمقابلۃ اہل الالحاد (پشتو) (۴) احسن الندیٰ فی رد من انتقل علی النبی و الصحابی (اردو)

(۳) التبیان فی تفسیر ام القرآن - (عربی)

مطبع عربیہ شارع نیلہ لاہور طبع اول
جمادی الاخری ۱۴۰۵ھ مطابق مارچ ۱۹۸۵ء رجب
۱۳۸۲ھ میں یہ کتاب مکمل ہوئی کل ۲۲۰ص ہیں
عمدہ طباعت -
زبان عام فہم ہے اور اسمیں کتب تفاسیر احادیث آئمہ عظام
کی کتب سے لا محدود حوالہ جات دیئے گئے ہیں وربط
قرآن اور دیگر خصائص کے علاوہ بطور خاص استعانت
اور توسل سے بحث کی ہے
انتہائی مفصل اور محققانہ طرز پر لکھی ہوئی سورۃ فاتحہ کی
مکمل تفسیر ہے
ناشر دار العلوم تعلیم القرآن رستم ضلع مردان -
فہرست مضامین میں ۲۱۸ عنوانات کے ماتحت بحث کی
گئی ہے اگر اسکو کتاب کے اندر جلی کرکے لکھا جاتے
تو قاری کو فہم مضامین میں سہولت ہوتی اور مضامین
زیادہ ابھر کر سامنے آتے ۔۱

۱۔ مقدمہ التبیان فی تفسیر ام القرآن

مولانا عبدالقادر جامی ھزاروی -

آپ جامعہ بلوردی: تحصیل ہری پور ہزارہ میں سید احمد متوفی ۱۹۵۰ء) بن شرف دین کے گھر پیدا ہوئے ۱۹۱۷ء میں امرتسر میں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری کی خدمت میں رہ کر قرآن سے تفسیر پڑھ کر سندالتفسیر حاصل کی

تصانیف -

(۱) تفریح الجنان فی تفسیر ام القرآن (اردو) بڑے سائز کے ۱۲۴ صفحات پر مشتمل ہے
جن میں ۱۳۶ صفحات تو سورہ فاتحہ کی تفسیر پر اور باقی حج بیت اللہ کی اسرار پر ھیں
اس کتاب پر حضرت مولانا محمد رسول خان حضرت مولانا احمد علی اور عبداللہ بھٹوار ہزاروی کی تقاریظ ھیں ۱۳۵۵ھ میں یہ لاہور سے شائع ہوئی -

(۲) عمدۃ الفکر فی تفسیر سورۃ العصر (اردو) اس کے ۳۲ صفحات ھیں ۱۹۷۲ء میں امرتسر سے شائع ھوئی ط

ط علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/۱۲۰ قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۲۶
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/۴۵۳ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۵۲
W.B.G. P.61

اللباب فی تاویل الفاظ کثرت فی الکتاب (عربی)

از سراج الاسلام حنیف۔

المکتبۃ القاسمیہ رستم شارع اسبیلہ مردان

طبع اول مع اضافات جدیدہ ۲۹ ربیع الثانی

۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۸۸ء

طبع فی المطبعہ الوحیلہ۔ لاہور پاکستان۔

سراج الاسلام صاحب نے اپنی کتاب سید عبد السلام شیخ القرآن کی طرف منسوب کی ہے غالبا یہ آپ کے استاذ ہیں موصوف طبع ثانی کے مقدمہ میں خود لکھتے ہیں:

طبع اول یا تھوڑا بہت ختم ہوگئی تو طبع ثانی کی طلب زیادہ ہوگئی لہذا میں نے اس پر نظر ثانی کی اور اسمیں نئے اضافات کے ساتھ دوبارہ شائع کرایا:

شیخ القرآن محمد حسین اینلوی۔ استاذ جامعہ عربیہ ضیاء العلوم سرگودھا لکھتے ہیں یہ رسالہ علوم القرآن اور لغات القرآن سمجھنے کیلئے انتہائی مفید ہے لہذا طلبہ کیلئے لازم ہے اسکو پڑھیں یاد کریں

مولانا سراج الاسلام حنیف اپنی اس تصنیف کے بارے میں خود لکھتے ہیں۔ میں نے اس کتاب میں لغات القرآن کے ان الفاظ کو جو قرآن کریم میں مختلف مقامات پر مختلف معانی میں استعمال ہوئے ہیں انکو یکجا کرکے جمع کردیا اور اس سلسلے میں راغب اصفہانی، قرطبی، ابن قتیبہ، زرکشی، فیروز آبادی۔ سیوطی۔ وغیرہ سے استفادہ کیا ہے اور اس تصنیف کو ۱۴۰۸ھ ذیقعدہ مطابق ۱۹۸۸ء میں مکمل کیا ہے۔[۱]

---

[۱] مقدمہ، اللباب فی تاویل الفاظ کثرت فی الکتاب، ص ۲

مولانا حبیب اللہ خان

- معارف التجوید مع رسم القرآن المجید (اردو)

یہ استاذ القراءت مولینا قاری حبیب اللہ خان شاگرد مولینا محمد عبدالمالک علیگڑھی نے مطبع سپر آرٹ پراچہ انڈ کراچی سے دو شنبہ ۱۷ رجب ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۳/ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو شائع کیا

مصنف خود اپنی کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں

عرصہ سے خیال تھا کہ علم تجوید میں ایک ایسی مختصر اور جامع کتاب بروایت حفص میں لکھوں جو تمام مسائل کی جامع ہونے کے ساتھ مسائل رسم خط کو بھی شامل ہو اور آسانی سے یاد ہو سکے۔

بقیہ اگلے صفحہ پر

ہ ابش معارف التجوید -

قاری فتح محمد پانی پتی رح فرماتے اس کتاب کی خوبی اسکا
مطالعہ کرنے سے سامنے آجائیگی مولانا منتخب الحق قادری رح
فرماتے ہیں اردو میں جتنی کتابیں میری نگاہ سے گذری
ہیں ان میں سب کے مقابلے میں یہ کتاب جامع ہے اور تجوید
کے نازک ترین مسائل پر حاوی ہے
مفتی شفیع صاحب فرماتے ہیں یہ کتاب جامع اور مستند ہے ھ۱

جائزہ -

مولف نے یہ کتاب روایت حفص کے موافق ترتیب دی ہے
آغاز کتاب میں فہرست مضامین درج ہے پھر خود پیش
لفظ "قرآت" پر لکھا ہے جسمیں وجہ تالیف کا بیان ہے
اس کتاب کی خصوصیت مصنف رح کا مسائل رسم خط بیان کرنا ہے
اس کتاب کی تالیف میں مصنف نے النشر فی القراءات العشرہ
لشیخ شمس الدین اور المنح الفکریہ لشیخ ملا علی ابن سلطان،
اتحاف فضلاء البشر اور نہایت القول المفید، المفضل الدرر،
شرح راشیہ اور عنایات رحمانی وغیرہ سے استفادہ کیا ہے
کتاب کے ۲۸۰ صفحات ہیں ھ۲

۲- اسکے علاوہ مصنف کی ایک اور کتاب سوانح قراء سبعہ ہے ھ۳
— موضح القراءات فی سبع المتواترات (اردو)
یہ کتاب بھی مولانا حافظ محمد حبیب اللہ خان صاحب کی ہے
۲۳ مارچ ۱۹۶۵ء مطابق ۲۹ ذی القعدہ ۱۳۸۴ھ کو
پہلا حصہ شائع ہوا ہے۔
قاری فتح محمد صاحب فرماتے ہیں قراءات سبعہ کے تمام اختلافات
اسطرح جمع کئے ہیں کہ کوئی چیز چھوٹنے نہیں پائی اسکے علاوہ
شیخ محمد عطاء مصری اور مفتی محمد شفیع صاحب کی تقاریظ بھی
درج ہیں مولانا محمد یوسف بنوری رح نے بھی تقریظ لکھی ہے
مصنف رح نے فن قرآت کی اصطلاحات آئمہ قراء سبعہ کے حالات زندگی
علمی کوائف اور اسکے بعد قراء کے اصولی اور فرشی اختلافات
کو سہل انداز میں حصہ اول میں بیان کیا ہے اور آخر میں پہلے
پارہ کا مکمل اجراء کردیا گیا ہے ھ۳

ھ۱ معارف التجوید -
ھ۲ معارف التجوید -
ھ۳ موضح القراءات فی سبع المتواترات -

مولانا عبدالحق درہنگوی پشاوری

اب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ پشاور کے ایک مشہور عالم مولانا عبدالحق
درہنگوی نے قرآن کریم کا ایک ترجمہ پشتو زبان میں شائع کیا
درہنگہ پشاور سے شمال کی طرف ایک چھوٹا سا گاؤں ہے
مولانا موصوف ایک فصیح و بلیغ اور قادرالکلام عالم اور فارسی
اور پشتو کے بہترین شاعر تھے
انہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ اس طریق سے کیا کہ ترجمہ لفظی بھی ہو
اور عام فہم بھی: انہوں نے خالص عوامی زبان استعمال کی
فارسی اور عربی کے ثقیل الفاظ بالکل ترک کر دیئے یہ تفسیر کافی
جلی خط میں چھپی جس سے اس کی مقبولیت دوسری تفسیروں
کی نسبت بہت بڑھ گئی یہ تفسیر تقریباً ایک ہزار صفحات پر محتوی ہے
یہ بھی کہا گیا ہے کہ مولانا عبدالحق (دارہنگی) کا پشتو ترجمہ بھی
کافی مقبول ہے
مولانا حافظ محمد ادریس لکھتے ہیں مولانا الیاس کوچیانی
کے تھوڑے دنوں بعد انہی کے علاقہ کے ایک مشہور عالم
مولانا عبدالحق درہنگوی نے ایک ترجمہ شائع کیا درہنگہ پشاور
سے شمال کی طرف ورسک کی سڑک پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے
مولانا ایک فصیح و بلیغ اور قادرالکلام عالم تھے الفاظ گویا ان کے
سامنے دست بستہ حاضر رہتے تھے اور جملے انکی زبان پر آکر
از خود ڈھل جاتے تھے

تصنیف

قرآن مجید کا ترجمہ (پشتو) اس ساز و سامان سے کیا کہ لفظی بھی ہو اور
عام فہم بھی انہوں نے عربی اور فارسی کے الفاظ کا بوجھ کم کر کے
خالص عوامی زبان رکھی اور ترجمے کے انداز کو شگفتہ بہتر بنایا
نیز یہ کتاب موٹے حروف میں چھپ گئی اس لئے بوڑھے لوگوں میں جلد
مقبول ہو گئی، ترجمہ کے حواشی پر مولانا نے مختلف تفاسیر سے متفرق
فوائد دیئے ہیں جو زیادہ تر موضح القرآن، ابن کثیر اور تفسیر کبیر سے
ماخوذ ہے کتاب کی ضخامت بڑی تقطیع پر ایک ہزار صفحات سے
لگ بھگ ہے اور یہ ضخامت زیادہ تر جلی قلم استعمال کرنے کے رہین منت ہے[1]

---

[1] علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص ۱۰۱

مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی

نوادرات ام الکتاب ۱؎ (اردو)

یعنی سورہ فاتحہ کے چالیس درس افادات

شیخ التفسیر والحدیث مولینا شفیق الرحمٰن درخواستی ابن مولانا عبداللہ درخواستی

مہتمم جامعہ عبداللہ ابن مسعود مرتب صاحبزادہ

مولینا حماداللہ۔

ناشر شعبہ نشرواشاعت جامعہ عبداللہ

ابن مسعود۔ خلافت راشدہ سمالونی خانپور (درخواست)۔

۱۳۶/ ص ہیں

۲۵/ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۷/ اکتوبر ۱۹۸۹ء میں شایع ہوئی۔

ماڈل ٹاؤن خانپور کی مسجد میں جو درس دیتے تھے وہ

منضبط کرلیا گیا تھا اسی کو طبع کیا گیا ہے۔

آپ نے دو سال بہاولپور میں دورہ تفسیر پڑھایا۔

پھر جامعہ عبداللہ میں تشریف لے گئے۔

دو سال سے مدنی مسجد ماڈل ٹاؤن میں بعد نماز فجر

درس قرآن دے رہے ہیں۔

آپ کا درس عام فہم اور مختصر ہوتا ہے ۲؎

۱؎ نوادرات ام الکتاب

قاری محمد طاہر رحیمی

۱۔ کاتبانِ وحی (اردو)

مؤلف ابو عبدالقادر قاری محمد طاہر رحیمی مدرسہ قاسم العلوم۔
نظر ثانی قاری رحیم بخش صاحب
ناشر مسعود سراجان حسین آگاہی ملتان۔
کاتبانِ وحی جن کی تعداد چھپن تھی۔
ان کی پانچ قسمیں ہیں (۱) کاتبانِ نبی ۲۳۔ (۲) کاتبانِ جامعین ۶۔ (۳) کاتبانِ مصاحف ۳ (۴) کاتبانِ حدیث ۷
(۵) عام کاتبین ۶
ان تمام رجال کی مختصر سوانح اور سلسلہ کتابت احادیث جمع کر دی ہیں۔ ص/۱۰۳
۲۸ صفر ۱۳۹۳ھ بمطابق ۲/اپریل ۱۹۷۳ء
تصنیف کی۔ قاری رحیم بخش کہتے ہیں طاہر رحیمی نے انتہائی محنت کاوش کے ساتھ جمع کیا۔
مفتی محمد عبداللہ قاسم العلوم ملتان لکھتے ہیں بہت محنت و کوشش سے مواد جمع کیا اور اس مضمون پر اردو میں اولین کتاب ہے۔

۲۔ تاریخ علم قراءت بمع تذکرہ آئمہ قراءت (اردو)

اس میں قراءت کی حقیقت، اہمیت، تاریخ، اس کا حکم، ماخذ، حدیث سے اختلاف قراءت کا ثبوت، سبعہ احرف کے معنی، قراءت کے فوائد اعتراضات کے جوابات مختصراً بیان کئے گئے ہیں
ناشر مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۸ رمضان ۱۳۹۱ بمطابق ۸/نومبر ۱۹۷۱
میں کتاب کی تکمیل ہوئی
ص/۳۲۔ ۲ط

۱ط کاتبانِ وحی
۲ط تاریخ علم قراءت بمع تذکرہ آئمہ قراءت

۳ - سلک اللآلی والمرجان شرح نظم احکام الآن - (اردو)
یہ بھی قاری طاہر رحیمی کی تصنیف ہے دارالعلوم کراچی میں
اس کا ایک نسخہ موجود ہے - ۱

۴ - ہدیہ طاہریۃ فی الآیات القرآنیہ (اردو)
(جیبی پاکٹ سائز)
مصنف قاری محمد طاہر رحیمی
ناشر مکتبہ قاسمیہ سول ہسپتال ملتان -
دس رسالے میں پورے قران کی اختلافی روایات ۲۴۲
اور اتفاق آیات کی ۶۰۹۰ روایات کا خلاصہ نہایت
مختصر پیرایہ میں بیان کیا ہے قرآنی ترتیب پر تفصیلات بھی
بیان کر دی ہیں - ۱۹۷۱ء مطابق ۱۳۹۱ھ میں تصنیف مکمل ہوئی ۲
ص/۳۲

۵ - وضوح الفجر فی القراءت الثلث
التتمۃ للعشر (اردو)

- مصنف محمد طاہر
ناشر مسجد سراجان حسین آگاہی ملتان
دس میں سات کے بعد والی تین قرأتوں کا بیان ہے اس مضمون
پر اس سے قبل عربی میں "دُرّۃ" "وجوہ المسفرہ" ترجمہ وجوہ المسفرہ"
شائع ہوئی ہیں اردو میں یہ پہلی جامع کتاب ہے
(بعض لوگ ان تینوں قرأت کا انکار کرتے ہیں ان کا رد ہے)
موصوف نے یہ کتاب صرف دس روز میں مکمل کی ہے
۲۵ رجب ۱۳۸۱ھ میں مکمل ہوئی
قراءت ثلاثہ کے امام یہ ہیں (۱) امام ابوجعفر یزید
بن قعقاع مخزومی متوفی ۱۲۸ھ
امام ابو محمد یعقوب بن اسحق حضرمی متوفی ۲۰۵
امام خلف ابن ہشام بزار بغدادی متوفی ۲۲۹
۳ ص/۱۶۳

---

۱ سلک اللآلی والمرجان شرح نظم احکام الآن
۲ ہدیۃ طاہریۃ فی الآیات القرآنیۃ
۳ وضوح الفجر فی القراءات الثلث التتمۃ للعشر

۶ - جمال القرآن .(مؤلفہ حکیم الامت حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی رح)
مع شرح - کمال الفرقان مصنفہ قاری محمد طاہر رحیمی
ادارہ کتبیا طاہریہ مسجد باب رحمت : محلہ مغل آباد ملتان
تشریحی انداز یہ ہے کہ صفحہ کے اوپر کے حصہ میں جمال القرآن
کا متن ہے اور صفحہ کے نیچے حصہ میں کمال الفرقان ہے
اس شرح کے ۲۱۰/ص ہیں :
یہ سب سے ضخیم شرح لکھی گئی ہے میرے سامنے اس رسالہ
کی طبع سوم ہے مئی ۱۹۹۰ء ۱۰/شوال ۱۴۱۰ھ کی اسکے ساتھ
رسالہ تجوید القرآن مع رسالہ تعلیم الوقف منظوم وحواشی
۱۲/ص پر مشتمل ہے اسکے بعد رسالہ یادگار حق القرآن ہے
یہ ۵/ص پر مشتمل ہے مع حواشی اسمیں مخارج اور اظہار ادغام
کے مسائل بیان کئے ہیں
ان رسائل کے ساتھ مولانا محمد طاہر رحیمی نے اپنی کتاب
کمال الجمال یعنی ضمیمہ کمال الفرقان ۶۰/ص پر مشتمل کا الحاق
کیا ہے جسے ضمیمہ کے بجائے مستقل کتاب کہا جائے
تو زیادہ مناسب ہے
الجمال یعنی ضمیمہ کمال الفرقان مصنف قاری محمد طاہر رحیمی
۶۰/ص پر مشتمل ہے اسمیں پانچ اہم ضروری مباحث شامل کئے گئے ہیں
(۱) استحباب حذف بسم اللہ در ابتداء سورت برأة .
(۲) استحسان مد عظمت شان اسم (اللہ) در غیر قرآن
(۳) حکم مقدار پنج الفی در مد متصل و منفصل بروایت حفص
(۴) حکم صحت وفساد صلوٰة بصورت تبدیلی ادائیگی ضاد .
(۵) توضیح وقف معانقہ مع توجیہ وقف لازم بوقف
وقف حسن آخر میں خاتمۃ الکتاب کے عنوان
سے تعوذ و بسملہ اور متفرق مسائل بھی شامل کردیئے ہیں
یہ رسالہ تقریباً تمام مدارس کے نصاب تجوید میں داخل ہے
و نیز اس پر متعدد حواشی لکھے گئے ہیں - شارح اپنے اس حاشیہ کے بارے میں خود
لکھتے ہیں اس تحشیہ کا نام کمال الفرقان شرح جمال الفرقان تجویز کرتا ہوں
شرح ھذا کی چار امتیازی خصوصیات ہیں

(۱) ہر ہر مضمون۔ قاعدہ، تنبیہ پر حاشیہ کا نشان دیکر
بقدر ضرورت اسکی پوری تفصیل کردی گئی ہے۔

(۲) بعض لمعات کے آخر میں انکے مناسب بعض مضامین ضروریہ
بعنوان تکملہ درج کیے گئے ہیں

(۳) ہر لمعہ کے آخر میں مختصر لفظوں میں اسکا جامع خلاصہ لکھا گیا ہے

(۴) اخیر میں رسالہ تجوید القرآن نظم اور رسالہ یادگار
حق القرآن نظم تکمیلاً للفائدہ ملحق کردیا گیا ہے

قاری فتح محمد تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :
جمال القرآن کی شرح نہایت عجیب مرتب کرائی ہے اور
نام بھی نہایت نفیس اور مناسب مقرر کیا ہے
یہ شرح اسم بامسمی ہے مضامین تو نرالے اور بے مثل ہیں ہی
ان کے ساتھ عبارت بھی کمالات سے بھری ہوئی ہے اور اسکی خوبیوں
کا اندازہ پڑھنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

قاری رحیم بخش فرماتے ہیں :
تجوید سے متعلق جملہ مباحث و مضامین بیسیوں کتب و حواشی
و شروح سے ملتقط و اخذ کرکے بہت ہی جامع و عمدہ طریقہ
و اسلوب پر یکجا جمع اور مرتب و مدون کر دیئے ہیں اس کتاب
کا مطالعہ فن تجوید کی بہت سی کتابوں کی ورق گردانی
و مراجعت سے بے نیاز کر سکتا ہے بالخصوص اساتذہ
تجوید کیلئے اس مجموعہ کا اپنے مطالعہ میں رکھنا از حد
ضروری ہے ۵/اپریل ۱۹۸۲ء / ۱۴۰۲ھ میں یہ شرح مکمل ہوئی [۱]

- حاشیہ عنایات رحمانی مصنفہ فتح محمد (اردو) دو جلد
تاریخ فن قرأت (اردو)
تاریخ فن تجوید (اردو)
مجمع البحرین تعلیقات علی حرز الامانی
الدرۃ المضیئۃ

۱۔ مقدمہ جمال القرآن مع شرح کمال الفرقان قاری محمد طاہر رحیمی ص/۲ ص/

مولانا محمد عمر سربازی نقشبندی

مولانا مدرسہ منبع العلوم خل آباد سرباز بلوچستان کے مہتمم
ہیں موصوف نے درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا تھا اسے جمع کیا گیا ہے
ایرانی و پاکستانی فارسی بولنے والے سنی مسلمانوں کے لیے لکھی گئی ہے
تقریباً ۲۵/سال سے درس قرآن کا سلسلہ جاری ہے
مولانا دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہیں ۱؎

تصنیف

تبیین الفرقان (فارسی) ج/۱ سورہ فاتحہ تا آل عمران پر مشتمل ہے
۷۱۳/ص پر اسحاقیہ پرنٹنگ پریس کراچی سے ۱۴۱۴ھ میں شایع ہوئی
تفسیری انداز یہ ہے چند آیات بمع فارسی ترجمہ لکھتے ہیں
پھر ماقبل کا مابعد سے مکمل ربط بیان کرتے ہیں
اس کے بعد مختصر اور جامع تفسیر بیان کرتے ہیں
مصنف نے قدیم وجدید تفاسیر سے استفادہ کرکے لکھا ہے
تفسیر کے آغاز میں فہرست مضامین ہیں
تفسیر میں مشکلات قرآنی ۔ شان نزول ، لغوی تحقیق اور قراءات
مشہورہ اور اہل زیغ کے مغالطوں کا جواب دیا گیا ہے ۔
یہ تفسیر پہلے امداد نقل کی گئی ہے پھر مصنف نے اس پر نظر ثانی کی ہے ،
ج/۲ ابھی زیر طبع ہے

۱؎ دوران طالب علمی دیوبند میں بیٹی آزوالہ جی کا واقعہ ص ۲۰ پر پیش آیا ہے

۲؎ تبیین الفرقان

مولوی میاں محمد عالم ۔ سومرو ۔

آپکا تعلق میرپور ماتھیلو سے ہے مولانا تاج محمود امروٹی صاحب نے آپکی دستار بندی کی تھی (۱)

۱۔ قرآن شریف مترجم (سندھی) یہ ترجمہ میرپور ماتھیلو کے ایک عالم مولوی میاں محمد عالم سومرو ابن میاں منشی محمد نعیم ابن میاں محمد عالم نے کیا ہے اس میں ترجمہ وتفسیر دونوں شامل ہیں ترجمہ تحت اللفظ ہے مترجم نے تفسیر کے مقدمے میں لکھا ہے کہ اس نے ترجمہ وتفسیر کرتے ہوئے شاہ رفیع الدین مولانا تاج محمود امروٹی اور اشرف علی تھانوی کے ترجمہ اور جلالین کو سامنے رکھا ہے اسکے حواشی بھی مختصر انداز میں تحریر کئے ہیں یہ نسخہ پاکستان قومی ہجرہ کمیٹی کے اشاعت قرآن کے پروگرام کے تحت ۱۴۰۶ھ میں پہلی دفعہ شائع ہوا

موصوف نے یہ ترجمہ وتفسیر ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۳ء تصنیف کیا ہے اس ترجمہ کو چھاپنے سے پہلے ڈاکٹر بلوچ نے تین علماء سے ترجمے وتفسیر صحیح ہونیکی رائے طلب کی تھی :
(۱) مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی (۲) مولانا عبدالوھاب چاچڑ ۔
(۳) مولانا عزیز الرحمٰن ۔ پھر اسے شایع کیا ہے (۱)

---

(۱) قرآن شریف مترجم سندھی ۔ ماھنامہ شریعت میں بھی ان کا ضمنا ذکر ہے

ابوالامجد شبیر علی شاہ :

عظیم مجاہد قدرت شاہ المعروف غازی ملا کے گھر پیدا ہوئے اکوڑہ خٹک پشاور میں پاکستانی عالم دین ہیں سعودی عرب میں تعلیم حاصل کی نور وصین سے ایم۔ اے کیا ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کی حدیث شیخ عبدالحق بانی جامعہ اکوڑہ خٹک سے اور تفسیر مولانا احمد علی لاہوری مولانا عبداللہ درخواستی اور مولانا غلام اللہ خان سے پڑھی مدینہ سے B.A کیا پھر M.A تفسیر میں ۲۰۰۰ء ذیل سورۃ الکہف پر مقالہ لکھا اور Ph.D پر الملکی تفسیر مدینہ کی۔ مسجد نبوی میں دوران تعلیم درس قرآن دیتے رہے تکمیل کے بعد پہلے دارالعلوم کراچی پھر احسن العلوم اس کے بعد جامعہ منبع العلوم میران شاہ وزیرستان شیخ الحدیث مقرر ہوئے آج کل پھر حدیث و تفسیر پڑھا رہے ہیں۔[۱]

تصنیف

تفسیر سورۃ الکھف (عربی) ۱۴۰۳ میں مدینہ منورہ سے شائع ہوئی ہے موصوف نے سورہ الکھف کے اہم مباحث کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس صورت کی تفسیر لکھی ہے

(۱) تفسیر قرآن کی قرآن کے ذریعہ کی ہے پھر سنت پھر اقوال صحابہ کے ذریعے

(۲) مفرد الفاظ کی وضاحت کے ساتھ آسان انداز میں بیان کیا ہے

(۳) قصص اور مثالوں سے نتائج اور ان کے مقاصد کو عیاں کیا ہے۔

(۴) آیت کی تفاسیر میں مختلف اقوال جمع کر کے کسی ایک قول کو دلائل کی بنیاد پر اختیار کیا ہے

(۵) تفسیر کے اہم مباحث میں اعتقادی مسائل مثلاً عقیدہ توحید علم غیب۔ توکل علی اللہ پر دلائل کے روشنی میں بحث کی ہے اس کے علاوہ اور جملہ اہم خوبیاں تفسیر کی ترکیب میں پیش نظر رکھی ہیں۔[۲]

۱۔ مقدمہ تفسیر الحسوم الدرجری

۲۔ تفسیر سورۃ الکہف

مفتی محمد یوسف سیفی

آج کل جامع مسجد محمدی نیلی محلہ موسی روڈ راولپنڈی میں
خطیب ہیں مولانا غلام اللہ خان کے شاگرد ہیں۔
تصنیف =

توضیح البیان لخزائن القرآن (اردو)

العروف خلاصہ قرآن حکیم مع ربط سور و تحقیق آیات دو حصے مکمل
کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی طبع اول جنوری ۱۹۹۳ء ۱۴۱۳ھ
۷۶۸/ص
موصوف نے یہ تصنیف تفسیر جواہر القرآن مصنفہ مولانا غلام اللہ خان کو پیش نظر رکھ کر دیگر کتب کی مدد سے خلاصہ قرآن اور ربط قرآن کو بنیادی مضمون قرار دے کر سورتوں کی ترتیب پر تصنیف کیا ہے
موصوف نے اس کتاب کی خصوصیات و مقصد تالیف خود بیان کیا ہے فرماتے ہیں۔

(۱) ہر تراویح کے سورہ کا خلاصہ لوگوں کے سامنے بیان ہو سکے
(۲) طلبہ دورہ تفسیر کے امتحانات کی تیاری کر سکیں۔
(۳) عوام تھوڑی رقم سے قرآن فہمی حاصل کر سکیں
(۴) فرق باطلہ کی غلط قرآنی تعبیرات کا رد کیا گیا ہے
(۵) تحقیق آیات میں ہر تفسیر کا حوالہ دے دیا ہے اور مختصراً ربط بیان کر دیا ہے
(۶) تفسیر جواہر القرآن کے تمام ابحاث کو اس میں شامل کر دیا ہے
(۷) تفسیر کے آغاز میں سورتوں کی ترتیب کے اعتبار سے پوری قرآن کی سورتوں اور ان کے عنوانات کی فہرست ہے پھر اصطلاحات قرآنی کا ذکر کیا ہے

اس کے بعد ہر سورہ کا ماقبل سے تین چار قسم کا ربط بیان کیا ہے
پھر سورت کا پہلے مختصر خلاصہ پھر تفصیلی خلاصہ کے
عنوانات لگا کر بیان کیا ہے
اس کے بعد خلاصہ مضامین کا عنوان لگایا ہے
اس کتاب پر مولانا سید غلام نبی شاہ مولانا
محمد طیب بن محمد طاہر پنج پیری
مولانا عبدالحئی خلیفہ مولانا احمد علی لاہوری
مولانا عزیز الرحمن اور مولانا عبد المعبود اور
مولانا محمد عطاء اللہ تقریظات و تصدیقات ہیں

قاری شریف احمد کراچی۔

فاضل دارالعلوم ڈابھیل (بھارت) و مفتی مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ
(بھارت) مدرسہ تعلیم القرآن پاکستان چوک کراچی کے
مہتمم ہے قیام پاکستان سے قبل نو سال درس تدریس
میں مصروف رہے ۱۹۵۰ء سے یہ مدرسہ جاری ہے اور
ایک مطبع کے نام سے قائم کیا ہوا ہے جس سے
علوم اسلامیہ پر بیشمار کتب شایع ہو چکی ہیں

تصانیف= **تاریخ قرآن** (اردو)
بینات کے تبصرہ نگار لکھتے ہیں قاری شریف احمد خطیب ریلوے جامع مسجد کراچی
موصوف نے عام فہم زبان میں قرآن کریم سے
متعلق عمدہ معلومات جمع کر دی ہیں۔ مثلاً نزول قرآن
جمع قرآن کی تاریخ۔ قرآن کریم کی پیشگوئیاں قرآن کریم
کی حیرت انگیز تاثیر۔ قرآن کی بعض سورتوں اور
آیتوں کے فضائل خلفاء اربعہ کے زمانے میں
قرآن کی اشاعت۔ حفاظت قرآن کی مختلف
صورتیں تلاوت میں حسن پیدا کرنے کے اصول وغیرہ
یہ کتاب مکتبہ رشیدیہ پاکستان چوک کراچی سے
۳۳۶/ص پر شایع ہوئی ہے کتاب میں علوم القرآن کے کسی بھی
پہلو پر مکمل بحث نہیں کی ہے موصوف قلت وقت یا قلت مطالعہ کا
شکار ہیں یا تجارتی مقاصد کے تحت شایع کی گئی ہے اس موضوع پر متداول کتب سے
بھی استفادہ نہیں کیا گیا ہے ۲

(۲) قرآن کی فضیلت و عظمت مصنف قاری شریف احمد صاحب
ناشر مکتبہ رشیدیہ کراچی
موصوف نے یہ کتاب ان افراد کے خیالات کے رد میں لکھی ہے
جنکا خیال ہے کہ معاذ اللہ قرآن پڑھنا اور پڑھانا
عمر ضائع کرنا ہے

---

(۱) ماہنامہ بینات کراچی جنوری ۱۹۸۵ء
(۲) تاریخ قرآن

(۲۰۰) پروفیسر عبد الصمد صارم الازہری

ثناء الحق صاحب لکھتے ہیں دیوبند سے فراغت کے بعد جامعہ ازہر سے تعلیم حاصل کی۔

تصانیف

۱۔ تاریخ القرآن (اردو): عبد الصمد صارم الازہری:

مطبع نقوش پریس لاہور

ناشر مکتبہ معین الادب اردو بازار لاہور بار سوم ترمیم کے ساتھ

۱۹۶۷ء میں چھپی طبع اول ۱۹۶۳ء میں ہوئی تھی: اسمیں قرآن کے ابتدائی

ایام نزول کے وقت سے لیکر بعد تک آنیوالے تمام حالات کو

مع نشیب و فراز کے جامعیت کے ساتھ جمع کیا ہے

مثلاً پہلی وحی کب! کہاں، کیسے؛ اتری پھر کس نے لکھا؟ کون لکھنے

والا تھا؟ لکھنے کا رسم خط کیا تھا؟ اسمیں کچھ تبدیلی آئی یا نہیں؟

صحابہ نے اسکو کس طرح محفوظ رکھنے کی سعی کی؟ پھر قرآن پر

خلفاء اربعہ کے دور میں جو جمع و ترتیب کا کام ہوا اسکی

نشاندہی کی اور ترتیب پر بحث کی کہ ترتیب رسولی

اور نزولی کیا ہے اور دیگر مصاحف جو صحابہ کے پاس قرآن

کے تھے انکا تذکرہ کیا ہے

پھر ہندوستان اور قرآن سے متعلق عنوانات قائم کر کے

قرآن کی علمی اور تصنیفی خدمات کا تذکرہ کیا ہے

یہ کتاب بحقیقت یہ تاریخ قرآن ہے اسمیں قرآن اور

علوم قرآن کو بہت عمدہ طریقہ سے جمع کیا گیا ہے

یہ کتاب کل چار ابواب پر مشتمل ہے۔

(۱) الباب الاول فی التاریخ (۲) الباب الثانی فی المصاحف

(۳) الباب الثالث فی الشتات: مختلف قرآنی حالتیں یعنی تجوید قراءت مکی مدنی احکام وغیرہ

(۴) الباب الرابع فی الرجال:- جنھوں نے قرآن اور علوم قرآن کی اہم خدمات

انجام دیں۔

ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل ہے ... ۱۰

۴۔ تاریخ التفسیر (اردو)
عبدالصمد صارم الازہری
ناشر ادارہ علمیہ دھنی رام روڈ نیو انارکلی لاہور
دوسری بار ۱۹۶۶ء میں مطبع نقوش پریس لاہور سے شائع ہوئی
اس کتاب میں چار ابواب ہیں ایک مقدمہ ہے۔

(۱) الباب الاول فی التاریخ -
اسمیں تفسیر کی ضرورت، تفسیر کی غرض وغایت، و موضوع سے بحث کی
اور بتلایا کہ تفسیر تین قسم پر ہیں اسطرح مفسر کے شرائط
اور قرن اول کی تفسیریں پھر موجودہ مفسرین میں
ہندوستان کا جو حصہ ہے اسکو بیان کیا۔

۲: الباب الثانی فی الکتب: اسمیں قرآن علوم قرآن پر جو تفاسیر یا تفسیری آیات
لکھی گئی ہیں ان سب کو جمع کیا گیا ہے پھر ہندوستان میں جو تراجم
قرآن ہوئے انکا تذکرہ کیا ہے

(۳) الباب الثالث فی الرجال -
اسمیں عہد نبوی سے لیکر چودھویں صدی تک جن افراد نے
تفسیری کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا انکا تذکرہ کیا ہے

۴: الباب الرابع فی الشتات -
اسمیں اصطلاحات تفسیر، علوم التفسیر اور طبقات
المفسرین کا تذکرہ کیا ہے:
یہ کتاب تقریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے [1]

۵ ــــ جواہر علوم القرآن (اردو)
ترجمۂ تفسیر علامہ طنطاوی مترجم
عبدالصمد صارم۔ [2]

۶ ــــ قرآنی اخلاق (اردو)

---

[1] تاریخ التفسیر

[2] سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ۳ / ص ۲۷۶

مولانا عتیق احمد صاحب صدیقی -

آپ کے والد محترم کا نام منشی عزیز احمد ہے مظاہر علوم میں
آمد شوال ۱۳۲۷ھ میں ہوئی
۱۳۳۳ھ میں دورہ حدیث پڑھکر سند الفراغ حاصل کی
۱۳۴۳ھ میں انجمن ہدایت الرشید کی نگران
امور انتظامیہ اندراج حساب آمد و خرچ اور دیگر انتظام
متعلقہ دفتر کیلئے منتخب کئے گئے آپ نے انجمن کی
گرانقدر خدمات بغیر کسی مشاہرہ معاوضہ کے
انجام دیں

تصنیف

حواشی تجوید القرآن -

یہ تالیف ہے حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ کی اور اس زمانہ میں
لکھی گئی جب کہ آپ کا قیام مکہ معظمہ میں تھا آپ نے مدرسہ صولتیہ
مکہ المکرمہ کے طلباء کیلئے اس کو نظم کیا تھا مولانا عتیق احمد صاحب
نے اس کتاب پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور جا بجا اضافے کئے ہیں
یہ کتاب سولہ صفحات پر دیوبند سے شائع ہوئی ہے
اس کا سائز ۲۰×۲۶ ہے اس کے حاشیہ پر رسالہ تعلیم الوقف
اور رسالہ حق القرآن بھی طبع کر دیا گیا ہے
حضرت مولانا محمد سعید صاحب کیرانوی سابق مہتمم مدرسہ صولتیہ مکۃ المکرمہ
کی اسپر تقریظ ہے۔

۱ـ علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۲۳۲

حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی

(۱)-: انوار التنزیل واسرار التاویل -(عربی)

المعروف

بالتفسیر البیضاوی

للامام القاضی ناصر الدین ابو الخیر عبداللہ بن محمد الشیرازی البیضاوی مع الحواشی المفیدہ القدیمہ والجدیدہ

للعلامہ عبدالکریم الکورانی وللعلامہ حبیب الرحمٰن الکاندھلوی

مع المقدمہ الجدیدہ: سورۃ بقرہ پر مکمل حواشی ہیں

سعید ایچ - ایم کمپنی: ادب منزل پاکستان چوک کراچی = ۱

(۲) صحابہ کرام قرآن کی نظر میں (اردو) حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

طبع الاول ۱۹۹۰ء ۱۴۱۰ھ ۳۲۸/ص

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ کراچی -

مکی اور مدنی دور کی آیتیں: صحابہ کی مدح عبادات - معاملات - صوت - ایمان بہادری - ایثار سے اعتبارات قرآن نے مدح کی ہے

۳- ایصال ثواب قرآن کی نظر میں (اردو) ۳ط

(۴) کیا ہمارا قرآن ایک ہے؟ (اردو) ۴ط

ط۱ التفسیر البیضاوی

ط۲ صحابہ کرام قرآن کی نظر میں

ط۳ ایصال ثواب قرآن کی نظر میں۔

ط۴ کیا ہمارا قرآن ایک ہے۔

(سوانح) علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت ۲۱۱

مولانا عابد الرحمن صدیقی

تفسیر ابن عباس مع لباب المنقول فی اسباب النزول۔

ترجمہ۔ قرآن حکیم الامت حضرت تھانوی، تفسیر عبداللہؓ ابن عباس متوفی ۶۸ھ میں

مترجم و مؤلف لباب المنقول جلال الدین ابن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ میں

مترجم تفسیر۔ مولانا عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی
استاذ دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سندھ ہیں۔

ناشر کلام کمپنی کراچی ۱/ طابع مطبع سعیدی کراچی ہے۔

اس تفسیر کی یہ تیسری طباعت ہے پہلی طباعت میں تصحیح مولانا سبحان محمود صاحب استاذ دارالعلوم کورنگی دوبارہ قاری حبیب الرحمن صدیقی تیسری بار قاری معین الدین نے کی ہے۔

ابتداء میں چھ صفحات پر تفسیر کے مترجم کا قرآن سے متعلق مقدمہ ہے انہیں بتلایا ہے کہ ابن عباسؓ کی منقول احادیث کی سندوں میں سب سے زیادہ مستند و معتبر سند علی ابن طلحہ ہاشمی کی ہے۔

اسکے بعد تین صفحات پر مشتمل مقدمہ تفسیر ابن عباس کے عنوان سے ہے جسمیں نزول تفسیر سے متعلق بحث ہے

انداز تفسیر یہ ہے صفحہ کے اوپر کے حصے میں قرآنی آیت اور ہر آیت کے نیچے اسکا ترجمہ اسکے بعد ان آیات کی تفسیر اسی صفحہ پر نقل کر دی ہے تفسیر کے نیچے لباب المنقول اسباب نزول بیان کیا ہے۔ جلد اول میں ابتدائی دس پارے ہیں۔

مجموعی صفحات جلد اول کے ۷۶۴/ ہیں۔

دوسری جلد کا آغاز گیارھویں پارہ سے ہوتا ہے اور بیسویں پارہ پر ختم ہوتا ہے ۷۲۷/ص ہیں۔

تیسری جلد آخری دس پارہ پر مشتمل ہے ۶۱۷/ص ہیں۔

احسان اوغلی صفحہ ۸ کہتے ہیں ۱۹۶۸ء میں پہلی مرتبہ یہ تفسیر شائع ہوئی صفحہ ۲

ماخذ: فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص ۱۴۷
قرآن کریم کے اردو تراجم مرتبہ ڈاکٹر احمد خان ص ۲۷
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ص ۷۲۳، جنوری ۱۹۶۹ء
تعارف قرآن ص ۳۰۳، اردو میں تفسیری ادب ص ۱۰۱
W.B.G: P 586
ص ۲

مولانا عبد الحکیم

تفسیر ابن عباس سندھی تکملے یہ اصل عربی سے سندھی میں ترجمہ ماسٹر
مولانا عبد الحکیم صاحب نے کیا ہے یہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے
اس کے کتابت شدہ تین پاروں کا حصہ مولانا ابو محمد عبد اللہ انڈھڑ نے
خود دیکھا ہے۔ خط مؤرخہ ۱۲-۷-۲۵

مولانا عزیز الرحیم

مولانا عزیز الرحیم فاضل دار العلوم الفیوضی خانپور دیوبند
جامعہ عربیہ ریاض العلوم حیدر آباد سے شائقہ
تدریس سے متعلق ہیں آپ کی درج ذیل تصانیف ہیں
تقریباً چھبیس ۲۶ کتب غیر مطبوعہ ہیں یہ سب قرآن مجید
اور عربی ادب سے متعلق ہیں بعض کتب کے تراجم کو آپ نے
کئے ہیں

(۱) — الذکر الحکیم (اردو) مصنفہ عزیز الرحیم دانش امدادی
مرتبہ صادق الامین عزیزی (فاضل جامعہ دار العلوم کراچی)
ناشر حاجی امداد اللہ اکیڈمی حیدر آباد سندھ
درسگاہ دینیات نزد ناورس مارکیٹ،
قرآن کریم کے آخری پارہ کا ترجمہ، لغوی تشریح، شان نزول
اور نحوی تراکیب پر مشتمل ہے ۱۶۸/ص مرتب عزیز الرحیم لکھتے
ہیں میری اس کتاب پر مختلف اضافات صادق الامین نے کئے ہیں
شائع بھی انہی کے نام سے ہوئی ہے

(۲) — قرآن اور عربی زبان (اردو) مع شرح اردو: عربی زبان
و قواعد کو امثلہ قرآنی سے سمجھایا گیا ہے ۱۰۸/ص سے زائد زیر طبع

(۳) — الکتاب المبین (اردو) لغوی تشریح اور تعلیمی ترجمہ
تفسیر پارہ الم حصہ اول و دوم

(۴) — لسان القرآن (اردو) چار حصے: عربی قواعد و قرآن حدیث کی زبان کا
حسین امتزاج

(۵) — ترجمۃ القرآن مع کالمیہ (اردو) ط[1]

ط[1] جائزہ مدارس عربیہ مغربی پاکستان ناشر مسلم اکادمی لاہور
مصنفہ حافظ نذر احمد مطبوعہ ۱۹۷۲ء / ۱۳۹۲ھ ص ۶۸۸

ابو مسعود محسن علوی -

راولپنڈی کے نزدیک ایک گاؤں "سروبہ" میں پیدا ہوئے اعوان خاندان سے تعلق ہے آپ کے دادا علاقہ کے مشہور عالم تھے علاقہ کے لوگوں کے ساتھ آپ نے بھی ان سے ابتدائی درسیات کی تکمیل کی ورنیکلر مڈل اسکول سے آٹھویں کلاس پاس کی مزید تعلیم کیلئے انجمن حمایت الاسلام ریلوے روڈ گوجرخان میں داخل ہوئے مشہور عالم دین عبدالعزیز سہالوی فاضل اعلیٰ مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ کے مدرسے میں پانچ سال رہکر درس نظامی کی تکمیل کی اساتذہ میں موصوف کے علاوہ مولانا محمد چراغ گجراتی مولانا محمد خلیل جہلمی اور مولانا عبدالقدیر تھے مولوی رشید احمد ایم اے کے مدرسے منشی فاضل کا امتحان دیا دورہ حدیث پڑھنے کیلئے دارالعلوم دیوبند گئے مگر بیماری کی وجہ سے دھلی آ گئے اور مولانا سعید احمد اکبر آبادی فاضل دیوبند کے اورینٹل کالج فتحپوری میں داخلہ لے لیا مولوی فاضل کا امتحان دیا پھر مدرسہ عالیہ فتحپوری دھلی (میں مولانا سلطان محمود کے) دورہ حدیث پڑھکر فارغ ہوئے مزید مولانا مفتی کفایت اللہ اور مولانا عبیداللہ سندھی سے استفادہ کیا اسکے علاوہ ایم اے اسلامیات / عربی بھی کیا

۱۹۴۷ء میں کالج راولپنڈی میں دارالعلوم السنۃ شرقیہ کی بنیاد رکھی "ادب تاریخ" نامی رسالہ جاری کیا ۱۹۶۰ء میں گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی ۱۹۷۶ء میں اسلامک ویلفیئر سوسائٹی کی بنیاد رکھی ۱۹۸۲ء سے نیشنل سنٹر کے ماتحت عربی سکھانے کیلئے تدریس اللغۃ القرآن کے نام سے یہ سلسلہ شروع کیا۔[1]

تصنیف

۱- تدریس اللغۃ القرآن (اردو)

مصنف خود لکھتے ہیں اسی نام سے نیشنل سنٹر کے

---

[1] مقدمہ تدریس اللغۃ القرآن ص ۶

کے ماتحت باقاعدہ کلاسوں کا اہتمام کرکے یہ تعلیمی سلسلہ شروع کیا گیا تھا جسے ساتھ ساتھ منضبط بھی کرتا رہا یہ سلسلہ درس ابھی تک جاری ہے اس کے ذریعے دس ماہ میں آدمی قرآن سمجھنے لگتا ہے قرآن فہمی کا یہ طریقہ شاہ ولی اللہ کی کتب سے میرے ذہن میں آیا

اسمیں قرآنی آیات لکھ کر ہر جملے اور الفاظ کا الگ الگ کرکے خانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے پھر بامحاورہ ترجمہ ہے عربی گرامر (ترکیب) کو بھی بیان کی ہے

اسکے بعد لغوی و تفسیری شرح ہے لغت میں ہر لفظ کا مصدر معنی مترادفات کا بیان ہے اور آیت یا جملہ کی ترکیبی حیثیت کو بیان کیا ہے اسی انداز پر جلد اول میں پہلے تین پارے مکمل کئے ہیں اور پہلے پارے سے قبل ۲۵ ص پر مشتمل عربی زبان کے صرف و نحو کے ضروری قواعد بیان کئے ہیں۔

موصوف کے الفاظ میں کتاب کی خصوصیات یہ ہیں۔

(۱) ہر کلمہ کا الگ لفظی ترجمہ (۲) بامحاورہ ترجمہ

(۳) لغوی تشریحات (۴) ہر لفظ کی بلحاظ لغت و گرامر تشریح کی گئی ہے افعال کے ساتھ ماضی مضارع اور مصادر بھی دیئے گئے ہیں (۵) آیت میں اس کے مطالب و معانی کو بھی بیان کیا گیا

(۶) اعراب و اماکن وغیرہ پر مختصر نوٹ دیئے گئے ہیں

(۷) تفسیری مطالب لغوی تشریح کے بعد ہر آیت کا ربط اور اسکا مفہوم بیان کیا گیا ہے

(۸) ہر مضمون کے خاتمہ پر اسکا خلاصہ بھی لکھا گیا ہے

الجزء الاول والثانی والثالث: پارہ اول و دوم و سوم

ص / ۱۰۱۲

طبع اول ۱۴۱۲ھ مطابق ستمبر ۱۹۹۱ء

ناشر اسلامک ریسرچ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی راولپنڈی

۵۲ حیدر روڈ پوسٹ بکس ۱۲۸ ۱ ص

بقول مصنف کے آئندہ بھی ہر جلد تین پاروں پر مشتمل ہوگی اور دس جلدوں میں مکمل ہو جائیگی ۲۰

۳- تدریس اللغۃ القرآن (اردو) پارہ چہارم پنجم و ششم مجلد

۴- تدریس اللغۃ القرآن (اردو) پارہ ہفتم ہشتم و نہم مجلد

---

۱ مقدمہ تدریس القرآن ص ۳ ۲ ایضاً

مولانا عبدالرحمٰن قصوری۔

مولانا عبدالرحمٰن قصوری ایک مستند عالم دین تھے آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات پاس کئے دینی علوم کی تحصیل دارالعلوم دیوبند میں کر کے سند حاصل کی آپ نے ایک عرصہ تک جامع مسجد فتح دین خان میں اعلیٰ دینی و علمی خدمات انجام دیں آپ کی تصانیف میں درج ذیل نہایت ہی قابل قدر ہیں۔

تصنیف

۱۔ انوار التفسیر (۱۱۱) علی پارہ ۲۴، جون ۱۹۵۶ء میں ۱۵۲/ صفحات میں شائع ہوا اور پارہ نمبر ۲۵ دسمبر ۱۹۵۹ء میں ۱۲۸ صفحات میں شائع ہوا اور پارہ ۲۶/ ۱۹۶۰ء میں ۱۵۸/ صفحات میں شائع ہوا یہ تین پارے دیکھنے میں آئے ہیں آپ نے انوار التفسیر میں نہایت مختصر اور سادہ الفاظ میں عمدہ تفسیر کی ہے

۲۔ انوار القرآن (۱۱۲) دو جلد قرآن پاک کے مشکل الفاظ کے معانی پر مشتمل ہے جلد اول ۲۸۰/ صفحات میں اور جلد دوم ۳۲۰ صفحات میں شائع ہوئی ہے

---

۱ علمائے پاکستان کی تفسیری خدمات ص ۱۱۳

مولانا عبدالخالق کنڈیاروی

ضلع نواب شاہ سے آپ کا تعلق ہے بقول مولانا عبدالوہاب چاچڑ علماء دیوبند

تفسیر معارف القرآن تصنیف مولوی عبدالخالق کنڈیاروی

مولوی عبدالخالق مرحوم نے ایک بڑی اہم اور علمی تفسیر
نئے رنگ ڈھنگ سے لکھنی شروع کی اور تقریباً
پانچ پارے لکھے تھے کہ اجل نے ان کا ہاتھ روک دیا
مولوی ابوالہاشم عبدالخالق کنڈیاروی سندھی زبان کے
اچھے ادیب تذکرے میں اگر اجل مہلت دیتی
تو سندھی میں ایک عمدہ تفسیر تیار ہو جاتی
پہلے پارے کی تفسیر ۱۹۲۲ء میں وقف مسعود سوسائٹی
حیدرآباد کی طرف سے شائع ہوئی
اور دوسرے پارے کی تفسیر ۱۹۲۸ء میں اسی سوسائٹی کی طرف سے
شائع ہوئی اس کا سائز ۳۰x۲۰ ہے ۲۵۶ صفحات پر
بلاک اور عمدہ ٹائپ میں شائع ہوئی -
دوسرے پارے کے دیباچہ میں وقف سوسائٹی کے صدر
الحاج محمد صدیق میمن مرحوم نے اس تفسیر کا تعارف اسطرح
کرایا کہ الحمدللہ معارف القرآن کا پہلا پارہ ۱۹۲۲ء
میں طبع ہو گیا ہے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے
پارے کی اشاعت کا کام چھ سال رکا رہا
علاوہ ازیں مرحوم و مغفور مولوی عبدالخالق صاحب کی ناگہانی
وفات کی وجہ سے تالیف کا کام بھی معطل ہو گیا
مولوی صاحب اپنی حیات میں ۵ پارے تیار کر گئے تھے
جن میں سے یہ دوسرا پارہ طبع کرایا گیا ہے
یہ تفسیر ۲۵۶ صفحات پر مشتمل ہے سائز رائل اور کاغذ
سفید ہے سال اشاعت ۱۹۲۸ء ہے حیدرآباد سے شائع ہوئی - ۱۶

سہ ماہی فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ ص/۵۰

قاضی محمد عثمان کوہری صاحب

مولوی محمد عثمان ابن میاں عبدالرحمٰن نے
ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی آخر تعلیم حاصل کرنے کیلئے
دارالعلوم دیوبند کا سفر کیا کچھ عرصہ مولانا شیخ الہند سے
تعلیم حاصل کرنے کے مولانا انور شاہ کشمیری سے تعلیم مکمل کی
فراغت کے بعد مدینہ منورہ کا سفر کیا دو سال وہاں
تعلیم حاصل کی شادی کے لیے گھر واپس آگئے پھر دوبارہ مدینہ
کا سفر کیا حضرت مولانا تاج محمود امروٹی کے حکم پر مدینہ سے
بہت نادر کتابوں کا ذخیرہ لیکر مستقلاً سندھ میں
آگئے اور تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا
پھر حضرت امروٹی کے حکم پر جامع ٹھرا ہل میں
ایک مدرسہ کھولا یہ مدرسہ آج تک قائم و دائم ہے
مولانا کو فقہ میں کمال حاصل تھا پیچیدہ مسائل آسانی سے
حل کرتے تھے مختلف مسائل میں عام علماء سے ہٹ کر
آپ نے تحقیق کی ہے مثلاً - مفقود کے بیٹے میں امام مالک
کے قول پر فتویٰ دیتے تھے اسی طرح طلاق ثلاثہ اور طلاق صغیرہ
کے عدم وقوع کے قائل تھے مولانا کے سندھی میں بے شمار قلمی فتاویٰ ہیں
مولانا کے فتاوٰی کا مجموعہ فتاوٰی عثمانیہ کے نام سے
غیر مطبوعہ شکل میں محفوظ ہے۔ ط۱

تصنیفی خدمات

(۱) تکمیل تفسیر تنویر الایمان (سندھی) مطبوعہ تنویر الایمان کی
تکمیل میں آپ نے حصہ لیا
(۲) "شراکت ترجمہ قرآن" مولانا محمد مدنی (سندھی) مطبوعہ مولانا محمد مدنی کے
ساتھ کچھ عرصہ ترجمہ قرآن میں معاونت کرتے رہے ہیں۔ ط۲

ط۱ ماہنامہ شریعت ص ۸۳ اکتوبر ۱۹۸۱ء
ط۲ ایضاً

نیک عالم گجراتی ۔

مولینا نیک عالم گجراتی موضع چک جانی ضلع
گجرات کے باسی تھے ان کی اولاد میں عبدالرشید
(فاضل دیوبند) اور حافظ عبدالعزیز (فاضل دیوبند تھے)
حافظ عبدالعزیز مولوی فاضل بھی تھے۔ دیو سماج کالج
لاہور کے استاد تھے ۔۔ تصنیف
ان کی تالیف ۔ التسہیل فی حل انوار التنزیل (اردو) مطبوعہ
(سورہ آل عمران) ہے
جو طلبہ کی نصابی ضرورت کیلئے لکھی گئی ہے ؎۱

؎۱ تذکرہ علماء پنجاب ج/۲ ص/۸۴۷

مولانا محمد زمان

تفسیر القرآن (اردو) ج/۱

معنف قرآن حضرت مولانا محمد زمان ناشر شعبہ نشر و اشاعت،
جامعہ اسلامیہ صدر میانوالی، مولانا غلام اللہ خان صاحب نے اس پر تقریظ لکھا ہے
ربیع الاول ۱۳۸۶ھ مطابق جولائی ۱۹۶۶ء میں چھپی ہے
یہ سورۃ فاتحہ اور کچھ بقرۃ پر مشتمل ہے
تفسیر جدید طرز پر اثبات توحید ابطال
شرک پر مشتمل ہے
فیروز سنز لاہور سے چھپی ہے ابتداء میں فہرست پانچ
صفحات ہیں پھر مقدمہ تفسیر میں اصطلاحات قرآن
یعنی دعوی، موضوع، بیان، جو موصوف نے بیان کی
ہیں عنوانات بیان کی ہیں سورتوں کی اسکی بیان وضاحت کر دی کہ
اس سے کیا مراد ہے۔ کل اصطلاحات ۱۳ ہیں
ص ۵/ص ۱۰ پر مقدمہ ہے اور دیگر اہم مباحث پر مشتمل ہے
موصوف نے ہر آیت کے نیچے ترجمہ پھر سورۃ کا وجہ تسمیہ، فضائل سورہ
اور اس کے بعد متعلقہ آیات کی عام فہم تفسیر بیان کی ہے
مجموعی صفحات ۱ ... تا ۲۱۶/ ہیں
آخر میں مصنف کا رسالہ حقیقت الروح، مسئلہ سماع موتی وغیرہ
کل پانچ رسائل ہیں۔
مولانا محمد زمان ہر سال ۲۷/ رمضان المبارک سے مدرسہ جامعۃ اسلامیۃ
میں سہ ماہی دورۂ تفسیر کراتے ہیں۔ ص۱

۱۔ تفسیر القرآن

مولانا محمد شریف (اللہ)

استاذ ہیں جامعہ عربیہ اسلامیہ شمس العلوم رحیم یار خان میں اور قرآن حدیث کے مضامین پڑھاتے ہیں۔ دیوبندی عالم ہیں

المقدمۃ لتفسیر تبیان الفرقان (عربی)

محمد شریف اللہ

ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک سے جمعیۃ علوم القرآن پر مشتمل ہے
ربیع الاول ۱۴۰۷ھ میں مکمل کیا یہ ۳۰۶ / ص پر مشتمل ہے۔
۶۰۰ / ص ج / ۱ سورہ کہف تک
۶۱۵ / ص ج / ۲ سولہویں پارہ سے آخر تک
رحیم یار خان کے مضافات میں قصبہ مولویان محمد ابراہیم جیوانی خضدار بلوچستان نے لکھا بتایا ہے
وہیں رسالہ مکمل کیا
تفسیر ۱۴۲۷ھ میں مکمل ہوئی مجموعی طور سے چھ اجزاء اور دو جلدوں پر مشتمل ہے تفسیر کا نام ہے ہے
التفسیر الموسوم بتبیان الفرقان (دو جلد) عربی

: ناشر جامعۃ العلوم اسلامیہ شمس العلوم

ج/۱ میں ابتدائی پندرہ پارے ہیں ۶۰۰/ص ہیں
ج/۲ میں بقیہ پندرہ پارہ ہیں ۶۱۵/ص میں مکمل کیا

تفسیر طبع ہوئی ہے
ملتان بک بائنڈنگ ہاؤس ملتان - نو بہار الیکٹرک پریس ملتان سے
اور محمد ابراہیم جیوانی خضدار نے لکھا بتایا

تفسیری انداز پر خود لکھے ہیں ص/۲ عمدہ تفاسیر سے اہم نکات جمع کر دیے ہیں ۱۴۰۶ھ میں لکھنے کا آغاز کیا ۱۴۰۷ھ میں مکمل کر لیا

ہر سورۃ کا مختصر شان نزول پھر معمولی ترکیب
یا مشہور مفسرین مثلاً قتادہ سفیان ثوری حسن ابن جریر سے منقول مفہوم کو نقل کر دیتے ہیں ط

ص۱ المقدمۃ لتفسیر تبیان الفرقان ص۲ التفسیر تبیان الفرقان

قاضی محمد مبارک

تفسیر معارف القرآن (پشتو) (تیس جلدیں)
مصنفہ مولانا مفتی محمد شفیعؒ مطبوعہ تاج کتب خانہ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور(۱) مجلس ترجمہ و نظر ثانی

(۱) ڈاکٹر قاضی محمد مبارک -
سابق مدرس دار العلوم سرحد و پروفیسر شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی
(۲) ابوالحسین مولانا گل برہان سواتی فاضل علوم اسلامیہ وغیرہ
(۳) مولانا سیف الرحمان حقانی فاضل حقانیہ دورہ فی الدراسات و جامعہ بہاولپور تلمیذ مولانا شمس الحق افغانی و احمد علی لاہوریؒ
تفسیری انداز اپنے اردو تفسیر معارف القرآن کا ہے
دو انداز میں شائع ہوا ہے

(۱) دس جلدوں میں مکمل یا پانچ پاروں میں اور ہر پارہ تقریباً دو سو سے سوا تین سو صفحات پر مشتمل ہے
(۲) تیس جلدوں میں دونوں کی ذرا بہت طباعت میں ایک ہی صرف بائنڈنگ کا فرق ہے لیکن ابتدائی جلدیں جو چھپ کر آئیں ہیں ان پر صرف ڈاکٹر قاضی محمد مبارک کا نام مرقوم ہے۔ ۱۴۰۴ھ میں پہلی جلد مکمل ہوئی :- آخری جلد ۱۴/ ذی قعدہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۹/ مئی ۱۹۹۱ء میں مکمل ہوئی۔

---

(۱) مقدمہ تفسیر معارف القرآن (پشتو) اس تفسیر کے پہلے صفحہ کے ٹائٹل سے معلوم ہوتا ہے مولانا شمس الحق افغانی کی علوم القرآن کا بھی پشتو میں ترجمہ کیا گیا ہے -

مولانا مشتاق احمد :

مشتاق احمد صاحب خود اپنے بارے میں لکھتے ہیں میں کوہ سلیمان کے دامن کے ایک چھوٹے سے گمنام قصبہ (داجل ضلع ڈیرہ غازیخان) کا رہنے والا ہوں میں نے دارالعلوم دیوبند کے شیوخ اور اساتذہ کے ہاں زانوئے تلمذ تہ کر کے علم حدیث اور دیگر علوم عربیہ کی تحصیل اور تکمیل کی دیوبند سے واپس آکر اپنے ضلع ڈیرہ غازیخان میں پہونچ کر غریب خاندان میں ہونے کے باوجود روکھی سوکھی پر گذارہ کر کے زبان سے منکرات اور سئیات اور شرک اور بدعات کو تبدیل کرنے کی سر توڑ کوشش کی ۱۹۳۶ء میں بسلسلہ ملازمت علی پور ضلع مظفر گڑھ میں خیال پیدا ہوا کہ قرآن کریم کا مطالعہ قرآن کریم کی مدد سے کیا جائے مثلاً صراط مستقیم کے معنی کسی لغت میں دیکھنے کی بجائے قرآن کریم سے دریافت کیے جائیں ایسا ہی غضب، ضلالت، عزت ذلت) وغیرہ اصطلاحات کے معانی طے کرنے کیلئے قرآن کریم کی طرف رجوع کیا جائے چنانچہ میں نے اپنی تمام تر توجہ مطالعہ قرآن کریم کی طرف منعطف کردی تو میرے سامنے ایک نیا میدان علم اور عمل کا ظاہر ہو گیا چنانچہ میں نے قلم اٹھا کر چند اوراق لکھ ڈالے جو ناظرین کے سامنے ہیں [1]

تصنیف :

(۱) بصائر للناس المعروف معارف قرآنیہ (اردو) جو زیر تسوید ہے [2] میں نے مسلسل تیرہ سال سے ہر ایک عنوان اور مسئلہ پر جس میں مسلمانوں کی جماعتوں کی باہمی جنگ لڑی جاتی تھی قرآن کریم کا مکمل مطالعہ کر کے تمام آیات متعلقہ مضمون بالاستیعاب (تا امکان) دلچسپ کر کے ان کا ترجمہ تفسیر اور خلاصہ مضمون قلمبند کیا ہے مضمون کی جلد اول تیار ہے جو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر ناظرین سے بلا اختلاف خراج تحسین وصول کرے گی اور باقی جلدیں بھی بالترتیب میدان میں آجائیں گے معارف قرآنیہ پانچ جلدوں میں [3] لکھ ہو گئی یہ دراصل انڈیکس قرآنی ہوگا

(۲) جذبات توحید - یہ دراصل بصائر للناس کا مقدمہ ہے ۱۹۳۹ء / ۱۳۵۸ھ میں مکمل ہوئی اور طبع ہوئی

---

۱ مقدمہ جذبات توحید مصنفہ مشتاق احمد ص/۶

۲ ایضاً ص/ ۳۹۲ ۳ ایضاً ص/ ۹

مولانا عبدالرحیم مگسی رح

استاذ سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی

۱۔ قرآن مجید مترجم مع سہ ترجمہ (اردو، سندھی) وحواشی شاہ عبدالقادر (سندھی)

امیر الدین مہر لکھتے ہیں
اس میں متن کے ساتھ تین ترجمے دئے گئے ہیں۔

(۱) پہلا ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ
(م ۱۷۰۳ء تا ۱۷۶۲ء) کا ہے

(۲) دوسرا ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ۔
(و ۱۱۶۳ھ وفات ۱۲۳۵ھ) کا ہے

(۳) تیسرا ترجمہ سندھی (از مقتدر علماء سندھ)
حاشیے پر موضح القرآن از شاہ عبدالقادر دہلوی رح کا
سندھی ترجمہ دیا گیا ہے، اس لحاظ سے یہ ترجمہ قرآن مجید منفرد
حیثیت رکھتا ہے۔ سندھی ترجمہ کس نے کیا یہ بات
واضح طور پر معلوم نہیں ہے
اس پر اتنا لکھا گیا ہے کہ سندھ کے مستند علماء نے یہ
ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ و تفسیری نوٹ بڑے سائز پر
۱۳۵۱ھ میں عباسی لیتھو آرٹ پریس کراچی سے شائع
ہوئے اس کی اشاعت کے بعد شیخ عبدالعزیز
محمد سلیمان سابق ایڈیٹر الحق اور عباسی پریس والوں کا حق
ملکیت پر اختلاف ہو گیا اور معاملہ عدالت تک
جا پہنچا دوسری مرتبہ میاں چنن الدین محمد شریف مالکان
کتب خانہ مقبول ریلوے روڈ لاہور سے شائع ہوا
بروایت مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی۔ عباسی کتب
خانہ کے مالک مولوی عبدالرسول نے کہا کہ یہ ترجمہ
مولوی عبدالرحیم مگسی مرحوم سابق معلم۔ سندھ مدرسۃ الاسلام
سے کرایا گیا تھا۔ اس بات کی قاضی عبدالرزاق صاحب نے بھی تصدیق
کی ہے ھ

۲۔ عین ممکن ہے مترجم ہی نے (سندھی، مگسی) شاہ عبدالقادر کے اردو حواشی کا سندھی میں
ترجمہ کیا ہو۔

ط سہ ماہی فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ ص/ ۲۹-۲۸ ص/ ۲۸

۳ ۔ ترجمہ وتفسیر پارۂ عمّ از مولوی عبدالرحیم مگسی

یہ ایک چھوٹے سائز ۔ ۔ میں ۱۲۶ صفحات پر مشتمل ہے
لیتھو سے چھپی ہوئی ہے
مولوی عبدالرحیم مگسی سندھ مدرسۃ الاسلام میں معلم کے
منصب پر رہے ہیں کتاب کے آخر میں چند علماء کی
تقاریظ موجود ہیں۔
مثلاً مولانا عبدالکریم ۔ حافظ غلام رسول قادری
اور حکیم عبدالخالق وغیرہ (۱)

---

(۱) سہ ماہی فکر ونظر جنوری ۱۹۸۹ء ص/ ۲۹-۲۸ ۔ ص/ ۴۸

۱۔ مولینا اختر محمد صاحب مینگل

بلوچستان کے صوبے ضلع چاغی حدود نوشکی میں پیدا ہوئے
احمد زئی قبیلہ سے آپکا تعلق ہے قوم مینگل ہے
آپ نے مولینا حبیب اللہ گالوئی بھاولپور پنجاب سے
تعلیم حاصل کی اس کے بعد علوم اسلامیہ کی نشرواشاعت میں
مصروف ہو گئے مختلف دینی مدارس میں درس نظامی کی
کتابیں پڑھائی۔ آج کل "دارالعلوم قلات" "
ودار التوحید قلات" نوشکی ضلع بلوچستان سے منسلک
ہیں علماء بلوچستان کے مشاہیر علماء دیوبند میں آپکا شمار
ہوتا ہے سیاسی طور سے جمعیت علماء اسلام سے
منسلک ہیں۔ آپ نے تعلیم کیساتھ تصنیفی خدمات
بھی انجام دی ہیں

تصانیف:

تفسیر اختری: براہوی زبان میں تفسیر اختریہ کے نام سے قرآن کریم کا مکمل
ترجمہ وتفسیر مرتب کیا ہے اس تفسیر میں قدیم
تفاسیر کے ساتھ ساتھ جدید تفاسیر مثلاً بیان القرآن مصنف
مولینا محمد اشرف علی تھانوی۔ جواہر القرآن مولینا غلام اللہ خان۔
تفسیر عثمانی۔ مولینا شبیر احمد عثمانی۔ قصص القرآن۔ مولینا حفظ الرحمن۔
تفسیر عزیزی۔ مولینا شاہ عبدالعزیز۔ ترجمہ قرآن۔ شاہ ولی اللہ۔
سے بھی استفادہ فرمایا ہے[۲] یہ چھ جلدوں میں ترجمہ وتفسیر مکمل کی ہے

---

[۱] مقدمہ تفسیر اختریہ ج/۱ ص/۲

[۲] مقدمہ تفسیر اختریہ ج/۱ ص/۱

مصنف خود لکھتے ہیں۔
ہر قوم کے علماء نے مقامی زبان میں ترجمہ کیا ہے اسی طرح
بلوچی زبان میں بھی مولانا محمد دین پوری نے بھی کیا تھا
لیکن اسکو انتہائی آسان کر کے عوامی زبان میں پیش کیا ہے
تاکہ یہ میری مغفرت کا قیامت میں ذریعہ ہو۔
مولانا عبدالغفور صاحب لکھتے ہیں۔
علماء بلوچ اور براھوی میں قرآن کے تراجم کئے ہیں
لیکن اس تفسیر کا میں نے مطالعہ کیا یہ افادیت
اور شرح کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے
مولانا فیض محمد الملتانی خادم دارالعلوم سمان۔ لکھتے ہیں
مولانا نے قرآن مجید کی تفسیر لکھنا شروع کیا تو مجھ دکھایا
مشورہ کیلئے۔ ماشاءاللہ براھوی میں آسان ترجمہ لکھا ہے
جو کہ لفظی سے زیادہ بامحاورہ ہے
(جو کہ نہایت مناسب ہے) جبکہ تفسیر میں مسئلہ توحید
کو نمایاں کیا ہے اور شرک و بدعت کا عمدہ رد کیا ہے
مولانا محمد صدیق شاہ ساکن قلات لکھتے ہیں۔
مولانا اختر محمد صاحب نے براھوی قوم کو شرک و بدعت
کی جہالت سے نکالنے میں اہم کردار ادا کیا ہے یہ خصوصیت
انکی تفسیر میں بھی نمایاں ہے براھوی زبان میں مولانا محمد دین پوری
نے بھی لکھی لیکن نامکمل رہی دوسرے یہ کہ براھوی زبان نے
ادب ثقافت میں ترقی کرلی ہے اسلئے یہ تفسیر ضروری تھی
موصوف نے ترجمہ و تفسیر میں مروجہ عام فہم زبان
کو اپنایا ہے حضرت موصوف نے کثرت مشاغل کے
باوجود بہت بڑی علمی خدمت انجام دی ہے عوام و خواص
کو اس کی قدر کرنی چاہیئے
سید عبدالستار شاہ لکھتے ہیں۔
براھوی زبان میں مختلف تفاسیر لکھی گئی مگر یا تو وہ نامکمل ہیں
یا بہت مختصر یا علمی اعتبار سے بہت کمزور ہیں

یا عام فہم نہیں لہٰذا براہوی میں دینی جامع تفسیر کا
انتظار تھا مولانا اختر محمد صاحب نے عام فہم براہوی
میں اسے مرتب کیا۔

خصوصیت ۔ (۱) یہ جامع ہے نہ بہت مختصر نہ طویل
(۲) عوام اور علما کیلئے یکساں مفید ہے
(۳) تفسیری مقامات کو مستند تفاسیر سے حل کیا ہے
(۴) فقہی مسائل بیان کئے۔
(۵) تاریخ کے حقائق بیان کئے ہیں

محمد ابوبکر خطیب جامع مسجد خضدار لکھتے ہیں ۔
افہام و تفہیم قرآن کریم میں براہوی اہل زبان کو کافی
سود دیگا:
مولانا غلام مصطفیٰ خادم مدرسہ انوار العلوم گیدر تحصیل سوراب
لکھتے ہیں ۔
تمام مشہور و معروف تفاسیر کے عین مطابق اور صحیح پایا ۔

مولینا خیر محمد ندوی۔

آپ نے کراچی کھڈہ مدرسہ سے تعلیم حاصل کی مولینا محمد عثمان آپ کے استاذ تھے سند فراغت ـــــ

ندوہ سے یہ اشتہار جاری ہوا کہ سندھ سے جو طالب علم ندوہ میں داخلہ کیلئے آئیگا اسکو داخلہ دیا جائیگا:

جواب میں مولینا خیر محمد ندوی کا نام انکے مذکورہ استاذ نے جوکہ مہتمم مدرسہ تھے بھیج دیا:

آپ ندوہ سے فراغت حاصل کرکے دوبارہ کراچی آگئے اور تبلیغ دین میں معروف ہوگئے:

آپ نے بلوچی نشریات کا آغاز ریڈیو پاکستان سے کروایا نوالین لیمارکیٹ میں بلوچ سیکنڈری اسکول قائم کیا۔

اردو بلوچی بول چال کی چار کتابیں لکھیں موجودہ بلوچی رسم خط جوکہ فارسی اور سندھی کے مشابہ ہے آپ ہی کا ایجاد کردہ ہے

آپ نے ایک رسالہ "سوغات" ماہنامہ۔ بلوچی زبان میں جاری کیا ہے جوکہ پابندی سے چھپ رہا ہے

آجکل جمعیت علماء اسلام سندھ کے صدر ہیں

تصنیف ـــ ترجمہ وتفسیر عثمانی (بلوچی)

مولینا نے آخری گیارہ پاروں کا بلوچی ترجمہ کیا ہے اور جو تفسیر باقی رہ گئی تھی وہ مکمل کی ہے ابتدائی ترجمہ وتفسیر قاضی عبدالصمد سربازی نے لکھی ہے۔

آپنے بتلایا کہ میں نے عام فہم اور آسان بلوچی میں ترجمہ کیا ہے قدیم بلوچی ترک کردی ہے
جسکی وجہ سے ہر شخص کو سمجھنے کی سہولت ہوگئی ہے
اور یہ ترجمہ وتفسیر علماء وافراد میں یکساں مقبول ہے

لغات القرآن ۔ یہ ماہنامہ سوغات میں تینوں زبانوں میں چھپ رہی ہے بلوچی اردو سندھی

روزنامہ جنگ ۲۹ نومبر ۱۹۷۱ء

ط فضائل اعمال مصنف مولانا محمد زکریا کا بلوچی ترجمہ کررہے ہیں۔ بہشتی زیور اور تعلیم الاسلام کا بلوچی ترجمہ مکمل کردیا۔

مولانا محمد حسین شاہ نیلوی

۱ـــ احسن التفسیر المعروف بہ تفسیر بے نظیر (اردو)

مصنف مولینا حسین علی محشی مولینا سید محمد حسین شاہ نیلوی

المکتبۃ الحسینیہ سرگودھا

۳۰۲/ص طبع اول رمضان ۱۴۱۲ھ

مکمل قرآن کا سورتوں کے اعتبار سے خلاصہ ہے لفظی و معنوی

مو ربط قرآن کے

تفسیری انداز یہ ہے کہ ہر سورۃ کا خلاصہ مختصرًا بیان کر دیتے ہیں

نکات کی صورت میں پھر چند جملوں میں مزید مختصر خلاصہ

بیان کرتے ہیں بدر منیر اسکی تشریح اور مجمل جملوں کی

وضاحت کرتی ہے

یہ بہت جامع اور مفصل شرح ہے

اس حاشیہ میں چار مباحث شامل ہیں

(۱) بدر منیر (۲) النجم المستطیر (فوائد) (۳) حروف المعانی

(۴) اصطلاحات القرآن

حضرت مولینا حسین علی الوانی رح نے قرآن پاک کی تمام سورتوں کے مختصر خلاصے

پر مشتمل تفسیر بے نظیر لکھی یہ تفسیر بے شک اپنے انداز کی بے نظیر

تفسیر تھی شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان نے اس تفسیر

کی افادیت کے پیش نظر التبیان کے نام سے اسکی اشاعت کا

اہتمام فرمایا نیلوی مدظلہ نے بدر منیر کے عنوان سے اسکا حاشیہ

لکھ کر شائع فرمایا جس میں قرآنی آیات، احادیث صحیحہ، مستند تفاسیر

اور اقوال اسلاف کے ساتھ ساتھ حضرت صاحب کی املائی تفسیر بلغۃ الحیران

کی بعض عبارات سے بھی بعض مجمل عبارات کی وضاحت فرمائی مگر ایک مدت

سے یہ بھی نایاب ہو چکی تھی نیلوی صاحب مدظلہ نے اس تفسیر کو حاشیہ

بدر منیر کے ساتھ نئے انداز میں ترتیب دیا ہے [1]

زیر نظر تفسیر مندرجہ ذیل خوبیوں کی حامل ہے

(۱) تفسیر بے نظیر کے ساتھ حاشیہ بدر منیر بھی شائع کیا جا رہا ہے

(۲) النجم المستطیر کے نام سے بعض اہم صرفی و نحوی قواعد اور معانی و بیان کے

قوانین بھی اس میں شامل ہیں [1]

---

[1] احسن التفسیر المعروف بہ تفسیر بے نظیر مقدمہ ص/۲

(۳) حروف المعانی کے عنوان سے تحقیق معانی کی بحث کو اس میں شامل ہے

(۴) اصطلاحات القرآن کے نام سے قرآنی اصطلاحات کا بیان بھی دیا جا رہا ہے

(۵) ہر سورت کے شروع میں سورت کا عنوان دیا گیا ہے

(۶) ہر سورت کے رکوع، آیات، کلمات اور حروف کی تعداد لکھی گئی ہے

(۷) ہر سورت کا نزولی نمبر بائیں طرف اور مصحفی نمبر دائیں طرف لکھا گیا ہے

(۸) ہر سورت کے آخر میں سورت کا مختصر ترین خلاصہ بھی لکھ دیا گیا ہے

(۹) تفسیر بے نظیر کا متن جلی قلم سے حاشیہ چھوڑ کر لکھا گیا ہے تاکہ بدر منیر سے ممتاز رہے

(۱۰) متن کے ساتھ حاشیہ پر آیت نمبر لکھا گیا ہے

(۱۱) بدر منیر اور باقی شامل مضامین میں قرآنی آیات کا مختصر حوالہ نمبروں کی صورت میں لکھا گیا ہے

(۱۲) ہر صفحہ پر دائیں طرف پارے کا عنوان اور نمبر لکھا گیا ہے جبکہ بائیں طرف سورت کا نام اور نمبر بھی لکھ دیا گیا ہے

(۱۳) تفسیر کے آخر میں غیر معتبر تفاسیر کی فہرست بھی شامل کر دی گئی ہے[۱]

۲ - تفسیر فیض الجلیل فی تسہیل التنزیل (اردو) خلاصۃ البیان من کلام الرحمٰن (اردو)

۳ مختصر ترین خلاصۃ القرآن (اردو) بامحاورہ مربوط اور مسلسل بیان قرآن المعروف بہ درس قرآن (اردو) مقدمہ کتاب التوحید (اردو) (حضرت مولانا عبدالغنی جاجروی)[۲]

---

۱ احسن التفسیر المعروف بہ تفسیر بے نظیر ص/۲

۲ ایضاً ص/ ۴ ۳۰۲ موصوف کی چالیس سے زائد مطبوعہ وغیر مطبوعہ عربی اردو میں تصانیف موجود ہیں دیکھئے اشتہار تفسیر بے نظیر محشی مطبوعہ اشاعۃ التوحید والسنۃ کراچی

حضرۃ مولینا حافظ عبدالرحمٰن امروہی۔

م ۱۲۷۷ھ ۲۳/جمادی الاخریٰ ۱۳۶۷ھ

آپ ۱۲۷۷ھ کو مولینا عنایت اللہ سندھاوی کے گھر پیدا ہوئے آپ نے حافظ عبدالرحمٰن سے قرآن پاک حفظ کیا ۱۲۹۲ھ تا ۱۲۹۷ھ تک دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کرتے رہے ترمذی شریف مولینا محمد قاسم نانوتوی سے ان کے آخری دور میں پڑھی حضرت نانوتوی کے وصال کے بعد دیوبند سے مرادآباد آگئے اور یہاں مولینا احمد حسن امروہوی سے ۱۳۰۱ھ میں سند الفراغ حاصل کی

فراغت کے بعد مدرسہ شاہی مرادآباد میں چند سال تدریس کی پھر مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ سے تعلق ہو گیا اور اپنے استاذ حضرت مولینا احمد حسن کے وصال کے بعد ۱۳۳۰ھ سے مستقل طور پر صدر مدرس شیخ الحدیث والتفسیر کے منصب پر فائز ہوئے آخر وقت تک باوجود ضعیفی کے درس قرآن و حدیث دیتے رہے آپ کے بارے قاری محمد طیب قاسمی تحریر فرماتے ہیں:

حضرت مولینا حافظ عبدالرحمٰن صاحب امروہوی آپ حضرت مولینا احمد حسن صاحب امروہی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے تفسیر کے بعض اسباق حضرت نانوتوی سے بھی پڑھے

وصال ۲۳/جمادی الاخریٰ ۱۳۶۷ھ واصل بحق ہوئے صحن جامع مسجد امروہہ کے جنوبی گوشے میں حضرت محدث امروہی کے بالکل قریب جگہ پائی

تصنیف

حواشی بیضاوی (عربی) بیضاوی شریف کامل کے حواشی آپ کے علمی آثار ہیں

ما مشاہیر علماء ۱/۲۰ ص/ ۲۷۱

مولانا یعقوب الرحمٰن صاحب عثمانی

۴ ۱۰/فروری ۱۹۵۲ء ۱۵/جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ

حضرت مولینا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ آپ کے عم محترم تھے ۱۳۱۷ھ میں دیوبند میں پیدا ہوئے ۸/شوال ۱۳۲۶ھ کو دارالعلوم کے درجہ فارسی میں داخل ہوئے ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد ۹/شوال ۱۳۳۱ھ کو عربی درجہ میں داخلہ لیا ۱۳۳۷ھ میں فراغت پائی فراغت کے بعد مدرسہ فوقانیہ صوبہ ورنگل حیدرآباد دکن میں تقرری ہوئی اور عرصہ تک تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں ۱۹۳۶ء میں جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کے لکچرر مقرر ہو اسی زمانے میں تفسیر قرآن مسمیٰ فیض الرحمٰن لکھنا شروع کیا تھا[۱]

ڈاکٹر فیوض الرحمٰن لکھتے ہیں

مولانا خوش وضع، خوش قطع بہترین مقرر اردو انشاء پرداز تھے مولانا مطلوب الرحمٰن عثمانی جو کہ کراچی ہجرت کر آئے تھے آپ کے والد تھے فارغ ہونے کے بعد کچھ عرصہ دارالعلوم دیوبند میں بھی پڑھایا زندگی کے آخری حصہ میں دیوبند میں جمعیت الطلبہ کے سرپرست بنائے گئے[۲]

تصنیف

تفسیر فیض الرحمٰن (اردو)

مولینا نے اس تفسیر کو عزم بالجزم سے لکھنا شروع کیا تھا ارادہ تھا کہ جلد از جلد تفسیر مکمل کر دوں گا لیکن مشیت خداوندی کو کچھ اور منظور تھا چنانچہ اسی زمانہ میں ہندو پاک کی تقسیم کا مسئلہ کھڑا ہو گیا جس نے امن پسند شہریوں میں ایک ہیجان برپا کر دیا

مولینا اس کے مضر اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے ۱۹۵۰ء میں جامعہ عثمانیہ سے وظیفہ یاب ہو کر علیحدگی عمل میں آئی اس کے بعد آپ نے حیدرآباد میں اپنی قیام گاہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع مسجد الماس میں تفسیر کا درس دینا شروع کیا[۳]

---

۱ فضلا، دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص/۵۹ تاریخ دیوبند ص/۸۳

۲ نقار و قرآن ص/۲۸۰ ۳ فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص/۶۰

تقریباً ایک سال تک درس دینے کے بعد ۱۹۵۱ء میں دیوبند لوٹ آئے دیوبند میں قیام کے دوران علی مسجد اور گلدی دارسہ کی مسجد میں آخر وقت تک تفسیر کا درس دیتے رہے ۱۰/ فروری ۱۹۵۲ء کا دن موعود تھا

لہذا آپ رفیق اعلیٰ سے جا ملے اس طرح یہ تفسیر نامکمل رہ گئی[۱]

ثناء الہدیٰ صاحب لکھتے ہیں

فیض الرحمٰن کا جزء اول میرے سامنے ہے اس میں صرف تعوذ تسمیہ اور سورہ فاتحہ کی تفسیر کی گئی ہے جو ایک سو چوبیس صفحات پر پھیلی ہوئی ہے زبان عام فہم ضرور ہے لیکن متعلقات تفسیر کے اصولی مباحث اصطلاحی الفاظ اور ان کے اسرار و حکم کی وجہ سے لکھے لوگوں کے لئے تفہیم میں سنگ راہ ہیں عبارت صاف اور تمام ادبی خامیوں سے بھی پاک ہے لغوی تحقیق، تعوذ و تسمیہ کی حکمتیں معارف و مسائل کا بیان اس تفسیر کا طرہ امتیاز ہے[۲]

---

[۱] فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص/ ۹۱ [۲] ایضاً/ ۵۹

مولانا محمد طاہر دیوبندی م

۱۴/اکتوبر ۱۹۵۲ء ۱۴/محرم ۱۳۷۲ھ م

قاسمی گہوارہ علم و ادب کے فیض یافتہ اور باکمال افرادوں میں ایک مولانا طاہر صاحب بھی ہیں جن کو نہ صرف علوم دینیہ بلکہ علوم عصریہ میں بھی کافی دسترس تھی آپ ۱۳۱۹ھ میں دیوبند میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مولانا محمد یسین صاحب سے تجوید قاری عبدالوحید صاحب اور سند حدیث حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رح سے حاصل کی ۱۳۳۲ھ میں دارالعلوم سے فارغ ہوئے فراغت کے بعد "الفصار" نامی اخبار جاری کیا اور دارالعلوم کے مختلف شعبوں کے ناظم بنے لاہور جاکر مولانا احمد علی صاحب لاہوری کے درس قرآن میں شریک ہوئے ۱۹۵۲ء میں دار فانی سے کوچ کیا ۱؎

تصنیف

تفسیر قرآن مسمی تقریر قرآن (اردو) ترجمہ و تفسیر کامل - مخطوطہ

علمی یادگار میں دوسری کتابوں کے علاوہ تفسیر قرآن مسمی تقریر القرآن بھی ہے

تفسیر لکھنے کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے

تفسیروں کی اکثریت کی رفتار یہ ہے کہ یا وہ اقوال مختلفہ کا مجموعہ ہے یا غیر متعلق امور کا گہوارہ

آپ کو ترجمہ یا تحت اللفظ ملیں گے یا حواشی پر ہر آیت کے فوائد جدا جدا نظر آئیں گے حالانکہ مراد خداوندی اس وقت پوری طرح سے آشکار ہو سکتی ہے جبکہ ترجمۂ آیات مفہوم مطابقی کا آئینہ ہو اور اس کے ساتھ آیتوں کی مربوط مسلسل درمیانی تقریر بھی کی جائیں۔

احقر نے انہی بنیادی ضرورتوں کو سامنے رکھ کر جدید انداز سے معنی قدیم کو لباس حرف پہنایا ہے

جیسا کہ اقتباس بالا سے واضح ہے کہ آپ نے تفسیر کو ایک نیا طرز بخشا ہے آیات قرآنی کو مربوط ثابت کرنے کیلئے ترجمہ بھی کیا ہے ۲؎

۱؎ درج ذیل کتاب کے ص ۹۲ پر تاریخ وفات ۱۹۵۳ء لکھی ہے معلوم نہیں یہ تضاد کیوں ہے

۲؎ فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص ۴۳

مندرجہ بالا تاریخ بزم اشرف کے چراغ ... ص ۱۴۱

سورہ فلق کا ترجمہ یہ ہے

کہیئے میں پناہ لیتا ہوں زمین کو شق کر ڈالنے والے پروردگار
کی تمام مخلوقات کے شر سے شر انتہائی شر تاریکی سے
جب وہ سمٹ کر درجہ اکمال حاصل کرے اور جادوگر
عورتوں کے ٹوٹکوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کی
برائی سے جب وہ حد مقابل ہو جائے

ترجمہ کے ساتھ ساتھ عبارت محذوف نکال کر پہلے
تشریح کرتے جاتے ہیں معانی اور تفسیر کے بطور نمائج القرآن
کے تحت سورتوں کا خلاصہ بیان کرتے ہیں
سورۃ القدر کے خلاصے میں لکھتے ہیں

دنیا میں جو قوم حق شناس ہوگی اور اپنی عقل اور اپنے ادراک
کو رحمت و غضب پر مشتمل اوقات کی شناخت میں لگائے
گی اور لاہوتی و ملکوتی سعادتوں کی تلاش و جستجو میں رہے گی
اور اپنے ان علم کے لئے انہی مبارک و مسعود ساعتوں کو
خاص کرے گی وہی قوم سلسلہ برکت اور مرکزیت
حاصل کرے گی اور برکات وسلامتی سے بامراد المرام ہوگی ثناء الہدیٰ صاحب لکھتے ہیں
تفسیر کے مکمل اجزاء ہمیں دستیاب نہ ہو سکے اور شاید
پوری تفسیر زیور طبع سے آراستہ بھی نہیں ہو سکی ہے
لیکن جس قدر حصہ میری نظر سے گذرا ہے اس کے تحت
میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مولانا نے اپنی خداداد صلاحیتوں
سے آیات قرآنی کے بحر معانی میں غواصی کر کے گران
مایہ موتیوں کو الفاظ کی لڑی میں پرو دیا ہے
ثناء الہدیٰ صاحب اس تفسیر کے بارے میں
مزید لکھتے ہیں
مولانا اظہر شاہ صاحب قیصر نے ایک ملاقات میں فرمایا کہ تفسیر مکمل ہے
لیکن طباعت کے مراحل نہ طے کر سکی ہے ؂

؂ فضلاء دار العلوم اور انکی قرآنی خدمات ص ۴۴

حکمت القرآن (اردو) مطبوعہ

ان اللہ ثالث ثلٰثۃ سے قائلین تثلیث ذات و صفات پر مشتمل آیات قرآنی کے صیغہ جمع سے خدا کو تین ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ صیغہ جمع کا اقل فرد تین ہوا کرتا ہے علماء اسلام نے ایسے سفیہانہ استدلال کے بیحد شم دندان شکن جواب دیئے ہیں لیکن قرآنی حکمتیں ایک بحر نا پیدا کنار ہیں کوئی کچھ لکھنے کے بعد یہ دعوی نہیں کر سکتا یہ حرف آخر ہے

نبیرہ حجۃ الاسلام مولانا محمد طاہر صاحب رحمہ نے جدید پیرایہ میں جمع متکلم کے ساتھ آیات ذات و صفات کی بہت ساری حکمتیں بیان کی ہیں اور یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ جہاں جہاں حق تعالیٰ نے اپنے آپ کو واحد ہونے کے باوجود جمع کے صیغہ سے تعبیر کیا ہے وہاں ذات مع صفات کے مراد ہے چنانچہ لکھتے ہیں

اکثر و بیشتر حق تعالیٰ نے اپنے آپ کو جمع ہی کے صیغوں اور ضمیروں سے تعبیر فرمایا ہے جس سے نہ صرف ذات واجب تعالیٰ کی طرف اشارہ منظور ہوا کرتا ہے بلکہ ذات واجب تعالیٰ مع صفات کے مراد ہوا کرتی ہے

کچھ لوگوں نے صیغہ جمع کی حکمت محض تعظیم بیان کی ہے ان کے اس قول کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وحدہ لاشریک اگر اسی قسم کی تعبیر سے تعظیم کا ارادہ فرماتا تو وہاں فرماتا جہاں اس نے اپنے اسم ذات کو ذکر فرمایا ہے چنانچہ اس نظریہ کے بموجب انی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی کے بجائے انا نحن اللہ ہونا چاہیئے تھا

پوری کتاب پڑھنے کے بعد عیسائیوں کے استدلال کی قلعی کھل جاتی ہے حق کا صاف شفاف آفتاب روشن ہو جاتا ہے اور باطل کی ظلمت حق کی تاب نہ لا کر راستہ لیتی ہیں کتاب مفید ضرور ہے لیکن فلسفیانہ طرز اور اصطلاحی الفاظ کے استعمال کی وجہ سے عوام کا کلی طور مستفید ہونا ناممکن ہے

فضلاء دار العلوم اور انکی قرآنی خدمات ص/ ۹۴ ۔ غالبًا یہ کتاب مطبوعہ ہے اس لیے کہ موصوف نے کتاب ہی سے استفادہ کیا ہے مگر مطبوعہ ہی لکھا ہے

مولانا اسحاق دہلوی ۔

۱۳۷۲ - ۷۳

۱۹۵۳ء

م

یہ ایک مولوی خاندان تھا جو بلند شہر کے قریب ایک گاؤں سے دہلی آیا تھا ان تین سو برسوں میں ڈھائی سو برس کی علمی و دینی فضیلت اور روحانیت مولانا کو اپنے اجداد سے ورثہ میں ملی تھی ۔

مولانا مولوی حافظ محمد اسحٰق دہلوی نے اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا مولوی مفتی محمد ابراہیم کے ساتھ کٹرہ گوکل شاہ میں مسجد اور مدرسہ حسینیہ حنفیہ کی بنیاد ڈالی ۔

مدرسہ حسین بخش واقع گلی مدرسہ حسین بخش مٹیا محل ۔ سے کون واقف نہیں دہلی والے مدرسہ حسین بخش کی مسجد میں بیان سننے آتے ایک جمعہ کو حضرت مولانا اسحاق دہلوی اجتماع میں تشریف فرما تھے کہ واعظ سے کسی دینی مسئلہ پر اختلاف ہو گیا حضرت مولانا اسحٰق دہلوی کے مستفید معتقدین نے آستینیں چڑھا لیں اور دوسرے جمعہ کو کٹرہ گوکل شاہ میں مسجد اور مدرسہ قائم ہو گیا جہاں سے حضرت مولانا محمد اسحٰق دہلوی ۳۳ برس تک بیان فرماتے رہے ۱۹۵۳ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ۔

۱۹۰۹ء میں ایک مذہبی رسالہ الواعظ جاری کیا جو ۳۳ برس تک پابندی سے نکلتا رہا حضرت مولانا محمد اسحٰق دہلوی صاحب ایک باعمل عالم شارح حقیقت بیان جید واعظ اور اٹھارہ کتابوں کے مصنف مؤلف و ناشر تھے ۔

دلی والے ج/۲ ص/ ۳۰۰

۱۹۵۲ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے
مولانا نے دو شادیاں کیں
پہلی بیوی سے عبد القیوم المعروف مولانا محمد زبیر قریشی پیدا ہوئے
جنھوں نے آپ کی مسند کو سنبھالا ـــ

تصانیف

(۱) داستان یوسف (۲) معراج رسول (۳) ملت ابراھیم
(۴) جلوہ طور (۵) فسانۂ آدم (۶) معجزات مسیح
(۷) روز محشر (۸) تاج سلیمانی (۹) قصۂ اصحاب کہف
(۱۰) قصہ یونس علیہ (۱۱) طوفان نوح (۱۲) صبر ایوب
(۱۳) قصۂ جرجیس علیہ السلام ـــــ (۱۴) اسم اعظم ط ۱ ط ۲
نمبر ۱/ نمبر ۱۰/ اور نمبر ۱۳/ دار الاشاعت کراچی سے بھی شائع ہو چکی ھیں

ط دلی والے مرتبہ ڈاکٹر صلاح الدین ج/ ۲/ ص/ ۳۰۰
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/ ۲/ ص ۲۵۶

ط اس کے علاوہ بھی مولانا کی دیگر تصانیف ھیں مثلاً
(۱) بستان اولیاء (۲) ماہ حیا م (۳) شہادت حسین (۴) موت کا منظر
(۵) میلاد و وفات (۶) یہ طبع ہو چکی ھیں غیر مطبوعہ کتب میں (۱) دولت اخلاق
(۲) نیکی بدی (۳) جمعہ کی نماز (۴) خواب مسلم (۵) دعائے مقبول (۶) دعوت نسوان
(۷) رسم و رواج (۸) نماز مسلم (۹) اخبار صادقہ (۱۰) رضوان مولا (۱۱) عشق الٰہی
(۱۲) نعت اخلاص (۱۳) اکل حلال (۱۴) نکاح مسلم (۱۵) ثمرہ محبت
(۱۶) بہار علم (۱۷) تین نصیحتیں (۱۸) سخاوت و بخل (۱۹) فکر عقبیٰ (۲۰) ہمارا فوٹو
(۲۱) مقام عبرت (۲۲) پیام عبرت (۲۳) مرقع عبرت (۲۴) دیوان (۲۵) سیرت مصطفیٰ
لکھ رہے تھے کہ انتقال ہو گیا ـــ (غیر مطبوعہ)

مولینا قاری سعید احمد صاحب اجراڑوی

م ۲۹/اگست ۱۹۵۷ء ۲/صفر ۱۳۷۷ھ

جناب نذر احمد صاحب بن جناب نصیب خان
صاحب کے گھر اجراڑہ ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے
قرآن مجید حافظ محمد حسین صاحب سے حفظ کرنے کے بعد
قصبہ کے مدرسہ ہی میں ابتدائی درسی کتابیں پڑھیں
۱۳۳۶ھ[۱] میں مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا
۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء کو سند الفراغ حاصل کی
فراغت سے آخر وقت تک مظاہر العلوم میں تدریسی خدمت
انجام دیتے رہے ۱۳۴۳ھ میں استاذ تجوید ۱۳۴۷ھ میں نائب
مفتی اور ۱۳۵۲ھ میں مظاہر کے مفتی اعظم اور قائم مقام صدر مدرس
بنائے گئے ۱۳۵۱ھ میں حج پر گئے ۱۳۵۲ھ میں واپس آئے۔ مولانا خلیل احمد سے بیعت کی تھی[۳]
۲/صفر ۱۳۷۷ھ/۲۹/اگست ۱۹۵۷ء پنجشنبہ کو طویل بیماری
کے بعد انتقال فرمایا اور قبرستان حاجی شاہ میں دفن کئے گئے۔[۴]

تصنیف

---

۱ ... شرح خلاصۃ البیان - (اردو)
۲ ... فوائد مکیہ محشی (اردو) مکتبہ شرکت علمیہ ملتان ۳۲/ص [۵]

[۱] علمائے مظاہر العلوم میں داخلہ کا نام نور محمد خاں لکھا ہے
ج/۲ ص/۱۲۰
[۲] داخلہ کا سن ۱۳۳۵ھ مرقوم ہے بحوالہ سابق ص ۳۵ ایضاً

[۴] مشاھیر علماء ج/۳ ص/۲۰۶
[۵] فوائد مکیہ محشی

۳ ۔ فیض العزیز۔ (اردو)

اس کتاب میں فن تجوید اور قراءت کے اہم اور مشکل مسائل
کو سوالات و جوابات کے طرز پر بہت آسان اور
عمدہ پیرایہ میں حل کیا ہے ۱۳۲۳ھ میں یہ کتاب لکھی گئی
یہ مظاہر العلوم اور دیگر مدارس دینیہ میں داخل نصاب ہو چکی ہے
کتاب کے آخر میں قراء سبعہ کے اسماء مع رواۃ لکھ دئیے گئے
اس کے ۴۵ص ہیں اور سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ہے

۴۔ القلائد الجواہریہ فی حل مقدمۃ الجزریہ - (اردو)

اردو زبان میں مقدمہ جزریہ کی شرح ہے جو ۱۳۲۲ھ میں
لکھی گئی یہ شرح اپنے خلاصے اور اختصار کے اعتبار
سے بہترین اور مفید ہے۔ اسکے ۳۲ص ہیں اور
سائز ۲۰×۲۶/۸ ہے

۵۔ شرح شاطبیہ (عربی)

یہ عربی زبان میں قراءت سبعہ کی مشہور کتاب شاطبیہ
کی شرح ہے گو مختصر ہے لیکن مشکل اور دشوار مضامین
کے حل کیلئے بہت کافی ہے
کتابت کی طباعت کی نوبت نہ آسکی البتہ اسکا مسودہ
مولانا کے ورثاء کے یہاں محفوظ ہے

۶۔ ربا القرض (اردو)

علمائے مظاہر العلوم ج/۲ ص/۱۲۰۔
مشاہیر علماء ۔ ج/۳ ص/ ۲۰۶

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ

۵/دسمبر ۱۹۵۷ء ۱۲/جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ

م

آپ ۱۹/شوال ۱۲۹۶ھ ۱۶/اکتوبر ۱۸۷۹ء میں بانگر مئو ضلع اناؤ میں پیدا ہوئے آپ کے والد سید حبیب اللہ اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھے

۱۳/سال کی عمر میں صفر ۱۳۰۹ھ میں والد محترم نے آپ کو بھی مزید تعلیم کے خیال سے دیوبند بھیج دیا دیگر اساتذہ کے علاوہ شیخ الہند نور اللہ مرقدہٗ کے لطف و کرم اور توجہ کے خصوصی ہو گئے

شعبان ۱۳۱۶ھ میں آپ کے والد صاحب نے بارادہ ہجرت مدینہ منورہ کا قصد سفر فرمایا مدینہ منورہ پہنچنے پر استاد کے حسب ہدایت تعلیم دیتے رہے

عرب و ہند کے علاوہ متعدد دوسرے اسلامی ممالک کے بھی طلبہ اور شائقین علم شریک درس رہنے لگے چنانچہ آپ نے سالہا سال تک مدینہ منورہ میں درس حدیث دیا ۱۳۳۳ھ کے مطابق ۱۹۱۵ء میں حضرت شیخ الہند حجاز پہنچے آپ ہی کے دولت خانہ پر مقیم رہے حج کے بعد حضرت شیخ الہند کی گرفتاری کا واقعہ پیش آیا، محض حضرت شیخ الہند کی معیت و صحبت کی خاطر آپ نے خود کو گرفتاری کے لیے پیش کر دیا مدت اسارت میں ساتھ رہے یہاں تک کہ ۲۰/رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ مطابق ۸ جون ۱۹۲۰ء کو بمبئی پہنچا کر آپ سب حضرات کو رہا کیا گیا

آپ ہی کی کوششوں سے کانگریس اور جمعیت میں گہرا ربط وتعلق پیدا ہوا

۱۲/جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۵/دسمبر ۱۹۵۷ء کو وفات پائی اور استاذ محترم کے قریب ہی آسودہ خاک ہوئے ۱۵

ط تاریخ دار العلوم دیوبند ج/۲ ص/۸۲ ص/۲۰۸ اکابر علماء دیوبند ص/۱۳
علماء دیوبند اور اردو ادب ص/۱۰۰ ماہنامہ تجلی دیوبند نمبر ص/۲۱۴
مشاہیر علماء ج/۱ ص/۱۲۴ تا ۱۲۵ دار العلوم دیوبند کی تاریخ سیاسی ص/۱۴۲
شیخ الاسلام حسین احمد ایک سیاسی مطالعہ ص/۷
نقش حیات ص/۱۱

۱۳۳۸ھ میں مالٹا سے رہا ہو کر حضرت شیخ الہند کے ہمراہ
ہندوستان تشریف لائے اور اسی سال اکابر کے حکم
سے جامعہ اسلامیہ امروہہ میں صدارت تدریس کی
خدمات انجام دیں پھر ۱۳۳۹ھ میں مدرسہ عالیہ
کلکتہ میں صدر مدرس رہے مگر تھوڑے عرصے کے بعد
۱۳۳۶ھ میں ہی جامعہ اسلامیہ سلہٹ میں شیخ الحدیث
کی حیثیت سے آپ کا تقرر ہوا: سلہٹ میں آپ
۱۳۴۵ھ تک قیام پذیر رہے حضرت علامہ انور شاہ صاحب
کشمیری کے ڈابھیل تشریف لے جانے پر آپ شوال ۱۳۴۵ھ میں
دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس بنا دیے گئے
آپ بڑے درجے کے محدث تھے حدیث کے مشہور اسکالر تھے
آپ کا درس حدیث بہت مقبول تھا
کئی تصانیف فرمائیں جو سیاست اور تصوف پر ہیں ۱۳۴۵ھ
سے ۱۳۷۷ھ تک بتیس برس دارالعلوم میں صدر مدرس اور
ناظم تعلیمات رہے اس دوران میں ۳۸۳ طلبہ نے آپ سے بخاری
اور ترمذی پڑھ کر دورہ حدیث سے فراغت حاصل کی
اسی دوران میں آپ جمعیت علماء ہند کے متعدد بار صدر بنائے گئے
آپ جمعیت العلماء اور کانگریس کے قائدین میں سے تھے ہندوستان
کی جنگ آزادی میں نمایاں حصہ لیا اور سر دھڑ کی بازی لگا دی
کئی مرتبہ جیل گئے اور آخر کار ملک کو آزاد کرا لیا

تصانیف: ۱- ترجمہ شیخ الہند مع اسارت مالٹا کے دوران معاونت کی مرا
۲- درس قرآن کی سات مجلسیں
۳- مرآۃ القرآن تفسیر فاتحہ

---

(۱) جنگ آزادی کے مسلم مجاہدین ص/۲۳۹ اقبال اور علماء پاک و ہند ص/۲۸۶
سفرنامہ اسیر مالٹا ص/۹۹ بیس بڑے مسلمان ص/۴۶۱
(۲) مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند ص/۵۵ C.H.Q. p. 585
مشاہیر علماء ۱/۲۰ ص ۱۲۴ تا ۱۲۵ معارف القرآن از قاضی زاہد الحسینی ص/۳۶

قاری عبد الخالق

م ۱۹۵۷ء . ۱۳۷۶ھ

ولادت ۱۲۹۸ھ میں ہوئی۔ اور ۱۹۵۷ء میں انتقال کر گئے

قاری عبد الخالق صاحب رح کی سوانح حیات مختصراً

حافظ محمد اسحٰق صاحب سہارنپوری کی قلمبند کی ہوئی ملحق ہے اسمیں مرقوم ہے کہ آپنے ابتدائی تعلیم محلہ میں مکمل کی پھر اپنے چھوٹے بھائی عبد المالک کے ساتھ مع والدہ کے حج کیلئے گئے وہاں مدرسہ صولتیہ میں داخل ہو کر قاری عبداللہ مہاجر مکی سے تجوید کی تکمیل کی اپنے استاذ کے ساتھ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے پاس جایا کرتے تھے۔ ۱ھ

۱۔ تیسیر التجوید (اردو)

مولانا قاری حافظ عبد الخالق سابق صدر مدرس تجوید القرآن سہارنپور نے تیسیر التجوید کے نام سے تجوید پر مبتدی طلباء کیلئے انتہائی عمدہ یہ رسالہ مرتب فرمایا اور ہندوستان سے شائع کیا

پھر دوبارہ قاری اظہار احمد تھانوی صاحب نے اس پر مفید حاشیہ کا اضافہ کر کے کوچہ کنزگراں موتی بازار لاہور سے اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع کیا۔

قاری عبد الخالق صاحب خود فرماتے ہیں۔

اپنے ۵۵ سالہ تجربہ کے بعد یہ محسوس کرتے ہوئے کہ تجوید کے وہ رسائل جو آجکل جاری ہیں مبتدی طلباء کیلئے زیادہ مفید نہیں کیونکہ بعض رسالے مشکل اور بعض طویل ہیں مگر پھر بھی ان میں بعض ضروری مسائل نہیں ملتے اسلئے یا مخارج یا نیز حروف، حروف کی صفات لازمہ، صفات عارضہ، مدات، اور قاعدے۔ مختصر اور آسان عبارت میں جمع کر دی ہیں اور بعض آداب و فوائد بھی ملحق کر دئے ہیں۔ اسمیں پہلا باب وجوب تجوید اور آداب تلاوت و فضائل کے بیان میں ہے دوسرا باب۔ حرکات تعوذ و بسملہ کے بیان میں ہے اسطرح سات ابواب ایک خاتمہ میں تجوید کے مسائل کو وضاحت اور سہل الفاظ اور انداز میں بیان کیا ہے ۲ھ

ھ۱ مزید حالات کتاب تیسیر التجوید کے ص/۵۴ پر ملاحظہ کریں۔

ھ۲ کتاب ھذا ص/۳ ۔

مولانا عبداللطیف سنبھلی۔

۴ ــــ ۱۶/ اکتوبر ۱۹۵۹ء / ۱۲/ جمادی الآخرہ ۱۳۷۹ھ

مولانا عبد اللطیف صاحب بن اسحاق حنفی سنبھلی افضل گڑھ ضلع بجنور کے رہنے والے تھے لیکن اپنے والد صاحب کے ساتھ د عرصہ تک سنبھل ضلع مراد آباد میں رہے اس لئے سنبھلی مشہور ہوئے درسیات مولانا محمد حسن صاحب سنبھلی اور مولانا مفتی لطف اللہ صاحب علی گڑھ سے پڑھیں۔

پھر دارالعلوم ندوۃ العلماء میں افتاء و تدریس پر تقرر ہوا مولانا سید محمد علی صاحب سے خصوصی تعلق تھا چنانچہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر میں قیام کیا وہاں درس وافادہ کا سلسلہ جاری رہا جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں استاد دینیات کے عہدہ پر تقرر ہوا مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبہ دینیات سے متعلق رہے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

۱۲ جمادی الاخرہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۶/ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں واصل بحق ہوئے [۱] ط

تصنیف

(۱) تاریخ القرآن (اردو) (۲) مشکلات القرآن (اردو) [۲] ط

۱ط مشاہیر علماء ج ۱/ ص ۳۳۱

۲ط ایضاً

سحبان الہند مولینا احمد سعید دہلوی

م ۴/دسمبر ۱۹۵۹ء ۲/جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

ربیع الثانی ۱۳۰۶ھ / دسمبر ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد حافظ نواب مرزا زینت المساجد میں منصب امامت پر فائز تھے اور مکتب میں بھی پڑھاتے تھے

آپ نے ابتدائی تعلیم مولوی عبدالمجید مصطفیٰ آبادی سے حاصل کی اور تکمیل حفظ قرآن کی دستار بندی مدرسہ حسینیہ بازار سیتا رام میں ہوئی۔

شوال ۱۳۲۸ھ میں مدرسہ امینیہ دہلی میں داخلہ اور ۱۳۳۶ھ میں مولینا مفتی کفایت اللہ مولینا حافظ محمد ضیاء الحق۔ مولینا محمد قاسم دیوبندی اور مولینا سید انظار حسین سہارنپوری سے دورہ حدیث پڑھکر سند فراغ حاصل کی

فراغت کے بعد کئی سال تک مدرسہ امینیہ دہلی میں پڑھاتے رہے

آپ نے بہت سے مناظروں میں شرکت کی اور اپنے حریف پنڈتوں پر ہمیشہ غالب آئے

مناظرہ میں معاون آپ کے استاذ مفتی کفایت اللہ ہوتے تھے۔

مولینا مفتی کفایت اللہ جمعیت الہند کے صدر اور آپ ناظم اعلیٰ تھے۔ مفتی صاحب نے جمعیت علماء کی طرف سے بھی اور مدرسہ امینیہ کی طرف سے بے شمار تبلیغی وفود مرتدین (جو دوبارہ ہندو ہوگئے) کے علاقوں میں بھیجے تھے ان وفود کے صدر کبھی مولینا احمد سعید اور کبھی دیگر حضرات ہوتے تھے

اہل علم نے آپ کو سحبان الہند کا خطاب دیا تھا

تحریک آزادی وطن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا

اور کئی بار جیل گئے تھے

۱۔ دلی والے ج/ ص/

۲۔ مشاہیر علماء ج/۳ ص/۷۶

پہلا حج ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء میں کیا تھا
اس کے بعد ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۶ء میں دوسرا حج کیا اور
تمام عالم اسلام کی مؤتمر مکہ مکرمہ میں شرکت کرکے
مسلمانان ہند کی نمائندگی کا حق ادا کیا جمعیت علماء ہند
کی طرف سے مؤتمر کی شرکت کے لئے جو وفد بھیجا گیا
آپ بھی اس کے رکن تھے،

۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء میں آپ نے مفتی محمد کفایت اللہ کے
ساتھ برما کا سفر کیا اور ۳ ماہ بعد واپسی ہوئی
مولانا جمعیت علماء ہند کے بانیوں میں سے اور اس کے
پہلے جنرل سکریٹری تھے اس حیثیت سے انہوں نے ملک
بھر کا دورہ کیا اور جگہ جگہ دورے کئے یہ زمانہ تحریک خلافت
کے شباب کا تھا

۴ دسمبر ۱۹۵۹ء / ۲ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ بروز جمعہ بعد از
نماز مغرب حرکت قلب بند ہوگئی
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور حضرت مولانا
محمد کفایت اللہ کے پہلو میں دفن کیا گیا ۱

تصنیف -

کشف الرحمان (اردو) المعروف تیسیر القرآن و تسہیل الفرقان اس تفسیر پر بڑے
بڑے علماء کی آراء ہیں پہلے دہلی میں اور دوبارہ کراچی میں
بہت خوبصورتی کے ساتھ چھپی ہے اور محبت و عقیدت
کے ساتھ پڑھی جاتی ہے یہ آپ کی ۲۰/ سالہ محنت کا
نتیجہ ہے -
اللہ تعالی نے مولانا کو تقریر و بیان کا بڑا کمال عطاء فرمایا تھا
دلی کی ٹکسالی زبان بولتے تھے تقریر میں دریا کی سی روانی
ہوتی تھی اس تفسیر کا تفصیلی جائزہ پیش خدمت ہے ۲

---

۱ دلی والے ج۰/ ص/
مشاہیر علماء ج/۳ ص/۷۶
C. H. Q P. 588
۲ ایضاً

یہ تفسیر و تلخیص المعروف بہ۔ تیسیر القرآن و تسہیل القرآن ؂
مؤلفہ سحبان الہند حضرت مولینا احمد سعید صاحب کی ہے
آپ نے مع ترجمہ اسکو اٹھارہ سال میں ایک بڑی جماعت
کے تعاون سے مرتب کر کے یکم نومبر ۱۹۶۲ء میں پہلی بار
مؤتمر المصنفین کوچہ چیلان بیت السعید دہلی سے شائع کیا۔
مولینا نے ۸ شوال ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹ مئی ۱۹۵۶ء
ہفتہ کے روز اس تفسیر پر نظر ثانی مکمل کر لی تھی
۴/ دسمبر بروز جمعہ ۱۹۵۹ء بعد مغرب ۷۶ برس کی عمر میں
وفات پائی اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے جنوبی
دروازہ کے چبوترہ پر مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ کے
قریب سپرد خاک کئے گئے
اسکے بعد طباعت کے اعتبار سے دوسری مرتبہ اور پاکستان
میں پہلی مرتبہ ۱۹۷۸ء میں محمد مسلم بن برکات اللہ نے
تشنتانی کمپاؤنڈ بندر روڈ ۔ لنڈا لائٹ ہاؤس کراچی پاکستان)
سے دوہزار کی تعداد میں مفت شائع کیا بعد مکتبہ رشیدیہ پاکستان چوک کراچی سے شائع ہوا
یہ تفسیر دو جلدوں میں ہے ہر جلد میں پندرہ پندرہ سپارے
ہیں پہلی جلد میں آٹھ سو سے زائد صفحات میں اسیطرح
دوسری جلد میں بھی ایکہزار سے زائد صفحات ہیں۔
اس تفسیر میں ترجمہ کشف الرحمن مولینا احمد سعید صاحب
نے علماء کی ایک مؤقر وسیع النظر جماعت کے مشورہ
سے کیا جسکو مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب
کی سرپرستی حاصل تھی۔
حاشیہ پر تیسیر القرآن ہے جو بین السطور ترجمہ کا خلاصہ اور
مختصر تفسیر ہے ۔ تیسیر القرآن کے بعد تسہیل القرآن ہے جو
مفصل تفسیر ہے فقط پہلی منزل تک ۔ لیکن ۱۹۷۷ء کے بعد جو لکھی گئی
اسمیں وہ تفصیل باقی نہیں رہی بلکہ کسی حد تک اختصار آ گیا ہے
اٹھارہ سال کی محنت کے بعد یہ کام مکمل ہوا ہے ۔ ؂۲

؂۱ تعارف قرآن ص ۲۹۲
؂۲ مقدمہ کشف الرحمن

تصنیف کا طریقہ معمول

روزانہ کام کرنے کا معمول یہ تھا کہ نماز فجر پڑھ کر
کنگرہ بڑوکی مسجد میں تشریف لے جاتے اور وہاں
ڈیڑھ دو گھنٹے قرآن شریف کا ترجمہ بیان فرماتے
(اس مسجد میں ۳۰ یا ۳۲ سال آپ نے درس قرآن دیا)
پھر ترجمہ قرآن لکھنے میں مشغول ہو جاتے اس ترجمہ میں
مفتی کفایت اللہ صاحب بھی عموماً شرکت فرماتے تھے
علماء کرام کی مختصر جماعت[۱] مولینا احمد سعید صاحب کے
سامنے مختلف ترجموں کے قرآن کریم اور تفاسیر کھولے بیٹھی رہتی
ایک آیت ایک ترجمہ سنتے پھر دوسرے کو اشارہ کرتے
پھر تفسیر سنتے اخیر میں مولینا شاہ عبدالقادر کا
ترجمہ سنتے سب کچھ سننے کے بعد آپ ایک آیت کا ترجمہ لکھتے حتی کہ
ایک ایک آیت کے ترجمے میں کئی کئی گھنٹے صرف ہو جاتے
ظہر کے بعد پھر ترجمہ پر نظر ثانی کرتے پھر آنے جانے والے عالم
کو نمونہ دکھلاتے اور مفتی کفایت اللہ کو ضرور دکھاتے تھے
ابھی چند پارے ہی ترجمہ کر پائے تھے کہ پھر انگریز کے خلاف
تحریک چلی اور آپ گرفتار کر لئے گئے ترجمہ کا مسودہ گھر کی تلاشی
کے وقت محفوظ رہا لیکن اور جو حصہ لکھا ہوا تھا اسکے یا تو لوگ
اٹھا کر لے گئے کہ نہ معلوم گورنمنٹ کے خلاف کیا لکھ رہے ہیں
پھر کبھی وہ حصہ نہ ملا۔
جیل میں خاصے کمزور ہو گئے رہائی کے بعد اکثر بیماریوں کے
حملے ہونے لگے تو۔ مولینا نے ترجمہ اور تیسیر القرآن کے کام کو باقی رکھا
اور تسہیل کے کام کو ملتوی کر دیا۔
تسہیل کا کام صرف ایک منزل تک مکمل کر سکے ارادہ تھا کہ بعد میں
اسکو مکمل کریں گے مگر زندگی نے وفا نہ کی۔
تکمیل کے مرحلہ سے پہلے خیال آیا کہ ساتھ ساتھ کتابت

---

(۱) اس جماعت کے ایک فرد مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب خطیب محمد بن قاسم مسجد کراچی
بھی تھے آج کل "تبلیغی کالج" اور اس کے شعبہ تصنیف "دار التصنیف لمیٹڈ کراچی" سے منسلک ہیں۔

سامان بہم ہو جائے زندگی ہی میں یہ تفسیر منظر عام پر
آجائے مگر مالی تکالیف سے یہ سلسلہ مشکل ہو گیا
بالآخر مولینا آکیلوبا کی کوشش سے جمعیت العلماء
ٹرانسوال نے پانچ ہزار روپیہ اس کام کے آغاز کیلئے بھیج دیے
لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی آپ کبھی کبھی فرماتے تھے
یہ میرے مرنے کے بعد چھپے گی بالآخر وہی ہوا کہ یہ تفسیر
آپ کی زندگی میں نہ چھپ سکی اور ۱۲ دسمبر
۱۹۶۰ء کو انتقال فرما گئے ۔

ترجمہ و تفسیر پر علماء کی آراء -

مولینا حسین احمد صوفی مدرس دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں
حضرت سحبان الہند نے یہ تفسیر شستہ زبان عام فہم طرز ادا
اور اپنی خصوصیات کے اعتبار سے نہایت قابل قدر
اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے -

مولینا حافظ سید حمید امام جامع مسجد دھلی فرماتے ہیں
مرور زمانہ کے باعث پہلے تراجم کی زبان قدیم ہو گئی ہے
ضرورت تھی موجودہ اردو زبان کے مطابق ایک عام فہم ترجمہ
اور تفسیر لکھی جائے ۔ اس تفسیر میں بڑی خوبی یہ ہے کہ زبان
کو آسان اور سہل کرنے کے ساتھ ساتھ سلف صالحین
کے مسلک کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور زبان کی
شگفتگی کو بھی برقرار رکھا ہے —

مفتی سید مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں
دلی کی ٹکسالی زبان میں قرآن عزیز کے مضامین کو دنیا کے
سامنے پیش کر دیا ہے تاکہ کسی کو عذر فہم قرآن پیش کرنے کی
نوبت نہ آئے اس تفسیر کی زبان سلیس اور شیریں ہے
حواشی مطلب میں جامع ہیں جس میں مسلک سلف کا پورا
لحاظ ہے مخاطبین کے ذہنوں کی رعایت ہے واقعات کی طرف
لطیف اشارے ہیں -

قاری طیب صاحب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں
"مجھے تمام تراجم میں بوجہ بلاغت حضرت تھانوی کا
ترجمہ بہتر تھا لیکن یہ ترجمہ شگفتگی میں اس سے بھی سوا ہی
نظر آتا ہے ارادہ کرتا ہوں اپنی تحریرات میں جہاں بھی
آیات کے ترجمے درکار ہونگے تو اس ترجمے کی نقل پر
قناعت اور اکتفا کرسکونگا۔"
اسکے علاوہ مولینا محمد زکریا شیخ الحدیث مظاہرالعلوم
سہارنپور، مولینا محمد سعید مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل۔ (سورت)
مفتی حافظ محمد صالح خطیب سورتی مسجد رنگون
مولینا احتشام الحق تھانوی۔ مولینا سید اعزاز علی دیوبندی
مولینا عبدالصمد رحمانی (بہار)
مولینا عبدالوھاب صاحب آروی صدر آل انڈیا
اہلحدیث کی عمدہ تقاریظ اسکے آغاز میں درج ہیں۔
اسکی تفسیر میں درج ذیل تفاسیر سے مدد لی گئی ہے
جلالین۔ روح البیان، تفسیر کبیر، تفسیر مظہری۔
مدارک، خازن، ابن کثیر، فتح البیان،
بیضاوی، کشاف، تفسیر ابن جریر،
بیان القرآن، تفسیر حسینی، اعظم التفاسیر، تفسیر درمنثور،
جامع التفاسیر۔
غرض تمام متقدمین تفاسیر مروجہ سے اسمیں مدد لی گئی ہے۔

ماخذ: کشف الرحمٰن تیسیر القرآن و تسہیل الفرقان۔

اردو میں تفسیری ادب ص/ ۱۱۶
تعارف قرآن ص/ ۲۹۱
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/ ۴۲۲
جائزہ تراجم قرآنی ص/ ۶۸

قرآن مجید کے اردو تراجم ص/ ۵۱
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/ ۲۳۴

مولانا ضمیر احمد قدسی مئو

م ۸/جنوری ۱۹۶۲ء ۱۳۸۲ھ

آپ (مولانا ضمیر احمد قدسی مئوی) ۱۲۹۳ھ ۱۸۷۶ء
اپنے آبائی وطن قصبہ مئو ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم مولانا عبد الغفار مئوی (تلمیذ علامہ رشید احمد گنگوہی)
سے حاصل کی پھر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۲۵ھ
حضرت شیخ الہند محمود الحسن سے دورہ حدیث پڑھکر
فراغت حاصل کی علم طب میں بھی کمال حاصل تھا
آپ کا آٹھ جنوری ۱۹۶۲ء ۱۳۸۲ھ بعد نماز مغرب
انتقال ہوا
مولانا ایک اچھے شاعر بھی تھے غزلیں بڑی مرصع اور
شستہ زبان میں لکھتے تھے۔

تصنیف

۱۔ الفروق(۱) کے نام سے (عربی) لغت (غیر مطبوعہ) ۲۵۰/ صفحات میں
مرتب کی جسمیں قرآن و حدیث کے ان الفاظ کے معنی
بیان کئے گئے ہیں جو الفاظ کے لحاظ سے متفق اور مترادف ہیں
لیکن انکے معنی مختلف ہے مولانا اس کتاب کو
بڑی محنت اور کاوش سے جمع کیا اور لغت کی
سیکڑوں کتابوں سے استفادہ کیا۔ یہ ایک ایسا
شاہکار ہے جسکی مثال دور حاضر میں تلاش کرنا بے سود ہے
مذکورہ لغت تا حال (غیر مطبوعہ ہے) (۱) (۲)

---

(۱) تجار عراق عراقی تاجروں کی تاریخ پر لکھی ہے اس کے علاوہ بھی دیگر آپ کی تصانیف ہیں۔

(۲) مشاہیر علماء ج/۲ ص/۲۴۸

امام اہلسنت مولانا عبد الشکور فاروقی لکھنوی

م ۲۳/اپریل ۱۹۶۳ء ۱۷/ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

آپ لکھنؤ سے سات میل کے فاصلہ پر ایک مشہور قصبہ کاکوری میں ۲۳/ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولوی ناظر علی صاحب صاحب نسبت بزرگ تھے۔

جو حضرت مولانا عبد السلام ہسوی ضلع فتحپور کے خلیفہ مجاز تھے اور وہ خلیفہ مجاز تھے مولانا شاہ احمد سعید دہلوی کے اور وہ خلیفہ تھے اپنے والد بزرگ مولانا شاہ ابو سعید صاحب کے اور وہ خلیفہ تھے حضرت مولانا شاہ غلام علی کے۔

ابتدائی تعلیم قاعدہ بغدادی اور پارہ عم مولوی عبد الوہاب ساکن ہسوہ ضلع فتحپور پڑھا اور ایک دو فارسی کی کتاب بھی انہی سے پڑھیں

فارسی کی تمام درسی کتابیں مولانا مظہر حسین ساکن کوڑا جہان آباد ضلع فتحپور سے وہیں پڑھیں

۱۳۱۰ھ میں حضرت مولانا عین القضاۃ صاحب نقشبندی کی خدمت میں لکھنؤ پہنچے اور ۱۳۱۷ھ کے آغاز میں فراغت حاصل کی پھر فن طب کی طرف توجہ کی اور کچھ عرصہ کامیاب مطب بھی کیا

مولانا محمد علی مونگیری کی دعوت پر ندوۃ العلماء لکھنؤ میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے پھر دہلی چلے گئے۔[۲]

آپ نے شیعوں کے بڑے بڑے مجتہدین سے مناظرے کئے اور انہیں شکست فاش دی انہی میں چند یہ ہیں۔ ① مناظرہ پنجاب ۱۹۱۸ء میں مولوی سجاد لکھنوی سے مسئلہ خلافت پر ② مباحثہ ہوشیار پور پنجاب ۱۳۲۹ھ میں مرزا احمد علی امرتسری سے مسئلہ کشف حقیقت مذہب شیعہ پر ③ مناظرہ امروہہ ۱۹۲۰ء میں مولوی سبط حسن سے ہوا ④ مناظرہ منٹگمری پنجاب ۱۹۳۰ء میں مرزا احمد علی امرتسری سے ہوا ⑤ مناظرہ بمبئی ۱۳۲۶ھ میں ملا باقر مجلسی سے مسئلہ خلافت پر ہوا[۲]

---

[۱] مشاہیر علماء ج ۳/ ص ۴۰

[۲] مقدمہ تفسیر آیات قرآنی ص/۲۱

شیعہ عالم مولوی مقبول کی در دید دہنفا اور تبرا بازی بجب حوے بڑھو گیا آپ کے رد میں ہفت روزہ النجم کا جاری کیا یہ بہت مقبول ہوا۔
سات مرتبہ حج کی سعادت حاصل ہوئی
دو مرتبہ مدح صحابہؓ کے سلسلے میں کئی کئی مہینے جیل سنائی اور متعدد جیلوں میں بھیجے گئے
لکھنؤ میں دار المبلغین قائم کیا اور مستند علماء کو فرق باطلہ سے ٹکر لینے کے علمی انداز سکھائے
پھر دار العلوم ندوۃ العلماء میں تدریس پر مامور ہوئے اور ایک عرصہ تک پڑھاتے رہے۔
مرزا حیرت کی طرف سے قرآن مجید اور صحیح بخاری ترجمہ کیا پھر لکھنؤ آکر اپنے استاذ کے مدرسہ ناروقیہ میں تدریس کرنے لگے اور ایک مدت تک پڑھاتے رہے
آپ نے شاہ ابو احمد خلیفہ حضرت شیخ عبدالغنی مہاجر و محدث کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان سے خلافت پائی۔ اور ۱۷ ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ/۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء کو بعد نماز عصر واصل بحق ہوئے
محلہ چکمنڈی میں میاں جب شاہ کے مزار کے اندر تدفین عمل میں آئی (۱)

تصنیف

ایک سرسری اندازہ کے مطابق پچاس ہزار صفحات سے متجاوز لٹریچر منظر عام پر آچکا ہے
— ترجمہ قرآن مجید (اردو)
ڈاکٹر فیوض الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں ندوۃ العلماء لکھنؤ سے دہلی چلے گئے وہیں مرزا حیرت دہلوی کے مطبع میں بحیثیت مترجم و مصنف کام کرنے لگے۔ یہیں آپ نے قرآن مجید اور بخاری شریف کے چند پاروں کا ترجمہ کیا تھا (۲) لیکن
ایک دوسری روایت سے یہ راز کھلتا ہے کہ پورا ترجمہ قرآن آپ نے ہی کیا تھا (البتہ کچھ ادبی اصلاحات کر کے مرزا حیرت نے اپنے نام سے شائع کر دیا حالانکہ مرزا حیرت کو اتنی عربی نہیں آتی تھی کہ وہ ترجمہ کریں (۳)

---

(۱) مقدمہ تفسیر آیات قرآنی
(۲) مشاہیر علماء ج/۳ ص/۳۰
تعارف قرآن : ص/۲۰۰
الحمید حضرت تھانوی نمبر ص/۷۲۱
C. H. Q. P. 589

تفسیر آیات قرآنی۔

مصنفہ امام اہلسنت مولینا عبدالشکور فاروقی لکھنوی
یہ متعدد قرآنی آیت کی تفسیر پر مشتمل ۱۸ رسائل کا
مجموعہ ہیں۔ ۱۳۸۶ھ میں غالباً پہلی بار وطن پرنٹنگ
پریس لاہور سے شائع ہوا ہے اسکے آغاز میں حکیم محمد موسیٰ
امرتسری نے مولینا عبدالشکور صاحب کی سوانح
لکھی ہے مولینا نورالحسن شاہ بخاری نے ایک مقدمہ
لکھا ہے جس میں اس کتاب کا تعارف کروایا ہے
یہی کتاب "تحفہ خلافت مجموعہ تفسیر آیات
قرآنی" کے نام سے خدام اہلسنت جہلم سے شائع ہوا ہے
یہ جدید طباعت عمدہ ٹائٹل ہزین پیپر اور حواشی
جدید سے مزین کرکے قاضی مظہر حسین چکوال نے شائع کرایا ہے
اس نئے ایڈیشن میں قاضی مظہر حسین صاحب کا ۵۰/
صفحات پر مشتمل مقدمہ کا اضافہ کیا گیا ہے اسکے علاوہ
۵۲ صفحات پر مولینا عبدالشکور لکھنوی کا ایک
مضمون کا اضافہ بھی کیا گیا ہے اس کتاب کے مقدمے
میں ان مضامین سے بحث کی گئی ہے

(۱) شیعہ مذہب کب ایجاد ہوا اسکی بنیاد کس نے ڈالی۔
(۲) مسئلہ امامت میں اختلاف کی تنقیح۔
(۳) قرآن کے حجت قطعی ہونے اور تفسیر بالرائے کا مطلب بیان کیا ہے۔
(۴) روایت حدیث کا شریعت و عقل کے نزدیک کیا رتبہ ہے
(۵) سلسلہ تفسیر کے التزامات میں یہ خیال رکھا ہے قرآنی آیت سے نتیجہ گمان کے بنیاد پر نہ نکالا جائے بلکہ دلائل کے بنیاد پر نکالا جائے یہ جدید ایڈیشن

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ مطابق ۲۵/جون ۱۹۸۳ء
میں ۷۶۶/ص۔ پر مشتمل ہے۔

اسمیں قرآن کریم کی مختلف آیات سے شیعہ افکار
کا رد کیا گیا ہے۔
چند اہم آیات پیش خدمت ہیں۔

(۱) اسمیں سورہ فتح کی آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین کی تفسیر کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ جنگ حدیبیہ میں شریک تمام صحابہ جنتی تھے۔

(۲) سورہ حشر کی آیت ۔ للفقراء المہاجرین الذین اُخرجوا من دیارھم سے ثابت کیا ہے کہ مال فیے میں کسی کی ملکیت نہیں ہے بلکہ فقراء اور مہاجرین اور آنے والے مسلمانوں کا حق ہے۔

(۳) سورۃ الانبیاء کی آیت
ولقد کتبنا فی الزبور سے خلفاء ثلثہ کی خلافت موعودہ ثابت کی ہے

(۴) سورۃ النور کی آیت
وعد اللہ الذین آمنوا منکم۔

(۵) تفسیر آیت المنافقون والمنافقات۔

(۶) تفسیر آیت ۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ سے نظریہ خلافت مذمت منافقین اور مسئلہ قرابت کو بیان کیا ہے

(۷) تفسیر آیت قتال المرتدین - یا ایہا الذین آمنوا من یرتد سورہ مائدہ سے قتال مرتدین پر بحث کی ہے (مائدہ ۴)

(۸) تفسیر آیت یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر سے امر کا تعین کیا ہے کہ امر سے کیا مراد ہے۔

(۹) تفسیر آیت - واجعلنا للمتقین (اماما) سے شیعوں کے نظریہ امامت کا رد کیا ہے

(۱۰) تفسیر آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین ۔ ما تحت صحابہ سے اللہ کی رضامندی کو ثابت کیا ہے

(۱۱) تفسیر آیت ۔ قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ۔

(۱۲) آیت ۔ تمکین ۔ (سورۃ حج رکوع نمبر ۶)

(۱۳) تفسیر آیت میراث (سورۃ الانبیاء ۔ آخری رکوع ۔)

(۱۴) تفسیر آیت حفاظت قرآن (سورۃ الحجر) اور اسی طرح سے دیگر آیت قرآنیہ کی صحیح تفسیر بیان کی ہے۔

بقول احسان اوغلی صدیقی بک ایجنسی کراچی سے ۱۹۶۷ء میں شایع ہو چکی ہے۔

(۲) تنبیہ الحائرین ۔ یہ کتاب تحریف قرآن کے رد میں لاجواب کتاب ہے ۔

(۳) آیات محکمات ۔ یہ کتاب بھی قرآنی آیت کی تفسیر میں فارسی زبان میں لکھی گئی ہے۔

ط ممیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۳ ص ۵۷۲ ط W.B.G. P.642
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۲۴۲

۲۔ آپ نے بیشمار علمی کتب و مقالات لکھے۔ بیشتر ہفت روزہ "النجم" میں شایع ہوئے کچھ تصانیف یہ ہیں

① سیرت خلفائے راشدین (۲) شرح حدیث ثقلین (۳) علم الفقہ (۴) ترجمہ ازالۃ الخفاء حصہ اول مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۵) ترجمہ اسد الغابہ مؤلف علامہ ابن اثیر جزری ۔

(۶) ترجمہ شمائل ترمذی (۷) ۔ ترجمہ چہل حدیث از امام ربانی مجدد الف ثانیؒ (۸) قاتلان حسین کی خانہ تلاشی

(۹) الکشف الجائفہ لاظہار مافی النبوۃ والخلافہ مؤلف مولوی نجم الحسن مجتہد لکھنوی (کا ماالدارد بہ یا ترجمہ ۹ ب)

(۱۰) ترجمہ رسالہ القطاف مؤلف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔

(۱۱) مجموعہ مسائل مائتین تقیہ وغیرہ جس میں امام اہلسنت نے دو سو شیعہ مسائل پر تبصرہ کیا ۔ (۱۲) تنویر الایمان ترجمہ تطہیر الجنان مؤلف حافظ ابن حجر مکی ہیتمیؒ

(۱۳) نفحہ عنبریہ بذکر خیر البریہ ۔ (۱۴) ترجمہ فقہ اکبر

(۱۵) ، تحریف کی خانہ ساز حقیقت کا جواب ۔ (۱۶) الوالائم کی تعلیم ۔

(۱۷) تحقیق آل واہل بیت (۱۸) ۔ نصرت غیب ۔ (۱۹) ترجمہ تاریخ طبری

(۲۰) قاطع اللسان ۔ (۲۱) کتاب الفتاوی (۲۲) مقدمہ جالسی (۲۳) کتاب الصلوۃ

(۲۴) سیرت خیر البریہ (۲۵) سیرت الحبیب الشفیع (۲۶) موسویہ (۲۷) خطبہ شوقیہ (۲۸) ہدایت اہل امرکہ

(۲۹) القول الحاکم

۴

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی

۲/ اگست ۱۹۶۲ء – یکم ربیع الاوّل ۱۳۸۲ھ

۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۱ء کو سیوہارہ ضلع بجنور کے
ایک تعلیم یافتہ زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے
آپ کا نام معزالدین رکھا گیا: حفظ الرحمٰن آپکا تاریخی نام ہے
آپ کے والد مولوی شمس الدین صدیقی اپنے قصبہ کے معزز
و مشہور بزرگ تھے اور عالم گھرانے سے تعلق رکھتے تھے

والد گرامی نے آپ کو عربی مدرسہ فیض عام
سیوہارہ میں داخل کرا دیا کچھ کتابیں مدرسہ شاہی مراد آباد میں بھی
پڑھیں مگر درس نظامی کی اکثر کتب کی تکمیل سیوہارہ کے اسی مدرسہ
میں کی وہاں آپ کے اساتذہ میں مولانا سید عبدالغفور سیوہاروی
تلمیذ آفتاب علی تلمیذ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی
خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

حالات کے پیش نظر سیاست میں حصہ لینے پر مجبور ہوگئے
۱۹۲۲ء میں آپ کی گرفتاری بھی ہوئی رہائی کے بعد دارالعلوم
دیوبند میں داخلہ لیا اور مولانا انور شاہ کشمیری سے
دورہ حدیث پڑھا۔ پھر سند الفراغ حاصل کی۔ دوسرے
اساتذہ میں مولانا مفتی عزیز الرحمٰن مولانا شبیر احمد عثانیؒ
قابل ذکر ہیں۔ آپ اور مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب نے
دہلی میں دارالمصنفین کی بنیاد رکھی
یکم ربیع الاوّل ۱۳۸۲ھ / ۲ اگست ۱۹۶۲ء کو صبح کے ساڑھے
تین بجے واصل بحق ہوگئے [۱]

---

[۱] مشاہیر علماء ج ۱ - ص/۱۵۲

لکھتے ہیں، مولانا کشمیری نے دارالعلوم دیوبند چھوڑ کر جب گجرات میں دینی تعلیمی سرگرمیاں منتقل کیا تو ان کے ہمراہ گجرات جانے والے شاگردوں میں مجاہد ملت بھی شامل تھے ڈابھیل میں قیام کے دوران مجاہد ملت نے وہاں کی جامع مسجد میں درس قرآنی کا سلسلہ شروع کیا آپ کا یہ درس قرآن زور خطابت معقول اور دل نشین انداز بیان اور تفسیر قرآن کے گہرے لطائف و نکات کے بیان کا بہترین نمونہ قرار دیا جاتا ہے ایک شعلہ بار خطیب و مقرر کی حیثیت سے آزادی کی تحریک میں وطنی جوش و خروش پیدا کرنے والے مسلمان رہنماؤں میں جہاں مولانا آزاد کا نام سر فہرست ہے وہاں مولانا حفظ الرحمٰن کا اسم گرامی بھی جلی حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

تقسیم وطن، فرقہ پرستی کا جنون، شکستہ دل اور مظلوم مسلمانوں کی ہمت، مجاہد ملت نے یہ ذمہ داری تدبر اور عزم کے ساتھ نبھائی بہر حال اس فرقہ پرستی کی آگ کو بجھانے کیلئے جن رہنماؤں نے رات دن ایک کئے صبح و شام بھاگتے پھرے ان میں مولانا کی انسان دوستی اخلاص اور پیہم جدوجہد کا جواب تھا اور دنیا نے دیکھا کہ مولانا حفظ الرحمٰن درحقیقت مجاہد ملت ہیں مجاہد ملک و ملت ہیں ہ[1]

C. H. Q.P5 93 ح[1]

الواح الصناديد ص/۲۷۸ جنگ آزادی کے مسلم مجاہدین ص/۱۹۴

یاد رفتگاں مصنفہ ماہر القادری ج/۱ ص/۱۹۱

دلی والے سے ماخوذ ، علماء دیوبند اور اردو ادب ص/۱۵۸

تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص/۱۲۷ ، ماہنامہ تجلی دیوبند نمبر ص/۲۳۲

فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۸۹ مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند ص/۹۷

جمعیت علماء ہند ج/۲ ص/۵۲۸ ص/۶۲۲ / ۸۲.

قصص القرآن - (اردو)

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی رفیق اعلیٰ ندوۃ المصنفین
دہلی نے قصص القرآن کے نام سے ندوۃ المصنفین دہلی سے
چار جلدوں میں پانچ سے زائد مرتبہ چھپوا کر شائع کیا ہے
ہم ہر جلد کا تفصیلی انداز میں جدا جدا جائزہ پیش کرینگے

۱- قصص القرآن جلد اول -

۱۳۶۰ھ میں پہلی دفعہ چھپ کر منظر عام پر آئی اسمیں
بعض نقائص تھے جنمیں سے ایک یہ تھا کہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام کے قصہ کا کچھ حصہ جلد ثانی میں درج تھا
دوسری دفعہ اسکی اصلاح کی گئی اور مکمل قصہ جلد اول میں
شامل کردیا مگر ترتیب میں وہی قدامت باقی رہی
اسلیئے کہ مصنف کا یہ دور جیل کی سلاخوں میں گذرا ہے
۱۳۶۹ھ شعبان میں یہ تیسری دفعہ بھی اسی طرز پر شائع ہوگی -
۱۹۶۲ء نومبر میں مصنف کی نئی ترمیم و ترتیب اور طرز
ادا کے ساتھ نہایت اہم اضافے ہوگئے
۱۹۷۳ء میں طبع جدید کے عکس کے ساتھ پاکستان میں پہلی دفعہ
دارالاشاعت کراچی سے شائع کیا گیا ہے اسکے بعد سے
مسلسل شائع ہو رہا ہے
مصنف نے کتاب کی ترتیب میں درج ذیل اہم باتوں کو
مدنظر رکھا ہے -

(۱) کتاب میں تمام واقعات و اساس کی بنیاد قرآن کریم
کو بنایا گیا ہے اور احادیث صحیحہ اور واقعات
تاریخی سے اسکی توضیح و تشریح کی ہے

(۲) تاریخ اور کتب عہد قدیم کے درمیان اور قرآن عزیز
کے یقینی محکم کے درمیان اگر کہیں تعارض آ پڑا ہے تو
اسکو روشن دلائل و براہین کے ساتھ یا تو تطبیق
دیا گیا ہے یا پھر صداقت قرآن کو واضح طور سے ثابت کیا گیا ہے

(۴) اسرائیلی خرافات اور معاندین کے اعتراضات کو حقائق کی روشنی میں ظاہر کیا گیا ہے

(۴) خاص خاص مقامات پر تفسیری حدیثی اور تاریخی اشکالات پر بحث وتمحیص کے بعد سلف صالحین کے مسلک کے موافق اسکا حل پیش کیا گیا ہے

(۵) ہر پیغمبر کے حالات قرآن میں کن کن سورتوں میں بیان ہوئے ہیں انکو نقشہ کی شکل میں مع سورۃ کے نام اور آیت نمبر کے ساتھ درج کر دیا گیا ہے

(۶) ان تمام باتوں کے ساتھ ساتھ نتائج وعبر یا عبر وبصائر کے عنوان سے اصل مقصد اور حقیقی غرض وغایت یعنی عبرت وبصیرت کے پہلو کو بطور خاص نمایاں کیا ہے

(۷) ہر قصہ کے آغاز میں اس قصہ سے متعلق آنے والے اہم مضامین کے عنوانات کا خاکہ بھی آغاز میں دیا گیا ہے تاکہ ایک نظر میں مکمل تاریخ نگاہوں کے سامنے مع نشیب وفراز کے سامنے آجائے

× اس پہلی جلد میں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام انکے بیٹوں اور حضرت نوح، حضرت ادریس، حضرت ھود، حضرت صالح، ابراہیم۔ اسماعیل، اسحٰق، لوط یعقوب، یوسف، شعیب، حضرت موسیٰ وھارون علیہم السلام کے تفصیلی تذکرے ۵۲۳ صفحات میں بیان کئے گئے ہیں اور بعض حساس مسائل بھی زیر بحث آئے ہیں مثلاً عصمت انبیاء وغیرہ کا بیان

موصوف نے انتہائی کامیابی کے ساتھ اسکا حق ادا کر دیا ہے۔[۱] [۲]

۱۔ قصص القرآن ج/۱

۲۔ فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/ ۹۰ - ۹۲

قصص القرآن (جلد دوم)

شعبان ۱۳۶۱ھ میں پہلی دفعہ طبع ہوئی پھر ۱۹۴۷ء مارچ
میں دوسری دفعہ اسیطرح شائع ہوئی ۱۹۵۰ء جنوری
میں تیسری دفعہ ہوئی بغیر کسی تغیر کے پھر ۱۹۵۵ء میں ہو
بعینہ اسیطرح شائع ہوئی لہ سے کہ اسمیں کسی تغیر کی ضرورت
ہی محسوس نہیں ہوئی پاکستان میں اسی طبع جدید کے عکس کے
ساتھ جنوری ۱۹۷۲ء میں دارالاشاعت کراچی سے شائع کی گئی
اسکے بعد سے مسلسل شائع ہو رہی ہے۔

اس جلد میں بھی وہی خصوصیت سبھی مدنظر ہیں جو پہلی جلد میں تھیں
یہ جلد ۲۷۷ صفحات پر مشتمل ہے اسمیں درج ذیل انبیاء
کا تذکرہ کیا گیا ہے
حضرت یوشع ابن نون، حضرت حزقیل، الیاس، الیسع، شمویل
داؤد، سلیمان (ملکہ سبا) ایوب، یونس، ذوالکفل
عزیر، زکریا، اور حضرت یحییٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کا تفصیلی
بیان کیا گیا ہے اور حضرت داؤد اور حضرت عزیر علیہم السلام
کے واقعات کی جن مفسرین نے غلط تفسیریں کیں ہیں
انکا رد کیا ہے
موصوف کا انداز انتہائی محققانہ ہے اور کامیاب دلائل
سے موقف کا اثبات کیا ہے [۲]

۲۔ قصص القرآن ج/۲
فضلہ، دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/ ۹۰-۹۲

قصص القرآن (جلد سوم)

یہ جلد سوم شعبان ۱۳۶۲ھ میں ڈسٹرکٹ جیل
یعنی جیل کی سلاخوں کے پیچھے بیٹھ کر قلمبند کی
دوسری دفعہ ۱۳۶۷ھ ۱۸ ذی قعدہ مطابق ۲۲/ستمبر ۱۹۴۸ء
کو چھپی تیسری مرتبہ ۱۳۷۱ھ میں بھی ندوۃ المصنفین دہلی سے
بعینہ پہلے ایڈیشن کے چھپ کر شائع ہوئی پاکستان میں
پہلی مرتبہ مشہور پریس کراچی سے ۱۹۷۲ء میں چھپ
کر دارالاشاعت کراچی سے شائع ہوئی کل ۴۱۱ ص
اس جلد میں وہ تمام تاریخی واقعات سپرد قلم
کئے گئے جنکا بیان قرآن نے عبرت و نصیحت
کیلئے کیا ہے انہی بعض واقعات وہ ہیں جن کے
متعلق حریف یہ قلم خصوصاً متعصب مستشرقین نے
ان ھذا الا اساطیر الاولین کہہ کر رد کر دیا تھا مصنف نے
مستند تاریخی دلائل کی روشنی میں ان واقعات کو بیان کیا ہے
اس جلد میں درج ذیل قصص مذکور ہیں -
اصحاب الجنۃ - اصحاب القریۃ - اصحاب السبت -
اصحاب الرس - ذوالقرنین (اس پر خصوصی تحقیق کی ہے)
(استدراک دیوار سکندری) اس پر خوب عمدہ تحقیق ہے
اصحاب الکہف والرقیم، سبا اور سیل عرم -
اصحاب الاخدود، قوم تبع، اصحاب الفیل - وغیرہ کا
مفصلاً تذکرہ کیا گیا ہے - ھ[1]

---

[1] قصص القرآن ج ۳/
فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ۹۰-۹۲

قصص القرآن (جلد چہارم)

یہ جلد ۹ صفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۴۶ء میں
تصنیف کی اسکے پہلے ایڈیشن میں ختم نبوت کا
مسئلہ مصنف سے چھوٹ گیا تھا دوسرا ایڈیشن
۲ ذی الحج ۱۳۶۹ھ میں چھپ کر آیا اسکی اصلاح کردی
اور یہ مضمون اضافہ کردیا اور یہ بجنسہٖ اسیطرح یہ ایڈیشن
۳۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں چھپ کر شائع ہوا
ہر مرتبہ ندوۃ المصنفین سے ہی طبع ہوا مگر پاکستان
میں پہلی بار مشہور پریس کراچی سے ۱۹۷۲ء میں چھپ
کر دارالاشاعت کراچی سے شائع ہوا
اسکے کل ۵۱۹ص میں۔

پہلے ایڈیشن میں مصنف سے سہواً ختم نبوت کا مسئلہ چھوٹ
گیا تھا اسکا دوسرے میں اضافہ کردیا اس جلد میں صرف
دو مگر اہم ترین شخصیتوں کا تفصیلی تذکرہ ہے ایک حضرت
عیسیٰ علیہ السلام ایک حضرت محمد ﷺ نیز کہ مکمل سوانح
مع غزوات اور وفات سب ذکر کردی گئی ہیں
اس تصنیف میں اول جلد سے چہارم جلد تک مصنف کا قلم
ایک سیل رواں کی مانند محققانہ مضامین ابلتا رہا ہے
انتہائی شستہ اردو مضامین کا ارتباط سب ہی کچھ تو اس میں
موجود ہے یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ بر صغیر میں اس سے
مفصل محقق اور عمدہ قصص القرآن پر کوئی کتاب
آج تک نہیں لکھی گئی ہے۔ [۱]

---

[۱] قصص القرآن ج/۴
فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/ ۹۱ تا ۹۲

مولانا حفظ الرحمٰن نامی بلیاوی

۱۳۸۳ ——— ۱۱۲۲ ——— م

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی لکھتے ہیں -

مولانا حفظ الرحمٰن نامی ان کے والد رسڑا ضلع بلیا کے رہنے والے تھے بعد میں بہرائچ منتقل ہوگئے انہوں نے کئی سال تک مجھ سے پڑھا پھر دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے بہرائچ میں مدرسہ نورالعلوم قائم کیا جس کے ذریعے آج تک تعلیمی خدمات باحسن وجوہ انجام پا رہی ہے۔

کئی رسالے ان کی تالیفات میں ہیں

وہ مجلس قانون ساز (یوپی) میں پارلیمینٹری سکریٹری بھی رہ چکے ہیں

تقریبًا چھ سال فالج میں مبتلا رہنے کے بعد رجب ۱۳۸۳ھ میں وفات پائی

تصنیف

مفتاح القرآن بہت مشہور ومقبول ہے ۵ حصے (نحو وصرف)
قرآن سے سیکھنے کے لئے مفید کتاب مطبوعہ

حضرت مولنا بدر عالم میرٹھی صاحب

م ۲۹/اکتوبر ۱۹۶۵ء ۵/رجب ۱۳۸۵ھ

مولینا بدر عالم صاحب کی پیدائش ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۸۹۸ء
میں بدایوں ضلع میرٹھ میں ہوئی والد محترم کا نام حاجی تہور علی تھا
ابتدائی تعلیم قرآن پاک کی تکمیل کے بعد میٹرک تک تعلیم حاصل کی
مولینا خلیل احمد صاحب کی تقریریں سن کر فیصلہ فرمالیا کہ اب انگریزی
چھوڑ کر علم دین حاصل کرنا ہے

۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۳ء میں آپ مظاہر العلوم میں داخل ہوئے
۱۳۳۶ھ میں دورہ حدیث پڑھکر سند الفراغ حاصل کی
مولینا خلیل احمد صاحب سے بیعت ہوئے ان کے وصال
کے بعد حضرت مولینا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب دیوبندی اور ان کے بعد
حضرت مولینا قاری محمد اسحٰق صاحب (متوفی ۱۳۶۷ھ) سے
رجوع کیا اور خلیفہ خاص بنے

آپ نے ۱۳۴۲ھ سے ۱۳۴۶ھ تک دارالعلوم دیوبند میں درس دیا
پھر وہاں سے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل تشریف لے گئے
پانچ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ رونق افروز جامعہ ہوئے سترہ (۱۷) سال
تک وہاں علم حدیث کی بلند خدمات انجام دیں
جب ہندوستان تقسیم ہو گیا تو ٹنڈو الہ یار میں استاذ حدیث
ومفکر حدیث پاک کی خدمات انجام دیں
۱۹۵۱ء میں یہاں سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے
پانچ رجب ۱۳۸۵ھ مطابق انتیس (۲۹) اکتوبر ۱۹۶۵ء
جمعہ کی شب میں انتقال فرمایا اور بعد نماز جمعہ مسجد نبوی شریف میں نماز
جنازہ ہوا اور ازواج مطہرات کے قدموں میں تدفین عمل میں آئی

تصنیف

(۱) حاشیہ بیضاوی (عربی) غیر مطبوعہ ص ۱

[illegible] مظاہر العلوم ج ۲/ ص/ ۱
اکابر علماء دیوبند ص/ ۱۸۳
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲/ ص/ ۱۴۱
حدیث نبوی کے اردو تراجم ص/ ۱۷۵
مشاہیر علماء ج ۲/ ص/ ۶۹۱

حضرت مولینا مرحوم نے مظاہر علوم کے زمانہ قیام میں ہی
تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھنا شروع کیا تھا حضرت شیخ زادمجدہٗ
اس سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی تعلیم کے آخری سال میں
چونکہ ان سے تعلقات کی قربت میں اضافہ ہو گیا تھا
اسلئے میرے ہی مشورہ پر میرے ہی کتب خانہ میں بیٹھ کر انھوں نے
بیضاوی کا حاشیہ شروع کیا تھا
وہ بیضاوی بھی میں نے اپنے تجارتی کتب خانہ سے ہی دی تھی
معلوم نہیں اس حاشیہ کا کیا حشر ہوا

---

(۱) علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۱/
(۲) مشاہیر علماء ج ۳/ ص/ ۴۹۱
(۳) اکابر علماء دیوبند ص/ ۱۸۳
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲/ ص/ ۱۴۱
حدیث نبوی کے اردو تراجم ص/ ۱۲۵

- قاری محمد سلیمان صاحب دیوبندی -

م جنوری ۱۹۶۶ء ۲۴/رمضان ۱۳۸۵ھ

والد ماجد کا نام منشی فضل حق صاحب ہے
قاری صاحب موصوف کی پیدائش محلہ قاضی دیوبند
میں ۱۳۲۰ھ میں ہوئی عربی تعلیم سے فارغ ہو کر امام
فن مولانا قاری ضیاء الدین صاحب الہ آبادی کی خدمت
میں پہنچ کر تجوید وقرأت کی مشق کی -
فراغت کے بعد کاٹھیاواڑ اور شملہ میں تعلیمی خدمات
انجام دیں پھر نگینہ ضلع بجنور میں تقریباً بارہ سال تک
درس دیا ۱۳۵۱ھ میں مظاہر علوم سہارنپور تشریف
لائے یہاں استاذ قرأت وتجوید مقرر ہوئے
مسلسل پینتیس ۳۵ سال خدمات انجام دیں
چوبیس ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ دوشنبہ مطابق
۱۷/جنوری ۱۹۶۶ء یہاں آپ نے وفات پائی رحمۃ اللہ تعالیٰ [1]

- تصنیفی خدمات -

۱- حاشیہ خلاصۃ البیان - (اردو) غیر مطبوعہ
شیخ القراء حافظ ضیاء الدین صاحب کی عربی تالیف
خلاصۃ البیان فی تجوید القرآن پر یہ حاشیہ ہے جو عربی
میں لکھا گیا یہ حاشیہ غیر مطبوعہ ہے
تذکرہ قاریان ہند کے مصنف اس حاشیہ کے متعلق
لکھتے ہیں کہ یہ نہایت مفید اور صحیح حاشیہ ہے جس کو
شیخ القراء حافظ ضیاء الدین الہ آبادی صاحب [2] نے از اول تا آخر
ملاحظہ فرما کر اس قدر پسند فرمایا کہ اپنے قلم سے اس کو
نقل کر کے اپنے پاس رکھ لی تھی جو آج کل قاری اظہر حسن صاحب
کے پاس ہے [3]

ح۱ علمائے مظاہر العلوم ج/۱ ص/۳۲۴

ح۲ حافظ ضیاء الدین صاحب الہ آبادی مولانا احمد حسن امروہی کے ارشد
تلامذہ میں سے تھے حدیث مولانا احمد علی سہارنپوری سے پڑھی تھی ص/۶۸ - اکابر علماء دیوبند

ح۳ علماء مظاہر العلوم ج/۱ ص/۳۲۴

۲- ضیاء التجوید - (اردو)

- یہ کتاب تجوید کے ضروری مسائل و قواعد کا مجموعہ ہے
مصنف نے اپنے استاذ حضرت قاری ضیاء الدین صاحب
کے نام پر اس کا نام ضیاء التجوید رکھا
اس کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے حال ہی میں
مکتبہ نفیسیہ نزد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور سے یہ کتاب
شائع ہوئی ہے اس کا سائز ۱۸×۲۲ ہے اور
صفحات (۲۷) ہیں جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ میں یہ کتاب لکھی گئی۱

۳- رہنمائے تجوید المعروف بہ میزان التجوید - (اردو)
سوالات و جوابات کی شکل میں یہ ایک مفید اور معلوماتی
کتاب ہے لغوی طلباء اور مبتدیوں کی وجہ سے
اس میں تمام مسائل عام فہم اور آسان زبان میں لکھے گئے ہیں
محرم ۱۳۶۶ھ میں یہ کتاب کتب خانہ سیمانیہ نزد
مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور سے شائع ہوئی
اس کے صفحات بتیس ۳۲ ہیں اور سائز ۲۰×۳۰ ہے ۲

۴- فوائد مرضیہ شرح مقدمۃ الجزریہ (اردو)۱۶
فن تجوید کی مشہور اور بنیادی کتاب مقدمہ الجزریہ
کی یہ اردو شرح جو مولینا قاری مفتی محمود صاحب رنگون
مولینا ادریس صاحب انبہٹوی (پاکستانی) کی
فرمائش پر لکھی گئی ہے متقدمین کی کتب و شروحات
سے مضامین اخذ کرکے آسان اردو زبان میں اسکو
ترتیب دیکر یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے اسکے صفحات
چھیاسٹھ ۶۶ ہیں اور سائز ۲۰×۲۶ ہے
حضرۃ مولینا الحاج الشاہ محمد اسعد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے
اس کتاب کی تاریخ طبع یہ ارشاد فرمائی ہے۔

ع

سامان آخرت ہے حقیقت میں یہ کتاب
تاریخ بھی ہے اسلئے سامان آخرت ۳
۱۳۵۳ھ

---

۱ علماء مظاہر العلوم ج/۱ ص/۳۲۴
۲ ایضا ۳ ایضا

۵ — جواہر ضیائیہ شرح اردو متن شاطبیہ — (اردو) غیر مطبوعہ

یہ بڑی مفصل اور جامع شرح ہے جو قاری سلیمان صاحب رح نے تالیف کی ہے قدماء کی کتابوں سے بہترین اور عمدہ مطالب یعنی ماخذ کا انتخاب کرکے اس شرح کو مرتب کیا گیا ہے۔ یہ تالیف غیر مطبوعہ شکل میں مؤلف کے صاحبزادگان کے پاس محفوظ ہے۔ اس شرح کو قاری صاحب علیہ الرحمہ نے جن خصوصیات سے مزین کیا ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) ترکیب نحوی کو بیان کیا گیا ہے اور تقدیری عبارت کو ظاہر کرکے کافی وضاحت کی گئی ہے

(۲) حل لغات کا اہتمام کیا گیا ہے اور مادہ اشتقاق کو بھی بیان کیا گیا ہے

(۳) سلیس ترجمہ کیا گیا ہے پھر مطلب حل کیا گیا ہے

(۴) الفاظ اصطلاحی کی معانی تشریح کی گئی ہے خواہ وہ کسی فن کے الفاظ ہوں

(۵) مثالوں میں موقع بموقع آیات قرآنی اور احادیث رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا گیا ہے

(۶) فوائد کی شکل میں نکات بیان کیے گئے ہیں اور اگر مصنف کی عبارت پر کوئی اعتراض وارد ہوتا ہے تو اس کا جواب اس انداز سے دیا گیا ہے کہ وہ مصنف کے کمالات کا آئینہ اور ایک مستقل نگینہ ہو کر ظاہر ہوتا ہے (۱)

---

(۱) علماء مظاہر العلوم ج ۱/ ص ۳۲۴

مولنا سلطان محمود کٹھیالوی

۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۶ء

۴

آپ قصبہ کٹھیالہ گجرات کے رہنے والے تھے
ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی
اعلیٰ تعلیم کیلئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا
اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن اور مولنا
سید محمد انور شاہ کشمیری سے تکمیل کر کے سند حاصل کی
فراغت کے بعد مدرسہ فتح پوری دہلی میں بطور
صدر مدرس اور شیخ الحدیث اعلیٰ تدریسی خدمات
انجام دیں آپ نے کوئی ۲۵ سال کے قریب یہاں
تدریس کی
اسی سال مولنا عبید اللہ سندھی سے بھی استفادہ
کیا پھر اسی طرز پر تمام مجد قرآن حمید کی تفسیر پڑھاتے رہے
سینکڑوں حضرات نے آپ سے تفسیر اور حدیث
پڑھکر فراغت حاصل کی پھر خادم علوم نبوت کٹھیالہ ضلع
گجرات میں تدریس حدیث و تفسیر جاری رکھی
آپ مولنا اشرف علی تھانوی کے خلفاء میں تھے
وصال - ۱۳۸۵ھ کو آپ کا وصال ہوا
جب آپ دہلی سے اپنے قصبہ کٹھیالہ میں واپس تشریف لائے
تو یہاں ایک دارالعلوم قائم کیا

تصنیف

تفسیر سورۃ الفاتحہ (اردو) مطبوعہ ہے لیکن اس کا صحیح
بنام تسہیل البیان فی توضیح القرآن

یعنی سورۃ فاتحہ کی تفسیر سلطان محمود ناظم مدرسہ کوٹھیالہ
شیخان ضلع گجرات سابق مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری نے تصنیف کی
مطبع استقلال پریس میں فتحپور میں قیام کے زمانہ میں مرتب کی تھی
۲۳ ص پر ۔ مقدمہ یہ کل ۷۶ / ص پر کتاب مشتمل ہے
آخر میں فضائل سورہ فاتحہ شامل ہے آپ کوٹھیالہ کے مدرسہ میں
ہر سال یکم رمضان سے یکم ذی الحجہ تک درس قرآن
دورہ تفسیر کی صورت میں ۱۳۶۲ھ سے مسلسل منعقد کرتے رہتے تھے ۔

ص ۱۰ ۔ مقدمہ تفسیر ... ص / آ ۲۰
ص ۔ دیگر تصانیف میں ... رسالت ... اور اسلام
آپ ... شامل ہیں

مولینا شاہ وصی اللہ الہ آبادی

۲۲/شعبان ۱۳۸۷ھ — ۱۹۶۷م

آپ موضع فتح پور تال نرجا ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے
پھر مدرسہ جامع العلوم کان پور میں فارسی اور ابتدائی عربی
کی کتابیں پڑھیں ۱۳۳۱ھ میں دارالعلوم میں داخل ہوئے
بعد ۱۳۳۵ھ دورہ حدیث کی تکمیل کی
فراغت تعلیم کے بعد حکیم الامت حضرت تھانوی کی خدمت میں حاضر ہوکر
حلقہ ارادت میں شامل ہوگئے

۱۳۳۳ھ میں آپ کا نکاح ہوا۔ ۱۳۵۱ھ میں وطن مالوف
پہونچکر تعلیم و تربیت و اصلاح خلق میں مشغول ہوگئے انکا
شمار حضرت تھانویؒ کے اجلہ خلفاء میں تھا
۱۳۷۴ھ میں گورکھپور چلے گئے ۱۹۵۸ء/ آخر میں الہ آباد قیام فرمایا
وہاں خانقاہ تعمیر کرائی الہ آباد کے زمانہ قیام میں انہوں نے اپنے
طریق مشائخ پر احیاء سنت کی زبردست خدمات انجام دیں
۲۲/شعبان ۱۳۸۷ھ میں سفر حجاز کے دوران جہاز میں وفات پائی
اور یہ مسافر حجاز رب کعبہ کے حضور میں حاضر ہوگیا
بحر احمر کی آغوش میں ان کو سپرد آب کیا گیا
آخر عمر میں وفور کیفیت کے موقع پر مرزا غالب کا یہ شعر
اکثر ورد زبان رہتا تھا۔

ہوئے ہم جو مر کے رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا ۱

تصنیف
(۱) تلاوۃ القرآن (اردو) (۲) التذکیر بالقرآن (اردو)

---

۱ تذکرہ علماء اعظم گڑھ ص/۳۲۲ تا ۳۲۴
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج/۲ ص ۱۲۷

مشاہیر علماء ج/۱ ص/۶۶۰

مولانا وقار احمد گھوسوی -

م ۱۷/جون ۱۹۶۹ء ۱۳۸۹ھ

مولانا محمد منظور الحسن عرف وقار احمد بن مولانا عبدالغفار[۱]
بن مولانا محمد نصیر صدیقی بکم صفر ۱۳۵۵ھ چہار شنبہ
کو دس بجے دن میں اپنے ننہیال ولید پور ضلع اعظم گڑھ
میں پیدا ہوئے۔

مولانا نے مدرسہ ناصر العلوم گھوسی میں مولانا عبدالمجید
صاحب کولھیاوی سے مشکوۃ اور بیضاوی تک
کی کتابیں پڑھیں اور گھر پر مولانا عبدالعزیز مئوی سے
پڑھتے رہے ۱۳۶۲ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا
اور ۱۳۶۷ھ میں مولانا سید حسین احمد مدنی سے دورہ حدیث
پڑھکر سند الفراغ حاصل کی۔

بیعت کا تعلق مولانا شاہ وصی اللہ فتحپوری سے تھا
چند مدارس میں دینی و علمی خدمات انجام دے کر
۱۷/جون ۱۹۶۹ء کو عصر کے وقت ۳۴ سال کی عمر میں انتقال ہوا

تصنیف

قرآن مجید کی ساتویں منزل کا ترجمہ و تشریح - (اردو) مطبوعہ [۲]

---

[۱] مولانا عبدالغفار عربی فارسی اردو کے علاوہ انگریزی پر بھی دسترس رکھتے تھے اور حضرت اشرف علی تھانوی سے بیعت تھے تذکرہ علماء اعظم گڑھ ص/۳۲۵

[۲] تذکرہ علمائے اعظم گڑھ۔ ص/۳۲۷
و مشاہیر علماء ج/۲ ص/۹۶۷

قاری حفظ الرحمٰن دیوبندیؒ -

۱۳۸۸ شوال ۱۹۶۶ء

م

دارالعلوم دیوبند میں حضرت قاری عبدالوحید صاحب کے انتقال کے بعد قاری حفظ الرحمٰن صاحب کو تجوید و قرآت کی مسند صدارت پر فائز کیا گیا

آپ ضلع پرتاب گڑھ کے رہنے والے تھے آپ کی ولادت ۱۳۱۷ھ ہوئی ۱۳۲۹ھ میں آپ نے جامع العلوم کانپور میں تین سال تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد آگرہ تشریف لے گئے جہاں امام فن شیخ القرآۃ حضرت قاری عبدالمالک صاحب مرحوم (م ۱۳۰۳ء / ۱۳۷۷ھ) سے روایت حفص میں مہارت تامہ حاصل کی ۱۳۳۷ھ میں قاری عبدالرحمٰن صاحب مکی مرحوم کی خدمت میں حاضری دی -

چار سال تک خدمت میں رہکر مہارت فن پیدا کرلی - آپ دارالعلوم دیوبند تشریف لائے درس نظامی کی بقیہ تعلیم مکمل کی اس کے بعد دارالعلوم میں صدر شعبہ کی حیثیت سے فائز کئے گئے

آپ ماہر فن - حافظ قرآءت - بڑے خوش الحان اور خوش لہجہ تھے ملک اور بیرون ملک سے فن تجوید و قراءت کے شائقین طلبہ جوق در جوق آنے شروع ہوئے آپ نے قرآن پاک کی تعلیم کیطرف بطور خاص توجہ دلائی ہر طالب علم کیلئے اسے لازمی قرار دیا - جس کے بغیر مشق اور کتابی تعلیم کے سند نہ دیجاتی یہ ضابطہ آج بھی موجود اور نافذ ہے

وصال شوال ۱۳۸۸ھ میں آپ اس دارالفانی سے رحلت فرما گئے[۱]

---

۱) دارالعلوم دیوبند خدمات تجوید و قراءت ۲۰

مولینا الحاج احتشام الحسن صاحب کاندھلوی ۔

م ۳/دسمبر ۱۹۷۲ء ۱۵/شوال ۱۳۹۲ھ

والد محترم کا نام مولینا رؤف الحسن اور جد محترم کا نام
مولینا ضیاء الحسن تھا مشہور قصبہ کاندھلہ میں آپ کی
پیدائش ۵ (۱۷) شوال ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق مئی ۱۹۰۶ کو
ہوئی۔
مولینا موصوف کی آمد مظاہر علوم میں ۱۳۳۵ھ میں ہوئی
۱۹۲۵ میں مولوی فاضل کا امتحان دینے کیلئے لاہور چلے گئے
دستیاز امتیازی نمبرات سے کامیاب ہوئے
۱۳۴۷ھ میں آپ نے مظاہر العلوم میں دورہ حدیث پڑھکر
سند الفراغ حاصل کی
۱۳۴۸ھ میں حضرت مولینا محمد الیاس صاحب دہلوی سے
ارشاد پر مرکز نظام الدین تشریف لے گئے اور وہاں
رہ کر تبلیغی خدمات انجام دیں
حضرت مولینا محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے آپ
خلفاء میں تھے
پندرہ ۱۵ شوال ۱۳۹۲ھ مطابق تین دسمبر ۱۹۷۲ء جمعہ کو انتقال ہوا
دفن کاندھلہ میں تدفین عمل میں آئی

تصنیف

حاشیہ جلالین شریف (عربی) غیر مطبوعہ
درس نظامی کی مشہور کتاب جلالین شریف فن تفسیر میں ہے
مولینا موصوف نے اسپر عربی میں بڑے مفصل اور
قیمتی حواشی تحریر کئے ہیں
متقدمین کی شروح حواشی اور کتب تفاسیر سے معانی
منتخب کرکے یہ حاشیہ ترتیب دیا گیا ہے
اس حاشیہ کی طباعت ابھی تک نہیں ہو سکی ہے

علمائے مظاہر العلوم ج ۱/ ص ۲۲۲

مولانا محمد زبیر قریشی -

م ۳/ اپریل ۱۹۷۸ء ۱۳۹۸ھ

ولادت ۲۹ فروری ۱۹۰۴ء میں
مولانا محمد اسحق کے آبائی مکان میں ہوئی۔ آپ کا نام
عبد القیوم رکھا گیا۔ ابتدائی تعلیم قرآن ختم ہونے تک گھر میں (لیکن مشہور محمد زبیر کے نام سے ہوئے)
ہوئی اس کے بعد عقیدت اور روایت کے
مطابق دینیات، فقہ، حدیث
مولانا عبد الرحمن راسخ دہلوی سے مدرسہ
حسینیہ میں حاصل کی۔ (مولانا عبد الرحمن مولانا نانوتوی (محمد قاسم) کے مخصوص تلامذہ میں تھے اور غالباً محمد زبیر کے چچا تھے)
دہلی اینگلو عربک اسکول میں داخل ہوگئے
۲۸ - ۱۹۲۷ء میں میٹرک پاس کیا
St. Stephen's کالج گئے اور بی۔ اے آنرز فلسفے میں
داخل ہوگئے ۱۹۲۹ء میں پہلی شادی کر دی گئی
۳۱ - ۱۹۳۰ء میں مولانا نے انگریزوں کو اردو پڑھانی شروع کر دی
آل انڈیا ریڈیو گئے انگریزی، عربی، فارسی سے ترجمے کرنے
اور خبریں پڑھتے رہے۔ یہاں مولانا زندگی کے آخری حصے تک
وابستہ رہے ۱۹۳۸ء میں پہلی زوجہ کے انتقال
کے بعد دوسری شادی عائشہ بیگم سے ہوئی
۱۹۴۷ء کے اوائل میں اینگلو عربک اسکول نے مولانا کو
خاص طور پر انگریزی درس و تدریس کے لئے مدعو کیا۔
اس وقت تک پانچ زبانوں میں عبور رکھتے تھے
عربی، فارسی، اردو، انگریزی، جرمن [۱]
مولانا ۱۹۵۰ء تک اینگلو عربک سے وابستہ رہے
۱۹۵۲ء سے مولانا کی زندگی کا نہایت اہم باب شروع
ہوتا ہے ۱۱/ اپریل ۱۹۵۲ء کو ان کے والد حضرت
مولانا محمد اسحق دہلوی نے ۸۲ سال کی عمر میں داعی اجل کو

---

[۱] موصوف ہندی بھی جانتے تھے مزید

دیکھئے دلی والے ج/۲ ص/۳۰۲

کو بیعت کیا حضرت مولینا کے انتقال کے بعد بیان
کا وہ سلسلہ جو ان کے اجداد نے برسہا برس سے جاری
کر رکھا تھا مولینا نے اس خلاء کو پر کیا۔

۱۹۶۸ء کی بات ہے مولینا کا وعظ نماز کے
بعد شروع ہوتا۔ آپ قرآن مجید کی بے شمار آیت تلاوت
کرتے اور ان کا ترجمہ ٹھیک ٹھیک اس خوبی سے بیان کرتے
کہ تمام حاضرین ٹکٹکی باندھے مولینا کو بس دیکھتے رہتے تھے
مولینا کی سخن آوری کا سب سے بڑا حسن یہ تھا کہ وہ
اسلامی تاریخ فلسفہ نفسیات منطق اور جغرافیہ
کی مدد سے اپنے بیان کو پر لطف اور معلومات
افزا بنا دیتے بے شمار دلچسپ واقعات مولینا وعظ
میں سناتے تھے۔ مولینا مذہبی تقاریر انگریزی میں اتنی
روانی سے کرتے تھے جتنی کہ اردو میں اسی لئے مولینا جنوبی
ہندوستان میں اتنے مقبول ہو گئے تھے کہ کسی دوسرے کی
وہاں دال نہ گلتی تھی کوکنی مسلمانوں میں مولینا اتنے معتبر
تھے کہ وہ اپنی بیشتر رسموں میں ان کی شرکت ضروری
سمجھتے تھے اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ مولینا کے
ہاں پند و نصائح سے لوگ [illegible] تھے لیکن کفر اور شرک کے
فتوے تقسیم نہیں ہوتے تھے

۱۹۴۷ء میں کارپوریشن کا الیکشن لڑا ہار گئے
۱۹۵۲ء میں الیکشن لڑا جیت گئے
۱۹۶۲ء میں الیکشن ہار گئے

مولینا کثیر الاولاد تھے بارہ لڑکوں میں سے ایک ایم۔ اے
دو۔ آئی اے۔ ایس ہیں۔
۱۹۷۶ء میں مولینا نے یورپ کی سیاحت کی اور حج کا فریضہ
بھی ادا کیا

۲/ اپریل ۱۹۷۸ء کو پیر کے دن صبح

ساڑھے نو بجے اسپتال میں مولانا نے تمام دنیاوی تکلیفوں سے نجات پائی۔

زندگی بھر جمعیت العلماء ہند کے سرگرم رکن رہے۔

دہلی نیشنل ایسوسی ایشن D.F.A کے بانی

دہلی بیوپاری ایسوسی ایشن کے صدر رہ چکے تھے

ط دلی والے ج/۲ ص/۳۰۲

قاری سید محمد ابراہیم صاحب سہارنپوری

م ١٩٧٩ء — ٢٩ جمادی الثانی ١٣٩٩ھ

والد ماجد کا نام سید نذیر احمد ہے۔
قاری صاحب موصوف کی پیدائش ١٣٣٨ھ میں ہوئی۔
مظفر حسن تاریخی نام ہے۔
جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور میں آپ نے تعلیم حاصل کی
تجوید بروایہ حفص اور قرأت سبعہ کی تکمیل جناب
قاری محمد سلیمان صاحب استاذ جامعہ مظاہر علوم سے کی
بہاولپور میں دو سال تک آپ تعلیم دیتے رہے
ماہ ذی قعدہ ١٣٦٥ھ میں مدرسہ مظاہر علوم کے
استاذ تجوید مقرر ہو گئے۔
مسلسل چونتیس (٣٤) سال فن قرأت کی خدمات انجام دینے
کے بعد مورخہ انتیس (٢٩) جمادی الثانی
١٣٩٩ھ میں آپ کا وصال ہوا [1]

تصنیفی خدمت۔

١۔ مظاہر التجوید (اردو)
مصنف نے اپنی کتاب کا تعارف ان الفاظ سے کرایا ہے کہ
میں نے اس کتاب میں تجوید کے وہ مسائل بیان کئے ہیں
جن کا جاننا قرآن شریف پڑھنے والوں کیلئے ضروری ہے
اور وہ مخارج حروف وصفات حروف اور ان کے متعلقات
ہیں اسی کے ساتھ مختصراً اوقاف کو بھی ذکر کر دیا گیا ہے کہ
لوگ وقف وابتداء میں سخت غلطی کرتے ہیں [2]
کتاب کے صفحات چوبیس (٢٤) اور سائز ٢٠×٣٠ ہے
ماہ ربیع الاول ١٣٨٣ھ میں یہ کتاب ١٦ تکمیل کو پہنچی [2]

١۔ علمائے مظاہر العلوم ج/١ ص/٣٢٦
٢۔ ایضاً

حضرۃ مولٰنا قاری محمد طیب صاحب

م جولائی ۱۹۸۳ء ۶ شوال ۱۴۰۳ھ

آپ ۱۳۱۵ھ ۱۸۹۸ء میں حضرۃ مولٰنا حافظ محمد احمد
بن حضرۃ مولٰنا محمد قاسم نانوتوی" کے گھر دیوبند
ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے
۱۳۲۲ھ ۱۹۰۵ء بعمر سات سال دارالعلوم میں داخل کئے گئے
پہلے دو سالوں میں با تجوید قرآن مجید حفظ کیا پانچ سال میں
فارسی ریاضی اور حساب کا کورس مکمل کیا پھر آٹھ سال میں درس
نظامی کی تکمیل کر کے ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۹ء میں دورہ حدیث
پڑھکر سند الفراغ حاصل کی
آپ برصغیر میں مسلمانوں کی قدیم اسلامی درسگاہ دارالعلوم دیوبند
کے بانی حجۃ الاسلام حضرۃ مولٰنا محمد قاسم نانوتوی کے پوتے ہیں
۱۳۳۷ھ میں علوم درسیہ سے فراغت حاصل کی
دور دارالعلوم میں حسبتہ للہ درس و تدریس کا آغاز کیا دورہ
درس نظامی کی مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھائیں
۵۲ سال تک مسلسل دارالعلوم کے مہتمم رہے

اس وقت پورے ہندوستان
میں بہترین خطیب تسلیم کئے جاتے ہیں۔
یہ دلچسپ اتفاق ہی کہنا لیں کہ مولٰنا محمد قاسم نے ۲۳ سال کی
عمر میں دارالعلوم کی بنیاد رکھی ۳۲۰ سال کی عمر میں ان کے صاحبزادے
مولٰنا محمد احمد مہتمم ہوئے اور آپ کی عمر بھی ۳۲ سال ہی کی تھی جب
آپ نے دارالعلوم دیوبند کے مہتمم کی حیثیت سے فرائض سنبھالے
فن خطابت میں خداداد ملکہ اور قوت گویائی حاصل تھی
تقریباً ایک سو سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں
آپ کی متعدد نظمیں مثنویاں اور قصائد ہیں جو کہ شائع ہوتے
رہتے ہیں [1]

---

[1] مشاہیر علماء ج ۱ ص ۵۲۸

قاری صاحب

ہندوستان کے متعدد علمی اور تعلیمی اداروں کے ممبر اور سرپرست ہیں اور متعدد مدارس کے بانی ہیں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ہیں اور عرصہ دراز تک سنی سنٹرل وقف بورڈ کے ممبر رہے دارالعلوم کے ذمہ داروں میں سے آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بیرونی ممالک کے متعدد سفر کئے۔ افغانستان، برما، عدن، حجاز، مصر، اردن، لبنان، ساؤتھ افریقہ، روڈیشیا، کینیا، ٹانگانیکا، زنجبار، مڈغاسکر، حبشہ، ماریشس، سابق سوویت یونین، پاکستان وغیرہ جاکر دارالعلوم کا تعارف کرایا

آپ کے زمانے میں دارالعلوم نے غیر معمولی ترقی کی تعلیمی اور تعمیری سلسلہ کافی بڑھا کام اور شعبوں میں اضافہ ہوا اساتذہ اور طلبہ اور عملہ کا عدد بہت بڑھ گیا آمدنی کی رفتار میں غیر معمولی طور پر ترقی ہوئی شعبوں نے محکموں کی صورت اختیار کرلی۔

آپ حضرت شیخ الہند سے بیعت اور حضرت تھانوی کے خلیفہ مجاز ہیں

حضرت قاری طیب صاحب بانی دارالعلوم دیوبند کے پوتے ہیں اور علوم و معارف میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قاسم العلوم والخیرات کے روحانی و جسمانی وارث ہیں آپ بڑے بڑے علمی نکات اور اسرار و رموز کو نہایت آسان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں آپ نے لاہور میں عالمہ دین کے متعلق تقریر فرمائی ضمناً روح کا بیان بھی آگیا معلوم ہوتا ہے کہ روح کا مسئلہ نہایت آسان اور بدیہی ہے آپ کی تقاریر میں حضرت نانوتوی قدس سرہ کے علوم و معارف کی تفہیم و تفسیر ہوتی ہے دیوبند کی جامع مسجد میں ہر جمعہ کو کسی ایک آیت کی تفسیر بیان کرنے کا معمول رہا۔

تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲/ ص/ ۱۳۳ ص/ ۲۳۵
علماء دیوبند اور اردو ادب ص/ ۱۲۵
الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/ ۲۸۱

تصنیفی خدمات

آپ کی . تصانیف کا عدد ایک سو پچیس[۲۵] سے متجاوز ہے

۱— (۱) تفسیر سورۂ فیل (اردو) مطبوعہ

۲— دینی دعوت کے قرآنی اصول (اردو) اس میں دعوت و تبلیغ کے قرآنی نظام کو بیان کیا ہے مکتبہ دارالعلوم دیوبند انڈیا سے شایع ہوئی ہے (۱)

۳— تفسیر قرآن - (اردو) غیر مطبوعہ

معلوم ہوا ہے کہ آپ قرآن کریم کی ایک تفسیر تالیف فرما رہے تھے لیکن دارالاہتمام کے انتظام و انصرام کی مشغولیت و مصروفیت کی وجہ سے لکھنے پڑھنے کا وقت کم ملتا تھا (۲)

۴— مقدمۃ القرآن -

حضرت قاری صاحب مدظلہ عالی نے ایک نہایت مفصل اور جامع مقالہ مقدمۃ القرآن کے نام سے تالیف فرمایا ہے یہ مقالہ بعض تفاسیر کے ساتھ اور مستقل کتاب کی صورت میں شائع ہو چکا ہے (۳) مجلس معارف القرآن (اکادمی قرآن عظیم) دارالعلوم دیوبند کا ایک تالیفی ادارہ ہے جو حضرت قاری صاحب کی زیر نگرانی و صدارت کام کر رہا ہے اس کی مجلس منتظمہ علیحدہ ہے اس ادارہ کا مقصد قرآن حکیم کی ریسرچ اور تحقیق ہے وقت کے الجھے ہوئے مسائل کو قرآن حکیم کی روشنی میں حل کر کے اس طرح پیش کیا جائے کہ قرآن حکیم کو دنیا کا رہنما اور امام ثابت کیا جائے اور دنیا کو قرآن حکیم کی روشنی سے رغبت پیدا ہو اور معارف ربانی سے فیوض و برکات حاصل کرنے کی امنگ پیدا ہو -

(۱) دینی دعوت کے قرآنی اصول (۲) الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/ ۲۸۱ ص/ ۵۸۲
(۳) غالباً مقدمہ کشف الرحمٰن مصنفہ مولانا سعید احمد کی طرف اشارہ ہے

الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص/ ۲۸۱

۵ — آفتاب نبوت — (اردو)

یہ تصنیف "آفتاب نبوت" حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب
صاحب رح سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کی ہے
یہ اشرف پریس لاہور میں طبع ہوئی اور باہتمام قاری افتخار احمد
قیصر عثمانی ناظم ادارہ عثمانیہ ۲۳ پرانی کملی لاہور سے
دوسری بار شائع ہوئی
تصنیف کے دو مختلف سال اسمیں درج ہیں کلمہ آغاز کے
اختتام پر ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ درج ہے اور اختتام
کتاب میں ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۷۸ھ درج ہے
یہ کتاب چھوٹے سائز کے پیپر پر شائع ہوئی ہے اسکے
کل ۳۲۰ صفحات ہیں -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب نبی کریم ﷺ کی سیرت کے بارے میں سوال
کیا گیا تو آپنے فرمایا "کان خلقہ القرآن" (یعنی آپ ﷺ کا اخلاق ہے) اور قرآن کی شان
لا تنقضی عجائبہ (یعنی اسکے عجائبات کبھی ختم نہ ہونگے) بیان کی گئی ہے
دوسرے لفظوں میں سیرت نبوی کے عجائبات بھی کبھی ختم ہونے والے نہیں

حکیم الامت رح خود اس تصنیف کے بارے میں فرماتے ہیں سیرت
نبوت کے بعض بنیادی پہلوؤں کی یہ ایک طالب علمانہ یادداشت
ہے جسے سیرت نگاری کا نام دینا تو مشکل ہے
البتہ شوق سیرت نگاری کے جذبات کی تسکین کا نام اسے دیا
جاسکتا ہے:
جیسے آیت کریمہ "وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا" کی روشنی میں
قلم برداشتہ لکھ دیا گیا تھا لکھتے وقت نہ طباعت کا خیال تھا
نہ یہ یادداشت ہی اس درجہ کی تھی اسے بطور علمی تحفہ اہل نظر کے
سامنے پیش کیا جا سکے حسن اتفاق سے ایک طالب علمانہ مجلس
میں اسکے بعض اجزاء زیر قراءت آئے تو سامعین نے فرمائش کی
اصرار کے ساتھ اسکو شائع کیا جائے۔

اس کتاب کے آغاز میں سب سے پہلے آفتاب کی خصوصیات
اور کائنات میں اسکی عظمت و رفعت اور جامعیت
کا بہت خوبصورت تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے
اور پھر خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کرکے آپس میں موازنہ
مشابہت اور ربط بیان کرکے بتلایا کہ جسطرح آفتاب
کائنات کیلئے ضروری ہے اسیطرح آفتاب نبوت
بھی ضروری ہے جسطرح آفتاب کائنات کے بغیر
ظاہری حیات محال ہے اسیطرح آفتاب نبوت کے بغیر
حقیقی حیات محال ہے
یہ تو ممکن ہے کہ کائنات سے آفتاب کے بغیر انسان فلاح
پائے لیکن یہ ناممکن ہے کہ آفتاب نبوت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بغیر انسان
فلاح پائے -
یہ اتنا عمدہ علمی شاہکار صرف مزاح ھی مزاح میں وجود
پاگیا اگر آپ کو باقاعدہ تصنیف وتالیف کا موقع ملتا
اور اہتمام کی ذمہ داری آپ پر نہ ہوتی تو یقیناً دنیا آپ کے
علمی تبحر سے برسہا برس تک لطف اندوز
ہوتی رہتی

۶۔ حدیث رسول کا قرآنی معیار (اردو) اسمیں قرآن سے حدیث کی ضرورت
ومعیار اور منکرین کا رد ثابت کیا ہے ۲۸۰/ص ھیں
یہ کتاب دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ میں موجود ہے -

۷۔ نظریہ دو قرآن پر ایک نظر (اردو) ۱۱۶/ص یہ غلام جیلانی برق کی
کتاب دو قرآن کا رد ہے جسمیں انھوں نے لکھا ہے کہ قرآن کا مقصد یہ کہ
لوگ نئی نئی چیزیں ایجاد کریں اور جو یورپین قطرت کو معلوم کرکے
ایجادات کرتے ھیں وھی مسلمان ھیں مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم دیوبند انڈیا

۱ص آفتاب نبوت
۲ص حدیث رسول کا قرآنی معیار
۳ص نظریہ دو قرآن پر ایک نظر

۸ — قرآن کریم کی عملی تفسیر (اردو) مطبوعہ
یہ کتاب لیاقت میموریل لائبریری کراچی میں ہے

۹ — قرآنی قسمیں اور اختلاف آیات (اردو) مطبوعہ

۱۰ — اصول دعوت (اردو) مطبوعہ

۱۱ — ایک قرآن (اردو) مطبوعہ ط

ط دراسات ج/۱ مطبوعہ کراچی یونیورسٹی
اسطرح خطبات حکیم الاسلام کی چار جلدیں قرآنی مضامین
سے بھرے پڑے ہیں

(۹۷۸)

- مولانا مناظر احسن گیلانی -

۱۸۹۲ء و ۱۰-۱۳۰۹ھ

مولانا مناظر احسن گیلانی ۱۸۹۲ء میں ضلع پٹنہ کی ایک بستی گیلانی میں پیدا ہوئے آپ کے نام کے ساتھ گیلانی اس بستی کی نسبت ہے

آپ والد ماجد حافظ ابوالخیر صاحب زمینداری میں مشغول رہتے تھے -

ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی اسکے بعد دورہ حدیث کیلئے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور اس دوران حضرت شیخ الہند سے بیعت ہوئے دو سال میں دورہ حدیث ختم کر کے سند الفراغ حاصل کی.

دورہ حدیث کے اختتام کے ساتھ ہی دارالعلوم کے ماہانہ مجلہ القاسم سے منسلک ہو گئے یہ تعلق ۱۳۳۷ھ سے لے کر ۱۳۳۹ھ تک قائم رہا

مولانا حمید الدین فراہی کی خواہش اور دارالعلوم دیوبند کے اکابر کے مشورے سے آپ نے جامعہ عثمانیہ میں دینیات کے لکچرار کی حیثیت سے تقرری کیلئے درخواست دی ۱۹۲۰ء میں دینیات کے لیکچرار کی حیثیت سے انکا تقرر ہوا کئی سال تک صدر شعبہ کے فرائض سر انجام دے کر ۱۳۶۸ھ/۱۹۵۰ء میں ریٹائر ہوئے اور وظیفہ یاب ہوئے

مولانا حمید الدین فراہی سے صحبت کا شرف حاصل ہوا مطالعہ قرآن میں ان سے مدد لی

مولانا کئی انجمنوں اور علمی مجالس کی اعزازی رکنیت بھی رکھتے تھے ندوۃ المصنفین دہلی کے رکن تھے ۱۳۵۰ھ ۱۳۶۷ھ تک دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے بھی ممبر رہے ہیں

---

(۱) مشاہیر علماء ج-۱ ص/۵۹۸
تذکرہ اکابر علماء دیوبند ص/۱۵۷

اسی طرح ماہنامہ الفرقان لکھنؤ کے اعزازی مدیر کی
حیثیت سے ایک سال تک کام کیا
وہ ایک عرصے تک جامعہ عثمانیہ کے شعبہ دینیات کے
صدر رہے اور جو تعالیٰ مہدی سے زیادہ ان کا علمی و تعلیمی
فیض جاری تھا اس زمانہ میں انہوں نے اپنے تلامذہ سے
جو علمی و تحقیقی مقالات لکھوائے وہ اسلامی علوم کو جدید
رنگ میں پیش کرنے کا ایک نمونہ ہے
آپ کے طرز استدلال اور انداز بیان کو دیکھ کر مولانا
سید سلیمان ندوی رحمہ نے فرمایا تھا کہ وہ ملا دیوبندی
مگر فکراً ندوی ہیں ہوا

تصنیفی خدمت

(۱) تدوین قرآن (اردو) ۲/ تفسیر سورۃ الکہف (اردو) احسان اوفلی لکھنؤ
سلسلہ اشاعت قرآن وسیرت سوسائٹی حیدرآباد دکن سے ۱۹۷۰ء میں شایع ہوئی جو
شاد (مہدی) صاحب لکھتے ہیں اسمیں تفسیر و تاویل کا راستہ چھوڑ کر تذکیر قرآنی کا راستہ اپنایا ہے
سورہ کہف کے نکات و رموز سے آگاہ ہونے کے لئے عمدہ کتاب ہے [۳]
(۳) النبی الخاتم (اردو) سیرت قرآن کی روشنی میں بیان کی ؟ ہے

وفیات ماجدی یا نثری مرثئے مصنفہ عبد الماجد دریابادی ص/۷۶
[۱] تاریخ دار العلوم دیوبند ج/۲ ص/۱۱۸ علماء دیوبند اور اردو ادب ص/۱۱۸
فضلاء دار العلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۹۲
[۲] W.B.G.D.637 مشاہیر علماء دار العلوم دیوبند ص/۸۲
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۲۵۴ یا درفتگاں مصنفہ قادری ج/۲ ص/۳۲۰

[۳] فضلاء دار العلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۹۳
[۴] موصوف کی مزید قرآنیات سے متعلق مقالات دیکھئے مقالات احسان میں

حضرۃ مولٰنا محمد حیات صاحب سنبھلی

۱۳۱۰ھ
۱۸۹۳ء

آپ کے والد محترم کا نام محمد ظہور اور جد محترم کا
محمد نور ہے ۱۳۱۰ھ میں سنبھل ضلع مراد آباد میں
پیدا ہوئے
۱۳۲۹ھ میں آپ کی آمد جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں ہوئی
۱۳۳۱ھ میں دورہ حدیث پڑھکر سند الفراغ حاصل کی
فن تفسیر میں جلالین شریف بھی کتب صحاح کے ساتھ پڑھی
لاہور میں کئی سال تک سو جالیوں اور پنجابیوں کو درس دیتے رہے
حضرت اقدس کا پیام ملا رنگون میں تمہاری ضرورت ہے
تعمیل ارشاد میں رنگون چلے گئے اور وہاں درس تدریس وعظ
وتقریر کے ذریعے دینی خدمات انجام دیتے رہے
آپ نے میرٹھ، بریلی، احمد پور، پنجاب، جامع مسجد رنگون
میں علمی و دینی خدمات انجام دیں
۱۳۳۹ھ میں جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد میں استاذ حدیث
منتخب ہوئے
حضرت مولینا عبدالوحید صاحب سنبھلی کی وفات کے بعد
مدرسہ امدادیہ مراد آباد کی علمی مسند کو جلا بخشی
بائیس ۲۲ سال کا طویل عرصہ آپ نے یہاں گزارا
۱۳۷۶ھ میں مراد آباد میں ایک بڑی دینی درسگاہ جامعہ عربیہ
حیات العلوم قائم فرمائی آج کل، اسکے ناظم اعلیٰ ہیں
اور شیخ الحدیث بھی
سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت مولینا عبدالمالک صاحب
نقشبندی مجددی عثمانی (متوفی ۸ ستمبر ۱۹۷۳) سے اجازت
وبیعت وخلافت ملی ہوئی ہے

تصنیف

۱- نور القلوب (۱) یعنی قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ -
مولانا محترم کی یہ کاوش و محنت ان کی علمی و تفسیری
خدمات کا ایک بہترین شاہکار ہے
اس ترجمہ کا تعارف ناشر نے ان الفاظ میں کرایا ہے
اسمیں زیر متن پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین
صاحب محدث دہلوی کا ہے
دوسرا حضرت تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر حضرت مولانا محمد حیات
صاحب نے بکمال عرق ریزی و تحقیق و تدقیق معتبر کتب اور مستند
تفاسیر سے نہایت مفید مضامین جمع کئے ہیں
ان کا اسلوب بیان نہایت سلیس و سادہ ہے
مطالب آیات بوضاحت لکھے گئے ہیں
شان نزول جہاں تک مل سکا ہے درج کیا ہے ربط آیات
بھی تحریر کیا گیا ہے نکات کی دل نشین وضاحت ہے
بعض بعض جگہ فقہ حنفی کی تشریح بھی ہے
قابل حل لغات کی تحقیق و وضاحت کے برمحل مناسب و صحیح روایات
بھی درج کی ہے -
اعمال و خواص آیات بتائے گئے ہیں جیسے سورتوں اور بعض آیات
کے فضائل کا بیان ہے تاریخی واقعات بھی لکھے گئے ہیں
۳۱ اور یہ سب مضامین کتب ذیل سے لئے گئے ہیں
روح المعانی، تفسیر کبیر، در منثور، مدارک، معالم التنزیل،
صاوی، تفسیر خازن، ابن کثیر، تفسیر احمدی، اتقان، بیضاوی،
کشاف، لباب، صحاح ستہ، ہدایہ، در مختار،
شموس الانوار، مجربات دیربی، اعمال قرآنی وغیرہ (۲)

---

(۱) مولانا اشرف علی تھانوی پر اسی مقالہ میں ترجمہ و تفسیر قرآن کی خصوصیات ملاحظہ کریں

(۲) علمائے مظاہر العلوم ج ۲ ص ۲۸ ۔

شروع میں مقدمہ ہے جس میں قرآن مجید کے فضائل آداب
تلاوت۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات
حضرت محمد کا نسب نامہ ولادت رضاعت
شق صدر آپ کی معیشت ابتداء وحی تبلیغ معراج
ہجرت آپ کے اخلاق وشمائل وغیرہ کا بیان ہے
نیز جن کفار جن قبائل ومقامات اور جن فرشتوں
وستاروں کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے ان کی تشریح کی
گئی ہے۔ رسم الخط کے بعض قواعد۔ تجوید رموز اوقاف کا
بیان ہے اور پورے قرآن شریف نیز ہر سورت کا
نقشہ بھی تحریر کیا گیا ہے۔
اس تفسیر میں جو عنوانات پر کلام کیا گیا ہے وہ حضرت
مولانا مرحوم کے الفاظ میں یہ ہے۔
(۱) نزول الکلام (۲) ربط الکلام (۳) توضیح الکلام
(۴) متعلقات الکلام۔ (۵) نکات الکلام۔ ۶ فقہ الکلام
۷ لغات الکلام ۸ روایات الکلام ۹ خواص الکلام
۱۰ فضائل الکلام ۱۱ تاریخ الکلام۔
مقدمہ کے صفحات (۲۶) ہیں اور قرآن مجید کے
۸۴۴ ہیں ماہ محرم الحرام ۱۳۵۲ھ میں یہ عظیم کام مکمل ہوا
اور شعبان ۱۳۷۳ھ میں پہلی مرتبہ مطبع مجیدی
کانپور سے شائع ہوا
مولانا اشتیاق احمد صاحب محب دیوبندی نے اس مصحف
شریف کی کتابت کی
۲۔ حاشیہ جلالین شریف (عربی) (یہ حاشیہ مکمل ہے)
اور مطبع مجیدی کانپور میں بغرض طباعت محفوظ ہے
۳۔ ترجمہ تفسیر حسینی (اردو) دو جلدوں میں یہ ترجمہ مکمل ہو کر مطبع مجیدی
کانپور سے شائع ہوا ہے[۱]

---

۱ علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۴۸

حضرۃ اقدس مولینا الحاج محمد زکریا صاحب کاندھلوی
۱۳۱۵ ۱۸۹۸ء

آپ کی پیدائش گیارہ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ قصبہ
کاندھلہ ضلع مظفرنگر میں ہوئی
ابتدائی کتب محمد الیاس صاحب سے پڑھی
۱۳۲۹ھ میں آپ مظاہر علوم میں داخل ہوئے ۱۳۳۲ھ
میں پڑھکر سند الفراغ حاصل کی
فراغت کے بعد یکم محرم الحرام ۱۳۳۵ھ میں مظاہر العلوم
سے ابتدائی مدرس بنائے گئے
۵ رجب ۱۳۴۱ھ میں استاذ حدیث بنائے گئے
درس و افادہ ۱۳۸۸ھ منتہی ہوا کہ نزول آب کی وجہ سے
دقت و دشواری پیش آنے لگی تھی
ذیقعدہ ۱۳۲۵ میں مولینا خلیل احمد صاحب نے خلافت عطا فرمائی
تیسویں ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ میں اپنی مادر علمی کے سرپرست منتخب ہوئے
۱۳۷۰ سے ۱۳۸۲ تک
دارالعلوم دیوبند کے مجلس شوریٰ کے ممبر رہا ہے

۱ - تحفۃ الاخوان فی بیان احکام تجوید القرآن (اردو)
یہ کتاب حرمین شریفین کے مشہور قاری شیخ حسن
ابراہیم شاعر - (شیخ القراء وعضو رابطہ العلماء بالمدینہ المنورہ)
کی تالیف کا اردو ترجمہ ہے کتاب کا یہ ترجمہ خود
مصنف کے ایماء سے مترجم نے اس وقت کیا تھا
جب وہ مدینہ منورہ میں ان کے شاگرد تھے ۹

ماخذ: علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۱۰۲

اور انکے پاس قرأت کی مشق کرتے تھے
اٹھ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ کو یہ ترجمہ مکمل ہوا
اور ۱۳۲۷ھ میں پہلی مرتبہ ۲۰×۳۰/۱۶ سائز کے
اٹھائیس صفحات پر طبع ہوا
طویل عرصہ کے بعد یہ کتاب کتب خانہ اشاعت
العلوم محلہ مفتی سہارنپور کی جانب سے شائع ہوئی

۳۔ فضائل زبان عربی (اردو)
اس کتاب میں عربی زبان کی فضیلت اور اسکے سیکھنے
کی اہمیت قرآن شریف اور احادیث مبارکہ کی
روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے
ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ میں یہ کتاب مدینہ منورہ میں لکھی گئی تھی
اسکے صفحات (۲۰) ہیں اور سائز ۱۸×۲۲ ہے
پینتیس (۳۵) تصانیف وہ ہیں جو متعدد مرتبہ طبع[۸] ہو چکیں ان کے علاوہ
پچاس کے قریب اور دیگر تصانیف ہیں جو ابھی تک
طبع نہیں ہوئی ان کی تفصیل آپ بیتی میں دیکھی جا سکتی ہے
مختصراً انھیں کے ہیں

۳۔ حواشی کلام پاک (اردو) غیر مطبوعہ جناب تبویب احکام القرآن للجصاص وغیرہ شامل ہیں

۴۔ قرآن عظیم اور جبریہ تعلیم (اردو) مطبوعہ
۵۔ شرح جزری (عربی) غیر مطبوعہ
۶۔ رسالہ در احوال قراء السبعة البدور ومع نجومهم الاربعة عشر (غیر مطبوعہ) (عربی) و۱

ط۱ اکابر علماء ص ۲۴۶
علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۱۰۲

٧ ـــــ **فضائل قرآن** - اردو، عربی، برمی، انگریزی، بنگالی، ملیالم، تامل، تلگو، فارسی، گجراتی، پشتو، ہندی

اسکا پورا اور قدیم نام ہے۔ فضائل قرآن مجید کی چہل حدیث
ہے لیکن آج مندرجہ بالا نام کے ساتھ شائع ہو رہی ہے
یہ کتاب حافظ محمد زکریا شیخ الحدیث مدرس
مظاہر العلوم سہارنپور نے ٢٩ ذی الحجہ ١٣٤٨ھ پنجشنبہ
کو تصنیف کی اور ہمدرد پرنٹنگ پریس سہارنپور سے
غالبًا پہلی دفعہ چھپ کر کتب خانہ یحیوی مظاہر العلوم سہارنپور
سے شائع کیا اس کتاب کے کل ٧٢/ص ہیں -
مولف زکریا کاندھلوی وجہ تصنیف ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں
اس سال دوران کا مظاہر العلوم سالانہ جلسہ ٢٧ ذی قعدہ
١٣٤٨ھ میں ہوا اختتام جلسہ پر حضرت شاہ حافظ
محمد یٰسین نگینوی خلیفہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے
مجھے حکم فرمایا کہ فضائل قرآن میں ایک چہل حدیث جمع کرکے
اسکا ترجمہ پیش کروں لہٰذا یہ رسالہ ترتیب دیا -
ابتداء رسالہ میں آداب (ظاہر و باطنی) تلاوت ذکر کئے ہیں
اسکے بعد چالیس حدیثیں فضائل قرآن سے متعلق صحاح ستہ سمیت
دیگر کتب حدیث سے اخذ کرکے جمع کر دی ہیں
پہلے حدیث کا سلیس ترجمہ لکھا ہے پھر ضروری تشریح واضح
الفاظ میں مع دلائل قرآنی کے بیان کی ہے
ص٤٨ کے بعد ایک خاتمہ ہے جسمیں قرآنی سورتوں کے خواص اور
احکام کی بعض احادیث جمع کی ہیں جنکی تعداد سات درج کی ہے
اسکے بعد ایک تتمہ ہے جسمیں ان سب مضامین پر اجمالی تنبیہ
فرمائی آخر میں ایک مختصر اور جامع حدیث بیان کی ہے جسمیں
چہل احادیث جمع ہیں -
یہ رسالہ آج تک مسلسل چھپتا چلا آرہا ہے کراچی میں مدینہ پبلشنگ
کمپنی نے بھی اسکو شائع کیا ہے بحیثیت مجموعی یہ رسالہ بہت
جامع ہے اپنے مضمون پر مبلغین علماء اور عوام کیلئے نہایت
مفید ہے ط

ط فضائل قرآن اور علماء مظاہر العلوم ج/٢ ص/١٠٢

حضرت مولانا سید فخرالحسن صاحب

۱۰/رجب ۱۳۲۳ھ
یکم ستمبر ۱۹۰۵ء

یکم ستمبر ۱۹۰۵ء ۱۰/رجب ۱۳۲۳ھ کو اپنے آبائی وطن قصبہ عمری ضلع مرادآباد
میں پیدا ہوئے مظہر حسین تاریخی نام ہے
آپ کے والد ماجد مدرسہ شاہی مرادآباد میں کتب خانہ کے
حافظ تھے اس لئے تقریباً ۱۳۳۵ھ میں مدرسہ شاہی
مرادآباد میں داخل ہو گئے یہاں فارسی کی تکمیل کی
اور درس نظامی کی ابتدائی کتابیں اپنے والد ماجد سے
پڑھیں پھر مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا اور
متوسطات کی تحصیل کی ۱۳۴۳ھ میں دارالعلوم میں داخل ہو
اور ۱۳۴۷ میں دورہ حدیث کی تکمیل کرکے فارغ التحصیل ہوئے
فراغت کے بعد مدرسہ عالیہ فتح پوری میں مقرر ہوئے وہاں
سے بہار مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ میں صحاح کی بعض کتابیں
پڑھانے پر مامور ہو گئے مگر ڈیڑھ سال کے بعد پھر مدرسہ
عالیہ فتح پوری میں واپس آگئے اور آخر میں یہ مدرسہ عالیہ
کے صدر مدرس بنائے گئے ۱۳۶۲ھ آپ کو دارالعلوم میں
صحیح مسلم اور امور عامہ وغیرہ کتابیں دی گئیں اب کے
درس صحیح مسلم اور تفسیر بیضاوی کو خاص شہرت حاصل ہے
۱۳۸۷ھ میں حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ کی وفات
کے بعد آپ کو دارالعلوم کا صدرالمدرسین بنایا گیا
شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے آپ کو اجازت وخلافت
حاصل ہے ؎

؎ تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲/ ص/ ۲۶۹

مولانا فخرالحسن صاحب کے بارے میں جناب مولانا ثناء الہدیٰ صاحب لکھتے ہیں

قدرت صفحۂ ہستی پر کچھ ایسے انسانوں کو بھی بھیجتی رہتی ہے جو اسوۂ رسول پر سختی سے عمل پیرا ہوتے ہیں مسلسل جدوجہد ان کی زندگی کا نصب العین ہوتا ہے مولانا فخرالحسن صاحب مدظلہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے آپ ۱۰/رجب ۱۳۲۳ کو عمری ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے قرآن شریف اور فارسی کی ابتدائی تعلیم حافظ نبی احمد صاحب اور دو مشفق اساتذہ سے حاصل کیا ۱۳۳۵ھ مدرسہ شاہی مراد آباد میں داخلہ لیا عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد متوسطات مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور میں پڑھیں ۱۳۴۳ھ میں دارالعلوم تشریف لائے ۱۳۴۶ھ میں فراغت پائی فراغت کے بعد علی الترتیب مدرسہ عالیہ فتحپوری اور مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ میں کافی دنوں تک درس دیتے رہے ۱۳۶۲ھ میں مجلس شوریٰ کے انتخاب پر دارالعلوم بلا لئے گئے تدریجاً ترقی کے مدارج طے کرتے ہوئے ۱۳۸۲ میں صدر مدرس کے عہدے پر فائز ہوئے جو تاہنوز باقی ہے ۱۳۹۹ھ میں فالج کا حملہ ہوا جس نے چلنے پھرنے سے مجبور کر دیا ۱۴۰۹ اس لئے مدرسہ شاذ و نادر ہی تشریف لاتے تھے وا

فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص ۳/۷

التقریر الحاوی فی حل تفسیر البیضاوی (اردو)

جلد اول، دوئم، سوئم،

افادات گرامی:
حضرت مولینا سید فخر الحسن صاحب مدظلہ العالی
صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند
مرتب:
جناب مولینا شکیل احمد صاحب سیتاپوری
مدرس دارالعلوم دیوبند:
اور مولینا جمیل احمد سہارنپوری
ناشر:
اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵
تفسیر کے آغاز میں مقدمہ ہے جسمیں تعریف تفسیر،
غرض غایت، موضوع، بیضاوی کے ماخذ، بیضاوی کے حالات،
نزول کیفیت وغیرہ سے بحث کی ہے
مولینا صفحہ کے اوپر کے حصہ میں بیضاوی کی عبارت
پھر اسکے بعد متعلقہ حصہ کا ترجمہ اور ترجمہ کے بعد
بیضاوی کے مباحث کی تفسیر ... بیان کرتے ھیں۔
۳۳۲/ص جلد اوّل کے ھیں۔
۳۱۱/ص جلد دوم کے ھیں۔
۱۱۶/ص جلد سوم کے ھیں۔
پہلے ہندوستان میں طبع ہوئی ہے اسکا عکس لیکر
پرنٹو افریقیا پرنٹنگ پریس ایف ناظم آباد سے
چھپوا کر اسلامی کتب خانہ نے شائع کیا
دیوبند کے اختر صاحب نے ۱۹۷۳ میں اسکی کتابت کی
مولینا فخرالحسن نے مقدمہ میں قاضی بیضاوی پر تنقید کرتے
ہوئے لکھا یہ اپنی تفسیر میں جہاں پر چند قول قیل کہہ کر
بیان کریں تو اوّل انکے نزدیک معتبر دیگر غیر معتبر ہوتا ہے
اب انمیں خواہ مردود ہوں یا مرجوح اور جہاں پر

یہ متفرد ہوں وہ بھی دیگر مفسرین کے نزدیک ضعیف ہے
قاضی صاحب کی تفسیر میں دیگر خصوصیات کے ساتھ ایک
نقص یہ بھی ہے کہ احادیث موضوعہ کو جاننے کے
باوجود ترغیب وترہیب کے واسطے فضائل سورکیلئے
بیان کر دیئے ہیں حالانکہ حدیث کا وضع کرنا توحرام
اور نقل کرنا بھی مکروہ ہے
اس تفسیر کا پیش لفظ مولینا محمد عثمان صاحب کاشف الہاشمی صاحب
مؤلف تفسیر ھدایت القرآن نے لکھا ہے ۱؎
فرماتے ہیں مولینا فخرالحسن بیضاوی کا درس اسطرح دیتے تھے
کہ خود سپردگی کی کیفیت بن جاتی تھی اور محسوس ہوتا تھا
کہ مولینا کے دل ودماغ کو کتاب سے ایک خاص تعلق تھا
بہت لاجواب پڑھاتے تھے مولینا درس میں مکرر فن کی گہرائی
کے ساتھ ضبر بز خوول کتاب کی دولت سے بہرہ ور کردیتے ہیں ۲؎

۱؎ اس تفسیر کا مستقل ذکر مقالہ میں موجود ہے۔
۲؎ مقدمہ التقریر الحادی فی حل تفسیر البیضاوی
فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۳ ۲
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/ ۶۲۳

مولینا محمد منظور نعمانی

۱۸/شوال ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ء

۱۸/دسمبر

آپ کا وطن سنبھل ہے وہیں ۱۸ ۔ شوال ۱۳۲۳ھ میں پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم پہلے سنبھل میں اور کچھ دن مدرسہ عبدالرب دہلی میں پائی
پھر دارالعلوم مئو (ضلع اعظم گڑھ) میں پڑھا آخر میں دارالعلوم
دیوبند میں دو سال رہ کر ۱۳۲۵ھ میں دورہ حدیث کے امتحان
میں سب سے زیادہ کامیابی کے نمبر حاصل کئے
فراغت کے بعد امروہہ کے مدرسہ چلہ میں تین سال
درس و تدریس میں گزارے چار سال تک دارالعلوم ندوۃ العلماء
لکھنؤ میں بحیثیت شیخ الحدیث کے درس دیا ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۴ء میں
بریلی سے "الفرقان" کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا
الفرقان کے دو خاص اشاعتیں: مجدد الف ثانی نمبر: اور شاہ ولی اللہ نمبر:
کے نام سے شائع کیں: ابتدائے الفرقان کا رخ مناظرے کی جانب
رہا پھر ۱۹۴۲ء سے الفرقان ایک علمی اور دینی پرچے میں
تبدیل ہو گیا ۱۳۶۲ھ ۱۹۴۳ء سے تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں
رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے بھی رکن ہیں
مولینا نعمانی اردو کے کامیاب مضمون نگار اور مصنف ہیں
انکی تصانیف عام فہم ہوتی ہیں طرز نگارش سادہ
سلیس اور شگفتہ ہے عوام اور خواص دونوں حلقوں میں
ان کی کتابیں مقبول اور پسندیدہ ہیں
۱۳۶۲ھ میں دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن منتخب ہوئے
اور آج تک رکن ہیں

تصانیف

۱۔ قرآن آپ سے کیا کہتا ہے (اردو)
۲۔ قرآن علم کی روشنی میں "
۳۔ دی قرآن اینڈ یو (انگریزی) - سیرت محمدی دعاؤں کے آئینہ میں

ط تاریخ دار العلوم دیوبند ج/۲ ص/۱۵۵
مشاہیر علماء ج/۱ ص/۶۰۴
حدیث نبوی کے اردو تراجم مقالہ P.H.D ص/۱۸۱
ماہنامہ تجلی دیوبند نمبر ص/۲۳۹
بوارق الغیب - مناظرہ علم غیب، فیصلہ کن مناظرہ، اور تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی
اور
آپ کی اہم تصانیف ہیں

مولانا قاری محمد ذاکر صاحب عبیدی پھلتی

و ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۷ء

آپ کے والد ماجد کا نام قاری ظہیر الدین صاحب ہے

آپ کی ولادت ۱۳۲۴ھ میں پھلت ضلع مظفر نگر میں ہوئی کنیت ابو الناصر ہے

۱۳۲۸ھ میں آپ نے مدرسہ فیض الاسلام میں ابتدائی تعلیم شروع کی

۱۳۳۹ھ دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیکر موقوف علیہ تک تعلیم حاصل کی

۱۳۴۳ھ میں مدرسہ اشرف العلوم [illegible] میں داخل ہوئے دورہ حدیث پڑھا۔ دوبارہ ۱۳۴۷ھ میں مظاہر العلوم میں داخل ہوئے دورہ حدیث کی تکمیل کرکے سند الفراغ حاصل کر لیا

۱۳۴۸ھ میں مولانا سید بشارت [illegible] سے بیعت ہوئے دوران ہی کے ایماء پر مدرسہ محمود العلوم دملہ ضلع دربھنگہ میں درس نظامی کی کتب پڑھائیں ۱۳۴۹ھ میں جامع مسجد احناف کولمبو (سیلون) میں امامت و خطابت کیلئے منتخب ہوئے

ایک سال بعد وطن واپس آگئے

۱۳۵۰ھ میں سند طبابت حاصل کی ۱۳۵۰ھ سے ۱۳۵۲ھ تک مختلف مساجد و مدارس میں درس دیا ۱۳۵۴ھ میں دوبارہ مسجد احناف کولمبو کے خطیب مقرر ہوئے بعد ازاں شعبان ۱۳۵۹ھ میں آپ بنگلور پہنچے یہاں آپ نے غیر اسلامی معاشرت کے خلاف زبردست جہاد کا آغاز کیا۔ رسومات محرم کی تردید شروع کی۔

ط علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۹۳

نماز مغرب کے بعد ترجمہ قرآن شریف اور اس کی
تشریح کا سلسلہ بلا معاوضہ شروع کیا اور مناسب
تعلیمات پر بدعت کی تردید کی

تصنیف

ادارہ تفسیر قرآن عظیم بنگلور

یہ ادارہ تقریباً (۳۵) سال سے حیدر علی ہال محلہ بنگلور
میں تفسیری خدمات انجام (دے رہا ہے) ایا نے قرآنیات
سے ہر مسئلہ پر تفاسیر ملاحظہ کی روشنی میں توضیح
وتشریح ہوتی ہے قرآن پاک کا پہلا مذاکرہ پچیس ۲۵ سال میں
ختم ہوا اب دوسرا مذاکرہ شوال ۱۳۹۸ھ سے
جاری ہے جو تا دم تحریر سورہ نساء تک ہو سکا ہے
مولانا اس ادارہ کے بانی مہتمم اور نگران ہیں

۱۔ علاج الحیران بتلاوۃ القرآن (اردو) ۱۶

ط علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۹۳

- مولانا سعید احمد اکبر آبادی -

و ۸ - ۱۹۰۷ء / ۱۳۲۵ھ

۱۳۲۵ھ میں آگرہ میں پیدا ہوئے آبائی وطن بجہرالیوں
ضلع مرادآباد ہے۔
ابتدائی تعلیم گھر میں ہوئی پھر مدرسہ شاہی مرادآباد میں پڑھا
آخر میں دارالعلوم میں ۱۳۴۷ھ میں تکمیل کی بعد ازاں
اورینٹیل کالج لاہور سے مولوی فاضل کیا پھر جامعہ اسلامیہ
ڈابھیل میں دو سال تک مدرس رہے وہاں سے دہلی
جاکر مدرسہ عالیہ فتح پوری میں السنۂ شرقیہ کے استاذ
مقرر ہوئے اسی دوران سینٹ اسٹیفن کالج سے ایم اے کیا
شمس العلماء مولانا عبدالرحمن کی جگہ اسٹیفن کالج میں
لیکچرار مقرر ہوئے پھر ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۹ء میں مدرسہ عالیہ
کلکتہ کے پرنسپل بنا دیے گئے
۱۹۵۸ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبہ دینیات کے
صدر کے منصب کیلئے انتخاب کیا گیا
اس میں پی ایچ ڈی کے شعبہ کا اجراء بھی آپ کی جدوجہد کا
نتیجہ ہے۔
مولانا صاحب قلم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک کامیاب
مقرر ہیں۔ ہیں انہوں نے کئی بین الاقوامی سیمناروں میں
بھی شرکت کی ہے اور موتمر عالم اسلامی قاہرہ میں بھی شرکت
کر چکے ہیں اور بین الاقوامی شخصیت کے حامل ہیں
۱۳۸۲ھ سے دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کے رکن تھے

تصنیف

مولانا ۱۳۵۷ھ سے ندوۃ المصنفین دہلی کے بلند پایہ
علمی ماہنامہ برہان کے مدیر اعلیٰ تھے ؀۱

- فہم القرآن (اردو) اسمیں ان لوگوں کی تردید ہے جو فہم قرآن کے لئے
صرف ترجمہ وتفسیر با معمولی زبان دانی کو کافی سمجھتے ہیں یہ کتاب قسطوار برہان میں چھپی تو
عبدالمالک آروی نے بہت سارے اعتراضات بھیجے اسمیں اسکے جوابات بھی دیے گئے ہیں مزید برآں
فتنہ وضع حدیث، عدالت صحابہ کے مسائل کو اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے ؀۲

؀۱ مشاہیر علماء ج ۳ / ص / ۱۲۶
فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۹۶
؀۲ ایضا ص/۹۷

وحی الٰہی (اردو)

یہ کتاب: وحی الٰہی۔ مولانا سعید احمد ایم۔اے۔ اکبرآبادی نے ۳۱۔ اگست ۱۹۴۱ء میں تصنیف کی اور جمادی الاخریٰ ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۲ء مارچ میں دوسری بار مطبع اشوکا پریس دہلی سے چھپوا کر ندوۃ المصنفین دہلی سے شائع کیا اس کتاب کے کل صفحات ۱۹۲ - ہیں۔

زیر نظر کتاب میں وحی الٰہی پر جو بحث کی ہے اسکا مقصد طالب تحقیق کے لئے غور کی راہ کھل سکے لیکن جو لوگ ازراہ بغض عناد کیوں کا سلسلہ ختم نہیں کرنا چاہتے وہ اسکے مخاطب نہیں

ان اوراق میں کوشش کی گئی ہے کہ قرآن مجید کی بیان کردہ حقیقت وحی کو عقلی اور نقلی حیثیت سے عام فہم انداز میں بیان کردیا جائے۔

کتاب کا آغاز وحی کی ضرورت پر بحث سے ہوتا ہے اسمیں بتلایا گیا ہے کہ تمام فلاسفہ بھی عقل انسانی کے ناقص ہونے کے معترف ہیں لہذا ہمیں عقل کامل کی طرف رجوع کرنا چاہئے

اسکے بعد وحی کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کئے ہیں پھر وحی کے نزول کی جتنی صورتیں ہیں سب پر سیر حاصل بحث کی ہے

اسکے بعد قرآنی وحی کے عنوان سے طویل بحث ہے

پھر خدا کی ذاتی صفات پر بحث کی ہے آخر مباحث میں مسئلہ نبوت اور وحی، وحی اور محققین یورپ، قرآن مجید کا اسلوب بیان، اور بعض عیسائی مصنفین کی آراء ہیں -

یہ کتاب اس فن پر ہندوستان میں لکھی جانے والی کتابوں میں سب سے بہترین کتاب ہے

بطور خاص۔ جدید تعلیم یافتہ حضرات اور عوام کیلئے عام فہم انداز میں لکھی گئی ہے اسمیں دیگر مصنفین کی طرح قاری کو فنی اور مشکل مباحث میں پھنسانے سے گریز کیا ہے۔ (۱)

(۱) تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲/۲ ص ۱۵۴

فہم القرآن : (اردو)
مولانا سعید احمد ایم۔ اے کی کتاب ندوۃ المصنفین دہلی
سے چھپی ہے اور اس کے صفحہ اول پر یہ عبارت درج ہے۔
جس میں فہم القرآن سے متعلق تمام قدیم و جدید نظریوں پر
مبسوط اور محققانہ بحث کی گئی ہے اور قرآن مجید کے
آسان ہونے کی حقیقت کو دل نشین پیرایہ میں واضح کیا گیا ہے
نیز بتایا گیا ہے کہ وحی الہی اور کلام ربانی کا صحیح
اور قطعی منشا معلوم کرنے کیلئے صاحب شریعت کے ارشادات
واقوال کا معلوم کرنا کیوں ضروری ہے ۳۰۰/ص ہیں
مطبوعہ یونین پرنٹنگ پریس دہلی ۱۹۶۱ مطابق ۱۳۸۰ھ
طبع ثالث اس کتاب میں ان عنوانات کے تحت بحث کی گئی ہے
قرآن کے آسان ہونے کا مطلب ص ۱۷ قرآن ہدایت و نصیحت کی کتاب ہے ۱۸
فہم القرآن سے مراد ۱۹
قرآن احکام و مسائل کی کتاب نہیں ہے ۲۱ صحابہ فہم القرآن میں
برابر نہ تھے ۲۳ بعض خاص خاص صحابہ کا ذوق قرآن فہمی ۲۲
اسکے علاوہ تفسیر کی تعریف فرق تاویل و تفسیر کا
تفسیر بالرائے وغیرہ ناسخ منسوخ وغیرہ سے بحث کی گئی ہے پھر
آگے سوال بنا کر بحث کی ہے کیا قرآن مجید بغیر سنت کے صحیح
معنی میں سمجھ میں آسکتا ہے اور پھر تدوین حدیث کتب حدیث
وغیرہ پر تفصیلی بحث کی ہے یہ دراصل برہان میں قسط وار شائع
ہونے والے مضامین کا مجموعہ ہے نظرثانی مفتی عتیق الرحمن نے کی ہے
پہلی دفعہ ۱۹۵۱ دوسری دفعہ ۱۹۷۵ میں طبع ہوا دور جدید کے مزاج کے موافق
ہے دوسرے ایڈیشن میں بہت اضافات کئے گئے ہیں۔
تیسرا زیر تبصرہ دوسرے ایڈیشن کا عکس ہے۔

دا فہم قرآن

مولانا قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی

۱۳۲۸ھ — و ۱۹۱۰ء

تقریباً ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء میں میرٹھ میں پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم مدرسہ دارالعلوم میرٹھ میں اور پھر
مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ میں پائی
فاضل عربی کا امتحان الہ آباد یونیورسٹی سے
پاس کیا اور ہائی سکول تک انگریزی پڑھی حدیث
کی تکمیل کے لئے ۱۳۴۵ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا
۱۳۴۶ھ میں امتیاز کے ساتھ دورہ حدیث سے فراغت
پائی زمانہ طالب علمی میں ہی انہیں عربی قصائد کے عربی سے اردو
میں ترجمہ کرنے کی مہارت حاصل ہو گئی تھی
۱۹۵۷ء میں جامعہ اسلامیہ ملیہ دہلی میں تاریخ اور تفسیر کی پروفیسری
کے لئے آپ کو دعوت دی گئی جہاں ایک عرصے تک اس عہدے پر
فائز رہے۔
۱۳۸۲ھ سے دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے
اس کے علاوہ مجلس منتظمہ ندوۃ العلماء لکھنؤ فیکلٹی دینیات
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے رکن اور آل انڈیا دینی تعلیم بورڈ کے
صدر رہے

تصنیف

مولانا تاجور نجیب آبادی کے رسالہ ادبی دنیا کے جوائنٹ
ایڈیٹر رہے ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء میں ندوۃ المصنفین کے رفقاء میں شامل
ہوئے اس زمانے میں انہوں نے تاریخ ملت کے تین حصے
نبی عربی - خلافت راشدہ - خلافت بنو امیہ لکھے -
۱ـ قاموس القرآن (۱۹۵۰) (الفاظ قرآنی کی لغت) مطبوعہ ہے

۱ مشاہیر علماء ج/۳ ص/ ۲۱۲

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (المعروف علی میاں)

۱۳۳۳ھ و ۱۹۱۵ء

آپ ۱۳۳۳ھ کو تکیہ شاہ علم اللہ رائے بریلی ہندوستان میں علامہ حکیم عبدالحی الحسنی کے گھر پیدا ہوئے آپ کی والدہ خیرالنساء قرآن کریم کی حافظہ تھیں آپ کی تربیت اور کفالت کی ذمہ داری آپ کے بڑے بھائی مولانا ڈاکٹر سید عبدالعلی کے سر آئی

ابتدائی تعلیم خاندان کے بزرگوں سے حاصل کی۔

صرف و نحو ادب و درسیات کی تعلیم شیخ خلیل بن محمد بن شیخ حسین الیمنی سے حاصل کی۔[1]

آپ نے لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل ادب کا امتحان دیا ۱۹۳۰ء میں اسی یونیورسٹی سے فاضل حدیث کا امتحان پاس کیا اور حدیث کی تعلیم حضرت مولانا حیدر حسن خان سے حاصل کی پھر دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے درس حدیث میں شرکت کی۔[2]

تفسیر اور اسرار شریعت کی تعلیم کیلئے لاہور حضرت مولانا احمد علیؒ کی خدمت میں پہنچے اور ۱۹۳۳ء میں تفسیر قرآن کا امتحان امتیاز سے پاس کیا انہی سے حجۃ اللہ البالغۃ سبقاً سبقاً پڑھی اور اسی کے ساتھ ہی روحانی تربیت بھی حاصل کی حضرت لاہوریؒ نے آپ کو اپنے شیخ حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوریؒ کی بیعت میں داخل کرا دیا اور خود تربیت کی ذمہ داری لی بالآخر خلافت سے سرفراز کیا۔[3]

[1] کاروان زندگی حصہ اول ص/ ۳۲ ص/ ۷۷

[2] ایضا ص/ ۱۱۰ [3] ایضا ص/ ۱۳۳

اور مشاہیر علماء ج/۲ - ص/ ۱۹

مشہور مصری مفکر ادیب وصحافی ڈاکٹر فتحی عثمان نے مراکش کے دار الحکومت رباط سے ہوٹل الحیاۃ میں فرمایا شیخ ندوی کی فکر نہایت بلند، ترقی یافتہ اور زمانہ سے پوری طرح ہم آہنگ ہے

انکی فکر کی دو خصوصیتیں بہت اہم ہیں (۱) وسیع النظری، اعلیٰ ظرفی اور فروع میں ایسی نرمی و لچک جو ہر زمانہ اور ہر جگہ بالخصوص موجودہ زمانہ کی تمام ضروریات وتقاضوں کو پورا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے

(۲) آفاقیت اور ہر اس معاشرہ سے تعاون کرنا جو تعمیری وایجابی ہو آپ کا شمار چوٹی کے اسلامی ادباء میں ہوتا ہے انکی نگارشات عربی لٹریچر کا سرمایہ افتخار ہیں انکی کتابوں کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ دوسری زبانوں میں ترجمہ کے بعد بھی وہ اسی طرح واضح اور مطلب کو پوری طرح ادا کرنے والی باقی رہتی ہیں جس طرح ترجمہ سے پہلے ہوتی ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی تحریروں میں آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کا انبار اکٹھا کر کے مضمون کو گرانبار نہیں کرتے

ندوۃ العلماء کو مجھ جیسے معمولی آدمی کی داد وتحسین کی چنداں ضرورت نہیں اسکی اہمیت مقام ومرتبہ کا اندازہ ان عظیم وباکمال شخصیتوں سے آسانی سے لگایا جا سکتا ہے جو اس دبستان فکر وفن سے وابستہ رہے ہیں

ہ انٹرویو نگار مولوی محمد اکرم ندوی

مورخہ ۱۳/رمضان ۱۴۱۲ھ

ماخوذ تعمیر حیات لکھنؤ ۲۵/جون ۱۹۹۲ء

ندوۃ العلماء میں۔ ۔ عربی ماہنامہ الضیاء کی
ادارت میں شریک ہوئے ۱ھ
۱۹۳۲ء میں آپ نے دارالعلوم ندوۃ العلماء
میں مسند تدریس کو سنبھالا بعد ایک طویل عرصے تک
تفسیر حدیث اور ادب کے اسباق پڑھاتے رہے
۱۳۶۰ھ میں حضرت مولینا عبد القادر رائے پوری
سے بیعت ہوئے چاروں سلسلوں میں خلافت حاصل کی

ڈاکٹر زبید احمد لکھتے ہیں:
مولانا کو عربی پر بڑی قدرت حاصل ہے وہ اس زبان
میں بے تکان تقریر کرتے ہیں چنانچہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ
میں علماء عرب کے سامنے ان کی تقریریں ہوئی ہیں

مولانا کو اس وقت عالمی مبلغ کی حیثیت حاصل ہے
اور مولانا الیاس بانی تبلیغی جماعت سے خاص تحریک شغف رکھتے ہیں ھ

ھ۱ کاروان زندگی (حصہ اول) مولانا ابوالحسن علی ندوی مطبوعہ مجلس نشریات اسلام
عظیمی پرنٹرز کراچی ص/ ۱۳۲
ھ۲ مشاہیر علماء ج/ ۱ ص/ ۱۹ (قدیم نام مشاہیر علماء دیوبند)
اور کاروان زندگی حصہ اول ص/ ۲۷۸

اس وقت آپ کے پاس درج ذیل عہدے ہیں

۱ ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ معتمد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۲ صدر مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ

۳ رکن عربی اکیڈمی دمشق

۴ رکن مجلس شوریٰ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

۵ رکن مجلس تاسیسی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

۶ رکن مجلس مؤتمر عالم اسلامی بیروت

۷ رکن مجلس انتظامی اسلامک سینٹر جنیوا

۸ رکن مؤتمر عالم اسلامی قدس

۹ رکن علمائے کمیٹی شام

۱۰ سابق وزیٹنگ پروفیسر دمشق یونیورسٹی

۱۱ سابق وزیٹنگ پروفیسر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

۱۲ رکن مجلس انتظامی ومجلس عاملہ دارالمصنفین اعظم گڑھ (انڈیا)

۱۳ رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند

۱۴ رکن مجلس مجمع الفقہ الاسلامی

۹۰ رنو سے سے زائد اردو زبان میں آپ کی تصانیف شایع ہوچکی ہیں[۲] اس کے علاوہ کچھ تصانیف عربی اور انگریزی میں بھی شایع ہوئی ہیں

دنیا کی تقریباً ہر قابل ذکر عالمی تنظیم میں آپ کی نمائندگی موجود رہے[۱]

۱ کاروان زندگی حصہ دوم ص/۳۳۵

۲ ہفت روزہ تعمیر حیات لکھنؤ کے ۲۵/جون ۱۹۹۴ء کے شمارے میں فہرست شایع ہوئی ہے اور یہ جلد کتب مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ سے شایع ہوئی ہیں

تصانیف

قصص النبیین

بچوں کی نفسیات کے بارے میں علمائے علم النفس اس بات پر متفق ہیں کہ بچوں کے ذہن کی ساخت ان کا طرز فکر اور ان کی قوت اخذ و ادراک مخصوص قسم کی ہوتی ہے اسی لیے جو کتابیں بچوں کے لیے لکھی جاتی ہیں وہ عام کتابوں سے بالکل مختلف ہوتی ہیں یہی خوبی اس کتاب کی ہے۔

مولانا عبداللہ اسماعیل سورتی صاحب اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں "آپ کی کتاب ادب اطفال پر کام کرنے والوں کے لیے بڑی رہنما ہے اس کتاب میں واقعات کی سچائی، زبان کی چاشنی، اور عقائد و کردار کی تعمیر بھی ہے حضرت مولانا نے قصص کے ذریعہ ترسیخ عقائد و تہذیب اخلاق کا سامان کیا ہے"

قصص النبیین پانچ حصوں میں مکمل ہوئی ہے اور یہ کتاب پورے برصغیر بلکہ عالم عرب میں بھی بہت مقبولیت حاصل کر چکی ہے اس کتاب کے بارے میں عرب فضلاء کے خیالات معلوم کرتے ہیں۔

جامعہ ازہر کے استاذ شیخ احمد الشرباصی مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں "انھوں نے ہندوستانی مسلم نوجوانوں کے لیے اسلامی قصص کا ایک مجموعہ تیار کیا جو کتاب مبین (قرآن) وحی سے ماخوذ و مستفاد ہے مسلم نوجوانوں کو روحانی اور عقلی وہ غذا میسر فرماتے ہیں جن کی انھیں تلاش اور جستجو ہوتی ہے اور نوجوانوں کے سینوں میں عربی قواعد کو مضبوط اور مستحکم کرتے ہیں یہاں تک کہ قرآن، حدیث اور اسلامی تاریخ کی زبان سے ان کا ارتباط راسخ اور مضبوط ہو جاتا ہے"

سید قطب نے بھی حضرت مولانا پر مقدمہ لکھا ہے

کہ شیخ ابوالحسن ندوی کا یہ مجموعہ جو ہمارے سامنے ہے
ان سب سے فائق اور مکمل ہے اور تفوق اس وجہ سے
ہے کہ وہ لطیف اشارات کرکے قصے کے مقاصد
اس کے جزئیات اس کے نتائج کو اجاگر کرتا ہے
نیز یہ قصے
ان اہم ایمانی حقائق کی طرف لطیف اشارے
کرتے ہیں جو چھوٹوں اور بڑوں کے دلوں میں جاگزیں
ہو جاتے ہیں
قصص النبیین کے پہلے حصے میں ابوالانبیاء
سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قصے سے ابتداء
کی گئی ہے۔
اور الجزء الثانی میں سیدنا نوح وھود علیہم السلام کا تذکرہ ہے اسمیں حضرت
موسیٰ اور فرعون سے متعلق قصص جمع کر دیے ہیں یہ قصص آسان عربی میں
اسباق کی شکل میں ہیں تاکہ طالب علم عربی سیکھنے کے ساتھ انبیاء کرام کے
عظیم کارناموں سے بھی آگاہی حاصل کر سکے
الجزء الثالث میں بھی موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہے
یہ تمام جلدیں مکتبہ اسلام لکھنؤ سے متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہیں
ابوالحسن علی ندوی نے سورہ یوسف کی ۲۶ تا ۳۱ آیت کی عمدہ تفسیر لکھی ہے تعمیر حیات ۲۵/مئی ۱۹۹۰ء/ص ۶

(۱) تأملات فی سورۃ الکهف (عربی)
مطبوعہ ۱۹۷۱ -
اسکا دوسرا نام یہ ہے الصراع بین الایمان والمادیہ،
۱۲۵/ص -
یہ مشہور آفسٹ پریس انڈیا اور مجلس تحقیقات اور نشریات
اسلام لکھنؤ سے شائع ہوگی اس میں سورۂ کہف
کی تفسیر ہے اور اس کے دور اور حالات کے
مطابق ان واقعات کے مطابق تطبیق بیان کی ہے

(۲) المدخل الی الدراسات القرآنیۃ (عربی) مطبوعہ

(۳) معرکہ ایمان و مادیت (اردو): یہ دراصل مذکورہ
سورۂ کہف کا اردو ترجمہ ہے
یہ ۱۹۷۶ میں مشہور آفسٹ پریس انڈیا سے
چھپی اس کے بعد ۱۹۷۳ میں اور کراچی سے ۱۹۷۷
میں مجلس نشریات اسلام کراچی سے شائع ہوئی تھی

(۳) — اسماء حسنیٰ - (اللہ کے صفاتی ناموں پر روشنی ڈالی ہے

(۴) تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب (اردو)
مطبوعہ - مجلس نشریات اسلام کراچی یہ عربی اور
اردو دونوں زبانوں میں شائع ہو چکی ہے
اسمیں جملہ انبیاء اور انکے دعوت اسلام کے
طریقہ کار کو قرآن سے بیان کیا ہے ص ۲

(۵) — منصب نبوت اور اس کے حاملین (اردو) مطبوعہ

(۶) قرآن کا مطالعہ : (اردو) مطبوعہ

(۷) دو انسانی چہرے قرآنی موقف میں (اردو) مطبوعہ

(۸) مطالعہ قرآن اور اس کے اصول و مبادی (اردو) مطبوعہ

(۹) النبوۃ والانبیاء فی ضوء القرآن (عربی) طبع ۱۹۶۳ لکھنؤ ۱۵۶/ص

(۱۰) سیرت نبویہ دعاؤں کے آئینہ میں (اردو) مطبوعہ

(۱۱) اسلام کی نشاۃ ثانیہ قرآن کے نظر میں (۱۲) (۱۳) متفرق قرآنی مضامین

ط تاملات فی سورۃ الکهف اور معارکہ ایمان و مادیت اور
W-B-Q-P-605-/۳۱/ قرآن کریم کے اردو تراجم ص
۲ تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب
۳ تعمیر حیات لکھنؤ ۲۵/جون ۱۹۹۶ تعمیر حیات لکھنؤ اکتوبر ۱۹۹۲
مشاہیر مقالات ج/۱ ص/۱۹

محسن سندھ

مؤرخ اسلام مولانا قاضی اطہر مبارکپوری صاحب مدظلہٗ

۷/مئی ۱۹۱۶ء ۔ ۴/رجب ۱۳۳۴ھ

اپنے بارے میں خود لکھتے ہیں میری پیدائش ۲/رجب ۱۳۳۴ھ مطابق ۷/مئی ۱۹۱۶ء میں صبح پانچ بجے ہوئی۔ جائے پیدائش مبارک پور کے محلہ پورہ صوفی اور محلہ حیدرآباد کے نقطہ اتصال پر موجودہ مسکونہ مکان کے شمال میں سڑک کے بعد جو تھا مکان ہے۔ اپنے والدین کی پہلی اولاد تھا نانا مرحوم مولانا احمد حسین صاحب رسول پوری رحمۃ اللہ (متوفی ۲۶/رجب ۱۳۵۹ھ) نے میرا نام عبدالحفیظ رکھا بعد میں قاضی اطہر مبارک پوری کے نام سے مشہور رہا۔ والد مرحوم کا نام شیخ حاجی محمد حسن بن شیخ حاجی لعل محمد (متوفی ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ) ہے اور والدہ مرحومہ کا نام حمیدہ بنت مولانا احمد حسین (متوفیہ ۲۲/ذوقعدہ ۱۳۵۲ھ) ہے

میرے جد اعلیٰ سلطان نصیر الدین ہمایوں کے دور سلطنت میں کڑا مانک پور سے یہاں آئے اور اسی زمانہ سے نیابت قضاء کا عہدہ ہمارے خاندان میں چلا آرہا ہے

باقاعدہ تعلیم کیلئے محلہ کے گھریلو مکتب میں بھیجا گیا اس کے بعد مدرسہ احیاء العلوم میں داخل کیا گیا حافظ علی حسن صاحب مرحوم سے قرآن شریف پڑھ کر ختم کیا مدرسہ احیاء العلوم میں پوری تعلیم حاصل کی صرف آخر سال دورہ حدیث کیلئے جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد گیا درمیان میں ۱۳۵۷ھ میں جامعہ قاسمیہ گیا تھا مگر دو ماہ بعد واپس چلا آیا تھا۔ دیوبندی جماعت کی سرگرمیوں کا مرکز مدرسہ احیاء العلوم تھا اس کے علاوہ آئے دن جمعیۃ العلماء اور کانگریس کے جلسے تحریکیں اور دوسری ملکی و سیاسی اور مذہبی سرگرمیاں اور ہنگامی حالات، جذباتی اور ہیجانی کیفیت پیدا کرتے تھے اور ہم طلبہ ان سب میں شریک رہا کرتے تھے۔

ماخوذ: خود نوشت سوانح " میری طالب علمی قاعدہ بغدادی سے صحیح بخاری تک " دائرہ ملیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ ۱۹۸۶ء مطابق ۱۴۰۷ھ مطبوعہ حسن میڈ پریس ص/۱۶

اسی زمانے میں مدرسہ احیاء العلوم میں طلبہ کی
فکری و ذہنی تربیت اور وسعت معلومات
کیلئے جمعیۃ الطلبہ کا قیام ہوا
جمعیۃ الطلبہ کی طرف سے "الاحیاء" نام کا قلمی رسالہ
جاری کیا گیا جس کی ادارت میرے ذمہ تھی
مجھے کسی بڑے علمی و تحقیقی اور تربیتی ادارہ کی ہوا تک نہیں لگی
تھی نہ کسی بڑی شخصیت کی رہنمائی حاصل ہو سکی تھی
ساتھ ہی میرے ذاتی خانگی حالات بھی ساز گار نہ تھے
مرحوم مولینا محمد یحییٰ صاحب فراغت کے بعد
دارالمبلغین لکھنؤ گئے جو نیا نیا قائم ہوا تھا، وہ میرے
لئے مولینا عبدالشکور صاحب فاروقی کی کتابیں روانہ
کرتے یا لاتے تھے اور میں ان کو نہایت ذوق و شوق سے پڑھتا تھا
اس زمانے میں ہر منگل کو بازار میں عیسائی مشنری سے
تقریری اور تحریری مباحثہ کرتا تھا اور اس سلسلے میں
توراۃ، انجیل اور ردّ نصاریٰ کی کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا
ابتدا ہی سے شعر و شاعری کا ذوق پیدا ہوا تو اپنے طور پر
اچھی خاصی شاعری کرنے لگا اور میرے اشعار مذہبی،
سیاسی اور علمی جلسوں میں پڑھے جانے لگے بلکہ چھپنے لگے
اس کے ساتھ مضمون نگاری بھی اپنے طور پر کرنے لگا
اور میرے مضامین اخباروں اور رسالوں میں چھپنے لگے
بحث و مناظرہ تقریر و خطابت میں شہرت کی حد تک
کامیابی حاصل کر لی گھر کی اقتصادی حالت کتابیں خریدنے
کی بالکل اجازت نہیں دیتی تھی اس لئے میں نے جلد سازی
شروع کر دی دوسری ترکیب یہ نکالی کہ کتب خانہ رشیدیہ سے
تاجرانہ نرخ پر کتابیں منگانے لگا۔ لوگوں کی فرمائش پر
کتابیں فہرست کے دام پر دیا کرتا تھا جو رقم بچ جاتی
اپنے ذوق کی کوئی کتاب منگا لیتا تھا یہ دن میرے لئے
روز عید ہوتا تھا اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرتا تھا[۱]
کتابوں کے ذوق و شوق کی وجہ سے بعد میں میرے پاس

[۱] بحوالہ سابق ص/۲۷

امہات کتب کا ایک عظیم الشان کتب خانہ بن گیا
جس میں عربی زبان کی نادر و نایاب مطبوعات و مخطوطات
کا اتنا بڑا ذخیرہ ہے کہ اب اس کے رکھنے کی جگہ نہیں
مل رہی ہے جامع مسجد کی تعمیر کا اجتماعی انداز میں
چندہ ہونے لگا اور لوگوں میں بے انتہا جوش تھا
اس کیلئے ایک ایک دن میں چار چار پانچ پانچ
نظمیں کہتا تھا اس وقت میری شاعری جنون کی حد تک
پہونچ گئی اشعار ابلتے تھے
رسالہ الفرقان بریلی جمادی الثانیہ ۱۳۵۷ھ میں
"مسلم کی دعا" کے عنوان سے میری پہلی نظم شائع ہوئی تھی
جامع مسجد کے چندہ کے سلسلے میں بہت سی نظمیں کہی تھیں
ان سب کو "اذان کعبہ" کے نام سے جمع کیا ہے
چند اشعار بطور نمونہ پیش خدمت ہیں -

نظر جب جب اٹھائی جا رہی ہے
عمارت کعبہ کی بنائی جا رہی ہے

نظر میں نور پیدا ہو رہا ہے ، یہ دل شاد تمنا ہو رہا ہے
زمین پر عام چرچا ہو رہا ہے ، فلک پر شور برپا ہو رہا ہے
کوئی مسجد بنائی جا رہی ہے .

لاہور کے اخبار "زمزم" اور اخبار "مسلمان"
(بعد میں کوثر) میں میرے اشعار کثرت سے چھپتے تھے
میں نے اپنی کسی کتاب پر نہ کسی قسم کا معاوضہ لیا اور نہ
اس کیلئے کوئی تحریر لکھی بلکہ علم کی خدمات و اشاعت کے
جذبہ سے لکھیں ہیں
اور اب رسالہ برہان کے اعزازی ادارت کی باری آگئی ہے ط

ط بحوالہ سابق ص/۴۷

١

(٥٠٧)

انہیں خدمات کی وجہ سے ۱۹۸۴ء میں ہندوستان کے ایک
عظیم عربی اسکالر کی حیثیت سے ان کو صدر
جمہوریہ کی طرف سے ایوارڈ دیا گیا ہے
قاضی صاحب نے جوانی ہی میں کثرت مطالعہ کی دیوانگی
میں قدرت کو آنکھوں کی روشنی کا بڑا حصہ دیکر
اس کے بدلے میں علم کی دولت مانگی تھی
یہ راز اس وقت فاش ہوا جب ان کی تصنیف نے
ملک کے اہل علم سے خراج تحسین حاصل کیا
قاضی صاحب نے روح فرسا حالات میں اپنی علمی زندگی
کا آغاز کیا درس تدریس کی عشرت مجوری زندگی سے
نکل کر: امرتسر، لاہور، بہرایچ، ڈابھیل پھر بمبئی کے
اسفار کئے
حضرت قاضی صاحب آج ہندوستان کے ایک مخصوص
دور کی تاریخ کے محقق ہیں وہ موجودہ دور میں
مؤرخ اسلام کے پر شکوہ خطاب کے صحیح معنی میں
مستحق ہیں
اور بقول خود "خود کوزہ و خود کوزہ گر وخود گل کوزہ ہیں۔
قاضی صاحب نے تاریخ کے جس پہلو کو اپنا موضوع بنایا ہے اب تک علمی
دنیا میں اس پر کوئی کام نہیں ہوا تھا
۱۹۸۹ء کی بات ہے راقم الحروف دارالعلوم دیوبند کے مہمان خانہ میں ٹھہرا ہوا تھا
وہیں شرف ملاقات حاصل ہوا قاضی صاحب نے فرمایا کہ سندھ سے متعلق ایک نئی
تصنیف زیر ترتیب ہے ایک حوالہ کو اصل کتاب سے دیکھنے کے لئے کتب خانہ میں جارہے تھے
آپ نے فرمایا میں اصل حوالہ دیکھ کر لکھنے کی کوشش کرتا ہوں میرا خیال ہے دیگر مصنفین پر
مولانا کو یہی فوقیت حاصل ہے۔
۱۹۸۶ء میں نیم سرکاری ادارہ "تنظیم فکر ونظر سندھ" کی دعوت پر پاکستان
تشریف لائے تھے اور وزیر اعلی سندھ غوث علی شاہ کی زیر صدارت ریسرچ
اسکالروں کے اجلاس میں آپ کو "محسن سندھ" کے خطاب سے نوازا گیا

تعارف قرآن ص ۲۰/۳

تصانیف

۱ — ① کتاب النکت فی اعجاز القرآن (عربی) مصنفہ ابو الحسن علی بن عیسیٰ رمّانی (متوفی ۳۸۴ھ) یہ کتاب ۳۲/صفحات پر مشتمل مخطوطہ ہے مولانا نے اس کے شروع میں مقدمہ اور آخر میں مصنف کے حالات عربی زبان میں لکھے ہیں — ۱

۲ — منتخب التفاسیر (اردو) کے نام سے اردو میں ساڑھے نو سو صفحات سے زائد ایک تفسیر زمزم کمپنی کے تعاون سے لکھی ہے

۳ — ایک ترجمہ و تفسیر (اردو) بمبئی کے روزنامہ میں شایع ہو رہی تھی ممکن ہے وہ یہی درج بالا تفسیر ہو۔

۴ — ترجمہ قرآن مجید (اردو) ڈاکٹر فیوض الرحمٰن لکھتے ہیں آپ نے پورے قرآن کا ترجمہ بھی کیا ہے جو ۱۹۷۵ء تک غیر مطبوعہ تھا

۵ — حواشی قرآن مجید (عربی) ڈاکٹر فیوض الرحمٰن لکھتے ہیں ۱۹۷۵ء تک یہ قرآن پر عربی حواشی مکمل ہوا لیکن غیر مطبوعہ تھا ۲

۳ — مولانا کی دیگر تصانیف یہ ہیں ① ۱۳۵۵ھ میں سب سے پہلی تصنیف "خیر الزاد فی شرح بانت سعاد کعب بن زھیر" کی عربی میں شرح لکھی (غیر مطبوعہ) ② مرآۃ العلم (اردو) ۵۴/ص اسمیں آئمہ علم وفن کے اہم واقعات جمع کئے ہیں (غیر مطبوعہ) ③ آئمہ اربعہ (اردو) اسمیں چاروں آئمہ کے حالات ہیں جو کہ مستند کتب سے جمع کئے گئے ہیں مولانا نے لکھا ہے اسکا مخطوطہ طباعت کے لئے دیا تھا مگر لاپتہ ہے ص/۳۷ بحوالہ سابق مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب پاکستان میں چھپ چکی ہے ④ الصالحات (اردو) صحابیات کے قصص جمع کئے تھے مخطوطہ طباعت کے لئے لیا گیا مگر لاپتہ ہے ⑤ اصحاب صفہ (اردو منظوم) شاہنامہ کے طرز پر حالات ۲۲۵/اشعار میں جمع کئے تھے (غیر مطبوعہ) طباعت کے لئے گیا اب لاپتہ ہے یہ پانچوں کتب طالب علمی کے زمانہ میں تصنیف کی تھیں ⑥ عرب و ہند عہد رسالت میں (اردو) ۱۹۶۴ء میں شایع ہوئی ⑦ ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں ۱۹۶۷ میں شایع ہوئی ⑧ اسلامی ہند کی عظمت رفتہ ۱۹۶۹ء میں شایع ہوئی ⑨ خلافت راشدہ اور ہندوستان ۱۹۷۱ء میں شایع ہوئی ⑩ خلافت امویہ اور ہندوستان ۱۹۷۵ میں شایع ہوئی ⑪ خلافت عباسیہ اور ہندوستان ۱۹۸۲ میں شایع ہوئی اسکے بعد یہ اردو کی کتابیں مسلسل شایع ہو رہی ہیں ⑫ رجال السند والہند (عربی) رجال پر لاجواب کتاب ہے ⑬ (الہند فی عہد العباسیین (عربی) ⑭ العقد الثمین فی فتوح الہند ومن ورد فیہا من الصحابۃ والتابعین (عربی) ⑮ تعلیمی سرگرمیاں عہد سلف میں ⑯ مآثر و معارف اسمیں خاندانی نیابت قضاء کی سندات نقل کر(؟) بعض احیاء المعارف النعمانیہ حیدر آباد سے شایع ہونے والی فقہ حنفی کی کتب پر آپنے تبصرے لکھے

"پیام تعلیم" دہلی — "اخبار الجمعیۃ" دہلی — رسالہ "مومن" بدایوں، ہفتہ وار "العدل" گوجرانوالہ — رسالہ "قائد" مراد آباد — "الفرقان" بریلی "برھان" دہلی اور اخبار "..." بمبئی میں آپکے مضامین و اشعار شایع ہو چکے ہیں

⑰ کتاب الالفاظ المترادفہ مصنفہ ابو الحسن علی بن عیسیٰ رمانی، موصوف نے اسپر عربی میں مقدمہ لکھا ہے غیر مطبوعہ ⑱ دیوان امرأ القیس مختار الصحاح وغیرہ سے زیادات نقل کی ہیں مع سوانح (غیر مطبوعہ) ⑲ تلخیص فقہ اللغۃ (عربی) (غیر مطبوعہ) ⑳ خلفاء اربعہ مختصر (اردو) ۱۳۵۹ھ میں شباب کمپنی بمبئی کے لئے بعض عربی کتب کے تراجم کئے —

اسکا عربی ترجمہ مصر کے ڈاکٹر عبدالعزیز نے کر کے شایع کیا ہے

۱ — تعارف قرآن ص/۳۶۰ ۲ — ایضاً ص/۳۶۲

(۵۰۹)

مولانا قاضی مظہر الدین احمد بلگرامی

۱۳۳۶-۳۷ھ ۱۹۱۸ء و

آپ کے والد مرحوم کا نام قاضی عزیز الدین احمد ہے
آبائی وطن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی آپ کا نام قاضی
مظہر الدین احمد ہے
۱۹۱۸ء میں سندیلہ ضلع ہردوئی کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے
قرآن شریف پڑھنے کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے
اسکول میں داخل کرا دیا گیا والد مرحوم ایڈیشنل کمشنر کے عہدہ پر
فائز تھے قاری محمد سلیمان صاحب سے تجوید کی مشق کی
۱۳۲۹ مدرسہ مظاہر العلوم میں داخل ہوئے
۱۳۵۵ میں دورہ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی
۱۹۲۷ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں استاذ دینیات کی
حیثیت سے ۱۹۲۵ء کے اواخر میں شعبہ محمدیہ انٹر کالج
میں بطور عربی لیکچرار تقرر ہوا ستمبر ۱۹۲۸ میں مسلم
یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبہ دینیات میں بہ حیثیت
لیکچرار تقرر ہوا۔ تقریباً تین سال تک پڑھانے کے
بعد ستمبر ۱۹۵۱ء میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے جامعہ ازہر
قاہرہ چلے گئے وہاں کلیۃ اصول الدین سے درجہ تخصص
الدعوۃ والارشاد میں
العالمیہ کی سند لے کر علی گڑھ اپنی ملازمت پر آ گئے
۱۹۶۷ء کے وسط میں جب مولانا سعید احمد صاحب اکبرآبادی کی
مدت ملازمت ختم ہو گئی تو انہیں ریڈر اور صدر شعبہ
دینیات بنا دیا گیا کچھ عرصے بحیثیت ڈین فیکلٹی دینیات
بھی کام کیا۔

تصنیف

۱۔ کنوز القرآن (اردو) یہ کتاب اس زمانے میں لکھی گئی جب کہ
آپ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں استاذ شعبہ دینیات تھے ۱۲

ط علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۳۲۷

یہ کتاب قرآن پاک سے تقریباً پچاس اہم اقتباسات پر مشتمل ہے اور انتخاب ان آیات کا کیا گیا ہے جن میں اسلامی عقائد، عبادات، آداب، اخلاق، معاملات اور حقوق و فرائض پر زور دیا گیا ہے۔ پوری کتاب میں سلیس اور آسان اردو ترجمے کے ساتھ جناب عبداللہ یوسف علی کا انگریزی ترجمہ بھی نقل کر دیا گیا ہے نیز جا بجا تشریحی نوٹس اور حواشی بھی لکھ دیئے گئے ہیں

کتاب کا سائز ۲۰×۲۶ ہے اور صفحات ۱۲۶ ہیں مارچ ۱۹۶۱ میں کتاب کا پہلا ایڈیشن مکتبہ برہان دہلی سے شائع ہوا

۲- عیون العرفان فی علوم القرآن (اردو)

یہ کتاب جمع و ترتیب قرآن، اسباب النزول، محکم و متشابہ جیسے علمی مباحث پر مفید تحقیقات کا عمدہ مجموعہ ہے یہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔

جمع و ترتیب قرآن۔ اسباب النزول یا شان نزول۔ محکم اور متشابہ۔ ان تین ابواب کے تحت (۷۶) ذیلی عنوانات قائم کر کے تمام اہم مباحث پر محققانہ کلام کیا گیا ہے مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب نے اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے کہ جمع و ترتیب قرآن، اسباب نزول آیات اور قرآن پاک کے محکم و متشابہ وغیرہ عنوانات پر عربی میں متعدد کتب و رسائل ہیں اور عام کتب تفسیر میں بھی ان علوم قرآنی پر تفصیلی بحثیں موجود ہیں لیکن اردو میں اس موضوع پر مستقل کتابیں بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں فاضل مؤلف نے کمر ہمت باندھ کر اس میدان میں قدم رکھا اور تحقیق کا حق ادا کرنے کی سعی کی ہے[1]

[1] علمائے مظاہر العلوم ج/۲ ص/۳۲۸

۱

عیون العرفان فی علوم القرآن اپنے رنگ کی پہلی تالیف ہے
جس میں علوم القرآن کے ان ابواب سے متعلق تمام اہم
اور ضروری مباحث کو حسن و سلیقہ سے سہل
و سلیس اسلوب میں یکجا کرنے کی سعی بلیغ کی گئی ہے
کتاب کے صفحات ۲۳۲ ہیں اور سائز ۱۸×۲۲/۸ ہے
پاکستان میں یہ کتاب شجاعت
پبلی کیشنز فیض باغ لاہور سے شائع ہو چکی ہے

ص۱ علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۲۳۸

(۵۱۲)

مولینا شبیر احمد ازہر میرٹھی -

و ۱۹۲۵ء

۱۳۴۴ھ

ولادت ۱۳۴۴ھ بمطابق ۱۹۲۵ء میں ہوئی -
آپکا تاریخی نام بصارت خان والد کا نام چودھری شبیر احمد خان وطن موضع
میوڑہ ضلع غازی آباد ہے آپ ترک وطن کر کے موضع رئیدھنا ضلع
میرٹھ میں سکونت گزیں ہیں بیوڑھی میں حافظ عبداللہ خان سے
حفظ کیا والد سے اردو پڑھی پھر مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ میں داخل
کئے گئے اور فارسی کی تمام کتابیں اور درس نظامی کا کورس ہدایہ تک
یہیں پڑھا دورہ حدیث کیلئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا
۱۹۴۵ء میں سند فراغت حاصل کی
فراغت کے بعد مدرسہ امدادیہ میرٹھ، مدرسہ اسرار العلوم میرٹھ،
مدرسۃ الاصلاح، مدرسہ نورالاسلام میرٹھ،
مدرسہ دارالہدی کریم نگر دکن، دارالعلوم ندوہ، مدرسہ دیانۃ العلوم
دہلی، میں درس دیتے رہے آجکل جامعہ ارشاد
اعظم گڑھ میں مدرس حدیث ہیں
مولینا کو تصنیف و تالیف سے بھی خاص شغف ہے، درا
۱۔ مفتاح القرآن (اردو)
آپ نے مفتاح القرآن کے نام سے مکمل ترجمہ و تفسیر لکھی ہے جس کے
کچھ حصے چھپ کر شایع ہوگئے ہیں تفصیلات پیش خدمت ہیں ۲۵

دیگر تصانیف میں موطا امام مالک کی اردو شرح اقوام المسالک کے نام سے تصنیف فرمائی ہے
ایک ثلث غیر مطبوعہ ہے اسیطرح مسند امام احمد بن حنبل کی اردو شرح مع ترجمہ نہایۃ الفقیہ
مسند ابی بکر کا نام ۱۹ جلدوں میں تصنیف فرمائی صرف ایک جلد طبع ہوئی بقیہ غیر مطبوعہ ہے
فی الحال تحفۃ القاری شرح بخاری عربی میں تصنیف فرما رہے ہیں اس کے علاوہ
ایمان، اسلام، ذکر و احسان نامی مختلف رسائل بھی لکھے ہیں -

۲۵ حدیث نبوی کے اردو تراجم مقالہ P.H.D مصنف ڈاکٹر مولینا محمد عاصم
اعظمی ایم اے، ایم ٹی ایچ، پی ایچ ڈی ص ۲۵ طبع اول اگست ۱۹۹۰ء مطبع
نشاط آفسٹ پریس ٹانڈہ انڈیا -
تعارف قرآن ص/ ۳۵۵

۵۱۳

مفتاح القرآن جلد اول سائز ۹×۶
۳۹۹/ص سورہ فاتحہ مکمل سورہ بقرہ کے ۱۸ رکوع اور
چار آیات میں نومبر ۱۹۶۷ء میں تصنیف فرمائی
مولانا خود لکھتے ہیں۔
مفتاح القرآن کا پہلا حصہ منظر عام پر آرہا ہے
یہ سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کے مطالب و معانی کی توضیح
و تبیین پر مشتمل ہے اس سے قبل تفسیر سورہ فاتحہ اگرچہ
الگ شائع ہو گئی تھی لیکن احباب کرام نے مشورہ دیا
کہ سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ دونوں کی تفسیر یکجا شائع ہو
اس لئے تفسیر سورہ فاتحہ پر نظر ثانی کرکے
یکجا ہدیہ ناظرین کیا جارہا ہے
اس موقع پر شفیق ترین استاذ مولانا محمد اختر شاہ صاحب امروہی
کی بے اختیار یاد آرہی ہے جنہوں نے صرف و نحو کے مبادی
دیگر علوم ضروریہ اور قرآن کریم بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ
حرفاً حرفاً پڑھایا

جلد دوم: سورہ بقرہ ۶۶۷/ص
۱۳۸۷ھ میں مطابق دسمبر ۱۹۶۷ء تصنیف فرمائی سائز ۹×۶
جلد سوم:
مکمل سورہ آل عمران پر مشتمل ہے ۳۴۷/ص
رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ میں لکھنا شروع کیا ۱۳۸۹ھ مکمل ہوگئی سائز ۹×۶
جلد چہارم
سورۃ النساء ۲۷۳/ص ۳۰/دسمبر ۱۹۷۱ء میں
تصنیف فرمائی سائز ۹×۶
جلد پنجم
سورہ مائدہ ۱۶۹/ص سائز ۹×۶ ۲۷/صفر
۱۳۹۳ھ مطابق ۲/اپریل ۱۹۷۳ء میں مکمل ہوگئی ہے

ط مفتاح القرآن ج۱/ ص ج۲/ ج۳/ ج۴/ ج۵/
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج۲/ ص۴۲۶
وصلا، دارالعلوم دیوبند اور اسکی قرآنی خدمات، ص۔ ۵۳۲
قرآن حکیم کے اردو تراجم ص ۱۳۸ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۰۳

جلد ششم تفسیر سورہ نور مکمل ۔

۱۲ / ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ مطابق ۸/ فروری ۱۹۸۲ء
میں تصنیف فرمائی ۔ سائز ۶ + ۹ ۔ مولانا خود لکھتے ہیں اس حصہ کی تالیف کے زمانہ میں میرا قیام
مدرسہ جعفریہ میں تھا چونکہ افک سے متعلق آیات کی تفسیر اس کے ذیل میں حدیث
دفلت کی تحقیق نئی چیز تھی میری گذارش پر ضلع بستی کے متعدد
علماء کرام جمع ہوئے جن میں مولانا صادق علی صاحب
قاسمی بستوی اور مولانا عتیق الرحمن صاحب ندوی خاص طور سے
قابل ذکر ہیں سب حضرات نے متفقہ طور پر تفسیر آیات
و تحقیق حدیث ذفلت کو بے حد پسند کیا
شوال ۱۴۰۵ھ میں جامعۃ الرشاد اعظم گڑھ میں قیام ہوا یہاں حضرت
مولانا حافظ حبیب اللہ صاحب ندوی ناظم جامعۃ الرشاد نے تفسیر
سورہ نور پڑھی اور حدیث ذفلت کی تحقیق بہت پسند فرمائی
حضرت مولانا صغیر احسن صاحب اصلاحی شیخ الحدیث
جامعۃ الاصلاح پہلے پڑھ چکے تھے ۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب
مدظلہ سے مشورہ لیا تو موصوف کی رائے یہ ہوئی کہ تفسیر سورہ نور
پوری شائع کی جائے حدیث ذفلت کی تحقیق اسکے ضمن میں رہے گی
ذرائع تالیف کے تکمیل کے ۵ سال بعد اس کی کتابت ہوئی پھر شائع ہوئی
خالد مسعود (مدیر) تبصرہ ... میں کتاب کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں
جامعۃ الاصلاح بلریا گنج ضلع اعظم گڑھ (انڈیا) سے ہمیں
مولانا شبیر احمد ازہر میرٹھی شیخ الحدیث جامعۃ الرشاد
اعظم گڑھ کی تفسیر سورہ نور موصول ہوئی ہے جس میں
فاضل مصنف نے آیات ذفلت کے ذیل میں روایات افک
پر سیر حاصل بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ داستان
شیعوں نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو مطعون کرنے کیلئے گھڑی ہے
حقیقت سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہے

ح۱ مقدمہ تفسیر سورہ نور ص/۱
ح۲ ماہنامہ تدبر ربیع الاول ۱۴۰۷ھ مطابق نومبر ۱۹۸۶ء ص/۵
تعارف قرآن ص/۳۵۵ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۲/۶ و ۴۶۹
فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۵۲
قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۳۸ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۰۳

ب) سورۂ نور آیاتِ افک
میں منافقین کی پھیلائی ہوئی ان تہمتوں کی طرف اشارہ ہے جو
وہ مسلمانوں کی اخلاقی ساکھ کو خراب کرنے کے لیے پھیلایا کرتے تھے

(ا) فاضل مصنف کی تحقیق میں روایت زہری روایت ابو اسامہ اور روایت ام رومانؓ ، تینوں منقطع اور موصل روایتیں ہیں جن کا آپس میں متعدد پہلوؤں میں اختلاف ہے زہری کی روایت راوی مروی مجہول ، کے قبیل کی ہے ۔

ب۔ آیاتِ افک کے نزول پر تین روایتوں میں الگ الگ تفصیل بیان ہوئی ہے اس اختلاف کی توجیہ ممکن نہیں اس لیے تینوں روایتیں قابل رد ہیں ۔

ج۔ یہ تصور محال ہے کہ حضرت عائشہؓ کا قافلے سے بچھڑ جانا آنحضرتؐ کے علم میں دو پہر کے پڑاؤ تک بھی نہ آسکا حالانکہ معمولاً ام المومنین کا اونٹ سفر میں آپ کے اونٹ کے ساتھ ہوتا اور آپ باتیں کرتے ہوئے چلتے دوران سفر نماز فجر کے لیے قافلہ رکا اس وقت بھی کیوں ۔ معلوم نہ ہو سکا کہ ام المومنین پیچھے رہ گئی ہیں نیز جب وہ آ ملیں تو کسی روایت سے معلوم نہیں ہوتا کہ آپ سے کوئی پوچھ گچھ ہوئی یا نہ ہوئی آخر ایک ماہ بعد اس واقعہ کی جستجو کیوں ہوئی ۔

فاضل مصنف کے نزدیک تو یہ بس شیعوں کی خباثت اور ان صحابہ سے نفرت کے باعث ہے جو حضرت حسانؓ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی اور چونکہ حضرت طلحہؓ کی زوجیت میں تھیں اور شیعہ طلحہؓ کو حضرت علیؓ کا مخالف اور جنگ جمل میں شریک قرار دیتے ہیں اس لیے ان کی زوجہ کو مطعون کرنے کا انہوں نے روایت افک میں ایک بہانہ پیدا کیا ہے ھا

ھا ماہنامہ تدبر نومبر ۱۹۸۶ء

یہ تمام جلدیں ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴۱۱ھ میں
پہلی دفعہ چھپ کر مارکیٹ میں آئیں
مطبوعہ اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدر آباد (انڈیا)
رادھنہ براہ کٹھور ضلع میرٹھ یوپی
طباعت کتابت انتہائی ناقص اور معمولی ہے
تفسیر کی طرح لاجواب ہوتی تو کیا بات تھی؟
مولانا اس نقص کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں
لغرض ۱۹۶۷ء میں کتابت کیلئے مسودہ دیا گیا تھا ۲۰۸
صفحات کی کتابت کرکے انہوں نے مجھے مطلع کیا
میں نے کاپیاں دیکھ کر ان کی تصحیح کی مجھے کاتب صاحب پر
بڑا اعتماد تھا انہیں اچھی طرح سمجھا کر کریٹہ نگر واپس ہو گیا
طباعت کا معاملہ پرنٹنگ پریس کے منیجر صاحب سے کیا تھا
کیونکہ ان ہی سے شناسائی تھی مگر جب چھپنے کے بعد وہ اجزاء
دیکھے تو معلوم ہوا کہ کاتب صاحب نے نشان زدہ اغلاط
کی بہت کم اصلاح فرمائی اور جو عبارت چھوٹ گئی
تھیں انہیں ہاتھ بھی نہ لگایا صفحات کے نمبر بھی کاتب
صاحب نے بے موقع اور خلاف دستور ثبت کئے تھے
اور منیجر صاحب نے یہ غضب کیا میری اجازت کے بغیر اور بلا وجہ
کاغذ کاٹ ڈالا اس سے مالی نقصان کے علاوہ
کتابت کے ظاہری حسن میں فرق پیدا ہو گیا اب اگر میں اس
سب کو کالعدم قرار دیکر از سر نو کتابت و طباعت کا
انتظام کرتا تو اس قدر مالی نقصان برداشت کرنے کی
مجھ میں سکت نہ تھی اس لئے بمجبوری اسے گوارا کر دیا
اور جب کتابت صفحہ ۲۵۶ تک پہنچی تو کاتب صاحب
نے پیشگی اجرت لیکر کتابت کئے بغیر کام کرنے سے
انکار کر دیا رقم موجود نہ ہونے کی وجہ سے یہ مجھ سے
ممکن نہ ہوا ط

ط مقدمہ مفتاح القرآن ج ۱/ ص ۱/

لہذا آگے ایک خوش مشق کاتب نے لکھا مگر پریس میں کسی سنگساز کا انتظام بھی نہ تھا اس لیے بے ڈھنگے پن سے کام بیان پتھر پر جاری کیا اور بے توجہی کے ساتھ چھاپ دی گئی مخدوش حالات حال کی بناء پر اس حادثہ کو برداشت کیا اس خیال سے اس وقت تو جس طرح سے بھی ممکن ہو یہ کتاب پوری ہو جائے اس کی توفیق و تائید شامل حال رہی تو آئندہ دوسرے ایڈیشن میں صحت و حسن طباعت کا خاص اہتمام کیا جائے گا ۱؎

یہ ایک عمدہ تفسیر ہے تفسیری انداز یہ ہے موضوعی روایات سے اجتناب کرتے ہوئے عوامی لہجہ میں تفسیر بیان کی گئی۔ مثلاً جنت میں آدم کا دل نہ لگنے کی تردید اسی طرح الفاظ کی تعبیر ہے۔ ہر آیت کا ٹکڑا دے کے ساتھ ترجمہ پھر متعلقہ حصہ کی تفسیر تفسیر کے ضمن میں الفاظ کے مفہوم و معنی پر توجہ دیتے ہیں۔ اپنی تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں عوام و خواص سب اس سے مستفید ہوں گے البتہ کہیں کہیں ضرورۃً اس میں کوئی نئی بات بھی آگئی ہے جیسے نحوی ترکیب یا لغوی و صرفی تحقیق ظاہر ہے وہ عربی دان حضرات ہی کے سمجھنے کی چیز ہے غیر عربی دان حضرات مطالعہ میں اس سے صرف نظر کر جائیں یا کسی عربی دان سے پوچھ کر سمجھ لیں عبارت و بیان کے لحاظ سے مفسر نے اس میں اختصار سے بھی کام نہیں لیا ہے اور بے جا تطویل و دراز کلامی سے بچا گیا ہے ۲؎

۱؎ مقدمہ ج/۱ ص/۱
۲؎ مقدمہ ج/۱ ص/۶

مولانا نور زبیدی اس تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اگر آپ ادیب ہیں تو اس تفسیر کے ذریعے قرآنی
ادب سے آشنائی حاصل کیجیے
اگر آپ نے فلسفی دماغ پایا ہے تو اس تفسیر کا مطالعہ آپ کو
احکام اسلامی کی حکمتوں سے متعارف کرائیگا -
اگر آپ منطق و استدلال سے انس رکھتے ہیں تو اس کتاب
کا مطالعہ کیجیے اور دیکھئے کہ قرآن عزیز اپنے مطالب کو کیسے
کیسے واضح و قاطع دلائل و براہین و حجج سے مزین فرماتا ہے
اگر آپ سائنس داں ہیں تو اس تفسیر کا مطالعہ آپ کیلئے از حد ضروری ہے
کیونکہ اس کے ذریعہ آپ قرآن کے پیش کردہ حقائق سے
آشنا ہو سکیں گے اور پا لیں گے کہ حقائق قرآنیہ سے
آشنائی کے بعد تمام قدیم و جدید فلسفے آپ کو فضولیات
کا طومار ہی نظر آئیں گے اگر آپ سیاست سے دلچسپی
رکھتے ہیں انفرادی و اجتماعی، ملکی و بین الملی اور قومی
و بین الاقوامی سطح پر مسائل حل کرنا چاہتے ہیں تو دیکھیں گے کہ
اس میں علمی و عقلی مشکلات و غوامض کو کس عمدگی
و خوبی کے ساتھ حل کیا گیا ہے۔ اگر آپ کو کتب احادیث
کے مطالعہ کا شرف حاصل ہے اور احادیث کے رجال
و اسانید پر نظر رکھتے ہیں تب تو آپ دیکھیں گے
کہ اس تفسیر میں روایات کے متعلق بڑی کیسی سیر حاصل
اور محققانہ بحث کی گئی ہے ۱

۲- مقدمہ ج/۲ ص/۱
تعارف قرآن ص/۳۵۵
فضلائے دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/۵۲
قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۱۳۸
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۰۳
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/۴۲۶

(۵۱۹)

مولانا سید محمد آفاق فتحپوری

و ۱۹۲۵ء

۱۳۴۳-۴۴ھ

سید عبدالستار صاحب کے فرزند ہیں

آپ کی پیدائش ۱۹۲۵ء میں موضع بسپی سادات ضلع فتحپور میں ہوئی

ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی

۱۳۶۲ھ میں مظاہر علوم سہارنپور میں داخلہ لیا

اور ۱۳۶۳ھ میں دورہ حدیث سے فراغت حاصل کی۔

فراغت کے بعد مدرسہ اسلامیہ فتحپور میں چھ سال تدریس کی

تصنیف

۱۔ مواعظ حسنہ (اردو، غیر مطبوعہ) یہ سورۃ العصر اور اخلاص کی تفسیر ہے ابھی چھپی نہیں ہے

۱۔ مشاہیر علماء ج/۲ ص/۴۲۶

حضرۃ مولینا سید صدیق احمد ۔ باندوی

و ١٣٢٥ھ ف ١٩٢٦-٣٧ء

آپ کے والد ماجد کا نام سید احمد ہے آپ کی پیدائش غالباً
١٣٢٥ھ میں مقام ہتوڑا ضلع باندہ میں ہوئی ابتدائی تعلیم
گھر پر ہوئی۔ سبعہ قرأت کی تکمیل پانی پت میں ہوئی
١٣٥٩ھ میں آپ نے مظاہر العلوم میں داخلہ لیا
١٣٦٣ھ میں دورہ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کیا
حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب سے بیعت ہوئے اجازت وخلافت سے نوازے گئے۔
تین سال تک متعدد مقامات پر درس دیتے رہے
اپنے علاقہ ہتوڑا میں فتنہ ارتداد کا مقابلہ کیا
اور جو لوگ مرتد ہو گئے تھے وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے
آپ کا محبوب مشغلہ مکاتب قرآنیہ کا قائم کرنا ہے اس وقت
تک تین سو سے زائد مقامات پر مکاتب و مدارس قائم کر چکے ہیں
جہاں تین ہزار سے زائد طلبہ بیک وقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں
آج کل مولانا اپنے قائم کردہ مدرسہ جامعہ عربیہ
ہتوڑا ضلع باندہ میں انتظامی خدمات انجام دے رہے ہیں
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ مدرسہ دارالرشاد بارہ بنکی
جامعہ اشاعت العلوم مئو اعظم گڑھ الہ آباد وغیرہ اداروں کے بھی آپ رکن
و معتمد ہیں

تصنیف

(اردو) تسہیل التجوید کتاب فن تجوید میں جس قدر مختصر ہے اسی قدر آسان عام فہم اور
جامع ہے تجوید کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو اس میں موجود نہ ہو اپنی افادیت
کی بناء پر بہت سے مدارس میں داخل نصاب ہو چکی ہے
غالباً یہ لکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ کتاب کے مصنف
فن تجوید میں شاگرد رشید ہیں اپنے جد امجد قاری عبدالرحمن
صاحب کے جو تلمیذ رشید ہیں حضرت قاری عبدالرحمن صاحب
محدث پانی پتی کتاب کے صفحات (٥٦) ہیں اور سائز ٢٢×١٨/٨ ہے

ط علمائے مظاہر العلوم ج ٢/ ص ١٢٠/

مولانا سید عبدالرؤف عالی

و ۱۹۳۰ء / ۱۳۴۸-۴۹ھ

آپ کے والد محترم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب تھے
۱۹۳۰ء کے لگ بھگ آپ کی پیدائش سہارنپور میں ہوئی
آبائی وطن قصبہ پور قاضی ضلع مظفرنگر میں حفظ کیا
۱۳۶۱ھ میں باقاعدہ مظاہر العلوم میں داخلہ لیکر اپنی تعلیم کا آغاز کیا
۱۳۶۸ھ میں مظاہر علوم میں دورہ حدیث پڑھکر سند الفراغ حاصل کی۔
۱۳۷۵ھ میں جامعہ ملیہ دہلی میں لائبریری ٹریننگ کے سلسلہ میں استفادہ کیا
۱۳۷۷ھ میں دارالعلوم دیوبند گئے اور شیخ عبدالمنعم النمر کی عربی کلاس میں داخلہ لیا۔
۱۳۷۸ھ سے ۱۳۸۰ھ تک کتب خانہ دارالعلوم میں مخطوطات کی ترتیب وتہذیب کی اور دو ہزار مخطوطات کو دو سال تک تنقیح وتہذیب کے ساتھ بڑی محنت سے مرتب کیا ۱۳۸۲ھ میں حرمین کا سفر کیا
۱۳۸۴ھ میں شعبہ مجلس معارف القرآن میں بہ حیثیت معاون علمی ان کا تقرر ہوا۔ تقریباً تیرہ سال تک یہاں کام کیا
۱۳۸۶ھ سے جامعہ دینیات اردو کے قیام میں مولانا محمد سالم صاحب کے ساتھ شریک ہوئے
۱۳۹۸ھ میں محافظ خانہ دارالعلوم کے ناظم کی حیثیت سے نامزدگی ہوئی
۱۴۰۰ھ میں شعبہ دارالعلوم دیوبند میں بعہدہ پیشکار تقرر ہوا
آپ کے علمی، ادبی اور تاریخی مضامین کثرت سے شائع ہوتے رہتے ہیں [۱]

[۱] علمائے مظاہر العلوم ج ۲ / ص ۲۸۰

تصنیف

۱۔ قرآنی انسائیکلو پیڈیا ۔ (اردو) غیر مطبوعہ
دسمیں چودہ ۱۴۰۰ سو سال میں قرآن کریم پر ہونے والے کاموں کا تعارف شامل ہے یہ کتاب سو ابواب اور نو سو عنوانات پر مشتمل ہے
یہ کتاب ابھی تک طبع نہیں ہوئی ہے

۲۔ جائزہ تراجم قرآنی ۔ (اردو)
دنیا کی پچاس زبانوں میں ہونے والے قرآن کریم کے ڈیڑھ سو چالیس تراجم کا (اجمالی تعارف مع نمونہ کرایا گیا ہے
سید محبوب صاحب رضوی کی معیت میں یہ تالیف مکمل ہوئی۔

۳۔ یہود کے متعلق قرآنی پیشین گوئیاں (اردو)
کتاب کا نام موضوع سے ظاہر ہے قرآن کریم نے یہودی قوم سے متعلق جو کچھ بتلایا ہے اس کی وضاحت و تفسیر اس کتاب میں کر دی گئی ہے۔[۱]

[۱] علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۲۸۰

مولانا سید محمد ابراہیم صاحب حیدرآبادی -

۱۳۴۸ھ ۱۹۳۰ء

آپ کے والد ماجد کا نام سید مبارک علی ہے ۱۳۴۸ھ
میں آپ کی ولادت حیدرآباد میں ہوئی
۱۳۶۹ھ میں آپ نے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیکر
ایک سال پڑھا ۱۳۷۰ھ میں مظاہر علوم سہارنپور
میں دورہ حدیث پڑھکر سند الفراغ حاصل کی
۱۳۷۱ھ میں آپ نے مظاہر علوم سے کبار اساتذہ
سے بیضاوی، سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ کہف کی
ابن کثیر، تفسیر اتقان، تفسیر احمدی تفسیر کشاف مدارک التنزیل پڑھی
حضرت شیخ زکریاؒ سے بیعت ہوئے

تصنیف

- فن تجوید میں ایک کتاب۔ معلم التجوید (اردو) کی ترتیب دی ہے
جو کئی سال کے عملی تجربہ کے بعد شائع کرائی گئی ہے
اکثر مدارس میں یہ داخل نصاب بھی ہے
اس کے صفحات (۳۵) ہیں اور سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ہے
متعدد ایڈیشن اس کتاب کے شائع ہو چکے
تقریباً تیس سال سے آپ جامعہ عربیہ سیوانگر حیدرآباد
دکن میں علمی خدمات میں مصروف ہیں ؀۱

؀۱ علمائے مظاہر العلوم ج/۱ ص/ ۳۲۷

۵۲۷

مولانا محمد عثمان کاشف الہاشمی سہارنپوری

م ۱۳۵۱-۵۲ م ۱۹۳۳ء

و ثناء اللہ

قدیم زمانے میں درس تدریس کا مروجہ سلسلہ نہیں تھا لوگ ہر فن کے متبحر عالم کے پاس جاتے تھے اور متعلقہ فن میں کمال حاصل کرتے تھے لیکن اب داخلہ وغیرہ کا سلسلہ چل پڑا ہے بیسویں صدی میں اگر کسی نے سلف کے قدیم طریقے کو اپنی ذات سے جاری کیا ہے تو وہ مولانا کاشف الہاشمی صاحب مدظلہ کی ذات گرامی ہے آپ کا شمار منجملہ ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کو خداوند قدوس نے قابل رشک دماغی صلاحیتوں سے نوازا ہے

آپ ۱۹۳۳ء میں بمقام راجوپور ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ راجوپور میں حاصل کی پھر دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور اسلاف کے طریقے کے مطابق بغیر داخلے کے حضرت مولانا فخرالدین صاحبؒ اور علامہ ابراہیم بلیاویؒ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور کچھ ہی دنوں میں مظہر علم وکمال بن گئے درس و تدریس سے فطری شغف کی وجہ سے زمانہ طالب علمی سے ہی لڑکوں کو پڑھانے لگے

فراغت کے بعد مدرسہ اصغریہ دیوبند کے مہتمم مقرر کئے گئے لیکن بعد میں بعض مجبوریاں اور چند ناگزیر حالات کی وجہ سے مدرسہ اصغریہ سے استعفیٰ دیکر راجوپور چلے گئے مدرسہ خیر العلوم راجوپور کی مجلس شوریٰ نے مہتمم کی حیثیت سے آپ کا انتخاب کیا اور آپ کچھ دن تک اس کے بھی مہتمم رہے ان دنوں تخلیے کی زندگی گذار رہے ہیں

تاہم علمی مشغلہ برابر جاری ہے آپ ایک متبحر عالم اور مایہ ناز ادیب ہیں اردو زبان پر کامل دسترس حاصل ہے اردو، فارسی کے قادر الکلام شاعر بھی ہیں = ط

ط فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص۲۷۴

تصانیف

آپ کی تصانیف میں (۱) ترجمہ تفسیر احمدی (۲) اور ہدایت القرآن قابل ذکر ہیں اتفاق کی بات ہے کہ ان میں سے کوئی بھی ابتک مکمل شائع نہ ہو سکی ہے

(۱) مصنفہ ملا جیون (اردو) غیر مطبوعہ

(۲) نہ ترجمہ و تفسیر مکمل غیر مطبوعہ

ہدایت القرآن کے نام سے قرآن کی تفسیر تقریباً نو پارے کر چکے تھے کہ حالات کی نامساعدگی کی وجہ سے یہ سلسلہ منقطع ہو گیا آج کل اسکی تکمیل مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری استاذ دارالعلوم دیوبند کر رہے ہیں

تفسیر کی زبان نہایت عمدہ سادی اور سلیس ہے ترجمہ میں لفظ کی رعایت کی گئی ہے اور تفسیر میں اختصار ملحوظ ہے مگر اتنا اختصار بھی نہیں کہ عبارت مغلق ہو کر قرآن فہمی میں معاون نہ ہو سکے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ بس کام کی باتیں درج کی گئی ہیں۔

شروع میں تقریباً دو صفحات پر آداب تلاوت اور طریقہ مطالعہ بیان کیا گیا جو نہایت ہی مفید کار آمد اور پڑھنے والوں کیلئے اولین ہدایت ہیں آپ اسے دوسرے لفظوں میں سنگ میل بھی کہہ سکتے ہیں۔

الحمد للہ کی تفسیر میں آپ نے لکھا ہے کہ

ہم جب کسی کی تعریف کرتے ہیں تو دو وجہ سے کرتے ہیں ایک یہ کہ وہ ذات بذات خود اچھی ہے چاہے ہم کو اس سے کوئی فائدہ ہو یا نہ ہو دوسرے یہ کہ ہم کو اس سے فائدہ ہو رہا ہے ہو ہم پر اس کے احسانات ہوں باری تعالیٰ دونوں وجہ سے تعریف کے مستحق ہیں

حروف مقطعات کی تفسیر میں صرف اتنا ذکر کیا ہے انکا کیا مطلب ہے یہ کسی کو معلوم نہیں بزرگوں سے ان کے بہت سے مطالب نقل کئے ہیں لیکن یہاں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ انکو بیان کیا جائے۔ سورتوں کے شروع میں اس کے اسماء اور فضائل ذکر کرتے ہیں اور پھر سہل انداز میں اسکی تفسیر کرتے چلے جاتے ہیں تفسیر کی اہمیت کا صحیح اندازہ مطالعہ کے بعد ہو سکتا ہے

عصر حاضر میں جدید ذہنیت کو سامنے رکھ کر لکھی گئی تفسیروں
میں ہدایت القرآن جس کے کچھ اجزاء مولانا محمد عثمان کاشف الہاشمی
سہارنپوری مدظلہ لکھے ہیں اور اب اسکا تکملہ مولانا سعید احمد
صاحب پالنپوری استاذ دارالعلوم دیوبند کے ہاتھوں ہو رہی ہے (۱)

(۱) فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص/۴۹-۴۸ اور ص/۱۲
ایک کتاب طنطاوی کا بھی ذکر ہے معلوم نہیں یہ طنطاوی کی تفسیر کا ترجمہ ہے یا کسی اور
کتاب کی طرف اشارہ ہے۔ بحوالہ سابق ص/۴۸

(۵۲۷)

مولانا حبیب الرحمٰن خیر آبادی

۱۲/ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ و ۱۹۳۳ء

آپ ضلع اعظم گڑھ کے ایک مشہور قصبہ خیرآباد میں ۱۲/ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ کو جناب مولانا نذیر احمد صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔

مدرسہ منبع العلوم خیرآباد، جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور اور دارالعلوم مئو ناتھ بھنجن میں درس نظامی کی کتابیں پڑھیں ۱۳۷۱ میں مظاہر العلوم میں داخلہ لیا اور ۱۳۷۲ھ میں دورہ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی فراغت کے بعد ایک سال مزید فنون پڑھے فتاویٰ نویسی کی مشق کی پھر ایک سال دارالمبلغین میں رہکر فرقِ باطلہ و مذاہب کا مطالعہ کیا مناظرہ اور تقریر سیکھی

معین ملت مالیگاؤں اور ادارہ محمودیہ کلمعم پور میں کچھ عرصہ تدریس کرتے رہے پھر جامعہ عربیہ حیات العلوم میں درس تدریس اور افتاء کو سنبھالے ہوئے ہیں

ملا علمائے مظاہر العلوم سہارنپور کے مطابق ۱۳۷۳ھ میں فارغ ہوئے
ج ۲ ص ۶۱

ص مشاہیر علماء ج/۳ ص/۱۰۳

(۱) قرآن اور اس کے حقوق (اردو) - کتاب کا موضوع[۱] اس کے نام سے
ظاہر ہے اس کتاب میں بڑی تحقیق و جستجو کے بعد قرآن پاک
کے حقوق پر بیش قیمت مواد جمع کر دیا گیا ہے کتاب کا صحیح تعارف
قاضی اطہر صاحب مبارکپوری کے اس تبصرہ سے
ہو سکتا ہے کہ
جس جامعیت اور سلیقہ مندی کے ساتھ اس کتاب میں
قرآن حکیم کے متعلق احکام و مباحث بیان کئے گئے ہیں
شاید یہ یہاں (ہندوستان) کا پہلا کارنامہ ثابت ہو
یوں تو اس سلسلے کے متفرق موضوعات و مباحث پر
اردو میں متعدد چھوٹی بڑی کتب ہیں موجود ہیں لیکن
اس تفاصیل اور جامعیت کے ساتھ یہ تمام مباحث
یکجا شاید اس کتاب کا حق ہے
مباحث و مضامین کا تنوع ابواب و فصول کی تفصیل
لسان و بیان کا انداز تہذیب و تحریر کا رنگ
اور سب سے بڑھکر ثقہ و مستند مراجع و ماخذ
کا التزام اس کتاب کی اہمیت افادیت
کیلئے ضامن ہے[۲]

کتاب کے صفحات ۳۲۰ ہیں جس کا سائز $\frac{۲۰ \times ۲۲}{۱۶}$ ہے
۱۳۸۰ھ میں یہ کتاب لکھی گئی

ح۱ مقدمہ قرآن اور اس کے حقوق، ص/۱۲
ح۲ علمائے مظاہر العلوم ج۲/ ص/ ۶۱

(۲) ترجمہ تفسیر بیضاوی سورہ بقرۃ : (اردو)

یہ تفسیر بیضاوی سورہ بقرہ کا اردو ترجمہ ہے مشکل
مقامات کے علاوہ اسمیں کلھی ہوئے اشعار کی تشریح
بھی وضاحت کے ساتھ کی گئی ہے
ابھی یہ کتاب زیر تالیف ہے
حدود اندازے کے مطابق (۸۰) صفحات سے بھی تجاوز
کر جائیگی ــــــــ

(۳) علم کی اہمیت ـ (اردو)

شریعت اسلامیہ میں دینی علوم یعنی قرآن و حدیث کی کتنی
اہمیت ہے اور اللہ جل شانہ اس علم کے حاصل کرنے
پر کیا درجات دیتا ہے اس کی تفصیل مولانا نے اپنی
اس تالیف میں بیان کی ہے
یہ غیر مطبوعہ ہے ضخامت تقریباً (۶۲) صفحات ہے ۱؎

۱؎ علمائے مظاہر العلوم ج ۲ / ص ۶۱

(۵۳۰)

مولینا نسیم احمد تیھی پوری المعروف بجنوری

و شعبان ۱۳۵۷ھ ۳۹-۱۹۳۸ء

والد محترم کا نام شیخ تسلیم احمد اور جد محترم کا نام جناب ظہیر الدین ہے تیھی پور ضلع (بجنور) آپ کی پیدائش ماہ شعبان ۱۳۵۷ھ میں ہوئی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی ۱۳۷۲ھ میں آپ نے مظاہر العلوم میں داخلہ لیا اور ۱۳۷۷ھ میں کتب صحاح پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی

تعلیم سے فراغت کے بعد مدرسہ کاشف العلوم چھٹمل پور، مدرسہ قاسم العلوم بجنور، مدرسہ اشرف العلوم گنگوہ، اور مدرسہ حیات العلوم مراد آباد میں چھ سال تک درس دیتے رہے

۱۳۹۲ھ سے جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد میں اونچے پیمانہ پر تعلیمی خدمات دے رہے ہیں

عرصہ دس سال سے مسجد موکن تبلیغ محلہ بخشی سرائے مراد آباد میں قرآن پاک کی تفسیر بیان کرنے کا معمول ہے

مولینا کا یہ مبارک مشغلہ گنگوہ کے چھ سالہ زمانہ قیام میں بھی برابر جاری رہا ہے۔ ح۱

- تصنیف -

مثنوی حکمت لقمان - (اردو) منظوم

حضرت لقمان کی مختصر سوانح عمری ان کے پند و نصائح اور پیاری پیاری باتیں مولینا نے اشعار کی زبان میں جمع فرمائی ہیں

یہ مثنوی تقریباً (۱۲۵۰) اشعار پر مشتمل ہے

۱۳۹۳ھ میں طبع ہوئی اسکے صفحات (۹۶) ہیں اور سائز $\frac{20\times30}{16}$ ہے ح۲

۱

ح۱ مشاہیر علماء ج/۳ ص/۳۰۱

ح۲ علمائے مظاہر العلوم ج/۲ ص/۲۷۵

— اسرار بسم اللہ ۔ (اردو) غیر مطبوعہ
اس کتاب میں بسم اللہ کے فضائل اور یہ کہ اسمیں
کیا کیا اسرار اور حکمتیں پوشیدہ ہیں اس کو تفصیل
سے لکھا گیا ہے
کتاب تقریبا دو سو ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے غیر مطبوعہ ہے

— عباد الرحمٰن ۔ (اردو)
آیت کریمہ ۔ عباد الرحمٰن الذین یمشون ۔ الایہ ۔ کے
ذیل میں رحمٰن کے خاص خاص بندوں کے اوصاف
اور عباد الرحمٰن کی تشریح اس کتاب میں پیش کی گئی ہے

– تذکرہ حضرت لقمان حکیم ۔ (اردو)
یہ حضرت لقمان کی مختصر سوانح ہے جس میں ان کے حالات
و واقعات اور ان کی حکمتیں نصیحتیں ترتیب دی گئی ہیں

عملیات بسم اللہ (اردو)
یہ ایک طرح سے اسرار بسم اللہ کا دوسرا حصہ ہے
اسمیں بسملہ کے خواص اور اس کے اسرار رموز لکھے گئے ہیں
بسم اللہ شریف کن عملیات میں مفید ہوتی ہے
اس کی بھی تفصیل ہے

اسمائے حسنیٰ (اردو)
اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام ہیں مصنف محترم نے ہر نام
کے تعلق اور اس کے خواص لکھ کر اسم اعظم پر تحقیقی مواد
جمع کیا اپنے موضوع پر معلوماتی کتاب ہے

قرآنی چھ باتیں ۔ (اردو)
آیہ کریمہ ۔ یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم ۔ الایہ ۔
چھ باتیں اخذ کر کے حکمت و موعظت کے انداز میں لکھی گئی ہے

ھدایت اور صراط مستقیم (اردو) = بھی آپ کی تصنیف ہے ۱

۱ ۔ مطالعے کے مظاہر العلوم ۔۔۔ ۲۰۰۰/۲ ص / ۳۸۵

۱-

قرآنی جلووں کی ایک نئی کرن (اردو)[۱]

ڈاکٹر ارشاد مصری کئی سال سے قرآن پاک پر ریسرچ کر رہے ہیں
انھوں نے اپنی حیرت انگیز معلومات کو ایک انٹرویو میں بیان کیا
جو مشہور مصری مجلہ آخر ساعۃ میں شائع ہوا
یہی انٹرویو دوبارہ رابطہ عالم اسلامی کے ترجمان اخبار العالم الاسلامی
میں شائع ہوا۔ ماہنامہ معارف اعظم گڑھ (اپریل ۱۹۷۶) کے
شمارہ میں بھی یہ شائع ہوا۔
مؤلف شبیر احمد صاحب نے اس پر فوائد اور معلومات مختلف
کا اضافہ کیا جو بیس ۲۰ صفحات پر مشتمل ہے
اس طور پر یہ کتاب (۲۸) صفحات پر مشتمل ہے اس کا سائز
$\frac{۲۰\times۳۰}{۱۶}$ ہے۔

نور ہدی تفسیر پارہ تبارک الذی و عم یتساءلون ۔ ح۲
مع ترجمہ و تفسیر

بہار و خزاں ۔ اردو قرآن کریم کی روشنی میں اثبات قیامت
اور اسکا عقلی ثبوت کئی سو اشعار پر یہ کتاب مشتمل ہے ۔

ح۱ مشاہیر علماء ج/۳ ص/۳۰۱
ح۲ علمائے مظاہر العلوم ج/۲ ص/۳۷۵

(۵۳۳)

مولانا سعید احمد پالنپوری

۱۳۵۹ھ ۱۹۴۰ء

مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہ دور حاضر میں دارالعلوم کے اساتذہ میں جن حضرات کو اسلاف کا مکمل نمونہ قرار دیا جاتا ہے مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہ انہیں میں سے ایک ہیں آپ اسوہ رسول کا مکمل عکس ہمہ گیر شخصیت اور تحقیق و تدقیق میں اکابر دارالعلوم کی زندہ تصویر ہیں

۱۹۴۰ء ۱۳۵۹ کے اواخر میں کالیڑہ ضلع بنارس کا نٹھا شمالی گجرات میں پیدا ہوئے ابتدائی کتابیں والد محترم محمد یوسف صاحب مولانا داؤد صاحب رح وغیرہ سے پڑھیں پھر دارالعلوم چھاپی تشریف لائے اور اپنے ماموں عبدالرحمن صاحب سے فارسی کی تعلیم پائی ۱۳۸۰ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے اور علامہ ابراہیم صاحب بلیاوی (م ۱۳۸۷ھ) مولانا فخرالدین صاحب رح (م ۱۳۹۲ھ) مولانا فخرالحسن صاحب مدظلہ اور دوسرے اجل علماء سے علوم مروجہ متداولہ کی تکمیل کی ۱۳۸۳ھ میں دارالافتاء میں داخل ہوکر دو سال تک فتوای نولیسی کی مشق کی فراغت کے بعد دارالعلوم اشرفیہ راندیر میں بحیثیت مدرس تشریف لے گئے اور تقریباً نو سال تک فقہ تفسیر وغیرہ کا درس بڑی خوش اسلوبی سے دیا قابلیت ذہانت ذکاوت کی وجہ سے نو سال بعد مجلس شوریٰ نے دارالعلوم دیوبند میں تدریس کیلئے آپ کا انتخاب کیا اور تقریباً سات سال سے تاحال کامیاب تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں

تصنیف

آج کل ھدایت القرآن کی تالیف میں مشغول ہیں جیسا کہ میں بیان کرچکا ہوں کہ مولانا کاشف الہاشمی صاحب نے ھدایت القرآن لکھنا شروع کیا تھا نو پارے تک وہ لکھ بھی چکے تھے

ماخوذ از دارالعلوم اور ان کی قرآنی خدمات ص ۵۰/ ص

لیکن گوناگوں مصروفیات نے اس کو مکمل نہ ہونے دیا اور بالآخر
یہ کام مولانا موصوف کے سپرد کر دیا گیا
اب تک مولانا نے تیرہ پارے تک اسے مکمل کر دیا ہے اس طرح
ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ دراصل اس ہدایت القرآن
کا تکملہ ہے جو مولانا کاشف الہاشمی سے پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکی
حالیہ ایک ملاقات میں جب میں نے ان سے دریافت کیا کہ کثیر تعداد میں
کتب تفسیر کے موجود ہوتے ہوئے ہدایت القرآن لکھنے کی ضرورت کیوں
پیش آئی سوال غیر مناسب تھا کیونکہ آپ نے اس کی ابتداء ہی میں کی
پھر بھی آپ نے بڑے ہی مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ
میں اس کے جواب میں ایک ضخیم کتاب مقدمہ کے طور پر
لکھ رہا تھا تفصیل کا ہنر تو بعد میں چلے گا فی الوقت اتنا جان لو
کہ قرآن کی نکات و باریکیاں بموجب لا ینقضی عجائبہ کبھی ختم
نہیں ہوتیں مزید برآں کم ترک الاول للآخر یعنی متقدمین نے
متاخرین کیلئے بہت کچھ چھوڑا ہے ممکن ہے کہ کوئی اہم بات
خدا میرے ذہن میں ڈال دے
ان چند کلمات کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ تفسیر پر کچھ روشنی
پڑ جائے اور قارئین اس کی اہمیت کو سمجھ سکیں تفسیر عام
فہم عبارت صاف شستہ اور سلیس ہے ہر آیت کے
لفظی معنی آیات کا آپس میں ربط لمبے اور مفصل
مضمون یا قصے کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے
ہر بات احتیاط اور کافی غور و خوض کے بعد قلمبند کی گئی ہے
تفسیر زیر طبع کیا ہی مفید ہے ہا

۱؎ فضلاء دارالعلوم اور ان کی قرآنی خدمات ص ۵۰۵

العون الکبیر شرح الفوز الکبیر مصنفہ شاہ ولی اللہ (اردو) مطبوعہ

ہر کام کے کچھ اصول و ضوابط ہوتے ہیں جن کو مدنظر رکھنے سے کام درست ہوتا ہے اور صرف نظر کرنے سے نہ صرف کام بگڑ جاتا ہے بلکہ بسا اوقات انسان گمراہی اور ہلاکت کے عمیق ترین غار میں گر جاتا ہے قرآن کی تفسیر کرنا ایک عظیم اور مہتم بالشان کام ہے اس لئے اس کے بھی کچھ اصول ہیں جسے اصول تفسیر کہا جاتا ہے

الفوز الکبیر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اصول تفسیر میں معرکۃ الآراء تصنیف ہے جو اکثر مدارس عربیہ میں داخل نصاب ہے کتاب کی اہمیت کا تقاضا تھا کہ اسکی کوئی ایسی شرح ہو جس میں اصل کتاب فارسی سے تقابل کرنے کے بعد مغلقات کو واضح اور مشکل مواضع کی تشفی بخش تشریح کی گئی ہو

مقام مسرت ہے کہ استاذ محترم مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہ نے ہم طلبہ کا خیال کرتے ہوئے آسان اور عام فہم عربی میں ایک شرح العون الکبیر تحریر فرمائی یہ مندرجہ بالا خوبیوں کی حامل ہے

شروع میں ۳۵/ صفحات کا مقدمہ ہے جس میں تفسیر کی تعریف مصنف کی سوانح اور الفوز الکبیر کے متعلق کچھ آراء ہیں جہاں تک شرح کی بہتری کا تعلق ہے تو مولانا کی ذات ہی اس کی اچھائی اور خوبیوں کی ضامن ہے ۱؎

۱؎ فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص/۹۸

مولانا قاری حافظ ابوالحسن اعظمی۔

۱۳۶۷ھ ۱۹۴۷ء و

مولانا قاری حافظ ابوالحسن اعظمی بن الحاج الحافظ محمد حنیف ۱۳۶۷ھ بمطابق ۱۹۴۷ء کو جگدیش پور ضلع اعظم گڑھ (یوپی) میں پیدا ہوئے گیارہ سال کی عمر میں حافظ قرآن ہوگئے اسکے بعد بیت العلوم سرائے میر میں دو سال تک ابتدائی کتب کی تعلیم حاصل کی پھر دارالعلوم مئو۔ (مشرقی یوپی) میں داخل ہوئے درس نظامی کی تعلیم سے ساتھ ساتھ ۱۳۸۱ھ میں قاری محمد مصطفیٰ (متوفی ۱۳۹۰ھ) سے روایت حفص کی تکمیل کی پھر ایک ہی سال یعنی ۱۳۸۲ھ میں انہی سے سبعہ کی تکمیل کرلی مگر درس نظامی مکمل نہ کرسکے ۱۳۸۳ھ سے ۱۳۹۵ھ تک پانچ مدارس [1] میں فن تجوید کی تعلیم دیتے رہے

درس نظامی کی تکمیل کی آرزو تھی پھر اسباب بھی پیدا ہوگئے خود فرماتے ہیں صورت یہ ہوئی کہ ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۹۷۵ء میں کچھ طلبہ کے ساتھ دارالعلوم دیوبند حاضر ہوا تاکہ داخلہ کے سلسلہ میں ان کے ساتھ تعاون کروں لیکن اچانک تکمیل تعلیم کا جذبہ کچھ اسطرح دل و دماغ پر چھا گیا کہ میں خود فارم بھر کر داخلہ امتحان میں شریک ہوکر موقوف علیہ [2] میں داخل ہوگیا۔ اور کچھ دنوں بعد مدرسہ کی مسجد کا امام بنا دیا گیا اسطرح مالی پریشانی بھی دور ہوگئی سالانہ امتحان ہوا اسمیں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرکے کتابیں انعام میں حاصل کیں ۱۳۹۷ھ میں دیوبند سے دورہ حدیث کرکے فراغت حاصل کی پھر ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۹۷۷ء سے ۱۴۰۱ھ تک دو مدرسوں [3] میں تجوید کی تعلیم دیتے رہے

۱۔ مدرسہ معروفیہ اعظم گڑھ، مدرسہ اسلامیہ عربیہ جلال پور فیض آباد (جسکا جدید نام مدرسہ کرامتیہ دارالفیض جلال پور ہے) جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارک پور اعظم گڑھ، مرکز علوم مدرسہ قرآنیہ جامع الشرق شہر جونپور اور مدرسہ ریاض العلوم گورینی ضلع جونپور؛

۲۔ درس نظامی کا آخری سال جو کہ دورہ حدیث سے پہلے ہوتا ہے

۳۔ مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند اور جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

١٤٠٢ھ دارالعلوم دیوبند میں شعبہ تجوید وقراءت کے استاذ بنائے گئے پھر ایک سال بعد اسی شعبہ کے صدر بنا دیئے گئے اور تاحال ١٤١٤ھ تک اسی خدمت پر مامور ہیں قاری صاحب نے اپنی عمر تک فن تجوید وقراءت پر ایک درجن سے زائد کتب تصنیف وتالیف کیں انشاءاللہ ابھی مزید دین کی خدمت کرتے رہیں گے ا موصوف ١٣٨٢ھ سے تاحال ١٤٠٨ھ تک مسلسل فن تجوید وقراءت کی اشاعت میں مصروف ہیں موصوف کی تصانیف انکی عظمت کا سنگ میل ہیں جسکو آنیوالی صدیاں شاید ہی کوئی عبور کر سکے ؎

مولانا کی تجوید وقرأت پر جملہ کتب کا تعارف پیش خدمت ہے۲

١؎ مقدمہ تیسیر القراءات فی السبع المتواترات مصنفہ ابوالحسن اعظمی ص ٢٧

٢؎ میں نے تصانیف کو سن طباعت کی ترتیب کے موافق رکھنے کی کوشش کی ہے۔

۱۔ علم قرأت اور قراء سبعہ۔ (اردو)

مولانا قاری ابوالحسن صاحب اعظمی مدظلہ، صدر مدرس شعبہ تجوید وقرأت دارالعلوم دیوبند نے علم قرأت اور قراء سبعہ ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۹۷۸ء میں محبوب پریس دیوبند سے پہلی بار چھپوا کر مکتبہ صوت القرآن دیوبند سے شائع کیا دوسری مرتبہ ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۹۸۷ء میں پھر اسی جگہ سے شائع ہوئی

زیر تبصرہ تصنیف غالباً مصنف کا نقش اول ہے (۱) یہ ۱۳۹۸ھ میں پہلی دفعہ طباعت کے مرحلے سے گذری اس کے بعد سے مسلسل طبع ہو رہی ہے اس کتاب کے کل صفحات ۱۶۶ ہیں دوسرا ایڈیشن معمولی تغیر و تصحیح کے ساتھ ۱۴۰۸ھ میں شائع ہوا (۲) کتاب کے آغاز میں آئمہ قرأت شاذ، وغیرہ شاذہ جن کی تعداد چودہ ہے ان کا تذکرہ ہے اور ان کے دو دو شاگردوں کے اسماء تحریر کئے ہیں اسکے بعد سبعہ قرأت کا مفہوم مقاصد اختلافات وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے کتاب کا دوسرا حصہ قراء سبعہ کے حالات پر مشتمل ہے جس میں قاری صاحب نے اختصار کے ساتھ معتمد کتب سے حالات اخذ کرکے جمع کر دیئے ہیں آخر میں چودہ سو سال میں تصنیف ہونے والی کتب کا مختصر سرسری جائزہ اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور بعض اہم مصنفین کی سوانح بھی اختصاراً درج کردی ہیں یہ کتاب بحیثیت مجموعی اردو دان طلباء کیلئے نہایت مفید ہے (۱)

(۱) علم قرأت اور قراء سبعہ

۴۔ النفحۃ العنبریہ شرح مقدمۃ الجزریۃ۔ (اردو)

مولانا قاری ابوالحسن اعظمی نے یہ شرح ۱۴۰۰ھ میں محبوب پریس سے
چھپوا کر مکتبہ صحبت القرآن سے پہلی دفعہ شائع کیا دوسری دفعہ
۱۴۰۲ھ میں تیسری دفعہ ۱۴۰۷ھ میں شائع ہوئی۔ ۲۸۰ صفحات ہیں

علماء کرام کی آراء۔ مولانا معراج الحق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند
لکھتے ہیں۔ زیر نظر کتاب قصیدہ مقدمۃ الجزریہ جو عربی میں ہے اسکی
مفصل اور عمدہ شرح ہے جو بڑی محنت اور تحقیق سے ساتھ لکھی گئی ہے

مولانا سعید احمد پالنپوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں
قاری صاحب نے واقعی محنت میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا ہے عرصہ سے
قاری صاحب سے گذارش کرتا تھا کہ مقدمۃ الجزریہ کی شرح لکھدیں کیونکہ
اللہ نے انہیں فن میں اچھا ادراک عطاء کیا ہے آج بیحد مسرت ہے
کہ قاری صاحب نے میری یہ آرزو پوری فرمائی ہے اور اب انشاء اللہ
یہ سہل جامع اور دلچسپ شرح طلباء کے ہاتھوں میں ہوگی

قاری مقرئی ابن ضیاء محب الدین لکھتے ہیں میں نے اس کے بعض خصوصی مقام کو
دیکھا دیکھکر طبیعت خوش ہوگئی یہ خدمت انجام دیکر کارنمایاں
انجام دیا ہے اور میری ایک دیرینہ تمنا کی تکمیل کی ہے ہر معلم اور متعلم
کے پاس اسکا ہونا ضروری ہے۔

قاری احمد ضیاء ازہری لکھتے ہیں۔ آج تک ایسی مفصل اور معمول
شرح ہندوستان میں نہیں لکھی گئی قاری محمد کامل مدرسہ قاسمیہ مراد
فرماتے ہیں آج تک ایسی مفصل اور جامع کتاب فن تجوید میں
نظر سے نہیں گذری طلباء کیلئے جامعیت معنویت اور افادیت
کے اعتبار سے بیحد مفید ہے

قاری رضوان نسیم شیخ التجوید مظاہر العلوم فرماتے ہیں مقدمۃ الجزریۃ
کی بہترین شرح ہے

قاری المقرئی مولانا ابوالحسن اعظمی خود لکھتے ہیں اردو زبان میں لکھی گئی
شروحات میں سے اکثر نایاب ہو چکی ہیں اور جو ملتی ہیں
وہ یا تو مختصر ہیں یا بہت قدیم اردو میں ہیں جو فی زمانہ مستعمل نہیں

عرصہ سے ایک مفصل شرح کی ضرورت تھی لہٰذا کام کا
آغاز کر دیا اسی دوران قاری محمد کامل مدرسہ قاسمیہ مراد آباد اور
قاری ابن ضیاء محب الدین الہ آبادی سے ملاقات ہوئی دونوں حضرات
نے فرمایا کہ ضخامت کی زیادتی کی پرواہ کئے بغیر کوشش کرو کہ یہ
صرف جزری کی شرح بنکر نہ رہ جائے بلکہ پورا فن تجوید اس کے اندر
آجائے چنانچہ میں نے واپسی سفر سے اس کو از سر نو ترتیب
شروع کر کے چھ ماہ میں مکمل کر دیا

اس شرح کی خصوصیات یہ ہیں ۱ اس کتاب کے آغاز میں
تقریباً ۶۰ صفحات میں قرآن، تجوید، علم تجوید اور تاریخ تجوید کا عہد
بعہد اور صدی وار جائزہ دیا گیا ہے ۲ اس کے بعد امام عاصم اور امام
جزری کے حالات پیش کئے ہیں پھر جزری کی شرح کا آغاز ہوتا ہے
۳ اس میں طرز یہ ہے کہ قصیدہ کے متن کے بعد پہلے اس کا ترجمہ
کیا گیا ہے اس کے لئے حرف "ت" لکھا گیا ہے ۴ ترجمہ ترکیب نما کیا گیا ہے
۵ کوشش کی ہے کہ ترجمہ میں معنی خیزی قائم رہے تاکہ ترجمہ سے مفہوم
سمجھ میں آجائے ۶ اس کے بعد شرح کیلئے "ش" کا عنوان اختیار کیا ہے
۷ آخر میں تحقیق کے عنوان سے ہر باب کے اشعار کی نحوی ترکیب
اختصاراً بیان کی ہے ۸ آخر میں ضمیمہ کا اضافہ کیا ہے
اور اس میں قصیدہ کی بحروں اور اوزان کی وضاحت کی ہے اور
قصیدہ کے کچھ حصہ کو وزن کر کے عملی طور سے بیان بھی کیا ہے
۹ خصوصیت یہ ہے کہ یہ شرح آٹھ سال سے مسلسل طبع
ہو رہی ہے۔ اس کتاب کی تصنیف میں تعاون خصوصاً قرأت کی
مشہور کتاب۔ النشر، نہایت القول المفید، اور المنح الفکریۃ سے
لیا گیا ہے اور اس کے علاوہ ۳۶ کتب قرآت سے استفادہ
کیا گیا ہے اس میں قرأت کی تصانیف کا آغاز چوتھی صدی سے لکھا ہے
حالانکہ تیسری صدی سے ہوتا ہے قاری صاحب نے علم قراءت اور
قراء سبعہ میں اس غلطی کی اصلاح کر لی ہے اس لئے یہ موضوع قابل جرح
نہ رہا۔ ۱

۱ النفحۃ العنبریۃ شرح مقدمۃ الجزریۃ

۳۔ الفوائد الدریۃ ترجمۃ مقدمۃ الجزریۃ۔ (اردو)

یہ ترجمہ قاری المقری ابوالحسن اعظمی نے ۱۴۰۷ھ میں محبوب پریس دیوبند سے پہلی بار طبع کراکر مکتبہ صوت القرآن سے شائع کیا اس رسالہ کے ۳۲/۳۲ صفحات ہیں۔

مصنف نے یہ ترجمہ مبتدی طلباء کے آسانی سے یاد کرنے کی خاطر از سر نو دوبارہ لکھا ہے جو کہ نفحۃ العنبریہ میں کیا گیا ترجمہ کچھ طویل تھا اور طلباء کو مشقت ہوتی تھی لہٰذا طلباء کی آسانی کی خاطر مختصراً ترجمہ کر دیا اور ترجمہ کے بعد کسی مزید وضاحت کا اضافہ نہیں کیا گیا اس لئے کہ ایک ضخیم شرح موجود ہے۔ ح۱

۴۔ إتحاف البررۃ بالمتون العشرۃ۔ (عربی)

یہ تصنیف مختلف مصنفین کی تصانیف کا مجموعہ ہے اسمیں آئمہ قراءات کے ۱۰ قصائد عربی میں جمع کئے گئے ہیں ان قصائد کے آغاز میں آپکا عربی میں مقدمہ اور تمام قصائد کی تصحیح اور حاشیہ کے ساتھ ایشیا کی تاریخ میں پہلی دفعہ ۱۴۰۷ھ میں مکتبہ صوت القرآن دیوبند ہندوستان سے

شائع کرنیکا اعزاز حاصل کیا ہے۔ ۸۰/۳۸۰ صفحات میں۔

یہ قاری صاحب کا بہت بڑا احسان ہے عشاقانِ علم پر کہ یہ قصائد فن تجوید و قراءات میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں انکی مختلف حضرات نے جدا جدا بہت ساری شروحات لکھی ہیں

دس قصائد جو اس کتاب میں موجود ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) حرز الامانی فی القراءات السبع للامام الشاطبی متوفی ۵۹۰ھ ح۲۔
(۲) نظم احکام قوله تعالى آلئن للشمس المتولی متوفی شوال ۱۳۱۳ھ ح۳
(۳) الدرۃ المضیۃ فی القراءات الثلاث للامام ابن جزری متوفی ۸۳۳ھ
(۴) الوجوہ المسفرہ فی القراءات الثلاث للشمس المتولی۔
(۵) طیبۃ النشر فی القراءات العشر للامام الجزری۔
(۶) الفوائد المعتبرۃ فی القراءات الأربع للشمس المتولی ح۴۔

ح۱ الفوائد الدرسیہ ترجمہ مقدمۃ الجزریۃ   ح۲ اس قصیدہ کے ۱۱۷۳ اشعار ہیں
ح۳ اس قصیدہ کے ۱۳۷ اشعار ہیں   ح۴ اس قصیدہ کے ۵۷۲ اشعار ہیں

صفحہ ۵

(۷) عقیلۃ اتراب القصائد فی الرسم للامام الشاطبی
(۸) ناظمۃ الزھری عدد الآی الشاطبی ح ۱
(۹) المقدمۃ فی فن التجوید للامام الجزری ح ۳
(۱۰) تحفۃ الاطفال للشیخ سلیمان الجمزوری . ح ۳
اس سے قبل یہ کتاب مصر سے تقدیم و تصحیح کے ساتھ چھپ چکی ہے اس کا ایک نسخہ جامعۃ العلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں موجود ہے ح ۴

ح ۱ اس قصیدہ میں ۲۹۷ اشعار ہیں
ح ۲ اس قصیدہ میں ۱۰۷ اشعار ہیں
ح ۳ اتحاف البررۃ بالمتون العشرۃ
ح ۴ ECCO Shan ایکسیشن رجسٹر جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

۵ -- تسہیل البیان فی رسم الخط القرآن - (اردو)

یہ کتاب مولف قاری نذر محمد صاحب[۱] نے ۱۳۵۵ھ میں
تصنیف کی تھی۔ قاری المقری ابوالحسن اعظمی نے اس
کتاب کو تقدیم تصحیح اور ترجمہ کے ساتھ ۱۴۰۵ھ میں
محبوب پریس دیوبند سے چھپوا کر مکتبہ صوت القرآن
دیوبند سے شائع کیا۔
اس کتاب کے ص/۱۹۲ سے
قاری نذر صاحب اپنی تصنیف کے بارے میں خود
فرماتے ہیں۔
لوگوں کے مسلسل اصرار کے بعد میں نے سوچا کہ ماہرین فن
کی کتب سے مسائل اخذ کر کے عمدہ ترتیب کے
ساتھ جمع کروں اور ایسا اسلوب ہو کہ اسکو خاص و عام
سب پسند کریں[۲] اس کتاب میں ایک مقدمہ اور دو باب
ہیں مقدمہ کے ماتحت سات بحثیں ہیں جسمیں قرآن
کے نزول اسکے اسماء اور ترتیب کتابت اور انواع خط
سے بحث کی ہے ابواب کے ماتحت چار چار فصلیں ہیں پہلے باب میں
مقطوع و موصول اور ہمزہ کی مختلف حالتیں بیان کرنے کے ساتھ
محذوفات کا بیان ہے دوسرے باب میں پورے قرآن کی اہم
جزئیات جنکا تعلق رسم خط سے ہے انکی نشاندہی کی
ہے - اب قرآن کریم
ہر قسم کی تحریف و تغییر سے محفوظ ہوگیا ہے ایک ایک حرف ایک ایک
نقطہ اور حرکت مع ہیئت رسم خط محفوظ ہو چکا ہے اور یہ
کتاب بھی اسی سلسلے اشاعت کی ایک کڑی ہے البتہ اس کتاب
کی کتابت و طباعت میں ایک بڑی فنی خرابی پیدا ہو گئی ہے
اور وہ یہ ہے کہ اسمیں عبارت اور ترجمہ آپس میں متقابل نہ
ہو کر جدید طریقہ ہے بلکہ بسا اوقات عبارت ایک صفحہ پر
اور ترجمہ دوسرے صفحہ پر نقل ہے کاش اسکی اصلاح ہو جائے[۳]

۱ قاری نظر محمد صاحب کا وطن امروہہ ہے ۱۳۰۲ھ میں پیدا ہوئے قاری ضیاء الدین صاحب سے حفظ قرآن
مکمل کیا پھر سعد کی تکمیل علوم متداولہ کی سالہا سال مختلف مدارس میں تدریس کی زندگی کا آخری حصہ مدرسہ عالیہ
فرقانیہ میں گذارا ۱۳۶۷ھ میں انتقال ہوا قاری عبدالرحمن مکی کے پہلو میں دفن ہوئے یہ سب کچھ نابینا ہونے کی حالت میں کیا
۲ ص/۱۳ کتاب ھذا ۳ تسہیل البیان فی رسم الخط القرآن

٥

(۵۱۴)

۶ - تیسیر القراءات فی السبع المتواترات - (اردو)

یہ ضخیم کتاب تصنیف مزبانی ہے اور اسے ۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ میں پہلی دفعہ محبوب پریس دیوبند سے چھپواکر مکتبہ صوت القرآن سے شائع کیا گیا اس کتاب کے ہیں -

قاری صاحب خود فرماتے ہیں عرصہ سے احباب کا تقاضا رہا کہ اردو زبان میں کوئی ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں تمام قراء سبعہ کے مکمل اصول و قواعد کا الگ الگ مختصر اور سہل انداز میں بیان ہو لہذا میں نے یہ کتاب تالیف کی قاری ابو الحسن صاحب کی اس تصنیف سے قبل حضرت مولانا اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ نے ایک رسالہ تنشیط الطبع لکھا تھا جو آج تک بہت مقبول ہے لیکن اسمیں حضرت تھانوی نے صرف وہی قواعد بیان کئے جو نہایت مشہور ہیں لہذا ضرورت تھی کہ اس طرز پر ایک رسالہ لکھا جائے جسمیں مکمل اصول درج ہوں قاری صاحب نے ان باتوں کا خیال رکھتے ہوئے تصنیف کا طریقہ یہ رکھا کہ اگر کسی امام کے راویوں میں باہم اختلافات بہت کم یا نہ ہونے کے برابر ہیں تو وہاں امام کے نام سے اصول لکھے گئے ہیں لیکن جن رواۃ کے باہمی اختلافات معتد بہ ہیں انھیں الگ الگ ذکر کیا گیا ہے تاکہ روایت حفص یاد کرلینے کے بعد طالب علم جس کسی کی روایت و قرأت یاد کرنا چاہے یاد کرلے -

اس کتاب کے ذریعے اردو خوان طلباء کیلئے قرأت کی تعلیم نہایت آسان ہوگئی ہے -

حضرت تھانوی نے صرف پانچ پارہ اجراء کرایا تھا قاری صاحب نے نصف پارہ کا اجراء کرایا ہے اور مکمل فرشی اختلافات ذکر کئے ہیں ۵

ط کتاب ھذا ص/۵

اس رسالہ کی تالیف میں مسائل کیلئے علامہ دانی کی التیسیر اور امام شاطبی کی شاطبیہ سے استفادہ کیا ہے اور تحقیق مسائل کیلئے امام جزری کی النشر سے استفادہ کیا ہے اس رسالہ کا طرز بیان حضرت تھانوی اور قاری رحیم بخش کے رسائل سے اخذ کردہ ہے۔ کتاب کے آغاز میں قاری صاحب نے مختصر مقدمہ ائمہ قراء سبعہ کے حالات، ضروری اصطلاحات کے بیان کرنے کے ساتھ اپنی مختصر سوانح بھی نقل کی ہے اسکے بعد آئمہ قراءت کے اصول پھر فرش وغیرہ ترتیب قرآن کے موافق آخر قرآن تک بیان کر دیئے ہیں

اردو زبان میں غالباً سب سے مفصل اور مفید کتاب یہی ہے ہو[1]

۷۔ قواعد التجوید ۔ (اردو)

یہ کتاب قاری ابوالحسن صاحب نے ۱۴۰۶ھ میں پانچویں مرتبہ پھر ۱۴۰۷ھ میں چھٹی مرتبہ محبوب پریس دیوبند سے چھپواکر مکتبہ صوت القرآن دیوبند سے شائع کیا

۵۲/ص ہیں۔

قاری صاحب خود اپنی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں۔

یہ کتاب موجودہ دور کی اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش ہے کہ بچوں کو ابتدائی تعلیم اور حفظ قرآن کے ساتھ ہی تجوید سے روشناس کرایا جائے۔

مدارس دینیہ جن میں تجوید کی ضرورت کا احساس بڑھ رہا ہے دینی یہاں اس کتاب کو ابتدائی تجوید کے نصاب میں شامل کر کے اسکے مفید نتائج دیکھ سکتے ہیں۔

قاری صاحب کے بیان کی تصدیق کیلئے یہی کافی ہے کہ چند سال میں اس کتاب کے چھ ایڈیشن فروخت ہو چکے ہیں۔

کتاب کے آغاز میں قاری صاحب نے تجوید کی تعریف، موضوع، غرض وغایت ذکر کی ہے۔ پھر آداب تلاوت، مخارج مع نقشوں کے صفات اور وقوف وغیرہ کے مسائل بیان کئے

آخر میں وصل اور فصل کی تمام صورتوں کو جمع کر دیا ہے۔

ح ۱ تیسیر القراءات فی السبع المتواترات

ح ۲ قواعد التجوید

(نمبر ۵)

قاری رضوان نسیم صاحب دیوبندی

۱۸ محرم ۱۳۶۴ھ
۱۹۴۵ء

والد ماجد کا نام قاری سید محمد سلیمان ہے۔ اٹھارہ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ بروز بدھ محلہ ضیاء الحق دیوبند میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ حفظ قرآن جامع مسجد سہارنپور میں کیا ۱۳۸۰ھ میں جامعہ مظاہر علوم میں داخلہ لیا کافیہ تک وہیں تعلیم حاصل کی۔

والد صاحب کے انتقال کی وجہ سے گھر کی ذمہ داری سنبھالی۔ پندرہ شوال ۱۳۸۵ھ مطابق چھ فروری ۱۹۶۶ء میں آپ نے مظاہر علوم میں دورہ حدیث کی تکمیل کر کے سند الفراغ حاصل کی۔ تجوید و قرأت کی تکمیل اولاً مظاہر علوم میں پھر دیوبند میں دار العلوم کے شیخ القراء قاری حفظ الرحمٰن صاحب سے کی۔ شوال ۱۳۸۶ھ میں آپ جامعہ مظاہر علوم کے استاذ تجوید مقرر ہوئے۔ روحانی اعتبار سے آپ حضرت شیخ زکریا سے بیعت ہیں۔

تصنیفی خدمات

(۱) تعلیم التجوید – (اردو)
یہ رسالہ آپ نے ۱۳۹۶ھ میں مرتب کر کے شائع کیا اس میں اسباق کی شکل میں علم تجوید کے ابتدائی اور ضروری قواعد جمع کئے گئے ہیں اس کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں بہت سے مدارس میں داخل نصاب بھی ہے کتاب کا سائز $\frac{18 \times 22}{8}$ ہے اور صفحات چوبیس ہیں۔

(۲) صریح النص فی الروایۃ حفص – (اردو)
اس کتاب میں نصف سپارہ عم میں ان قواعد اور اصول کے اجراء کی کیفیت اور اس طریقہ کو بیان کیا ہے جو

جو قواعد تجوید کے طالبین کیلئے ضروری ہے ۱۳۹۷ھ میں
یہ کتاب لکھی گئی
اس کے صفحات (۵۲) ہیں اور سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ہے

حاشیہ التیسیر - (اردو)

علامہ ابو عمرو عثمان کی تالیف التیسیر پر یہ ایک مفید اور علمی و تحقیقی حاشیہ ہے جو آج تک قاری صاحب موصوف کے زیر قلم ہے۔

ط علماء مظاہر العلوم ج/۱ ص/ ۳۲۷

مولانا محمد ایوب صاحب سورتی

و ۱۳۷۳ھ — ۱۹۵۴ء

آپکے والد ماجد کا نام قاری بندہ الٰہی ہے شوال ۱۳۸۷ھ میں بعمر چودہ سال ۔ مظاہر علوم میں داخل ہوئے ۱۳۹۲ھ میں دورہ حدیث پڑھکر سند الفراغ حاصل کی علم قرآت و تجوید حضرت مولانا قاری رضوان نسیم صاحب سے پڑھی

تصنیفی خدمات

۱ — فن قرآت و تجوید پر آپ کی کتاب "التبیان شرح خلاصۃ البیان (اردو)" ہے خلاصۃ البیان فی تجوید القرآن مولانا قاری ضیاء الدین صاحب الہ آبادی کی تالیف ہے جس کی شرح مولانا سورتی نے التبیان کے نام سے کی ہے

اس شرح کی متعدد خصوصیات ہیں جن میں سے چند یہ ہیں

(۱) عربی عبارات کا سلیس ترجمہ کیا گیا ہے (۲) کئی نسخوں سے مقابلہ کرکے متن کی تصحیح و درستگی کی گئی ہے

(۳) مصنف کتاب قاری ضیاء الدین صاحب نے اپنے ذاتی نسخہ پر جو اصلاحات تحریر فرمائی تھیں یا جن اغلاط کی درستگی کی تھی وہ اس شرح میں شامل کر لی گئی ہیں

(۴) مصنف کتاب کے صاحبزادے مولانا قاری محب الدین احمد صاحب کے حواشی سے اس شرح کو مزین کردیا گیا ہے

اس کے علاوہ تحقیق و تشریح کی وجہ سے اس شرح کی جامعیت و افادیت میں نمایاں اضافہ ہوگیا ۔

مولانا قاری محب الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ تجوید الفرقان لکھنؤ اور مولانا قاری رضوان نسیم صاحب استاذ تجوید جامعہ مظاہر علوم سہارنپور نے اس کتاب پر اپنی تقریظ تحریر کی ہے

رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ میں یہ شرح مکمل ہوئی

اس کے صفحات دو سو بائیس (۲۲۲) ہیں اور سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ ہے

ماخذ علمائے مظاہر العلوم ج ۱ / ص ۳۳۹

مولانا محمد علی چاند پوری ۱۳۰۰ھ

بستان التفاسیر ترجمہ اردو فتح العزیز۔
سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۴ تک ہے مختط۔
یہ فارسی تفسیر مولینا شاہ عبد العزیز دھلوی کی ہے کتب خانہ رحیمیہ
دیوبند سے شائع ہوئی اور محبوب المطابع برقی پریس میں طبع
ہوئی۔ آغاز میں تین صفحات پر مشتمل فہرست مضامین ہے
؛ مولوی محمد علی چاندپوری صاحب نے دھلی کی
با محاورہ زبان میں اسکا ترجمہ کیا ہے اور اسکا نام
بستان التفاسیر رکھا ہے
ترجمہ کرنے میں اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ کہیں کمی و بیشی
نہ ہو ترجمہ باوجود ایک عرصہ پہلے کیا گیا لیکن آج بھی
عام فہم ہے البتہ قرامت کی جھلک بھی نمایاں ہے
چھپائی قدیم ہے اسلئے صاف پڑھنے میں خاصی دقت
محسوس ہوتی ہے کل ۳۲۲ / ص میں
انتہائی کم سائز میں شایع ہوئی
(اسکے علاوہ پارہ تبارک الذی اور پارہ عم کے تراجم
محمد حسن خان مصطفیٰ آباد کے کئے ہوئے ہیں
اور اسی مطبع سے طبع ہوئے —) ط۱
ڈاکٹر صالحہ لکھتی ہیں دھلی کے فاروقی پریس سے ۱۸۹۴ء / ۱۳۹۲ھ میں ۱۸۰/ ص پر شایع ہوا ط۲

ط۱ اردو میں تفسیری ادب ص ۲۱۹
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۲/ج ص ۳۳۹
W.B.G.P. 642
ط۲ قرآن حکیم کے اردو تراجم مقالہ P.H.D ص/ ۱۰۷

مولانا نور محمد صاحب حقانی لدھیانوی

آپ کے والد محترم کا نام علی محمد تھا آپ کی
پیدائش قصبہ مانگٹ ضلع لدھیانہ میں ہوئی
ابتدائی تعلیم لدھیانہ میں حاصل کی صحاح ستہ علم تفسیر
وغیرہ جامعہ مظاہر علوم سے یہاں پڑھیں ۱۲۹۹ء میں
مظاہر العلوم سہارنپور سے دورہ حدیث کی تکمیل
کرکے سند الفراغ حاصل کی
تکمیل علوم کے بعد آپ نے لدھیانہ کو اپنی دینی و تعلیمی سرگرمیوں
کا مرکز بنایا۔ وہاں یکم شعبان ۱۳۳۸ھ مطابق ۲۰/اپریل
۱۹۲۰ء میں ایک مدرسہ دارالمدارس قائم فرمایا یہ مدرسہ بعد
میں ۲/اپریل ۱۹۵۹ء یہاں لائل پور گلبرگ اے میں منتقل ہوا
ایک ماہنامہ نور علی نور بھی جاری کیا جس کا مقصد فرق
باطلہ کی تردید تھی ـــــ شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری
کے خلیفہ اور مجاز بیعت تھے
آپ نے ایک پریس مطبع حقانی لدھیانہ کے نام سے قائم کیا
عیسائیوں کے تبلیغی اخبار نور افشاں کے جواب میں اپنا
اخبار نور علی نور جاری کیا۔
اپنے والد کے قائم کردہ مدرسۃ البنات کو ترقی دی اس میں لڑکوں
کی تعلیم کا شعبہ الگ قائم کیا اور مدرسے کا نام حقانیہ رکھا گیا
اس کے نصاب کو عیسائی مشنری اسکولوں کے مقابلے میں مفید تر
بنایا گیا۔ اس وقت دارالعلوم دیوبند کے سرپرست
مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنے متعلقین کو
تاکید فرمائی کہ وہ مدارس ابتدائیہ کے معلمین کو مولانا
نور محمد حقانی کے طریقہ کار پر عمل کریں

مجھے مولینا کا طریقہ تعلیم پسند ہے اور تجربہ کاروں سے معلوم
ہوا کہ بہت نافع ہے مولینا لوہاری کا مدرسہ تمام ہندوستان
میں ائمہ مساجد معلمین قرآن اور اسلامی پرائمری تعلیم کی تربیت
گاہ اور مرکز بن گیا تھا

پھر مدرسہ کا نام حقانیہ کے بجائے ام المدارس رکھا گیا

۱۹۴۷ء تک لدھیانہ کے مسلم محلوں میں تین سو مسجدیں تھیں
کم و بیش ایک سو چوبیس ۱۲۴ ابتدائی عربی اردو کے مدرسے تھے
اور شہر کے قریب ایسے پرائمری مدرسے تھے جن میں ایک وقت
سرکاری نصاب کے مطابق تعلیم ہوتی اور دوسرے وقت دینی
نصاب کے مطابق مسلمان بچوں کو دینی تعلیم دیجاتی تھی
مشترکہ تعلیم کا نصاب اور نظام تعلیم مولینا لوہاری صاحب نے
بنایا تھا۔ ط۱

ابتدائی تعلیم کے علاوہ عربی تعلیم کے دس اعلیٰ مدرسے بھی قائم ہوئے
البتہ حدیث کی تعلیم کیلئے طلباء کو یہاں سے دیوبند سہارنپور
بھیجدیا جاتا تھا۔

۱۸۸۸ء سے لیکر چار ستمبر ۱۹۴۷ء تک دس ہزار طلباء نے
علم دین ان مدرسوں سے حاصل کیا اور سند حدیث ایک
فارغ التحصیل عالم ہوگئے۔

تصنیف

لوہاری قاعدہ۔

یہ وہی مشہور و معروف قاعدہ ہے جو ہر مکتب قرآن اور مدارس
دینی میں پڑھایا جاتا ہے مصنف کے اخلاص کی بدولت
اس قاعدہ کو جس قدر مقبولیت اور آفاقیت حاصل ہوئی
اس کا اندازہ لگانا غیر ممکن ہے ط۲

ط۱

ط علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۳۶۱

بلا مبالغہ اس عرصے میں مختلف اداروں کتب خانوں کی جانب سے لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے مصنف کا تجربہ اور دعویٰ اس قاعدہ کے بارے میں یہ ہے (جو اپنی جگہ بالکل صحیح ہے) کہ اس کو اگر قواعد اور اصول کے مطابق پڑھا دیا جائے تو چھ سات سال کا بچہ چھ ماہ میں ناظرہ قرآن ختم کر سکتا ہے اور حفظ کرنے والے بچوں کو ناظرہ پڑھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

- قاعدہ اردو۔

یہ قرآن مجید کی تعلیم کا ابتدائی قاعدہ ہے جو اپنے تجربات کی بناء پر زیر نظر لکھا گیا اور انتہائی مقبول رہا بیشتر مکاتب میں اب بھی داخل درس ہے

- قرآن مجید پڑھاؤ - اردو

اس کتاب میں قرآن مجید پر غور و فکر اور اس کی تعلیم پر عمومی توجہ کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے
دیکھئے صفحات (۳۲) ہیں اور سائز $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$

مولانا محمد نثار صاحب دیوبندی

آپ کے والد کا نام منشی محمد اختر ہے مظاہر علوم میں
آپ کی آمد ۱۳۶۱ھ میں ہوئی
۱۳۶۷ھ میں دورہ حدیث پڑھکر سند الفراغ حاصل کی

تصنیفی خدمت

۱- میزان التجوید فی (اردو) تجوید میں آپ کی کتاب میزان التجوید ہے جس میں
سوال و جواب کے طرز پر قواعد تجوید مرتب
کیئے گئے ہیں کتاب کے صفحات (۳۲) ہیں اور
سائز ۳۰×۲۰/۱۶ ہے صفر ۱۳۶۲ھ میں یہ کتاب
لکھی گئی
مصنف کی تصریح کے مطابق اس رسالہ میں قرآن شریف
کے وہ قواعد لکھے گئے ہیں
جو روایۃ حفص سے ثابت ہیں اور کتب متداولہ
کے موافق ہیں

(۱) علمائے مظاہر العلوم ج ۱/ ص ۳۲۶

مولانا محمد نعیم دیوبندی

مولانا محمد نعیم صاحب ابن حکیم محمد منعم صاحب دیوبندی
آپ نے ۱۳۶۳ھ میں دار العلوم سے دورہ حدیث
شریف کی تکمیل کی فراغت حاصل کرتے ہی مولانا محمد نعیم
صاحب کو مدرسہ فیضان القرآن سہارنپور کا ناظم مقرر
کیا گیا اس کے بعد ۱۳۶۲ھ میں بہاولپور کے مدرسہ
قاسم العلوم کے صدر مدرس کی حیثیت سے آپ نے کام کیا
۱۳۶۶ھ سے آپ اپنے مادر علمی (دار العلوم دیوبند) میں
مدرس عربی کے فرائض بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں
آپ نے جلالین۔ بیضاوی۔ مشکوٰۃ۔ ہدایہ آخرین۔ مختصر المعانی۔
مقامات حریری۔ دیوان حماسہ۔ سلم العلوم۔ ملا حسن
میبذی وغیرہ جیسی اعلیٰ کتب کا درس دیا ہے
آپ کا طریقہ تدریس نہایت پر اثر اور مفید ہے
آپ تحریر و تقریر کے میدان میں بھی سرگرم عمل ہیں
ملک کے مختلف علمی دینی رسائل میں آپ کے مضامین
شائع ہوتے رہتے ہیں
تربیت اخلاق کے سلسلے میں مولانا سید حسین احمد مدنی سے
بیعت ہیں ملا دیوبند کی تقسیم کے بعد نئے دار العلوم دیوبند بمقام جامع مسجد دیوبند میں
استاذ ہیں

ط۱ مشاہیر علماء ج۲/۳ ص/۲۴۳

کمالین شرح اردو جلالین (اردو)

مصنف جلال الدین محلی و جلال الدین السیوطی
شارح مولینا محمد نعیم دیوبندی (استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند)
مکتبہ شوکت بیرون بوہڑ گیٹ ملتان طبع اول پاکستان ۳۰/ جلدیں
اس سے قبل ہندوستان میں کئی دفعہ چھپ چکی ہے بعینہ اسی
کا عکس ہے
جدید ترتیب کے مطابق سات جلدوں میں مکمل شرح شائع ہو گئی ہے
جبکہ قدیم ترتیب کے مطابق ۳۰/ جلدوں میں شرح شائع ہوئی
ہے یعنی ہر پارہ مستقل جلد کی شکل میں شائع ہوا ہے
ذی قعدہ
۱۱/ اپریل ۱۹۶۲ء مطابق آغاز ۶/
۱۳۸۱ھ میں پہلے پارہ کی تفسیر مکمل کی تفسیری انداز یہ ہے
کہ ہر پارہ کے آغاز میں فہرست مضامین ہیں
(۱) پھر جلالین کے تفسیری اقتباسات مع ترجمہ (۲) اسکے بعد متعلقہ
آیات کی ترکیب (۳) آیات کا ماقبل و مابعد سے ربط
(۴) مختصر تشریح (۵) اہم تشریحی نکات
پہلی پانچ جلدوں کے ۶۶۸/ ص ہیں: دوسری چار جلدوں کے ۵۲۲/ ص
تیسری چھ جلدوں کے ۵۲۷/ ص ہیں، چوتھی پانچ جلدوں کے ۵۱۲/ ص ہیں
پانچویں چار جلدوں کے ۵۳۶/ ص چھٹی چار جلدوں میں ۵۷۷/ ص ہیں
ساتویں دو جلدوں کے ۶۲۳/ ص ہیں ۲
۲ یہ تفسیر ۱۵-۱۱-۸۷ مطابق ۱۴-۳-۱۴۰۷ میں مکمل ہوئی

ط کمالین شرح اردو جلالین
اس میں: پارہ یعنی ۱۶/ ۱۷/ ۱۸/ ۱۹ مولینا انظر شاہ صاحب
(بن انور شاہ کشمیری نے قاری طیب صاحب کی ایماء پر
مرتب کی) ۱۹۷۳ء میں لکھی ہے مطبع نے پہلے ٹائٹل پر حسب سابق
مولینا محمد نعیم کا نام لکھا ہے جبکہ اندر کے ٹائٹل پر
انظر شاہ کا نام لکھا ہے معلوم نہیں اسکی کیا وجہ ہے
ص۳ مقدمہ کمالین شرح اردو جلالین

اور
فضلاء دارالعلوم دیوبند اور انکی قرآنی خدمات ص/ ۷۸
اردو میں تفسیری ادب ص/ ۲۱۳

مولانا عبد الصمد رحمانی

۔ قرآن محکم (اردو)

یہ کتاب قرآن محکم حضرت مولانا عبد الصمد رحمانی رکن
مجلس شوریٰ دار العلوم دیوبند کی تصنیف ہے آپ نے
دی نیشنل پرنٹنگ پریس سے ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ء میں
چھپوا کر مجلس معارف القرآن دار العلوم دیوبند سے پہلی مرتبہ
شائع کیا ہے کل ۱۲۰ صفحیں ۔
حضرت مولانا عبد الصمد (نائب امیر شریعت بہار واڑیسہ)
کی اسکے علاوہ بھی بعض اہم تصانیف ہیں
زیر نظر تصنیف کے بارے میں قاری طیب صاحب فرماتے ہیں
نسخ قرآن کا تصور طبعی طور پر ایسا ہے جو دلوں کیلئے
ناقابل متحمل بار بن جاتا ہے اور عوام کے ذہنوں میں سوال آتا ہے
کہ کیا قرآن کے اصول و کلیات بھی ہنگامی اور وقتی ہوتے ہیں؟
اس بوجھ کو علماء امت نے کم سے کم کرنے کیلئے اور قرآن
کو نسخ سے مبرا کرنے کی مشکور سعی کی ہے اور اس کوشش
کی ایک کڑی یہ کتاب ہے جسمیں مصنف نے دو ٹوک طریقہ سے
بتلایا ہے کہ قرآن محکم میں بلحاظ حقیقت کوئی بھی آیت
منسوخ نہیں میں اپنی حد تک تو عرض کرونگا کہ اس رسالہ کو
پڑھکر بے حد انشراح نصیب ہوا اور حضرت مولانا کے
اس علمی احسان کے برملا اعتراف پر اپنے آپ کو مجبور پایا
نسخ کو کم کرنے کیلئے علماء نے پوری پوری کوشش کی
دسلئے معاندین اسلام نے اپنے دیگر ہتھیاروں میں سے ایک
ہتھیار اسلام کے خلاف مسئلہ نسخ قرآن کسو بھی بنا رکھا ہے
اور حقیقت بھی یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ نسخ آیات کا جوڑ
حقیقی اور طبعی بھی نہیں ہے
متقدمین نسخ ایسی آیتوں کی تعداد پانچ سو تک ذکر کرتے تھے
علامہ: سیوطی نے گھٹا کر ۱۹ کر دیں ۔

اور شاہ ولی اللہؒ نے اپنی کتاب فوز الکبیر میں اسکو گھٹا کر
۵ کر دیا۔ مولانا عبد الصمد رحمانی نے ایک قدم آگے بڑھایا
اور پانچ کو صفر کر دیا (۱)
پاکستان میں مولانا حسین علی رحمہ اسی قسم کی کوشش
انجام دے چکے ہیں اور آپ بھی یہی دعوی رکھتے تھے
حضرت شاہ ولی اللہؒ کا ذوق بھی یہی تھا کہ کم سے کم یا بالکل
ختم کر دینا مناسب ہے سو وہ ہو چکا ہے۔
مصنف نے اس کتاب میں فرمایا ہے کہ قرآن خود نسخ
کا حامی نہیں ہے اور ما ننسخ من آیۃ وغیرہ کی جو آیات
آئی ہیں انکے عمدہ جوابات دئے ہیں اور لکھا ہے
کہ جو نسخ قرآن مجید کے منافی ہے اور قرآن مجید کی آیتوں
میں جس نسخ کا انکار کیا جاتا ہے وہ نسخ بمعنی خاص
یعنی ازالۃ الحکم بحیث لا یجوز امتثالہ ہے نہ کہ نسخ
بمعنی عام اور بمعنی لغوی
کتابوں میں جہاں لکھا ہے ھذہ الآیۃ منسوخۃ وہاں نسخ
سے مراد نسخ عام ہے (۳)
مصنف کی یہ بہت ہی عمدہ کوشش ہے جیسا کہ قاری طیب
صاحب نے فرمایا ہے اور فکری تصدیق کی ہے (۴)

(۱) مقدمہ کتاب ھذا
(۲) مقدمہ جواہر القرآن مصنفہ مولانا غلام اللہ خان
(۳) ص ۲۷ کا مفہوم یہ ہے کہ نسخ کبھی بمعنی تقیید، کبھی تخصیص، کبھی تاویل،
کبھی استثناء اور کبھی قید اتفاقی کے لیے استعمال ہوتا ہے
(۴) مقدمہ قرآن محکم
قرآن کریم کے اردو تراجم ص ۱۲۷ موصوف نے اسے تراجم قرآن میں ذکر کیا ہے
حالانکہ یہ صرف نسخ قرآن پر بحث کرتے ہیں۔

خطیب بنارس مولینا محمد اسماعیل سنبھلی مدظلہ

مولینا عتیق الرحمن عثمانی آپ کے بارے میں رقمطراز ہیں ۔
مولانا محمد اسماعیل سنبھلی جن کو قدرت نے مختلف کمالات سے نوازا ہے جماعت دیوبند کے راسخ العقیدہ رکن ہیں اور تقریباً نصف صدی سے قومی و ملی خدمات اور تبلیغ دین متین میں لگے ہوئے ہیں مدتوں میدان سیاست کے شہسوار رہے اور اپنی نغمہ سنجیوں اور زور خطابت سے قوم کو بیدار کرنے میں بھرپور حصہ لیا اعلاء حق کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں اور اب تھک تھکا کر درس تدریس اور خدمت حدیث کی صف میں کھڑے ہیں بلکہ ان صفوں کے ایک حصے کے مقتدیوں کی امامت فرما رہے ہیں

چنانچہ جامعہ عربیہ آنند گجرات اور جامعہ رحمانیہ مونگیر کے بعد ان دنوں جامعہ اسلامیہ (بنارس) ہندوستان کے شیخ الحدیث ہیں اور پیرانہ سالی کے باوجود ذوق و شوق سے خدمت انجام دے رہے ہیں ۔

موصوف کی قابلیت اور کمال کا اصل میدان اگرچہ تقریر و خطابت ہے اور ہمارے طبقے کے ممتاز خطیب سمجھے جاتے ہیں بایں ہمہ آپ نے تصنیف و تالیف کی وادی میں قدم رکھ دیا ہے اور متفرقات تصنیفوں کے بعد یہ آپ کی دوسری قابل قدر تالیف ہے

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی رسالت کی صداقت کا یہ باب زیر نظر تالیف سے پوری طرح روشن ہو گیا ہے اس مجموعہ میں قرآن پاک اور ارشادات نبوی کی پیشگوئیوں کو سادہ اور پر انداز میں یکجا کر دیا گیا ہے (۱)

تصنیف۔ اخبار التنزیل؛
قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں ۔ محمد اسماعیل سنبھلی
حامد اینڈ کمپنی : لاہور ۱۸۷/ص ۔

(۱) مقدمہ اخبار التنزیل ص/ ۷

مصنف وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۹۴۳ء مراد آباد جیل میں حضرت مولینا سید حسین احمد مدنی،
مولینا حفظ الرحمن، حافظ عبد اللہ، محمد ابراہیم وزیر حکومت ہند
مولینا محمد میاں، برادر عزیز مولوی عبد القیوم ایسے ممتاز اور یگانہ
روزگار حضرات تیدِ فرنگ کی تلخیوں سے شاد کام تھے
اس زمانہ میں مولینا حفظ الرحمن صاحب مرحوم قصص القرآن کی تالیف
میں مشغول تھے اس وقت ایک مجلس میں کہا گیا کہ قرآن مجید اخبار
غیب کا حامل ہے اور اسکی یہی خصوصیت اور امتیازی حیثیت
اس کے کلام الہی ہونے کی دلائل میں سے ایک روشن دلیل بلکہ
برہان ساطع ہے اگر اس موضوع پر کوئی کتاب تالیف کی جائے
تو بہت مناسب اور موزوں رہے گی اس رائے کو پسندیدہ
قرار دیا گیا اور یہ خدمت میرے سپرد کی گئی مجھے ان حضرات کی
رائے سے اتفاق کرنا پڑا، جیل سے رہا ہونیکے بعد اس خدمت
کو انجام دینے کا دماغ میں تصور اور دل میں ولولہ تھا اس طرف
سے کبھی غافل نہیں رہا بلکہ برابر اس غور و فکر میں لگا رہا
چنانچہ جب بھی وقت ملا کچھ اشارے لکھتا رہا اور یادداشت
مرتب کرتا رہا
اوائل ربیع الاول ۱۳۹۱ھ کو اس خدمت کی انجام دہی
میں لگ گیا
قرآنی پیشنگوئیوں کے اہم موضوع پر کتاب لکھتے وقت اس بات
کا بھی خاص طور پر التزام کیا گیا ہے کہ کوئی بات بلا تحقیق
اس میں درج نہ کی جائے اس لئے تفسیر، حدیث، لغت
اور تاریخ و سیر وغیرہ کی کتابوں کی شدید ضرورت پڑی
لہٰذا اجلہ کتب کسی نہ کسی ذریعہ سے حاصل کر کے یہ کام مکمل کیا ۔ [1]

[1] مقدمہ اخبار التنزیل ص/ ۹

مولانا عبد الرحیم صادق

قرآن مجید تفسیر و ترجمہ (گجراتی)-

مترجم مولوی عبد الرحیم صادق مولوی غلام محمد صادق
تاج کمپنی۔
موصوف نے ۱۳۵۲ھ میں یہ ترجمہ لکھا صادق
بک ڈپو مسلم گجرات سورت سے چھپا اور گوجراتی قوم
میں یہ ترجمہ زیادہ مقبول ہوا
نو ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔
تفسیر کے آغاز میں ایک مقدمہ ہے اور مقدمہ میں
علوم قرآن مکی مدنی سورتوں کی نزول۔ حفاظت قرآن۔
جمع قرآن۔ مصاحف - وغیرہ کے مضامین سے بحث کی ہے
اس مقدمے کے مجموعی ۱۰۰/ص ہیں بقیہ جلد اول
کے صفحات ۶۹۶ ہیں سورہ کہف کے وسط میں آیت نمبر ۵۰/
پر جلد اول مکمل ہو جاتی ہے

جلد دوم -
اس کے ناشر داؤد فاؤنڈیشن داؤد سنٹر کراچی ہیں -
مطبوعہ حقی پریس لیاقت آباد کراچی - ۷۰۰/ص ہیں
دائیں طرف آیات قرآنی اس کے بالمقابل ترجمہ
اور نیچے ہر آیت کا نمبر دیکر تفسیر لکھدی ہے
جلد دوم آخری پندرہ سپاروں پر مشتمل ہے
طباعت اور کاغذ عمدہ ہے
۱۹۶۸ء میں طبع ہوئی. اس کے علاوہ یہ تفسیر
جے رام بھائی کے پٹیل مسٹری سواتنگ پرنٹنگ پریس
سے چھپ کر مفت تقسیم کیلئے شائع ہو چکی ہے

ناشر مولینا عبد الرحیم مرحوم
دونوں جلدوں کے مجموعی ۱۵۶۲/ص ہیں -
تفسیری انداز یہ ہے دائیں طرف قرآنی آیات سے بالمقابل ترجمہ قرآن اور صفحہ کے نچلے
حصہ میں مختصر تفسیر درج ہے

W.B.G.P. 240. ط
قرآن مجید تفسیر و ترجمہ گجراتی

قرآن مجید کے تراجم جنوبی ہند کی زبانوں میں ص/119
سپارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ص

اس ترجمہ کے بارے میں جائزہ تراجم قرآنی کے مصنف لکھتے ھیں
یہ مولینا غلام محمد صادق راندیری کی سعی ہے جو ترجمہ و تفسیر
پر مشتمل ہے یہ ترجمہ ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۶ء میں ضلع گجرات پریس سورت
سے شائع ہوا دراصل یہ ترجمہ و تفسیر مولینا شمس الدین بڑودی
کی محنت کا نتیجہ ہے (جوکہ بڑے دیوبندی عالم تھے)
مگر ترجمہ مولینا عبدالرحیم صادق کے نام سے اشاعت پذیر ہوا
اس ترجمے میں دو کالم بنائے گئے ھیں ایک میں عربی متن ہے
دوسرے کالم میں ترجمہ ہے
فٹ نوٹس میں تفسیری فوائد ھیں ترجمہ تمام تر
شیخ الہندؒ اور حضرت تھانویؒ کے ترجموں سے مستفاد ہے
تفسیری فوائد مولینا عثمانیؒ کے تفسیری حواشی سے ماخوذ ھیں
یہ ترجمہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اور ۱۲۶۰/ صفحات
پر پھیلا ہوا ہے ابتداء میں ۱۱۸/ صفحات پر مقدمہ ہے
ترجمے کی زبان رواں دواں اور ھلکی پھلکی ہے
گجراتی کے دوسرے تراجم کے مقابلے میں یہ سب سے
زیادہ مقبول ہے۔ ؂

؂ جائزہ تراجم قرآنی ص/ ۱۳۸-۱۳۷

مولانا عبدالرحمٰن بن احمد شریف حیدر آبادی (دکن)

مولانا ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں حضرت مولانا عبدالرحمٰن
بن احمد شریف صاحب حیدر آبادی سے بخوبی واقف ہوں
مولانا نے ہندوستان کے مختلف اداروں سے استفادہ کیا ہے
آخر میں مظاہر علوم سہارنپور (یوپی) سے علوم دینیہ کی تکمیل کی
اور اصول دین و علم شریعت کی اعلیٰ سندیں حاصل کیں تحصیل علم کے
بعد جامعہ نظامیہ حیدر آباد میں تقریباً پندرہ سال درس و تدریس
کی خدمات انجام دی ہیں اسکے علاوہ مولانا موصوف نے عامۃ المسلمین
کی تعلیم و تربیت کی جانب کو خصوصی توجہ دی اس سلسلے میں اہل علم
حضرات کے لئے مجلس علمیہ کی تاسیس کی جسکا دینی و علمی حلقوں میں اثر رہا ہے
چونکہ مولانا توحید و سنت کے داعی و علمبردار تھے اپنے شہر میں
اہل بدعت کی مخالفتوں سے دوچار ہو گئے تھے ط

۱ ہدایت کے چراغ یعنی سیرت انبیاء کرام ((دو جلدیں)) (اردو)
مصنف مولانا محمد عبدالرحمٰن (استاذ تفسیر و حدیث ناظم مجلس علمیہ
حیدر آباد دکن) مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور طبع اول
اکتوبر ۱۹۹۰ مطابق ربیع الاول ۱۴۱۱ھ ج/۱ میں حضرت آدم
علیہ والسلام سے حضرت خضر علیہ السلام تک کے جملہ انبیاء کے حالات
انکا انداز دعوت و تبلیغ قرآن و حدیث کی روشنی میں سلیس عوامی زبان
میں جمع کر دیا ہے آغاز میں تفصیلی فہرست مضامین منسلک ہے ۴۸۴ ص/
ج/۲ میں حضرت داؤد علیہ السلام سے حضرت محمد ﷺ تک کے جملہ قصص الانبیاء
و تاریخ اقوام جمع کر دی ہیں البتہ تمام قصص میں سب سے طویل ہمارے
پیغمبر کا قصہ ہے جو کہ ج/۲ کی نصف جلد کا احاطہ کرتا ہے
۷۳۱/ص : موصوف کی یہ کتاب شاہ ولی اللہ کے اصول
تذکیر بایام اللہ کی مظہر ہے اور ہر قصہ کے آخر میں نتائج وغیرہ
بھی منسلک کر دئے ہیں۔ نیز تصنیف میں تفصیلات اختلافات
بحث و مباحثہ سے انتہائی اجتناب برتتے ہوئے اصل مرجع
قرآن اور صحیح حدیث کو بناتے ہوئے یہ کتاب مرتب کی۔
عموماً ماخذ ساتھ ہی بیان کر دئے گئے ہیں۔
اسکی تصنیف میں مسلسل پانچ سال صرف ہوئے ۱۹۸۸ء مطابق ۱۴۰۷ھ رمضان
میں اسکی تصنیف سے فارغ ہوئے۔

ط مقدمہ ہدایت کے چراغ سیرت انبیاء کرام ص/۱۲

قاری سید محمد عنایت علی

اعجاز القرآن ۔ فی تجوید القرآن (اردو)
مولانا قاری سید محمد عنایت علی ابن علامہ سید محمد لطافت
علی صاحب مفسر قرآن میرٹھ)
بانی و ناظم اعلیٰ ادارہ تبلیغ القرآن مع التجوید نے اپنے ادارہ سے
۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۸/ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں
پہلی دفعہ جلد اوّل اور ثانی طبع کرائی ۔
: علماء کی آراء ۔
شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ
مولینا کے والد ہندوستان کے بہت ممتاز علماء ظاہر
و باطن میں سے تھے قرآن کریم کے مشہور و معروف
خادم بلکہ فناء القرآن تبلیغ قرآنی کی عظیم الشان تحریک کے

کلکتہ و بہار میں بانی و علمبردار تھے اسی طرح مولینا
نے اپنی زندگی قرآنی تبلیغ کیلئے وقف کر رکھی ہے ۔
قاری حبیب اللہ کراچوی ۔ فرماتے ہیں مولینا نے محنت
کر کے قواعد تجوید کا ایک جدید نصاب تیار کیا ہے
غالباً ہندو پاک میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا نمونہ
ہوگا ۔
اس کے علاوہ مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحب
مولینا احتشام الحق ، تقاریظ بھی اختتام رسالہ میں
شامل ہیں ۔
۔ مؤلف نے اپنی اس کتاب میں جدید
طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ پہلے قرادت حفص کے
موافق تجوید کے قواعد درج کئے ہیں پھر اس فصل
کے بعد اسی سے متعلق سوالات قائم کئے ہیں تاکہ
قواعد طالب علم کے ذہن نشین ہو جائیں ۔
یہ قواعد تقریباً بیس فصلوں میں بیان کئے ہیں
پھر جلد ثانی میں پارہ عمّ کے آخری پاؤ میں خوب
اچھی طرح قواعد تجوید کا اجراء کرایا گیا ہے ۔

ض اعجاز القرآن فی تجوید القرآن

مولانا غلام محمد

ہندی ترجمہ وتفسیر: (ہندی)
خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے قرآن مجید کا
ہندی ترجمہ وہندی تفسیر کے نام سے ایک ترجمہ مع
تفسیر کے دو جلدوں میں شائع کیا پہلی جلد
اکتوبر ۱۹۲۸ء اور دوسری جلد ۱۹۲۹ء میں طبع ہوئی ہے
عربی متن اور نگ زیب عالمگیر کے ہاتھ سے لکھے ہوئے
قرآن مجید کا عکس ہر صفحہ پر ہے اور اس کے سامنے
ڈپٹی نذیر احمد صاحب
مرحوم کا مشہور ومقبول اردو ترجمہ ہے جو ہندی رسم الخط
میں منتقل کر دیا گیا ہے حاشیے پر مولینا خواجہ حسن نظامی
مرحوم کا ہندی ترجمہ اور ہندی تفسیر ہے جو مولانا غلام محمد صاحب
فارغ دیوبند (سابق پنڈت کیشو رام شرما) اور کئی دوسرے نامور
ہندو مسلمان ہندی ترجمہ کرنے والوں کی امداد سے پانچ سال
کے عرصہ میں تیار ہوا ہے ؎۱

اس ترجمہ کا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے

؎۱ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص ۲۰-۱۹۹

جائزہ تراجم قرآنی کے مصنف لکھتے ہیں
تحریک خلافت کے زوال کے بعد شدھی اور سنگھٹن کے پر آشوب
دور میں خواجہ حسن نظامی نے ایک صاف ستھرے
ہندی ترجمہ قرآن کی ضرورت محسوس کی یہ کام انھوں نے
۱۹۲۲ء سے لے کر ۱۹۲۹ء تک ۷/سال کے عرصے میں
انجام دیا ہے
یہ بڑے سائز کی دو جلدوں میں ہے اور ۹۰۰/ صفحات
مشتمل ہے دھلی سے ابن عربی کا رکن حلقہ مشائخ نے
اسے شائع کیا ہے اور ہندوستان الیکٹرک پرنٹنگ ورکس
دھلی میں اسکی طباعت ہوئی ہے
خواجہ صاحب نے انداز یہ اختیار کیا ہے کہ حجازی
سائز کے ہر صفحے پر ایک گوشہ میں قرآنی متن دیا ہے
اور اس میں ندرت یہ اختیار کی ہے کہ یہ متن اس
حمائل سائز قرآن کا فوٹو ہے جو اورنگ زیب عالمگیرؒ کی جانب
منسوب ہے اسی متن قرآن کے سامنے ڈپٹی نذیر احمد مرحوم کے
مشہور اردو ترجمہ کو ناگری رسم الخط میں منتقل کر دیا ہے
حالانکہ یہ اردو ترجمہ محاوروں کا بیاض تصور کیا جاتا ہے
اس لحاظ سے اسکا ہندی رسم خط میں بدل دینا کوئی مفید
اور نتیجہ خیز کام نہیں ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ
حاشیے پر خود خواجہ صاحب کا ترجمہ اور تفسیر بھی ہے
جسے ایک نو مسلم فاضل پنڈت مولینا غلام محمد صاحب
(فاضل دیوبند) اور متعدد مسلم و غیر مسلم اہل علم کی مدد سے
خواجہ صاحب نے ہندی میں منتقل کرا دیا ہے اس طرح
خواجہ حسن نظامی کی یہ خدمت قرآن اپنے وقت میں ایک بہت
بڑی ضرورت کو پورا کر سکی البتہ آجکل جبکہ اس ہندی
ترجمے کی زیادہ ضرورت تھی یہ مارکیٹ میں موجود نہیں ہے [1]

[1] جائزہ تراجم قرآنی ص/ ۱۲۹-۱۲۸

جائزہ تراجم قرآنی کے مصنف دوسری جگہ اسی ترجمہ کے بارے میں رقم طراز ہیں
خواجہ حسن نظامی نے ایک مستقل ہندی تفسیر شائع
کرنے کا ارادہ کیا تھا جس کیلئے خاص طور پر ایک فاضل
شخص کی خدمات حاصل کی گئیں جس نے دو سال کے
عرصے میں سورۃ بقرہ کی تفسیر مکمل کی لیکن جب اسکو ہندی
میں منتقل کرنے کی نوبت آئی تو اسکی ضخامت اس
قدر بڑھ گئی کہ مصارف کے پیش نظر خواجہ صاحب
نے اسکی اشاعت ملتوی کر دی صرف سورۃ بقرہ تک
یہ ہندی تفسیر لکھی جا سکی اور وہ بھی ہنوز غیر مطبوعہ ہے ؎

ا جائزہ تراجم قرآنی ص/۱۲۳
سیارہ ڈائجسٹ کی رپورٹ کے مطابق مکمل مطبوعہ ہے
قرآن مجید کے ہندی تراجم ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور ص/۲۲۹

W. B. G. P. 247

۱

مولانا فتح الدین اذہر

مولانا فتح الدین بن حکیم میاں غلام محمد خوشاب میں پیدا ہوئے
درس نظامی منشی فاضل اور مولوی فاضل کرنے کے بعد
دارالعلوم دیوبند پہنچے اور مولانا محمود حسن سے اکتساب
فیض کیا حج کے بعد بغداد کا علمی سفر کرنے کے بعد
حیدر آباد دکن میں قیام کر لیا نواب زادہ محبوب
علی خان کے اتالیق بھی رہے

۱۔ تفسیر روح الایمان (اردو)
یہ تفسیر مولانا فتح الدین بن حکیم میاں غلام محمد خوشابی
کی تالیف ہے اس کے پہلے تین پارے حیدر آباد
دکن سے شائع ہو چکے تھے اس کے علاوہ ایک جامع
۲۔ مقدمہ تفسیر القرآن بھی مطبوعہ ہے (۱)

(۱) تعارف قرآن ص ۲۷۲

مولانا اخلاق حسین قاسمی

مولانا علماء الرحمٰن قاسمی لکھتے ہیں۔ مفتی محمد ضیاء الحق صاحب
کے مستقل طور پر باہر چلے جانے کے بعد متولی درگاہ جناب
علی محمد صاحب کی نظر انتخاب مولینا اخلاق حسین صاحب قاسمی پر
پڑی اور متولی صاحب نے مولینا اخلاق حسین قاسمی کو جامعہ
کا منصب اہتمام سونپ دیا

مولینا موصوف نے ولی اللّٰہی علوم قرآن کی بڑی خدمت کی ہے
مولینا فرماتے تھے کہ میں نے ایک روز خواب میں شاہ ولی اللہ
کو بیماری کی حالت میں دیکھا بزرگوں نے اس خواب کی تعبیر یہ
بتائی کہ تم سے شاہ ولی اللہؒ کے کاز کی بڑی خدمت لی جائے گی
چنانچہ شاہ عبدالقادر صاحب کے موضح قرآن کو ایڈٹ کرنا
اور اس کے محاسن و لطائف پر آٹھ سو صفحات کی کتاب لکھنا
اور پھر بریلوی طبقہ کی طرف سے شاہ صاحب کے ترجمہ
پر کی گئی غیر علمی تنقید کا جواب دینا مولینا محمد اسماعیل شہیدؒ
کی تقویت الایمان کا دفاع کرنا اور اس پر ایک تحقیقی کتاب
لکھنا انفاس العارفین پر تحقیقی نظر ڈال کر اہل بدعت کا
رد کرنا یہ تمام قابل قدر تصنیفی کام حضرت شاہ ولی اللہؒ کے
مشن اور کاز کی حفاظت و حمایت کیلئے کیا

مولینا محمد طیب صاحبؒ کے الفاظ میں مولینا قاسمی کو
خدا تعالیٰ نے تحریر و انشاء اور تقریر و خطابت دونوں کا
بہترین ملکہ عطا فرمایا ہے اور مولینا اپنی دونوں صلاحیتوں
کو ولی اللّٰہی مشن کی خدمت کیلئے وقف کئے ہوئے ہیں مدرسہ
حسین بخش مٹیا محل جامع مسجد دلی کا قدیم دینی ادارہ ہے
جو دارالعلوم دیوبند سے دس برس پہلے قائم ہوا اور اس کے
قیام کا مقصد مولینا اسماعیل شہیدؒ کے مصلحانہ افکار
کی اشاعت تھا ؎۱

؎۱ شاہ ولی اللہ اور ان کا نسبی و فکری خاندان مصنفہ اخلاق حسین قاسمی ص ۲۵،۲۲

مولینا اخلاق حسین صاحب قاسمی درس دار السعادۃ والوعظ میں ولی اللّٰہی
حکمت کی روشنی میں قرآن کریم اور احادیث نبوی کی تفسیر و تشریح
کرتے ہیں:
عقائد اور اعمال کی اصلاح و تربیت کیلئے مولینا قاسمی صاحب کی تقریر
سننے کیلئے لوگ دور دراز سے اس مدرسہ میں ہر جمعہ کو جمع ہوتے ہیں
ھندوستان کا کونسا صوبہ ایسا ہے جہاں مولینا کی خطابت
و تقریر کا چرچا نہیں ہے
ثناء الحمد ؟ صاحب لکھتے ہیں
مولانا ہشت پہلو زندگی رکھتے ہیں ایک طرف سیاسی لیڈر ہیں دوسری طرف مصنف ہیں
۱۹۳۹ء میں دیوبند میں داخل ہوئے اور ۱۹۴۱ء میں فراغت حاصل کی احمد علی لاھوری سے
تفسیر قرآن پڑھی

معاونت ترجمہ کشف الرحمٰن (اردو) مولانا احمد سعید دھلوی کے ساتھ ترجمہ قرآن کے
پینل میں شامل رہتے ہوئے ترجمہ لیا ۲.۵

۱ شاہ ولی اللّٰہ اور ان کا نسبی و فکری خاندان ص/ ۷۶

۲ فضلاء دار العلوم دیوبند اور ان کی قرآنی خدمات ص/ ۷۵

— بریلوی ترجمے کا علمی تجزیہ :- (اردو، عربی)

پاکستان کے ایک بریلوی فاضل نے محاسن کنزالایمان کے نام سے حضرت شیخ الہند کے ترجمہ پر نہایت سطحی قسم کے اعتراضات کئے اور فاضل بریلوی (المعروف) اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کو فائق و برتر ثابت کرنے کی کوشش کی۔ شیخ الہندؒ کا ترجمہ چونکہ شاہ عبدالقادر صاحب محدث دھلوی ہی کا ترجمہ ہے اور فاضل بریلوی کی تنقید کا نشانہ دراصل شاہ صاحب کا ترجمہ ہے اس لئے خاندان ولی اللہیؒ کے قرآنی علوم پر گہری نظر رکھنے والے فاضل مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی نے اس کے جواب میں یہ اہم کتاب لکھی جس میں علمی تفسیری اور ادبی ہر پہلو سے بریلوی ترجمہ کا جائزہ لیا گیا اور ثابت کیا گیا کہ شاہ عبدالقادر صاحبؒ کا ترجمہ ہر لحاظ سے مثالی ترجمہ ہے اور کنزالایمان کے مصنف قرآن کریم کی ان گہرائیوں تک کسی درجہ میں نہیں پہنچ سکے جن پر شاہ عبدالقادر صاحب رسائی رکھتے ہیں یہ کتاب بھی علوی صاحب مدظلہ کے اہتمام میں پاکستان میں دو مرتبہ شائع ہو چکی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے اسکا عربی ترجمہ کر کے اسکی اشاعت کا دوسری زبانوں میں بھی اہتمام کیا جا رہا ہے ۱

— محاسن موضح القرآن :- (اردو)

شاہ عبدالقادر صاحب محدث دھلوی کا اردو ترجمہ موضح القرآن ایک الہامی ترجمہ ہے اور ولی اللہیؒ علوم قرآن میں اس ترجمہ کی حیثیت شاہکار کی ہے مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی نے آٹھ سو صفحات کی اس کتاب میں شاہ ولی اللہؒ کی فتح الرحمٰن فارسی، شاہ رفیع الدین کے تحت لفظ اردو ترجمہ اور شاہ عبدالقادر صاحب کے بامحاورہ اردو ترجمہ پر تفصیلی بحث کی ہے اور پچھلے دو سو برس میں شائع ہونے والے اردو تراجم کا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے علوم ولی اللہؒ کی تشریح میں اس کتاب کو اکابر علماء نے اپنے عصر کی بے مثال کتاب قرار دیا ہے ۲ دی الفرقان اکیڈمی
یہ کتاب دہلی کے علاوہ کراچی سے بھی بڑے معیاری انداز میں شائع کی گئی ہے

۱۔ شاہ ولی اللہ اور ان کا علمی و فکری خاندان ص/۷۸ ۲۔ ایضاً ص/۷۹

مستند موضح قرآن کی اشاعت (اردو) غیر مطبوعہ

فاضل گرامی مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی نے شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ
کے موضح القرآن کو ۱۲ سال کی مسلسل محنت و کاوش کے
بعد ایڈٹ کیا ہے اور املاء و کتابت کی غلطیوں اور
دشمنوں کی طرف سے بعض تحریفات کی نشاندہی کر کے موضح قرآن
کا ایک مستند نسخہ تیار کیا ہے مولانا قاسمی صاحب
کی اس علمی کاوش کو حضرت شیخ الحدیث مولانا
محمد زکریا صاحب رحمہ مولانا محمد طیب صاحب رحمہ مولانا سعید احمد صاحب رحمہ
اکبر آبادی مولانا زید ابوالحسن صاحب فاروقی سجادہ نشین
خانقاہ مجددیہ اور دوسرے اہل علم نے بہت پسند کیا ہے

یہ تحقیق شدہ ترجمہ
ایچ۔ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی کے اہتمام میں زیر طبع ہے
اس ترجمہ کے اوپر آپ نے مختصر حواشی بھی لکھے ہیں ۱
ثناء الہدیٰ صاحب اس ایڈیٹنگ کے بارے میں لکھتے ہیں موضح القرآن کے سب سے پہلے
ایڈیشن ۱۲۳۵ھ مطبوعہ مطبع احمدی کلکتہ سے لیکر آخری ایڈیشن ۱۹۷۳ء مطبوعہ
تاج کمپنی تک ۲۵ / نسخوں اور قلمی نسخوں کو سامنے رکھ کر ایڈٹ کیا ہے ۲
اس نسخہ پر آپ نے مختصر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں

۱ شاہ ولی اللہ اور ان کا نسبی و فکری خاندان ص ۷۹
۲ فضلاء دارالعلوم دیوبند اور ان کی قرآنی خدمات۔ ص ۷۶
قرآن مجید کے اردو تراجم ص ۱۰۱

مولانا عبد الغفور کرنولی

ترجمہ و تفسیر قرآن (تلیگو)

جائزہ تراجم قرآنی کے مصنف لکھتے ہیں

تفسیر قرآن کریم: مولانا عبد الغفور کرنولی (فاضل دیوبند)
تلیگو زبان میں یہ واحد تفسیر ہے اس میں پہلے تلیگو رسم خط
میں متن قرآن ہے اس کے نیچے آیت متعلقہ کا ترجمہ ہے
پھر اسکی تفسیر کی گئی ہے
اس تفسیر کے تین پارے پہلی بار ۱۹۲۱ء میں شائع ہوئے تھے
اس کے بعد نواب مقصود جنگ امسرالاطباء کے پیش لفظ
کے ساتھ مکمل تفسیر دو جلدوں پر مشتمل ۱۹۲۶ء میں
شائع ہوئی
اسکا دوسرا ایڈیشن پکھط دون انصاری پرنٹرس وجے واڑہ
سے ۱۹۶۳ء میں خود مفسر نے شائع کرایا ہے
جلد اول ۸۷۵/ صفحات پر اور جلد ثانی ۸۶۸/ صفحات
پر مشتمل ہے مفسر نے ایک خاص اہتمام یہ کیا ہے کہ عربی
کے جن الفاظ کا کوئی بدل اور تلفظ تلیگو میں موجود نہیں تھا
اس کیلئے مخصوص علامات مقرر کیں اور اصطلاحات وضع کر کے
تلیگو میں عربی متن قرآن کے تلفظ کو سہل بنانے کی کوشش کی ہے
تفسیر کے شروع ہی میں مفسر نے اس سلسلے میں واضح ہدایات
درج کردی ہیں اس طرح قرآن کو تلیگو رسم خط میں حتی الامکان
صحیح پڑھنے کی ایک صورت تجویز کی ہے جس سے
الفاظ قرآن کی تحریف کا اندیشہ باقی نہیں رہتا ہے

ط جائزہ تراجم قرآنی ص/ ۱۴۵ - ۱۴۴
قرآن مجید کے تراجم جنوبی ہند کی زبان میں ص/ ۱۳۲
W.B.G.P. 441-4442
روزنامہ جنگ کراچی ۲۴/ نومبر ۱۹۸۹ء

مولینا حبیب احمد صاحب کیرانوی ؎۱

والد ماجد کا نام شیخ عبدالکبیر ہے۔ سترہ/شوال ۱۳۱۸ھ میں
آپ جامعہ مظاہر علوم میں داخل ہوئے
۱۳۱۹ھ میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئے
شوال ۱۳۲۰ھ میں آپ نے دوبارہ مظاہر العلوم میں داخلہ لیکر
فراغت حاصل کی
مدرسہ عربیہ اسلامیہ یوسفیہ سینہ ضلع علی گڑھ میں رئیس
الاساتذہ رہے ۱۳۲۷ھ میں امداد العلوم تھانہ بھون میں
رہے
حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں ایک طویل
عرصہ گذارا حضرت کی تصانیف میں معین و مددگار رہے
حوادث الفتاوی کا ترجیح الراجح کا بہشتی زیور کا
تفسیر بیان القرآن کا امداد الفتاوی کا پر آپ نے حضرت
اقدس تھانوی کے فرمانے سے نظر ثانی کی بہت سے اضافے کئے
اصلاحات کیں اور ضمیمے و تتمے لکھے ۱۳۲۷ھ میں آپ نے
بیان القرآن پر حواشی تحریر فرمائے
بہت سے مضامین۔ صدق جدید لکھنؤ و ماہنامہ الانصار کا میں طویل
قسطوں میں تحریر کئے۔

تصنیف

(۱) تفسیر حل القرآن (اردو) مصنف اپنی تفسیر کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں
یہ تفسیر قرآن مجید ہے جو اردو میں لکھی گئی ہے
اسمیں سب سے پہلے ایک مقدمہ قرآن ہے جس میں
اصول ترجمہ کا شان نزول کا قصص قرآنی کا مستند اور
مفسرین کا قرآن کی حجیت ایمان بالقرآن کا وغیرہ
عنوانات پر تحقیقی کلام کیا ہے ؎۲

؎۱ تعارف قرآن ص/۳۲۲ آپ کا نام حبیب احمد کیرانوی لکھا ہے جو کہ یقیناً صحیح ہے
علمائے مظاہر العلوم ج/۲ ص/ ۴۳ جبکہ حبیب الرحمن لکھا گیا ہے جو کہ غلط ہے

؎۲ یہ مقدمہ بعد کی طباعتوں میں شامل نہیں ہے

بارہ جلدوں میں یہ تفسیر مکمل ہوئی۔ جلد اوّل مستقل کتابی
شکل میں ہے اور باقی جلدیں ماہنامہ البیان دہلی میں
قسطوار شائع ہوئیں جن کو بعد میں مرتب کرکے
کتابی شکل میں منتقل کر لیا گیا
اس تفسیر کی وجہ تالیف لکھتے ہوئے مولانا موصوف تحریر
فرماتے ہیں:
میرا ایک مدت سے خیال تھا کہ میں اردو میں قرآن کریم کی ایک
مختصر تفسیر مع واضح ترجمے لکھوں جس میں آیات کا باہم ارتباط
خود بخود واضح ہوتا جائے۔
مگر میری یہ خواہش پوری نہیں ہوتی تھی لیکن اس سال ماہ شوال
میں خود بخود قلب میں ایک داعیہ پیدا ہوا
اور میں نے سورہ آل عمران کے پاؤ پارہ کی تفسیر لکھ کر
مولانا و مرشدی حجۃ اللہ فی الارض مجدد الملۃ والدین حضرت
مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی خدمت
میں ارسال کی اور عرض کیا اگر حضرت کی رائے میں میری یہ خدمت
مسلمانوں کے لیے مفید ہو تو میں اسے کوشش کروں ورنہ اس
خیال کو چھوڑ دوں اور یہ بھی عرض کیا کہ اگر یہ آپ کے
خیال میں مفید ہو تو آپ اس کو بنظر اصلاح ملاحظہ فرمائیں
جہاں کوئی لغزش معلوم ہو اس سے مطلع فرمائیں
تاکہ اصلاح کردی جائے
حضرت مولانا نے میری ہمت افزائی فرمائی اور مسودہ کے
متعلق بعض مناسب مشوروں سے نوازا
اس تفسیر کا آغاز ماہ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ میں ہوا
۱۳۷۶ھ میں یہ مکمل ہو گئی

علمائے مظاہر العلوم ج/۳ ص/۴۳

تفسیر حل القرآن کی طباعتی و تفسیری خصوصیات

ترجمہ حضرت تھانوی ۔ تالیف مولینا حبیب احمد کیرانوی ۔
تفسیر پر فہرست مضامین و عنوانات ۔ تفسیر قرآن کے درمیان میں مولینا مفتی محمد ظفیر الدین ۔ دار الافتاء دار العلوم دیوبند نے اضافہ کیا ۔ تفسیر پر حواشی کا اضافہ مولانا محمد اشرف علی تھانوی نے کیا ہے
ناشر ادارہ تھانوی دیوبند (یوپی انڈیا)
نیشنل پرنٹنگ پریس دیوبند سے طبع ہوا اور وسیم پرنٹنگ پریس دیوبند سے شائع ہوا ۔

تقریظ حضرت حکیم الامت تاج المفسرین مولینا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی نے لکھی جو بعد حمد و صلوٰۃ فرماتے ہیں احقر مظہر مدعا ہے کہ میں نے اس تفسیر مسمیٰ بہ حل القرآن مؤلفہ مشفق مکرم جامع فضائل علمیہ و عملیہ مولوی حبیب احمد صاحب کیرانوی سلمہ اللہ تعالیٰ کو شروع سے ختم تک جزءاً جزءاً دیکھا ہے جو خصوصیات میرے ذہن میں ہیں ان کو لکھتا ہوں

(۱) ترجمہ سلیس و شگفتہ ہے جس میں لغت و محاورہ دونوں کی کافی رعایت ہے زبان نہ بازاری نہ مبتذل نہ محض کتابی نہ مغلق ح۱

(۲) تفسیر اتنی مختصر ہے کہ مقصود میں مخل ہو نہ ایسی طویل کہ ناظرین کیلئے ممل (اکتا دینے والی) ہو ۔

(۳) تفسیر کی تقریر ایسے انداز سے کی گئی ہے کہ اس سے اجزاء قرآنیہ میں نہایت لطیف ارتباط بھی ظاہر ہو گیا ہے

(۴) بعض جگہ تفسیر پر حواشی بھی ملیں گے جن میں بعض حواشی سے سبر اجوش وجد ظاہر ہوگا جو غایت استغناء سے ناشی ہوا ح۲

(۵) بعض فرق باطلہ کے تمسکات کا موقع حاجت میں جواب بھی دیا گیا ہے اور جواب بھی بہت دل پذیر یہ مختصر نمونہ ہے خصوصیات کا باقی مطالعہ سے جو خصوصیات مشاہدہ ہوں گی وہ ان کے علاوہ ہیں میری رائے میں عوام و خواص سب کے لئے یہ تفسیر تمام ضروریات کے اعتبار سے مفید ہے جو اس وقت حاضر ہے قیمت بھی ارزاں ہے لینے میں دریغ نہ کیا جائے

صفر ۱۳۴۶ھ

ح۱ حضرت تھانوی کی عبارت سے محسوس ہوتا ہے مولانا حبیب احمد صاحب نے کوئی مستقل ترجمہ کیا تھا مگر طبع ثانی میں ناشر نے اسے نکال کر حضرت تھانوی کا ترجمہ شامل کر دیا ہے

ح۲ جو حواشی کے مباحث عوام کے فائدے کے تھے حضرت تھانوی نے اسے اردو میں لکھا ہے جو علماء کے فائدے کے تھے انہیں عربی میں لکھا ہے ۔

ناشر ناظم ادارہ تھانوی مختار علی بن محمد علی سابقہ ایڈیشن کی خامیوں اور نئے ایڈیشن کی خوبیاں ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں اس وقت توجہ کے قابل یہ بات ہے کہ تفسیر حل القرآن کی پہلی اشاعت اس کی اپنی شان کے مطابق نہ ہوئی تھی

(۱) مثلاً قرآن پاک نہایت خفی (باریک) قلم سے معمولی وار لکھا ہوا تھا۔

(۲) تفسیری مضامین پر عنوانات نہیں تھے

(۳) نیز فہرست مضامین تک نہیں تھی اس لیے اس کی ان خامیوں کو دور کرتے ہوئے مندرجہ ذیل خصوصیات کے اضافہ کیساتھ یہ ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے یہ طبع ثانی تقریباً ۳۲ چونتیس سال بعد ہوا ہے

خصوصیات۔

(۱) قرآن پاک نہایت جلی قلم سے سب سے اوپر لکھوایا گیا ہے

(۲) ترجمہ قرآن پاک مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اضافہ کر دیا گیا ہے

(۳) تفسیر کی افادیت کو بلند و بالا کرنے کیلئے نہایت ذمہ داری کے ساتھ عنوانات کا اضافہ کرا دیا گیا ہے۔

(۴) شروع میں فہرست مضامین بھی مرتب کرا کر شامل کرا دی گئی ہے تاکہ مضامین تلاش کرنے میں آسانی رہے اور جن مضامین کو پڑھنا چاہیں فوراً نکال لیں۔

مذکورہ خوبیوں اور خصوصیتوں کے اضافہ کے بعد یہ تفسیر نکھر گئی اور جنت نگاہ بن گئی افادہ و استفادہ سہل ہو گیا اب ایک نظر میں مضامین قرآن پر عبور حاصل کیا جا سکتا ہے مگر اس کے ساتھ ضخامت تعداد صفحات میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے

تفسیری انداز یہ ہے

ہر پارہ کے آغاز میں تفسیری مضامین کی فہرست ہے انداز یہ اپنایا ہے کہ قرآنی متن کے نیچے ترجمہ لکھ کر متعلقہ حصہ کی تفسیر اس کے بعد کی ہے اور تفسیری مضامین کو نمایاں کرنے کیلئے جلی عنوانات لگائے گئے ہیں میرے نزدیک موصوف کی تفسیری خصوصیات میں سب سے اہم خصوصیت ضعیف اور موضوع روایات سے تفسیر کا محفوظ ہونا ہے —

(۱) حصہ اول پارہ ۱ ۵۷/ص پر مشتمل ہے
کتابت طباعت صاف اور واضح ہے کاغذ عمدہ نہیں ہے
(۲) حصہ دوم - ۴۳/ص پر مشتمل ہے
(۳) حصہ سوم ۶۳/ص پر مشتمل ہے
(۴) حصہ چہارم ۵۶/ص پر مشتمل ہے
(۵) حصہ پنجم - ۵۵/ص پر مشتمل ہے
(۶) حصہ ششم ۵۱/ص پر مشتمل ہے
(۷) حصہ ہفتم ۵۷/ص " " "
(۸) حصہ ہشتم ۵۱/ص " " "
(۹) حصہ نہم ۴۸/ص " " "
(۱۰) حصہ دہم ۴۸/ص " " "

ان دس حصوں پر پہلی جلد مکمل ہوگئی ہے اور اس میں ابتدائی دس پاروں کی تفسیر آگئی ہے - (ہر حصہ ایک سپارہ کی تفسیر پر مشتمل ہے مجموعی طور سے تین جلدوں میں تیس حصے ہیں)

جلد دوم میں (۱۱) - ۴۷/ص (۱۲) - ۵۰/ص (۱۳) - ۴۶/ص
(۱۴) - ۵۰/ص (۱۵) ۴۷/ص (۱۶) ۵۱/ص (۱۷) - ۴۴/ص
(۱۸) . ۴۶/ص (۱۹) ۴۴/ص (۲۰) - ۴۶/ص .
بیان جلد دوم مکمل ہوگئی -
جلد سوم - (۲۱) ۴۴/ص (۲۲) . ۴۴/ص (۲۳) - ۴۷/ص
(۲۴) ۴۰/ص (۲۵) . ۴۸/ص (۲۶) ۴۴/ص (۲۷) ۴۴/ص
(۲۸) - ۴۴/ص (۲۹) ۴۴/ص (۳۰) ۵۰/ص [۱]

۲ — حواشی بیان القرآن (اردو) سید محمد شاہد سہارنپوری لکھتے ہیں
مولانا اشرف علی تھانوی کے فرمانے پر آپنے بیان القرآن پر نظر ثانی کی اور ۱۳۳۴ھ میں حواشی تحریر فرمائے ہیں [۲]

[۱] تعارف قرآن ص/ ۳۴۲
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص/۴۲۳
قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۵۶
قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۵۲
[۲] علماء مظاہر العلوم ج/۲ ص/۴۲

مولانا نظر شاہ کشمیری

مارچ ۱۹۲۹ء رمضان ۱۳۴۷ھ

آپ لیلۃ البراءۃ ۱۳۴۷ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۵۵ھ سے ۱۳۵۸ھ تک دارالعلوم دیوبند کے شعبہ فارسی میں تعلیم حاصل کی ۱۹۴۳ء میں دارالعلوم چھوڑ کر اورنٹیل کالج دھلی میں داخل ہوئے قیام دھلی کے زمانہ میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل، ادیب عالم اور ہائی اسکول کے امتحانات میں اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ۱۹۴۷ء کے فرقہ وارانہ فساد نے دوبارہ پہونچا دیا امتحانات السنہ شرقیہ کی تیاری کے خیال سے دارالعلوم میں عربی پڑھنا شروع کیا علوم عربیہ کی شیرینی کا چاٹ ایسا لگا کہ علوم شرقیہ کا خیال ذھن سے نکل گیا مولانا قاری اصغر صاحب اور شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ کی جانفشانی نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا اور آپ قلیل عرصہ میں مبادیات سے فارغ ہوگئے

۱۳۷۲ھ میں حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ سے دورہ حدیث کی تکمیل کی اور اسی سال ذی الحجہ کے اوائل میں دارالعلوم میں آپ کا تقرر ہوگیا میزان کبریٰ - اصول الشاشی وغیرہ سال اول میں تدریس کیلئے دی گئیں ترقی کی بہت ساری منزلیں طے کرنے کے بعد آج کل بخاری شریف اور مسلم شریف کا درس دے رہے ہیں نظام تعلیم کا قلمدان بھی آپ کے سپرد ہے شعلہ بیانی اور گوہر افشانی کی وجہ سے عوام و خواص میں آپ کا اپنا ایک مقام ہے علوم عربیہ کو اردو زبان میں منتقل کرنے کی جو کوشش آپ نے کی ہیں اور کر رہے ہیں وہ لائق ستائش ہے [1,2]

۱ فضلاء دارالعلوم اور انکی قرآنی خدمات ص/۸۰-۸۱
۲ ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر ص/۵۹۲

تصانیف

(۱) ترجمہ تفسیر ابن کثیر: (اردو) مطبوعہ
آپ نے پوری تفسیر کا سلیس اردو میں ترجمہ کیا ہے

(۲) حواشی تفسیر حقانی۔
تفسیر حقانی مصنف مولانا عبدالحق حقانی کی تفسیر
پر محققانہ حواشی تحریر فرمائے ہیں ط۱
یہ حواشی تفسیری حقانی کے دو نود۔ ایڈیشن پر موجود ہیں
یعنی طبع اول، اور موجودہ طبع پر لیکن محشی کا نام مذکور نہیں ہے

۳۔ ترجمہ جلالین المعروف بکمالین (اردو) پارہ ۱۶/۱۷/۱۸/۱۹

(۴) ترجمہ تفسیر مدارک التنزیل (اردو) مصنف عبداللہ النسفی (متوفی ۷۱۰ھ) مطبوعہ
آپ نے اسے اردو میں ترجمہ کیا ہے اور اس پر
حواشی کا اضافہ کیا ہے مترجم خود لکھتے ہیں
کہ حواشی میں مکمل تشریح کر دی ہے خاص کر
ان مقامات کی جنکی تفسیر میں صاحب
مدارک نے اختصار سے کام کیا تھا اور جہاں کوئی
ضعیف قول پیش کیا گیا وہاں ہم نے صحیح آراء
پیش کر دی ہیں اسی طرح مفسر نے فقہی جزئیات پر
زیادہ توجہ نہیں دی تھی مترجم نے حواشی جصاص
اور ابن عربی کی احکام القرآن سے اسکی وضاحت کر دی ہے

(۵) مقدمۃ القرآن - (اردو) مطبوعہ
یہ کتاب دراصل تفسیر مدارک التنزیل کا مقدمہ ہے
جسمیں قرآن فہمی کیلئے بنیادی ضروریات کا بیان درج ہے
یہ کتاب مستقل الگ بھی شایع ہو چکی ہے ط۲

ط۱ ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر ص/ ۵۹۳ ص/ ۵۹۵
ط۲ ایضا اور فضلاء دار العلوم کی قرآنی خدمات

عزیز اللہ خطیب گودھروی

ترجمہ قرآن (گجراتی) مولانا سعید صاحب لکھتے ہیں ۱۹۵۵ء میں احمد آباد سے یونیو
پبلشرز نے عربی متن گجراتی رسم خط میں اور ترجمہ اردو زبان اور گجراتی حروف میں چھاپا ہے (یونین اسٹور)
نیز شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے ترجموں کی نقل ہے ۱

مولانا محمد طاہر

القرآن ترجمہ وتفسیرہ -
لطف الرحمٰن فاروقی لکھتے ہیں کلکتہ مدرسہ عالیہ کے
شعبہ حدیث وتفسیر قرآن کے استاذ مولانا محمد طاہر
نے مکمل ترجمہ وتفسیر قرآن لکھ کر ۱۹۷۲ء میں
مدنی مشن ۱۳/نمبر کلین اسٹریٹ سے شائع کیا ۲
میں اپنے سفر ہندوستان کے موقع پر مولانا سے ملنے مدرسہ
عالیہ کلکتہ حاضر ہوا تھا

پانچواں باب

بنگلہ دیش میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات ۱۶/دسمبر ۱۹۷۱ء سے ۳۰/دسمبر ۱۹۸۸ء

---

۱ جائزہ تراجم قرآنی ص/۱۳۷ روزنامہ جنگ کراچی ۱۸/اگست ۱۹۸۹ء
W.B. G.P. 240
۲ المعارف لاہور جنوری ۱۹۸۸ء ص/۴۵

پانچواں باب

بنگلہ دیش میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات
۱۶/دسمبر ۱۹۷۱ء سے ۳۱/دسمبر ۱۹۸۹ء تک

مولانا علی الدین احمد

ترجمہ تفسیر حقانی۔ (بنگلہ)
لطف الرحمٰن فاروقی لکھتے ہیں آپ نے تفسیر حقانی کا بنگلہ میں ترجمہ کیا ہے[1]

مولانا علی الدین الاظہری

تفسیر الاظہری (بنگلہ)
فاروقی صاحب لکھتے ہیں تفسیر الاظہری کے نام سے قرآن کی بنگلہ زبان میں تفسیر کی ہے جس کا کچھ حصہ شایع ہو گیا ہے[2]

مولانا امین الاسلام

۱۔ تفسیر نور القرآن (بنگلہ) یہ فقط تفسیر ہے دو جزء شایع ہو چکے ہیں
۲۔ چند پاروں کے تراجم (بنگلہ) قرآن کے شروع کے چند پاروں کا ترجمہ کیا ہے جو ۱۹۸۲ء میں شایع ہو چکے ہیں[3]

مولانا روح الامین

۱۔ ترجمہ ابتدائی تین پارے۔ (بنگلہ) ابتدائی تین پاروں کا ترجمہ کیا ہے فقط
۲۔ آخری پارہ کا ترجمہ و تفسیر (بنگلہ) آخری پارہ کا ترجمہ و تفسیر بھی لکھا ہے[4]

ڈاکٹر محمد مجیب الرحمٰن

ترجمہ تفسیر ابن کثیر (بنگلہ) تفسیر ابن کثیر کا ترجمہ ایک ایک پارہ کر کے شایع کر رہے ہیں[5]

---

[1] المعارف لاہور جولائی اگست ۱۹۸۹ء ص/۴۸ [2] ایضاً ص/۴۸
[3] ایضاً ص/۲۵ [4] ایضاً [5]

۱۹۲۵ء الشیخ العلامہ الحافظ امین الحق المحمودی المحدث المفتی

۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۴ھ

آپ کے والد صاحب کا نام شیخ وزیر علی ابن سکندر علی

مولانا کی پیدائش جمادی الاخریٰ ۱۳ فروری ۱۹۲۵ء بنگلہ دیش کے شہر کشور گنج

کے علاقہ مطوفی میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ

میں حاصل کی اس کے بعد مدرسہ شرف آباد ڈھاکہ میں حاصل کی

مزید تعلیم کیلئے انوار العلوم جمعیت نگر کشور گنج گئے

اور شیخ عبدالصمد شیخ عبدالخالق سے تعلیم مکمل کی

۱۳۶۶ھ میں دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور یہاں

سات سال قیام کرکے تمام احادیث کی کتابیں پڑھیں

اور کتب تفسیر میں مکمل بخاری شریف مولانا اعزاز علی

ابراہیم بلیاوی، تفسیر ابن کثیر اور جلالین مولانا عبدالجلیل

اور مشہور احمد اور محمد حسن سے پڑھیں۔

اور مولانا عبدالاحد سے پڑھیں

۱۳۷۱ھ میں دورہ تفسیر سے فارغ ہوگئے تجوید و قراءت

قاری عتیق صاحب اور قاری حفظ الرحمٰن سے مکمل کی

مولانا حسین احمد مدنی سے بیعت ہوکر ۱۳۷۲ھ میں

خلافت حاصل کی فراغت کے بعد جامعہ امدادیہ

کشور گنج میں تین سال تک پڑھاتے رہے اس کے بعد جامعہ قرآنیہ

لال باغ ڈھاکہ میں ایک سال پڑھایا۔

پھر دوبارہ کشور گنج کے مدرسہ انوار العلوم جمعیت نگر میں

۱۲ سال تک خدمت انجام دیں ۱۳۹۲ھ میں مولانا اسعد مدنی کے

حکم پر دارالعلوم حسینیہ ڈھاکہ میں دو سال پڑھایا: پھر دارالعلوم مولوی بازار،

سلہٹ میں ایک سال پڑھایا،

اس کے بعد مدرسہ غفوریہ اسلام پور میں ایک سال سے زائد پڑھایا

جامعہ عربیہ بارمی گرام میں دس سال تک پڑھایا

قیام دارالعلوم کے زمانے میں آپ کو حفظ قرآن کا شوق ہوا آپ نے

قرآن کریم مکمل حفظ کر لیا۔

۱۳۹۲ھ میں دوبارہ دیوبند کا سفر کیا مولانا زکریا
سہارنپوری سے حدیث مسلسلات اور کتب
تفاسیر پڑھانے کی اجازت حاصل کی اور بنگلہ زبان
میں آپ کی کتابیں ترجمہ کرنے کی بھی اجازت لی۔
مولانا نے بنگلہ زبان میں دین اسلام کی خوب نشر و اشاعت
کی اور بنگال کی سیاست میں بھی حصہ لیتے رہے
آپ کے سات بچے ہیں ح۱

تصانیف:

آپ نے بنگلہ زبان میں بہت سی کتابوں کے تراجم کئے
اور تدریس کے ساتھ ساتھ فتاویٰ کی خدمات بھی انجام دیں
آپ کی مشہور تصانیف میں سے چند یہ ہیں
(۱) النجوم الثاقب (بنگلہ) فی رد البدعة المتطبعة (۲) تجرید القرآن (بنگلہ)
(۳) جمال القرآن (بنگلہ) (۴) التفسیر المحمودی للشیخ محمود حسن الحسنی دیوبندیؒ
یہ تفسیر عثمانی و ترجمہ شیخ الہند کا بنگلہ ترجمہ ہے ح۲ ح۳

ح۱ (۱) ذکریا امینی و ۱۳۷۷ھ (۲) یحییٰ و ۱۳۷۹ھ (۳) الیاس و ۱۳۹۱ (۴) مرشدہ خاتون و ۱۳۸۴
(۵) رشیدہ خاتون و ۱۳۸۶ (۶) محمودہ ۱۳۹۱ھ (۷) مسعود و ۱۴۰۳

ح۲ شرح صحیح مسلم بنگلہ بھی آپ کی تصنیف ہے الشمائل للترمذیؒ بھی
آپ نے بنگلہ میں ترجمہ کیا ہے اسی طرح حدیث الاربعین بھی

ح۳ سوانح مولانا امین الحق (عربی) مؤلف حافظ زکریا امینی
ناشر مکتبة الدینیة کشور گنج بنگلا دیش ۳۸/۲ بنگلا بازار ڈھاکہ ص/۱ تا ۷

مولینا فضل الحق بنگالی

مولینا فضل الحق صاحب ابن مولینا محمد عبد اللہ صاحب
ساکن دھالن پور پوسٹ اببر پاڑہ نواکھالی کے باشندے
ہیں اس وقت بالواپو موہانی نواکھالی میں مقیم ہیں
آپ نے ۱۳۶۲ھ دورہ حدیث سے فراغت حاصل کی
حضرت مولینا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب کے دست حق پرست پر
بیعت کی چنانچہ ضلع رنگپور اور اس کے قرب و جوار میں
آپ کے ہزاروں مرید ہیں آپ نے عربی. فارسی، اردو. بنگلہ
اور انگریزی زبانوں میں اچھی خاصی مہارت حاصل کی روحانی
فیوض کے ساتھ ساتھ آپ کا علمی فیض بھی جاری تھا چنانچہ ہراگچھ
سنیر مدرسہ رنگپور رادھانگر سنیر. مدرسہ رنگپور
لوہالاری ہائی اسکول فیض پور. بدار گنج سنیر مدرسہ رنگپور.
رسول پور سنیر مدرسہ رنگپور مدرسہ دار العلوم چلونا ضلع ڈھاکہ
اور مدرسہ عزیزیہ پلاسباڑی ضلع رنگپور میں خدمات تدریس
انجام دیں
آپ کے مضامین بنگلہ زبان کے اخبار. روزنامہ آزاد. میں شائع ہوتے
رہتے ہیں. آپ اپنے مرشد کے نام پر خانقاہ عزیزیہ قائم فرمائی
اور اسکی پوری نگرانی فرما رہے ہیں

تصنیف

(۱) - علم التجوید - (اردو) ص ا

ما مشاہیر علماء ج ۱/ ص ۳۱۷

مولانا محی الدین

تفسیر معارف القرآن (بنگلہ) مولینا محی الدین خان -

مطبوعہ اسلامک فاؤنڈیشن بنگلہ دیش پندرھویں صدی ۔ ابتداء میں فہرست مضامین پھر طویل مقدمہ ہے تقریباً ساٹھ صفحات پر مشتمل اسمیں لغات القرآن اور متعلقات قرآن سے تفصیلی بحث ہے انداز تفسیر بعینہ معارف القرآن اردو کا رکھا ہے اسی معارف کی طرح تفسیری ترجمہ کو انڈر لائن کردیا ہے جو اسمیں بنا ہے لائبریری آف کانگریس میں الاٹ کیا ہے

9-F-P - 82 - 83 - P 1484

- 5.250-20-7-1982 -

جلد اول سورہ بقرہ پر مکمل ہو جاتی ہے ۸۰۰ / ص -

ج / دوم = آل عمران و نساء پر مشتمل تقریباً ۹۰۰ / ص

ج / سوم = المائدۃ الاعراف پر مشتمل تقریباً ۹۰۰ / ص -

ج / چہارم = الاعراف رکوع ۱۱ تا سورہ ھود تقریباً ۸۰۰ / ص

ج / پنجم = سورہ یوسف اور بنی اسرائیل پر مشتمل ۷۵۶ / ص

ج / ششم = سورہ کہف تا روم پر مشتمل ۹۲۸ / ص

ج / ہفتم = لقمان تا احقاف ۹۰۷ / ص

ج / ہشتم سورہ محمد تا الناس ۱۰۵۶ / ص -

عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ شائع ہوئی -

مولینا تقی عثمانی لکھتے ہیں ۔

بنگلہ دیش حکومت نے ایک ادارہ اسلامک فاؤنڈیشن قائم کیا ہے مسجد بیت المکرم میں اس ادارہ نے صرف ایک سال میں بنگلہ اور انگریزی میں اسلامی موضوعات پر ۲۰۰ سے زائد کتب اسلامی شائع کی ہیں۔[1] اس ادارہ نے معارف القرآن کا بنگلہ ترجمہ کرکے شائع کرنا شروع کیا ہے اور یہ ترجمہ مولینا محی الدین ایڈیٹر مدینہ نے کیا ہے پہلے سال میں پانچ جلدوں کا ترجمہ مکمل کر لیا ایک جلد چھپ کر تیار ہو گئی تھی اب مکمل ترجمہ و تفسیر چھپ کر آگیا ہے دار العلوم کراچی میں موجود ہے ترجمے کے بارے میں اہل علم و دانش کا مجموعی تاثر یہ ہے کہ وہ اپنی صحت اور سلاست کے اعتبار سے معیاری ترجمہ ہے اور اس بنگلہ زبان کے ایک بڑے خلاء کو پر کیا ہے ۔

[1] ماھنامہ البلاغ کراچی نومبر ۱۹۸۰ء

مفتی عمیم الاحسان مجددی

۱۔ اتحاف الأشراف (حصہ اول)
علی تفسیر الکشاف [1] مصنفہ جار اللہ ابی القاسم محمود بن عمر ابن محمد بن احمد
الزمخشری: و ۴۶۷ھ : ۵۳۸ھ :
یعنی حواشی مع تعلیقہ : ۔ مولانا مفتی محمد عمیم الاحسان
المجددی البرکتی :
صدر مدرس مدرسہ عالیہ ڈھاکہ والخطیب جامع مسجد بیت المکرم ۔
ترجمہ اردو: مولینا سید انوار الحق القاسمی استاذ مدرسہ عالیہ ڈھاکہ
طابع و ناشر ایچ ایم سعید کمپنی سن طباعت ۱۹۷۹
حصہ اول سورہ فاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ہے تفسیر کا انداز یہ ہے
کہ صفحہ کے اوپر کے حصہ میں تفسیر کشاف ہے اسکی نیچے اسکا ترجمہ
اور اسکے نیچے حصہ میں مفتی صاحب کی عمدہ اور مفصل
تعلیقات درج ہیں ۔
مولینا انوار الحق نے صرف کشاف کا ترجمہ کیا ہے اور فاتحہ کا
ترجمہ ۲۵ ذی الحج ۱۳۸۷ھ کو مکمل ہو گیا تھا

۲ = دوسرا حصہ سورہ ال عمران پر مشتمل ہے مجموعی / ۱۸۴ صفحات ہیں
اور اسمیں تفسیر کا انداز یہ رکھا ہے کہ صفحہ کے اوپر کے
حصہ میں قرآنی آیات اسکے نیچے تفسیر کشاف اور
پھر حواشی و تعلیقات کا اضافہ ہے
اسمیں ترجمہ اردو شامل نہیں ہے
اور یہ تعلیقات مفتی صاحب نے ۶ رمضان
۱۳۶۶ھ میں مکمل کی ہے
اور تقریباً ۱۳۶۸ھ میں شاید پہلی دفعہ شائع ہوئی
زمخشری کی یہ تفسیر خود اسکی طرح تمام علوم کی جامع ہے

۳ ۔ التنویر فی اصول التفسیر (عربی) [2] ۔/ ص ہیں ۱۳۶۸ھ میں تالیف فرمائی
مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی اسمیں ایک مقدمہ دس فصلیں ایک خاتمہ ہے
اہم مباحث تفسیر کی تعریف، غرض وغایت، تفسیر بالرائے، اقسام وحی، نص کی اقسام
اعجاز القرآن، شرائط المفسر والتفسیر وغیرہ شامل ہیں

---

[1] اتحاف الاشراف علی تفسیر الکشاف [2] ایضاً
[3] التنویر فی اصول التفسیر

مولانا نور الرحمٰن

تفسیر اشرفی (بنگلہ)

ذوالفقار احمد قسمی لکھتے ہیں

تفسیر اشرفی مولینا اشرف علی تھانوی کی تفسیر بیان القرآن کا ترجمہ ہے مترجم مولینا نور الرحمٰن وغیرہ اصحاب ہیں امدادیہ لائبریری چوک بازار ڈھاکہ کی طرف سے یہ تفسیر شائع کی گئی ہے

اس میں ہر آیت کے لفظی ترجمہ کے ساتھ ساتھ اکثر جگہوں میں آیات قرآنی کی بالتفصیل تفسیر بیان کی گئی ہے قرآن مجید کے بہت سارے دقائق مثالوں کے ذریعہ حل کئے گئے ہیں اس تفسیر کے اندر ربط آیات کی نشاندہی بھی اسکی خصوصیات میں سے ہے جگہ جگہ شان نزول متعلقہ واقعات اور فقہی مسائل بھی بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں

لیکن یہ تفسیر چونکہ قدیم بنگلہ زبان میں ہے اور سنسکرت کے الفاظ کی کثرت استعمال کی وجہ سے عام قارئین اس سے زیادہ مستفید نہیں ہو رہے ہیں پھر دوسری بات یہ ہے کہ مولینا اشرف علی نے جس طرح ہر آیت کا نہایت واضح ترجمہ کیا ہے وہاں بنگلہ ترجمہ اتنا صاف اور قابل فہم نہیں ہے اس وجہ سے بعض جگہ بریکٹ (قوس) کا استعمال بھی قارئین کے ذہنوں کو منتشر کرتا ہے ضرورت ہے کہ تفسیر اشرفی کا سلیس اور جدید بنگلہ ترجمہ کیا جائے اس صورت میں بنگالی قارئین میں یہ تفسیر زیادہ مقبول ہو سکتی ہے

ما سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲ ص ۱۸۵-۱۸۶

لطف الرحمٰن فاروقی نے اس ترجمہ کے مترجمین میں نورالرحمٰن کی جگہ نور محمد لکھا ہے دیگر مترجمین میں مولانا ظہورالحق ، مولانا قاضی عبدالشہید مولانا عبدالجلیل کا نام لکھا ہے[۱]

مولانا عبدالحکیم

۱۔ بنگلہ انوبا ۔قرآن شریف
مولانا عبدالحکیم اور مولانا علی احسن نے مل کر بنگلہ میں ترجمہ قرآن اور مختصر تفسیر لکھی ہے[۲]

مولانا عثمان غنی پٹر

۔قرآن ۔ پورے قرآن کا بنگلہ میں ترجمہ کیا ہے[۳]

مولانا شمس الحق فرید پوری عرف مدھو میاں

۱۔چند سورتوں کا ترجمہ و تفسیر (بنگلہ)
یہ سورۂ یٰسین سورہ رحمٰن اور سورہ واقعہ وغیرہ پر مشتمل چند سورتوں کا ترجمہ و تفسیر کرکے شایع کیا ہے[۴]
۲۔ ترجمہ تفسیر حقانی (بنگلہ) یہ تیسویں پارہ کی تفسیر ہے اور مطبوعہ ہے[۵]

مولانا عبدالرحمٰن کشنگڑی وغیرہ

۱۔ القرآن الکریم (بنگلہ) ترجمہ قرآن
فاروقی صاحب لکھتے ہیں ڈاکٹر قاضی دین محمد مولانا فضل الکریم پروفیسر شاہد علی علی الظہری وغیرہ نیز ۲ اسلامی مفکرین نے مل کر یہ ترجمہ کیا ہے ۱۳۷۳ھ میں بنگلہ اکیڈمی سے شایع ہوا بعد اسلامک فاؤنڈیشن نے اصلاح کرکے دوبارہ شایع کی اصلاح ۸۲ علماء نے کی[۶]

۱۔ المعارف لاہور جولائی ۱۹۸۸ء ص/ ۴۳ ؎ ۲۔ ایضاً ص/ ۴۳
۳۔ ایضاً ۔ ۴۔ ایضاً ص/ ۴۵ ۵۔ ایضاً ص/ ۴۵ ساجائزہ تراجم سے معلوم ہوتا ہے یہ صرف تفسیر حقانی کے ترجمہ قرآن کو بنگلہ میں ترجمہ کرکے اردو کے ساتھ ۱۹۱۰ء میں شایع کیا ص/ ۱۳۲
۶۔ المعارف لاہور جولائی ۱۹۸۸ء ص/ ۴۶

چھٹا باب - دیگر ممالک میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات
۱۸۶۶ تا ۱۹۸۸ء

پہلی فصل ازبکستان
علامہ موسیٰ جاراللہ

م ۱۹۴۹ء ۶۹-۱۳۶۸ھ

موسیٰ جاراللہ نے اپنی زندگی کے چند سال برصغیر میں گذارے اور یہاں کے اہل علم ونظر سے استفادہ کیا ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ) کے مدیر شاہ معین الدین احمد ندوی (م ۱۹۷۴ء) نے لکھا کہ ان کے علمی شغف وانہماک کو دیکھ کر علمائے سلف کی یاد تازہ ہوتی تھی مولانا سعید احمد اکبر آبادی (م ۱۹۸۵) نے انہیں علم کا بحر نا پیدا کنار غضب کا درویش اور قلندر صفت قرار دیا

موسیٰ جاراللہ ترک قبیلے آلتی اغول کے چشم وچراغ تھے ان کے والد عبدالکریم جاراللہ (م ۱۸۸۱ء) صاحب علم وفضل تھے اور بھوشا اخوند عبدالکریم جاراللہ کے نام سے یاد کیئے جاتے تھے موسیٰ جاراللہ نے ۶ جنوری ۱۸۷۵ء کو جنوبی روس کی شہر روستوف میں آنکھیں کھولیں جو دریائے ڈون کے دھانے پر اور بحیرہ ازوف کے شمال مشرقی ساحل پر واقع ہے بچپن میں والدہ نے قازان کے مدرسہ کول بویو میں داخل کرا دیا یہ مدرسہ اچھی درسگاہوں میں شمار ہوتا تھا ۱۸۹۵ء میں ایک سرکاری مدرسے میں داخل ہوئے ما چندان قیام کے بعد بخارا تین چار سال مقیم رہے بخارا سے استانبول اور پھر مصر روانہ ہوئے جہاں انہوں نے ممتاز علماء سے استفادہ کیا ۱۹۰۴ء میں روستوف واپس پہنچے ۱۹۱۰ء میں موسیٰ جاراللہ نے اورنبرگ کے مدرسہ حسنیہ میں عربی زبان وادب اور تاریخ مذاہب کے استاذ کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا

موسیٰ جاراللہ نے پیٹرزبرگ سے ایک اخبار التلمیذ جاری کیا پھر امانت کے نام سے ایک مطبع قائم کیا اور ۱۹۱۷ء تک ان کے نام پر اٹھارہ کتابیں چھپ چکی تھیں ۱۹۱۷ء کے انقلاب کے بعد موسیٰ جاراللہ نے سیاسی سرگرمیوں سے علیحدگی اختیار کرلی ۱۹۲۰ء میں جب اوفا میں علماء کانفرس منعقد ہوئی تو اس میں موسیٰ جاراللہ نے ۶۸ صفحات پر مشتمل ایک مسودہ پیش کیا جس میں مسلمانوں کی دینی وثقافتی آزادی اور خود مختاری پر زور دیا کمیونسٹ حکمرانوں نے اس مسودے کو کوئی اہمیت نہ دی ۱۹۲۱ء میں جب وہ تاشقند میں تھے گرفتار کرلیے گئے اور تقریباً گیارہ ماہ قید میں رہے

ا ماخوذ: دوماہی وسطی ایشیا (اردو) نومبر ۱۹۹۲ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد ص۵
۲ ایضاً ص ۶

۱۹۲۳ء میں اسلام کے مبادیات : مبادیات کمیونزم کے جواب میں لکھی
اس کتاب کی اشاعت پر وہ ماسکو جیل میں ڈال دیے گئے۔
ترک علاقوں میں انکی گرفتاری پر احتجاج ہوا حتیٰ کہ ترک
حکومت کی مداخلت پر تین ماہ بعد موسیٰ جاراللہ قید سے باہر آ گئے
۱۹۲۶ء میں مؤتمر عالم اسلامی میں شرکت کی ایک دو بار ترکی گئے
اور ایک بار فریضہ حج ادا کیا مگر ہر بار وطن واپس آتے رہے [ف۱]
۱۹۳۰ء کے آخر میں اپنا ملک چھوڑ کر کابل آ گئے نادر شاہ نے انہیں سرکاری
مہمان بنایا تاہم چالیس روز کے بعد کابل سے برصغیر آ گئے [ف۲]
علماء برصغیر میں سے جس عالم سے موسیٰ جاراللہ نے از حد استفادہ
کیا وہ مولانا عبیداللہ سندھی (م ۱۹۴۴ء) کی ذات گرامی ہے
مولانا سندھی تقریباً آٹھ ماہ (دسمبر ۱۹۲۲ء - جولائی ۱۹۲۳ء)
روس میں رہے موسیٰ جاراللہ، مولانا عبیداللہ کی ملاقات کیلئے
ماسکو گئے اور کچھ روز انکے ساتھ رہے ۱۹۲۳ء میں موسیٰ جاراللہ
نے روس سے ترکی کا سفر کیا تو مولانا سندھی استانبول میں مقیم تھے
دونوں حضرات کی ملاقاتیں رہیں مولانا سندھی استانبول سے اگست
۱۹۲۶ء میں حجاز تشریف لے گئے اور ۱۳ سال (اگست ۱۹۲۶ء - ۱۹۳۹ء)
حرم شریف میں مقیم رہے قیام حجاز مقدس میں موسیٰ جاراللہ کو
مولانا سندھی سے بھرپور استفادہ کا موقع ملا ان کے اپنے الفاظ میں
جب میں ۱۳۵۶ھ ۱۹۳۷ء میں سیاحت نجد و یمن کے لئے مکہ مکرمہ
پہنچا تو میں نے حرم مکہ میں امام عبیداللہ بن الاسلام کو پایا
میں نے امام سندھی سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتابیں پڑھیں
میں نے امام شاہ ولی اللہ کے فلسفے کے مطابق قرآن کریم کی تفسیر
کو اپنانے میں پوری پوری کوشش کی ہر روز طلوع آفتاب سے لیکر
ظہر کی نماز یا عصر کی نماز تک امام سندھی سے استفادہ کا
یہ سلسلہ جاری رہتا وہ عربی میں جو کچھ فرماتے میں اسکو لکھ
لیتا اور میں نے ایک سو پچاس دنوں میں ایک ہزار چار سو
صفحات لکھ ڈالے : ۱۸ جمادی الاولیٰ پیر کے دن ۱۳۵۶ھ سے لیکر
۱۳/ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ تک یا ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء سے لیکر ۱۳/ جنوری
۱۹۳۸ء تک یہ کام میں نے انجام کو پہنچا دیا [ف۳]
۱۹۳۸ء میں موسیٰ جاراللہ کی علامہ اقبال سے بھی ملاقاتیں رہی ہیں [ف۴]

ف۱ بحوالہ سابق ص/۸ ف۲ ایضاً ص/۹ ف۳ ایضاً ص/۱۰ مولانا سندھی سے
استفادہ کا تذکرہ ماہنامہ شریعت سکھر جنوری ۱۹۹۰ء میں ص/ ۲۰ اور ۲۲ پر بھی ہے
ف۴ ایضاً ص/۱۰ اقبال اور علماء ہند میں بھی آپ کا تذکرہ موجود ہے

دسمبر ۱۹۳۱ء میں موتمر اسلامی میں شرکت کے بعد فن لینڈ
چلے گئے وہاں سے پہلے ترکی تاریخی کانگرس میں شرکت
کیلئے انقرہ آئے مشرق وسطیٰ کی سیاحت کرتے ہوئے
۱۹۳۲ء میں واپس فن لینڈ گئے پھر برلن جا کر ایک پریس لگایا
اور نشرواشاعت کے کام میں مصروف رہے ۱۹۳۵ء میں
دوسری بار برصغیر آئے دو سال کے قیام کے بعد جاپان
اور چین کا سفر کیا تاہم جب ۱۹۳۹ء میں دوسری عالمی جنگ
شروع ہوئی تو وہ برصغیر میں تھے انگریز نے پشاور میں قید کر دیا
تقریباً ڈیڑھ سال پس دیوار زندان رہے ۱۹۴۷ء میں ترکی گئے
ان کا ارادہ تھا کہ انقرہ میں ایک مثالی درس گاہ قائم کریں جس میں
تمام اسلامی زبانوں کا وسیع سرمایہ جمع کیا جائے ترکی کے حکمران
عصمت انونو درس گاہ قائم کرنے میں ان کے ہم نوا تھے
مگر ترکی میں جب انہیں اپنی بعض تحریریں عربی رسم الخط میں چھپوانے
میں دقت پیش آئی تو وہ قاہرہ چلے گئے
قاہرہ میں ۲۵/ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو داعی اجل کا پیغام آگیا[ط]

تصنیف و تالیف۔

مولانا عبدالمجید حریری کے بیان کے مطابق سوسے زائد کتب تالیف کیں
جناب ثروت صولت نے ترکی ادبیات کے انسائیکلو پیڈیا کے
حوالے سے تعداد ۱۲۰ درج کی ہے

(۱) الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (عربی)

یہ دراصل مولانا عبیداللہ سندھی کی (امالی تفسیر قرآن ہیں۔ امالی کا اصل
نسخہ جامعہ ملیہ دہلی کے کتب خانہ میں محفوظ ہے مولانا
غلام مصطفیٰ قاسمی کی نظر ثانی کے ساتھ سورہ فاتحہ اور سورہ
بقرہ کی امالی بیت الحکمت کراچی کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں
(الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (عربی) کے شائع شدہ حصے کا اردو
ترجمہ مولانا محمد اسماعیل گودھری نے انجام دیا جو شاہ ولی اللہ
اکیڈمی (حیدر آباد سندھ) کے مجلات الرحیم اور الولی میں
بالاقساط شائع ہوتا رہا ہے ماہنامہ الولی (حیدر آباد)
بابت اکتوبر نومبر ۱۹۹۰ء میں اس سلسلے کی بیسویں قسط
شائع ہوئی ہے مولانا گودھری نے اپنی ترجمہ کا نام
تفسیر المقام القرآن تجویز کیا ہے[ہ]

ط ایضا ص/۱۱ ۔۔۔ ہ ایضا ء

الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن کا دوسرا اردو ترجمہ (آغاز تا سورۂ توبہ)
دو جلدوں میں کبیر والا ملتان سے ۱۹۷۷ میں شائع ہوا۔ تفسیر
سورۂ فاتحہ کا ترجمہ مولانا محمد قاسم اور باقی ترجمہ مولانا عبدالرزاق نے انجام دیا ہے
مولانا سندھی کے افادات پر مشتمل یہ کتاب موسیٰ جار اللہ

(۲) حروف اوائل السور (عربی)

نے خود سنٹرل انڈیا پریس بھوپال سے شائع کی تھی۔ قرآن مجید کے
حروف مقطعات پر مولانا سندھی کے افکار و خیالات پیش کیے گئے ہیں

(۳) کتاب ترتیب السور الکریمہ وتناسبہا فی النزول وفی المصاحف (عربی)

اس کتاب میں قرآن مجید کی سورتوں کو ان کے نزول کے اعتبار سے
ترتیب دیا گیا ہے اور ہر سورہ کا ربط و نظم نزول کے اعتبار سے
بیان کیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ مصاحف میں رسول اکرمؐ کی
دی ہوئی ترتیب کے مطابق بھی سورتوں کے درمیان ربط دکھانے
کی کوشش کی گئی ہے

قرآن مجید کو ترتیب نزول کے مطابق مرتب کرنے کی ابتدائی کوششیں
غیر مسلم مستشرقین کی جانب سے ہوئیں مگر ان میں بلا استثناء ہر ایک کو
ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور انہوں نے اپنی ناکامی کا اعتراف کر لیا
مستشرقین کے دیکھا دیکھی برصغیر میں ۱۹۱۱ء میں مرزا ابوالفضل نے
تاریخی ترتیب کے مطابق ترجمہ قرآن
شائع کیا مگر اس میں ترتیب دراصل وہی ہے جو نولڈیکے نے دی ہے
البتہ اتنا فرق ہے کہ شروع کی آٹھ سورتوں میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں
مولانا عبیداللہ سندھی بھی قرآن کی تاریخی ترتیب کو سمجھنے کے داعی تھے
اور اسی سلسلے میں ان کے شاگرد موسیٰ جار اللہ نے ترتیب السور الکریمہ
تالیف کی تاہم سچی بات یہ ہے کہ قرآن کی تاریخی ترتیب ایک
مشکل بلکہ ناممکن کام ہے اور اسی لئے منصف مزاج اہل علم
جنہوں نے اس میدان میں قدم رکھا نزولی ترتیب کو آیات
کی حد تک متعین کرنا ناممکن قرار دیتے ہیں رسولؐ کی دی ہوئی
ترتیب مستحسن ہے اور خود موسیٰ جار اللہ یہ کہتے ہیں کہ
جو ترتیب تلاوت کتابت طباعت اور استدلال میں معتبر ہے
وہ مصاحف والی ترتیب ہے نہ کہ نزول والی۔ لیکن جہاں
تک ان تینوں امور کا تعلق ہے نزولی ترتیب کو شارع
نے اپنی زندگی میں منسوخ کر دیا تھا [۱]

[۱] ایضاً ص/۱۲

(۴) فقہ القرآن الکریم (عربی ۱۹۱۶ء)
علامہ جصاص حنفی اور قاضی ابن العربی مالکی کی احکام القرآن کو مزید اضافات کے ساتھ فقہی ترتیب سے مدون کیا گیا ہے ۔ؔ

(۵) کتاب مصاحف الأمصار (عربی)
رسم مصاحف اور اسکی تاریخ پر بحث کی گئی ہے
یہ کتاب اصلاً مسیحی مؤلف پروفیسر ولیم آرتھر جیفرے کی تالیف پر نقد و نظر ہے جس میں پروفیسر جیفرے نے تدوین قرآن وکتابت مصاحف سے متعلق شاذ روایتوں سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ نعوذ باللہ متن قرآن بھی دوسری سماوی کتب کی طرح محفوظ نہیں ۔ؔ

(۶) ذوالقرنین و یاجوج - (عربی)

(۷) شرح عقیلة اتراب القصائد (عربی)
فن رسم و قراءت پر امام شاطبی کی منظوم کتاب عقیلہ کی شرح ہے

(۸) تاریخ القرأت و تفسیر الأحرف السبعہ (عربی) ۔ؔ

(۹) صرف القرآن - (عربی)
عرب زبان کے فن صرف پر رسالہ ہے جس میں مثالیں بیشتر قرآن مجید سے دی گئی ہیں ۔ؔ

ان کتابوں کے علاوہ بھی بعض معرکۃ الآراء کتب تصنیف فرمائیں ۔ؔ اور دنیا بھر میں اپنے شاگرد پیدا کئے ۔ؔ

ؔ ایضا ص/۱۲ ؔ ایضا ص/۱۳ ؔ ایضا ص/۱۳

ؔ ایضا ص/۱۴ موسیٰ جار اللہ کی ۲۷/کتابوں کا تعارف اس شمارہ میں دیا گیا ہے
مزید سوانح کے لئے دیکھئے پیغی لفظ الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن مترجم ابوالعلاء محمد اسماعیل گودھروی ۔

ؔ جنمیں بطور خاص القانون المدنی للاسلام (عربی) بہت اہم ہے اس پر آپ نے بیس سال کام کیا اور اسمیں اسلام کے اجتماعی نظام قانون اور مغربی واشتراکی نظام کا تقابل پیش کیا ہے

ؔ جنمیں سے ایک اہم شخصیت جاپانی شاگرد ڈاکٹر توشی ہیکو ازتسو (TOSHIHIKO IZUTSU) ہیں جنھوں نے آپ کے قیام جاپان کے دوران عربی سیکھی ۱۹۶۰ء کے عشرے میں میک گل یونیورسٹی مانٹریال سے وابستہ رہے اس کے علاوہ کچھ عرصہ ایران میں بھی تدریس کی مولانا سعید احمد اکبرآبادی کچھ عرصہ آپ کے رفیق کار رہے جاپانی زبان میں قرآن کریم کے عربی سے براہ راست تین ترجمے ہوئے جنمیں سے ایک ترجمہ قرآن آپ کی کاوش ہے آپ کو پہلا جاپانی فاضل اسلامیات اور پہلا مستشرق سمجھا جاتا ہے ۔ مزید دیکھئے اس شمارہ کے ص ۱۲ تا ۱۶ کے علاوہ مئی ۱۹۹۳ء کا شمارہ

دوسری فصل ایران

مولانا محمد قاسم بادپا -

آپکا تعلق زاھدان ایران سے ہے زاھدان کے
سب سے بڑے مدرسہ جامع مسجد اھلسنت
جسمیں تقریباً پانچ سو سنی طلباء زیر تعلیم ھیں
اسی میں آپ مدرس ھیں قرآن کریم سے آپکا
خصوصی تعلق ہے دارالعلوم کراچی سے فارغ التحصیل
ہوکر ایران میں اھلسنت کی مذھبی رہنمائی فرما رہے ھیں

تصنیف

معارف القرآن (فارسی) حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب کی
اس ضخیم تفسیر کو فارسی میں ترجمہ کر رہے ھیں

مولانا شہداد صاحب سراوان

بقول مفتی عبدالمجید ایرانی -

فارغ التحصیل جامعہ فاروقیہ/کی چند علماء دار العلوم
دیوبند سے تعلیم حاصل کر کے ایران آئے اور انھوں نے
ایران میں مسلک اہلسنت کی عظیم خدمات انجام دیں
ان میں سے ایک مولانا عبدالعزیز خطیب جامع مسجد اہلسنت
زاهدان تھے آج کل آپکے صاحبزادے مولانا عبدالحمید صاحب
مسجد و مدرسے کے مہتمم ہیں -
دوسرے مولانا عبدالعزیز سارانی جنکا تعلق سراوان سے ہے،
تیسرے مولانا شہداد صاحب تھے آپکا تعلق بھی سراوان سے ہے
آپ نے طویل عرصے تک اپنے علاقے میں مسلک اہلسنت کی
ترویج میں حصہ لیا اور ریڈیو پر درس قرآن دیتے رہے
اول الذکر اور آخر الذکر شخصیات کا انتقال ہو گیا ہے

تصنیف

درس قرآن (فارسی) فارسی زبان میں طویل عرصے تک
مسلک اہلسنت کی طرف سے ترجمانی کرتے ہوئے درس قرآن دیتے رہے
اس درس قرآن کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ محفوظ ہے
یا غیر محفوظ ہے

مولانا عبدالرحمن

(۱) ۔ ترجمہ قرآن (ایرانی بلوچی) غیر مطبوعہ

مولانا خیر محمد ندوی صاحب نے مجھے بتایا کہ مولانا فاضل دیوبند تھے
آپ نے ایرانی بلوچی میں ترجمہ قرآن کیا ہے مگر ابھی تک غیر مطبوعہ ہے
تقریبا ۱۹۸۵ء میں سورہ یسٓین کا ترجمہ مولانا ندوی کو
دکھایا اور اپنے بعض مقامات کی اصلاح کرائی ہے
آج کل ایرانی بلوچستان میں مقیم ہیں

مولانا عبد الغنی

(۱) ۔ ترجمہ قرآن مع حواشی (ایرانی بلوچی) غیر مطبوعہ

مولانا خیر محمد ندوی صاحب نے مجھے بتایا کہ مولانا دیوبندی عالم ہیں
ایرانی بلوچستان میں رہتے ہیں مکمل ترجمہ قرآن کیا ہے اور
غالبا مع حواشی بھی تحریر کئے ہیں لیکن ابھی تک یہ غیر مطبوعہ ہے

مولینا محمد موسیٰ برمی [1]

سنہ ۱۳۷۲ھ - ۳

و ۱۹۵۴ء

آپ مولینا محمد یونس بن مولینا محمد اسماعیل کے گھر رنگون (برما) میں ۱۹۵۳ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی ۱۳۷۱ھ میں سہارنپور میں داخلہ لیا ۱۳۷۵ھ [2] میں شیخ الحدیث مولینا محمد زکریا حضرت مولینا عبداللطیف صاحب مولینا منظور احمد خان اور مولینا سعید احمد سے دورہ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی آج کل برما کے مدرسہ عربیہ محمدیہ کے ناظم ہیں یہاں دورہ حدیث تک تعلیم کا انتظام ہے [3]

تصنیف

فراغت کے بعد برمی زبان میں ایک رسالہ تہذیب الاسلام اپنے قائم کردہ ادارہ تہذیب الاسلام سے جاری کیا جو چند سال تک نکلتا رہا [4] آپ نے برمی زبان میں بہت سی کتابوں کے ترجمے کئے ہیں

(۱) تفسیر موضح القرآن (برمی): شاہ عبدالقادر کی تفسیر موضح القرآن (آخر کے دس پارے) سائز ۱۰×۷½ ۱۰۸۰/ص [5]
لیکن دیگر تذکروں میں ترجمہ مکمل لکھا ہے [6]

(۲) مولینا زکریا کی فضائل قرآن کا (برمی) ترجمہ

(۳) ترجمہ و تفسیر سورہ کہف سائز ۷×۵ ۵۰/ص (برمی)

(۴) ترجمہ و تفسیر سورہ ملک سائز ۷×۵ — ۲۸/ص (برمی) [7]

---

[1] علمائے مظاہر علوم ج ۲/ ص ۳۵۳ [2] یہ مشاہیر علماء کے مطابق ہے جبکہ علماء مظاہر العلوم کے مطابق ۱۳۶۳ میں داخلہ لیا اور ۱۳۷۲ھ میں فارغ ہوئے یہی تاریخ صحیح معلوم ہوتی ہے ج ۲/ ص ۳۵۲

[3] علمائے مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۳۵۳ [4] مشاہیر علماء ج ۲/ ص ۲۷۳ [5] مشاہیر علماء ج ۳/ ص ۲۶۲ علماء مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۳۵۳ [6]

[7] اس کے علاوہ برمی زبان میں یہ کتب ترجمہ و تصنیف کیں: بہشتی زیور (برمی مکمل) سائز ۱۰×۷½ ۱۳۵۳/ص خدا کی جنت ۸۰/ص زاد السعید ۸۰/ص رد قادیانیت ۱۸۰/ص حالات جینیہ ۲۷/ص آداب المساجد ۵۰/ص چھ باتیں۔ حکایات صحابہ۔ قیامت کبریٰ ۸۰/ص فضائل ذکر/ رمضان/ صدقات/ حج/ نماز/ تبلیغ/ آئینہ نماز ۱۲۲/ص۔ رسالہ حج مبرور ۱۲/ص احوال برزخ ۲۲۰/ص علماء مظاہر العلوم ج ۲/ ص ۳۵۲ مشاہیر علماء ج ۳/ ص ۲۷۳

چوتھی فصل جاپان

ڈاکٹر توشی ہیکو ازتسو : (DR.TOSHIHIKO IZUTSU)

موسیٰ جار اللہ کے شاگردوں کی تعداد کافی زیادہ ہے جو ان سب خطوں میں پھیلے ہوئے ہیں جہاں موسیٰ جار اللہ کا قیام رہا۔ ان کے ایک جاپانی شاگرد ڈاکٹر توشی ہیکو ازتسو ہیں جو ۱۹۶۰ء کے عشرے میں میک گل یونیورسٹی مانٹریال سے وابستہ تھے مولانا سعید احمد اکبر آبادی جو میک گل یونیورسٹی میں ان کے رفیق کار رہے ان سے ڈاکٹر ازتسو کے داستان سنئے۔

ان کا خاص فن جس میں انہیں امتیاز حاصل ہے علم معانی ہے دس بارہ زبانوں کے فاضل اور ماہر ہیں جن میں انگریزی، فرنچ، جرمن، عبرانی، ترکی اور عرب شامل ہیں ان کا موضوع تحقیق جس پر انہوں نے بہت کچھ لکھا ہے اور لکھ رہے ہیں قرآن کا مطالعہ علم المعانی کے نقطہ نظر سے ہے انہوں نے عربی زبان کس طرح سیکھی؟ اسکی داستان بڑی دلچسپ اور سبق آموز ہے کہتے تھے کہ میں ٹوکیو کے قرب و جوار کا رہنے والا ہوں میرے وطن میں کوئی شخص (ایسا نہیں) تھا جس سے میں عربی پڑھ سکوں اتفاق سے روس کے ایک بہت بڑے مگر جلا وطن عالم جن کا نام موسیٰ جار اللہ تھا جاپان تشریف لائے اور ٹوکیو کی مسجد کے ایک کمرے میں قیام کیا مجھے اطلاع ہوئی تو انکی خدمت میں حاضر ہوا اور عربی پڑھنے کا شوق ظاہر کیا علامہ نے شروع میں تو ٹال مٹول کی مگر جب دیکھا کہ میرا اشتیاق واقعی صادق ہے تو انہوں نے فرمایا اچھا میں تم کو عربی ضرور پڑھاؤں گا مگر پہلے ایک بات کا وعدہ کرو اور وہ یہ کہ تم اپنی عربی کے علم کو قرآن اور اسلام پر حملہ کرنے کیلئے استعمال نہ کرو گے اس کے جواب میں جب میں نے انہیں یقین دلا دیا کہ میں محض ایک طالب علم ہوں اور میرا مقصد علمی نقطہ نظر سے قرآن کا مطالعہ کرنا ہے تو علامہ راضی ہو گئے اور اب انہوں نے عربی پڑھانی شروع کی تو اس طرح کہ چند مہینوں میں جب تک موصوف کا وہاں قیام رہا برسوں کی مسافت طے کرادی

علامہ مجھے صرف عربی نہیں پڑھاتے تھے بلکہ قرآن پر بھی لیکچر دیتے
رہتے تھے اسکا اثر یہ ہوا کہ مجھ کو قرآن سے خاص
شغف پیدا ہو گیا اور میں نے اسکو اپنے مطالعہ اور تحقیق
کا خاص موضوع بنانے کا فیصلہ کر لیا علامہ صحیح معنیٰ میں
ابن بطوطہ وقت تھے کسی ایک جگہ جم کر رہنا جانتے
ہی نہ تھے چنانچہ چند ماہ کے بعد یہاں سے بھی روانہ ہو گئے
اب میں نے یہ کیا کہ ریڈیو پر قاہرہ سے عربی پروگرام بڑی
پابندی سے سنتا تھا میں نے عربی کے کلاسیکل لٹریچر کا
از خود مطالعہ کیا عربی کے تمام دواوین پڑھ ڈالے
قرآن اور حدیث کا مطالعہ کیا اور اس سلسلے میں تاریخ
اور فلسفے کی کتابیں بھی کھنگال ڈالیں
میک گل یونیورسٹی کے علاوہ ایران میں بھی انہیں تدریس کا تجربہ
حاصل ہے:
آپ نہ صرف پہلے جاپانی فاضل اسلامیات ہے بلکہ جاپانی مستشرقین
میں سب سے زیادہ معروف ہے ان نے جاپانی کے
ساتھ انگریزی زبان میں بھی تصنیف و تالیف کا کام کیا ہے

تصنیف

ترجمہ قرآن (جاپانی)
قرآن مجید کے عربی سے براہ راست تین ترجمے ہوئے ہیں
ان میں سے ایک ترجمہ قرآن آپ نے کیا ہے یہ ترجمہ قرآن
بہت مستند مانا جاتا ہے ؎۱

؎۱ دوماہی وسط ایشیا نومبر ۱۹۹۲ء ص/۱۲ تا ۱۶
مزید دیکھئے صفحے ۱۹۹۳ء کا شمارہ اور RECENT ISLAMIC STUDIES IN JAPAN
اور سہ ماہی التوحید فارسی تہران مارچ ۱۹۸۹ء ص/۱۳۳ —

حاجی عمر میتا
و ۱۸۸۲ء

آپ عسکری قبیلہ میں پیدا ہوئے پھر تعلیم کے لئے چین گئے
وہاں پیکنگ کی مسجد میں ۱۹۳۱ء میں اسلام قبول کیا
۱۹۶۰ء میں صادق ایمائزومی کی وفات کے بعد
جاپان مسلم ایسوسی ایشن کے صدر بنے
الحاج محمد مصطفیٰ کھورا نے اوساکا میں ایک
نئی مسجد تعمیر کی یہی مسجد آپ کی خطابت کا
مرکز ہے اور تبلیغی جماعت کا مرکز ہے
یہاں اسلامی تعلیمات کی تدریس بھی ہوتی ہے
علماء دیوبند سے خاص تعلق ہے مولانا [illegible] کاندھلوی کی حکایات صحابہ کا جاپانی میں ترجمہ کیا ہے

تصنیف

ترجمہ قرآن (جاپانی)

آپ نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہے رابطہ عالم
اسلامی نے اسے چھپوایا ہے اور یہ مستند ترجمہ
سمجھا جاتا ہے ؎

ط روزنامہ جسارت کراچی ۸۵-۲-۱

شاہ معصوم مجددی دہلوی

م ۱۹۲۳ء   ۱۰/ شعبان ۱۳۴۱ھ

آپ ۱۰ شعبان ۱۲۶۳ھ کو دہلی میں پیدا ہوئے والد صاحب
کا نام شاہ عبدالرشید اور دادا صاحب کا نام شاہ احمد سعید تھا
اپنے جد امجد شاہ احمد سعید کے ظل عاطفت میں ظاہری و باطنی
تربیت پائی۔

آپ نے پہلے قرآن مجید حفظ کیا پھر اسکے بعد علوم
معقول و منقول اپنے والد ماجد شاہ عبدالرشید اور اپنے
چچا شاہ محمد مظہر اور دادا کے چھوٹے بھائی شاہ عبدالغنی
اور علامہ شہیر ملا محمد ایوب صاحب پشاوری ثم مکی
اور جامع معقول و منقول شیخ محمد حسن ترمذی ثم المدنی سے حاصل
کئے شیخ صدیق کمال مکی اور محدث شام شیخ عبدالرحمن الکزبری
سے سند حاصل کی آپ نے اپنے جد امجد کے دست مبارک
پر بیعت کی ۱۸۵۷ء میں حرمین تشریف لے گئے
۱۷ سال تک وہاں رہے ۱۲۹۱ھ ہندوستان آگئے
۳۲ سال رامپور رہے دوبارہ ۱۳۲۳ھ ہجرت کی مکہ معظمہ
کی طرف ۱۹۲۱ء تک وہاں مقیم رہے ۱۹۱۷ء میں اپنے
خاندان کے ہمراہ شام چلے گئے۔
۱۳۲۸ھ میں حجاز مقدس آئے
۱۰/ شعبان ۱۳۴۱ھ کو اٹھتر سال کی عمر میں انتقال ہوا
اور جنت المعلیٰ میں اپنے والد کے مدفن میں آسودہ خاک ہوئے

تصنیف

آپ کی تصانیف میں ترجمہ قرآن مجید مع فوائد سات پارے
اردو (قلمی) [1]

[1] مشاہیر علماء ج/۳ ص/۶۲

قاری فتح محمد بن محمد اسماعیل پانی پتی

م ۱۹۸۷ء ۱۴۰۷ھ

قاری فتح محمد بن محمد اسماعیل پانی پتی ۱۳۲۲ھ مطابق
۱۹۰۴ میں پانی پت میں پیدا ہوئے اور صرف
ڈیڑھ سال بعد نابینا ہو گئے اپنے ہی شہر میں قاری شبیر محمد
صاحب سے قرآن کریم حفظ کیا۔

قاری طاہر رحیمی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ بہت عمدہ حافظ تھے
جس طرح چاہتے قرآن پڑھ لیتے تھے مثلاً۔ رکوع کے آخری والی
آیت پھر اس سے پہلے والی پھر اس سے پہلے والی آیت پڑھتے
یہاں تک کہ اس رکوع کی پہلی آیت تک پڑھ لیتے۔ (اور اس سے بھی اہم بات یہ کہ)
بیچ میں لا۔ اور بغیر لا۔ والی آیتوں کی ترتیب ملحوظ رکھتے تھے۔
اسطرح پورا قرآن صرف دس آیت پڑھکر سنادیتے ہر ا
پورا قرآن اسطرح ازبر تھا (گویا آپ قرآنی کمپیوٹر تھے)

امام القراء فی العصر قاری ابو محمد محی الاسلام پانی پتی سے
۱۳۲۶ھ میں قرأت سبعہ میں تکمیل کی اور اجازت حاصل کی
پھر علوم اسلامیہ کی تحصیل و تکمیل کیلئے دیوبند تشریف لے گئے
اور ۱۳۲۷ھ میں فراغت حاصل کی

آپ حصول علم کے بعد اشاعت علم قرأت و تجوید میں
منہمک ہو گئے کچھ مدت قلیل مشاہرہ پر پڑھایا پھر ہمیشہ
بلا مشاہرہ پڑھاتے رہے ۱۳۶۶ھ میں پاکستان ہجرت
کر آئے یہاں بھی اشاعت علم میں مصروف رہے پھر مدینۃ الرسول
ہجرت کر گئے اور وہاں بھی لوگ آپ سے استفادہ کرتے رہے

قاری فتح محمد صاحب سچے عاشق رسول تھے پہلے مولانا اشرف
علی تھانوی کے ہاتھ پر بیعت ہوئے پھر انکی وفات کے
بعد انکے خلیفہ مفتی محمد حسن بانی جامعہ اشرفیہ سے بیعت
ہوئے آپ کبھی جماعت کی نماز نہیں چھوڑتے تھے یہی حال
تا دنیا انتقال تک رہا حتی کہ جب پاؤں سے چلنے سے
معذور ہو گئے تو آپ کو چیئر میں بٹھا کر نماز کیلئے
مسجد نبوی میں لایا جاتا تھا۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے

ط عنایات رحمانی ج/۲

آپ نے فن تجوید و قراءت پر کتابیں تصنیف و تالیف کیں اور دیگر علماء دیوبند کی طرح اپنی کتابوں کے حقوق اشاعت بھی محفوظ نہ رکھے۔

تصانیف

عنایات رحمانی - شرح قصیدہ شاطبیہ (اردو)

عنایات رحمانی یہ شرح ہے قصیدہ لامیہ حرز الامانی ووجہ التہانی المعروف بہ قصیدہ شاطبیہ[1] کی جسکو قاری صاحب نے تین جلدوں میں مرتب فرمایا ہے۔

اس قصیدہ میں گیارہ سو تہتر ۱۱۷۳ اشعار ہیں۔ جلد اول میں ۴۲۲ اشعار جلد دوم میں ۸۶۰ تک دوسری جلد سوم اختتام تک۔

عنایات رحمانی کے اب تک دو ایڈیشن چھپ چکے ہیں دوسرا ایڈیشن جو کہ ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۹۸۷ء میں طبع ہوا ہے اسکی خصوصیت یہ ہے کہ اسمیں قاری فتح محمد صاحب کے شاگرد رشید قاری طاہر رحیمی نے مقدمے اور عمدہ حواشی کا اضافہ کیا ہے قاری طاہر رحیمی صاحب لکھتے ہیں کہ امام شاطبی کی طرح شارح شاطبی قاری فتح محمد صاحب بھی ظاہری بصارت سے محروم تھے اور قاری صاحب کو قصیدہ شاطبیہ کے ۱۱۷۳ اشعار اور درہ کے ۲۴۲ اشعار، طیبہ کے ۱۰۰۰ اشعار ناظمۃ الزہر کے ۲۹۷ اشعار قصیدہ رائیہ کے ۲۹۸ اشعار حصری کے ۱۰۹ اشعار تحفہ کے ۶۱ اشعار اور انکے مفاہیم زبانی ازبر تھے - اسطرح نظم احکام قولہ الّتی کے ۳۷ اشعار "الفوائد المعتبرہ" کے ۲۷۵ اشعار یاد تھے قصیدہ شاطبیہ کا اصل نام حرز الامانی ہے اسکو قصیدہ لامیہ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ اسکا ہر شعر لام پر ختم ہوتا ہے اس قصیدہ کی ایک خوبی یہ ہے کہ تھوڑے سے الفاظ میں بہت سارے مطالب ومفاہیم کو سمو دیا گیا ہے اردو زبان میں اسکے اشعار کو حل کرنیکے لئے کوئی شرح نہ تھی لہذا قاری فتح محمد صاحب نے شاطبی کی عمدہ شروحات یعنی شرح ملا علی قاری[2] اسطرح ابراز المعانی - مصنف عبدالرحمن بن اسماعیل

---

[1] قصیدہ شاطبیہ قاسم بن فیرہ بن خلف بن احمد ابو القاسم رعینی شاطبی اندلسی کی تصنیف ہے و ۵۳۸ھ م ۵۹۰ھ

[2] مقدمہ عنایات رحمانی ج ۱

بعد حضرت مولینا اشرف علی تھانوی کی بیان القرآن سے
استفادہ کرکے ایک عمدہ محقق اور مفصل شرح تیار
کردی اس شرح کی کئی خصوصیات ہیں
۱۔ شعر کے ترجمہ میں مطلب واضح کرنے کیلئے قوسین
کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ۲۔ ترجمہ ترکیب کے موافق کیا ہے
۳۔ ترجمہ کے بعد شرح لکھی ہے اسکے بعد ضروری نحوی
ترکیب کا اضافہ ہے ۴۔ شرح میں صرف مطلب لکھا ہے
جو اہم مضامین تھے انکی توضیح الگ عنوانات لگا کر کی
تاکہ خلط مبحث نہ ہو) ۵۔ اصطلاحات شاطبیہ کے
عنوان سے ان تمام اشعار کو یکجا کر دیا ہے۔
جہاں شارحین نے اصلاح کی ہے ۱

---

۱ مقدمہ عنایات رحمانی ج/۱

اس تصنیف کے بارے میں علماء کی آراء۔

مولانا عبدالمالک کاندھلوی رح فرماتے ہیں۔
اب تک جتنی شروح مطبوعہ وغیرمطبوعہ موجود ہیں سب
عربی میں ہیں جن سے عربی دان ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں
سلیس اور بامحاورہ اردو زبان میں اسکی کوئی شرح
نہ تھی خدا کا شکر ہے کہ قاری فتح محمد صاحب نے اس
کمی کو پورا کردیا۔ یہ شرح کافی تحقیق سے لکھی گئی ہے
اس ایک شرح کا مطالعہ کافی شروح کے قائم مقام ہوسکتا ہے
مولانا سید سلیمان ندوی رح فرماتے ہیں۔
یہ شرح اردو میں مفصل و مشرح لکھی گئی ہے جو اردو
جاننے والوں کیلئے نعمت عظمیٰ ہے
مولانا احتشام الحق تھانوی نے فرمایا۔
قاری صاحب اپنے فن تجوید میں زمانہ کے مغتنمات
میں سے ایک ہیں یہ شرح اسکی توفیق ہے کہ
آنکھوں سے معذوری کے باوجود اتنی بڑی علمی خدمت
انجام دی۔
اس کے علاوہ مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان مولانا
شمس الحق فرید پوری اور مولانا خیر محمد جالندھر،
مولانا محمد ادریس کاندھلوی وغیرہم کی تقاریظ بھی اس پر موجود ہیں
مفتی محمد حسن بانی جامعہ اشرفیہ خلیفہ حضرت تھانوی فرماتے ہیں
یہ شرح بہت ہی عمدہ ہے اسکے اکثر الفاظ الہامی
معلوم ہوتے ہیں اگر حضرت تھانوی زندہ ہوتے تو بہت
ہی دعائیں دیتے۔[١]

---

١ مقدمہ عنایات رحمانی ج/١

کاشف العسر شرح ناظمہ الزھر (اردو) قاری فتح محمد صاحب

ناظمہ الزھر علامہ ابو القاسم ابن فیرہ شاطبی اندلسی کا ایک قصیدہ ہے جو ۲۹۷ اشعار پر مشتمل ہے اسمیں موصوف نے اختلاف قراءت والی آیات بیان کی ہیں

قاری صاحب نے اسکی دیگر عربی شرحوں کو سامنے دیکھ کر یہ عمدہ شرح مرتب کی ہے اسکی دو عربی شرحیں معروف ہیں۔
بشیر الیسر ، معالم الیسر ۔ موصوف نے اشعار کے ترجمے کو نمایاں کرنے کیلئے اسپر لکیر کھینچ دی اور شرح بریکٹ میں کر دی طلبہ کی آسانی کیلئے
اس شرح میں پانچ بنیادی مقاصد پیش نظر رکھے ہیں

(۱) مصطلح الشرح - یہ دس صفحات پر مشتمل ہے
(۲) حضرت ناظم کی جانب سے فن کے مبادی سے بحث کی
(۳) باب فی علم الفواصل والاصطلاحات فی الاسجاع وغیرھا
(۴) فاتحہ سے الناس تک کی سورتوں میں جن آیات میں آئمہ کا اختلاف ہے اسکو بیان کیا ہے مثلاً شبہ الفاصلہ اور شبہ الوسط وغیرھا
(۵) ضمیمہ قاری محمد طاہر صاحب رحیمی

۲۲ شعبان ۱۳۹۱ھ بمطابق ۱۹۷۱ میں مکمل ہوئی۔
۱۸۴ ص ہیں - مکتبہ دار العلوم کراچی سے شایع ہوئی ہے

سراج الغایات فی عدّ الآیات (اردو) فتح محمد صاحب

مطبع مشہور آفسٹ پریس کراچی ناشر دار العلوم نانک واڑہ کراچی ۱
یہ کتاب آیات کی تعداد پر مشتمل ہے کہ قرآن میں کتنی آیات ہیں آیات کے شمار میں اختلاف کی وجوہات مختلف ہیں مثلاً بقرہ کی آیات ۳۹ تھی اسکو وقف کے علماء نے سولہ حصوں میں تقسیم کر دیا تو اسطرح آیات

کی تعداد میں اختلاف واقع ہو گیا مولفین نے ابتداء سورۃ سے آخر تک ہر سورہ میں جس کی نزدیک جتنی اختلاف والی آیات ہیں مع نام اور شمار انکا ذکر کر دیا ہے

آیت شمار کرنے کے سات طریقے بیان کیے ہیں۔ (۱) مدنی اول (۲) مدنی آخر (۳) مکی (۴) کوفی (۵) بصری (۶) دمشقی (۷) حمصی ۱۵۵/ص

القرۃ المرضیہ فی شرح الدرۃ المضیۃ (اردو) قاری فتح محمد صاحب

مطبع نذیر پرنٹنگ پریس کراچی ناشر دار الصنعت ناظم آباد

یہ کتاب محمد بن محمد الجزری کی کتاب الدرۃ المضیۃ جسمیں ۲۴۰ اشعار ہیں اسکی شرح ہے

اسمیں سبعہ کے بعد والی تین قراءتوں کو جمع کیا ہے ۱۹۳۹ میں مکمل ہوئی نظر ثانی ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ء میں ہوئی

قرآنی ترتیب پر اختلافات قرآت بیان کرتی ہیں ۲۵۶/ص میں مکتبہ دار العلوم کراچی سے بھی شایع ہوئی ہے

— اسہل الموارد (اردو) یہ شاطبی کے معروف قصیدہ رائیہ کی شرح ہے جسمیں قرآن پاک کے الفاظ کے رسم الخط اور ان کے لکھنے کے طریقوں کا صحیح علم حاصل ہو سکتا ہے مکتبہ دار العلوم کراچی سے شایع ہوئی ہے

— عمدۃ المبانی (اردو) اسمیں قصیدہ شاطبیہ کے ان اشعار کو جمع کیا ہے جنمیں شارحین نے کسی قید کی کمی یا اجمال کے رہ جانے کی بنا پر اصلاح کی ہے یہ بھی مکتبہ دار العلوم کراچی سے شایع ہو چکی ہے۔

نورانی قاعدہ: یہ قاعدہ لاکھوں کی تعداد میں چھپا اور نصاب کا حصہ رہا ہے آج بھی سب سے زیادہ یہی قرآنی قاعدہ مقبول ہے اسمیں تجوید کے قواعد اور تدریس کے اصول دونوں بیان کئے گئے ہیں

عبد اللہ عباس ندوی

انگریزی نام۔ VOCABULARY OF THE HOLY QURAN

۱۔ قاموس الفاظ القرآن الکریم: عربی - انگریزی
مصنف الدکتور عبداللہ عباس ندوی معہد اللغۃ جامعۃ ام القری
حسب الترتیب الجذری والسیاق المعنوی مع ایضاحات
صرفیہ ونحویہ وتفاصیل میسرہ عن الاماکن والاعلام۔
موصوف نے الفاظ قرآنی کے معنی مع سیاق وسباق
واشتقاقی حیثیت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا ہے
مقصد انگریزی داں طبقہ کیلئے ترجمہ قرآن کی سہولت
مہیا کرنا ہے۔
اس سے قبل اس طرح کا کام ۱۸۷۲ء میں ایک مستشرق
جون پینرس نے کیا۔ تاہم غلطیاں بہت زیادہ تھیں
لہذا یہ کام کیا گیا کہ اصل زبان وعوام جو لغت کے واسطہ
قرآن میں تحقیقات کے محرک ہو رہے ہیں بازار میں
۷۵۵ ص پر مشتمل یہ لغت ہے اس کے بعد (۸۹۶ ص مجموعی)
بقیہ صفحات پر مضارع کی شکل میں تمام الفاظ بیان کر کے
ان کے مادہ کو بیان کر دیا ہے:
مثلاً: یُطافُ۔ ط.و.ف۔ یَعْبُدُ: ع.ب.د۔

ناشر دار الشروق جدۃ۔
طبع اول ۱۹۸۳ مطابق ۱۴۰۳ھ

۲۔ ایک کتاب تعلم لغۃ القرآن (عربی انگریزی)
عربی نحو وصرف قرآن سے اور اسکی امثلہ پیش کر کے سکھائی گئی ہے۔

مولانا محمود الطرازی المدنی

آپ کی مادری زبان ازبک ہے دار العلوم دیوبند سے دورہ حدیث
کر کے روس کے مخدوش حالات کی وجہ سے مکہ میں قیام فرما لیا
مکہ ہی میں یہ خدمت انجام دی وسطی ایشیاء کے ازبکوں کے لئے
ایک دیوبندی عالم کا گراں قدر عطیہ ہے
آپ کے صاحبزادے ڈاکٹر عبد اللہ الطرازی جو کہ سعودی عرب ہی میں اقامت
پذیر ہیں انھوں نے جامعۃ پنجاب سے سندھ و پنجاب کے جغرافیائی تاریخ
پر پی ایچ ڈی مقالہ لکھا ہے جو موسوعۃ البلاد والبنجاب کے نام سے عربی میں
شایع ہو چکا ہے

قرآن کریم مترجم ازبک

مترجم وحشی ترکستان کی قومی زبان ازبک میں
ناشر بالیز شوز صدر کراچی پاکستان، سے پہلی دفعہ چھپ کر شایع ہوئی ہے
مولانا فیض اللہ چترالی مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیۃ اور مہتمم مدرسہ امام محمد
سہراب گوٹھ کراچی نے اس نسخہ کی تصحیح کی ہے
۷۰۴/ص پر مشتمل یہ تفسیر فی الحقیقت تفسیر عثمانی کے ترجمہ و تفسیر کا
ازبکی ترجمہ ہے۔
ترجمہ شیخ الہند کا ازبکی ترجمہ بعینہ کر دیا گیا ہے البتہ تفسیر میں
ابتدائی پاروں میں تفسیر عثمانی کی تلخیص کر کے حواشی لکھے ہیں اور اختتامی
پاروں میں بعینہ تفسیر عثمانی کا ترجمہ کر دیا گیا ہے
۔ اس کی کتابت بہت باریک ہے جس کی وجہ سے پڑھنے میں دقت
ہوتی ہے ۔ط

ط قرآن کریم مترجم ازبک

مولینا محمد عاشق الٰہی بلند شہری

۱۳۴۳ھ و ۱۹۲۴-۲۵ء

آپ بلند شہر (یوپی) میں جناب صوفی محمد صدیق صاحب
کے گھر پیدا ہوئے تاریخ پیدائش غالباً ۱۳۴۳ھ کی ہے (۱)
مولینا محمد صادق پنجابی ثم سنبھلی سے قرآن مجید حفظ کرکے
انہی سے فارسی اور عربی صرف و نحو کی کتابیں پڑھیں
تعلیم کیلئے ۱۳۶۰ھ میں مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا
۱۳۶۳ھ میں دورہ حدیث پڑھکر سند الفراغ حاصل کی
فراغت کے بعد مدرسہ آنا روالی اور پھر مدرسہ اسلامیہ کٹھور میرٹھ
میں سال بھر قیام کے بعد مدرسہ حافظ الاسلام [illegible] میں
ایک سال پڑھایا۔ بیعت کا تعلق مولانا زکریا سے ہے
مظاہر العلوم میں قاری سلیمان صاحب کی خصوصی توجہ سے تجوید قرأت پڑھ کر سند حاصل کی (۲)
۱۳۷۳ھ تا ۱۳۸۱ھ کلکتہ کے مختلف مدارس میں پڑھایا ۱۳۸۲ھ میں دار العلوم کراچی چلے گئے
اور تفسیر و حدیث کے ساتھ افتاء کی خدمت بھی انجام دی تمنا تھی مدینہ میں اقامت مل جائے وہ پوری ہوئی
آج کل وہیں تصنیفی کام میں مصروف ہیں

تصانیف

۱۔ عربی کا آسان قاعدہ (اردو) ۲ج

(۱) علمائے مظاہر العلوم ج۲/ ص۲۵۲

(۲) مشاہیر علماء ج۱/ ص۲۴۵
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج۲/ ص۲۵۲

۲ــ انوار البیان فی کشف اسرار القرآن (اردو)

مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی

ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

طبع اول مئی ۱۹۹۲ مطابق ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ

اس تفسیر کی ابھی تک دو جلدیں شائع ہوگئی ہیں

ج/۱ سورہ بقرہ پر مشتمل ہے ۵۲۱/ص ہر جلد کے آغاز میں فہرست مضامین ہیں

ج/۲ سورہ النساء پر مکمل ہوتی ہے ۵۳۵/ص پر مشتمل ہے

تفسیری انداز یہ ہے کہ کسی آیت کا ٹکڑا لکھ دیتے ہیں پھر مسلسل ترجمہ نقل کرتے ہیں اسکے بعد مستقل عنوان دیکر بہت طویل نہ بہت مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں

کتابت و طباعت بہت عمدہ ہے

وجہ تالیف خود بیان فرماتے ہیں

۱۳۷۵ھ کی بات ہے کہ راقم الحروف کلکتہ میں مقیم تھا وہاں میعادی بخار میں مبتلا ہوگیا میں نے عرض کیا کہ اے اللہ میں اسکو سے مررہا ہوں حالانکہ میں نے ابھی تفسیر بھی نہیں لکھی میں اچھا ہوگیا اب جبکہ عمر ستر سال کے قریب پہنچ گئی تفسیر لکھنا شروع کردیا اگر کوئی یہ سوال کرنے کہ اردو میں اکابر کی متعدد تفسیریں موجود ہیں تجھے نئی تفسیر لکھنے کی کیا ضرورت تھی تو میں اسکا جواب دینے سے قاصر ہوں

عام فہم اردو زبان میں شرح اور بسط کے ساتھ قرآن مجید کے معانی اور مطالب بیان کردیئے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو جگہ جگہ جھنجھوڑا بھی ہے قرآن مجید کا ہم سے کیا مطالبہ ہے تفسیر میں تفسیر القرآن بالقرآن ۔ تفسیر القرآن بالحدیث کو اختیار کیا خصوصیت کے ساتھ ترجمہ اور تفسیر پڑھنے والے طلبہ کی زیادہ رعایت کی گئی ہے

اور کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ تحت اللفظ ہو اور بامحاورہ بھی ہو

ط انوار البیان فی کشف اسرار القرآن

۳۔ تفسیر سورہ فاتحہ ۔ (اردو)
اس کتاب میں سورہ فاتحہ کی آسان اور سلیس تفسیر
بیان کی گئی ہے یہ کتاب چونکہ بچوں کیلئے ہے اسلئے مختصر ہونے
کے ساتھ ساتھ مفید اور سہل انداز میں لکھی گئی ہے (یہ رحیمیہ کتب خانہ ملتان سے شائع ہوئی ہے)
اس کے صفحات (۱۶) ہیں اور سائز $\frac{۲۰×۳۰}{۱۶}$ ہے

= التحفۃ المرضیہ فی شرح المقدمۃ الجزریہ =
یہ علامہ جزری کی مشہور کتاب مقدمۃ الجزریہ کی مکمل اور
جامع شرح ہے جو آسان اور سہل زبان میں لکھی گئی ہے
اسمیں حضرت امام عاصم اور ان کے دونوں راوی حضرت شعبہ
حضرت حفص اور خود امام جزری کے حالات بھی وضاحت
اور تفصیل کے ساتھ لکھدیے گئے ہیں۔ قاری فتح محمد صاحب
نے اس کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے تحریر فرمایا ہے

کہ التحفۃ المرضیہ (اردو) چند شفقات سے میں ما شاء اللہ نہایت محنت
وجانفشانی سے مرتب فرمائی بفضلہ تعالیٰ فن کی اکثر ضروریات
کیلئے جامع ہے
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی اسپر تقریظ لکھی ہے
کتاب کے صفحات
(۲۷۰) ہیں اور سائز $\frac{۲۰×۲۶}{۸}$ ہے ۱۳۸۴ھ میں یہ شرح
مرتب ہوئی

= شرح خلاصۃ البیان = عربی
عربی زبان میں فن تجوید کی مشہور کتاب خلاصۃ البیان کی
یہ شرح ہے۔ جن حضرات نے مولانا کی دوسری تالیف التحفۃ المرضیہ
فی شرح مقدمۃ الجزریہ دیکھی ہوگی وہ اس شرح کی افادیت اور
جامعیت کو بطور خود محسوس کریں گے یہ کتاب غیر مطبوعہ ہے۔

W.B.G.P.

(۱) سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج/۲ ص ۵۲ اور

(۲) علماء مظاہر العلوم ج/۲ ص/۳۵۲ ۔ مشاہیر علماء ج/۱ ص/۲۲۵

فضائل دعا (اردو)

مولینا عاشق الٰہی بلند شہری۔

کل صفحات ۲۸۶ صفحے احمد برادرس پرنٹو ناظم آباد سے چھپوا کر مکتبہ اصلاح و تبلیغ جامع مسجد روڈ حیدرآباد سے شائع کیا۔
موصوف نے پہلے ماہنامہ البلاغ کے شماروں میں شائع کیا پھر مزید اضافہ کر کے کتابی شکل میں شائع کیا
آغاز کے ابتدائی دو بابوں میں قرآن و حدیث سے دعاؤں کی فضیلت بیان کی ہے
باب سوم میں آداب دعا۔ باب چہارم میں قبولیت و عدم قبولیت کی وجہ کا بیان باب پنجم میں وہ مواقع جس میں دعا جلد قبول ہوتی ہے
باب ششم میں توبہ کا طریقہ۔ باب ہفتم میں دعائیں قرآن سے جمع کر دیں باب ہشتم میں حدیث میں وہم - میں جامع دعائیں منقول ادعیہ جمع کردی ہیں۔

مسنون دعائیں (اردو)

۱۔ مولانا کی مطبوعہ مجموعی کتب کی تعداد تقریباً ۶۷ ہے باقی غیر مطبوعہ ان کے علاوہ ہیں

چھٹی فصل فرانس

ڈاکٹر محمد حمید اللہ -

۱۹/فروری ۱۹۰۸ء ۱۳۲۶ھ

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب ۱۶/ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹/فروری ۱۹۰۸ء کو حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے اور آپ نے تعلیم و تربیت کے مختلف مراحل بھی اسی سرزمین میں طے کئے جو اس وقت اہل علم کا مرکز اور علوم اسلامیہ کا گہوارہ تھی جن لوگوں سے کوئی خاص کام لینا چاہتا ہے ان کے طور طریقے ابتداء ہی سے نرالے ہوتے ہیں جامعہ عثمانیہ کی طالب علمی کے زمانے میں آپ کے علمی شغف کا یہ عالم تھا کہ نہ تو کبھی غیر حاضر ہوئے اور نہ کلاس میں دیر سے پہنچے آپ نے جامعہ عثمانیہ سے ایم اے۔ ایل ایل۔ بی کی ڈگریاں حاصل کیں حصول علم کی تشنگی اور تحقیق و جستجو کا ذوق بڑھتا گیا چنانچہ اعلیٰ تعلیم کیلئے یورپ پہنچے: بون یونیورسٹی (جرمنی) سے اسلام کے بین الاقوامی قانون پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈی فل کی ڈگری حاصل کی اور سوربون یونیورسٹی (پیرس) سے عہد نبویؐ اور خلافت راشدہ میں اسلامی سفارت کاری پر مقالہ لکھ کر ڈاکٹر آف لیٹرز کی سند پائی ڈاکٹر صاحب کچھ عرصے تک جامعہ عثمانیہ حیدر آباد میں پروفیسر رہے یورپ جانے کے بعد جرمنی اور فرانس کی یونیورسٹیوں میں بھی تدریسی خدمات انجام دیں:
فرانس کے نیشنل سنٹر آف سائنٹفک ریسرچ سے تقریباً بیس سال تک وابستہ رہنے کے علاوہ ازیں یورپ اور ایشیا کی کئی یونیورسٹیوں میں آپ کے توسیعی خطبات کا سلسلہ اب تک جاری ہے ڈاکٹر صاحب السنہ شرقیہ یعنی اردو، فارسی، عربی، اور ترکی کے علاوہ انگریزی، فرانسیسی، جرمنی، اطالوی وغیرہ زبانوں پر بھی عبور رکھتے ہیں اسی وجہ سے آپکا مطالعہ بہت وسیع ہے چنانچہ مختلف اقوام و ادیان کے تاریخی اور تقابلی مطالعے کی بدولت آپ کے مقالات اور تصانیف کا علمی و تحقیق مرتبہ نہایت بلند ہے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں بھی آپ کو اس لسانی مہارت سے بڑی مدد ملی ہے

ط/ ہفت روزہ تکبیر ۶/فروری ۱۹۹۲ ص/۸

آپ مبلغوں کا سا مناظراتی اور جارحانہ انداز کبھی اختیار نہیں کرتے
بلکہ قدیم و جدید مأخذ کے تحقیقی و تقابلی مطالعہ کے بعد اپنے
نتائج فکر، نہایت محتاط اور مثبت طریقے سے پیش
کر دیتے ہیں چنانچہ آپ کی تحریر و تقریر کا یہ سائنٹیفک انداز
اور استدلال و استنباط کا مجتہدانہ اسلوب، جدید دور کے
سنجیدہ علمی مزاق کو بہت متاثر کرتا ہے

یوں تو آپ کی کثیر التعداد تصانیف کے موضوعات کا دائرہ
بہت وسیع ہے لیکن قرآن و حدیث اور سیرت طیبہ
پر آپ کے تحقیقی مقالے خاص طور پر قابل ذکر ہیں آپ نے
سیرۃ النبی کے اجتماعی اور سیاسی پہلوؤں پر مختلف زبانوں
میں کئی کتابیں تصنیف کی ہیں ط۱ مدیر تکبیر صلاح الدین لکھتے ہیں

آپکی کی زندگی مختصر نیند اور ضروری حاجات کے سوا پوری کی پوری
اسلام کی خدمت کیلئے وقف ہے: اس میں نہ بیوی بچوں کا کوئی خلل ہے
نہ کسی ملازم اور رفیق کی کوئی گنجائش اور نہ اعزاء اور دوست
احباب یا تقریبات کا کوئی جھمیلا: حتیٰ کہ ٹیلی فون تک کا کوئی
جنجھٹ نہیں حالانکہ ہم ۸۰/ سال کی عمر ہو چکی ہے ط۲

ڈاکٹر صاحب کی پوری زندگی جرمنی اور فرانس میں گذری ہے لیکن
ان کی فکر اور تحریر پر مغربی فکر اور تہذیب کا کوئی ادنیٰ شائبہ بھی
نظر نہیں آتا اور وہ دیوبند یا ندوہ جیسی کسی دینی درسگاہ کے فاضل
استاد کا سا اسلوب نگارش رکھتے ہیں جس میں اساسیات
دین پر گہرے اعتقاد کا رنگ غالب ہوتا ہے

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اسلامی فکر اور مشرقی تہذیب یورپ میں
۶۰/ سال کی رہائش کے باوجود ذرا متاثر نہ ہوئی بلکہ اس نے
الٹا اہل یورپ کو متاثر کیا اور ہزاروں افراد کو اسلام کی آغوش
میں پہنچا دیا ط۳

ڈاکٹر صاحب مولانا مناظر احسن گیلانی فاضل دار العلوم دیوبند چیئرمین
علوم اسلامیہ جامعہ عثمانیہ دکن کے خصوصی تلامذہ میں سے ہیں یہی وجہ ہے آپ دیوبندی
فکر سے انتہائی متاثر ہیں۔

ط۱ ہفت روزہ تکبیر ۶/ فروری ۱۹۹۲ء ص/ ۹
ط۲ 〃 〃 〃 〃 ص/ ۸
ط۳ 〃 〃 〃 〃 ص/ ۹

ڈاکٹر صاحب خود فرماتے ہیں

میں ۱۹۴۸ء سے یہاں مقیم ہوں۔ پاکستان یہیں سے گیا تھا اور وہاں مولانا سید سلیمان ندوی متعدد علماء اور مولانا ظفر احمد انصاری کے ساتھ مل کر پاکستان کے آئین کیلئے بنیادی نکات، علماء کے ۲۲ نکات اور نظام تعلیم کے خاکہ کی تیاری میں شریک رہا اور پھر پیرس واپس چلا آیا وزارت تعلیم کے تحت یہاں اور نیشنل اسٹیٹ ریسرچ سینٹر قائم ہے میں ۲۵ سال اس سے وابستہ رہ کر اب ریٹائر ہو چکا ہوں اور اس کے وظیفہ پر میری گذر بسر ہو رہی ہے

میں نے جرمنی کی بون یونیورسٹی سے ۱۹۳۲ء میں اسلام کے بین الاقوامی قانون پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی اگلے سال سوربورن یونیورسٹی پیرس سے عہد نبوی کی ڈپلومیسی کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کیا بعد ازاں جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں پڑھانے لگا سقوط حیدرآباد کے بعد میں پیرس چلا آیا اور یہاں تحقیقاتی ادارے سے وابستہ ہو گیا ہے(۱)

اب میں کسی بھی ملک کا شہری نہیں ہوں مستقل مہاجر ہوں میری مہاجریت کی ایک سند حکومت فرانس نے جاری کر دی تھی وہی میرا پاسپورٹ ہے اسی پر بیرونی سفر کرتا ہوں یوں میری شہریت آفاقی ہے۔(۲) آپ ایک عرصہ تک انقرہ کی ارض روم یونیورسٹی میں لیکچر دیتے رہے ہیں اور اس کیلئے ہر ہفتے پیرس سے انقرہ جایا کرتے تھے ڈاکٹر صاحب کو ۸ زبانوں۔ اردو فارسی، عربی، انگریزی فرانسیسی، جرمنی، ترکی اور اطالوی پر عبور حاصل ہے اور ان سب زبانوں میں ان کی تصانیف موجود ہیں؛ وہ طویل عرصے فرانسیسی زبان کے ایک ماہنامہ حبیب فرانس اسلام کے مدیر بھی رہے اور ایک تنظیم جمعیۃ الصداقۃ الاسلامیۃ کے خازن ہیں: ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں

صرف پیرس میں اب تک ایک لاکھ فرانسیسی مسلمان ہو چکے ہیں اسلام قبول کرنے والے فرانسیسیوں کا یومیہ اوسط ۸ تا ۱۰ ہے ان میں خواتین کی بڑی تعداد شامل ہے(۳)

(۱) ہفت روزہ تکبیر ۶/فروری ۱۹۹۲ء ص/۹
(۲) " " " ص/۱۰
(۳) " " " ص/۱۰

ڈاکٹر صاحب آج کل ایک ایسی جگہ مسجد کی تعمیر میں مصروف ہیں
جہاں فرانسیسی مسلمانوں کی خاصی بڑی تعداد موجود ہے
لیکن اسکے لئے مسجد نہیں تھی ایک عمارت جو بدل لی گئی ہے
پانچ لاکھ فرانک ادا کئے جا چکے ہیں
(پانچ لاکھ فرانک ایک لاکھ ڈالر کے برابر بنتے ہیں) وزیر اعظم نواز شریف نے
یہ پوری رقم حکومت پاکستان کی جانب سے
ڈاکٹر صاحب کو ادا کر دی ہے،
ڈاکٹر صاحب انگریزی اردو اور فرانسیسی عبارت خود ہی
ٹائپ کرتے ہیں اور آپ مسودہ کے بغیر براہ راست
ٹائپ رائٹر پر عبارت تیار کرتے ہیں ۱؎ شادی نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے
فرماتے ہیں چونکہ ایک طرف وطن سے دوری تھی یہاں تنہا رہا اور دوسری
طرف والدین سے بھی محروم تھا۔ اس لئے خاندان میں کسی کو خیال
نہ آیا۔ میں تعلیم و تحقیق میں اس درجہ منہمک اور مستغرق رہا
کہ اس طرف توجہ ہی نہ گئی بس یوں ہی وقت گذرتا گیا
یہ کوتاہی مجھ سے ہوئی ہے ۲؎ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا
فرانس میں مسلمان ہونے کی خواہش رکھنے والے ہر طبقہ میں ہیں
پروفیسر بھی مسلمان ہوئے ہیں سفیر بھی مسلمان ہوئے ہیں
اور نامور بانی بھی پیرس میں پادری اور نن بھی مسلمان ہوئے ہیں
بعض لوگ ابن عربی کی کتابیں پڑھ کر مسلمان ہوئے ہیں
بعض روحانی اسباب کے سبب مسلمان ہوئے ہیں اہل مغرب
کو اسلام سے رغبت کسی ایک پہلو سے نہیں بلکہ قسم قسم
کے انقلابی جذبات سے ہوتی ہے ۳؎ مختار اعوان لکھتے ہیں
جب ہم ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کو جدید دور کے تناظر
میں دیکھتے ہیں تو ہمارا خیال فوری طور پر اپنے ان اکابرین
کی طرف جاتا ہے جن کی زندگی کا مقصد صرف اللہ اور اس کے
رسول ﷺ کی اطاعت کے سوا کچھ اور نہ تھا اور پھر
ہم سوچتے ہیں کہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب :
صحابہ کرام رض کے اس کاروان کا ایک حصہ ہیں جو خدا نے
۲۱ ویں صدی تک ہمارے درمیان موجود رکھا ہے ۴؎

۱؎ ہفت روزہ تکبیر ۶/فروری ۱۹۹۲ء ص/۱۱
۲؎ ص/۱۲
۳؎ ہفت روزہ تکبیر ۲۱/مئی ۱۹۹۲ ص/۲۱ ص/۲۲
۴؎ جائزہ تراجم قرآنی ص/۱۸۳

تصانیف

لقرآن المجید مع معانیہ بالفرنسیہ (فرانسیسی)

LE SAINT CORAN

رجمہ وحواشی فرانسیسی زبان میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے
کام میں اللیتورمی نامی شخص نے آپ کے ساتھ تعاون کیا ہے
رے پیش نظر اس نسخے کا آٹھواں ایڈیشن ہے جو کہ ۱۹۷۳ء مطابق ۱۳۹۳ھ میں
روت سے شایع ہوا ہے

یر صلاح الدین لکھتے ہیں ڈاکٹر صاحب کا سب سے عظیم کارنامہ فرانسیسی میں قرآن حکیم
ترجمہ وتفسیر ہے اس کے ۱۹/ ایڈیشن شایع ہو چکے ہیں ہر ایڈیشن ۱۰/ سے
ہزار کی تعداد میں شایع ہوا ڈاکٹر صاحب آج کل ۲۰/ویں ایڈیشن کا
روف پڑھنے میں مصروف ہیں (۱)

صوف کا طرز تحریر یہ ہے متعلقہ آیات مکمل صفحہ کے اوپر کے حصہ میں
ر صفحہ کے نچلے حصہ میں متعلقہ آیات کا ترجمہ اور الگ صفحہ پر ان آیات
تفسیر مختصراً بیان کرتے ہیں

یر تبصرہ (۸ویں) ایڈیشن کے ۹۰۰/ص ہیں ۵۰/ص پر مفصل
دمہ ہے جس میں علوم القرآن، فہرست مضامین، قرآن
ترجمہ کے اصول وطریقہ کار سے بحث کی گئی ہے۔

قرآن المجید مع معانیہ بالفرنسیۃ
جائزہ تراجم قرآنی ص/۱۸۳

ت روزہ تکبیر ۶/ فروری ۱۹۹۲ء ص/ ۱۰

القرآن فی کل لسان ۔ عربی

یہ خدمت قرآن کے سلسلہ میں آج سے تقریباً ۲۵/برس قبل تراجم قرآن حکیم کی ببلیوگرافی مرتب کی تھی جس میں دنیا بھر کی ایک سو بیس زبانوں میں قرآن کے تراجم کا تذکرہ اور بطور نمونہ سورہ فاتحہ کے تراجم درج ہیں اور یہ ورلڈ ببلیوگرافی کا پہلا کام تھا اس سلسلہ میں آپ نے دنیا بھر سے تراجم کے نسخے منگوائے اور دنیا بھر میں متعلقین کو اس طرف متوجہ کیا ۔ یہ کتاب مستقل چھپنے کے لئے ایک موسوعہ کا حصہ بن کر بھی شائع ہوئی ہے نمائندہ تکبیر کو لکھتے ہیں پچھلے دنوں آپ نے گورمکھی میں ترجمہ قرآن کی تلاش کے سلسلہ میں لکھا تھا اگر خریدنا ممکن ہو تو اس کے فوٹو یا مائکرو فلم بھی کافی ہوگی اور سارے مصارف پیشگی ادا کرنے کو حاضر ہوں گا ۔[٢]

ط[١] تکبیر ۸/فروری ۱۹۹۲ء ص ۹/

ط[٢] ۸/جولائی ۱۹۲۹ء میں ہفت روزہ نونہال حیدرآباد میں مدراس کی سیر کے عنوان سے پہلا مضمون لکھا اب تک ۹۱۱/مقالات اور ایک سو سے زائد تصانیف چھپ چکی ہیں۔ کچھ مطبوعہ تصانیف یہ ہیں ① محمد رسول اللہ MUHAMMAD RASUL ALLAH. (انگریزی) سیرت پر دو جلدوں میں لکھی یہ بہت مقبول ہوئی ۔

② قانون بین الممالک کے اصول و نظیریں

③ صحیفہ ہمام ابن منبہ کی تحقیق حواشی اور اسکی اشاعت یہ قدیم ترین مجموعہ حدیث ہے جو صحابہ کے دور میں لکھا گیا برلن کے مخطوطات سے آپ نے دریافت کیا ہے ۔

④ الوثائق السیاسیۃ للعہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ

⑤ رسول اللہ کی سیاسی زندگی ⑥ عہد نبوی میں نظام حکمرانی ⑦ خطبات بہاولپور

⑧ عہد نبوی کے نظام حکومت

The Battlefields of the Prophet Muhammad.

The First written Contitution.

The Muslim conduct of State. Introduction to Islam (۲۲) زبان میں ترجمہ ہو گیا ۔

صحیح بخاری کا اشاریہ حال ہی میں مرتب کیا ہے

آٹھویں فصل کینیڈا

محمد آصف قاسمی صاحب

آپ مولانا طاہر دیوبندی کے صاحبزادے ہیں حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی کے خاندان کے چشم وچراغ ہیں
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے فراغت حاصل کی طویل عرصہ تک جامع مسجد فاروق اعظم نارتھ ناظم آباد میں خطابت واہتمام مدرسہ کے فرائض ادا کرتے رہے تقریبا چارسال قبل آسٹریلیا پھر کینیڈا تشریف لے گئے وہاں ایک جامعہ (یونیورسٹی) کی بنیاد رکھی ہے اور بڑے پیمانے پر فروغ اسلام وملک کی خدمت انجام دینے کا پروگرام ہے ہم جیسے طالب علموں پر ہمیشہ شفقت فرماتے تھے اور علوم جدیدہ حاصل کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے

ترجمہ قرآن مصنف مولانا محمد آصف قاسمی ۱۲۵/ص
ناشر جامعہ قاسمیہ جامع مسجد فاروق اعظم نارتھ ناظم آباد کراچی
اکتوبر $\frac{۱۹۷۷}{۱۳۹۷}$ میں یہ کتاب مکمل کی ہے

مکمل ترجمہ قرآن دس کتابوں پر مشتمل ہے
تیسری کتاب سے قرآن کریم کے الفاظ مع ترجمہ، قرآن کی ترتیب سے جمع کردیئے ہیں
خود لکھتے ہیں قرآن میں تقریبا اسی ہزار الفاظ ہیں مگر اصل اصل الفاظ صرف دو ہزار ہیں جو بار بار آتے ہیں اور ان میں سے ۵۰٪ جو پانچ سو وہ الفاظ ہیں جو اردو زبان میں بولے جاتے ہیں جو شخص خود ترجمہ قرآن پڑھنا چاہے وہ ان الفاظ کو ترتیب سے یاد کرکے با آسانی قرآن فہمی کا ذوق پیدا کرسکتا ہے

ا۔ ترجمہ قرآن

ل ۵ . افضل مقالات اساتذہ

شیخ التفسیر حضرۃ مولانا محمد اسحاق مدنی صاحب .

حضرۃ مولانا محمد اسحاق صاحب مدنی کا تعلق آزاد کشمیر کے
مشہور مردم خیز خطے (منگ) سے ہے آپ نے دینی علوم
کی کتابیں ملک کے معروف دینی ادارے
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں پڑھیں .
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رح کی زیر نگرانی
١٩٦٦ء میں دورہ حدیث مکمل کیا .
حضرۃ اقدس مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رح
کی زیر نگرانی فقہ میں تخصص کیا .
آپ شیخ المعقول مولانا محمد شریف صاحب کی خدمت میں
جا پہنچے وہاں سے علوم عقلیہ کی تکمیل فرمائی ؛
چھ سال تک دار العلوم پلندری میں تدریس فرمائی آپ نے
جمعیت علماء اسلام کے مذہبی اور سیاسی پلیٹ فارم پر بھی کام کیا
اور اپنے علاقے کے ممبر مجلس رہے
جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی طرف سے پاکستان اور آزاد کشمیر کے
مختلف دینی اداروں کے اساتذہ کو بلوایا گیا ؛ جو آزاد کشمیر
میں سے حضرۃ مولانا محمد اسحاق صاحب کو منتخب کیا گیا
١٩٧٢ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ ہوا
آپ روزانہ مغرب سے عشاء تک باب الرحمۃ کے سامنے
مسجد نبوی میں تشنگان علم کو تفسیر قرآن کے آب صافی سے سیراب
فرماتے رہے ١٩٧٦ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ
میں امتیازی کامیابی حاصل کی اس کے بعد جامعہ ہی کی طرف سے
آپ کو شعبہ دعوت والارشاد کے رکن کی حیثیت سے متحدہ عرب
امارات بھیجا گیا جہاں آپ پندرہ سال سے بے مثال علمی تبلیغی تصنیفی
خدمات سرانجام دے رہے ہیں ۔

ماہنامہ صدائے مجاہد کراچی اگست و ستمبر ١٩٩٢

دبئی کی مختلف مساجد میں آپ کے درس قرآن کے
حلقے عام وخاص میں معروف ہیں
اسی دوران آپ پانچ سال کیلئے کشمیر کی اسلامی نظریاتی
کونسل کے رکن بھی منتخب ہوئے آپ نے امارات میں
اپنے دیوبندی مسلک علمائے کرام کو متحد کرنے اور باطل قوتوں کو
توڑنے کیلئے جمعیت اہلسنت والجماعت کی داغ بیل ڈالی
اور اس کے پہلے سرپرست اعلیٰ منتخب ہوئے اس کے بعد سے
عرب امارات میں پہل برعت اور اہل تشیع کا ناطقہ بند کرکے رکھ دیا ہے
حرکۃ المجاھدین افغانستان کے صدر بھی رہے۔ ح۱

تصنیف

(۱) قرآن وسنت کی مقدس دعائیں (اردو) مطبوعہ
(۲) اسمائے حسنہ۔ باری تعالیٰ کے ۹۹/ نام (اردو) مطبوعہ
(۳) عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن – یہ اردو میں قرآن مجید کی
تفسیر ہے اور آپ کے انتہائی انہماک وشغف کا مظہر ہے ابھی تک غیر مطبوعہ
مکمل حالت میں موجود ہے امید ہے یہ جلد شائع ہوکر استفادہ عوام کے لئے
منظر عام پر آجائیگی ح۲

ح۱ ماہنامہ صدائے مجاہد کراچی اگست وستمبر ۱۹۹۲ء مطابق صفر وربیع الاول ۱۴۱۳ھ
ص/ ۲۷

ح۲ موصوف کی دیگر تصانیف میں سے کچھ یہ ہیں ① تحفہ علم وحکمت ② معجزات خاتم الانبیاء
③ نماز مترجم مع ضروری دعائیں ④ چہل حدیث ⑤ الاربعین ⑥ سنت وبدعت
⑦ المسجد ودورہ فی بناء الفرد والمجتمع (ع) ⑧ نفحات العنبر فی خطب المنبر (ع) ⑨ من مزایا الاسلام (ع)
⑩ المولد النبوی الشریف وبدعۃ الاحتفال بہ (ع)
بحوالہ سابق ص/ ۲۸

مولانا محمد پاشا ندوی

[illegible] مولانا محمد پاشا ندوی، متحدہ عرب امارات کے دینی حلقوں میں ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ ہر جمعۃ المبارک کو ضابطہ زندگی پروگرام کے تحت ٹیلی ویژن پر کتاب و سنت کی روشنی میں ناظرین کے خطوط کے جواب دیتے ہیں۔ چھ زبانوں انگلش، اردو، عربی، فارسی، بنگلہ اور ہندی پر عبور حاصل ہے سلاست اور روانی انکی تقریر کا نمایاں وصف ہے آج کل دوبئی اسلامی بنک میں شعبہ ریسرچ اینڈ پبلک ریلیشنز کے انچارج ہیں۔ خود اپنا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں

میرا تعلق بھارت کے صوبہ یو، پی سے ہے میں نے ۱۹۶۲ء میں ندوۃ العلماء لکھنؤ سے عالم فاضل کی ڈگری حاصل کی اس کے بعد حدیث کی تعلیم شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ سے حاصل کی لکھنؤ یونیورسٹی سے لاء کی ڈگری حاصل کی اس کے بعد ہجرت کر کے مشرقی پاکستان چلا گیا ڈھاکہ یونیورسٹی سے عربی زبان میں ایم۔ اے کیا اور آدم جی کنٹونمنٹ کالج ڈھاکہ میں عربی اور اسلامیات کا لیکچرر مقرر ہوا

سقوط ڈھاکہ کے وقت میں ڈھاکہ میں موجود تھا تمام واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا میرا دل متحد پاکستان کیلئے دھڑکتا تھا میں تقسیم پاکستان کے خلاف تھا مجھے قتل کی دھمکیاں دی گئیں مگر میں اپنے نظریہ پر قائم رہا اس کے بعد اپنے خاندان کے ساتھ بھارت کی قیدی بنا اور رورکی ضلع سہارنپور میں جنگی قیدیوں کے کیمپ میں دو سال بھارت کی اذیت ناک قید میں گزارے جب پاک بھارت معاہدہ کے تحت جنگی قیدیوں کی رہائی عمل میں آئی تو میں رہا ہو کر اپنے خاندان کے ہمراہ منگلہ کینٹ چلا آیا جہاں میری اہلیہ کے رشتہ دار رہتے تھے ۱۹۷۳ء میں کراچی یونیورسٹی میں مجھے لیکچرر شپ مل گئی اور میں کراچی چلا آیا

ہفت روزہ زندگی لاہور ۸ تا ۱۴ جولائی ۱۹۹۲ء ص ۲۹/

۱۹۷۶ء تک اسی یونیورسٹی میں عربی کے استاد کی حیثیت
سے خدمات انجام دیں ۱۹۷۷ء میں دوبئی مڈل ایسٹ
بنک میں ڈپلومیٹ آفیسر کے طور پر میرا تقرر ہوا ۱۹۷۹ء میں
جب دوبئی میں پہلا اسلامی بنک قائم ہوا تو میں اس بنک میں
چلا آیا اور ابھی تک دوبئی اسلامی بنک میں شعبہ ریسرچ اینڈ
پبلک ریلیشنز کے انچارج کی حیثیت سے خدمات
انجام دے رہا ہوں نیز دینی مجالس اور
مساجد میں خطابت کا سلسلہ جاری ہے تبلیغی جماعت
سے میرا تعلق ہے میری قومیت پاکستانی ہے تبلیغی سلسلے میں
پاکستان اور بھارت جاتا رہتا ہوں آجکل شارجہ میں بیوی
بچوں کے ساتھ رہائش پذیر ہوں =

درس قرآن (اردو) غیر مطبوعہ (نامکمل)
یہ شارجہ ٹی وی سے باقاعدہ نشر ہو رہا ہے جس میں ترجمہ اور
تفسیر قرآن شامل ہوتا ہے ابھی تک اس کے طباعت کی نوبت نہیں
آئی ہے ممکن ہے ویڈیو کیسٹ پر دستیاب ہو

ہفت روزہ زندگی لاہور ۸/جولائی ۱۹۹۴ء ص/ ۳۵

دسویں محمل یوگنڈا

رحمت علی خان سامی

آپ کے صاحبزادے محمد نصراللہ خان لکھتے ہیں آپکی
پیدائش ۱۸۸۶ میں ہوئی ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں
حاصل کی پھر لاہور آئے اور حافظ محمد مقیم اور مولانا
علی حیدر اور مولانا عبداللہ ٹونکی سے مزید تعلیم حاصل
کی ۱۹۰۱ اورینٹل کالج میں لاہور میں داخلہ لیا
۱۹۱۹ میں ادیب فاضل پاس کیا ۱۹۲۰ میں حضرت شطاری کے
پاس بیعت کیلئے حاضر ہوئے لیکن آپ نے شیخ الہند کے
پاس بھیج دیا لہذا شیخ الہند سے بیعت ہو گئے ۱۹۲۵ء
میں تبلیغ کیلئے یوگنڈا گئے اور وہاں کمپالا کی
جامع مسجد میں خطیب مقرر ہوئے یوگنڈا کی مقامی زبان
لوگنڈا (LUGANDA) (Luganda) جو دنیا کی مشکل زبان کہلاتی ہے
وہاں ایک دینی مدرسہ قائم کیا جہاں جملہ علوم دینی
کی تعلیم دی جاتی تھی۔ ۱۹۳۳ تک وہیں رہے مولانا عربی
اردو کے بہترین ادیب تھے اور شعر بھی کہتے تھے ان کا ایک شعر ہے

نہ تم اول جفا کرتے نہ ہم شکوہ کیا کرتے
نہ تم ہو بناء کرتے نہ یہ رسوائیں ہوتیں

مولانا ۳۵ سے زائد انگریزی، عربی، اردو، فارسی اور
لوگنڈا کی زبان میں کتب رسائل لکھے۔
۲۶/ اگست ۱۹۶۵ بمطابق ۲۸/ ربیع الثانی ۱۳۸۵ بروز جمعرات
آپ کا انتقال ہوا۔ ط

۱۔ مولانا رحمت علی خان سامی از محمد نصراللہ خان مطبوعہ گجرات
مشاہیر علماء ج/۲ ص ۱۲۰

البرهان فی ترجمة القرآن (لوگنڈا)

یہ یوگنڈا کی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ہے

چودھری غلام محمد لکھتے ہیں

یوگنڈا کے ایک بڑے حصے میں یوگنڈی زبان بولی جاتی ہے اس زبان میں قرآن کریم کا کوئی ترجمہ نہیں ہوا تھا ایک کوشش قادیانیوں نے کی تھی اور غالباً دس پارے شائع بھی ہوئے تھے مگر مسلمانوں نے اسکو قبول کرنے سے انکار کر دیا یوگنڈی زبان میں ترجمے کی دوسری کوشش پاکستان کے ایک عالم دین مولانا رحمت علی صاحب مرحوم نے کی مولانا رحمت علی صاحب تبلیغ و اشاعت دین کا جذبہ لے کر یوگنڈا آگئے تھے اور وہاں انھوں نے برسوں قیام کیا مقامی زبان میں تقریر اور تحریر کا ملکہ پیدا کیا پھر پاکستان واپس آ گئے عمر کے آخری حصہ میں انکو یہ احساس ہوا کہ قرآن کریم کا ترجمہ یوگنڈی زبان میں ہونا چاہیئے چنانچہ انھوں نے بڑی محنت کے بعد اس کام کو مکمل کیا اور اسکا تیسواں پارہ پاکستان میں طبع ہوا مگر یوگنڈی جاننے والوں نے بتایا کہ اس ترجمہ کی زبان کمزور ہے چونکہ اصلاً وہ اصل زبان نہیں تھی اس لئے بجا طور پر حق ادا نہ کر سکے ہیں[1]

ڈاکٹر فیوض الرحمٰن لکھتے ہیں یہ ترجمہ ۱۹۵۷ء میں شروع کیا اور ۱۹۶۱ء میں مکمل کیا اس کا آخری پارہ آپ کے فرزند محمد نصر اللہ خاں شایع کر چکے ہیں[2]

---

[1] سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ص ۲۰۲

[2] مشاہیر علماء ج ۲/ ص ۱۷۰

قرآن مجید مترجم اردو
مع تفسیر تسہیل القرآن :
زیر ہدایت و نگرانی :
حضرت مولانا مولوی فیروز الدین خانصاحب ام

خود لکھتے ہیں۔ جس میں مستند و جید علمائے اہل سنت و الجماعت کے مشورہ و اعانت سے تمام قدیم و جدید تراجم کے مد نظر حضرت شاہ عبد القادر دہلوی کے لفظی ترجمہ کو موجودہ زبان و مذاق اردو کا بہترین لباس پہنایا گیا ہے نیز عام متداول اور مشہور تفاسیر عربی و اردو کے مطالب و معانی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر صفحہ کے حاشیہ پر ایک تفسیری بامحاورہ ترجمہ، تسہیل القرآن، کے نام سے دیا گیا ہے جسے صحیح طور پر تفسیر موضح القرآن کا لب لباب کہا جا سکتا ہے

ابتداء میں آٹھ صفحات پر مشتمل مولانا فیروز الدین کا مقدمہ ہے اسکے بعد ۳۱ ر صفحات پر فہرست مضامین ہیں ترجمہ نہ لفظی ہے نہ زیادہ بامحاورہ البتہ عام فہم ہے حواشی پر مختصر تفسیر ہے

۹۶۶ ر ص ہیں۔
آخری صفحہ پر مولانا فیروز الدین کے دستخط ہیں
آپ لکھتے ہیں خاکسار نے ترجمہ و تفسیر ۷۸ ر برس کی عمر میں ۱۳۶۲ھ میں مکمل کیا
طابع و ناشر: فیروز سنز لمیٹڈ لاہور پاکستان
تفسیر پر ۳۷ ر علماء کا نام لکھا ہے: جنھوں نے اسکی تصحیح میں حصہ لیا۔
جن میں بیشتر دیوبندی علماء شامل ہیں۔
لیکن بقول ڈاکٹر عبیدالرحمٰن یہ مولانا رحمت علی خاں نے ترجمہ کیا ہے اور موصوف نے اپنے نام سے شایع کیا ہے[1] اختر راہی صاحب لکھتے ہیں یہ ترجمہ و تفسیر مولانا مولانا رحمت علی نے کیا ہے اسی طرح بیان المطلوب ترجمہ کشف المحجوب بھی آپ نے کیا ہے لیکن دونوں چیزیں فیروز الدین نے اپنے نام سے شایع کر دی ہیں[2]

ذیل

---

[1] مشاہیر علماء ج/۲ ص/۱۷۰
[2] تذکرہ علماء پنجاب ج/۲ ص/۵۵۹ اسی طرح منظوم ترجمہ مثنوی مولانا سیماب اکبر آبادی نے کیا لیکن فیروز الدین نے اپنے نام سے چھپایا ہے ص/۵۶۰ مزید دیکھیں سیارہ ج/۲ ص/۲۳۶ قرآن مجید کے اردو تراجم ص/۶۵ محمد صالح حکیم کے اردو تراجم ص/۳۵۹ جائزہ تراجم قرآنی ص/۶۲ علماء پاک و ہند نمبر ص/۱۹۹

فاضل ٹنڈوالہ یار

موصوف کا نام نہ معلوم کس مصلحت کے تحت خفیہ رکھا گیا ہے
البتہ چودھری غلام محمد کے درج ذیل بیان سے یہ واضح ہوتا ہے
کہ مترجم دیوبندی مدرسہ کے فارغ التحصیل مستند عالم دین ہیں

تصنیف
ترجمہ قرآن (لوگنڈا) نامکمل غیر مطبوعہ

چودھری غلام محمد لکھتے ہیں میں نے دو مرتبہ یوگنڈا کا دورہ کیا
اور مختلف علماء کو ترجمہ قرآن کیلئے آمادہ کیا بالآخر یہاں ایک
ایسے عالم دین کی خدمات حاصل ہو گئیں جنہوں نے مدرسہ
اشرف العلوم ٹنڈوالہ یار میں تعلیم پائی ہے اب انہوں نے کام
شروع کیا ہے دوسرے علماء نظر ثانی میں انکی مدد کر رہے ہیں
سب سے پہلے تیسواں پارہ مکمل کیا گیا ہے اب یہ طباعت
کیلئے تیار ہے یہ دس ہزار کی تعداد میں چھپے گا
اس کے بعد پہلے پانچ پارے مکمل کئے گئے ہیں جن پر نظر ثانی
ہو رہی ہے کام کی رفتار تیز ہے شاید پانچ چھ سال
میں یہ کام مکمل ہو جائے گا

سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲ / ص ۲۰۲

ساتواں باب - مستفیدین و معتقدین علماء دیوبند کی قرآنی خدمات
۱۸۶۶ء تا ۱۹۸۸ء

مولانا فتح محمد تائب لکھنوی

م ۱۳۲۷ھ
۱۹۰۹ء

مولانا فتح محمد تائب لکھنوی نومسلم تھے مولانا عبدالحئی صاحب سے درسیات کی تحصیل کی رفاہ المسلمین کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا اور درس وافادہ میں عرصہ تک مشغول رہے خلاصۃ التفاسیر جسکی چار ضخیم جلدیں ہیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء میں وفات پائی

مولانا حکیم سید عبدالحئی لکھتے ہیں۔
شیخ عالم فقیہ فتح محمد حنفی لکھنوی فقہ واصول کے ممتاز فقہاء میں سے تھے ان کے والد مسلمان نہیں تھے البتہ والدہ مسلمان تھیں انہوں نے والدہ کے دین پر نشوونما پائی جب ہوش کی عمر کو پہنچے شیخ علامہ عبدالحئی بن عبدالحلیم لکھنوی کی خدمت میں رہکر فقہ، اصول، کلام اور حدیث وغیرہ علوم کی تکمیل کی پھر درس وافادہ میں لگے رہے اور رفاہ المسلمین کے نام سے لکھنؤ میں ایک مدرسہ قائم کیا
آپ کے صاحبزادے مفتی سعید احمد لکھنوی لکھتے ہیں مجھے اپنے والد اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن سے حدیث کی اجازت حاصل ہے میرے والد سید احمد اللہ شاہ غازی شہید کے اجل خلفا میں سے تھے اور عبدالحی لکھنوی کے اجل تلامذہ میں سے تھے

تصنیف

تفسیر کبیر ان کی تصانیف میں سے اردو میں ہے جو چار جلدوں میں ہے اور خلاصۃ التفاسیر کے نام سے موسوم ہے[۱]
مجھے صرف پہلی جلد مل سکی ہے اس کے ابتدا و انتہا کے صفحات غائب ہیں وسمیں قرآن العالمین نیچے ترجمہ پھر مختصر تفسیر ہے ج ۱ چھ پاروں پر مشتمل ہے ۴۴۵ ص ہیں وسط تفسیر میں بھی سحری کے اختصار فقہی مسائل بمع حوالہ حدیث بمع حوالہ درج کردی گئیں ہیں[۲]

۱۔ نزھۃ الخواطر ج ۸/ ص ۳۵۳
تعارف قرآن ص ۲۴۴
۲۔ تفسیر کبیر

مولانا فتح محمد تائب لکھنوی

۱۳۲۷ھ ۱۹۰۹ء

مولانا فتح محمد تائب لکھنوی نومسلم تھے مولانا عبدالحئی صاحب سے
درسیات کی تحصیل کی رفاہ المسلمین کے نام سے ایک مدرسہ
قائم کیا اور درس وافادہ میں عرصہ تک مشغول رہے
خلاصۃ التفاسیر جس کی چار ضخیم جلدیں ہیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں
۱۳۲۷ھ/ مطابق ۱۹۰۹ء میں وفات پائی
مولانا حکیم سید عبدالحئی لکھتے ہیں۔
شیخ عالم فقیہ فتح محمد حنفی لکھنوی فقہ واصول کے
ممتاز فقہاء میں سے تھے ان کے والد مسلمان نہ تھے
البتہ والدہ مسلمان تھیں انہوں نے والدہ کے دین پر نشوونما پائی
جب ہوش کی عمر کو پہنچے شیخ علامہ عبدالحئی بن عبدالحلیم لکھنوی
کی خدمت میں رہ کر فقہ، اصول، کلام اور حدیث وغیرہ
علوم کی تکمیل کی پھر درس وافادہ میں لگے رہے
اور رفاہ المسلمین کے نام سے لکھنؤ میں ایک مدرسہ قائم کیا
آپ کے صاحبزادے مفتی سعید احمد لکھنوی لکھتے ہیں مجھے اپنے والد اور شیخ الہند
مولانا محمود الحسن سے حدیث کی اجازت حاصل ہے میرے والد سید احمد اللہ
شاہ غازی شہید کے اجل خلفا میں سے تھے اور عبدالحی لکھنوی کے اجل تلامذہ میں سے تھے

تصنیف

تفسیر کبیر ان کی تصانیف میں سے اردو میں ہے یہ چار جلدوں میں ہے
اور خلاصۃ التفاسیر کے نام سے موسوم ہے (۲)
مجھے صرف پہلی جلد مل سکی ہے اس کے ابتدا و انتہا کے صفحات غائب ہیں
اسمیں قرآن العظیم بین السطور ترجمہ پھر مختصر تفسیر ہے ج ۱ چھ پاروں پر
مشتمل ہے ۴۳۴ ص ہیں وسط تفسیر میں سعدی کے اشعار فقہی مسائل بھی
حوالہ حدیث بھی حوالہ درج کردی گئی ہیں

(۱) نزھۃ الخواطر ج ۸/ ص ۳۵۳
تعارف قرآن ص/ ۲۴۴
(۲) تفسیر کبیر

= مولانا محمد عثمان نورنگ زادہ =

م ۴/ستمبر ۱۹۱۸ء ۲۸/ذی قعدہ ۱۳۳۶ھ

مولانا ایک بڑے جید عالم تھے شاعری سے بھی شغف رکھتے تھے
اسلام کی نشر و اشاعت کیلئے آپ نے اور ان کے
خاندان نے بڑی خدمات انجام دی ہیں آپکے خاندان
کا اصل تعلق سومرو قوم سے ہیں۔ ۱۸۸۸ء سے
۱۹۱۲ء تک سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی میں پڑھاتے رہے
فارسی اور سندھی زبان میں بھی تعلق شاعری کرتے تھے
اسکی علاوہ علم جفر ۱۹۱۲ء میں سندھ مدرسۃ الاسلام
سے استعفیٰ دیدیا اور بعد میں رہائش اختیار کرلی
۴/ستمبر ۱۹۱۸ء کو انکا انتقال ہوا۔

تصنیف تنویر الایمان ۔

شفیع محمد سمیجو ۱۹۸۲ء یہ تفسیر لکھنا شروع کی اس تفسیر
میں لفظی ترجمہ کیا گیا ہے اس کے ساتھ آیت کا خلاصہ
شان نزول اور تفسیر کا عنوان دیدیا گیا تفسیر میں
رافضیوں اور بدعتیوں پر تنقید کی گئی ہے اس کے ساتھ
احکام القرآن جو فقہ حنفی کی روشنی میں بیان کی گئی ہے
موصوف چند آیت لکھ کر ترجمہ قرآن بیان کرتے ہیں
پھر مختصراً تفسیر کرتے ہیں تفسیر کی پہلی جلد لکھ کر سید
رشد اللہ صاحب کو دکھلائی آپ نے بہت پسند کیا۔
اسکی پہلی جلد جو ۲۶ پاروں میں مشتمل ۱۹۵۷ء میں
طبع سعیدی قرآن محل سے پہلی دفعہ شائع ہوئی
اسکی تمام جلدیں بلا ترتیب شائع ہوئی ہیں

واسطہ تفسیر تنویر الایمان ص/۲ تا ۱۰

اپنی تفسیر کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں
کنیز العصیان محمد عثمان بن قدوۃ الحافظ مرحوم حافظ محمد نور رنگ
زادہ عرض کرتا ہے کہ ہر کلام کی عزت عظمت و بڑائی
متکلم کی قدر کے مطابق ہوتی ہے اور ہر ایک جانتا ہے کلمہ
کلام اللہ تمام کلاموں کا سردار اور بادشاہ ہے کیونکہ
اسکا متکلم خود اللہ ہے۔ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ
مجھے یقین ہے کہ مجھ جیسے ناقص کم فہم و کم عقل و کم علم کا
کیا مقام ہے کہ اس کلام پاک کی تفسیر کرے۔ لیکن معلوم ہوا ہے
اس وقت پورے ملک میں مشہور تھا۔ سندھ میں بھی جناب
معلی القاب، فیاض زمان، ہادی گمراہان حضرت پیر حاجی سید
رشد اللہ صاحب العلم (جھنڈے والے) جیسا علم شریعت
کا جاننے والا کوئی نہیں ہے اور بحر حقیقت کا غواص بھی
کوئی نہیں ہے اسکے بعد پیر صاحب کی مدح میں اشعار دیئے ہیں
جنہیں طوالت کی وجہ سے چھوڑ رہے ہیں
پھر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اس تفسیر کا پہلا پارہ تیار کر کے
حضرت پیر صاحب کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا
کہ اسکی اصلاح فرمائیں نام تجویز کریں اور دعا فرمائیں
چنانچہ آپ نے اس تفسیر کو پڑھا کچھ اصلاح فرمائی
اور اسکا نام
نور الایمان فی تفسیر القرآن رکھا
فاضل مترجم و مؤلف نے ترجمہ اور تفسیر لکھتے وقت
درج ذیل تفاسیر اپنے سامنے رکھیں۔
(۱) تفسیر بیضاوی (۲) تفسیر کبیر (۳) خازن (۴) مدارک و

ض سہ ماہی فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ء ص ۴۲/۴۳-۴۴

(۵) معالم التنزیل (۶) جمل (۷) تفسیر ابن عباس
(۸) جلالین شریف (۹) تفسیر عزیزی (۱۰) حسینیہ
(۱۱) بحر مواج (۱۲) تفسیر نسفی (۱۳) خلاصۃ التفاسیر
(۱۴) تفسیر ثنائی۔

اس تفسیر کا پہلا پارہ ۱۲ پیچھوں میں بڑے سائز پر مولوی عبداللطیف بن مولوی محمد صدیق تاجر کتب جونا مارکیٹ کراچی نے اپنے مطبع حسینی بمبئی سے ۱۲ رجب ۱۳۲۸ھ میں طبع کیا۔ اس پارے کی کتابت عبدالکریم ... نے کی تھی دوسرے پارے کو حاجی احمد ریشم فروش (بانڈی) نقشبندی حیدرآباد سندھ نے اپنے خرچ سے چھپوایا اس کے بعد اس تفسیر کو بڑے سائز میں تیس پاروں میں علیحدہ علیحدہ اور چھوٹے کی صورت میں آٹھ جلدوں میں مولوی محمد عظیم دینی بک سنٹر تاجر کتب شکارپور نے شائع کیا جو اس وقت بھی بازار میں موجود ہے یہ تفسیر اپنی زبان، فصاحت اور زور بیان کے لحاظ سے معیاری ہے سندھ کے معاشرتی و سماجی مسائل اور غلط عقائد کی خاص طور پر نشاندہی کی گئی ہے۔
البتہ کہیں کہیں اسرائیلیات بھی موجود ہیں۔ ۱۰

۱۔ تنویر الایمان فی تفسیر القرآن
سہ ماہی فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ء ۳/ ۴ ۲-۴۲

تفسیر تنویر الایمان کی طباعتی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں

ص/۵۹۲
ج/۱ فہرست مضامین مقدمہ قرآن جس میں مصنف نے متعلقات
آداب قرآن، تاریخ قرآن، وغیرہ بیان کرنے کے ساتھ
سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر بیان کی ہے

ص/۵۸۲
ج/۲ یہ سورہ آل عمران پارہ ۳ سے پارہ ۵ تک مشتمل ہے
ج/۳ ص/۵۰۷ پارہ ۶ سے پارہ ۸ پر مشتمل ہے

ج/۴ ص/۶۰۲ = یہ پارہ ۹ سے ۱۱ تک پر مشتمل ہے
ج/۵ ص/۶۸۴ = یہ پارہ ۱۲ سے ۱۵ تک پر مشتمل ہے

ج/۱۰ = ص/۶۸۶ = یہ پارہ ۲۸ سے پارہ ۳۰ تک پر مشتمل ہے
۱۲/ ذی قعدہ ۱۳۵۷ھ یہ تفسیر مکمل ہو گئی۔
اس تفسیر کے درمیانی حصے ابھی زیر طبع ہیں اس تفسیر پر
نظر ثانی کا کام شیخ محمد سمیع انجام دے رہے ہیں (۱)

---

(۱) تفسیر تنویر الایمان

سید احمد حسن محدث دھلوی

م ۹/مارچ ۱۹۳۰ء ۱۷/جمادی الاول ۱۳۳۸ھ

۱۲۵۸ھ میں دھلی میں پیدا ہوئے ۱۸۵۸ء کے ہنگاموں میں
والد صاحب مشرقی پنجاب منتقل ہوگئے پھر دھلی آگئے کچھ
عرصہ ٹونک میں تعلیم حاصل کی
علیگڑھ جاکر مولینا فیض الحسن سہارنپوری سے اکتساب علوم کیا
فقہ، اصول فقہ، منطق، اور تفسیر کی تعلیم حاصل کی
مزید تعلیم سید محمد نذیر حسین سے حاصل کی
ڈپٹی نزیر احمد کی بیٹی سے شادی ہوئی ۱۳۰۸ میں حج کیا
۱۷/جمادی الاول ۱۳۳۸ ۱۹/مارچ ۱۹۳۰ ۸۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا ۱

تصانیف

(۱) مختصر احسن الفوائد (اردو)
تین ترجموں (۱) فتح الرحمن شاہ ولی اللہ (۲) شاہ رفیع الدین
(۳) شاہ عبدالقادر) کو یکجا متن قرآنی کے ساتھ اسی پر
مختصر احسن الفوائد (اردو) حواشی لکھ کر شائع کیا
یہ دو دفعہ ۱۳۱۵ھ اور ۱۳۱۷ھ میں دھلی سے شائع ہوا ہے ۲

(۲) احسن التفاسیر (اردو) ۱۳۲۵ میں مطبع فاروقی دھلی سے سات جلدوں
میں شائع ہوگئی اسمیں ترجمہ معلوم نہیں کس کا ہے تفسیر جملہ تفاسیر کا
خلاصہ ہے میرے پیش نظر المکتبہ السلفیہ لاہور کا نسخہ ہے
یہ سات جلدوں میں پاکستان میں پہلی دفعہ ۱۳۷۹ میں چھپی ہے
ہر جلد تقریباً ۵۰۰/ص پر مشتمل ہے
تفسیری انداز یہ ہے کہ ہر آیت کے نیچے ترجمہ پھر تفسیر قرآن مجید
حوالہ و حوالجات اکثر حاشیہ میں دیئے ہیں
حدیث کو خاص طور پیش نظر رکھکر تفسیر لکھی ہے ۳

---

۱ احسن التفاسیر ج/۱ ص/۸ ۲ ایضاً ص/۱۰
۳ احسن التفاسیر

(۲) مقدمہ تفسیر احسن التفاسیر (اردو) یہ اصول تفسیر اور اصول حدیث پر مشتمل ہے ۱۳۳۰ھ ۱۹۱۲ء میں پہلی دفعہ مستقل شائع ہوا ہے اور تفسیر احسن التفاسیر کے ساتھ بھی ہے

(۷) تفسیر آیات الاحکام من کلام رب الانام (اردو)
صرف بقرہ کا حصہ اسمیں احکام القرآن کو پیش نظر رکھ کر لکھا ہے ۲۳۲ص پر کانفرنس اہلحدیث دہلی نے ۱۹۲۱ء میں شائع کیا ہے [1]

---

[1] ایضاً ص ۱۱.

۴

مولینا حمیدالدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱ نومبر ۱۹۳۰ء ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ

پھریہا ایک گاؤں ہے وہی مولینا کا آبادی وطن تھا
اسی پھریہا کو عربی شکل دے کر مولینا اپنے نام کے ساتھ
کبھی کبھی فراہی لکھا کرتے تھے
مولینا حمیدالدین ۱۲۸۰ھ ۱۸۶۳ء میں پیدا ہوئے
مولینا کا اصلی نام حمیدالدین تھا
ابتدائی کتابیں مولوی مہدی حسین صاحب مرحوم سے پڑھیں
عربی تعلیم مولینا شبلی سے متوسطات تک حاصل کی
لکھنؤ جا کر مولانا حمیدالدین صاحب نے فرنگی محل میں مولینا
عبدالحئی صاحب فرنگی محل سے کچھ پڑھا۔
لکھنؤ کے بعد مولینا نے لاہور جا کر مولینا فیض الحسن صاحب
سہارنپوری سے عربی ادب کی کتابیں پڑھیں
مولینا ۱۳۰۰ھ ۱۸۸۳ء میں عربی تعلیم سے فارغ ہوگئے
انٹر کا امتحان پرائیویٹ طور پر دے کر ایم اے او کالج علی گڑھ
میں داخل ہوگئے۔ غالباً ۱۸۹۴ء میں یا اس کے پس و پیش
الہ آباد یونیورسٹی سے بی۔اے کی سند حاصل کی
۱۸۹۷ء میں وہ سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی میں مدرس مقرر ہوگئے
مولینا اسمیں ۱۹۰۶ء تک خدمت انجام دیتے رہے
۱۹۰۶ء میں علی گڑھ میں مددگار پروفیسر عربی مقرر ہوئے
اس عرصہ میں جرمن فاضل یوسف ہارویز مولینا سے اپنی
عربی کی تکمیل کرتے تھے اور مولینا ان سے عبرانی سیکھتے تھے
مولینا حمیدالدین صاحب علی گڑھ میں دو سال کے قریب
رہے اس کے بعد ۱۹۰۸ء میں الہ آباد یونیورسٹی میں
عربی کے پروفیسر مقرر ہوگئے (۱)

(۱) مشاہیر علماء ج ۳/ ص ۱۱۴

مولینا ۱۹۱۳ء تک الہ آباد میں رہے ۱۹۱۴ء
میں دارالعلوم حیدرآباد کے صدر بنائے گئے
مولینا حیدرآباد میں ۱۹۱۹ء تک رہے پھروطن چلے آئے
اور مدرسۃ الاصلاح سرائے میر کو ترقی دی
۱۱/ نومبر ۱۹۳۰ء ۱۹/ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ کو
آپ کا متھرا میں انتقال ہوا[1]
مولینا نے بے شمار کتابیں قرآنیات کے حوالہ سے تصنیف
فرمائیں[2] علیگڑھ میں پروفیسری کے زمانہ میں سرسید کی طرف تفسیر کا عربی
میں ترجمہ کرنے کے لیے مولانا کا انتخاب ہوا آپ نے فرمایا میں اس اشاعت
معصیت میں کوئی حصہ نہیں لینا چاہتا لہذا یہ تجویز ختم کردی گئی ہے[3]
انکار حدیث و پرویزیت سے ہمیشہ لاتعلق رہے ہے[4]

[1] مشاہیر علماء ج/۳ ص/ ۱۱۵
[2] دیکھئے کتابیات فراہی مرتبہ ڈاکٹر ظفرالاسلام ناشر
ادارہ علوم القرآن سرسید علیگڑھ انڈیا اور مجموعہ تفاسیر فراہی
[3] مجموعہ تفاسیر فراہی ص/۱۱ [4] ایضا ص/۱۲

۱۔ کتاب مفردات القرآن (اردو)

حمید الدین فراہی

مولینا حمید الدین صاحب دور جدید کے بہت زبردست عالم تھے
فلسفہ، منطق، علم کلام، اور علوم قدیمہ کے ساتھ ساتھ ادب
عربی کا مطالعہ بھی انھوں نے بہت گہرا کیا تھا
کتاب مفردات القرآن میں اہم قرآنی الفاظ کے معانی بیان کئے
ہیں اور صحیح مفہوم واضح کیا ہے
تاکہ تفسیر نظام القرآن کے پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو
اس کے بعد انھوں نے اس کتاب سے متعلق ضروری باتوں کا ذکر کیا ہے
جس میں کتاب لکھنے کا مقصد اور اسکی ضرورت اصول
لسانیات وغیرہ کا بیان ہے یہ بھی دکھایا گیا ہے
کہ قرآن مجید غریب الفاظ سے خالی ہے ضبط و نظم میں
لاثانی ہے اور عربوں کے خطبوں اور ان کے اشعار
ومحاورات سے کہیں زیادہ آسان ہے
انھوں نے ۲۷/ ایسے الفاظ منتخب کئے ہیں جن کی
تفسیر عام طور سے علماء و مفسرین نے اچھی طرح نہیں کی ہے ۱۵

۱۵ ہندوستانی مفسرین اور انکی عربی تفسیریں ص/ ۲۰۳

۲۔ نظام القرآن و تاویل القرآن ۔ (عربی)

مولینا حمید الدین فراہی ۔

مولینا حمید الدین فراہی نظام القرآن و تاویل الفرقان کے نام سے ایک مکمل اور جامع تفسیر لکھ رہے تھے مگر بدقسمتی سے ان کا یہ کام مکمل نہ ہو سکا ان کی تفسیر کا کچھ حصہ الگ الگ سورتوں کی شکل میں شائع ہو چکا ہے اور اس کا بڑا حصہ سرائے میر میں غیر مطبوعہ موجود ہے انھوں نے اپنی اس تفسیر میں یہ بات خاص طور سے ملحوظ رکھی تھی کہ قرآن کریم بیان اور خیالات کے اعتبار سے با ترتیب ہے اس کی آیات میں ایک مخصوص نظم و ترتیب ہے اور یہ خیال کہ اس میں ربط باہمی نہیں ہے غلط ہے جن سورتوں یا آیتوں میں تقدیم و تاخیر ہوئی ہے وہ کسی حکمت، بلاغت اور مقتضائے حال کے پیش نظر ہے اگر مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم بغیر کسی اصول کے کیا گیا ہوتا تو سارا نظام قرآنی درہم برہم ہو جاتا انھوں نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید خود اپنی آیتوں کی تفسیر کرتا ہے اس لئے انھوں نے مفسرین کے بیان کئے ہوئے عجیب و غریب قصوں اور کہانیوں سے احتراز کیا ہے۔

جن سورۃ کی تفسیر بیان کرتے ہیں اس سے پہلے ان تمام مسائل کی ایک فہرست لکھتے ہیں جو اس سورۃ سے نکلتے ہیں۔ مسائل کی توجیہات، شان نزول اور ربط قرآنی کی طرف اشارہ کرتے ہیں

سب سے اہم چیز جس کی طرف مولینا حمید الدین صاحب نے توجہ کی ہے وہ مختلف سورتوں کا ایک دوسرے سے ربط ہے وہ قرآن کو مکمل منظم اور پوری طرح مربوط تسلیم کرتے ہیں اس کی ترتیب پر ان کا ایمان ہے انھوں نے جتنی سورتوں کی تفسیر کی ہے سب کا تعلق ایک دوسرے سے بیان کیا ہے ماقبل اور مابعد سے تعلق بیان کیا ہے الفاظ کی تشریح اور واقعات کا تفصیلی ذکر کیا ہے آیتوں کا مطلب آیتوں سے ہی بہت سی جگہوں پر بیان کیا ہے یہ تفسیر ان کو علماء کی صف میں ممتاز کرتی ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ انھیں روایتی علماء کی طرح سے مفہوم اور معنوں پر قناعت نہ تھی بلکہ یہ خود اپنے دماغ اور عقل کے بھروسے پر آیات الٰہی پر غور کرتے اور زیادہ بہتر مفہوم نکالتے تھے تاکہ لوگ قرآن کی عظمت اور اس کے بیش بہا مطالب کو اچھی طرح سے سمجھ سکیں

ھ ہندوستانی مفسرین اور انکی عربی تفسیریں مصنفہ ڈاکٹر سالم قدوائی ص/۱۳۲ ص/۱۵۲ ص/۱۶۰

یا جن کی تشریح میں غلطی ہوئی ہے الفاظ کی تشریح
کرتے وقت لغوی معنی کی توضیح کرتے ہیں قرآن کریم
صحف اولیٰ اور اشعار عرب سے مثالیں پیش کرتے ہیں
مثلاً الآلاء کی تشریح ملاحظہ ہو۔
عموماً مترجمین اور مفسرین نے الآلاء کے معنی نعمتیں بیان کیا ہے
لیکن قرآن اور اشعار عرب اسے تسلیم نہیں کرتے اس کے معنی
عجیب کام ہے۔ فارسی میں اسے کرشمہ کہیں گے۔
اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں قرآن مجید کی دوسری
آیت فبأی آلاء ربک تتمارٰی سے استدلال کیا ہے
یہاں نعمت ترجمہ ہرگز نہیں ہو سکتا ہے بلکہ کرشمہ قدرت
وغیرہ مفہوم ہے
طرفہ، خنساء، اخطل وغیرہ کے اشعار بھی ثبوت میں
پیش کئے ہیں۔
اس طریقے سے تمام مشکل الفاظ کی تشریح کلام مجید اور
کلام عرب سے کی ہے جس سے ان کی قرآن مجید پر گہری
نظر، اشعار عرب سے غیر معمولی واقفیت اور لغت پر
کامل عبور کا اندازہ ہوتا ہے۔ ۱

۱ ہندوستانی مفسرین اور انکی عربی تفسیریں ص/۳۰۳
مشاہیر علماء ج۳/ ص/۱۱۴
دیباچہ مجموعہ تفاسیر فراہی ص/۲۱
یاد رفتگاں مصنفہ سید سلیمان ندوی ص/۱۱۰
Commentetarr. p. 564

۳۔ مجموعہ تفاسیر فراہی (اردو)

مشتمل بر مقدمہ نظام القرآن و تفاسیر آیت بسم اللہ، سورۂ فاتحہ
سورہ ذاریات سورہ تحریم سورہ قیامہ سورہ مرسلات،
سورہ عبس سورۂ والشمس، سورۂ والتین سورۃ العصر
سورۃ فیل سورۃ کوثر سورہ کافرون سورۃ لہب اور سورۃ اخلاص
تالیف بزبان عربی۔

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر نظام القرآن کے چند اجزاء کے اردو ترجمے دائرہ حمیدیہ (مدرسۃ الاصلاح اعظم گڑھ) کے اہتمام میں عرصہ ہوا شائع ہوئے تھے اب یہ ترجمے بالکل نایاب ہو چکے ہیں۔
اب تک یہ رسائل کی صورت میں شائع ہوئے تھے میں نے ان پر اچھی طرح نظر ثانی کر کے ان کو ایک مجموعہ کی شکل میں مرتب کر دیا ہے اب ان کی زبان بھی اس قدر سہل ہو گئی ہے کہ ان شاء اللہ ایک عام اردو خواں بھی اس کو آسانی کے ساتھ سمجھ سکے گا اس مجموعہ میں مولانا کی تفسیر کے جو اجزاء شامل ہیں وہ سب کے سب اصل عربی سے میرے ترجمے کئے ہوئے ہیں صرف سورہ اخلاص کی تفسیر اس سے مستثنیٰ ہے مولانا نے اس سورہ کی تفسیر خود اردو میں لکھی
اس میں ایک خاص چیز مولانا کا وہ مقدمہ بھی ہے جو انھوں نے اپنی اصل تفسیر کے لئے لکھا مولانا نے مقصد اور ارادہ کر کے تفسیر سے پہلے انہی سورتوں کا انتخاب فرمایا اس انتخاب کی وجہ یہ تھی کہ فہم قرآن کی راہ کھولنے کیلئے جن اصولی باتوں کو پہلے سمجھانا چاہتے تھے ان میں سے بعض اہم باتوں کو سمجھانے کیلئے ان سورتوں کی تفسیر میں مناسب مواقع موجود تھے۔

۵۳۶ / ص ناشر مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

ط دیباچہ مجموعہ تفاسیر فراہی مؤلفہ حمید الدین فراہی
ترجمہ امین احسن اصلاحی مطبوعہ فاران فاؤنڈیشن اکتوبر ۱۹۹۱ء مطابق صفر ۱۴۱۲ھ
ص ۱ تا ص ۲

(۴) ــــ تفسیر نظام القرآن و تاویل الفرقان بالفرقان ۔ (اردو و عربی)
مولانا کی تفسیر نظام القرآن کے چند اجزا اصل عربی میں
شائع ہو چکے ہیں انکا اردو ترجمہ بھی ناظرین کی خدمت میں
پیش کیا جا رہا ہے اس کے مطالعہ سے ناظرین اس تفسیر
کی نوعیت کا اندازہ خود کر سکیں گے اس کا مستقل تعارف پیش کر چکے ہیں

۵ ــــ تفسیر سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران (عربی) کا کچھ حصہ سورہ
کی صورت میں موجود ہے باقی سورتوں کی خاص خاص مشکلات
اور ان کے نظام پر مولانا کی یادداشتیں مختلف شکلوں میں موجود ہیں [۱]

۶ ــــ فاتحہ نظام القرآن ۔ اس مجموعے میں تفسیر نظام القرآن کا مقدمہ
ہے جس میں مولانا نے اصول تفسیر سے بحث کی ہے [۲]
نیز آیۃ بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے اسکا اردو ترجمہ بھی مجموعہ
تفاسیر فراہی میں شامل ہے [۲]

۲۱ ۔

۷ ــــ الامعان فی اقسام القرآن (اردو) مترجمہ مولانا امین احسن اصلاحی
اس رسالہ میں مولانا نے پہلے قسم کی حقیقت اور اسکے متعلق
قسموں پر اصولی بحث کی ہے اس کے بعد ان قسموں کی حقیقت
واضح کی ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کھائی ہے اس
رسالہ کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے اشرف پریس لاہور سے ۱۹۶۷ء ۱۳۹۵ھ میں [۳]

۸ ۔ الرأی الصحیح فی من ھو الذبیح (عربی)
اس رسالے میں پہلے قربانی کی حقیقت اور اسلام میں اسکی اہمیت پر
بحث کی گئی ہے اس کے بعد تورات اور قرآن مجید کے دلائل
سے نہایت تفصیل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے
کہ حضرت ابراہیم نے اپنے جس بیٹے کی قربانی کی وہ حضرت اسماعیل تھے
نہ کہ حضرت اسحق جیسا کہ یہود کا دعویٰ ہے [۵]

[۱] دیباچہ مجموعہ تفاسیر فراہی ص/۲۱ [۲] ایضاً [۳] الامعان فی اقسام القرآن اور مجموعہ تفاسیر فراہی ص/۲۱
[۴] مجموعہ تفاسیر فراہی ص/۲۱ [۵] ایضاً

مولانا شبلی نعمانی مرحوم نے سیرت النبی میں حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل پر جو معرکہ آرا بحث لکھی وہ تمام تر اسی رسالے سے ماخوذ ہے۔ اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے [1]

(۹)۔ جمہرۃ البلاغہ ۔ (عربی)

اس کتاب میں مولانا نے مروجہ علم بلاغت کو جو سکاکی اور جرجانی کی کتابوں میں ہے یونانیوں سے ماخوذ ثابت کیا ہے اور دکھایا ہے کہ عربی ادب خصوصاً قرآن حکیم کی خوبیوں کو جانچنے کیلئے یہ فن بلاغت کس طرح کسوٹی کا کام نہیں دے سکتا ساتھ ہی فصحائے عرب کے کلام سے بلاغت کے وہ اصول متعین کئے ہیں جو قرآن کی بلاغت کو بھی سمجھنے کیلئے معیار کا کام دے سکتے ہیں۔ [2]

۱۰۔ خرد نامہ ۔ (فارسی)

امثال سلیمان کا خالص (فارسی) زبان میں منظوم ترجمہ ہے [3]

(۱۱)۔ "شفاعت اور کفارہ کی تردید میں ایک رسالہ" (بزبان انگریزی)

نصاریٰ کے عقیدہ شفاعت اور کفارہ کی تردید میں مولانا نے یہ رسالہ انگریزی میں لکھا۔ [4]

(۱۲)۔ دلائل النظام ۔ (عربی)

اس کتاب میں مولانا نے اپنے اس دعویٰ کو کہ قرآن میں نظم ہے نہایت مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے اور مشکلات نظم کے حل کے لئے اصول بیان کرکے قرآن کی مثالوں سے ان کو اچھی طرح واضح کیا ہے (مخطوطہ) [5]

اور ینٹیل کالج میگزین ۲/۲ ص ۱۱۲

[1] مجموعہ تفاسیر فراہی ص ۲۲ [2] ایضا [3] ایضا [4] ایضا
[5] ایضا ص ۲۳

۱۳ - اسالیب القرآن - (عربی) (مخطوطہ کی شکل میں محفوظ ہے)
قرآن میں زبان کے بہت سے ایسے اسلوب استعمال ہوئے ہیں
جو صرف عربی زبان اور قرآن مجید سے ساتھ مخصوص ہیں
مولینا نے کلام عرب اور قرآن کی مثالوں سے ان
اسالیب کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے تاکہ ان کے نہ سمجھ
سکنے کی وجہ سے تاویل کی جو مشکلیں پیدا ہوتی ہیں وہ دور
ہو جائیں [۱]

۱۴ - اصول التاویل - (عربی) (مخطوطہ)
اس رسالہ میں مولینا نے وہ اصول بیان کیے ہیں جو قرآن
کی تاویل میں پیش نظر رکھنے چاہئیں اور جن کو خود
انھوں نے اپنی تفسیر نظام القرآن میں پیش نظر رکھا ہے [۲]

۱۵ - القائد الی عیون العقائد - (عربی) مخطوطہ
اس میں مولینا نے دین کے اصولی مباحث توحید،
رسالت اور معاد وغیرہ پر قرآنی دلائل کی وضاحت کی ہے
اور ہمارے جدید علم کلام کو جن اصولوں پر مرتب ہونا چاہیے
ان کی طرف رہنمائی فرمائی ہے: (مخطوطہ) [۳]

۱۶ - حجج القرآن: عربی (مخطوطہ)
اس میں مولانا نے پہلے منطق، فلسفہ قدیم اور فلسفہ جدید
کی خامیوں سے بحث کی ہے اس کے بعد قرآنی فلسفے کے
اصول بیان کر کے ان کی عقلی قدر و قیمت واضح کی ہے۔ (مخطوطہ) [۴]

۱۷ - کتاب الحکمہ (عربی) مخطوطہ
اس میں مولانا نے حکمت قرآن اور اس کے استنباط کے
طریقوں کی وضاحت کی ہے: (مخطوطہ): [۵]

۱۸ - ملکوت اللہ - (عربی) مخطوطہ
اس میں مولانا نے پہلے ان قوانین کی وضاحت کی ہے جو قوموں
کے عروج و زوال اور حق کی فتح اور باطل کی شکست سے
متعلق قرآن میں بیان ہوئے ہیں اور پھر انکی روشنی میں اسلامی
نظام سیاست کی وضاحت کی ہے: (مخطوطہ) [۶]

[۱] مجموعہ تفاسیر فراہی ص ۲۳ [۲] ایضاً [۳] ایضاً [۴] ایضاً
[۵] ایضاً [۶] ایضاً

۱۹ - کتاب الرسوخ فی معرفۃ الناسخ والمنسوخ (عربی) مخطوطہ
اس رسالہ میں مولینا نے قرآن کے ناسخ و منسوخ سے متعلق اپنے نظریات کی وضاحت کی ہے: (مخطوطہ) ۱

۲۰ - احکام الاصول باحکام الرسول - (عربی) مخطوطہ
اس میں مولینا اس بات کی وضاحت کرنا چاہتے تھے کہ نبی ؐ نے جو تعلیمات اور ہدایات دی ہیں وہ تمام تر قرآن سے مستنبط ہیں: (مخطوطہ) - ۲

۲۱ - اسباب النزول (عربی) مخطوطہ
اس میں آیات قرآنی کے شان نزول سے متعلق مولینا نے اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کی ہے: (مخطوطہ) ۳

۲۲ - تاریخ القرآن - (عربی) مخطوطہ
معلوم ہوتا ہے مولینا قرآن کے جمع و ترتیب سے متعلق اپنا نظریہ اس میں خود قرآنی دلائل سے ثابت کرنا چاہتے تھے (مسودہ مخطوطہ) ۴

۲۳ - اوصاف القرآن (عربی) مخطوطہ ۵

۲۴ - فقہ القرآن (عربی) مخطوطہ
اس میں مولینا فقہی مسائل سے متعلق اپنے لطیف استنباطات جمع کرنا چاہتے تھے: مخطوطہ - ۶

۲۵ - حواشی الاتقان فی علوم القرآن (عربی) مخطوطہ
یہ حواشی قلمی صورت میں محفوظ ہیں ۷

۲۶ - سورہ تحریم کی تفسیر (فارسی) شایع ہو چکی ہے ۱

۱ مجموعہ تفاسیر فراہی ص/۲۳ ۲ ایضا ۳ ص/۲۴
۴ ایضا ۵ ایضاً ۶ ایضاً
۷ ماہنامہ تدبر ربیع الاول ۱۴۰۷ نومبر ۱۹۸۶ ص/۲۸
۸ مشاہیر علما ج/۳ ص/۱۱۳
ہندوستانی مفسرین اور انکی عربی تفسیریں ص/۱۶۰

مولانا ثناء اللہ امرتسری

م ۱۹۴۸ء

امرتسر میں پیدا ہوئے ۱۸۹۹ میں حدیث کی تعلیم حاصل کی سید نذیر حسین
سے حدیث پڑھ کر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا وہاں سے دورہ کیا
پھر سہارنپور میں داخلہ لیا وہاں سے دورہ کیا ۱۸۹۲ میں دوبارہ امرتسر
تشریف لائے ہندو عیسائیوں مرزائیوں سے بہت مناظرے کئے
آپ کا لقب مناظر اسلام مشہور تھا مولانا نے علماء دیوبند سے ہمیشہ
اپنے خاص تعلق کو باقی رکھا اپنے مسلک پر رہتے ہوئے جمعیت علماء ہند اور
علماء دیوبند کی دیگر تحریکات میں ہمراہ رہے۔
قرآن سے آپ کو خصوصی ذوق تھا آپ نے چار تفسیریں
لکھیں دو مکمل ہو کر شائع ہوئیں اس کے علاوہ اخبار اہلحدیث
اور دیگر رسائل جاری کئے جنہیں پورے ہندوستان میں پڑھا جاتا تھا
۱۹۴۷ میں امرتسر سے گوجرانوالہ آگئے تھے وہاں قیمتی
کتب خانہ آگ لگا کر تباہ کر دیا گیا تھا اور وہیں انتقال ہوا

تصانیف

(۱) برہان التفاسیر پادری سلطان محمد کی سلطان التفاسیر کے جواب
میں لکھی پہلے اخبار اہلحدیث میں قسط وار ۱۹۰۵ تک چھپی بعد میں جملہ
فرقوں کو پیش نظر رکھ کر دوبارہ مرتب کی سب کے اعتراضات کے جوابات ہیں

ط تفصیل کے لئے دیکھئے مقدمہ تفسیر ثنائی، تاریخ دارالعلوم دیوبند ج۲/ص۷۶
یادرفتگاں ص/۳۶۹ ریشمی خطوط سازش کیس ضمیمہ ص/۷ ص/۸۵ -
نزہۃ الخواطر ج/۸ ص/۹۵ تعارف قرآن ص/۲۷۲ قرآن مجید کے اردو تراجم ص/
ہندوستانی مفسرین اور انکی عربی تفاسیر ص/۳۰۱ C.H.Q. p.578

(۲) تقابل ثلاثہ یہ پادری ٹھاکر کی کتاب عدم ضرورت قرآن
کے جواب میں تصنیف فرمائی
(۳) تفسیر بالرائے یہ مرزائی چکڑالوی شیعہ اور دیگر
فرقوں کی تفسیر بالرائے کی نشاندھی کے لئے لکھی ہے اس کا کچھ حصہ
شائع ہوا ہے لیکن مکمل نہیں ہو سکی
(۴) تعلیم القرآن (اردو) ثابت کیا ہے کہ قرآنی تعلیمات سب سے
بہتر ہیں یہ لاھور اسٹیم پریس لاھور سے شائع ہوئی
(۵) القرآن العظیم اسمیں قرآن کے الہامی ہونے کو ثابت کیا ہے
اردو بازار امرتسر سے شائع ہو چکی ہے۔
(۶) قرآنی قاعدہ ثنائیہ
(۷) بیان الفرقان علی علم البیان (عربی) یہ نحو وصرف
وبلاغت کو سامنے نظر رکھ کر لکھی مگر مکمل نہیں ہو سکی
(۸) تشریح القرآن (اردو) قرآن کے چیدہ چیدہ مقام
کی تشریح ہے۔
(۹) تفسیر ثنائی (اردو) یہ ۸ جلدوں میں مکمل ہوئی پہلی جلد
۱۸۹۵ء میں اور آخری جلد ۱۹۳۱ء میں مکمل ہوئی علم کی روشنی
میں تصنیف فرمائی
بعد میں تین جلدوں میں
شائع ہوئی ۱۹۷۱ء میں احسان الٰہی ظہیر نے پھر ایک جلد میں بھی
شائع کرایا اسمیں ربط قرآن اور بہت اہتمام سے
خاص طور سے پیش نظر رکھا ہے اور غلط افکار کے رد کو
(۱)

---

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے رسائل اہلحدیث اور مقدمہ تفسیر القرآن
بکلام الرحمٰن اور تفسیر آیات السائلین (اسمیں) مودودی کے تفسیر انداز
پر تنقید ہے اسی طرح بعض دیگر مسائل میں اختلاف کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صالحہ اپنے P.H.D کے مقالہ ص۱ میں اسی ترجمہ وتفسیر کا تعارف کراتے ہوئے لکھتی ہیں
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری متوفی ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۷ء
کا ثنائی ترجمہ اور حواشی خود مولانا کی زندگی میں ان کے زیر اہتمام
سات جلدوں میں طبع ہو چکا تھا
طبع اول ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۰ء میں شروع ہوا: امرتسر کے
چشمہ نور پریس سے شائع ہوتا رہا یہ سلسلہ ۱۳۴۷ھ
مطابق ۱۹۲۸ء تک جاری رہا بعد ازاں محمد داؤد راز بن عبداللہ
مترجم وناشر بخاری شریف مترجم اردو و مدیر جریدہ نور الایمان
دہلی نے ایک نیا ایڈیشن ترجمہ ثنائی مع حواشی مرتب کر کے
شائع کیا مندرجہ ذیل سالوں میں اس کی اشاعت کی تکمیل
ہوتی رہی۔

(۱) اشاعت اول ایک ہزار ماہ رجب ۱۳۷۰ھ مطابق فروری ۱۹۵۶ء
(۲) اشاعت دوم ایک ہزار ماہ شعبان ۱۳۸۰ھ مطابق جنوری ۱۹۶۱ء
(۳) اشاعت سوم ایک ہزار ماہ رمضان ۱۳۸۲ھ مطابق فروری ۱۹۶۳ء
(۴) اشاعت چہارم ایک ہزار ماہ رمضان ۱۳۸۳ھ مطابق فروری ۱۹۶۴ء
(۵) اشاعت پنجم ایک ہزار ماہ رمضان ۱۳۸۴ھ مطابق جنوری ۱۹۶۵ء
(۶) اشاعت ششم ایک ہزار ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ مطابق مارچ ۱۹۶۶ء
(۷) اشاعت ہفتم ایک ہزار جمادی الاولیٰ ۱۳۸۷ھ مطابق اگست ۱۹۶۷ء
(۸) اشاعت ہشتم دو ہزار ماہ جمادی الثانیہ ۱۳۸۸ھ مطابق ستمبر ۱۹۶۸ء
(۹) اشاعت نہم دو ہزار ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق مئی ۱۹۷۱ء
(۱۰) اشاعت دہم ایک ہزار ماہ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ مطابق جنوری ۱۹۷۴ء

تفسیر وترجمہ ثنائی کا ایک اور ایڈیشن جس کا طول ساڑھے چودہ انچ
عرض دس انچ ہے ڈاکٹر صالحہ کی لائبریری میں موجود ہے۲ اس ایڈیشن کی
چھپائی صاف اور موٹی ہے عربی متن سبز زمین پر اور اس کے تحت
مولانا ثناء اللہ امرتسری کا اردو ترجمہ ہے ہر صفحہ پر بارہ سطریں ہیں
حاشیہ پر دو تفسیریں طبع ہیں۔

۱ قرآن حکیم کے اردو تراجم مقالہ P.H.D ۔ ۲ ایضاً ص ۲۲۷/

ایک تو تفسیر ثنائی ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری کی دوسری تفسیر
مولانا عبدالسلام بستوی کی جس کا نام فوائد سلامی دیا گیا ہے
مؤلفہ از شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی اور
ناشر عبدالرشید ازہری کتب خانہ مسعودیہ اردو بازار
دہلی سے شائع ہوئی ہے[1]

---

[1] قرآن حکیم کے اردو تراجم ص ۲۲۸

بیان القرآن علی علم البیان - (عربی)

مولینا ثناء اللہ امرتسری -

یہ تفسیر علم البیان اور علم المعانی وغیرہ کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے قرآن کریم انتہائی مکمل اور جامع کتاب ہے لوگوں نے تفسیریں عام طور پر چار مختلف انداز پر لکھی ہیں پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر خود قرآن مجید ہی سے کی جائے اور یہ طریقہ سب سے بہتر اور زیادہ صحیح ہے دوسرا یہ کہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں تفسیر کی جائے اور مفہوم و مطالب قرآنی کی توضیح اقوال و افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روسے کی جائے تیسرا یہ ہے کہ متکلمین کا انداز ہو اور چوتھا یہ کہ تفسیر کے وقت ادب عربی اور علوم ادبیہ کو پیش نظر رکھا جائے۔

مولینا ثناء اللہ نے خود اپنے قول کے مطابق چوتھے انداز کو اپنی اس تفسیر میں اپنایا ہے خود لکھتے ہیں جس کا مفہوم حسب ذیل ہے -

اللہ نے مجھے ان اوراق کی تالیف کا موقع دیا ہے مختصر الفاظ میں علم معانی و بیان کے قاعدے بیان کرونگا -

تفسیر شروع کرنے سے پہلے علم المعانی والبیان کے بہت سے مفید اور ضروری قواعد بیان کر دیئے ہیں تاکہ عبارتوں کے سمجھنے اور ان کی فنی خوبیوں کو پرکھنے میں آسانی ہو -

اس کتاب میں انداز تفسیر یہ ہے کہ سورۃ کے شروع میں بیان کر دیا ہے کہ اس سورۃ میں کون کون سے مضامین بیان کیے گئے ہیں۔ یا کن مسائل اور باتوں کی طرف اشارہ ہے اس سے مختصر طور پر پڑھنے والے کے ذہن میں سورۃ کے تمام مضامین آجاتے ہیں -

بعض جگہوں پر فارسی اشعار کو استعمال کیے ہیں احادیث و اقوال کو بھی ضرورت کے وقت بیان کر دیا ہے اگر کوئی بات پوری طرح سے واضح نہ ہو سکی تو حاشیہ پر مختصر طور پر اسکی تشریح کر دی تفسیری عبارتوں میں بہت زیادہ اختصار برتا ہے

قرآن مجید کی فنی خوبیوں کو بیان کیا ہے اور معانی و بیان کی اصطلاحات کا ذکر کیا ہے - ڈاکٹر سالم قدوائی صاحب مزید لکھتے ہیں اس کتاب کی پہلی مطبوعہ جلد ندوۃ العلماء لکھنؤ کے کتب خانہ میں موجود ہے جسمیں سورۃ بقرۃ کی تفسیر ہے معلوم نہیں بقیہ جلدیں شایع ہوئیں یا نہیں ؎

؎ ہندوستانی مفسرین اور انکی عربی تفسیریں ص/ ۲۰۱ تعارف قرآن ص/ ۲۷۲

سیماب اکبر آبادی

۱۳۷۰ھ ۱۹۵۱ء ۳

ان کا اصلی نام عاشق حسین اور تخلص سیماب ہے وطن و مولد آگرہ تھا وہیں وہ ۱۸۸۰ء / ۱۲۹۷ھ میں پیدا ہوئے کسی مقامی اسکول سے میٹرک پاس کرنے کے بعد کالج میں داخلہ لیا لیکن ابھی ایف۔ اے (انٹر میڈیٹ) میں تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے سلسلہ تعلیم ختم کر کے ملازمت کرنی پڑی ۱۸۹۹ء میں داغ کے حلقہ تلامذہ میں داخل ہوئے اور شعر و شاعری کی جانب انہماک بڑھا ادھر تصنیف و تالیف کی جانب بھی بچپن ہی سے رجحان تھا لہذا نثر و نظم کی کتابیں بڑے پیمانے پر لکھنے کا آغاز کر دیا انہوں نے مختلف موضوعات پر صدہا کتابیں لکھیں شاعری میں اگرچہ ان کا میلان طبیعت نظم کی جانب تھا لیکن دوسری اصناف میں بھی انہوں نے بھی بہت کچھ لکھا ہے

تصنیف

وحی منظوم اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ سعادت بھی عطا فرمائی کہ اردو میں پورے قرآن کا منظوم ترجمہ : وحی منظوم کے نام سے کیا اس کو ان کے لائق صاحبزادے مظہر صدیقی نے سیماب اکیڈمی کی جانب سے ۱۹۸۱ء میں شائع کیا جو بے حد مقبول ہوا اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ زبان نہایت سادہ سلیس اور عام فہم ہے اور مفہوم بھی قرآن کریم کے منشاء کے مطابق ہے۔

۱؎ اردو میں تفسیری ادب ص/ ۱۰۸
علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/ ۴۷

(۶۵۹)

علامہ سید سلیمان ندوی

م ۲۲/نومبر ۱۹۵۳ء ۱۴/ربیع الاول ۱۳۷۳ھ

آپ ۲۳/صفر المظفر ۱۳۰۲ھ (۲۲ نومبر ۱۸۸۴ء) کو دیسنہ (بہار)
میں پیدا ہوئے علامہ سید سلیمان ندوی بن مولانا حکیم سید ابوالحسن
دادا صاحب نے انیس الحسن نام اور کنیت ابو نجیب رکھی
ابتدائی تعلیم گھر پہ حاصل کی ایک برس خانقاہ مجیبی میں رہ کر
مولانا محی الدین سے کچھ کتابوں کی تکمیل فرمائی ... مدرسہ
امدادیہ دربھنگہ میں ایک سال کے عرصہ میں درس نظامی کی چند
اور کتابوں کا درس لیا

۱۹۰۱ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں داخلہ لیا ۱۹۰۶ء
میں سند فراغ حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں شبلی نعمانی مولانا محمد فاروق
چڑیاکوٹی۔ مولانا حفیظ اللہ مدرس اول ندوہ اور مولانا عبداللطیف
خصوصیت سے قابل ذکر ہیں

محرم ۱۳۲۴ھ/مارچ ۱۹۰۷ کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر
آپ نے خواجہ غلام الثقلین وکیل کے تجویز کردہ موضوع پر عربی
میں ایک فی البدیہہ تقریر کی
علامہ شبلی نے خوش ہو کر مسرت میں اپنے سر سے عمامہ اتار کر
آپ کے سر پر رکھ دیا عقلی و نقلی پر علوم ایسے بلند پایہ مضامین لکھے
تکرار القرآن - نزول القرآن - قصص بنی اسرائیل
خاص طور پر قابل ذکر ہیں

۱۹۱۳ء میں دکن کالج پونہ میں السنہ شرقیہ کے اسسٹنٹ پروفیسر
مقرر ہوئے ایک یہودی عالم سے اسی دوران عبرانی سیکھی
۱۹۲۰ میں وفد خلافت میں شامل ہو کر یورپ گئے ۱۹۲۴ء
میں وفد حجاز کے امیر کی حیثیت سے حجاز اور ۱۹۳۳ء میں
علامہ اقبال اور سر راس مسعود کے ساتھ افغانستان کا سفر کیا
ریشمی خطوط سازش کیس کے مطابق جنود ربانیہ کی فہرست میں آپکا عہدہ
میجر جنرل ہے ۳

۱ یادِ رفتگاں مصنفہ قادری ج ۱/ص ۲۷۸
۲ ریشمی خطوط سازش کیس ضمیمہ ص/۹۰
۳ مشاہیر علماء ج ۲/ص ۱۹۹ تذکرہ اکابر علماء دیوبند ص/۱۶۹

مقالات سلیمان

علامہ سید سلیمان ندوی کے تحقیقی مقالات کئی جلدوں پر منظر عام پر آ چکے ہیں۔

شاہ معین الدین احمد ندوی نے ان تحریروں کو مقالات سلیمان کے نام سے مطبع معارف اعظم گڑھ سے ۱۹۷۱ء میں ان کا اشاعت ہوئی ہے
مقالات سلیمان کی جلد سوم قرآنیات پر ہے
اس مجموعہ کا پہلا مقالہ علوم القرآن کے موضوع پر ہے
اس تحقیقی موضوع پر انھوں نے محققین کی قابل قدر خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسلمانوں نے قرآن مجید سے جو اعتنا کیا اور اس کے متعلق جو خدمتیں انجام دیں ان کی حسب ذیل جلی تقسیم کر سکتے ہیں

(۱) تشریح مسائل عامہ متعلقہ قرآن، مثلاً کیفیت نزول، کتابت قرآن قرأت و تجوید قرآن

(۲) تدوین علوم متعلقہ قرآن، مثلاً علم الامثال، علم الاعراب، علم المجاز

(۳) تفسیر معانی و الفاظ قرآن مثلاً کتب تفاسیر عامہ

ان تمام عنوانات پر سید صاحب نے سیر حاصل روشنی ڈالی ہے
سید صاحب نے اپنے قابل قدر مقالات میں وہ علمی شان پیدا کی ہے کہ اردو زبان میں اس نوعیت کا کام ایک مثالی کارنامے کا درجہ رکھتا ہے ۱؎
دوسرا مقالہ اسماء القرآن کے بارے میں ہے جس کی ابتداء اس جملہ معترضہ سے ہوتی ہے کہ عام مسلمانوں کو قرآن مجید کے ناموں کی تحقیق نہ معلوم
غیر مسلم اہل قلم اور کچھ مذہبی شخصیات نے قرآن مجید کے نام کی جو توجیہہ پیش کی ہے سید صاحب نے بڑے مضبوط اور منضبط دلائل اور تحقیقی حوالوں کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ جس طرح قرآن کے الفاظ و معانی الہامی ہیں اس کے نام سب الہامی ہیں جس طرح قرآن کو بلا تحریف و تبدیل اور بلا زیادت

۱؎ سید صاحب مصنفہ سید فخر الحسن ناشر مجلس علوم اسلامیہ طبع اول اگست ۱۹۹۲ء
ص/۱۵۰

ونقص، دائمی و جود عطا ہوا ہے اسی طرح اس کے نام بھی دائمۃ الوجود ہیں جہاں تک اسماء القرآن کے کثیر التعداد ہونے کا سوال ہے اور جیسا کہ قرآن مجید میں کلام ربانی سے بھی جس کی شہادت ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے لئے صفاتی اسماء سے کتاب اللہ کو مزین فرمایا علامہ ابوالمعالی اور دوسرے محققین نے پچاس سے اوپر یعنی ۵۵ گنوائے ہیں جن میں سے بیشتر کا حوالہ سید صاحب نے اس مقالے میں دیا ہے مثلاً کلام اللہ، کتاب اللہ، الکتاب الحکیم، کتاب عزیز، کتاب المبارک، کتاب المبین، کتاب منیر احسن القصص اور احسن الحدیث وغیرہ ؎۲

قرآن کریم کے انگریزی کے ایک مترجم جارج سیل نے کتاب کے دیباچے میں عبرانی علماء کی شہادتوں کی بناء پر یہ رائے قائم کی کہ فرقان عبرانی سے ماخوذ ہے یہود اپنی مذہبی کتاب کے اجزاء اور حصوں کو فرقہ اور فرق کہتے تھے اسی لفظ سے اسلام نے اپنی مذہبی کتاب کے لئے فرقان کا لفظ اخذ کیا ہے ؎۱

علامہ ندوی نے آیات قرآنی کے حوالوں سے یہ وضاحت کی ہے کہ فرقان مصدر رہے فرقان کے معنی فیصلے کرنے یا فیصلے کرنے والے کے ہیں جب کسی کتاب کو فرقان کہا جائے گا تو اس کے معنی حق و باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب کے ہوں گے فرقان پر تحقیقی نظر ڈالنے کے بعد سید صاحب نے مصحف، کو موضوع تحریر بنایا ہے

لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کو مصحف بھی کہتے ہیں لیکن یہ نام قرآن مجید میں نہیں آیا اس لئے یہ قرآن کا الہامی نام نہیں ہے سید صاحب نے فرمایا ہے ہمارے نزدیک صحابہؓ کا قرآن مجید کو مصحف کہنا صرف اہل حبشہ کی تقلید و متابعت پر مبنی نہ تھا۔

ورنہ ظاہر ہے کہ جب انھوں نے یہود کے تشابہ سے بچنے کیلئے
قرآن کا نام "سفر" نہیں رکھا تو اہل حبشہ کی تقلید میں جو
عیسائی تھے وہ قرآن کو "مصحف" کیوں کہتے
سید صاحب نے یہ مقالہ ۱۹۱۱ء میں سپرد قلم کیا تھا ط۱

(۳) علوم القرآن میں ایک شاہکار مقالہ تکرارات القرآن کے موضوع پر ہے
مخالفین اسلام قرآن مجید کے اسلوب بلاغت پر یہ اعتراض اٹھاتے
ہیں کہ اس میں مکرر آیتیں کیوں ہیں؟
سید صاحب نے اسکا تفصیلی مسکت اور تسلی بخش جواب دیا ہے
سید صاحب نے اس اعتراض کے مدلل جواب میں سب سے پہلے علامہ کرمانی رح
(المتوفی ۷۸۶ھ) کے رسالے کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھا ہے
قرآن میں کوئی مکرر بات نہیں جہاں جہاں قرآن مجید میں
بظاہر ایک ہی معنی مکرر معلوم ہوتے ہیں وہاں یہ ثابت
کیا ہے کہ ہر جگہ مختلف معنی مراد ہیں اس لئے یہ اعتراض ہی غلط ہے
اس مقالے میں شیخ الہند حضرت شاہ ولی اللہ مولانا آزاد بلگرامی
کے حوالوں سے سیر حاصل بحث کی ہے

(۴) تکرارات قرآن کے بعد کا مقالہ ارض حرم اور اس کے احکام
ومصالح (قرآن مجید کی نظر میں) کے موضوع پر ہے جس کا مقصد
ومدعا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ارض حرم اسلام کا دینی اور
مذہبی مرکز ہے وہ صرف رکوع وسجود کا آستانہ اور اعتکاف
وطواف کا مقام ہے

(۵) "پیغام امن یعنی محبت اللہ اور مذہب اسلام" پر ہے جس میں
اسلام کی حقانیت انسان دوستی اور عالمگیر امن وآشتی
کے سلسلے میں اسلامی فکر وعمل کا تجزیہ کرتے ہوئے
مخالفین اسلام اور خصوصاً یورپ کے متعصب معترضین
کی تمام الزام تراشیوں کا جواب نہایت مضبوط دلائل سے
دیا ہے جا بجا قرآن حکیم کے حوالوں اور دوسرے الہامی کتابوں کے
ماخذات سے یہ مقالہ واقعی اپنی مثال آپ ہے ط۲

ط۱ سید صاحب ص/۱۵۵ ط۲ ایضاً ص/۱۵۸

اگست ۱۹۳۸ء میں مولینا اشرف علی تھانوی ؒ
کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے
آپ ۲۲/ اکتوبر ۱۹۴۲ء میں سلاسل اربعہ میں خلافت
باطنی عطا فرمائی کر اس درجہ مسرور و مطمئن تھے کہ بار ہا
فرمایا کہ الحمد اللہ اب کچھ فکر نہیں میرے بعد ایسے ایسے لوگ
موجود رہیں گے

تصنیف

آپ نے اپنی مجتہدانہ تصنیف ارض القرآن کا آغاز کیا جو قرآنی
لٹریچر میں اپنی نوعیت کی پہلی تصنیف ہے
ارض القرآن (دو جلد) قرآن کی ذکر کردہ اقوام و ممالک کی
تاریخ و تشریح ہے

بیس بڑے مسلمان ص/۸۳۳
اقبال اور علماء پاک و ہند ص/۳۱۸

مشاہیر علماء ۱/۲۰ ص/۱۹۸
الثقافۃ الاسلامیۃ فی الھند ص/۱۲۴

عبد ابو شہر عراقی صاحب لکھتے ہیں علامہ سید سلیمان ندوی ۲۲
نومبر ۱۸۸۴ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۰۲ھ میں صوبہ بہار
میں پیدا ہوئے۔ وفات ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء مطابق یکم ربیع الاول
۱۳۷۳ھ۔ علامہ عثمانی کے قریب اسلامیہ کالج کراچی میں دفن ہیں
ابتدائی تعلیم وطن مالوف پھلواری شریف میں مولانا شاہ علی
حبیب (م ۱۳۲۵ھ) سے درسی کتابیں پڑھیں اسکے بعد
مور نسے (سوادیہ میں کچھ عرصہ رہے اور وہاں مولانا مرتضیٰ حسن
(م ۱۳۷۱ھ) سے ہدایہ پڑھی ۱۹۰۱ء میں ندوہ میں داخل
ہوئے علامہ شبلی (م ۱۳۳۲ھ) مفتی عبداللطیف سنبھلی مرادآبادی
(م ۱۳۳۷ھ) سے فقہ وغیرہ پڑھی ۱۹۰۷/۱۳۲۶ میں فراغت
حاصل کی
کچھ عرصہ علامہ شبلی اور ابوالکلام آزاد کے ساتھ کام کیا
۱۹۱۵ء میں دارالمصنفین اعظم گڑھ آگئے ۱۹۱۶ء میں معارف
رسالہ جاری کیا۔ جمعیت العلماء ہند کے ساتھ کام کیا
۱۹۲۵ء میں بھوپال کے قاضی بنے ۱۹۵۰ء میں پاکستان ہجرت کی
اور اسلامی دستور کی ترتیب میں تعاون کیا۔ تصنیف
ارض القرآن ایک سیرت نبوی کے مقدمے کی حیثیت سے لکھی گئی ہے
جلد اول میں عرب کے قدیم جغرافیہ کے بعد عاد۔ ثمود، سبا،
اصحاب الایکہ۔ اصحاب الحجر اور اصحاب الفیل کی تاریخ بیان کی گئی ہے
جلد دوم میں - مدین، اصحاب الایکہ، قوم ایوب،
بنو اسماعیل - اصحاب الرس، بنو قیدار، انباط، قریش
کی تاریخ عرب کی تجارت اور انکی مذاہب پر مفصل
روشنی ڈالی - ؎

؎ ماہنامہ البلاغ مارچ ۱۹۸۸ء ص/ ۲۹

؎۲ (۱) سیرت النبی کی بقیہ جلدیں مرتب کیں (۲) حیات امام مالک (۳) اہل السنت والجماعت
(۴) خطبات مدراس (۵) سیرت عائشہ صدیقہ (۶) عرب وہند کے تعلقات (۷) عربوں کی جہاز رانی
(۸) نقوش سلیمانی (۹) رحمت عالم (۱۰) حیات شبلی (۱۱) یادِ رفتگاں (۱۲) بریدِ فرنگ
(۱۳) سیر افغانستان (۱۴) عمر خیام (۱۵) موازنہ میر انیس و دبیر
اور دیگر کتابیں آپ کی تصنیف ہیں - البلاغ مارچ ۱۹۸۸ء

(۶) القرآن والفلسفہ الجدیدہ:
مسئلہ ارتقاء اور قرآن مجید، ایمان بالغیب، قرآن مجید پر تاریخی اعتراضات، اساطیر الاولین، تذکار نزول القرآن روزہ، ایام صیام پر نظر ثانی، لفظ صلعم القرآن شریف میں خلیل اللہ کی بشریت، ذبح عظیم، قربانی کا اقتضا دی پہلو سود اور صحف، انبیاء، قیامت، تحریم شراب، اسلام اور جبر و قدر وہ موضوعات ہیں جو سپرد کئے گئے ہیں یہ مقالات الگ کتابچوں کی شکل میں بھی شائع ہو چکے ہیں علاوہ کے یہ مقالات زیادہ تر دور جوانی کی تحریروں پر مشتمل مقالہ نگار نے جابجا تورات انجیل اور زبور جیسی مذہبی کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں جو تقابلی تنقید اور تقابلی تجزیئے میں بڑے مفید ثابت ہوئے ہیں
مقالات میں مغربی اہل قلم اور ممتاز مستشرقین کی تحریروں کی جھلکیاں بھی ملتی ہیں:
سید صاحب نے تمام اعتراضات کا مدلل جواب دیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ عربی، فارسی اور اردو کے علاوہ انگریزی زبان کی کتابیں بھی زیر مطالعہ رہیں ہیں[2]

---

[1] یہ دو مقالات جس زاویہ فکر کے آئینہ دار ہیں وہ سید صاحب کے ابتدائی افکار ہیں بعد میں اس زاویۂ فکر سے علیحدگی اختیار کر کے اکابر سلف کی فکری جہات پر چلنے لگے تھے

[2] سید صاحب ص ۱۵۹

تذکرہ سورۃ الکہف:
۳۵۲ ص ۱۹۷۹ء میں طبع ہوئی۔
دعاقیہ پرنٹنگ پریس کراچی سے کتاب لاجواب جدید عنوانات
وتحقیقات کے ساتھ ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں یہ
تصنیف مکمل کی تھی۔
اسمیں دجالی فتنہ کا تعین و تحقیق کیا ہے نظریہ
ولایت کی وضاحت کر اصحاف کہف سے انقلاب
کا کیا طریقہ کار معلوم ہوتا ہے؟ اسکی تفصیلات
یاجوج ماجوج کی تحقیق پر یہ پہلی تالیف ہے
سید سلیمان ندوی کی اسمیں بعض تاویلات بعید از قیاس ہیں
اور موصوف قاری کو مطمئن نہ کر سکے۔

تفسیر سورہ فاتحہ - جسکا اصل نام نکات سورہ فاتحہ ہے
از علامہ سید سلیمان ندوی -
دیباچہ میں القرآن اور اسکے موضوع کے عنوان سے
حضرت احتشام الحق تھانوی کا مقدمہ نو صفحات پر مشتمل ہے
(یہ مکتبہ غزالی جیکب لائین کراچی سے نشر ہوئی)
اور انٹرنیشنل پریس کراچی میں چھپا ہے

مولانا ابوالکلام آزاد

م ۱۷/اگست ۱۹۵۸ء ۔ ۱۳۷۷ھ

اسم گرامی احمد بن خیر الدین ہے والد ماجد نے محی الدین نام رکھا کلکتہ اور بمبئی میں دینی تعلیم حاصل کی پھر مزید تعلیم کے لئے جامعہ ازہر چلے گئے کچھ عرصہ وہاں تعلیم حاصل کی جس کی وجہ سے زبان میں بلا کی روانی و شگفتگی پیدا ہوگئی۔ مادری زبان تو عربی تھی ہی۔

آپ کی پیدائش کعبہ میں ہوئی ابتدا ہی سے ذہین و فطین تھے والد صاحب مولوی خیر الدین غالی درجہ کے اہل بدعت سے تعلق رکھتے تھے اسی کا آپ پر رد عمل ہوا اور آپ بدعات کے شدید ناقد ہو گئے آپ کے والد کہا کرتے تھے مولوی احمد رضا بھی آدھا سنی ہے۔ مولانا ابوالکلام ہمیشہ علماء دیوبند کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے بحوالہ تلامذہ دیوبند کی مولانا آزاد عربی کی طرح اردو کا بھی اعلیٰ ذوق رکھتے تھے فن خطابت کے بادشاہ سمجھے جاتے تھے ہندوستان کی سیاست میں بڑی خدمات انجام دیں کانگریس کے شروع سے آخر تک حامی رہے اور اپنی خدمات کے سلسلہ ہندوستان کی آزادی کے بعد اہم عہدوں پر رہنے کی سعادت حاصل ہوئی آپ کی تفسیر کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی اس کا انگریزی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے البتہ مولانا کے بعض افکار پر سخت تنقید بھی کی گئی ہے ۱

---

۱ تفصیل کے لئے دیکھئے ابوالکلام آزاد اور ان کے ناقد۔ مولانا ابوالکلام آزاد ~~کی تفسیری خدمات~~ بحیثیت مفسر و محدث امام الہند ابوالکلام آزاد ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری۔ اور ملیح آبادی کی بیس بڑے مسلمان مؤلف عبد الرشید ارشد

مولانا کی تصانیف میں سے [۱]

۱۔ ایک رسالہ جس میں بتایا گیا تھا کہ از روئے قرآن اقوام و ملل کے مراتب ہدایت و شقاوت کیا ہے یہ رسالہ ۱۹۱۲ء میں طبع ہو چکا ہے [۲]

۲۔ سورہ واقعہ کی تفسیر [۳]

۳۔ امثال القرآن [۴]

۴۔ سیرۃ طیبہ ماخوذ از قرآن حکیم [۵]

۵۔ ترجمان القرآن : تین جلدیں

ترجمان کم از کم دو مرتبہ لکھنا پڑا کیونکہ پہلی مرتبہ کا مرتب کیا ہوا ترجمان : جسکی طباعت کی شروع ہو چکی تھی اُن کا غذات میں حکومت کے پاس چلا گیا تھا جب مولانا کو صوبہ بنگال سے اخراج کا حکم ملنے کے بعد ان کے مکان اور چھاپے خانہ کی تلاشی لی گئی تھی اس تلاش میں بے شمار قیمتی مسودے اور چھپے ہوئے فرمے نیز احمد یاد داشتیں کو پولیس ساتھ لے گئی [۶] مولانا نے دوبارہ ترجمان کی ترتیب و تسوید شروع کی

اور جولائی ۱۹۳۰ء میں وہ آخری سعدت سے ترجمہ و ترتیب سے فارغ ہو چکے تھے ترجمان کی پہلی جلد ۱۹۳۱ء میں چھپی اور دوسری ۱۹۳۶ء میں چھپی تیسری جلد کی طباعت نہ ہو سکی شیخ غلام علی اینڈ سنز نے میری درخواست پر تینوں جلدوں کی از سر نو اشاعت کا پروگرام بنایا گیا تھا [۷] مولانا نے شرف الدین کتبی اینڈ سنز بمبئی سے معاملہ کر لیا مولانا کا انتقال ہو گیا اور ترجمان کی تیسری جلد کا کوئی سراغ تا حال نہیں مل سکا حالانکہ اس کی ترتیب کے شواہد جا بجا ملتے ہیں [۸]

۱ بیس بڑے مسلمان مرتبہ عبد الرشید ارشد ص ۴۲۵ [۲] ص ۳ ایضا بحوالہ الہلال ۱۶ / اکتوبر ۱۹۱۲ء [۳] ایضا [۴] ایضا [۵] ایضا ص ۴۲۶ [۶] ایضا بحوالہ تذکرہ ص ۱۳۲ [۷] یعنی مولانا مہر کی درخواست پر
[۸] ایضا ص ۴۲۷ اور اردو میں تفسیری ادب ص ۳۵۴
W.B.G. P. 6.6 تعارف قرآن ص ۲۸۵

عجیب امر یہ ہے کہ تیسری جلد میں سے سورہ نور کتابت شدہ مل گئی ہے اور وہ اب ترجمان کی تیسری جلد پہلی تقسیم کے مطابق (دوسری جلد) کے ساتھ چھپ رہی ہے ۱ء

۶۔ تفسیر البیان کے شواہد۔

دوسری اہم کتاب البیان تھی جسے قرآن مجید کے بعض اہم مقامات کی مفصل تفسیر قرار دینا چاہیئے اس کے صرف دو نمونے ترجمان میں ملتے ہیں

اول سورہ فاتحہ کی تفسیر۔ دوم اس امر کی تحقیق کہ ذوالقرنین کون تھا مولانا کی تحریرات سے متعدد شہادتیں ملتی ہیں جن کی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ البیان نہایت اہم حقائق پر مشتمل تھی ۲ء

۷۔ البصائر یعنی مقدمہ تفسیر:

سب سے آخر میں تیسری اہم کتاب یعنی مقدمہ قرآن کا معاملہ آتا ہے جس کا نام ایک جگہ مولانا نے البصائر لکھا ہے ۳ء

۱ء بیس بڑے مسلمان ص ۴۲۸ ۲ء ایضاً ۳ء ایضاً ص ۴۲۹

سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ص ۴۴۶ ج ۳/ ص ۴۷۲

W.B.G.F. 6.6

مولانا احمد ملاح ابن نانگ پوتر رحمہ -

م ۱۹۶۹ء ۱۳۸۸-۸۹ھ

ولادت ۱۸۷۷ء وفات ۱۹۶۹ء

مولانا احمد ملاح ضلع بدین دیہی سندھ کے رہنے والے
بڑے عالم تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں شاعری کا اعلیٰ ملکہ عطا کیا تھا
جسے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے وقف
کیا اور توحید کی تبلیغ، شرک، و جہالت، قبر پرستی،
پیر پرستی کے رد کیلئے استعمال کرتے رہے اس راہ میں
انہیں تکلیفیں دی گئیں لیکن سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے
ثابت قدم رہے۔ ؎۱

تصنیف

۱۔ ترجمہ نور القرآن منظوم (سندھی)

انھوں نے ایک درجن کتابیں نظم ونثر میں تحریر کیں
اور آخر عمر تک لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرتے رہے
مرحوم کا سب سے بڑا کارنامہ جو در حقیقت سندھ کا بڑا
علمی کارنامہ ہے وہ قرآن مجید کا منظوم ترجمہ ہے
یہ ترجمہ قدیم سندھی نظم میں ہے ابیات کو پڑھتے ہوئے
شاہ لطیف بھٹائی کی شاعری کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ ایسا رواں
سلیس با محاورہ ادبی چاشنی سے بھرپور اور مفہوم کا حامل
ترجمہ قرآن ہے کہ شاید ہی کسی اور کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہو
ان کے اس کارنامے کی قدر کرتے ہوئے سابق صدر اسلامی
جمہوریہ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے مولانا مرحوم کو
بعد از وفات تمغہ دے کر ان کی خدمات کا اعتراف کیا ہے
یہ ترجمہ دو مرتبہ طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے
اس کی کتابت سندھ کے مشہور خطاط مولوی مشتاق احمد
کے فرزند عبدالرؤف صاحب نے کی ہے ؎۲

۱۔ سہ ماہی فکر ونظر جنوری ۱۹۸۹ء ص/ ۳۲ تا ۳۴
۲۔ ایضاً

ایک کالم میں قرآن مجید کی آیات ہیں تو بالمقابل منظوم
سطریں ترجمے کی ہیں جو شاعر کا کمال ہے
اس کی ایک طباعت حقی آفسٹ پریس کراچی میں
۲۰×۳۰ عمدہ کاغذ پر ہوئی ہے جو ۸۰۰ صفحات پر
مشتمل ہے ناشر الحاج اللہ جڑیو خان ارباب ضلع تھرپارکر ہیں
اس ترجمے کی تصحیح کتابت اور ترتیب میں مولینا
ملاح مرحوم کے شاگرد و معتقد مولوی عبداللہ جونیجو نے
بڑی محنت سے کی ہے جس نسخے سے یہ ترجمہ چھپا ہے وہ
اپنی کا لکھا ہوا تھا احقر نے اس ترجمے کی ایک ادبی و بلاغی
خصوصیت یہ دیکھی ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ سورۃ الفاتحہ
سے لیکر انفال تک سات مختلف اشعار میں کیا گیا ہے
الغرض مولینا مرحوم کا یہ ترجمہ عجیب ادبی
رجحان کا حامل ہے ط

ط سہ ماہی فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ء ص/۳۲ تا ۳۴

مقدمہ تفسیر ہاشمی ص/۳۲

- مولانا عبدالماجد دریابادی

م ۶/جنوری ۱۹۷۷ء ۱۳۹۷ھ

مولانا کی جائے ولادت بمقام دریاباد ضلع بارہ بنکی (یو۔پی) ہے

۱۹۱۲ء کیننگ کالج لکھنؤ (اب یونیورسٹی) سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا

۱۹۱۶ء باندہ میں شیخ یوسف الزماں کی دختر سے عقد ہوا

۱۹۱۷ء انگریزی کتاب سائیکالوجی آف لیڈرشپ لندن سے شائع ہوئی

۱۹۱۸ء الحاد سے مذہب کی طرف واپسی شروع ہوئی تھی

۱۹۱۸ء دارالترجمہ حیدرآباد میں ملازمت شروع کی

۱۹۱۹ء نظام حیدرآباد کے یہاں باریاب ہوئے اور ریلیف پنشن منظور ہوئی جو تاحیات ملتی رہی۔

۱۹۲۵ء ہفت وار "سچ" لکھنؤ سے جاری کیا

۱۹۲۵ء صوبہ خلافت کمیٹی اودھ کے صدر منتخب ہوئے

۱۹۲۹ء بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی سفر کے حالات اپنے مخصوص انداز میں سفر حجاز کے عنوان سے لکھے جو آج بھی زائر حرم کیلئے ایک مفید تحفہ کی حیثیت رکھتا ہے

۱۹۳۳ء انگریزی ترجمہ قرآن مجید کی مشغولیت کے باعث "سچ" کو بند کرنا پڑا

۱۹۳۵ء "صدق" ہفت وار جاری کیا۔

۱۹۴۱ء انگریزی ترجمہ وتفسیر کا پہلا پارہ تاج کمپنی لاہور نے شائع کیا

۱۹۵۰ء "صدق" کے بجائے ہفت وار "صدق جدید" نکالنا شروع کیا۔

۱۹۵۱ء دارالمصنفین اعظم گڑھ کی مجلس عاملہ کے صدر منتخب ہوئے

مولانا محمد اشرف علی تھانوی سے بیعت ہوئے

(۱) اس دور پر مختصراً تحسین فاروقی نے: آپ کی کتاب "سلطان ما محمد"(۱۰۱) کے مقدمہ ص/۱۱-۱۷ پر روشنی ڈالی ہے ناشر مقبول اکیڈمی کراچی ۱۹۹۳ء

تعارف قرآن ص/۳۲۱

اقبال اور علمائے پاک وہند ص/۲۱۲

۱۹۵۲ء سلک غلام محمد صاحب گورنر جنرل پاکستان کی دعوت پر پاکستان تشریف لے گئے۔ "ڈھائی ہفتہ پاکستان میں" کے عنوان سے اپنے مخصوص انداز میں وہاں کے حالات لکھے۔

۱۹۵۷ء لاہور (پاکستان) میں منعقدہ اسلامی مذاکرہ میں ہندوستانی وفد میں شامل ہوکر آئے۔

۱۹۶۶ء حکومت یو۔ پی نے قابل قدر تصانیف کی بناء پر پانچ ہزار روپے کا انعام دیا

۱۹۶۶ء حکومت ہند کی طرف سے عربی میں فضلیت کی سند ملی۔

۱۹۶۷ء ایوارڈ جناب راد ھا کرشنن صاحب صدر جمہوریہ نے سے سندرا شٹر پتی بھون میں عطا کی۔

۱۹۶۷ء فالج کا پہلا حملہ دریاباد میں ہوا۔

۱۹۷۶ء - مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا نووکیشن میں ڈاکٹر آف لٹریچر کی اعزازی ڈگری صدر جمہوریہ ہند جناب فخرالدین علی احمد صاحب مرحوم نے عطا کی

۶/جنوری ۱۹۷۷ء اپنی قیام گاہ خاتون منزل حیدر مرزا روڈ لکھنؤ میں صبح سوا چار بجے جان جان آفریں کے سپرد کی

دیگر نماز جنازہ ندوۃ العلماء لکھنؤ میں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں صاحب ندوی کی اقتداء میں بہت بڑے مجمع نے پڑھی اور دوسری نماز جنازہ آبائی وطن دریاباد ضلع بارہ بنکی میں حافظ غلام نبی (مرحوم) کی اقتداء میں بعد نماز مغرب پڑھی گئی جس میں قرب وجوار کے لوگ بہت بڑی تعداد میں شریک تھے تدفین آبائی مکان محلہ مخدوم زادگان کے پیچھے درگاہ حضرت مخدوم آبکش میں عمل میں آئی ھا

ھا وفیات ماجدی یا نثری مرثیے از عبدالماجد دریابادی مرتب عبدالقوی دریابادی مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی، ص ۹

مولینا ابوالحسن علی ندوی فرماتے ہیں دارالعلوم میں درس تفسیر کی خدمت
میرے سپرد ہوئی تو مشکلات قرآن کے حل کیلئے میں نے مولینا کو
خطوط لکھے اور زبانی سوالات بھی کئے مولینا نے ہر موقع پر جواب
شافی سے میری مدد کی مولینا کے سب خطوط میرے پاس
محفوظ ہیں جو نہ صرف تفسیر کے طالب علموں کیلئے بلکہ عام اہل
ذوق کیلئے بھی بڑی افادیت رکھتے ہیں

مزید لکھتے ہیں مولینا چونکہ تشکیک والحاد سے لڑکر
ساحل یقین تک پہنچے تھے اسوجہ سے انکی تحریرات کا بڑا حصہ
مغربی تہذیب کے فتنی مظاہر کی گرفت پر ہوا کرتا تھا
اسکو مولینا یاجوجی تہذیب اور دجالی فتنہ کہتے تھے
اور دنیا میں کسی بھی جگہ اسلام یا ذات نبوی کے بارے میں
کوئی بھی توہین آمیز بات شائع ہوتی تو آپ فوراً نوٹس لیتے اسوقت
انکا قلم شمشیر جوہردار اور تفنگ آتش بار بن جاتا تھا
علم و تحقیق کے نام پر مستشرقین کی سیہ کاریوں اور
ترقی و تمدن کے نام پر مغربی تہذیب کی فتنہ سامانیوں
کا کچا چٹھا کھول کر دکھدینا وہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے تھے
ڈاکٹر عبد یونس نگرامی ندوی لکھتے ہیں
فن تفسیر میں انکا اصل امتیاز مذاہب و ادیان کا تقابلی
مطالعہ ہے اپنی اسی خصوصیت کی بنا پر وہ طبقہ
مفسرین میں بہت ممتاز نظر آتے ہیں

ڈپندرہ روزہ تعمیر حیات لکھنؤ ۲۵/اپریل ۱۹۹۰ء ص/ ۵ / ص ۶

مولانا تقی عثمانی لکھتے ہیں۔ حا۱

مولانا عبدالماجد دریا آبادی بیعت حضرت مدنی سے
تھے مگر انکی علمی ساری زندگی استفادہ حضرت
تھانوی سے کیا اور بعض مسائل میں انکی رائے حضرت
تھانوی سے جدا تھی۔ انھوں نے مختلف اخبار نکالے
"سچ"۔ "صدق"۔ "صدق جدید"۔ قادیانیت کے بارے میں
انکا موقف امت کے خلاف تھا۔ حا۲

تصانیف

1- HOLY QURAN (انگریزی) مولانا تقی عثمانی صاحب آپ کی تفسیر کے بارے میں لکھتے ہیں
اردو، انگریزی زبان میں انکی تفسیریں خاصی مقبول ہوئیں
اور مسلمانوں کو ان سے کافی فائدہ پہنچا۔
چونکہ انھوں نے علوم دینی زیادہ تر مطالعہ سے حاصل کیا تھا
اسلئے تفسیر میں بعض باتیں جمہور کے خلاف بھی آگئیں حا۳
لیکن مجموعی حیثیت سے ایک مفید تفسیر ہے۔
جسمیں عصری علوم کا بھی بڑا ذخیرہ ہے۔
خاص کر رد عیسائیت پر حا۴
یہی وجہ ہے مراکش لجنۃ التنسیق العربی۔ جو عرب لیگ کی شاخ
ہے اس نے عصر حاضر کی تمام تفسیروں کا جائزہ لینے کے بعد
اس تفسیر کو تبلیغی مقاصد کیلئے پچاس ہزار چھاپ
کر مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حا۵

C.H.Q. P. 604 یادرفتگاں مصنفہ قادری ج/۱/ص/۲۷

حا۱ ماہنامہ البلاغ کراچی مارچ ۱۹۷۷ء ص/۸ جمعیت علماء ہند ج/۱/ص/۷۷ ص/۲۹۲ ج/۲/ص/۵۲

حا۲ معاصرین مصنفہ عبدالماجد دریا آبادی ص/۳۳ طبع سوم میں محمد علی لاہوری کے بارے میں تعریفی کلمات غالباً بدیانتی ناشر لکھا ہے

حا۳ مولانا تقی صاحب کی یہ رائے انگریزی تفسیر کے بارے میں تو شاید درست ہو لیکن اردو کے بارے میں غلط ہے بلکہ حقیقت یہ ہے اردو تفسیر کا نصف سے زائد حصہ مولانا تھانوی کے مشوروں اور انکی اصلاحات کے مطابق لکھا ہے مولانا کے مکتوبات اسپر شاہد ہیں۔

حا۴ برصغیر کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ رد عیسائیت پر سب سے زیادہ اسی سرزمین پر لکھا گیا اور لکھنے والے تقریباً سب مسلمان ہیں اور اس سے اہم تربات یہ ہے کہ مولانا عبدالماجد دنیا بھر میں واحد شخص ہیں جنھوں نے عیسائیت کے قدیم وجدید تمام مآخذ کا براہ راست مطالعہ کرکے اپنی تفسیر میں اس کا بھرپور جواب دیا ہے ورنہ مولانا عبدالحق حقانی نے بھی خوب لکھا ہے لیکن انھوں نے عیسائی مآخذات سے تراجم کے ذریعہ استفادہ کیا ہے

حا۵ ہفت روزہ تعمیر حیات لکھنو انڈیا ۱۰/اپریل ۱۹۹۰ء

HOLY QURAN کا تفسیری انداز یہ ہے

ابتداء تفسیر میں SYSTEM OF TRANSLITERATION کے عنوان سے
ٹرانسلیٹ کے مخصوص کوڈز کی نشاندھی کی ہے پھر ببلوگرافی ہے
اسکے بعد مختصرًا ایک مقدمہ ہے جسمیں
ٹرانسلیٹ کے طریقہ کار اور استعمال میں آنے والے جملوں کی
نشاندھی کی ہے مثلا KATIB کا لفظ،
WRITING A WRITER کی جگہ استعمال کیا ہے

اسکے بعد ہر صفحہ پر دائیں طرف قرآنی آیات بائیں طرف
سامنے آیت کا ترجمہ اور آیت کا ابتدائی اور انتہائی
صفحہ بھی بریکیٹ میں کرکے درج کردیا ہے پھر اس آیت
کا ترجمہ کیا ہے
اور صفحہ کے نیچے حصہ میں ہر آیت کی تفسیر قرآن درج ہے
آیت کے مفہوم کے اعتبار سے:
اسکو تاج کمپنی لمیٹڈ نے شائع کیا ہے
اور پرنٹنگ پریس بل روڈ لاھور تاج آرٹ سے چھپی ہے
پہلی جلد سورہ نحل پارہ چودہ کے اختتام پر
ختم ہوئی
یہ تفسیر جلد اول ۲۲+۱۸ سائز کے صفحات میں ۴۵۶/ص پر مشتمل ہے
دوسری جلد کا آغاز پندرھویں پارہ کی سورہ بنی اسرائیل
سے ہوتا ہے اور جلد اول کے صفحات ملاکر ۹۶۹/ص ہے

اور غالبًا ۱۹۷۱ء میں مکمل کرکے شائع کرنے کیلئے
بھیجی گئی

مولانا عبدالماجد اپنے انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن کا تعارف کراتے ہوئے خود لکھتے ہیں
ان سطور کے راقم آثم نے بھی بہت سے مخلصوں اور بزرگوں
کی ہمت افزائی سے ۱۹۳۳ء میں اس کام کو ہاتھ لگایا شروع
میں مشکلات کا پورا اندازہ نہ ہوا بلکہ خیال یہ غالب رہا کہ پکتھال
محمد علی وغیرہ کے ترجمے موجود ہی ہیں اور اردو میں بھی خاصہ ذخیرہ
مہیا ہے ان کی مدد سے بآسانی کام چل جائے گا
تجربہ سے معلوم ہوا کہ یہ خیال صحیح نہ تھا اتنی سہولتوں
کے باوجود بھی نفس ترجمہ ہی دشوار ہے چہ جائیکہ
تفسیری حواشی بہرحال کئی بار کی ترمیم و نظرثانی کے بعد کام
۱۹۳۹ء کے آخر میں ختم ہوا ایک ندوی مخلص کی وساطت
سے تاج کمپنی (لاہور) نے ۳۹ء میں اس کے طبع و اشاعت کی
پیشکش کی پورا مسودہ اسی وقت روانہ کر دیا گیا ادھر سے وعدہ
ہوا کہ پوری کتاب ۲½ سال میں شائع ہو جائے گی پہلا پارہ
۴۱ء میں نکلا مگر دوسرا اس کے پورے دو سال بعد ۴۳ء میں
اور اس کے بعد کام یک لخت ٹھپ ہو گیا یہاں تک کہ بالآخر پوری کتاب
۶۰ء میں شائع ہوئی ترجمہ بڑی حد تک لفظی کیا گیا ہے
اور زبان پرانی ہی استعمال کی گئی ہے جو انگریزی بائبل کی مدت
سے چلی آ رہی ہے ط[1]

ط[1] سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ص ۱۷۶-۱۷۵

۲۔ تفسیر قرآن ۔ (اردو)
مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی مطبوعہ اردو تفسیر کے مطبوعات میں خاصہ فرق ہے
لہذا دونوں پیش خدمت ہے ① انڈین مطبوعہ کی تفصیلات

عنوان ۔ تفسیر ماجدی ۔
مطبوعہ صدق جدید ناشر بک ایجنسی کچہری روڈ لکھنؤ مطبع جمال
پرنٹنگ پریس دھلی: یہ طبع ثانی ہے
افتتاحیہ میں لکھتے ہیں اردو میں تراجم کی تعداد تو بہت ہے
لیکن اس عاجز نے اپنے لئے دلیل کی راہ حکیم الامت کے ترجمہ کو
بنایا جو انکی تفسیر بیان القرآن کے ساتھ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء
میں اول بار شائع ہوا اپنی خصوصیات کے اعتبار سے پس
دینا نظیر آپ ہی ہے ہے ①
اس ضخیم مقدمہ میں (جو کہ افتتاحیہ کے عنوان سے ہے)
مشہور تراجم و تفاسیر کی فہرست درج ہے
آگے لکھتے ہیں بیان القرآن کو اگر اردو کی ساری تفسیروں
کا سرتاج کہا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہوگا ②
۱۹۶۸ میں مصنف نے تصحیح کا مرحلہ مکمل کر لیا تھا
۱۹۷۴ میں اسمیں کمی و بیشی کی گئی
مصنف کا ارادہ اسمیں انڈیکس کے اضافہ کا تھا مگر نہ کر سکے
اس کے بعد بسم اللہ کا ترجمہ تمام تراجم سے جدا ہے
مجموعی صفحات جلد اول کے ۶۹۰/ ہیں: اسکے پندرہ ۱۵ پارہ تک
نظر ثانی ۲۹/ اپریل ۱۹۷۷ء میں مکمل ہو گئی:
اسکی دیباچہ (افتتاحیہ) میں کچھ معمولی اضافات ہیں۔
مثلاً: محمد علی کی تفسیر بیان القرآن کے بارے میں یہاں
رائے درج ہے کہ یہ صرف ترجمہ کی حد تک قابل قدر ہے
جبکہ تاج کمپنی کے اول ایڈیشن میں لکھا ہے:
تفسیر بیان القرآن از مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ
مغربیت سے متاثر گروہ کیلئے اسکا مطالعہ مفید ہوگا گو
لاہوری بیان القرآن کے متعدد بیانات مسلک اہلسنت سے ہٹے ہوئے ہیں ②

① افتتاحیہ تفسیر ماجدی ص/۲
② 〃 〃 〃 ص/۱۵

اسکا دیباچہ غالباً تفسیر پر نظر ثانی کا ہے جسمیں پہلے کے
بیان سے اسمیں رجوع کیا ہے۔ پہلا دیباچہ تاج کمپنی والا دسمبر
۱۹۷۴ء میں لکھا گیا ہے اور چھپا ہے
اسکے علاوہ دونوں کے مضمون میں ابتداء اور انتہاء کا بھی
فرق ہے۔

(۲) پاکستانی مطبوعہ کی تفصیلات

عنوان۔ القرآن الحکیم۔ عبد الماجد دریا آبادی۔
مع ترجمہ و تفسیر کے عنوان سے مولانا عبد الماجد کے ترجمہ
کو زیر متن تفسیر کو حاشیہ پر تاج کمپنی نے شائع کیا ہے
سن اشاعت درج نہیں۔
جلد اول ۶۱۶/ص اور پندرہ پاروں پر مشتمل ہے
ابتدائی پاروں کی تشریح میں ضخامت ہے
بنسبت آخری پاروں کے۔ مجموعی صفحات ۱۲۱۵/ہوگئے ہیں
تفسیر کے اختتام پر لکھا ہے ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ مطابق ۱۸ جون

فقط۔

رجب ۱۳۶۳ ھ
اس تفسیر پر نظر ثانی ۱۹۴۸ء مطابق ۱۳۶۷ھ میں مکمل کی
۵۱ سال کی عمر میں تقریباً سوا تین سال میں اس تفسیر کو مکمل کیا
اس تفسیر پر نظر ثالث ۷ ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ مطابق ستمبر ۱۹۵۰ء میں ہوئی

اس تفسیر میں وہ مجموعہ مقدمہ قرآن جو کہ ہندوستان کے مطبع
میں داخل ہے خارج کر دیا گیا ہے۔
آخر تفسیر میں تاج کمپنی کے ارباب حل عقد کا اپنی کمپنی کے بارے میں
تفصیلات ہیں اور پھر دیباچہ تفسیر آخر میں۔ مگر یہ غالباً پہلا ہے
دوسرا جو اختتامیہ کے عنوان سے ہے اسمیں کچھ معمولی اضافات
ہیں۔ انگریزی تفسیر کی طرح اسمیں بھی عیسائی یہود ہنود کے رد کے ساتھ
بریلوی فرقہ کے بعض افکار علم غیب وغیرہ پر عمدہ تردیدی مضامین ہیں۔

---

(۱) مطبوعہ تاج کمپنی — قرآن کریم کے اردو تراجم ص/۱۵۴
(۲) مطبوعہ تاج کمپنی شوریٰ/۲۲ — سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۲/۶۰ ص/۳۳۴
تعارف قرآن ص/۳۱۸ — اردو میں تفسیری ادب ص/۱۱۴ ص/۳۱۲
قرآن حکیم کے اردو تراجم ص/۳۵۵ اور ص/۴۶۲ جائزہ تراجم قرآنی ص/۶۴

۳ - قصص و مسائل = (اردو)
عبدالماجد دریابادی -
طبع دوم مطبوعہ شکیل پرنٹنگ پریس کراچی ناشر
مجلس نشریات اسلام کراچی
۱۲۰ / ص
مولینا کے قرآن سے متعلق دو مقالات کا مجموعہ ہے
جس میں قرآن مجید کے بعض مسائل فرعون کی غرقابی،
ہاروت ماروت، عقیدہ تجسیم، قصص نوح،
طوفان نوح کو دیگر مذاہب اور جدید سائنس سے
تصدیقات کو یکجا کر دیا ہے۔[۱]

۴ - جغرافیہ ارض القرآن (اردو) مطبوعہ لکھنؤ

۵ - حیوانات قرآنی (اردو)

۱ قصص و مسائل

مولانا محمد ایوب دھلوی

م ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء

نصر اللہ خان لکھتا ہے اگرچہ مولوی صاحب تابعین اور تبع تابعین کے دور سے بہت بعد پیدا ہوئے۔

لیکن وہی صبر و تحمل۔ وہی عاجزی وہی انکساری۔ وہی شان قلندری وہی جلال وہی جمال وہی سادہ زندگی۔

اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنا بقول کسی کے

ع قدموں میں ڈھیر اشرفیوں کا لگا ہوا۔ اور تین دن سے پیٹ پہ پتھر بندھا ہوا

جیسی دوسروں کے واسطے سیم و زر و گہر۔

دنیا میں حال یہ ہے کہ ہے چولھا بجھا ہوا۔

ابتدائی تعلیم رواج کے مطابق آج سے تقریباً نوے سال پہلے دلی کی جامع مسجد میں حاصل کی۔

ایک بزرگ محمد اسحاق صاحب [1] سے تفسیر و حدیث و فقہ اور علم الکلام کا درس لیا۔

طریقت میں قدم رکھا تو دل کا کنول روشن ہو گیا

اب جو کلام پاک کا مطالعہ کرنے لگے تو یوں لگا کہ جیسے اب استاد کوئی اور ہے

کلام پاک کے مطالعہ سے کچھ لوگوں پر شریعت کی راہیں روشن ہوتی ہیں اور کچھ لوگوں پر طریقت کی

مولوی صاحب جن پر دونوں راستے روشن تھے

انکا انداز فکر ایک حد تک فخر رازی رح سے مشابہ تھا

مولوی صاحب کی اساس فکر قرآن حکیم تھی۔

وہ ساٹھ برس تک اسکا مطالعہ کرتے رہے کوئی تفسیر ایسی نہیں تھی جو ان کی نظر سے نہ گذری ہو یاد داشت ایسی تھی

کہ اگر کسی آیت کی تفسیر بیان کرنے لگتے تو کوئی مفسر ایسا نہیں جس کی رائے، مطالب و معنی کا مولوی صاحب حوالہ نہ دیں۔ اور منطقی انداز سے اس پر جرح و قدح نہ کریں۔ مولوی صاحب اپنے عہد میں امام المتکلمین تھے اور اعلیٰ پائے کے مفسر بھی۔

---

[1] یہ غالباً مولانا محمد اسحق صاحب دھلوی م ۱۹۵۳ء ہیں آپ کا مستقل تذکرہ اس فہرست کا حصہ ہے ملاحظہ فرمائیں۔

ساٹھ برس تک وہ کلام پاک کا درس دیتے رہے
ان کا انداز خطیبانہ نہ تھا۔ بلکہ مکتب کے استادوں جیسا تھا
مولوی صاحب ایک آیت لیتے اور کئی دن اسی آیت کے
سمجھانے میں گزر جاتے۔
اس آیت کے بارے میں مفسرین نے جو کچھ کہا ہوتا وہ بھی
بتاتے جاتے کبھی کسی مفسر سے اتفاق کرتے اور کبھی کسی
مفسر کی رائے کو رد کرتے
مولوی صاحب مشکل سے مشکل مقامات سے بڑی آسانی
سے اپنے سننے والوں کو اپنے ساتھ لے کر گزر جاتے
مولوی صاحب کی صحبت میں بیٹھنے والے ایک شخص نے
بتایا کہ مولوی صاحب سے تفسیر سننے کے بعد یوں لگتا ہے
کہ جیسے یہ آیت اپنا مطلب خود کھولتی چلی جا رہی ہے
مولوی صاحب معترض لوگوں کو منطقی انداز سے عقلی
دلائل براہین کے ذریعہ قائل کیا کرتے تھے
ان کا انداز بیان اور ان کا طرز استدلال دین داروں سے
زیادہ بے دینوں کے لیے سود مند تھا۔
مولوی صاحب چھوٹے چھوٹے مسائل لطیفوں اور
مزاحیہ انداز سے حل کر دیا کرتے تھے
ایک مرتبہ میں نے مولوی صاحب سے کہا۔ مولوی صاحب
آپ جب کلام پاک کی تفسیر کرتے ہیں تو آپ
کو اتنی باتیں اور اتنے حوالے کیسے یاد رہ جاتے ہیں
فرمایا۔ میاں یہ تو خود میری سمجھ میں بھی آج تک نہیں آیا
بات یہ ہے کہ ہم کیا اور ہمارا علم کیا۔
یہ جو کچھ ہوتا ہے ادھر سے ہوتا ہے مولا کا کرم ہے
سوجھ کہلواتا ہے تو کوئی کہتا ہے [۱]

[۱] کیا قافلہ جاتا رہا از نصراللہ خان ص/۱۷
یادرفتگاں ن ۳۲۰ ص/۲۳۸ مصنفہ ماہر القادری

یوں تو مولوی صاحب کو چاہنے والے بہت سے تھے
لیکن کراچی میں ان کے سب سے قریب لطیف محمد تھے
اور اسد ملتانی مرحوم کے چھوٹے بھائی ڈسلے صاحب
حکیم محمد سعید صاحب بھی مولوی صاحب کا بڑا احترام کرتے تھے
ملا واحدی صاحب اللہ بخشے بڑی خوبیوں کے مالک تھے
ایک مرتبہ میں انکی خدمت میں حاضر ہوا اور مولوی
الیوب صاحب کا ذکر چھڑ گیا تو فرمانے لگے میں خواجہ
حسن نظامی کا مرید ہوں وہ طریقت میں میرے
استاد ہیں۔ لیکن شریعت میں میرے استاد
مولوی محمد ایوب صاحب ہیں
مولوی صاحب دہلی میں پرانی سائیکلوں کا کاروبار کیا
کرتے تھے
کراچی میں دکان پینٹ بیگ اور سوٹ کیس کی تھی
قریب کی مسجد میں ظہر کی نماز پڑھاتے گھر آتے
کھانا کھاتے اور کلام پاک کی تفسیر لکھنا
شروع کر دیتے۔ ۱ؔ

۱؎ کیا قافلہ جاتا رہا از نصر اللہ خاں مطبوعہ مکتبہ تہذیب وفن ناظم آباد
کراچی طبع اول ۱۹۸۲ء ص ۲۱
یادر فتگاں مصنف قادری ج ۲ ص ۲۳۸

تفسیر ایوبی (اردو)

تفسیر ایوبی کی چار جلدیں مطبوعہ ہیں۔

از مولانا محمد ایوب دہلوی

جلد اول۔ چھوٹے سائز میں ۲۶۳ صفحات پر مشتمل ہے
ناشر مکتبہ رازی پیر الٰہی بخش کالونی ۱۱۶۰ کراچی ۵
جلد اول میں تعوذ تسمیہ اور فاتحہ کی علمی منطقی اور فلسفیانہ
انداز میں تفسیر بیان کی گئی ہے ترجمہ قرآن سہل اور آسان الفاظ میں بیان کیا ہے
جلد دوم۔ کے مقدمے میں حکیم محمد سعید دہلوی لکھتے ہیں مولانا
نے دس گیارہ سال مہدی منزل میں درس قرآن دیا ایک
زمانہ میں مولانا دلی یونیورسٹی میں درس دیا کرتے تھے
اور شام کو کندھے پر کپڑوں کا تھان رکھ کر گلی گلی فروخت
کرکے روزی کماتے تھے انھوں نے اپنے کسی درس کا کوئی
معاوضہ کسی سے نہیں لیا تقسیم ہند کے بعد کراچی آ گئے اور یہاں
ریڈی میڈ سوٹ کیس کی دکان کھولی۔
یہ جلد ۲۷ نومبر ۱۹۸۷ کے بعد کی مطبوعہ ہے مجموعی صفحات ۱۵۵
اس جلد میں سورہ بقرہ کے پہلے رکوع کی تفسیر مع ترجمہ ہے۔
جلد سوم۔ کے مقدمہ میں (مولانا کے بارے میں) ڈاکٹر منظور احمد لکھتے ہیں
علامہ نے قرآن کی روشنی میں ۔۔ سے استفادہ کیا اور قرآن کے بیان کو
اصل الاصول قرار دیا ہے اسلئے یہ سمجھنا کہ یہ تفسیر صرف قرآن
کی فلسفیانہ اور منطقی تشریح ہے غلط ہوگا۔
مولانا کی تقریر کے کیسٹ سے یہ تفسیر نقل کی گئی ہے مجموعی ۲۱۶ ص میں
اس حصہ میں تفسیر بہت مختصر ہے۔ سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع سے
تک آخری رکوع کی پہلی آیت للہ ما فی السموات ...... قدیر تک کی تفسیر ہے
جلد چہارم۔ مجموعی صفحات ۲۲۴ ص میں یہ پارہ عم
تیسویں پارہ کی تفسیر ہے عم کی سورت سے لیکر سورہ ماعون کے
اختتام تک یہ بھی ٹیپ سے نقل کی گئی ہے ط
ترجمہ بھی ہر آیت کا ساتھ ساتھ بیان کر دیا گیا ہے پوری تفسیر پر
فلسفیانہ طرز کلام کا غلبہ ہے علماء کیلئے مفید ہے
عوام کیلئے زیادہ مفید نہیں۔ ط

ط تفسیر ایوبی ج ۱/ ج ۲/ ج ۳/ ج ۴/ ماہنامہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ص ۲۴۴
۔۔ مولانا کی تقاریر تین سو سے زائد کیسٹوں میں محفوظ ہے اس کے علاوہ چند مطبوعہ
اہم تصانیف میں سے ① فتنہ انکار حدیث ② منکرین حدیث اور قربانی ③ ختم نبوت
④ تحقیق الکلام ⑤ مقصود کائنات اور کچھ غیر مطبوعہ کتابیں بھی ہیں —

W.B.G. P. 645

قرآن کریم کے اردو تراجم ڈاکٹر احمد خان ص ۳۱۶

مولانا محمد اشفاق احمد

م ۱۹۸۶ء ۱۴۰۶ھ

مولانا کا خاندانی تعلق مولانا فیض الحسن سہارنپوری سے تھا اور مولانا مطلوب الرحمٰن عثمانی (برادر مولانا شبیر احمد عثمانی) کے خلفاء میں سے تھے کچھ عرصہ اسلامیہ کالج کراچی میں لیکچرار رہے اسلامی علوم کا گہرا مطالعہ تھا مسلک علماء دیوبند کی نشر و اشاعت اور جماعت اسلامی کا رد زندگی کے اہم موضوع تھے تقریباً ۱۹۸۶ء میں کراچی میں انتقال ہوا۔

تصنیف: The Noble Quran (Tafseer usmani)

آغاز میں ۳۲ صفحات پر مشتمل مقدمہ ہے جس میں
قرآنی علوم ترجمہ اور تفسیر کے فنی مباحث بیان کیے گئے ہیں
اس کے بعد دو صفحات پر مشتمل علامہ شبیر احمد کا مختصر سوانح ہے
سات صفحات پر مشتمل ۱۵۰/ اہم فہرست مضامین ہیں
ہر صفحہ کے اوپر حصہ میں دائیں طرف قرآنی آیات اس کے بالمقابل
ہر آیت کا انگریزی ترجمہ اور اس سے متعلقہ تفسیر اسی صفحہ
پر نچلے حصہ میں درج ہیں طباعت کا اعلیٰ معیار ہے
ج ۱/ ۸۰۰/ص پر مشتمل ہے پہلے دس پاروں
کا ترجمہ و تفسیر حصہ ہے
بمع مقدمہ مجموعی صفحات ۹۱۱ ہیں ناشر الامین پبلیکیشنز پریس لاہور

ج ۲/ ۱۰/ تا ۲۰/ پاروں کی تفسیر ہے اور ترجمہ ہے
ج ۳/ ۲۰/ تا ۳۰/ پاروں کا ترجمہ و تفسیر ہے

یہ تفسیر دوسری مرتبہ شایع ہوئی ہے
البتہ اس کے ترجمہ میں کچھ قدامت آ گئی جس کی اصلاح کی طرف توجہ دی جا رہی ہے تفسیر عثمانی کے تقریباً چار ترجمے انگریزی میں کئے گئے ہیں۱ لیکن یہ واحد ترجمہ و تفسیر ہے جو اب تک شایع ہو کر سامنے آیا ہے۲

---

۱ ایک ترجمہ بیگم مولانا عزیز گل (رفیق شیخ الہند) نے کیا ہے یہ صرف ترجمہ شیخ الہند کا انگریزی ترجمہ ہے
۲ ایک ترجمہ مولانا تقی عثمانی صاحب کر رہے ہیں
۳ The Noble Quran.

مولانا محمد حنیف ندوی -

م ۱۲/ جولائی ۱۹۸۷ء ۱۶/ ذی قعدہ ۱۴۰۷ھ

موصوف خود لکھتے ہیں ۱۹۰۸ء میں پیدا ہوئے ابتدائی اسکول میں حاصل کی پھر دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوا درس نظامیہ کی تکمیل مولانا محمد اسمٰعیل سلفی کے سایہ عاطفت میں ہوئی اور مولانا عبدالغنی خطیب سے بھی استفادہ کیا اس کے علاوہ ندوہ سے علمی استفادہ کیا اسی مناسبت سے ندوی کہلاتے ہیں

اور بارہ جولائی ۱۹۸۷ء میں انتقال ہوا[۱]

تصانیف

(۱) مطالعہ قرآن (اردو) مطبوعہ ۱۹۷۸ء ۳۰۱/ص
اسمیں قرآن سے متعلق سولہ موضوعات پر بحث کی ہے یہ دراصل تاریخ قرآن ہے اور مستشرقین کے اعتراضات کا عمدہ جواب دیا ہے[۲]

(۲) لسان القرآن تین جلدیں (اردو) مطبوعہ ۱۹۸۳ء ۷۰۰/ص
یہ قرآن کی توضیحی لغت ہے اور ۱۹۸۲ء میں اسکی ایک جلد مکمل ہوئی یہ جلد ا-ب- سے شروع ہوکر (ج- ح- خ- د) پر ختم ہوتی ہے یہ قرآن مجید کی جامع تفسیری اور توضیحی لغت ہے جلد کے آغاز میں ۳۳/ صفحات کا مقدمہ ہے جسمیں قرآن فہمی کے اصول اور تقاضے بیان کئے ہیں[۳]

---

۱ ارمغان حنیف مصنف محمد اسحٰق بھٹی ص/ ۳۱-۳۰

۲ ایضا ص/ ۳۲ اسی طرح مطالعہ حدیث[۳] ایضا ص/ ۳۳
بھی مستشرقین کے رد میں لکھی ہے

دوسری جلد حرف (ج - ب) سے شروع ہو کر د - ی - ن پر
ختم ہوتی ہے ۲۹۴/ص ہیں ۱۹۸۵ء میں پہلی دفعہ شائع
ہوئی
تیسری جلد ابھی تالیف فرما رہے تھے کہ دنیا سے رخصت
ہو گئے یہ حرف - ذ - سے آخر تک پر مشتمل ہے ۱۰۰/ص
اس جلد کے لکھ لئے تھے یہ نا مکمل اور غیر مطبوعہ ہے ڈ[1]

تفسیر سراج البیان (اردو) مطبوعہ پانچ جلدیں

طبع اول ۱۹۸۳ء
ناشر ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار
لاہور ہمارے سامنے جو نسخہ ہے اس پر اگرچہ ۱۹۸۳ء لکھا
ہے لیکن یہ ۱۹۸۴ کے نسخہ کا عکس ہے اور دوبارہ ۱۹۸۴
شائع ہوا ہے اس میں شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع
الدین کا ترجمہ ہے آغاز میں ۱۶/ص پر مشتمل مشرف علی تھانوی
کا مقدمہ ہے
تفسیری انداز یہ ہے کہ آیات لکھ کر بالمقابل ترجمہ قرآن اور نچلے
حصہ میں اخبار و ڈائجسٹ کے انداز میں تفسیری خلاصے
دو حصے میں رکھ کر کتابت کئے ہیں کتابت بہت باریک ہے

ج/۱ پارہ ایک تا ۶ / پر مشتمل ہے
ج/۲ پارہ ۷ تا ۱۲ / پر مشتمل ہے
ج/۳ پارہ ۱۳ تا ۱۹ / پر مشتمل ہے
ج/۴ پارہ ۱۹ تا ۲۴ / پر مشتمل ہے
ج/۵ پارہ ۲۵ تا ۳۰ / پر مشتمل ہے

پانچ جلدوں کے ۲۷۷۴/ص ہیں - ڈ[2]

ڈ[1] بحوالہ سابق ص/۳۲   ڈ[2] تفسیر سراج البیان

تفسیری خدمات خصوصیات بقول مصنف کے یہ ہیں ۔

(۱) ہر صفحہ کے اہم مضامین کی تبویب
(۲) انداز محققانہ (۳) علوم ومعارف سے موقع بموقع استفادہ
(۴) تصوف وکلام کے معارف تفسیری کا استیعاب
(۵) ادبی ولغوی نکات وقلمیہ کا تذکرہ
(۶) جدید زندگی کے مسائل کی وضاحت
(۷) مذہب سلف کی برتری وتقوای کا اظہار
(۸) حل لغات (۹) زبان اعلیٰ درجہ کی
۱۰۔ مطالعہ سے محسوس ہوگا کہ قرآن دنیائے ادب میں اضافہ ہے ۔

بقول مولانا سعید الرحمٰن علوی یہ تفسیر مولانا نے ۱۹۳۷ء اور ۱۹۴۰ء کے درمیان لکھی تھی اب تک پانچ چھ ایڈیشن چھپ چکے ہیں ۱۹۶۶ء میں بھی دیگر ایڈیشن شائع ہوا تھا ۱

۱ ارمغان حنیف ص/۶۲

١

(٦٨٤)

قاری حافظ نعیم الدین صدیقی۔

م ۲۸/جنوری ۱۹۹۱ء ۱۴۱۱ھ

الحاج قاری حافظ نعیم الدین احمد صدیقی میرٹھ کے ایک معزز گھرانے میں ۱۸۹۳ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میرٹھ میں حاصل کی اس کے بعد اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی تعلیم سے فارغ ہو کر زندگی بھر درس و تدریس میں مصروف رہے

الحاج قاری حافظ نعیم الدین صدیقی کے والد زمیندار تھے خاندان میں دینی تعلیم کا چرچا تھا چنانچہ آپ نے دینی تعلیم حافظ بدرالدین سے حاصل کی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ فیض عالم کالج میرٹھ سے میٹرک تک انگریزی تعلیم بھی حاصل کی تقسیم ملک تک اسی کالج میں روزگار سے منسلک رہے

حافظ نعیم الدین صدیقی کے نو بچے ہیں سات لڑکے اور دو لڑکیاں ان کی اہلیہ کا ۱۹۵۹ء میں انتقال ہوا وہ روزانہ ۱۲ اردو اور انگریزی کے اخبارات پڑھنے کے عادی ہیں اور مطالعے میں مصروف رہتے ہیں ان دنوں "القرآن المبین" کے انگریزی زبان میں ترجمے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ اس سے غیر ملکی استفادہ کر سکیں اس سلسلے میں ایم اے قادری مصروف عمل ہیں۔

نعیم الدین صدیقی نے ۱۹۴۷ء میں پاکستان آتے ہی کاسموپولیٹن اسکول کی بنیاد رکھی ۱۹۶۵ء میں وہ اس سے علیحدہ ہو گئے۔ آپ نے دو حج کئے ہیں اور ۹۱ شیشے پڑھا چکے ہیں۔

۲۸ جنوری ۱۹۹۱ کو ۹۸ سال کی عمر میں کراچی میں انتقال ہوا اور یہیں دفن ہوئے۔ ؎

؎ ۲۴/اگست ۱۹۹۰ء جنگ کراچی۔ ۲۷/مارچ ۱۹۹۲ء جنگ کراچی

مقدمہ القرآن المبین

تصنیف = القرآن المبین = (اردو)

انہوں نے ۱۱ ر اکتوبر ۱۹۸۲ء کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
پڑھ کر قلم اٹھایا اور آٹھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ۲۵ رجون
۱۹۸۳ء کو قرآن کریم کا آسان ترین اور بامحاورہ
ترجمہ مکمل کر لیا۔
قرآن المبین کی کتابت یکم جولائی ۱۹۸۲ء سے
شروع کی اور تقریباً مارچ ۱۹۸۶ء میں ختم کر لی
کتابت کی تصحیح کے فرائض حافظ عبدالرؤف صاحب
نے انجام دیئے ترجمے کے مسودہ کی نظر ثانی کی خدمت
مولانا فضل خالق نے انجام دیں (جوکہ جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کے فارغ ہیں)
اب تک قرآن پاک کے جتنے بھی تراجم کئے گئے ہیں
وہ یا تو عربی زبان کا ہو بہو ترجمہ ہیں یا پھر اتنے مشکل ہیں کہ ایک
عام پڑھا لکھا آدمی آسانی سے نہیں سمجھ سکتا
چنانچہ حافظ قاری منیر الدین صدیقی نے ۹۰ برس کی عمر میں
ترجمہ کا آغاز اکتوبر ۱۹۸۲ء میں کیا اور اسے آٹھ ماہ کی
قلیل مدت میں مکمل کر لیا۔ کتابت و طباعت کے مراحل
طے کرنے کے بعد پہلا نسخہ القرآن المبین کے عنوان سے
۱۹۸۶ء میں شائع ہوا اور اب تک تقریباً ۱۹ ہزار نسخے صرف
کراچی شہر میں ہدیہ ہو چکے ہیں۔
حافظ منیر الدین احمد صدیقی نے یہ اسلوب اختیار کیا کہ دائیں
طرف عربی کا صفحہ ہو اور بائیں طرف بالمقابل ترجمہ ہو
اور ہر آیت نئی سطر سے شروع کی جائے۔ اور ہر آیت
کا ترجمہ اس کے سامنے ہی ختم ہو جائے تحریر جلی اور حروف الگ الگ
لکھے جائیں تاکہ عربی اردو ترجمہ بچے بوڑھے آسانی سے
پڑھ سکیں اور احکام القرآن کو سمجھنے میں دقت
پیش نہ آئے گا

ڈ۔ القرآن المبین

مولانا عمر احمد عثمانی -

م ١٤١٢ھ / ١٩٩٣ء

فاضل مظاہر العلوم سہارنپور ١٣٥١ھ ولادت ١٩/جمادی الاخری ١٣٣٢ھ

مظاہر العلوم میں تدریس کے فرائض انجام دیئے ١٣٥٨ھ تک

مولانا اشرف علی تھانوی نے سند فضیلت عطا فرمائی ١٣٥٨ھ میں

سند کا عکس منسلک ہے ۱ مزید تعلیم

آنرز ان عربک (پنجاب) ١٩٣٧ء

آنرز ان پرشین " ١٩٤٠ء

آنرز ان اردو " ١٩٤١ء

دارالعلوم چندن پورہ چاٹگام (بنگلہ دیش)

میں ١٩٤٧ء تا ١٩٥٢ء تک شیخ الحدیث رہے

گورنمنٹ کالج فارمین ناظم آباد سے طویل عرصہ تدریس کے بعد

بحیثیت پروفیسر (اسلامک) ریٹائر ہوئے

مصنف کا سلسلہ نسب حضرت عثمانؓ سے جا ملتا ہے آپ مولانا

ظفر احمد عثمانی کے بڑے صاحبزادہ ہیں

مولانا نے وصیت فرمائی تھی کہ انکے انتقال کے بعد جنازہ

عمر احمد پڑھائیں گے

بیعت کا تعلق مولانا اشرف علی تھانوی سے تھا اور چاروں

سلسلوں میں بیعت تھے ۲ لیکن بعد میں رفتہ رفتہ پرویزیت کی طرف

مائل ہوتے گئے اور اکابر علماء سے فکری ہم آہنگی نہیں رہی تشکیل عثمانی صاحب اسے

روشن خیالی کا عنوان دیکر لکھتے ہیں میرے اس سوال کے جواب میں کہ آپ نے روشن خیالی

کس طرح اختیار کی . مولانا عمر احمد عثمانی نے فرمایا یہ ١٩٣٨ء کی بات ہے دھلی کے قیام

کے دوران مجھے مولانا اسلم جیراجپوری کے درس قرآن میں شرکت کا موقع ملا

جو ہر اتوار کو غلام احمد پرویز کے گھر ہوتا تھا اس طرح پرویز صاحب سے مراسم

استوار ہو گئے ۳ مولانا نے بتایا کہ اسلم جیراجپوری اتوار کو صبح پرویز کے گھر تشریف

لاتے اور دن بھر وہیں رہتے تھے مولانا عمر احمد عثمانی تقسیم ہند کے بعد چاٹگام چلے گئے ۴ ۲

---

۱ مقدمہ فقہ القرآن ج/۱ ص ۲۲ ص/ ۳۰ ۲ ایضا ص/۳۹

۳ طلوع اسلام لاہور فروری ١٩٩٢ء ص/ ۳۵

مشاہیر علماء ج/۳ ص ۵۱۷

قیام پاکستان کے دوران مولانا کے حدیث پر چند مضامین طلوع اسلام میں
شایع ہوئے پرویز نے مولانا کو کراچی بلوایا اور طلوع اسلام سے وابستہ کر لیا
لیکن مولانا کی طرف سے شرط یہ تھی کہ رسالہ کے سلسلہ میں ملازمت ضرور کرینگے مگر
رسالہ پر نام نہیں آئیگا پرویز نے یہ شرط قبول کر لی تھی

بقول موصوف کے مولانا نے پرویز کی فکر کے بارے میں کوئی رائے نہیں دی لیکن ایک تنقیدی مضمون
اواخر ۱۹۸۸ء فیض الاسلام میں جس کے وجوہ حوالہ سے سرسید و پرویز سے اختلاف کیا تھا
جس پر تنقیدی خطوط موصول ہوئے ایک خط کے جواب میں مولانا نے لکھا

دونوں حضرات کا میرے دل میں بڑا احترام ہے میں انکی تنقیص کا تصور بھی نہیں
کر سکتا محترم غلام احمد پرویز صاحب نے تو قرآن فہمی کا ایک نیا اسلوب عطا کیا ہے
میں ان کا احترام یقیناً ایک استاذ کی طرح کرتا ہوں قرآن کو خود قرآن سے
سمجھنے کا اسلوب ہم نے انہی سے سیکھا ہے میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ان کے خلاف لب کشائی
کروں لیکن اختلاف رائے کو جرم بھی نہیں سمجھتا ہوں ۲

مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے روزنامہ جنگ آپ کے مسائل اور انکے حل میں
ایک سائل کے جواب میں "آپ کے بارے میں اپنی رائے دیتے ہوئے فرمایا

جناب نے عمر احمد عثمانی کی فقہ القرآن کا حوالہ دیا ہے اس سلسلہ میں گذارش ہے
کہ موصوف کے خیالات ان کی ذاتی رائے اور تخیلات اجتہادات میں جو اکثر و بیشتر
مسلمات دینیہ کے خلاف ہیں دراصل ان کے والد ماجد مولانا ظفر احمد عثمانی اور والد کے ماموں
مولانا اشرف علی تھانوی نے دین کا مثبت اور تعمیری کام بہت زیادہ کر گئے ہیں جناب عمر احمد عثمانی
صاحب منفی اور تخریبی کام کے ذریعہ شاید اپنے باپ دادا کے کارناموں کا کفارہ ادا فرما رہے ہیں ۳

انتقال سے چند سال پنجاب کے گاؤں کی ایک خاتون سے دوسری شادی کی تھی
۱۹۹۲ء کے آغاز میں کراچی میں انتقال ہوا اور یہیں دفن ہوئے

۱ طلوع اسلام لاہور ص/۳۶ فروری ۱۹۹۳ء ۲ ایضاً بحوالہ ماہنامہ فیض الاسلام
راولپنڈی مئی ۱۹۸۹ء ص/۱۵
۳ روزنامہ جنگ کراچی ۱۵/جولائی ۱۹۸۳ء

تصانیف

(۱) ۔ قرآن پڑھو (اردو) مطبوعہ بیورو آف نیشنل ری کنسٹرکشن حکومت پاکستان
(۲) ۔ قرآنی معاشرہ: (اردو) مختلف رسائل میں قسطوں کی شکل میں شائع ہوا ہے
(۳) ۔ ترجمہ اصل حربیہ یا تعزیز (اردو) ۱۹۸۱ء طبع اول اسمبیا ہم کے حدیث دو نے سے انکار کیا ہے
(۴) فقہ القرآن (اردو)(آٹھ جلدیں) مطبوعہ فضلی سنز کراچی ناشر ادارہ فکر اسلامی
طبع اول ۱۹۸۰ء دوم ۱۹۸۷ء

فقہ القرآن کے بارے میں مولوی طاہر مکی صاحب لکھتے ہیں
میں نے ان سے عرض کیا کہ علمائے احادیث پر "اعلاء السنن" کے نام
سے آپ کے والد کام کر چکے ہیں اب فقہ القرآن کے نام
سے فقہ حنفی کے دلائل قرآن کریم سے استنباط کر چکے ہیں
اب ضرورت یہ ہے دوسرے انداز میں قرآن وسنت کی خدمت کی جائے
یعنی پہلے تو فقہ اسلامی (کسی خاص فقہ کو نہیں بلکہ تمام آئمہ کی فقہ)
کو سامنے رکھ کر وہ حصہ یکجا مرتب کر لیا جائے
جو صرف قرآن سے ثابت ہوتا ہو پھر اس کے بعد فقہ کا وہ حصہ
مرتب کر لیا جائے جو تعامل و اجماع (سنت جامعہ) سے ثابت
ہوتا ہے [۱]
مولانا نے اس شرط پر یہ کام کرنے کا وعدہ کیا کہ میں
ہر جمعرات کو ان کے ہاں حاضر ہوں اور ہفتہ بھر میں جو لکھا
گیا ہے اس پر مذاکرہ کیا جائے میں نے اس پر حامی بھر لی [۲]
کتاب کی ترتیب فقہی ہے مثلاً کتاب الطہارۃ،
کتاب الصلوٰۃ: کتاب الزکوٰۃ - کتاب الصوم: کتاب الحج
کتاب النکاح: کتاب الرضاعۃ یہ پہلی جلد کے ابواب
ہیں اس جلد کے ۵۶۶/ ص ہیں
اسی طرز پر اسی ضخامت کے ساتھ آٹھ جلدیں چھپ کر شائع ہو گئی
ہیں آٹھویں جلد ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی ہے
یہ زیادہ تر اصول فقہ کے مباحث پر مشتمل ہے البتہ پہلی
جلد کی بنسبت بعد کی جلدوں میں قرآن کم فقہ زیادہ ہے

---

۱ مقدمہ فقہ القرآن ج ۱/ ص ۱۳ - ۹/ نو سے زائد تصنیفات وتراجم ہیں
۲ ایضاً ص/ ۲۴ ۳ ایضاً ص/ ۲۵

مولانا کی جلد سوم طبع اول ۱۹۸۲ء کے جواب میں پروفیسر محمد دین قاسمی نے فقہ القرآن اور عورت کے عنوان سے کتاب لکھی ہے جس میں مصنف کے تضادات پر عمدہ گرفت کی ہے یہ جواب مولانا کی زندگی میں شائع ہوا تھا۔ا
مولانا کی زندگی یا اس کے بعد ابھی تک استجواب شائع نہیں ہوا۔ا

۵ــــ درس قرآن (اردو)
ترجمہ وتفسیر قرآن جدید اسلوب میں لغت کی رعایت کے ساتھ آپ کے انتقال تک ماہنامہ فیض الاسلام میں شایع ہوتا رہا آپ سے پہلے فضل قدیر احمد ندوی درس قرآن لکھا کرتے تھے آپ کے بعد آپ کے چھوٹے بھائی اس درس کو لکھ رہے ہیں۔۲

۶ــــ اصلاح بیان القرآن (مختصر) اردو
بیان القرآن مصنفہ مولانا اشرف علی تھانوی کو مولانا ظفر احمد عثمانی نے مختصر کرکے انڈیا میں شایع کیا تھا مگر چھپائی بہت خراب تھی غلطیاں بہت زیادہ تھیں ادارۃ القرآن کے بانی مولانا نور احمد کی درخواست پر اصل بیان القرآن سامنے رکھ کر اس کی مکمل تصحیح کی اسمیں نہ آپ کے والد نے کوئی اضافہ کیا تھا نہ آپ نے کیا یہ نسخہ پہلی دفعہ شایع ہوا تو بحیثیت مصحح مولانا عمر عثمانی کا نام تھا بعد کے نسخوں سے آپ کا نام نکال دیا گیا ہے۔۳

ا؎ اس کا طبع اول چند دنوں میں بک گیا طبع دوم مصنف کی نظر ثانی کے ساتھ بہت جلد ۱۹۹۳ء میں منظر عام پر آنے والا ہے

۲؎ دیکھئے شمارے ماہنامہ فیض الاسلام لاہور ۱۹۹۱ اور اس سے پچھلے سالوں کے -

۳؎ بیان القرآن مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی

- مولینا فتح محمد جالندھری -

۱۲۸۰-۸۱ ۱۸۶۴ء

مولانا فتح محمد بن شاہ محمد خان بن احمد خان بن محمد خان افغانی النسل اور یوسف زئی خاندان سے تھے آپ کے پردادا محمد خان مرحوم افغانستان سے ہندوستان آئے۔ پہلے رامپور میں سکونت اختیار کی پھر پنجاب کو اپنا مسکن بنایا

مولوی فتح محمد خان مرحوم جالندھری ۱۸۶۷ء میں ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے لیکن اپنے والد شاہ محمد مرحوم کی ملازمت کے سبب جالندھر میں پرورش پائی اور یہیں بود و باش اختیار کی اور اسی نسبت سے جالندھری مشہور ہوئے

سولہ سال کی عمر میں عربی، فارسی علوم کی تکمیل سے فارغ ہوئے مذھبیات اور اصول زبان دانی سے طبیعت کو خاص لگاؤ تھا تمام عمر علمی مشاغل میں گذاری

مولوی محمد احمد خان ذاکر مدیر: پیام اسلام، جالندھر آپ کے لائق فرزند ہیں۔

تصنیف

فتح الحمید ترجمہ قرآن (اردو)۔ ان کا یہ ترجمہ تراجم قرآن کے سلسلہ میں بقول محبوب رضوی صاحب اوسط درجہ کا ہے

یہ پہلی بار ۱۹۰۰ء میں امرتسر سے شایع ہوا [1]

[1] تعارف قرآن ص/۲۲۷

مولینا محمد اسحٰق سندیلوی

۲۰/فروری ۱۹۱۳ء ۔ ۲۴ صفر ۱۳۳۱ھ

مولینا محمد اسحق بن محمد اشفاق حسین ۲۴ صفر ۱۳۳۱ھ/۲ فروری ۱۹۱۳ء کو بوقت صبح اپنے ننھیال محلہ کڑہ ابو تراب خان لکھنو میں پیدا ہوئے دادھیال قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی میں ہے جو لکھنو سے صرف ۳۱ میل پر مشہور قصبہ ہے

ابتدائی تعلیم اپنے مکان ہی پر دو تین معلموں سے حاصل کی پھر تقریباً دو سال دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں پڑھتے رہے پھر مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنو میں داخلہ لیا اور وہیں سے درس نظامیہ اور دورہ حدیث نیز قراءت سبعہ کی تکمیل کی آپ کے والد پولیس ٹریننگ سکول مراد آباد میں لیکچرار تھے

اس لئے بیچ میں ایک سال مراد آباد چلے گئے اور وہاں مدرسہ قاسم العلوم شاہی مسجد میں پڑھتے رہے

۱۳۵۲ھ میں مدرسہ عالیہ فرقانیہ سے دورہ حدیث کی سند حاصل کی قراءات سبعہ کی سند کو اسی سال وہیں سے حاصل کی پھر لکھنو میں علم طب کی تحصیل کی کچھ دن مطب کرنے کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں آ گئے

تدریسی خدمات ۔

۱۹۴۳ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں مدرس مقرر ہوئے اور ۲۸ سال تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں آخر میں شیخ الحدیث ہو گئے تھے سینکڑوں طلبہ نے آپ سے تکمیل کی کچھ عرصہ کیلئے دارالعلوم کے مہتمم بھی رہے

علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی دعوت پر جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں تدریس پہ مأمور ہوئے پہلے تخصص فی الفقہ کے نگران رہے اور اب تخصص فی الدعوۃ والارشاد کے نگران ہیں

مولینا محمد عبدالرشید نعمانی ۔

و ۲۹ ستمبر ۱۹۱۵ء ۱۸ ذی القعدہ ۱۳۳۳ھ

آپ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ/ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۵ء کو جے پور (انڈیا) میں جناب منشی محمد عبدالرحیم بن محمد بخش بن بلاقی بن چراغ محمد بن ہیبت کے گھر پیدا ہوئے

ابتدائی تعلیم دینی والد ماجد سے حاصل کی ۔ کچھ عرصہ مدرسہ انوار احمدی میں پڑھتے رہے بعد ازاں تعلیم الاسلام بیرونی اجمیری دروازہ میں منشی کا امتحان دیا اور ۱۹۲۷ء میں کامیابی حاصل کی ۔ اور اسی مدرسہ کے استاذ مولینا قدیر بخش بدایونی سے میزان سے لیکر صحیح بخاری کے ابتدائی اسباق تک درس نظامی کی اکثر و بیشتر مروجہ کتابیں پڑھیں ۱۹۳۳ء میں مولوی مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانات پنجاب یونیورسٹی سے پاس کئے ۔ ۱۹۳۲ء میں منشی فاضل کا امتحان اسی یونیورسٹی سے پاس کیا

۱۹۳۲ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں داخلہ لیا دو سال کے عرصہ قیام میں حضرت شیخ الحدیث علامہ حیدر حسن خان ٹونکی سے بخاری و ترمذی کے علاوہ مقدمہ صحیح مسلم ۔ تفسیر جلالین اور دیگر کتب کا درس لیا ۱۹۳۵ء میں فراغت حاصل کی

۱۹۳۸ء میں حضرت علامہ محمود الحسن حسن خان ٹونکی برادر معظم حضرت شیخ الحدیث موصوف کے ہاں حیدر آباد دکن پہنچے اور چار سال تک ان کی زیر نگرانی ان کی کتاب معجم المصنفین کی تدوین و تالیف میں کام کرتے رہے

بیعت کا تعلق بھی مولینا حیدر حسن خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ مکی سے ۔ تھا

۱۹۴۲ء میں ندوۃ المصنفین میں کام کرتے رہے ۔

۱۔ مشاہیر علماء ج/ ۲ ص/ ۷۸۴
علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص/ ۱۱۴
علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت ص/ ۲۹۸

۱۹۴۷ء میں پاکستان آ گئے اور دار العلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار سندھ میں دو سال تک تدریس کی ۱۹۵۵ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں برائے تدریس تشریف لے آئے
صحیح بخاری کے علاوہ باقی سب کتب حدیث زیر درس رہیں
۱۷ ستمبر ۱۹۶۳ء سے جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں شعبہ حدیث میں خدمت انجام دیتے رہے۔ یہاں سے ریٹائر ہو کر پھر دوبارہ
جامعۃ العلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے تخصص فی الحدیث کے استاذ مقرر ہوئے اور طویل عرصہ تک یہ خدمت انجام دیتے رہے
۱۹۹۲ء کے ابتداء میں ضعف کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا آج کل گوجرانوالہ نزد [illegible] مدرسہ عائشہ صدیقہ للبنات میں [illegible]
[illegible] ان کی جگہ پر آپ کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی فاضل دیوبند
یہ خدمت انجام دے رہے ہیں[1]

[1] علماء پاکستان کی تفسیری خدمات ص ۱۱۲

لغات القرآن

تالیف : مولینا عبدالرشید نعمانی صاحب
و مولینا عبدالدائم جلالی صاحب
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی چھ جلدوں میں ہے
اور مجموعی صفحات ۲۱۶۲/ ہیں -

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ قرآن کریم کی لغت ہے
لیکن الفاظ کی فہرست کا فائدہ ضمناً حاصل ہوجاتا ہے
چنانچہ خود مؤلف نے نام کے ساتھ مع فہرست کا
لفظ بھی لکھا ہے اس کتاب کا یہ ضمنی پہلو ہے

جہاں تک بحیثیت لغات
قرآن کا تعلق ہے اس کے متعلق صرف اتنا کہنا
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اردو زبان میں اس سے بہتر
قرآن کریم کی کوئی لغت ہماری نظر سے نہیں گذری
کتاب چھ مجلدات پر مشتمل ہے ایک سے چار تک
مولینا عبدالرشید نعمانی کی تالیف ہے اور پانچویں اور چھٹی
جلد مولینا عبدالدائم صاحب جلالی کی مرتب کردہ ہے
اس لغت کو مادہ وماخذ سے ہٹ کر الفاظ کی موجود
و مشتق شکلوں کی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہے مفتاح کنوز القرآن
کی مانند
پہلا حرف باب دوسرا حرف فصل اس طرح ہر لفظ اور
کلمہ بغیر مادہ معلوم کیے آسانی کے ساتھ تلاش کیا جاسکتا ہے

حوالہ میں سورہ کے بجائے پارے اور رکوع کا
حوالہ دیا گیا ہے مؤلف کے نزدیک ہمارے ہاں
(ہندو پاک میں) سورتوں کے ناموں اور آیات
کے نمبروں کے بجائے پاروں کے نام اور
رکوع کے نمبروں کا رواج زیادہ ہے
اور یہ بات درست بھی ہے
یہ کتاب طباعت، کاغذ وغیرہ ہر لحاظ سے عمدہ اور
ذوق المصنفین کی رعایات کے مطابق ہے اور پاکستان
میں دستیاب ہے

ؔ لغات القرآن
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۱/ ص/ ۱۴۲

- مولانا سلیم الدین شمسی -

و ۱۹۲۰ء ۱۳۳۸-۳۹ھ

۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے ۱۹۲۷ء میں مدرسہ لطیفیہ علیگڑھ سے مفتی کفایت اللہ صاحب سے درس نظامی کی تکمیل کی اسکے علاوہ مولانا حفیظ اللہ صاحب مولانا لطف اللہ علیگڑھی اور دیگر علماء سے تعلیم حاصل کی حاجی احمد گل نقشبندی سے بیعت ہوئے اور انہیں سے خلافت حاصل کی زندگی کا بیشتر حصہ تبلیغ و اسلام کی نشر و اشاعت میں صرف کر چکے ہیں ریڈیو پاکستان طویل عرصے مثنوی مولانا روم کا ترجمہ اور تشریح بیان کر رہے ہیں اس کے علاوہ ہر سال گورنر ہاؤس میں سندھ کے زعماء عیدین کی نمازیں آپ کے پیچھے پڑھتے ہیں مولانا کی زندگی قناعت پسندی اور تقویٰ کا نمونہ ہے اس کے علاوہ ریڈیو پاکستان سے آپ کا درس قرآن بھی پیش کیا جاتا رہا ہے۔ [1]

تصنیف

مرج البحرین = اردو - گجراتی - 1955 میں ترجمہ مکمل کیا تھا

یہ دو مشہور زمانہ تراجم یعنی ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن اور ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی دونوں کو پیش نظر رکھ کر موجودہ زبان میں نیا ترجمہ ترتیب دیا ہے اور اسی مناسبت سے اسکا نام مرج البحرین رکھا ہے اس ترجمہ کو مولانا یوسف بنوری قاری طیب صاحب مولانا احتشام الحق تھانوی اور دیگر علماء نے بہت پسند کیا ہے اس ترجمہ کے ناشر مکتبہ روشن نارتھ ناظم آباد کراچی ہے ترجمہ کا انداز یہ ہے ہر آیت کے سامنے فقط اسی آیت کا ترجمہ پیش کیا گیا

یہ ترجمہ مختلف مطابع سے متعدد مرتبہ شائع ہو چکا ہے ترجمہ کو ملت پبلی کے مترجم جناب غلام رسول صاحب نے گجراتی میں بھی کیا ہے اور یہ گجراتی ترجمہ عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ دو جلدوں میں مکتبہ روشن کراچی پاکستان سے شائع ہوا ہے۔ [2]

---

[1] مولانا نے خود املا کرائی [2] مکتبہ روشن کراچی مرج البحرین

ماہانہ درس قرآن:

مولانا نے اسلامی مشنری تحریک درس قرآن کے تحت درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا ہے جو اسی نام سے "دوماہی" رسالہ کی شکل میں جنوری ۱۹۹۶ء سے کراچی سے شائع ہو رہا ہے اس میں ہدایت کے ساتھ اس کا ترجمہ اور تفسیر پیش کر دی گئی ہے بقول مولانا نشتی یہ درس قرآن آسان عام فہم غیر اختلافی اور مستند تفاسیر کا انتخاب ہے جو ہر مکتبہ فکر کے نزدیک قابل قبول ہے تفسیری انداز یہ ہے ہر سورت کے اختتام پر اس سورت کا خلاصہ بھی بیان کر دیتے ہیں اور خلاصہ کے ساتھ عوام میں مروج بعض افکار خاص کر پرویزیت سختی کے ساتھ رد پیش کیا ہے ہے۔

---

(۱) رسالہ ماہانہ درس قرآن جنوری ۱۹۹۴

۱ — تعارف مضامین قرآن (اردو)

مولانا محمد سلیم الدین شمسی طبع اول ۱۹۷۶ء رومی پبلشنگ ہاؤس کراچی

اسمیں ہر رکوع کا علیحدہ علیحدہ خلاصہ پیش کیا گیا ہے

۲۰۸ ص ہیں

مولانا محمد متین خطیب فرماتے ہیں رمضان کے موقع پر آپ نے اپنی مسجد میں روزانہ تراویح میں پڑھے جانے والے حصہ کا خلاصہ مرتب فرمایا ہے جو تراویح سے قبل لوگوں کو سنایا جاتا رہا اسپر مولینا حامد علی استاذ بنوری ٹاؤن مولینا رشید احمد لدھیانوی مفتی ولی حسن صاحب وغیرہ کی آراء ہیں

یہ پورے قرآن کے تمام رکوعات کا خلاصہ ہے

موصوف خود لکھتے ہیں:

کسی کو غلط فہمی نہ ہو کہ تعارف مضامین قرآن سورتوں، رکوع یا آیات قرآنی کا اردو ترجمہ یا انکی تفسیر ہے

ہم نے زیر نظر کتاب کو قرآن کریم کی خصوصیات، ترتیب آیات رموز اوقاف، منازل وغیرہ سے الگ رکھنے کی کوشش کی ہے اور سوائے ان ضروری علامتوں کے جو خلاصے کیلئے ناگزیر تھیں دیگر خصوصیتوں سے اجتناب کیا ہے

سبب تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ مسجد قبا ہریٹ روڈ کراچی میں تراویح سے اندر جو قرآن کریم کا حصہ پڑھا جاتا تھا میں اسکا اجمالی مفہوم اور خلاصہ اذان اور جماعت کے درمیانی وقفہ میں سنا دیا کرتا تھا کرم فرماؤں نے تقاضہ کیا کہ اسکو باقاعدہ شائع کر دیا جائے تاکہ دیگر آئمہ مساجد بھی اپنی اپنی مسجدوں میں اسکو جاری کر سکیں

مولینا مفتی محمد شفیع صاحب

لکھتے ہیں کہ پڑھنے سننے والوں کو ہر وقت ملحوظ رہنا چاہئے کہ یہ قرآن کا ترجمہ ہے نہ تفسیر کہ جس کے ذریعہ قرآن سے احکام اور معارف کو سمجھا جا سکے بلکہ اس کا مقصد خود مصنف ملا کی تحریر کے مطابق یہ ہے کہ

زیر نظر خلاصہ قرآنی مضامین کا ایک مختصر تعارف ہے [1]

[1] مقدمہ مضامین قرآن

اردو میں تفسیری ادب ص ۱۱۷

مولینا سید معروف شاہ شیرازی

آپ ذی القعدہ ۱۳۵۰ھ ۹/مارچ ۱۹۳۲ء کو بیروڑی تحصیل مانسہرہ ہزارہ میں مولینا سید سخی شاہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں مولینا عبدالخالق صاحب اور مولینا مفتی محمود صاحب ایم۔این۔اے سے پڑھتے رہے اسی طرح کچھ عرصہ ٹنڈو الہ یار میں مولینا مصباح اللہ شاہ صاحب کی معیت میں حضرت مولینا عبدالرحمن اور حضرت علامہ محمد یوسف بنوری سے پڑھتے رہے ۱۹۵۳ء میں منشی فاضل ۱۹۵۶ء میں مولوی فاضل کے امتحانات پاس کئے
جامعہ رشیدیہ لاہور میں دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی تعلیم القرآن راولپنڈی سے ماہنامہ تعلیم القرآن کے مدیر بھی رہے ۱۹۶۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے عربی کا امتحان پاس کیا ۱۹۶۳ء میں راولپنڈی سے ماہنامہ "اسوہ" نکالا۔
۱۹۶۵ء میں ایل ایل بی کیا۔ ۱۹۶۵ء میں پروفیسر خورشید احمد کی دعوت پر ادارہ معارف اسلامی کراچی کی رفاقت قبول کر لی۔ ۱۹۷۰ء تک رفیق رہے۔ آج کل مشیر وفاقی شرعی عدالت ہیں

تصانیف

۱۔ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر (اردو) تین جلدیں ۱۳۸۴ صفحات ہیں آپ کے اپنے قرآنیات پر مختلف مضامین اس میں شامل ہیں
ادارہ میں دو سال آپ نے سیارہ ڈائجسٹ کے قرآن نمبر کی تدوین و ترتیب کا کام کیا قرآن نمبر کی پہلی دو جلدوں کا اکثر کام آپ نے کیا۔[1]

۲۔ نزول قرآن، سیرت النبی کی طرز پر قرآن کریم پر سات آٹھ جلدوں پر تحقیقی کام کرنے کا پروگرام بنایا اور اس سلسلے کی پہلی کتاب نزول قرآن مرتب کی[2] دوسری۔ سیرت القرآن (اردو)
تیسری قرآن سیرت انقلاب (اردو)

- ترجمہ ظلال القرآن (مکمل) اردو غیر مطبوعہ۔ تقریباً دس جلدیں ہیں

---

[1] سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر
[2] علماء سرحد کی تصنیفی خدمات ص/ ۱۶۱

مجید الدین احمد اثر زبیری لکھنوی

اثر زبیری صاحب کا جدی وطن لکھنؤ تھا پاکستان بننے کے بعد کراچی چلے آئے اور ملیر کینٹ میں رہائش اختیار کر لی شعر گوئی کا آغاز ہندوستان میں ہی ہو گیا تھا

اگرچہ شاعری کی ابتداء غزل سے ہوئی لیکن اثر صاحب کا میلان طبع شروع ہی سے نظم کی جانب تھا اس میں بھی خصوصی توجہ حمد، نعت اور مناقب سلف صالحین کی طرف رہی اسی سلسلہ میں ایک طویل نظم "شہید ستم" حضرت عثمان غنی رض کی منظومانہ شہادت پر لکھی اس نظم کے حصہ حمد کو سورہ رحمٰن کے مفہوم سے مربوط کیا گیا تھا

اسی چیز نے اثر صاحب کے ذہن کو اس جانب منتقل کیا کہ پورے قرآن کریم کا ترجمہ نظم میں کیا جائے ان کے ایک دوست مولانا محمد ادریس خان نے اس خیال کی تائید کی

یہ واقعہ جنوری ۱۹۴۳ء کا ہے جب اثر صاحب کا عارضی قیام کانپور میں تھا مولانا ادریس صاحب کے اصرار پر انہوں نے اسی شب سے اس نیک کام کا آغاز کر دیا لیکن جلد ہی یہ سلسلہ منقطع ہو گیا اور کراچی پہنچنے کے بعد مارچ ۱۹۵۸ء میں پھر شروع ہوا۔ مگر دیگر مصروفیات کے باعث کام کی رفتار سست رہی اور آخرکار ۲۳/ فروری ۱۹۶۲ء کو اس کے مکمل ہونے کی نوبت آئی طباعت و اشاعت کا مرحلہ اس کے بھی ۱۲ سال بعد ۱۹۷۴ء میں طے ہوا۔

۱۷ اردو میں تفسیری ادب ص/ ۱۱۰

سحر البیان

یعنی نظم اردو میں قرآن کریم کا سلیس اور بامحاورہ
حاصل ترجمہ جلد اول پہلے پندرہ پارے۔ ۷۳۶/ص
جلد دوم آخری پندرہ پارے
ناشر الحجاز پبلشرز فیروز پور والا بلڈنگ کیمبل اسٹریٹ کراچی۔
مترجم اثر زبیری لکھنوی صد[2]
شیخ الاسلام مولینا شبیر احمد صاحب عثمانی
لکھتے ہیں جناب اثر زبیری لکھنوی نے قرآن کریم کا ترجمہ
نظم میں کیا ہے مجھے خیال تھا کہ قرآن کریم کا نثر میں ہی
سمجھنا دشوار ہے پھر نظم میں ترجمہ کی حیثیت کیسے
قائم رہ سکے گی، مطالب قرآن یا ان کا خلاصہ بیشک ایک
حد تک ادا ہو سکتا ہے مگر بحر اور ردیف و قافیہ کی
پابندیاں زبان کی شگفتگی کے ساتھ کس طرح نبھیں گی
اسی خیال کا اظہار میں نے اثر صاحب سے کیا لیکن جب میں نے انکا
سورہ فاتحہ کا منظوم ترجمہ بہت غور سے دیکھا تو موصوف
کی کاوش کو داد دینی پڑی اور ایک ناممکن چیز ممکن نظر آنے لگی
مولینا عبدالماجد دریابادی[?]
لکھتے ہیں ان کا یہ ترجمہ درحقیقت ترجمہ نہیں بلکہ انھوں
نے عام مطالب قرآنی کے مفہوم کو امکانی احتیاط و کاوش
کے ساتھ سلیس شگفتہ اور بلیغ نظم میں ادا کر دینے کا اہتمام کیا ہے
اور اس نامہ سیاہ کا خیال ہے کہ وہ ضرور اس میں کامیاب ہو گئے
اثر کی شاعری کا میں آج سے نہیں مدت دراز سے قائل ہوں
انشائے ان کے کلام میں زور، جدت، شگفتگی، سلاست،
روانی، صحت الفاظ، لطافت خوش ذوقی کہنا چاہیئے
کہ ساری خوبیاں اکھٹا کر دی ہیں اور مزید مسرت اسکی ہے کہ
مدح صحابہ اور نعت رسول کی ساری منزلوں سے گذرتے ہوئے
وہ اپنے کمالات شعری کو براہ راست کلام مبین کی خدمت کیلئے
وقف کئے ہوئے ہیں۔ بقول ڈاکٹر نسیم عثمانی ۱۹۴۲ء میں پہلی دفعہ طبع ہوا[1]
بقول احسان الٰہی علی صاحب دو جلدوں میں فیروز پور والا نے ۱۹۵۱ء میں شائع کیا[2] صد[3]

W.B.G. P 547 صد ۱۲۱ اردو میں قرآن کا ...

(۱) مقدمہ سحر البیان [illegible] جلد اول
صد۔ قرآن حکیم کے اردو تراجم مرتبہ ڈاکٹر صالحہ ص/ ۱۶۱ قرآن کریم کے اردو تراجم ص/ ۵۶
جائزہ تراجم قرآنی محمد سالم قاسمی ص/ ۵۷ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۲/ ص ۲۷۶ اردو میں تفسیری ادب ص/ ۱۱۰
(۲) تاریخ قرآن۔ قاری شریف احمد ص/ ۲۳۹، تعارف قرآن ص/ ۳۳۹

علامہ قاری محمد طیب صاحب ؒ

لکھتے ہیں مترجم جناب اثر زبیری صاحب لکھنوی نے قرآن حکیم
کے منظوم ترجمہ کی بنیاد ڈالی جو تقریباً ۱۳ پارہ تک
مکمل ہو چکا ہے بندہ نے متعدد مواقع سے اس ترجمہ کو دیکھا
اور گہری دلچسپی کے ساتھ پڑھا خیال تھا کہ جس کلام
معجز نظام کا نثر ترجمہ بھی ایک کٹھن منزل ہے جس میں
قلم باوجود ایک حد تک آزاد ہونے کے روانی کے ساتھ
نہیں چل سکتا تو نظم ترجمہ کی دشوار گذار وادیوں میں جہاں
قدم قدم پر نثر سے بھی زیادہ قلم کی لگام سنبھالنی پڑتی ہے
اسکی روانی کی کیا پیش چل سکے گی لیکن داد دینی پڑتی ہے
اثر زبیری صاحب کی قادر الکلامی کی کہ انھوں نے اس ناممکن
کو ممکن بلکہ واقعہ کر دکھایا اور تقریباً نصف قرآن کے ترجمہ
کو بلیغ نظم کا لباس پہنا کر منصۂ شہود پر لا رکھا۔

ان کے علاوہ مفتی محمد شفیع، ابو الاعلیٰ مودودی
مولانا اعزاز علی، اور مولانا احتشام الحق تھانوی کی
تقاریظ بھی ہیں۔

سوا لبیان میں موصوف نے جدید تراجم پر ترجمہ شیخ الہند حضرت
تھانوی، عبد الماجد سمیت دیگر تراجم سے استفادہ کیا[۱]
موصوف لکھتے ہیں پہلے نماز کا ترجمہ کیا اور سنایا تو مولانا محمد ادریس
ساکن مورانوں نے مجھ سے کہا پورے قرآن کا اسطرح ترجمہ کریں
یہ ۱۹۲۳ء کی بات ہے ۱۹۲۸ء میں ترجمہ شروع کیا
۲۳/فروری ۱۹۶۳ء میں مکمل کیا[۲]

ترجمہ کی اہم خصوصیات: (۱) واوین کی علامت کے ذریعے ترجمہ اور مؤثر
شعری کے اضافات میں فرق کردیا ہے (۲) ہر مصرعہ متعلقہ قرآنی آیت
کے عین نیچے لکھا ہے (۳) حروف مقطعات کا ترجمہ نہیں کیا۔
(۴) بیشتر مقامات پر لفظی اور سادہ ترجمہ پیش کیا گیا
(۵) ہر جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لفظ آپ استعمال کیا ہے
(۶) علاوہ بھی دیگر خصوصیات کا لحاظ رکھا ہے [۳]

۱۔ مقدمہ سوا لبیان ص/۸
۲۔ ایضاً

مولانا عبدالکریم پاریکھ ناگپور

لغات القرآن (انگریزی)

لغات القرآن (ھندی)

لغات القرآن (اردو) ۱۹۵۲ء سے ۱۹۸۲ء تک ندوۃ العلماء لکھنؤ سے تقریباً دس مرتبہ شائع ہو چکا ہے (اسکے علاوہ مجلس نشریات اسلام کراچی سے بھی متعدد ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں اسکا پرانا نام آسان لغات القرآن ہے یہ عوام کیلئے آسان زبان میں لکھی گئی ہے ۲۹۰/ص
مولانا ابوالحسن ندوی صاحب اسپر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں یہ قرآن کو سمجھنے کیلئے بہت عمدہ لغت ہے ؛ (۲) متند تراجم کو سامنے رکھکر لغت تیار کی گئی ہے (۳) افعال کے سامنے انکے حروف اصلی یعنی مادہ بھی لکھدیا گیا ہے (۴) کتاب کے آغاز میں نحو و صرف کے کچھ ضروری قواعد بھی درج کردیئے گئے ہیں (۵) اسکے مسلسل ایڈیشنوں میں اصلاحات کی گئی ہے اور اسکی ترتیب قرآنی سورتوں کی ترتیب کے موافق رکھی گئی ہے ؎۱

یہودیت قرآن کی روشنی میں (اردو)
ناشر اسلامک پبلیکیشنز لاہور طبع اول ۱۹۸۶ء ۱۰۰/ص ہے یہی کتاب اسی شکل میں نئے نام "قوم یہود اور ہم قرآن کی روشنی میں" مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی سے شایع ہوئی ہے - اس کتاب میں قوم یہود سے متعلق جملہ آیات قرآنی جمع کرکے یہودیوں کے جملہ خصائل بیان کئے گئے ہیں ؎۲

؎۱ مقدمہ لغات القرآن اردو

؎۲ یہودیت قرآن کی روشنی میں

(۷۰۴)

محمد یوسف ندوی

تفسیر سورہ محمدؐ (سندھی) مترجمہ مولوی محمد یوسف ندوی۔

یہ تفسیر دراصل شیخ بشیر احمد لدھیانوی نے مولانا عبید اللہ
سندھی کے تفسیری افادات سے جمع کرکے اردو میں
شائع کی تھی جسکا ترجمہ مولوی محمد یوسف ندوی
تحصیل ھالا نے ماسٹر میاں عبدالوارث سعید آباد کے
حکم سے سندھی میں کیا اور لیتھو میں کراچی سے ۱۹۵۸ء میں
شائع ہوا۔ اس کی طبع اول ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی
اور دوسری بھی بازار سے آگئی صفحات ۱۲۸ ہیں

ط سہ ماہی فکر و نظر ـ جنوری ۱۹۶۹ء

مولینا محمد احمد مدظلہ۔

خود لکھتے ہیں اپنے بارے میں اس احقر ناکارہ کو حکیم الامت مجدد الملت محی السنت حضرت مولینا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس اللہ سرہ سے تعلق اصلاح و تربیت نصیب ہوا۔ احقر اس زمانے میں شہر دھرہ دون (ہندوستان) میں بسلسلہ ملازمت گورنمنٹ در محکمہ سروے آف انڈیا مقیم تھا حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق کی برکت سے احقر کا یہ دائمی معمول رہا کہ محلہ کی مسجد میں بعد نماز فجر یا بعد نماز عشاء ہر دو وقت کوئی مستند دینی کتاب تھوڑی دیر نمازیوں کو پڑھ کر سنایا کرتا اکتوبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان میں آنے کے بعد بھی بحمداللہ یہ معمول حتی الوسع جاری رہا اور اب جنوری ۱۹۶۳ء سے بفضلہ تعالی اس درس قرآن کے ایک درس کو بعد نماز فجر مسجد میں سنانے کا معمول تا ہنوز جاری ہے۔[۱]

تصنیف

درس قرآن

اس درس قرآن کو مرتب کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

باوجود ایک عظیم الشان ذخیرہ علوم قرآن وحدیث کا اردو زبان میں موجود ہونے کے اب سے ۱۵-۲۰ سال قبل کوئی تفسیر قرآن اردو زبان میں احقر کو ایسی نہ مل سکی کہ جو آسان عام فہم زبان میں ہو یعنی اس میں عالمانہ بحث و دلائل اور دقیق مضامین کہ جو عوام الناس کی سمجھ سے باہر ہوں شامل نہ ہوں اور اس لائق ہو کہ بشکل درس روزانہ مسجد

[۱] مقدمہ درس قرآن ج ۱ ص ۱۱
تعارف قرآن ص ۳۵۶

ہیں عام نمازیوں کو سنا دیا جائے جو تفسیر و تشریح
بھی معتبر علمائے محققین اور سلف صالحین کی تفاسیر
کے مطابق ہو جو قرآنی احکام و ہدایات کے ساتھ ساتھ
احادیث نبوی جو قرآنی مضمون سے متعلق ہو وہ بھی
بیان کی گئی ہوں جو غیر مسلمین اور معاندین کے اعتراضات
مشہورہ اور شبہات معروفہ کے معقول دلنشین طرز پر
جوابات بھی ہوں جو حال کے بعض گمراہ اور بیدین فرقوں
مثل قادیانی، پرویزی، منکرین حدیث، کمیونسٹ،
سوشلسٹ وغیرہم کی طرف سے جو غلط تفسیرات
اور گمراہ کن تشریحات، قرآنی آیات کی پیش کی
جاتی ہیں ان کی مناسب تردید بھی ہو جن شرعی مسائل
کی طرف آیات قرآنی میں اشارہ ہو اجمالا یا تصریحاً
اسکی متعلق تشریحات فقہ حنفیہ سے بیان کی گئی ہوں
ان جملہ صفات کا حامل مجھے کوئی ایک عام فہم تفسیر
نہ مل سکی۔ یہ سلسلہ درس قرآن جواب ناظرین اور عام
مسلمین کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے:
بفضلہ تعالیٰ شروع ہوکر قریب پندرہ سال میں اسکے اختتام
کی نوبت آئی۔ کئی مساجد میں طبع ہونے سے پہلے سنایا جاچکا ہے۔
۱۹۶۲ء میں درس قرآن، کے نام سے چند رسائل میری نظر سے
گزرے جو ادارہ تبلیغ و اصلاح لاہور نے شائع کئے تھے
ان رسائل کو دیکھ کر اور اس کا پیش لفظ پڑھ کر یہ شوق
پیدا ہوا کہ درس قرآن، اسی رسالہ سے پڑھ کر
دیا جائے۔

مقدمہ درس قرآن ج/۱ ص/۱۲

گورنمنٹ کوارٹرس متصل جہانگیر روڈ۔ کراچی میں روزانہ
ایک درس اس مذکورہ درس قرآن سے سنانے
کا سلسلہ ۱۳۔ شعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۰ رجنوری
۱۹۶۳ء بروز جمعرات یعنی شب جمعہ سے شروع کر دیا گیا
اب درس شروع تو کر دیا گیا مگر اس مذکورہ درس
قرآن میں مجھے بعض قابل اصلاح الفاظ اور قابل اعتراض
جملے اور بعض غلط عبارات نظر آئیں جن میں بہ شدت
سے محسوس ہوا کہ اس مذکورہ درس قرآن کا عام نمازیوں
کو سنانا بوجہ متعدد قابل اعتراض عبارات مناسب
نہیں؛

چند تفاسیر؛
مثلاً، تفسیر بیان القرآن - تفسیر حقانی
تفسیر عزیزی. تفسیر و فوائد شبیر احمد عثمانیؒ
اور دیگر متعدد دینی کتب کی مدد سے ایک درس
روزانہ احقر خود تیار کرتا اور اس کو بعد نماز فجر مسجد میں
سنا دیتا؛ یہ کام مجھ کو عموماً دفتر کے اوقات کے بعد
زیادہ ترشب میں کرنا پڑتا ہے؛ مزید متعدد تفاسیر
جو دستیاب ہو سکیں ان کو جمع کرتا رہا
مثلاً؛
تفسیر معارف القرآن۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ
تفسیر معارف القرآن۔ مفتی محمد شفیع صاحبؒ
تفسیر موضح القرآن۔
تفسیر حل القرآن۔ تفسیر جواہر القرآن
تفسیر کمالین۔ تفسیر آیات القرآنی۔ تفسیر سورہ فاتحہ
قصص القرآن۔ لغات القرآن۔ ترجمان السنۃ
دیگر مختلف۔ متعدد کتب دینیہ وغیرہ
پھر شدت سے محسوس ہونے لگا کہ سرکاری ملازمت
اور اپنے عہدہ کی ذمہ داریوں کے ساتھ اس دینی
خدمت کا جاری رکھنا مشکل ہو رہا ہے

ماخذ: مقدمہ درس قرآن ج/۱ ص/۱۶

یہاں فیصلہ کیا کہ سرکاری ملازمت (اڈمنسٹریٹو آفیسر۔ سروئیر
جنرل آفس۔ سروے آف پاکستان)
کو خیر باد کہہ کر درس قرآن کو مرتب کرنے کے لئے
شب و روز کے اوقات فارغ رکھوں
چنانچہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء سے میں نے دفتر سے طویل رخصت
۲۸/ ماہ کی حاصل کر کے دفتر کے تمام سے فراغت
حاصل کی اور بفضلہ تعالیٰ دوران درس قرآن مرتب کرنے
اور مسجد میں سنانے کا سلسلہ جاری رکھا
جب چوتھی مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کیلئے کراچی
سے ۲۶/ اکتوبر ۱۹۶۹ء ۱۳/ شعبان ۱۳۸۹ھ کو جدہ
کیلئے روانہ ہوا تو بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک ۲۹ ویں پارہ
کے نصف تک کا بیان جامع مسجد جہانگیری میں ہو چکا تھا
اور ۲۱/جون ۱۹۷۱ء مطابق ۲۶/ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ سے
پھر یہ سلسلہ بقیہ ½ پارہ کی تفسیر کے تکمیل
۱۸۔ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ مطابق ۸/ نومبر ۱۹۷۱ء
جامع مسجد جہانگیری میں پورا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی
جو اسی مسجد میں ۱۰/ جنوری ۱۹۶۳ء مطابق ۱۳/ شعبان ۱۳۸۲ھ
بروز جمعرات شروع کیا گیا تھا۔
اب ابتدائی پاروں کے جو درس۔ درس قرآن، مطبوعہ ادارہ
اصلاح و تبلیغ لاہور کی اصلاح اور ضروری چھانٹ یا مناسب
اضافہ کے ساتھ سنائے گئے تھے وہ اس نوعیت اور
معیار کے نہ تھے جو درس بعد میں جملہ مذکورہ تفاسیر و کتب
کے مطالعہ کے بعد لکھے گئے تھے اس لئے اول نصف
قرآن کے درس دوبارہ لکھنے کا سلسلہ شروع کیا اور
مسودات ایک ایک پارہ کے علیحدہ علیحدہ جمع کرتا گیا
چودہ پاروں کے درس ۲۹/رجب ۱۳۹۶ھ مطابق
۲۸/ جولائی ۱۹۷۶ء بعد نماز مغرب خاتمہ کو پہنچا
پہلی جلد ۱۳۹۸ھ کی پہلی سہ ماہی میں انشاء اللہ العظیم
شائع ہو سکے گی۔

۱؎ مقدمہ درس قرآن ج ۱/۲ ص/۱۷

اس درس قرآن کی نوعیت اور خصوصیت :

(۱) قرآنی آیات کا لفظی ترجمہ حضرت تھانوی رحمہ کا اختیار کیا گیا ہے سوائے چند مقامات کے جہاں دوسرے اکابر کا مستند اردو ترجمہ مطابق تفسیر کے لکھا گیا ہے

(۲) تشریحی ترجمہ بھی درس میں تفسیر بیان القرآن مؤلف حضرت تھانوی رحمہ سے لیا گیا ہے
دوسری تفاسیر اور کتب سے عموماً وہی تشریح و تفسیر درس میں لی گئی ہے جو بیان القرآن سے مطابقت رکھتی ہے

(۴) اکثر درس میں تشریح اور تفسیر کے دوران جہاں مناسب اور ضروری سمجھا گیا وہاں اسم گرامی مفسر کی تصریح کر کے ان کی عبارت بمع حوالہ کتاب کے نقل کی گئی ہے مگر بعض علمائے محققین یا مفسر کرام کا قول کہہ کر عبارت کو نقل کر دیا گیا ہے

(۵) چونکہ یہ درس قرآن خاص طور پر عوام الناس طلبہ و طالبات کیلئے مرتب کیا گیا ہے: ایسے دقیق مضامین جو عوام کی استعداد اور سمجھ سے باہر ہوں اختیار نہیں کئے گئے

(۶) عام قارئین کی سہولت اور صحیح تلفظ کی غرض سے اس درس قرآن میں اسماء و اعلام اور تاریخی مقامات و جگہوں کے نام اعراب کے ساتھ لکھے گئے ہیں -

(۷) ہر سورۃ کے ابتدائی درس میں سورۃ کی وجہ تسمیہ مقام و زمانہ نزول . شان نزول . فضیلت و خصوصیت تعداد آیات کلمات و رکوعات . تاریخی پس منظر خلاصہ مضامین سورہ مفہوم بیان کئے گئے ہیں

(۸) ہر سورۃ کے خاتمہ کے درس میں پوری سورہ کے ہر رکوع کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے تاکہ ختم سورۃ کے بعد پوری سورہ کے مضامین کا مفہوم پھر تازہ ہو جائے

(۹) ہر درس میں گذشتہ درس سے ربط اور اگلے درس کا تعلق بھی بیان کیا گیا ہے

۱۰- عموماً ہر درس دس پندرہ منٹ کے وقت میں پڑھنے کا دکھا گیا ہے اگر کوئی درس طویل مضمون اور تفسیر و تشریح پر مشتمل ہے تو اسکو کئی ضروری حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے

۱۱- قرآنی آیات کی تفسیر و تشریح کے ساتھ متعلقہ احادیثہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضروری شرح بھی بیان کی گئی ہیں۔

۱۲ درس کے مضمون کی مناسبت سے غیر مسلموں یا گمراہ بیدین فرقوں کے اعتراضات اور شکوک و شبہات کا ازالہ اور ان کے الزام کی تردید کی کوشش بھی کی گئی ہے

۱۳ ہر درس میں تفسیر و تشریح کے بعد جو عبرت و نصیحت مسائل و احکام و عبر و بشارت اس کا بیان بھی التزام کے ساتھ کیا گیا ہے

۱۴ قرآنی آیت یا آیات کی مناسبت سے جہاں مناسب خیال کیا گیا متعلقہ فقہی مسائل حنفیہ مسلک سے بیان کئے گئے ہیں

۱۵ بعض قرآنی آیت سے مجرب عملیات بھی نقل کردیئے گئے ہیں

یہ درس قرآن اس زمانہ میں تحریر کیا گیا ہے جبکہ پاکستان میں دین کے حقیقی دردمندوں کو خون کے آنسو رونے پڑ رہے تھے بیدینی کا دور دورہ تھا کہیں قادیانی اسلام اور مسلمانوں کی جڑ کاٹنے میں لگے ہوئے تھے کہیں پرویزیت کے جال پھیلائے جا رہے تھے کہیں منکرین حدیث نے زور پکڑ رکھا تھا اس لئے احقر مؤلف کا لہجہ کہیں کہیں کچھ سخت اور الفاظ تنبیہ میں کچھ تشدد سا آگیا ہے جس میں احقر کو معذور سمجھا جائے

یہاں عام اجازت بھی دیتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب علم و فضل یا ادارہ بغرض تبلیغ دین اسکا پورا پورا ترجمہ کسی دوسری زبان مثلاً سندھی، پشتو، بنگالی، فارسی، انگریزی، ہندی، چینی، جاپانی، فرانسیسی، جرمنی، ترکی، وغیرہ زبان میں کرنا چاہیں تو احقر مؤلف کی طرف سے اس کی اجازت ہے۔[1]

[1] مقدمہ درس قرآن ج/۱ ص/۲۰

مگر یہ ملحوظ خاطر رہے کہ عبارت درس قرآن کی پوری
کی پوری ترجمہ کریں۔ اختصار کرکے بعد ترجمہ کرنا یہ مناسب
نہیں اور اسمیں بعض خدشات ہیں اس لئے ایسا نہ کیا جائے

درس قرآن جلد اوّل۔

تفسیر سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ

ناشر: تبلیغ القرآن ٹرسٹ، چوتھی منزل
نلسن بلڈنگ چندریگر روڈ کراچی
و ادارہ اشاعت القرآن ا ے - ۲۷۲ بلاک: ایچ
شمالی ناظم آباد کراچی۔

اشاعت اول ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ مطابق دسمبر ۱۹۷۷ء
اشاعت دوم ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق اکتوبر ۱۹۸۱ء

مطابع: مشہور آفسٹ پریس، کراچی۔

تمام جلدوں کے طابع و ناشر یہی ادارے ہیں۔
تفسیر کے آغاز میں چہل حدیث در فضائل قرآن کے نام
سے جمع کردی ہیں اسکے بعد مزید چہل حدیث بعض قرآنی سورتوں
کے فضائل والی جمع کردی۔ اسکے بعد قرآنی دعائیں ۲۳/ص پر جمع کردیں
ص/۴۳ سے قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست بحساب ترتیب تلاوت
مع تعداد رکوعات و آیات ذکر ہیں۔
ص/۷۴ سے فہرست مضامین ج/۱ کی ہے جسمیں ہر درس قرآن کو جداجدا
نمبر دیکر درس نمبر ایک، نمبر دو، اسطرح جلد اول میں ۱۵۸ درس ہیں
ص/۱۷۷ سے تفسیر کا آغاز ہوتا، موصوف ہر آیت کا ترجمہ متن
قرآن کے نیچے لکھتے ہیں پھر تفسیر و تشریح کے عنوان سے ہر آیت
کی انتہائی آسان اردو میں عوامی لب لہجہ کے ساتھ بیان کرتے
ہیں علمی اصطلاحات قطعاً استعمال نہیں کیں ترجمہ قرآن
مولانا محمد اشرف علی تھانوی کا شامل ہے
جلد اول کے ۸۲۷/ص ہیں۔

جلد دوم ۔

تفسیر سورہ آل عمران و سورہ نساء پر مشتمل ہے اس جلد کے
آغاز میں مفتی احمد الرحمٰن۔ مرحوم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری
ٹاؤن ۔ ڈاکٹر مولینا عبد الحئی کہ تقاریظ ہیں مولینا عبد الحق ١
اکوڑہ خٹک نے فرمایا زبان کی سلاست روانی، ہے اور خطاب
میں سادگی و دلنشینی ہے اور مسلک اہل حق کا پورا پورا لحاظ
رکھا گیا ہے
مولینا محمد مالک کاندھلوی لکھتے ہیں) اس دور میں اس
تفسیر میں اکابرین کی تفسیر و تحقیق کو آسان الفاظ میں
جمع کردیا ہے یہ مساجد میں درس قرآن دینے والوں کیلئے
بہت مفید چیز ہے
ان کے علاوہ مولینا زوار حسین مولینا عبد الرشید نعمانی
مولینا سبحان محمود صاحب مفتی محمد رفیع عثمانی مولینا محمد یوسف
لدھیانوی مولینا اسحٰق سندیلوی ۔ مولینا سرفراز خان صفدر
مولینا سلیم اللہ خان صاحب مولینا وجیہ الدین
دو درجن علماء کی تقاریظ موجود ہیں اسکے بعد مختلف
رسائل وجرائد کی آراء ہیں ٢
ص/٣٣ سے فہرست درس قرآن ہے
ص/١٢٣ سے درس قرآن کا آغاز ہوتا ہے
دسمیں ٣٢٧/ص تک درس قرآن سورہ آل عمران و نساء کے جمع کئے گئے ہیں
اس جلد کے ٩٠٧/ص ہیں
رمضان المبارک ١٣٩٩ھ مطابق جولائی ١٩٧٩ء میں
۔ جلد پہلی دفعہ چھپ کر شائع ہوئی ٣

٢ مقدمہ درس قرآن ج/٢ ص/٢٢

جلد سوم۔
سورہ مائدہ و سورہ الانعام پر مشتمل ہے آغاز جلد میں
کچھ تعارف اس کے بعد فہرست مضامین ہیں ص/ ۸۱ سے
تفسیر کا آغاز ہوتا ہے
اس جلد کے ۶۲۰/ ص ہیں۔
پہلی دفعہ شوال ۱۴۰۱ھ مطابق اگست ۱۹۸۱ء میں شائع ہوئی

جلد چہارم۔
سورۃ الأعراف، سورۃ الانفال و سورۃ التوبۃ پر
مشتمل ہے آغاز میں کچھ افراد کے خطوط و تقریظات ہیں
۸۸۰/ ص ہیں۔
طبع اوّل رمضان ۱۴۰۲ھ مطابق جون ۱۹۸۲ء میں ہوئی۔

جلد پنجم۔
سورہ یونس سورہ ھود سورہ یوسف سورہ رعد
و سورہ ابراھیم پر مشتمل ہے
۷۰۸/ ص ہیں۔
طبع اول ۱۴۰۲ھ مطابق اکتوبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہوئی۔

جلد ششم۔
سورہ الحجر، بنی إسرائیل۔ الکھف، سورہ مریم
اور طٰہٰ پر مشتمل ہے۔
۸۱۶/ ص ہیں۔ طبع اول ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۳ء میں ہوئی۔

جلد ہفتم۔
الأنبیاء، الحج، المؤمنون، النور، الفرقان،
الشعراء اور النمل پر مشتمل ہے۔
۸۷۰/ ص ہیں۔
شوال ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۹۸۷ء میں پہلی دفعہ طبع ہوئی۔

جلد ہشتم۔
القصص، العنکبوت، الروم، لقمان،
السجدہ، الأحزاب، سبا، فاطر،
یٰسین، پر مشتمل ہے
۸۸۴/ ص میں۔
شوال ۱۴۰۵ھ مطابق جولائی ۱۹۸۵ء میں پہلی دفعہ شائع ہوئی۔

جلد نہم۔
الصّٰفٰت، الزمر، المؤمن، حٰم السجدہ۔
الشوریٰ، الزخرف، الدخان، الجاثیہ، الاحقاف
محمد، الحجرات پر مشتمل ہے۔
۹۹۲/ ص میں
شعبان ۱۴۰۶ھ مطابق اپریل ۱۹۸۶ء میں پہلی دفعہ
شائع ہوئی

جلد دھم۔
سورہ قٓ سے سورہ التحریم تک ہے ۷۳۱/ ص میں
شعبان ۱۴۰۷ھ مطابق اپریل ۱۹۸۷ء میں پہلی دفعہ طبع ہوئی

جلد یازدھم۔
سورہ تبارک الذی سے سورۃ الناس تک ہے
۹۵۲/ ص میں۔
جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ مطابق جنوری ۱۹۸۸ء میں پہلی دفعہ
شائع ہوئی:
ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ مطابق جولائی ۱۹۸۹ء میں احمد پرنٹنگ
کارپوریشن سے دوبارہ شائع ہوئی۔
تمام تفاسیر کا سائز ۷x۱۰ ہے۔

طباعت وکتابت درمیانی درجہ کی ہے البتہ کاغذ عمدہ استعمال کیا ہے اور بائنڈنگ لاجواب ہے۔ ان گیارہ جلدوں کی طباعت ۱۹۷۷ء سے شروع ہوکر ۱۹۸۸ء میں مکمل ہوئی۔

وہ علماء یا پڑھے لکھے حضرات جو مطالعہ کرکے درس قرآن نہیں دے سکتے یا اہل زبان نہ ہونے کی وجہ سے درس قرآن دینے میں ما فی الضمیر کے اظہار میں حجاب محسوس کرتے ہیں ان حضرات کیلئے یہ تفسیر نعمت غیر مترقبہ ہے

اسمیں سہولت یہ ہے کہ دس پندرہ منٹ کا ہر درس جدا جدا کرکے لکھ دیا ہے اسطرح سامعین کا بھی زیادہ وقت صرف نہیں ہوتا اور درس دینے والے کی زبان میں بھی لذت و روانی پیدا ہوجاتی ہے عوام بھی مشکل الفاظ اصطلاحات میں الجھے بغیر آسانی سے قرآن کا پیغام سمجھ لیتے ہیں یہی مقصود درس قرآن ہے

منظوم تاریخ طباعت جلد یازدہم۔ درس قرآن۔
از جناب الحاج محمد بشیر اللہ صاحب مدظلہم العالی۔

عالم دینی محمد احمد
فاضل باکمال و فوز زمن
محرم رازہائے قرآنی
واقف نکتہ ہائے سِرّ و علن
درس قرآن بداد سہل حصول
تا نباشد کسے بہ علم الکن
حرف حرف است لولوئے لالا
لفظ لفظ است مثل دُرِّ عدن
بہر تکمیل پس بشیر بگو
درس قرآن تمام شد حسنا
۔۔۔ ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۹۸۷ء ھ

۲ — ترتیب نزول قرآن (اردو) مطبوعہ

ھ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲/ ص ۳۲۷

مولانا احمد حسن فاضل ندوی لکھنوی ۔

مولانا لکھنوی سے فارغ التحصیل تھے اور تفسیر قرآن پر خصوصی عبور رکھتے تھے ایک طویل عرصے تک لاہور میں عوام کو جدید اسلوب میں درس قرآن دیتے رہے اور درس قرآن کے ساتھ ساتھ اسکو لکھتے بھی رہے ۔

۱۔ تفسیر جدید ۔ (اردو) مخطوطہ :

یہ تفسیر گیارہ جلدوں میں خط نستعلیق پر ۳۰×۱۶ سم مصنف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی عمدہ کیفیت میں موجود ہے ۱۹۵۲ء میں یہ تفسیر مکمل ہوئی اسکے مخطوطات قومی عجائب گھر کراچی میں محفوظ ہیں [1]

[1] فہرست مخطوطات اردو مرتبہ ڈاکٹر ظفر اقبال مطبوعہ کراچی سلسلہ نمبر ۱۹ مخطوطہ نمبر ۱۲۱
N-M.1958/1

= علامہ مولانا سید عبدالدائم جلالی =

۱۔ ترجمہ تفسیر مظہری مصنف قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی مترجم عبدالدائم جلالی
ناشر ندوۃ المصنفین دہلی طبع اول جنوری ۱۹۶۲ء اسی کا عکس لیکر کراچی سے بھی شایع
ہو گئی ہیں یہ ترجمہ ۱۲/ جلدوں میں مکمل ہوا ہے اور ہر جلد تقریباً ۵۰۰/ص سے ۶۰۰/ص پر
مشتمل ہے تفسیری انداز یہ ہے کہ ہر آیت کے نیچے ترجمہ پھر تفسیر بیان کرتے ہیں

۲۔ تفسیر بیان السبحان (اردو) دو جلدیں

مولانا نے چالیس سال کی محنت شاقہ کے بعد مرتب و مکمل کیا ہے
تفسیر بیان السبحان میں قرآن حکیم کی آیتوں کا ترجمہ اتنا صاف و سلیس
با محاورہ اور عام فہم ہے کہ ہر شخص ہر آیت کا مطلب و مفہوم
بہت آسانی سے سمجھ لیتا ہے ترجمہ کے بعد آیتوں کا باہمی ربط شان نزول
اور معنی و مفہوم اتنی وضاحت و سلاست سے بیان کیا گیا ہے کہ
قرآن حکیم کے معانی و مطالب انتہائی سہولت سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں
وسیم بک ڈپو وسیم فائن آرٹ پریس دیوبند (یوپی)
پاکستانی حضرات کو یہ تفسیر ادارہ فروغ اسلام ۱۶۸-اے ارکلی لاہور سے ملا کرے گی
تفسیری انداز آیات کے ما تحت ترجمہ با محاورہ اسکے بعد تفسیر کے عنوان عام فہم
آسان مباحث کے ساتھ تفسیر پھر مقصود بیان کے عنوان سے
پیغام جو دیا ہو وہ مختصر ۔ ۱۳۷۶/ص جلد اول دوم
۔ پندرھویں پارہ کی کہف کے پارہ ختم ہونے تک کا حصہ شامل ہے
مترجم اور مفسر دونوں خود ہیں ۲؎ یہ تفسیر مصنف کے انتقال کی وجہ سے نامکمل رہ گئی

۳۔ لغات القرآن (اردو) ج/۶ اور ج/۵ فقط مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی (آفسٹ پریس)
سے ۱۹۳۹ء سے ۱۹۵۳ء تک پہلی دفعہ شایع ہوئی یہ لغت کے ساتھ انڈیکس بھی ہے اس کی ابتدائی
جلد بھی مولانا عبدالرشید نعمانی نے تصنیف کی ہیں ۳؎

۱؎ ترجمہ تفسیر مظہری ۲؎ تفسیر بیان السبحان ۳؎ لغات القرآن

مولانا عبداللطیف مردانی (قادری)

تفسیر کاشف البیان

یہ مولوی عبداللطیف قادری مردانی کے (درسی افادات) ہیں جنہیں جناب محمد علی خان صاحب وفاقی وزیر تعلیم نے سلیقہ کے ساتھ مرتب کیا ہے

مولانا عبداللطیف صاحب لکھتے ہیں:

اس فقیر کے دل میں عرصہ دراز سے یہ شوق مضمر تھا کہ اردو زبان میں ایک ایسی جامع اور مکمل خلاصہ تفسیر عام فہم لکھی جائے جس سے کم علم اور ادنیٰ سے ادنیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی مستفید ہو سکیں۔
اللہ پاک نے اس شوق مضمر کو پورا کرنے کیلئے غیب سے یہ سبب پیدا کیا کہ الحاج محمد خان صاحب ہوتی مردان کے قلب میں قرآن کے با معنی اور با تفسیر پڑھنے کا شوق ڈالا اس فقیر نے پڑھانا شروع کر دیا اور وہ ان تفاسیر اور تشریحات کو قلمبند فرماتے چلے گئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے کرم واحسان سے مکمل تفسیر کا مسودہ دس سال کے عرصہ میں پورا ہو گیا
جملہ تراجم میں چونکہ آسان اور عام فہم ترجمہ تفسیر عثمانی کا ہے اس لئے اس تفسیر میں اسی ترجمہ کو کہیں کہیں اور آسان کر کے لکھا گیا ہے ڈاکٹر فیوض الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں
اس کی دو جلدیں پیش نظر ہیں پہلی جلد ۱۳۹۹ھ شاہین برقی پریس پشاور سے ۵۵۲/ص ہیں اور دوسری ۵۶۵/ص چھپی ہے اور یہ پارہ نمبر ۱۰ تک ہے لیکن مجھے (مقالہ نگار) اس کی مکمل چھ جلدیں مل گئی ہیں جو کہ نظام پرنٹنگ پریس پشاور سے شایع ہوئی ہیں تفصیلات کچھ اس طرح ہیں

ماخذ تعارف قرآن ص: ۳۵۰

مولانا محمد اویس ندوی۔
۔ شیخ التفسیر دارالعلوم ندوۃ العلماء ۔

۲۸/اگست

شیخ التفسیر ندوۃ العلماء مولانا محمد اویس ندوی نے جمعہ
۲۸/ اگست لکھنؤ میں وفات پائی یہ ندوی عالم نگرامی تھے
ان کے والد ماجد مولانا محمد انیس نگرامی اور ان کے دادا
مولانا محمد ادریس صاحب ۔(احکام القرآن) تھے یہ خاندان
۔اہل علم کا تھا اس میں ان کے ایک عزیز قریب مولانا
عبدالرحمن نگرامی ندوی شیخ التفسیر تھے۔ ان پر مولانا سید
سلیمان ندوی کی نگاہ کرم خصوصیت سے رہی مولانا
عبدالرحمن نگرامی سے نہ صرف تفسیر قرآن کا درس دیا بلکہ
علم و فضل میں بھی ان کے قدم بہ قدم رہے
ابن قیم کی تفسیریں جستہ جستہ کر کے اکٹھی کیں اور کہا جائے
کہ بہتر طور پر ایڈٹ کیں اس طرح تفسیر ابن قیم وجود میں
آگئی اور اپنے دادا مولانا ادریس کی ایک فقہی تفسیر کے
دوسرے ایڈیشن کو اس وقت ایڈٹ کر رہے تھے
۵ قرآنی تالیفات کا بہترین ادارہ قائم کر رہے تھے اور
بیسیوں نہیں پچاسوں قرآنی موضوعات تیار کر چکے تھے
اور اپنے درس میں قرآن مجید سے خاص ذوق اپنے شاگردوں
میں پیدا کر دیتے تھے۔
تفسیر ماجدی سے میرے علم میں تین شخص حسن ظن انتہائی مبالغہ کے ساتھ
رکھتے تھے ان میں ایک مولانا اویس ندوی صاحب ہیں ط

ط وفیات ماجدی ناشر مرشد ص ۱۱۹

خاتمہ

اس تھیسیس میں ہم نے پوری کوشش کی ہے
کہ شخصیات پر لکھی گئی جملہ کتب کا احاطہ کر کے
علمائے دیوبند کی تصنیف شدہ فرزندان کے حوالے
سے جملہ کتب جمع کر دی جائیں
لیکن اس سلسلے میں خاص مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اسلئے کہ
سوانح نگاروں نے شخصیات کے جملہ پہلوؤں پر
لکھنے کے ساتھ تصنیفی پہلو تشنہ چھوڑ دیا
جسکی وجہ سے علمائے دیوبند کی معلومات جمع کرنے
میں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جملہ قرآنی کتب
کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا

(۲) سوانح نگاروں نے بہت کم اس بات
کی وضاحت کی موصوف کس ادارے کے
تعلیم یافتہ اور کس اعتبار کے حامل تھے جسکی
وجہ سے ہمیں دیوبندی اور غیر دیوبندی کی تعیین
میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا

(۳) دیوبندی علماء اپنے نام کے ساتھ مختلف نسبتیں مثلاً
دیوبندی، قاسمی، سہارنپوری، مظاہری - وغیرہ لکھتے ہیں

(۴) اب تک دارالعلوم دیوبند یا کسی دیوبندی مکتبہ فکر کی
تصنیف و تالیف پر کوئی جامع فہرست شائع نہیں ہوئی
جسکی وجہ سے جملہ تصانیف کا احاطہ کرنا ناممکن ہو گیا

۵ اسی طرح دارالعلوم دیوبند یا دیوبندی مکتبہ فکر کے مدارس
سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کی کوئی جامع فہرست
بھی موجود نہیں ہے حتی کہ صرف

دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے والے
علماء کی کبھی پوری فہرست مرتب نہیں ہوئی
دیگر مدارس کا تو کیا کہا جائے

مندرجہ بالا مشکلات کے سبب یہ کام بہت دشوار تھا
اس کی وجہ سے ہزاروں کتابیں کنگھالنا پڑیں اور
ایک ایک شخص کے بارے میں پچاس پچاس کتب دیکھنا
پڑیں پھر کہیں جاکر احاطہ ممکن ہو سکا
یہ بہت ممکن ہے کہ بعض شخصیات کہ جملہ قرآنی کتب کا احاطہ
کر دیا ہو جیسے مولانا اشرفعلی تھانوی کی تقریباً پچاس
کتابوں کا تعارف پیش کیا اور بعض تشنہ رہ گئے ہوں
اس سلسلہ میں میں نے ہندوپاک کے تمام بڑے بڑے
علمی مراکز سے براہ راست جاکر استفادہ کیا - بنگلہ دیش
اور دیگر ممالک میں خط و کتابت کے ذریعہ رابطہ کیا
اس کے باوجود میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرا کام
حرف آخر ہے

اس مقالہ میں متوفی کی نشاندہی کے لئے لفظ "م"
لکھا گیا ہے اور صاحب حیات کے لئے ولادت کی
جگہ لفظ "و" لکھا گیا ہے
اسی طرح جلد کے لئے (ج) اور صفحہ کے لئے (ص) کا استعمال
کیا ہے

فهارس

فہرست مصنفین کی مضامین ابجدی ترتیب کے اعتبار سے

۱۔ مولینا ابوالکلام آزاد

سوانح۔

(۱) ترجمان القرآن (اردو / انگریزی)
(۲) ایک رسالہ اقوام و ملل پر (اردو)
(۳) سورہ فاتحہ کی تفسیر
(۴) امثال القرآن
(۵) سیرۃ طیبہ از قرآن کریم
(۶) تفسیر البیان
(۷) البصائر

۔ سعید احمد اجراڑوی

سوانح

(۱) فیض العزیز (اردو)
(۲) الفوائد الجوہریہ (اردو)
(۳) شرح الشاطبیہ (عربی) غیر مطبوعہ
(۴) شرح خلاصۃ البیان (اردو)
(۵) فوائد مکیہ محشی اردو (اردو)
(۶) ربا القرآن (اردو)

۔ احمد بن کرم اللہ مخدوم

(۱) تفسیر احمدی (سندھی)

احمد ملاح (سندھی) منظوم

(۱) ترجمۃ منظوم (سندھی)

میاں منظور احمد

سوانح

(۱) سورۃ النساء (اردو) ترجمہ وتفسیر
(۲) سورۃ التوبہ
(۳) اصول التفسیر (اردو) مطبوعہ

فتح الدین اظہر۔

سوانح۔

(۱) مقدمہ تفسیر روح القرآن (اردو)
(۲) تفسیر روح القرآن فی تشریح آیات القرآن (اردو)

قاضی اطہر مبارکپوری

(۱) کتاب النکت فی اعجاز القرآن (عربی) غیر مطبوعہ
(۲) منتخب التفاسیر ترجمہ وتفسیر مکمل (اردو)
(۳) ترجمہ وتفسیر (اردو نامکمل جاری)
(۴) ترجمہ قرآن (اردو مکمل غیر مطبوعہ)
(۵) حواشی قرآن (عربی مکمل غیر مطبوعہ)

قاری ابوالحسن اعظمی

سوانح۔

(۱) التحفۃ العنبویہ شرح مقدمۃ الجزریۃ (اردو)
(۲) النفحات القاسمیہ شرح قصیدہ الشاطبیہ
(۳) قواعد التجوید
(۴) الفوائد الادبیہ شرح مقدمۃ الجزریۃ (اردو)
(۵) الفوائد البحیہ شرح الدرۃ المضیئۃ
(۶) علم قرات اور قراء سبعہ (اردو)
۷ دارالعلوم دیوبند اور حضرات تجوید وقرأت (اردو)
۸ تیسیر القرآن فی سبع القراءات (اردو)
۹ خلاصۃ التنزیل
۱۰ تسہیل البیان فی رسم خط القرآن (اردو)
۱۱ [illegible] (مکمل)
۱۲ التحفۃ الجمیلہ شرح قصیدہ العقلیہ
۱۳ التنبیہ شرح تیسیر

۹ - شمس الحق افغانی

سوانح -

۱ علوم القرآن (اردو - پشتو)
۲ عالمی مشکلات اور اسکا قرآنی حل (اردو)
۳ احکام القرآن (قلمی) (اردو) غیر مطبوعہ
۴ مفردات القرآن (قلمی) (اردو) غیر مطبوعہ
۵ مشکلات القرآن (قلمی) (اردو) غیر مطبوعہ

۱۰ — سعید احمد اکبرآبادی

سوانح -

۱ وحی الٰہی (اردو مطبوعہ) (اردو)
۲ فہم القرآن (اردو)

۱۱ ... شاہ وصی اللہ الہ آبادی

سوانح .

۱ تلاوت قرآن (اردو)
۲ التذکیر بالقرآن (اردو)

۱۲ - ثناء اللہ امرتسری

ہ

(۱) ترجمہ قرآن (اردو)
(۲) تفسیر ثنائی (اردو)
(۳) تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی)
(۴) تفسیر سورۃ یوسف (اردو)

شیخ محمود احمد [illegible]

سوانح

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]

۱۱ ـ عبدالرحمٰن امروہوی
سوانح

(۱) حاشیہ تفسیر بیضاوی (عربی)

۱۲ ـ سید میرک شاہ اندرابی
سوانح۔

(۱) ترجمۃ القرآن (کشمیری)
(۲) حواشی (اردو)

۱۳ ابو محمد عبداللہ اندھڑ
سوانح۔
(۱) تفسیری عثمانی (سندھی) (غیر مطبوعہ مکمل)
(۲) تنقید اصل الایمان علی کنزالایمان (سندھی) (غیر مطبوعہ)
(۳) تنقید الراشدی علی معترض الاسکندری (سندھی) (غیر مطبوعہ)
(۴) تفسیر آیات امامت (سندھی) (غیر مطبوعہ)
(۵) ایقاظ النائمین ترجمہ تنبیہ الحائرین (سندھی)۔

۱۴ ـ احمد علی انصاری

۱ قرآن مجید پارہ عم (سندھی) (ترجمہ وتفسیر)
(۲) پارہ اول و دوم (سندھی)

۱۵ محمد قاسم بادیا

۱ معارف القرآن (فارسی غیر مطبوعہ)

۱۶ صدیق احمد باندوی
سوانح۔
(۱) تسہیل التجوید (اردو)

۲۰۔ نسیم احمد بجنوری
سوانح۔

۱	قرآنی جھ باتیں	(اردو)
۲	تدریسِ تفسیر تبارک الذی اور عم یتساءلون	״
۳	قرآنی جلوہ کی ایک نئی کرن	״
۴	عملیات بسملہ علامات ایمان	״
۵	مثنوی حکمت لقمان	״ منظوم
۶	تذکرہ لقمان علیہ السلام (اردو)	״
۷	اسرارِ بسم اللہ	״ (غیر مطبوعہ)
۸	اسماء حسنیٰ	״
۹	هدایت اور صراط مستقیم	״
۱۰	بہار و خزاں (مخمس قیامت)	״ منظوم
۱۱	عباد الرحمٰن	״

۲۱۔ لعل شاہ بخاری

(۱) تفسیر ام القرآن اردو
(۲) بشریت رسول اردو
(۳) الانصاف فی تفسیر آیت الاستخلاف اردو
(۴) نفحات العنبر بتفسیر سورہ الکوثر ״

۲۲۔ محمد موسیٰ بری
سوانح۔

۱	ترجمہ تفسیر موضح القرآن	(بری) (...)
۲	ترجمہ و تفسیر سورہ رحمٰن	(״)
۳	ترجمہ فضائل قرآن	(״)
۴	ترجمہ و تفسیر سورہ ملک	(״)

۱۱ ابوالکلام بستوی
سوانح۔
(۱) بستان التجوید (اردو)

۱۲ مظہر الدین صاحب بلگرامی
سوانح۔
(۱) عیون العرفان فی علوم القرآن (اردو)
(۲) کنوز القرآن (اردو)
۱۳ عاشق النبی بلند شہری۔
سوانح۔
(۱) ترجمہ قرآن (اردو)
(۲) تفسیر سورۂ فاتحہ (اردو)
(۳) مسنون دعائیں (اردو)
(۴) عربی کا آسان قاعدہ (اردو)
(۵) فضائل دعاء (اردو)
(۶) شرح خلاصۃ البیان (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۷) التحفۃ المرضیہ فی شرح مقدمۃ الجزریہ (اردو)

۱۴ فضل الحق بنگالی
سوانح۔
(۱) علم التجوید

۱۵ محمد یعقوب بلوچستانی

(۱) حواشی تفسیر بیضاوی (عربی) (غیر مطبوعہ)

۱۶ محمد یوسف بنوری
سوانح۔
(۱) یتیمۃ البیان فی مشکلات القرآن (عربی)
(۲) مقدمہ ۔ علی لسان القرآن للشیخ حمادالله سندھی
(۳) مقدمہ عقیدۃ الاسلام بنزول عیسیٰ علیہ السلام (اردو)

۲۹۔ عزیز الرحمٰن بہاولپوری

سوانح۔

(۱) ترجمہ سرائیکی قرآن مجید (سرائیکی)

۳۰۔ حافظ دین محمد بجھتائی

سوانح۔

(۱) سوانح حفظ القرآن مع فضائل قرآن (اردو)
(۲) قاعدہ ابواب القرآن (اردو)
(۳) میزان القرآن منظوم (سندھی) منظوم
(۴) آئینے معراج (سندھی)
(۵) کتاب الاعجاز (سندھی) منظوم

۳۱۔ عبداللہ بہلوی۔

سوانح۔

(۱) فوائد القرآن المعروف اصطلاحات القرآن
(۲) تفسیر سورۃ الفاتحہ (الکلمات الراجحہ فی تفسیر سورۃ الفاتحہ) (فارسی)
(۳) تفسیر قرآن (اردو) غیر مطبوعہ (گیارہ پارے)

۳۲۔ بیگم عزیز گل

سوانح۔

(۱) ترجمہ و تفسیر عثمانی (انگریزی مطبوعہ)

۳۳۔ عبدالکریم پاریکھ

(۱) لغات القرآن (اردو۔ انگریزی۔ ہندی)
(۲) یہودیت قرآن کی روشنی میں (اردو)

۱۱۔ قاری رحیم بخش پانی پتی

(۱) المہند بہ فی وجوہ الطیبہ (اردو)
(۲) الخط العثمانی فی الرسم القرآنی (اردو)
(۳) تکمیل الاجر فی القراءات العشر
(۴) فضائل قرآنی
(۵) متشابہات قرآن (اردو)
(۶) تکمیل العشر فی القرآن العشر
(۷) تکثیر النفع فی القرأت السبع
(۸) التنویر فی شرح التیسیر
(۹) شرح المقدمۃ الجزریہ
(۱۰) شرح طیبہ النشر یعنی المراۃ النیرہ
(۱۱) ہدایت الرحیم فی آیت الکتب الحکیم (اردو)
(۱۲) المراۃ النیرہ فی حل الطیبہ (اردو)
(۱۳) تحفۃ حفاظ المعروف متشابہات القرآن (اردو)

۱۰۔ فتح محمد پانی پتی
سوانح ۔

(۱) عنایت رحمانی ۔ دوجلدیں ۔ (اردو)
(۲) نورانی قاعدہ (")
(۳) سماشن العسر شرح فاطمۃ الزہر (اردو)
(۴) سراج الغایات فی عد الآیات (اردو)
(۵) القرۃ المرضیہ فی شرح الدرۃ المضیئۃ (اردو)
(۶) ابراز المعانی (اردو) (۷) اسہل الموارد (اردو)

۱۱۔ رحمان الدین پشاوری
سوانح ۔

(۱) سراج الاحسان لقارئ القرآن (تجوید) اردو

۱۲۔ عبدالصمد پشاوری
سوانح ۔

۱۰۸ - فضل الرحمن پشاوری

سوانح -

(۱) سورۃ البقرہ ترجمہ وتفسیر (اردو)

(۲) سورۃ آل عمران ترجمہ وتفسیر (اردو)

(۳) پشتو زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ (پشتو)

۱۰۹ -- مولینا لطف اللہ پشاوری

سوانح -

۱۱۰ - عبدالسلام پنج پیری -

(۱) الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات (پشتو)

(۲) تنشیط الاذہان و مقدمہ التبیان فی اصول تفسیر القرآن (عربی)

(۳) التبیان فی تفسیر ام القرآن (عربی)

۱۱۱ - محمد طاہر پنج پیری

سوانح -

(۱) نیل السائرین فی طبقات المفسرین (اردو)

(۲) سمط الدرر فی ربط الآیات والسور (اردو)

(۳) مرشد الحیران الی فہم القرآن (قلمی) (اردو) (غیر مطبوعہ)

(۴) العرفان فی اصول القرآن (قلمی) (اردو) (غیر مطبوعہ)

(۵) تیسیر القرآن الکریم و ترجمہ (قلمی) (پشتو)

(۶) البرہان فی اصول القرآن (اردو)

(۷) اصول السنہ لرد البدعہ (اردو)

۱۱۲ - فتح محمد تائب لکھنوی

سوانح

تفسیر کبیر خلاصۃ التفاسیر چار جلدیں (اردو) مطبوعہ

(۴۱) مفتی عبدالشکور ترمذی

(۱) هدایۃ الحیران فی جواہر القرآن (اردو)
(۲) مسئلہ عصمت انبیاء (اردو)
(۳) اشرف البیان فی علوم القرآن (اردو) غیر مطبوعہ
(۴) البیان فی ترجمۃ القرآن (اردو)
(۵) مفتی اعظم کی تفسیری خدمات (اردو)
(۶) الارشاد فی مسئلۃ الاستمداد (″) غیر مطبوعہ
(۷) آیت للفقراء کی تفسیر (اردو)
(۸) اشرف المقالات : یعنی اشرفعلی کی تفسیری خدمات (اردو)
(۹) روبرو تفسیر ابوالکلام آزاد (اردو)

(۱) توشی هیکو ازتسو
سوانح۔
(۱) ترجمہ قرآن (جاپانی) (مکمل)

رحتشام الحق تھانوی
سوانح۔
(۱) ترجمہ قرآن (اردو)
(۲) تفسیر قرآن (اردو)
(۳) ریڈیو پر درس قرآن (″)
(۴) جنگ میں ترجمہ وتفسیر (″)
(۵) درس قرآن۔ سورہ فاتحہ (اردو) مطبوعہ

مولانا اشرف علی تھانوی م ۲۰/جولائی ۱۹۴۳ء/۱۶/رجب ۱۳۶۲ھ ص ک

(۱) تفسیر بیان القرآن ۱۲/جلدیں	(اردو)	مطبوعہ
(۲) تقریر بعض البنات فی تفسیر بعض الآیات	〃	غیر مطبوعہ
(۳) درس قرآن	〃	〃 〃
(۴) ضیاء الشمس فی اداء الشمس	〃	مطبوعہ
(۵) تجوید القرآن	〃	〃 〃
(۶) رفع الخلاف فی حکم الاوقاف	〃	—
(۷) جمال القرآن	〃	مطبوعہ
(۸) زیادات علی کتب الروایات	〃	〃
(۹) ذنابات لما فی الروایات	〃	〃
(۱۰) یادگار حق القرآن	〃	〃
(۱۱) متشابہات القرآن للتراویح	〃	〃
(۱۲) وجوہ المثانی فی توجیہ الکلمات والمعانی	〃	〃
(۱۳) تنشیط الطبع فی اجراء السبع	〃	〃
(۱۴) آداب القرآن	〃	〃
(۱۵) التصویر المقطعات لتیسیر بعض العبارات	عربی	〃
(۱۶) مسائل السلوک من کلام ملک الملوک	〃	〃
(۱۷) تائید الحقیقۃ بالآیات العتیقۃ	〃	〃
(۱۸) اعمال قرآنی	اردو	〃
(۱۹) خواص قرآنی	〃	〃
(۲۰) سبق الغایات فی نسق الآیات	عربی	〃
(۲۱) احکام القرآن (دلائل القرآن علی مسائل النعمان)	〃	〃
(۲۲) تفسیر سورۂ یوسف	(اردو)	〃
(۲۳) تفسیر المواعظ	〃	〃
(۲۴) الشفاء	〃	〃
(۲۵) قرآن کریم کے حقوق	〃	〃
(۲۶) حواشی تفسیر حل القرآن	〃	〃
(۲۷) القول الانفع فی تحقیق امکان الابدع	〃	〃
(۲۸) نعم العون فی تحقیق توبہ فرعون	〃	〃
(۲۹) ترجمہ قربات عند اللہ	〃	〃
(۳۰) مناجات مقبول	〃	〃
(۳۱) تفسیر آیت لا یبدین زینتھن	〃	غیر مطبوعہ

(۳۲) تنزیہ القرآن عن استبداد الم بالامتحان	اردو	مطبوعہ
(۳۳) عنوانات التصوف	〃	〃
(۳۴) التفہیم لتعلم القرآن	〃	〃
(۳۵) قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار	〃	〃
(۳۶) یا ایہا المزمل کی تفسیر	〃	〃
(۳۷) ولو یؤاخذ اللہ الناس کی تفسیر	〃	〃
(۳۸) الرفیق فی سواء الطریق	〃	〃
(۳۹) بوادر النوادر	〃	〃
(۴۰) تفسیر آیت الاسریٰ	〃	〃
(۴۱) الفاظ القرآن	〃	〃
(۴۲) التوجہ بما یتعلق بالتشابہ	〃	〃
(۴۳) ظہور القرآن	〃	〃
(۴۴) تمہید الفرش فی تحدید العرش	〃	〃
(۴۵) تبصیر الزجاج	〃	—
(۴۶) حاشیہ تفسیر جلالین	〃	—
(۴۷) الفرقان فی قراءۃ ام القرآن	〃	مطبوعہ
(۴۸) اصلاح تفسیر سرسید	〃	〃
(۴۹) نموذج فی بعض المعتقدات ابن العوج	〃	—
(۵۰) اصلاح ترجمہ دہلوی	〃	—
(۵۱) اصلاح ترجمہ حیرت	〃	—
(۵۲) التقصیر فی التفسیر	〃	〃
(۵۳) توحید الحق	〃	〃
(۵۴) رسالہ ملاحۃ البیان فی فصاحۃ القرآن	〃	〃
(۵۵) اصلاح تفسیر ماجدی	〃	غیر مطبوعہ
(۵۶) رفع البناء فی نفع السماء	〃	〃
(۵۷) احسن الاثاث فی النظم الثلاثی فی التفسیر	〃	〃
(۵۸) الہادی للحیران فی وادی تفصیل	〃	〃
(۵۹) حواشی و اصلاح تفسیر حل القرآن	〃	〃

اظہار احمد تھانوی

سوانح -

۱	الجواہر النقیہ شرح مقدمۃ الجزریہ	(اردو)
۲	شرح شاطبیہ	(اردو)
۳	ترجمہ مقدمۃ الجزریہ	(〃)
۴	حواشی جدیدہ جمال القرآن	(〃)
۵	تیسیر التجوید فشتی	(〃)
۶	شرح افضل الدرر	(〃)
۷	توضیح المرام فی وقف حمزہ وھشام	
۸	تنشیط الطبع فی اجراء السبع	(عربی)
۹	تیسیر التجوید	(〃)
۱۰	مقدمۃ الجزریہ مع تحفۃ الاطفال	
۱۱	خلاصۃ التجوید	(〃)
۱۲	حرز الامانی ووجہ التہانی	(〃)
۱۳	العروض طیبہ کی شرح امانیہ	(اردو)
۱۴	حرز الامانی ووجہ التہانی فی القراءت السبع	(عربی)

مفتی جمیل احمد تھانوی -

سوانح -

۱	دلائل القرآن علی مسائل النعمان	(عربی)
۲	دعوت التبلیغ	(اردو)

شبیر علی تھانوی

سوانح -

۱	تلخیص البیان خلاصۃ بیان القرآن	(اردو)

نجم الحسن تھانوی

سوانح

۱	سورہ الفاتحہ کے علمی وتفسیری نکات	(اردو)

۱۰. موسیٰ جار اللہ

سوانح۔

(۱) الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (عربی)
(۲) حروف اوائل السور (عربی)
(۳) کتاب ترتیب السور الکریمہ وتناسبہا (عربی)
(۴) فقہ القرآن الکریم (عربی)
(۵) کتاب مصاحف الأمصار (عربی)
(۶) ذو القرنین و یاجوج (عربی)
(۷) شرح عقیلہ اطراف القصائد، تجوید (عربی)
(۸) تاریخ القراءات وتفسیر الاحرف السبعہ (عربی)
(۹) صرف القرآن نحو وصرف (عربی)

۱۱۔ شیخ محمد جبوکی

سوانح۔

(۱) ترجمۃ القرآن الکریم (بلوچی)

۱۲۔ عبد القادر جامی ہزاروی

(۱) تفریح الجنان فی تفسیر ام القرآن (اردو)
(۲) عمدۃ الفکر فی تفسیر سورۃ العصر (اردو)

محمد حسن جان (پشاوری)

سوانح

(۱) مقدمہ فی علوم القرآن (عربی)
(۲) احسن الخبر فی مبادی علم الاثر (عربی)

۱۴۔ قاری لطف اللہ جالندھری

سوانح

(۱) سورۃ والضحیٰ (اردو)
(۲) تقریر معراج (اردو)

۱۔ مولانا عبد الحق عباس جالندھری

(۱) ترجمان القرآن (اردو) مطبوعہ

فتح محمد جالندھری

(۱) فتح الحمید (اردو) مطبوعہ

۵۸ — محمد نذیر شاہ جوہالوی

سوانح

(۱) بلغۃ الحیران فی ربط الآیات القرآن (اردو)

۵۹ — محمد عبداللہ جیون

سوانح

(۱) مجالس البیان فی لغات القرآن مع تفسیر المنان و نجوم الفرقان (اردو)

۶۰ — مولانا عبدالوہاب چاچڑ

(۱) ترجمہ و تفسیر (سندھی)

۶۱ — محمد علی چاندپوری

(۱) بستان التفاسیر ترجمہ فتح العزیز اردو

۶۲ — عبدالکریم چشتی

سوانح

۱	بیان المعراج	اردو
۲	قرآنی دعائیں	"
۳	پیغمبری دعائیں	"
۴	پنج سورہ ترجمہ	"
۵	مجموعہ و ظائف	"
۶	صراط مستقیم	"
۷	رحمان ربانی	"
۸	آئینہ حق	"

۶۳ — عبدالحی چن پیر

(۱) ترجمہ پارہ اول و نصف (اردو)

۶۴ — عبدالحق حقانی

سوانح

(۱) فتح المنان فی تفسیر القرآن بمع ترجمہ (اردو)

(۲) البیان فی علوم القرآن (اردو)

(۳) مفصل البیان فی علوم القرآن (اردو)

(۴) تعریف القرآن رد تحریف القرآن (اردو)

(۵) ازالۃ الریب عن قصۃ ذی القرنین [illegible]

۱۱ـ نور محمد حقانی

سوانح

(۱) نورانی قاعدہ (اردو)

(۲) قرآن مجید پڑھاؤ (اردو)

(۳) قاعدہ اردو

۱۲ـ حافظ حمید اللہ

سوانح

(۱) رسیان فی تاویل الفاظ کثرت فی الکتاب (عربی)

۱ـ محمد ابراهیم حیدر آبادی

(۱) معلم التجوید (اردو)

۱۱ـ حبیب اللہ خان

(۱) معارف التجوید مع رسم القرآن المجید (اردو)

(۲) موضح القراءات فی السبع المتواترات (اردو)

۰ـ غلام اللہ خان

سوانح

(۱) تفسیر جواہر القرآن (اردو)

(۲) تفسیر بلغة الحیران و تفسیر بے نظیر (اردو)

(۳) مقدمہ تفسیر جواہر القرآن (اردو)

ـ محمد موسیٰ خان (روحانی بازی)

سوانح

(۱) رثمار التکمیل لمانی انوار التنزیل شرح بیضاوی اردو

ا۔ محی الدین خان

(۱) تفسیر معارف القرآن (بنگلہ)

١٢ - نور الحسن خان

سوانح

(١) المفردات فی غریب القرآن کی شرح اور حواشی حرف ج تک (اردو)

١٣ - محمد امیر خسرو ہزاروی

سوانح

(١) تفسیر سورہ فاتحہ (اردو)

١٤ - محمد یار خلیق

سوانح

(١) تفسیر قرآن مجید (اردو)

١٥ - حبیب الرحمٰن خیر آبادی

سوانح

(١) ترجمہ و تفسیر بیضاوی (اردو)
(٢) قرآن اور انسانی حقوق (اردو)
(٣) علم کی اہمیت (اردو) غیر مطبوعہ

۷۶ — مولینا عبدالحق دربھنگہ
سوانح
(۱) ترجمہ قرآن۔ (پشتو)

۷۷ — محمد شفیق الرحمٰن درخواستی
(۱) نوادرات امرالکتاب (اردو)

۷۸ — محمد عبداللہ درخواستی
سوانح
(۱) مقدمۃ القرآن مع موضح ام القرآن (اردو)
(۲) تفسیر سورۂ فاتحہ (اردو)

۷۹ — عبدالماجد دریا آبادی
سوانح -
(۱) ترجمہ قرآن و تفسیر قرآن (انگریزی)
(۲) ترجمہ و تفسیر قرآن (اردو)
(۳) حیوانات قرآنی
(۴) مطالعہ قرآن بیسوی صدی میں
(۵) جغرافیہ ارض القرآن (اردو)

۸۰ — ابوالمنصور دہلوی
سوانح
(۱) تنقیح البیان فی الرد علی تفسیر قرآن اردو
(۲) اعزاز القرآن بجواب اہلیت قرآن "
(۳) تبجیل التنزیل (فارسی)
(۴) تصحیح التاویل اردو

۸۱۔۔ احمد سعید دھلوی

سوانح

(۱) کشف الرحمٰن المعروف تیسیر القرآن وتسہیل الفرقان (اردو)

(۲)

(۳) تفسیر فاتحۃ الکتاب (اردو)

(۴) البیان فی علوم القرآن (اردو)

۸۲۔۔ محمد اسحق دھلوی

سوانح۔

(۱) داستان یوسف (اردو)
۲ جلوہ طور (")
۳ روز محشر (")
۴ قصہ یونس ؑ (")
۵ قصہ جو جیل (")
۶ معراج رسول (")
۷ فسانہ آدم (")
۸ تاج سلیمانی (")
۹ طوفان نوح (")
۱۰ ملت ابراھیم (")
۱۱ معجزات مسیح (")
۱۲ قصہ اصحاب کہف (")
۱۳ صبر ایوب (")
۱۴ اسم اعظم (")

۸۳۔۔۔ محمد ایوب دھلوی

(۱) تفسیر ایوبی

۸۴۔۔۔ فقیر محمد یوسف دھلوی

سوانح

(۱) درس قرآن (اردو) غیر مطبوعہ

۸۵ — حفظ الرحمن دیوبندی
سوانح

۸۶ — رضوان نسیم دیوبندی
سوانح
(۱) صریح النص فی روایۃ حفص
(۲) تعلیم التجوید
(۳) حاشیہ التیسیر

۸۷ — محمد سلیمان دیوبندی
سوانح -
(۱) دفعات تجوید (اردو)
(۲) فوائد موضحہ شرح جزریہ (اردو)
(۳) ضیاء التجوید 〃
(۴) جواہر حاشیہ شرح طیبہ (قلمی)
(۵) حاشیہ خلاصۃ البیان (اردو)

۸۸ — محمد نشار دیوبندی
سوانح
(۱) میزان التجوید (اردو)

۸۹ — محمد نعیم دیوبندی
سوانح
(۱) کمالین ترجمہ جلالین (اردو)

۹۰ — محمود الحسن دیوبندی
سوانح -
(۱) ترجمہ قرآن کریم : (اردو - پشتو - فارسی - انگریزی - ازبک - برمی)
(۲) تفسیر قرآن کریم = (〃 〃 〃 〃 〃)

۹۱ — محمد انور علی دیوبندی

سوانح

(۱) تفصیل البیان فی مقاصد القرآن (اردو)
(۲) تذکرۃ الانبیاء (اردو)

۹۲ — ناظر حسن دیوبندی

سوانح -

(۱) الفرقان فی قراۃ ام القرآن
(۲) کشف الغطاء عن وجہ الربا (اردو)

۹۳ — عبدالحمید ڈیروی

سوانح

(۱) حریقۃ ارم .... (اردو)
(۲) نصرۃ القرآن "
(۳) تفسیر سورۃ الفاتحہ (عربی)

۹۴ — عبدالکریم ڈیروی

سوانح

(۱) مقدمۃ التفسیر القرآن (اردو)
(۲) نصیحت القرآن "
(۳) نصیحت ذکر "
(۴) معلم القراءت "
(۵) دلائل وجوب التجوید "
(۶) عریضۃ اضعف العباد فی مسئلۃ الضاد "
(۷) اعلام العباد فی مسئلۃ الضاد (اردو)
(۸) تعلیم القرآن "

۹۵ سلطان مسعود راجپوری

سوانح

(۱) ضروری مسائل قراءت ...... (اردو) ......

۹۶ — عبدالصمد رحمانی

(۱) قرآن محکم (اردو)

۹۷ — اصغر علی روحی

سوانح

(۱) شرح اسماء حسنیٰ (اردو)
(۲) آخری دو پاروں کی تفسیر (〃)
(۳) تفسیر سورہ یٰسین (〃)

۹۸ — عبدالرزاق روھڑائی

(۱) ترجمہ قرآن مجید (سندھی)
(۲) قرآن مجید مستند مع حاشیہ 〃
(۳) قرآن مجید مترجم 〃
(۴) تفسیر معلم القرآن پارہ عم 〃
(۵) تفسیر فتح الرحمٰن 〃

۹۹ — محمد طاہر رحیمی

سوانح

(۱) تاریخ علم قراءت مع تذکرہ آئمہ قرآت (اردو)
(۲) تاریخ علم تجوید (〃)
(۳) حاشیہ غایات رحمانی (〃)
(۴) تاریخ فن قرأت (〃)
(۵) تاریخ فن تجوید (〃)
(۶) مجمع البحرین تعلیقات علی حرز الامانی
(۷) الدرۃ المضیئہ
(۸) سماتبان وحی (اردو)
(۹) سلک اللآلی والمرجان شرح نظم احکام 〃
(۱۰) ھدیہ طاھریہ فی الآیات القرآنیہ 〃
(۱۱) وضوح الفجر فی القراءات الثلث 〃
(۱۲) المتممۃ للعشر 〃
(۱۳) حاشیہ جمال القرآن 〃

۱۰۰ ـــ قاضی محمد زاہد الحسینی

سوانح

(۱) آسان تفسیر سورۂ فاتحہ وبقرہ (اردو)
۲ تفسیر تعلیم القرآن (")
۳ ضرورۃ القرآن اردو
۴ تذکرۃ المفسرین "
۵ احکام القرآن "
۶ رہنمائے ترجمۃ القرآن "
۷ درس قرآن "
۸ لغات قرآن "
۹ معارف القرآن "
۱۰ دینی لغات "
۱۱ شرح اسماء الحسنیٰ "
۱۲ شان صحابہ کرام اردو
۱۳ قواعد ترجمہ "
۱۴ گانا بجانا قرآن وسنت کی روشنی میں "
۱۵ مقصد قرآن "
۱۶ مجموعہ تفاسیر "
۱۷ ترجمہ قرآن مجید "
۱۸ قرآن مجید باحاشیہ "

۱۰۱ رحمت علی خان شامی

سوانح

(۱) البرہان فی ترجمۃ القرآن
۲ تسہیل القرآن (لوگنڈا)
۳ تسہیل البیان توضیح القرآن (اردو)

۱۰۲ ـــ محمد اسحاق سرحدی

(۱) ترجمہ قرآن (سواحلی)

۱۰۳ـــــ محمد اسماعیل سنبھلی

(۱) اخبار التنزیل (اردو)
(۲) تفسیر نور القلوب "
(۳) حاشیہ جلالین (عربی)
(۴) ترجمہ و تفسیر حسینی (اردو)

۱۰۴ـــــ عبد اللطیف سنبھلی
سوانح -
(۱) تاریخ القرآن (اردو)
(۲) مشکلات القرآن "

۱۰۵ـــــ اسد اللہ سندھی
سوانح -
(۱) جنۃ النعیم فی استخراج لغات قرآن کریم
(۲) تحفۃ الحزرق فی ترجمۃ التریاق
(۳) تجوید پر رسائل ہیں
(۴)

۱۰۶ـــــ عبید اللہ سندھی
سوانح -
(۱) المقام المحمود تفسیر سورہ بقرہ (عربی)
(۲) الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (")
(۳) جنگ قتال سورۃ قتال کی تفسیر (اردو)
(۴) قرآنی دستور انقلاب (")
(۵) قرآنی اصول انقلاب (")
(۶) قرآنی اساس انقلاب (")
(۷) خلاصۃ القرآن (")

۱۰۷ـــــ عبد الحمید سواتی
سوانح
(۱) معالم العرفان فی دروس القرآن (اردو)
(۲) تفسیر آیت النور

۱۰۸ ـــــ محمد نذیر سواتی

(۱) شرح بیضاوی (اردو)

۱۰۹ ـــــ مفتاح الدین سواتی

سوانح

(۱) ترجمہ پشتو جمال القرآن "قلمی"

(۲) تحقیق حرف ضاد "قلمی" "اردو"

۱۱۰ ـــــ محمد ایوب سورتی

سوانح

(۱) التبیان شرح خلاصۃ البیان (اردو)

۱۱۱ ـــــ فیض الحسن سہارنپوری

سوانح

(۱) حل ابیات بیضاوی (عربی)

(۲) التعلیقات علی الجلالین (عربی)

(۳) حاشیہ تفسیر بیضاوی

(۴) حاشیہ تفسیر جلالین

۱۱۲ ـــــ محمد ابراہیم سہارنپوری

سوانح

(۱) مظاہر التجوید (اردو)

۱۱۳ ـــــ اظہار الحق ـــــ سہیل

سوانح

(۱) عجائب القرآن (اردو)

۱۱۴ ـــــ حفظ الرحمٰن سیوہاروی

سوانح

(۱) قصص القرآن (اردو)

۱۱۵۔ فتح محمد سیوھانی

سوانح

(۱) نور الایمان (عربی)

۱۱۶۔ رشد اللہ شاہ

سوانح

(۱) تفسیر مفتاح رشد اللہ (سندھی)

۱۱۷۔ محمد یعقوب سرہندی

سوانح

(۱) کشف القرآن ترجمہ وتفسیر (بروھی)
(۲) تفسیر قرآن (بروھی)
(۳) مرآۃ الآیات یعنی آئینہ قرآن (اردو)

۱۱۸۔ شریف احمد

(۱) تذکرۃ الانبیاء (اردو)
(۲) تعلیم النساء (")
(۳) قواعد ہجاء القرآن (")
(۴) تاریخ القرآن (")
(۵) معلم التجوید المتعلم المستفید
(۶) المقدمۃ الجزریہ مع رسالۃ تحفۃ الاطفال
(۷) سبیل الرشاد فی تحقیق تلفظ الضاد

۱۱۹۔ شریف احمد کراچوی

(۱) تاریخ قرآن (اردو)
(۲) قرآن کی فضیلت وعظمت (اردو)

۱۲۰ — شمس الدین

سوانح

(۱) تفسیر قرآن (اردو)

(۲) انوار التبیان فی اسرار القرآن (عربی)

۱۲۱ — سلیم الدین شمسی

سوانح

(۱) مرج البحرین (اردو)

(۲) ترجمہ قرآن کریم (")

(۳) تفسیر قرآن (")

(۴) تعارف مضامین قرآن (")

۱۲۲ — شہداد سراوان

(۱) درس قرآن (فارسی)

۱۲۳ — معروف شاہ شیرازی

(۱) سیارہ ڈائجسٹ کے قرآن نمبر (اردو)

(۲) نزول قرآن (")

(۳) سیرت القرآن (")

(۴) قرآن سیرت انقلاب (")

۱۲۴ — عبدالرحیم صادق

(۱) ترجمہ وتفسیر قرآن (گجراتی)

۱۲۵ — عبدالصمد صارم الأزهری

(۱) الدر المکنون فی تفسیر الماعون (اردو)
(۲) تاریخ التفسیر (")
(۳) تاریخ القرآن (")
(۴) قرآنی اخلاق (")
(۵) ترجمہ جواہر علوم القرآن (اردو)
(۶) انوار الرحمٰن ترجمہ وتفسیر آل عمران (")

۱۲۶ — علاؤالدین صدیقی پھلتی
سوانح

(۱) صفات المقربین (اردو)
(۲) صفات المؤمنین (")
(۳) صفات اہل جنت (")
(۴) صفات الخاشعین (")
(۵) صفات الذاکرین (")
(۶) صفات المتصدقین (")
(۷) صفات المجاہدین (")
(۸) صفات المسبحین مع آیات التسبیح (")
(۹) صفات المستغفرین والتوابین (")
(۱۰) صفات الضالین والمغضوبین (")
(۱۱) صفات المنافقین (")
(۱۲) آیات محکمات (")

۱۲۷ — عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

(۱) تفسیر ابن عباس مع لباب النقول فی اسباب النزول

۱۲۸ — محمد علی صدیقی کاندھلوی

(۱) معالم القرآن (اردو)

۱۲۹۔ عبدالخالق صدیقی

سوانح

(۱) فوائد مکیہ محشی

۱۳۰۔ صدیقی عتیق احمد

سوانح

(۱) حواشی تجوید القرآن (اردو)

۱۳۱۔ صدیقی حبیب الرحمٰن

(۱) انوار التنزیل واسرار التاویل شرح بیضاوی (عربی)
(۲) صحابہ کرام قرآن کی نظر میں (اردو)
(۳) ایصال ثواب قرآن کی نظر میں (")
(۴) کیا ہمارا قرآن ایک ہے (")

۱۳۲۔ صدیقی فہیم الدین

(۱) القرآن المبین (اردو)

۱۳۳۔ صدیقی محمد متین

سوانح

(۱) درس قرآن (اردو)

۱۳۴۔ صدیقی محمد نذیر احمد

سوانح

(۱) تصوف اور قرآن کے عنوان پر مقالہ لکھا (اردو)

۱۲۵ — محمد سرفراز خان صفدر
سوانح

(۱) مسئلہ علم غیب (اردو)
(۲) تنقید متین (")
(۳) چالیس دعائیں (")
(۴) آنکھوں کی ٹھنڈک (")
(۵) دل کا سرور (")

۱۲۶ — طلحہ حسنی
سوانح

(۱) انگریزی ترجمہ قرآن

۱۲۷ — عبدالشکور طوروی
سوانح

(۱) پارہ اول مع ترجمہ و تشریح (پشتو)
(۲) قرآن مجید کے مزید چند پاروں کی تفسیر (")
(۳) احکام الاسلام (پشتو)

۱۲۸ — محمد ادریس طوروی
(۱) الکشاف القرآن تفسیر قرآن (پشتو)
(۲) دراسۃ القرآن (اردو)

۱۲۹ — عبدالرؤف جالی
سوانح

(۱) یہود کے متعلق قرآنی پیشین گوئیاں (اردو)
(۲) قرآنی انسائیکلو پیڈیا (")
(۳) جائزہ تراجم قرآنی (")

۱۳۰ — حمیدالدین عباسی ایبٹ آبادی
(۱) خلاصۃ القرآن (اردو)

۱۴۱ ـــ عبد الحکیم

(۱) تفسیر ابن عباس (سندھی)

۱۴۲ ـــ صوفی عبد الحمید
(۱) معالم العرفان فی دروس القرآن (اردو)

۱۴۳ ـــ عبد الخالق
سوانح ...

(۱) تیسیر التجوید (اردو)

۱۴۴ ـــ حافظ عبد الرحمٰن
(۱) تفسیر نکات القرآن (اردو) مطبوعہ

۱۴۵ ـــ عبد الرحمٰن
(۱) ھدایت کے چراغ لینی سیرت انبیاء کرام (اردو)

۱۴۶ ـــ عبد العزیز ہزاروی
سوانح -

(۱) تفسیر القرآن فی ظلال القرآن (اردو)
(۲) احکام القرآن (اردو)
(۳) تفسیر سورۃ البقرہ (")
(۴) تذکرہ النبین (")

۱۴۷ ـــ عبد الغفور

(۱) ترجمہ وتفسیر (سندھی)

۱۴۸ ـــ عبد الکریم بیر شریف

(۱) ترجمہ قرآن مجید (سندھی)
(۲) تفسیر قرآن (سندھی)

۱۴۹ ـــ قاضی عبد اللطیف
(۱) تفسیر لیسیر (پشتو)
(۲) فہرست آیت القرآن الکریم (اردو)

۱۵۰ — عبد المالک
سوانح

۱۵۱ — عبد الوہاب چاچڑ

(۱) ترجمہ وتفسیر قرآن (سندھی)

۱۵۲ — قاضی عبید اللہ

(۱) ترجمہ قرآن	(اردو)	غیر مطبوعہ
(۲) حواشی قرآن	(عربی)	" "
(۳) احسن البیان	(اردو)	مطبوعہ

۱۵۱ ــــ محمد ذاکر عبیدی
سوانح
(۱) علاج الحیران بتلاوۃ القرآن ــــ (اردو)

۱۵۲ ــــ سعید احمد عثمانی
(۱) تبیان البیان (اردو)

۱۵۵ ــــ مشتاق احمد عثمانی
سوانح
(۱) تفسیر سورہ فاتحہ (اردو)
(۲) تفسیر قران کریم (اردو)
(۳) درس قران (اردو)

۱۵۶ ــــ شبیر احمد عثمانی
سوانح
(۱) تفسیر عثمانی (اردو۔ فارسی۔ پشتو۔ انگریزی۔ ازبک۔ برمی۔)
(۲) اعجاز القران (اردو)
(۳) روح القرآن (")

۱۵۷ ــــ ظفر احمد عثمانی
سوانح
(۱) تلخیص تفسیر بیان القرآن (اردو)
(۲) احکام القرآن الملقب بدلائل القرآن علی مسائل النعمان (عربی)
(۳) الشفاء (اردو)
(۴) القاء السکینہ فی تحقیق ابداء الزینہ (اردو)

۱۵۸ — محمد احمد عثمانی
سوانح

(۱) قرآن پڑھو (اردو)
(۲) قرآنی معاشرہ (اردو)
(۳) رحمہ اصل جذبے یا تعزیر (")
(۴) فقہ القرآن (")
(۵) درس قرآن (")
(۶) اصلاح بیان القرآن (")

۱۵۹ — محمد تقی عثمانی
سوانح

(۱) معارف القرآن (انگریزی ترجمہ)
(۲) مقدمہ علوم القرآن علی معارف القرآن (اردو)
(۳) علوم القرآن اور اصول تفسیر (")
(۴) بائبل سے قرآن تک (")

۱۶۰ — عزیز الرحیم

(۱) الذکر الحکیم (اردو)
(۲) قرآن اور عربی زبان (")
(۳) الکتاب المبین (")
(۴) لسان القرآن (")
(۵) ترجمۃ القرآن (")

۱۶۱ — محمد عنایت علی

(۱) اعجاز القرآن فی تجوید القرآن (اردو)

۱۶۲ — ابو مسعود حسن علوی

(۱) تدریس اللغۃ القرآن "تین جلدیں" (اردو)

۱۶۳ــ عبدالواحد علوی ہزاروی

سوانح۔

(۱) تفسیر آیات قرآنی حافظ علوی کی زبانی (اردو) "منظوم"
(۲) تفسیر سورہ مزمل کی تفسیر (اردو)
(۳) تفسیر سورۃ الفیل "منظوم" (اردو)
(۴) شراب و جوا و حکمہ قرآن (اردو)

۱۶۴ــ عبیداللہ علوی

سوانح۔

(۱) احسن البیان ربط آیات
(۲) حاشیہ قرآن مجید (عربی)
(۳) ترجمہ قرآن مجید (اردو)

۱۶۵ــ نورالحق علوی

سوانح۔

(۱) نورالحق تفسیر سورہ علق
(۲) بارقۃ الحق ضمیمۃ نورالحق "
(۳) الناموس المفصل تفسیر سورہ المزمل "
(۴) فتح المقتدر تفسیر سورہ المدثر "

۱۶۶ــ قاری عنایت اللہ

سوانح

(۱) حواشی قرآن فی اختلاف قرأت (اردو)

۱۶۷ــ محمد اسماعیل عودوی

سوانح۔

(۱) نور الایقان فی اعجاز القرآن (عربی)
(۲) العرفان بمفردات القرآن (")
(۳) تفسیر والتین والزیتون (")

۱۶۸ــ ابوالمحمود غزالی
سوانح
(۱) حاشیہ تفسیر بیضاوی (عربی)
(۲) حاشیہ تفسیر جلالین (عربی)

۱۶۹ــ غلام قادر
سوانح
(۱) تفریح الجنان فی تفسیر ام القرآن (اردو)
(۲) عمدۃ الفکر فی تفسیر سورۃ العصر (")

۱۷۰ــ غلام محمد
(۱) ترجمہ وتفسیر (ھندی)

۱۷۱ــ محمد طفیل فاروقی
(۱) ترجمہ وتفسیر القرآن (انگریزی)

۱۷۱ — خواجہ عبدالحئی فاروقی

سوانح -

۱	الخلافۃ الکبرٰی	تفسیر سورہ بقرہ	(اردو)
۲	عبرت	یوسف	(")
۳	برہان	سورہ نور	(")
۴	سبیل الرشاد	تفسیر سورہ حجرات	(")
۵	بصائر	تفسیر قرآن بنی اسرائیل	(")
۶	ذکرٰی	عم	(")
۷	بیان یعنی تفسیر سورہ آل عمران		(")
۸	سبل السلام	مجادلہ تا سورہ تحریم	(")
۹	اسباب النزول		(")
۱۰	نبیوں کے قصے		(")
۱۱	حالات قرآن مجید		(")
۱۲	درس قرآن	اردو	(")
۱۳	لسان تفسیر		(")
۱۴	پیارے رسول		(")
۱۵	ہمارے نبی		(")
۱۶	سورہ انفال والبراءۃ - الفرقان فی معارف القرآن		(")
۱۷	صراط مستقیم	انفال و توبہ	(")

۱۷۲ — عبدالشکور فاروقی لکھنوی

سوانح

(۱)	تفسیر آیات قرآنی	(اردو)
(۲)	ترجمہ قرآن مجید	(")

۱۷۴ ـــ مہر آفاق فتحپوری

سوانح

(۱) مواعظ حسنہ: العصر اور اخلاص کی تفسیر (اردو)

۱۷۵ ـــ سید فخر الحسن

سوانح

(۱) التقریر الحاوی فی حل تفسیر البیضاوی ...... (اردو)

۱۷۶ ـــ حمید الدین فراہی

سوانح

(۱) نظام القرآن وتاویل الفرقان (عربی)
(۲) مجموعہ تفاسیر فراہی (اردو)
(۳) تفسیر نظام القرآن وتاویل الفرقان بالفرقان (اردو)
(۴) تفسیر سورہ بقرہ وآل عمران (عربی)
(۵) فاتحہ نظام القرآن (اردو)
(۶) الامعان فی اقسام القرآن (//)
(۷) الرای الصحیح فی من ھو الذبیح (عربی)
(۸) جمہرۃ البلاغۃ (عربی)
۹ خرد نامہ (فارسی) "غیر مطبوعہ"
۱۰ شفاعت اور کفارہ کی تردید (انگریزی) "مطبوعہ"
۱۱ دلائل النظام (عربی) "غیر مطبوعہ"
۱۲ اسالیب القرآن (عربی) "
۱۳ اصول التاویل (//) "
۱۴ القائد الی عیون العقائد (//) "
۱۵ جمع القرآن (//) "
۱۶ کتاب الحکمہ (//) "
۱۷ کتاب الرسوخ فی معرفۃ الناسخ والمنسوخ (//) "
۱۸ احکام الاصول باحکام الرسول (//) "
۱۹ اسباب النزول (//) "
۲۰ تاریخ القرآن (//) "
۲۱ اوصاف القرآن (//) "
۲۲ فقہ القرآن (//) "

۲۳	حواشی الإتقان فی علوم القرآن	(عربی) "غیر مطبوعہ"
۲۴	سورہ التحریم کی تفسیر	(فارسی) "
۲۵	کتاب مفردات القرآن	(اردو) "

فیروز الدین

(۱) قرآن مجید مترجم مع تفسیر تسہیل القرآن (اردو)

۱۷۷ — ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن

سوانح -

(۱)	تعارف قرآن	
(۲)	علماء پاکستان کی تفسیری خدمات	(اردو)
(۳)	فیوض القرآن	(")
(۴)	تذکرۃ القراء	(")
(۵)	سوحر کے ممتاز قراء	(")
(۶)	علماء سوحر کی تفسیری خدمات	(")
(۷)	ترجمہ و تفسیر سورۃ حجرات	(")
(۸)	سورہ لقمان	(")
(۹)	جدید قرآنی قاعدہ برائے مساجد	(")
(۱۰)	جدید قرآنی قاعدہ برائے اسکول	(")
(۱۱)	دعائیں	(")
(۱۲)	نصاب برائے قراء	(")
(۱۳)	سورہ لقمان کا ترجمہ و تفسیر	(")
(۱۴)		(")
(۱۵)	تجوید القرآن	(")
(۱۶)	قصص الانبیاء	(")

۱۷۸ ۔۔۔ ۱۔ اخلاق حسین قاسمی

سوانح

(۱) بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ (اردو)

(۲) مستند موضح قرآن کی اشاعت (〃)

(۳) معاونت ترجمہ کشف الرحمٰن (〃)

(۴) محاسن موضح القرآن (〃)

۱۷۹ ۔۔۔ ۱۔ غلام مصطفیٰ قاسمی

(۱) تمدن عرب یعنی تفسیر سورہ سبا (سندھی) "مطبوعہ"

(۲) ترجمہ پارہ الٓم (سندھی) "غیر مطبوعہ"

(۳) خلاصۃ القرآن (اردو) "مطبوعہ"

(۴) قصص الانبیاء سے رموز اور انکی حکمتیں ترجمہ تاویل الاحادیث: تصنیف شاہ ولی اللہ "مطبوعہ"

(۵) تفسیر فتح الرحمٰن تالیف شاہ ولی اللہ دھلوی (سندھی) "مطبوعہ"

(۶) الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن (عربی) 〃 〃

(۷) تصحیح ترجمہ قرآن مخدوم نوح ہالائی (فارسی) "مطبوعہ"

۸ ترجمہ و تفسیر قرآن (سندھی) "مطبوعہ"

۹ المقام المحمود (عربی/اردو) "مطبوعہ"

۱۰ تعریف تفسیر ہاشمی (سندھی)

۱۸۰ ۔۔۔ محمد شریف قاسمی

سوانح

(۱) ترجمہ احکام القرآن از حبصاص رازی "غیر مطبوعہ"

۱۸۱ ۔۔۔ ضمیر احمد قدسی

سوانح

(۱) العروۃ (لغت) (عربی) "غیر مطبوعہ"

۱۸۲ ۔۔۔ محمد زبیر قریشی

سوانح

۱۔ ۱۸۲: ۔۔۔ عبدالرحمٰن قصوری

سوانح

(۱) انوار التفسیر (اردو) "مطبوعہ"

(۲) انوار القرآن (〃) لغت

۱۸۳ — محمد عثمان کاشف الہاشمی

(۱) تفسیر ہدایت القرآن (اردو) "مطبوعہ"

۱۸۴ — جمیل انوار الحق کاکاخیل
سوانح

(۱) انوار القرآن تفسیر قرآن (پشتو)
(۲) افتتاح تعلیمات قرآن (اردو)

۱۸۵ — عبدالرب کاکاخیل
سوانح

(۱) قصص القرآن (پشتو "غیر مطبوعہ"

۱۸۶ — حبیب گل کاکاخیل
سوانح

(۱) قصہ اصحاب کہف (اردو)

۱۸۷ — احمد حسن کانپوری
سوانح

(۱) تفسیر قرآن مجید (اردو) "مطبوعہ"

۱۸۷ — احتشام الحق کاندھلوی
سوانح

(۱) حاشیہ جلالین شریف (عربی "غیر مطبوعہ"

۱۸۸ ــــ محمد ادریس کاندھلوی

سوانح

(۱) تفسیر معارف القرآن (اردو)
(۲) شرائط مفسر ومترجم (اردو) "مطبوعہ"
(۳) اعجاز القرآن اردو "مطبوعہ"
(۴) الکلام الموثق فی تحقیق ان القرآن کلام اللہ غیر مخلوق (اردو) "مطبوعہ"
(۵) شرح تفسیر بیضاوی (اردو) "غیر مطبوعہ"
(۶) احکام القرآنیہ فی موالات البرطانیہ (اردو) "مطبوعہ"
(۷) احکام القرآن الملقب بدلائل القرآن علی مسائل النعمان (اردو) "مطبوعہ"
(۸) نزول عیسیٰ اور ظہور مہدی۔ (اردو) "مطبوعہ"

۱۸۹ ــــ ۱. اشفاق الرحمن کاندھلوی

سوانح

(۱) تفسیر سورۃ الفاتحہ (اردو) "غیر مطبوعہ"
(۲) نوالین شرح جلالین (اردو) "مطبوعہ"
(۳) احسن البیان فی ما یتعلق بالقرآن (اردو) "مطبوعہ"
(۴) مواۃ التفسیر شرح بیضاوی (عربی) "مطبوعہ"
(۵) الکلام (اردو)

۱۹۰ ــــ محمد زکریا کاندھلوی

سوانح

(۱) حواشی کلام پاک (اردو) "غیر مطبوعہ"
(۲) قرآن عظیم اور جبریہ تعلیم (اردو) "مطبوعہ"
(۳) فضائل قرآن (گجراتی، ہندی، اردو۔ برمی۔ انگریزی۔ عربی، بنگالی ملیالم۔ تامل۔ فارسی زبان) "مطبوعہ"
(۴) تبویب احکام القرآن للجصاص ۔ "غیر مطبوعہ"
(۵) تحفۃ الاخوان فی بیان احکام تجوید القرآن (اردو) "مطبوعہ"
(۶) عربی شرح جزری "غیر مطبوعہ"
(۷) رسالہ در احوال قراء السبعہ البدور نحو مہم الاربعہ عشر (عربی۔ غیر مطبوعہ)
(۸) فضائل زبان (عربی/اردو) "مطبوعہ"

۱۹۱ — محمد مالک کاندھلوی
سوانح
(۱) منازل العرفان (اردو) مطبوعہ
(۲) معارف القرآن (اردو)
(۳) التحریر فی اصول التفسیر (اردو) "مطبوعہ"
(۴) بیضاوی کی شرح (اردو) "غیر مطبوعہ"
(۵) مقالہ منسر و مترجم (اردو) " " " "

۱۹۲ — سلطان محمود کٹھیالوی
- سوانح -
(۱) تفسیر سورۃ الفاتحہ (اردو) "مطبوعہ"
بنام تسہیل البیان فی توضیح القرآن ۔

۱۹۳ — عبدالغفور کرنولی
(۱) ترجمہ وتفسیر قرآن (تیلگو) "مطبوعہ"

۱۹۴ — انظرشاہ کشمیری
- سوانح -
(۱) ترجمہ مدارک التنزیل لعبداللہ النسفی (اردو) "مطبوعہ"
(۲) ترجمہ۔ تفسیر ابن کثیر (اردو) "مطبوعہ"
(۳) تفسیر حقانی پر تقدیم و تحشی (") "مطبوعہ"
(۴) مقدمۃ القرآن
(۵) تفسیر کمالین شرح اردو جلالین (") "مطبوعہ"

۱۹۵ — محمد انور شاہ کشمیری

سوانح

(۱) مشکلات القرآن (عربی) "مطبوعہ"
(۲) رسالۃ فی مسئلۃ الذبیحۃ فی مملکۃ لغیر اللہ (عربی) "مطبوعہ"
(۳) خاتم النبیین فی تفسیر آیۃ ما کان محمد ابا احد من رجالکم "مطبوعہ"
(۴) اکفار الملحدین فی ضروریات الدین (اردو) "مطبوعہ"
(۵) التصریح بما تواتر فی نزول المسیح (اردو) "مطبوعہ"
(۶) تحیۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام (") " " "
(۷) عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام او حیاۃ المسیح بنص القرآن و شرح الحدیث (اردو) "مطبوعہ"

۱۹۶ — عبدالخالق کنڈیاروی

(۱) تفسیر معارف القرآن (سندھی)

۱۹۷ — عبدالکریم کوراٹی

سوانح

(۱) حاشیہ بیضاوی (عربی) "مطبوعہ"

۱۹۸ — محمد عثمان کوری

سوانح

(۱) تکمیل تفسیر تنویر الایمان (سندھی) - "مطبوعہ"
(۲) شراکت ترجمہ قرآن

۱۹۹ — کھڑوی

سوانح

(۱) مسئلہ علم الغیب (سندھی) "غیر مطبوعہ"
(۲) تفسیر تسہیل القرآن " " " "

۲۰۰ — حبیب الرحمٰن کیرانوی

سوانح

(۱) تفسیر حل القرآن (اردو) "مطبوعہ"
(۲) حواشی بیان القرآن " " " "

۲۰۱ — نیک عالم گجراتی

(۱) التسہیل فی حل انوار التنزیل (اردو) "مطبوعہ"

۲۰۲ — کمل بادشاہ

سوانح

(۱) تفسیر قرآن مع ترجمۃ القرآن (پشتو) "غیر مطبوعہ"

۲۰۳ — گھوسوی ۔ عمار احمد گھوسوی

سوانح

(۱) قرآن مجید کی ساتویں منزل ترجمہ و تشریح (اردو) "مطبوعہ"

۲۰۴ — مناظر احسن گیلانی

سوانح

(۱) تفسیر سورہ الکہف (اردو) "مطبوعہ"
(۲) تدوین قرآن (") " "

۲۰۵ — احمد علی لاہوری

(۱) تفسیر قرآن کریم (اردو) "مطبوعہ"
(۲) قرآن مجید کا سندھی ترجمہ ۔ (سندھی) " "
(۳) ضرورۃ القرآن (اردو) " "
(۴) قرآن مجید باحاشیہ " "
(۵) مقاصد قرآنی (اردو) " "

۲۰۶ — رشید احمد لدھیانوی

سوانح

(۱) انوار التنزیل مقدمہ تفسیر بیضاوی (عربی) "مطبوعہ"
(۲) عمدۃ التفسیر لآیۃ التطہیر (اردو)

۲۰۷ ..... عبداللہ لغاری

(۱) تفسیر المقام المحمود (عربی)
(۲) ترجمہ پارہ الم "مطبوعہ"
(۳) تفسیر حوامیم
(۴) کنز العبرت
(۵) تفسیر سورہ یوسف علیہ السلام (سندھی) "مطبوعہ"

۲۰۸ ..... اشرف صابری لکھنوی

سوانح

(۱) سحر البیان (اردو) "مطبوعہ"

۲۰۹ ..... غلام ربانی لودھی

سوانح

(۱) ترجمہ سورہ اخلاص (اردو) "مطبوعہ"
(۲) الفرقان
(۳) نھایۃ قول المفید (اردو) "غیر مطبوعہ"

۲۱۰ ..... محمد مبارک ؟

(۱) تفسیر معارف القرآن (پشتو) "مطبوعہ"

۲۱۱ ..... مجددی دہلوی

سوانح

(۱) ترجمہ قرآن مجید مع فوائد (اردو) "قلمی"

۲۱۲ ..... مفتی عمیم الاحسان مجددی

(۱) اتحاف الاشراف علی تفسیر الکشاف: (عربی/اردو)
(۲) التنویر فی اصول التفسیر (عربی)

۲۱۱ - محمد احمد

(۱) درس قرآن (اردو)
(۲) ترتیب نزول (")

۲۱۲ - محمد امیر (بندیالوی)
سوانح
(۱) تفسیر تسہیل البیان (اردو)
(۱) خلاصہ جات ربط السور والآیات (اردو)
(۳) حل اللغات القرآن ش صاحب بلغۃ الحیران (اردو) "غیر مطبوعہ"

۲۱۵ - مفتی محمد حسن (امرتسری)
سوانح
(۱) درس قرآن (اردو) "غیر مطبوعہ"

۲۱۶ - ڈاکٹر محمد حمید اللہ

(۱) القرآن المجید مع معانیہ بالفرنسیہ (فرانسیسی) "مطبوعہ"
(۲) القرآن فی کل لسان (عربی) "مطبوعہ"

۲۱۷ - محمد زمان
(۱) تفسیر القرآن (اردو) "مطبوعہ"

۲۱۸ - قاری محمد شریف
سوانح
(۱) المقدمۃ الجزریہ مع رسالۃ تحفۃ الاطفال (اردو) "مطبوعہ"
(۲) معلم التجوید للمتعلم المستفید (اردو) "مطبوعہ"
(۳) قواعد ہجاء القرآن مع طریقۃ تعلیم الصبیان (") " "
(۴) سبیل الرشاد فی تحقیق تلفظ الضاد (") " "
(۵) التبیان فی ترتیل القرآن (") "غیر مطبوعہ"
(۶) زینت القرآن (") "مطبوعہ"
(۷) المقدمۃ الشریفۃ شرح المقدمہ الجزریہ (") " "
(۸) توضیحات مرضیہ شرح فوائد مکیہ (") " "
(۹) ایضاح البیان حاشیہ جمال القرآن (") " "
۱۰ - اشرفی قرآنی قاعدہ (") " "

۲۱۱ ـــ ۔ مفتی محمد شفیع صاحب ۔

سوانح ۔

(۱) تفسیر معارف القرآن (اردو) "مطبوعہ"
(۲) احکام القرآن (عربی) " " "
(۳) بسم اللہ کے فضائل و مسائل (اردو) " " "
(۴) قرآن میں نظام زکوٰۃ (") " " "
(۵) الوجان فی اصول القرآن (") " " "
(۶) ھدیۃ المھتدین فی آیۃ خاتم النبیین (عربی) "مطبوعہ"
(۷) دستور قرآنی (اردو) "مطبوعہ"
(۸) ایمان و کفر قرآن کی روشنی میں (") " " "
(۹) التصریح بما تواتر فی نزول المسیح (عربی) "مطبوعہ"
۱۰ احکام دعا (اردو) "مطبوعہ"
۱۱ مسئلہ سود (") "مطبوعہ"

۲۱۲ قاری محمد طیب

سوانح

(۱) قرآن کریم کی تفسیر (اردو) "غیر مطبوعہ"
(۲) مقدمۃ القرآن (") "مطبوعہ"
(۳) تفسیر سورۃ الفیل (اردو) "مطبوعہ"
(۴) نظریہ اور قرآن پر ایک نظر (") " " "
(۵) آفتاب نبوت (") " " "
(۶) دینی دعوت کے قرآنی اصول (") " " "
(۷) قرآن کریم کی عملی تفسیر (") " " "
(۸) حدیث رسول کا قرآنی معیار (اردو) " " "
(۹) قرآنی قسمیں اور اختلاف آیات
(۱۰) اصول دعوت (اردو) "مطبوعہ"
(۱۱) ذکر قرآن (اردو) " " "

۲۱۳ ۔ محمد عثمان نورنگ زادہ

(۱) تنویر الایمان فی تفسیر القرآن (سندھی) "مطبوعہ"

۲۲۲ — محمد مدنی

- سوانح -

(۱) ترجمۃ القرآن مع تفسیر الفرقان (سندھی) "مطبوعہ"
(۲) تفسیر ۲۶ پارہ (") " "
(۳) تفسیر قرآن (") " "

۲۲۳ — دین الحق المحمودی

- سوانح -

(۱) النجوم الثاقبہ فی رد المبتدعہ المتطلبہ (بنگلہ)
(۲) تجوید القرآن (")
(۳) جمال القرآن (")
(۴) التفسیر المحمودی (")

۲۲۴ — حسین احمد مدنی

- سوانح -

(۱) ترجمہ قرآن اردو
(۲) درس قرآن اردو

۲۲۵ — محمود الطرازی

(۱) قرآن کریم مترجم (ازبک) "مطبوعہ"

۲۲۶ — محمد اسحاق مدنی

(۱) قرآن وسنت کی مقدس دعائیں (اردو) "مطبوعہ"
(۲) اسمائے حسنیٰ (") " "
(۳) عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن (") "غیر مطبوعہ"

۲۲۷ — مراد علی

(۱) تفسیر یسیر (پشتو) "مطبوعہ"

۲۲۸ — عبد اللطیف مردانی (قادری)

(۱) تفسیر کاشف البیان دو جلد (اردو) "مطبوعہ"

۲۲۹ ـــ حبیب الرحمٰن مردانی

سوانح ۔

(۱) تفسیر حبیبی (پشتو) "مطبوعہ"

۲۳۰ ـ مفتی عبدالعزیز مونگوری

سوانح

(۱) عزیز البیان فی تفسیر القرآن (اردو) "غیر مطبوعہ"

۲۳۱ ـــ مشتاق احمد

(۱) بصائر للناس المعروف معارف قرآنیہ (اردو) "غیر مطبوعہ"
(۲) حجزبات توحید (اردو) "مطبوعہ"

۲۳۲ ـــ عبدالحکیم سرمد مظاہری

سوانح

(۱) منظوم ترجمہ قرآن (سہ پارہ) (اردو) "غیر مطبوعہ"

۲۳۳ ـ مفتاح الدین (اذبر)

(۱) ترجمہ جمال القرآن (پشتو) "مخطوطہ"
۲ تحقیق حرف ضاد (اردو) " "

۲۳۴ ـــ عبدالرحیم مگسی

(۱) قرآن مجید مترجم مع سہ ترجمہ (اردو/سندھی) "مطبوعہ"
(۲) حواشی شاہ عبدالقادر (سندھی ترجمہ)
(۳) ترجمہ و تفسیر پارہ ربع عم "مطبوعہ"

۲۳۵ منہاج الدین
احکام القرآن (اردو) "غیر مطبوعہ"

۲۳۶ ـــ محمد علی مونگیری

سوانح -

(۱) تکمیل الادیان باحکام القرآن ملقب بہ آئینہ اسلام (اردو) "غیر مطبوعہ"
(۲) البرہان لحفاظۃ القرآن (اردو) "غیر مطبوعہ"
(۳) مکاتیب محمدیہ (اردو) "مطبوعہ"
(۴) تاریخ القرآن (اردو) "غیر مطبوعہ"
(۵) ساطع البرہان (") "مطبوعہ"
(۶) براہین قاطعہ (") " " "
(۷) پیغام محمدی (") " " "

۲۳۷ ـــ میاں عبداللہ

(۱) ترجمہ تفسیر حسینی (پشتو) "مطبوعہ"

۲۳۸ ـــ پیرواعظ محمد یوسف

سوانح -

(۱) بیان الفرقان (کشمیری) "مطبوعہ"

۲۳۹ ـــ بدر عالم میرٹھی

سوانح .

(۱) حاشیہ بیضاوی (عربی) "غیر مطبوعہ"

۲۴۰ ـــ زین العابدین میرٹھی

- سوانح -

(۱) قاموس القرآن (اردو) "مطبوعہ"

۲۴۱ ـــ شبیر احمد ازہر میرٹھی

- سوانح -

(۱) مفتاح القرآن (اردو) "مطبوعہ/غیر مطبوعہ"

۲۴۲ ـــ عاشق الہی

سوانح

(۱) ترجمہ قرآن مجید (اردو) "مطبوعہ"

۲۴۸ — خیر محمد ندوی

(۱) ترجمہ قرآن (براہوی)
(۲) تفسیر قرآن (براہوی)
(۳) لغات القرآن
(۴) فضائل قرآن (براہوی)

۲۴۹ — سید سلیمان ندوی
سوانح -

(۱) مقالات سلیمان (اردو) " مطبوعہ "
(۲) ارض القرآن (") " "
(۳) القرآن و فلسفہ الجدیدہ (اردو) " "
(۴) تذکرہ سورہ کہف (") " "
(۵) تفسیر سورہ فاتحہ (") " "

۲۵۰ — عبداللہ عباس ندوی "

(۱) قاموس القرآن اڈکریہ (عربی - انگریزی) - " مطبوعہ "

۲۵۱ — محمد اویس ندوی
سوانح -

۲۵۲ — محمد یوسف ندوی

(۱) تفسیر سورہ حمد (سندھی) " مطبوعہ "

۲۵۳ — عبدالرشید نعمانی -
سوانح -
(۱) لغات القرآن (اردو) " مطبوعہ "

۲۵۰۴ محمد منظور نعمانی

سوانح

(۱) قرآن آپ سے کیا کہتا ہے (اردو)

(۲) دی قرآن اینڈ یو (انگریزی)

(۳) قرآن علم کی روشنی میں۔ (اردو)

۲۵۰۵ — منظور احمد نعمانی (پاکستانی)

سوانح -

(۱) الحمدیہ النعمانیہ شرح بیضاوی

(۲) ترغیب الاخوان فی ترکیب القرآن یحتوی علی اصول التراکیب ولغات القرآن وتراکیبہ

۲۵۰۶ ۔ حسین علی نقشبندی

(۱) بلغۃ الحیران فی ربط الآیات الفرقان

(۲) الدرر المنثورات

(۳) تفسیر بے نظیر

۲۵۰۷ ۔ نور احمد

سوانح

(۱) نور الفرقان مجید بدو ترجمہ شیخ الہند وحضرت تھانوی

(۲) مقدمہ قرآن مع حواشی قرآن

۲۵۰۸ — نور الرحمن

(۱) تفسیر اشرفی (بنگلہ)

۲۵۹ — محمد حسین شاہ فیلوی

(۱) احسن التفسیر المعروف بہ تفسیر بے نظیر (اردو)
(۲) تفسیر فیض الجلیل فی تسہیل التنزیل " " "
(۳) خلاصۃ البیان من کلام الرحمٰن " " "
(۴) مختصر ترین خلاصۃ القرآن " " "
(۵) درس قرآن "
(۶) مقدمہ کتاب التوحید "

۲۶۰ — ، محمد حنیف ہاشمی

(۱) تفسیر سورہ لیٰن لشرین "مطبوعہ"
(۲) تفسیری مواعظ " " "
(۳) آخری سورتوں کی تفسیر " " "

۲۶۱ — . حاداللہ ھالیجوی
سواے ،

(۱) کشاف القرآن
(۲) اسماء حسنیٰ کی شرح "منظومہ"
(۳) درس القرآن
(۴) لغات القرآن
(۵) الیاقوت والمرجان فی شرح غریب القرآن

۲۰۶۱۲ — محمد اجمل هزاروی

سوانح

(۱) آداب القرآن (مطبوعہ)
(۲) تدریس القرآن
(۳) آداب دعا ” قلمی “
(۴) لغات القرآن (عربی)

۲۰۶۱۳ — محمد عارف هزاروی

سوانح

(۱) تفسیر سورہ البقرہ و تفسیر لقمان ” غیر مطبوعہ “

احکام القرآن

۱	احکام الاسلام	عبدالشکور لکھنوی	پشتو	مطبوعہ
۲	احکام القرآن	محمد زاہد الحسینی	اردو	استقلال پریس لاہور
۳	احکام القرآن از جصاص	حافظ محمد شریف قاسمی	”	غیر مطبوعہ
۴	احکام القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی	عربی	طبع اول مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۱۹۸۷ء / ۱۴۰۷ھ
۵	احکام القرآن ج/۱-۲	ظفر احمد عثمانی	”	مطبوعہ ” ”
۶	احکام القرآن ج/۳-۴	محمد شفیع	”	” ” ”
۷	احکام القرآن اللقب بدلائل القرآن ج/۵	محمد ادریس کاندھلوی	”	” ” ”
۸	احکام القرآن ج/۶ فقط	مفتی جمیل احمد تھانوی	”	غیر مطبوعہ
۹	احکام القرآن	منہاج الدین	اردو	” ”
۱۰	احکام القرآن	عبدالعزیز ہزاروی	اردو	”
۱۱	احکام القرآن	سید شمس الحق افغانی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۲	احکام القرآن و تحریم الولات الربانیہ	محمد ادریس کاندھلوی	”	مطبوعہ
۱۳	تفسیر آیات الاحکام من کلام رب الانام	احمد حسن دہلوی	”	طبع اول ۱۹۲۱ مطبوعہ کانفرنس اہلحدیث دہلی
۱۴	رجم اصل حد ہے یا تعزیر	عمر احمد عثمانی	”	۱۹۸۹ مطبوعہ
۱۵	شراب وجوا و حکم القرآن	عبدالواحد علوی	”	غیر مطبوعہ
۱۶	فقہ القرآن (۲ جلدیں)	عمر احمد عثمانی	”	مطبوعہ مکتبہ فکر و نظر ۱۹۸۸ء
۱۷	فقہ القرآن	حمید الدین فراہی	عربی	مخطوطہ
۱۸	فقہ القرآن الکریم	موسیٰ جار اللہ	”	مطبوعہ
۱۹	قرآن میں نظام زکوٰۃ	مفتی محمد شفیع	اردو	مطبوعہ مکتبہ دارالاشاعت
۲۰	کشف الغطاء من وجہ الرباء	ناظر حسن دیوبندی	”	———

فہرست ادعیۂ القرآن

۱	آداب الدعاء	[illegible] ہزاروی		مطبوعہ
۲	احکام دعا	محمد [illegible]	اردو	”
۳	اعمال قرآنی	اشرف علی تھانوی	اردو	”
۴	پیغمبری دعائیں	عبدالکریم چشتی	سندھی	”
۵	ترجمہ قربات عند اللہ	اشرف علی تھانوی	اردو	”
۶	خواص قرآن	اشرف علی تھانوی	”	”
۷	دعائیں	فیوض الرحمٰن	”	”
۸	سب سے بڑی دعائیں کیا ہیں	منظور احمد نعمانی	”	”
۹	عملیات بسم اللہ	نسیم احمد جعفری	”	

۱۰

۱۰	فضائل دعاء	عاشق الٰہی بلند شہری	اردو	مطبوعہ مکتبۃ الاصلاح و تبلیغ کراچی
۱۱	قرآنی دعائیں	عبدالکریم چشتی	شرحی	مطبوعہ
۱۲	قرآن و سنت کی مقدس دعائیں	محمد اسحاق مدنی	اردو	مطبوعہ
۱۳	مجموعہ وظائف	عبدالکریم چشتی	شرحی	—
۱۴	مناجات مقبول	اشرف علی تھانوی	اردو	عمران اکیڈمی اردو بازار لاہور

اسباب نزول القرآن

۱	اخبار التنزیل	محمد اسماعیل سنبھلی	اردو	مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاہور
۲	اسباب النزول	عبدالحکیم فاروقی	"	مطبوعہ
۳	اسباب نزول	حمید الدین فراہی	عربی	مخطوطہ
۴	ترتیب نزول القرآن	محمد احمد	اردو	مطبوعہ
۵	نزول القرآن	معروف شاہ شیرازی	"	غیر مطبوعہ

اسماء حسنیٰ قرآن میں

۱	اسم اعظم	محمد اسحق دہلوی	اردو	مطبوعہ
۲	اسمائے حسنیٰ	محمد اسحاق مدنی	"	"
۳	اسماء حسنیٰ	ابوالحسن ندوی	"	" مجلس تحقیقات و نشریات لکھنؤ
۴	اسماء حسنیٰ	نسیم احمد	"	مطبوعہ
۵	اسماء حسنیٰ کی شرح	حماد اللہ ہالیجوی	عربی	—— مطبوعہ
۶	شرح اسماء الحسنیٰ	زاہد الحسینی	اردو	مخطوطہ
۷	شرح اسماء اللہ الحسنیٰ	اصغر علی روحی	"	مطبوعہ

اصلاح تراجم و تفاسیر قرآن

۱	وجوہ الاثاث فی النظر الثانی فی تفسیر المقامات الثلث	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
۲	اصلاح بیان القرآن	مصنفہ اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ - ادارۃ القرآن کراچی
		ملخصہ ظفر احمد عثمانی جمع عزاحمد عثمانی	"	"
۳	اصلاح ترجمہ حیرت	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
۴	اصلاح ترجمہ نذیر دہلوی	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
۵	اصلاح تفسیر سرسید	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ - امداد الفتاویٰ انڈیا
۶	اصلاح تفسیر ماجدی	مصنفہ عبدالماجد اصلاح حضرت تھانوی	"	"
۷	التقصیر فی التفسیر	اشرف علی تھانوی	"	مطبوعہ "

٨	~~تنقیح البیان فی الرد علی تفسیر القرآن~~	~~ابو المنصور دہلوی~~		غیر مطبوعہ
٩	الہادی للحیران فی وادی تفصیل البیان	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
١٠	بریلوی ترجمہ کا علمی تجزیہ	اخلاق حسین قاسمی	اردو عربی	مطبوعہ
١١	تنقید اہل الایمان علی کنز الایمان	مولانا ابو محمد عبد اللہ اندھڑ	سندھی	غیر مطبوعہ
١٢	تنقید الراشدی علی معترض لا سکندری	" "	"	مخطوطہ
١٣	حواشی و اصلاح تنزیل القرآن	مفتی حبیب احمد کیرانوی و حاشیہ محشی اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
١٤	رد بر تفسیر ابو الکلام آزاد	مفتی محمد عبد الشکور ترمذی	اردو	غیر مطبوعہ
١٥	قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انتخاب	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
١٦	محاسن موضح القرآن	اخلاق حسین قاسمی	"	مطبوعہ دہلی و سرگودھا ذوالنورین اکیڈمی
١٧	مستند موضح القرآن کی اشاعت	" " "	"	غیر مطبوعہ
١٨	نموذج بعض معتقدات ابن العوج	اشرف علی تھانوی	اردو	
١٩	ہدایت الحیران فی جواہر القرآن	مفتی عبد الشکور ترمذی	"	مطبوعہ

اصول تراجم و تفاسیر قرآن

١	البرہان فی اصول القرآن	محمد طاہر پنج پیری	اردو	غیر مطبوعہ
٢	البیان فی ترجمۃ القرآن	عبد الشکور	"	"
٣	البیان فی علوم القرآن	عبد الحق حقانی	اردو	مطبوعہ - دہلی
٤	البیان مقدمہ تفسیر حقانی	عبد الحق حقانی	انگریزی	لاہور انٹرنیشنل ایجوکیشن بیورو ڈرگ روڈ کراچی
٥	التحریر فی اصول التفسیر	محمد مالک کاندھلوی	اردو	مطبوعہ - قرآن محل کراچی
٦	التقصیر فی التفسیر	اشرف علی تھانوی	"	مطبوعہ
٧	التنویر فی اصول التفسیر	عمیم الاحسان مجددی	عربی	مطبوعہ: ایچ ایم سعید کمپنی -
٨	اثمار التکمیل لمعانی الغار التنزیل	موسیٰ روحانی بازی	اردو	مطبوعہ - مکتبہ امدادیہ ملتان
٩	اصول التفسیر	میاں منظور احمد	"	مطبوعہ
١٠	اصول التاویل	حمید الدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ
١١	العرفان فی اصول القرآن	طاہر پنج پیری	اردو	مطبوعہ - دار القرآن پنج پیر
١٢	العون الکبیر شرح الفوز الکبیر	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	عربی	مطبوعہ
١٣	المقدمۃ التفسیر تبیان القرآن	محمد شریف اللہ	عربی	مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک

۱۴	انوار التنزیل ترجمہ تفسیر بیضاوی	مفتی رشید احمد لدھیانوی	عربی	مطبوعہ
	تنشیط الاذہان و مقدمۃ البیان فی اصول التفسیر القرآن	عبدالسلام پنج پیری	"	"
۱۵	تنقیح البیان فی الرد علی تفسیر قرآن	ابو المنصور دہلوی	اردو	
			"	مطبوعہ - تعلیم القرآن فرشی راولپنڈی
۱۶	رہنمائے ترجمۃ القرآن	ذاہد الحسینی		
۱۷	شرائط مفسر و مترجم	محمد ادریس کاندھلوی	اردو	مطبوعہ -
۱۸	فاتحہ نظام القرآن	حمید الدین فراہی	عربی - اردو	مطبوعہ -
۱۹	مخصر القرآن	سعید احمد اکبر آبادی	اردو	مطبوعہ -
۲۰	قرآن پاک کا مطالعہ کیسے کیا جائے	عبید اللہ سندھی	"	صادق پبلیکیشنز لاہور
۲۱	قواعد ترجمہ قرآن	ذاہد الحسینی	"	مطبوعہ
۲۲	مراۃ التفسیر	اشفاق الرحمٰن	عربی	"
۲۳	مرشد الحیران الی مقصد القرآن	محمد طاہر پنج پیری	اردو	غیر مطبوعہ -
۲۴	مفصل البیان فی علم القرآن	عبدالحق حقانی	"	مطبوعہ -
۲۵	مقدمۃ التفسیر القرآن	عبدالکریم ڈیروی	"	
۲۶	مقدمہ القرآن	انظر شاہ کشمیری	"	مطبوعہ
۲۷	مقدمۃ القرآن	محمد طیب	"	" مجلس معارف القرآن دیوبند
۲۸	مقدمہ تفسیر اصن التفاسیر	احمد حسن دہلوی	"	"
۲۹	مقدمہ تفسیر روح القرآن	فتح الدین اذہر	"	" امرتسر
۳۰	مقدمہ تفسیر القرآن	"		" حیدر آباد دکن
۳۱	مقدمہ فی علوم القرآن	حسن جان مردانی	عربی	غیر مطبوعہ
۳۲	نور الایمان مقدمہ تفسیر القرآن	فتح محمد سیوھاروی	"	مطبوعہ - مدرسہ مظہر العلوم محمدیہ
۳۳	یتیمۃ البیان فی مشکلات القرآن -	محمد یوسف بنوری		مطبع دہلی

اعجاز القرآن -

۱	اعجاز القرآن	محمد ادریس کاندھلوی	اردو	مطبوعہ - برقی پریس دہلی
۲	اعجاز القرآن فی تجوید القرآن	عنایت علی	"	" ادارہ تبلیغ القرآن
۳	ظہور القرآن	اشرف علی تھانوی	"	"
۴	کتاب الاعجاز	دین محمد تھانوی	منظوم	
۵	کتاب النکت فی اعجاز القرآن	قاضی اطہر مبارکپوری	عربی	مخطوطہ
۶	لذر العیان فی اعجاز القرآن	محمد اسماعیل گودھری	عربی	غیر مطبوعہ

بلاغت و فصاحت قرآن

۱	اسالیب القرآن	حمید الدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ -
۲	البیان فی تاویل الفاظ کثرت فی الکتاب	حافظ حمید اللہ	"	
۳	جمہرۃ البلاغہ	حمید الدین فراہی		
۴	رسالہ ملاحۃ البیان فی فصاحۃ القرآن	اشرف علی تھانوی	اردو	

تاریخ قرآن ·

۱	احسن البیان فی ما یتعلق بالقرآن	اشفاق الرحمن کاندھلوی	اردو	مطبوعہ - دہلی
۲	تاریخ قرآن	قاری شریف احمد کراچوی	اردو	مکتبہ رشیدیہ پاکستان چوک کراچی
۳	تاریخ القرآن	محمد علی مونگیری		غیر مطبوعہ -
۴	تاریخ القرآن	منہاج الدین	اردو	
۵	تاریخ القرآن	حمید الدین فراہی	عربی	مخطوطہ
۶	تاریخ القرآن	عبد اللطیف سنبھلی	اردو	
۷	تعارف قرآن	فیوض الرحمن	"	مطبوعہ - مکتبہ حزبی لاہور
۸	تدوین قرآن	مناظر احسن گیلانی	"	مطبوعہ - شبیر سوسائٹی دکن
۹	فہم القرآن	سعید احمد ایم - اے	"	ندوۃ المصنفین دہلی
۱۰	قرآنی انسائیکلوپیڈیا	سید عبد الرؤف عالی	"	غیر مطبوعہ -
۱۱	مقالات سلیمان	سید سلیمان ندوی	"	مطبوعہ - معارف اعظم گڑھ
۱۲	مقالہ و مفسر و مترجم	محمد مالک کاندھلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۳	مقدمہ قرآن	نور احمد صاحب	"	مطبوعہ - ایچ - ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
۱۴	مکاتیب محمدیہ	محمد علی مونگیری	اردو	
۱۵	مکاتیب محمدیہ	منہاج الدین	"	

تاریخ تجوید و قراء کرام -

۱	تاریخ علم قراءت مع تذکرہ ائمہ قراءت	محمد طاہر رحیمی	اردو	مطبوعہ - مدرسہ قاسم العلوم
۲	تاریخ فن قراءت	" "	"	مطبوعہ -
۳	تاریخ القراءات وتفسیر الاحرف السبعۃ	موسیٰ جار اللہ	عربی	

۴	تذکرہ القراء	ڈاکٹر فیوض الرحمن	اردو	غیر مطبوعہ
۵	سرحد کے ممتاز قراء	〃	〃	〃
۶	سوانح قراء سبعہ	قاری حبیب اللہ	〃	مطبوعہ
۷	علم قراءت اور قراء سبعہ	حافظ ابوالحسن اعظمی	〃	〃 مکتبہ صوت القرآن دیوبند
۸	قراءت امام ابن عاصم بروایت ابوبکر شعبہ	رحیم بخش پانی پتی	〃	نشرواشاعت ملتان
۹	قراءت امام ابن نافع بروایت قالون	〃	〃	〃 〃
۱۰	قراءت امام ابن نافع بروایت ورش	〃	〃	〃 〃
۱۱	قراءت امام ابن عامر شامی	〃	〃	〃 〃
۱۲	قراءت امام ابوعمرو	〃	〃	〃 〃
۱۳	قراءت امام ابن کثیر	〃	〃	〃 〃
۱۴	قراءت امام حمزہ کوفی	〃	〃	〃 〃
۱۵	قراءت الامام الکسائی	〃	〃	〃 〃

تاریخ مترجمین و مفسرین قرآن

۱	القرآن فی کل لسان	حمید اللہ	عربی	مطبوعہ
۲	تاریخ التفسیر	عبدالصمد صارم	اردو	مطبوعہ ادارہ علمیہ لاہور
۳	تاریخ القرآن	〃	〃	مطبوعہ معین الادب اردو بازار
۴	تذکرۃ المفسرین	زاہد الحسینی	〃	مطبوعہ - دارالارشاد اٹک
۵	جائزہ تراجم قرآنی	سید عبدالرؤف عالی	〃	دارالعلوم دیوبند
۶	ستارے کی احسنیت قرآن	معروف شاہ شیرازی	〃	مطبوعہ
۷	علماء پاکستان کی تفسیری خدمات	فیوض الرحمن	〃	فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی
۸	علمائے سرحد کی تفسیری خدمات	〃 〃	〃	غیر مطبوعہ
۹	مفتی اعظم کی تفسیری خدمات	عبدالشکور ترمذی	〃	
۱۰	مقدمہ تفسیر ہاشمی	غلام مصطفیٰ قاسمی	عربی	سندھ ادبی بورڈ
۱۱	نیل السائرین فی طبقات المفسرین	محمد طاہر پنج پیری	اردو	مطبوعہ دارالقرآن مردان

تجوید وقراءت قرآن

١	اداب القرآن	اشرف علی تھانوی	اردو	احسن المطابع دہلی
٢	ابراز المعانی	قاری فتح محمد	"	مطبوعہ -
٣	اتحاف البررہ بالمتون العشرہ	حافظ ابوالحسن اعظمی	عربی	مطبوعہ
٤	التبیان شرح خلاصہ البیان	محمد ایوب	الجد	مطبوعہ
٥	التبیان فی ترتیل القرآن	قاری محمد شریف	اردو	"
٦	التحفۃ المرضیہ	محمد عاشق الٰہی	"	"
٧	التنویر فی شرح التیسیر	رحیم بخش فتح محمد پانی پتی	"	" ادارہ نشرواشاعت ملتان
٨	الجواہر النقیہ فی شرح المقدمۃ الجزریہ	اظہار الحق تھانوی	اردو	مطبوعہ شعبۃ التجوید
٩	الدرۃ المضیہ	قاری طاہر رحیمی	"	"
١٠	اسھل الموارد	قاری فتح محمد	"	" دارالعلوم کراچی
١١	اشرفی قرآنی قاعدہ	قاری محمد شریف	"	
١٢	اعلام العباد فی مسئلۃ الضاد	عبد الکریم ڈیروی	"	مطبوعہ -
١٣	الفاظ القرآن الوصل والفصل الاکرمیہ بالاعلیہ والاعلمیہ	اشرف علی	"	"
١٤	الفرقان فی قراءۃ ام القرآن	اشرف علی	"	"
١٥	الغرۃ المرضیہ فی شرح الدرۃ المضیہ	قاری فتح محمد	"	مطبوعہ دارالعلوم نانکواڑہ
١٦	الفوائد الدریہ ترجمہ مقدمہ الجزریہ	ابوالحسن اعظمی	اردو	مطبوعہ صوت القرآن
١٧	القلائد الجواہریہ فی حبیر مقدمۃ الجزریہ	سید احمد اجراڑوی	اردو	مطبوعہ -
١٨	المراۃ النیرہ فی حل الطیبہ	قاری رحیم بخش پانی پتی	"	" نشرواشاعت ملتان
١٩	المقدمۃ الجزریہ مع رسالہ تحفۃ الاطفال	محمد شریف	"	"
٢٠	المقدمۃ الشریفیہ فی شرح المقدمۃ الجزریہ	"	"	"
٢١	المہدیہ فی وجوہ الطیبہ العشرہ	رحیم بخش پانی پتی	اردو	" نشرواشاعت اسلامیہ ملتان

۲۲	النفحة العنبريه شرح مقدمة الجزريه	حافظ ابوالحسن اعظمی	اردو	مطبوعہ	صوت القرآن دیوبند
۲۳	ایضاح البیان حاشیہ جمال القرآن	قاری محمد شریف	"		
۲۴	بستان التجوید	مولینا ابوالکلام بستوی	"	مطبوعہ	
۲۵	تحفة الاخوان فی بیان احکام تجوید القرآن	محمد زکریا تھانوی	"	"	اشاعت العلوم سہارنپور
۲۶	تحفہ حفاظ المعروف متشابہات القرآن	قاری رحیم بخش	"	" مسجد سراجان حسین آگاہی ملتان ادارہ	
			"	مخطوطہ	
۲۷	تحقیق حرف ضاد	مفتاح الدین			
۲۸	تجوید القرآن	اشرف علی تھانوی	"		
۲۹	تجوید القرآن	دین الحق محمودی	بنگلہ		
۳۰	تجوید القرآن اور یادگار قرآن	اظہار احمد تھانوی	اردو		
۳۱	ترجمہ مقدمہ الجزریہ	" "	"	مطبوعہ	آفسٹ ۱۳۸۶
۳۲	تسہیل التجوید	صدیق احمد باندوی	"	مطبوعہ	
۳۳	تعلیم التجوید	رضوان نسیم احمد دیوبندی	"	مطبوعہ	۱۳۹۹
۳۴	تکملة الاجر فی القراءات العشر	رحیم بخش پانی پتی	"	"	نشر واشاعت اسلامیات ملتان
۳۵	تکمیل العشر فی القراءات العشر	" "	"	"	" "
۳۶	تلاوة القرآن	شاہ وصی اللہ	"	"	
۳۷	تنشیط الطبع فی اجراء السبع	اظہار احمد تھانوی	عربی	"	
۳۸	توضیح الکرام ورش حمزہ وهشام	" " "	اردو	"	قراءت اکیڈمی لاہور
۳۹	توضیحات شرح فوائد مکیہ	محمد شریف	اردو		
۴۰	تیسیر التجوید	اظہار الحق تھانوی	"	"	توحید بازار لاہور تجوید القرآن
۴۱	تیسیر التجوید	اظہار احمد تھانوی	"	مطبوعہ	
۴۲	تیسیر التجوید	عبدالخالق	"	مطبوعہ	ہندوستان
۴۳	تیسیر القراءات فی السبع المتواترات	حافظ ابوالحسن اعظمی	اردو	مطبوعہ	صوت القرآن دیوبند
۴۴	جدید قرآنی قاعدہ	فیوض الرحمن	"	مطبوعہ	
۴۵	جدید قرآنی قاعدہ برائے اسکول	"	"	"	
۴۶	جمال القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی	"	"	مطبع مجیدی کانپور
۴۷	جمال القرآن	" مفتی اظہار الحق تھانوی	"	"	

۴۸	جمال القرآن	اشرف علی تھانوی	سندھی	مطبوعہ
۴۹	جمال القرآن	〃 〃 مترجم مفتاح الدین -	پشتو	غیر مطبوعہ
۵۰	جمال القرآن	زین الحق محمودی	بنگلہ	مطبوعہ -
۵۱	جمال القرآن مع شرح کمال الفرقان	اشرف علی تھانوی شارح طاہر رحیمی	〃	مطبوعہ - کتب خانہ مجیدیہ [illegible] باب [illegible] ملتان
۵۲	جواہر ضیائیہ شرح اردو شاطبیہ	محمد سلیمان دیوبندی	اردو	غیر مطبوعہ -
۵۳	حاشیہ التیسیر	رضوان احمد نسیم	〃	
۵۴	حاشیہ خلاصۃ البیان	محمد سلیمان دیوبندی	〃	
۵۵	حاشیہ عنایت رحمانی	[illegible] فتح محمد، محمد طاہر رحیمی	〃	مطبوعہ
۵۶	حرز الامانی ووجہ التہانی المعروف شاطبیہ کی شرح امانیہ	قاری اظہار احمد تھانوی / / /	اردو	
۵۷	حرز الامانی ووجہ التہانی فی القراءات السبع	〃 〃 〃 〃	عربی	قراءت اکیڈمی لاہور
۵۸	حواشی تجوید القرآن	عتیق احمد [illegible]	اردو	مطبوعہ - دار العلوم دیوبند
۵۹	حواشی شاطبیہ	عبد المالک	اردو	〃 پاکستان بک سینٹر اردو بازار لاہور
۶۰	حواشی قرآن فی اختلاف قراءات	عنایت اللہ	〃	〃
۶۱	خلاصۃ التجوید	اظہار الحق تھانوی	〃	〃 قراءات اکیڈمی لاہور
۶۲	خلاصۃ التجوید	〃 〃	〃	〃
۶۳	دلائل وجوب التجوید	عبد الکریم دیروی	〃	مطبوعہ -
۶۴	دفا بات لمانی الروایات	اشرف علی تھانوی	〃	〃
۶۵	رسالہ در احوال قراء سبعہ	محمد زکریا کاندھلوی		غیر مطبوعہ
۶۶	رفع الخلاف فی حکم الاوقاف	اشرف علی تھانوی	〃	مطبوعہ
۶۷	زیارات علی کتب الروایات	〃 〃 〃 〃	〃	〃
۶۸	سہمائے تجوید المعروف بہ میزان التجوید	محمد سلیمان	〃	〃 سلیمانیہ نظام الدین سہارنپور ۱۳۶۶ھ
۶۹	زینت القرآن	قاری محمد شریف	〃	
۷۰	سبیل الرشاد فی تحقیق تلفظ الضاد	〃 〃 〃		مطبوعہ
۷۱	سراج الاحسان قاری القرآن	رحمان الدین پشاوری	〃	

۷۲	سواطع الغایات فی عد الآیات	فتح محمد پانی پتی	اردو	مطبوعہ	آمنہ دار العلوم نکواڑہ
۷۳	مسلک اللآلی والمرجان شرح نظم دستان اللآلی	قاری طاہر رحیمی	اردو		
۷۴	شاطبیہ	اظہار احمد تھانوی	اردو	مطبوعہ	کشمیری بازار لاہور ۱۹۶۵ء
۷۵	شرح افضل الدرر	" "	"	"	قراءت اکیڈمی لاہور
۷۶	شرح مقدمۃ الجزریہ	رحیم بخش پانی پتی	"	"	نشر و اشاعت اسلامیات ملتان
۷۷	شرح جزری	محمد زکریا سہارنپوری	عربی		
۷۸	شرح خلاصۃ البیان	سعید احمد اجراڑوی	اردو		
۷۹	شرح خلاصۃ البیان	عاشق الٰہی بلند شہری	عربی		
۸۰	شرح شاطبیہ	سعید احمد اجراڑوی	"		
۸۱	شرح طیبۃ النشر یعنی الجراۃ النیرہ	رحیم بخش	اردو	مطبوعہ	نشر و اشاعت ملتان
۸۲	شرح عقیلہ اطراف القصائد	موسیٰ جار اللہ	عربی	مطبوعہ	
۸۳	صریح النص فی روایۃ حفص	رضوان احمد شیخ	اردو	"	
۸۴	ضروری مسائل قراءات	سلطان مسعود	"	"	
۸۵	ضیاء التجوید	سلیمان صاحب	"	مطبوعہ	مکتبہ نسیمیہ ۱۳۵۵ھ
۸۶	ضیاء الشمس فی اداء الہمس	اشرف علی تھانوی			
۸۷	عربی کا آسان قاعدہ	عاشق الٰہی	"		
۸۸	عریضہ اضعف العباد فی مسئلہ الضاد	عبد الکریم ڈیروی	"	"	
۸۹	عمدۃ المبانی	فتح محمد پانی پتی	"	"	مکتبہ دار العلوم کراچی
۹۰	علاج الحیران بتلاوۃ القرآن	محمد ذاکر عبیدی	"	"	
۹۱	علم التجوید	مفضل الحق بنگالی	"	"	
۹۲	عنایات رحمانی شرح قصیدہ شاطبیہ	قاری فتح محمد پانی پتی	"	"	۱۹۸۶ء
۹۳	فوائد موضحہ شرح مقدمۃ الجزریہ	محمد سلیمان دیوبندی	اردو	"	
۹۴	فوائد مکیہ محشی	سعید احمد اجراڑوی	"	"	شرکت علمیہ ملتان
۹۵	فوائد مکیہ محشی	قاری عبد المالک صدیقی	"	"	

٩٦	فیض العزیز	سعید احمد اجراڑوی	اردو	مطبوعہ
٩٧	قاعدہ اردو	نور محمد صاحب	"	"
٩٨	قواعد التجوید	ابوالحسن المصطفیٰ	"	" مکتبہ صوت القرآن دیوبند ١٤٠٢
٩٩	قواعد مجاہد القرآن مع طریقۃ تعلیم للصبیان	قاری محمد شریف		" مکتبہ القراء ماڈل ٹاؤن لاہور ١٩٤٦ء
١٠٠	حاشیۃ العسر شرح ناظمۃ الزہر	قاری فتح محمد	اردو	مکتبہ دارالعلوم کراچی
١٠١	کتاب معاصر الامصار	موسیٰ جار اللہ	عربی	" مطبوعہ
١٠٢	مجمع البحرین تعلیقات علی حرز الامانی	قاری طاہر رحیمی	اردو	
١٠٣	مظاہر التجوید	محمد ابراہیم	اردو	" "
١٠٤	معارف التجوید	حبیب اللہ	"	"
١٠٥	معلم التجوید	محمد ابراہیم	"	" "
١٠٦	معلم التجوید للمتعلم	قاری محمد شریف	"	" تجوید القرآن شوتی بازار لاہور
١٠٧	المستفید -			
١٠٨	معلم القراءت	عبدالکریم ڈیروی	"	"
١٠٩	مکمل قرآنی قاعدہ	قاری محمد شریف	"	
١١٠	موضح القراءت	سراج الاسلام حسنی	"	مطبوعہ / غیر مطبوعہ - مطبوعہ ١٣٨٤
١١١	فی سبع المتواترات			
١١٢	میزان التجوید	محمد منشا دیوبندی	اردو	" مطبوعہ ١٣٦٢
١١٣	نصاب برائے قراء	فیوض الرحمٰن	"	
١١٤	نورانی قاعدہ	فتح محمد پانی پتی	"	"
١١٥	نورانی قاعدہ	نور محمد صاحب	"	"
١١٦	نہایۃ قول المفید	غلام ربانی لودھی	"	
١١٧	وضوح الغوفی القراءت الثلث التتمۃ للعشر	محمد طاہر رحیمی	"	" حیش اکادمی ملتان ١٣٨١
١١٨	ہدایت الرحیم فی آیات الکتب الحکیم	رحیم بخش پانی پتی	"	" ادارہ نشریات اسلامیات ملتان
١١٩	ہدیہ طاہریہ فی الآیات القرآنیہ	قاری طاہر رحیمی	"	" مکتبہ قاسمیہ ملتان ١٩٧١
١٢٠	یادگار رحق القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی		مطبوعہ

تراجم قرآن (مکمل)

۱۲۱	احسن التفاسیر	سید احمد حسن دہلوی	اردو	المکتبۃ السلفیہ لاہور ۱۳۷۴
۱۲۲	البرہان فی ترجمۃ القرآن	رحمت علی سامی	لوگنڈا	غیر مطبوعہ
۱۲۳	الترجمہ والبیان فی تفسیر القرآن	شیر محمد جتوئی	بلوچی	مطبوعہ صرف پارہ الم
۱۲۴	التفسیر المحمودی	امین الحق محمودی	بنگلہ	
۱۲۵	القرآن المبین	فہیم الدین	اردو	شائع ہوا ۱۹۸۲
۱۲۶	القرآن مجید مع معانیہ بالفرنسیہ	حمید اللہ	فرانسیسی	مطبوعہ ۱۹۷۳
۱۲۷	انگریزی ترجمہ قرآن	بیگم مونیکا عزیز گل	انگریزی	غیر مطبوعہ
۱۲۸	انوار القرآن	انوار الحق کاکا خیل	پشتو	مطبوعہ
۱۲۹	بیان الفرقان تفسیر قرآن	سید واعظ مولانا محمد یوسف	کشمیری	؍؍ انجمن نصرۃ الاسلام
۱۳۰	ترجمان القرآن	عبدالحق جالندھری	اردو	مطبوعہ مکتبہ علمیہ [illegible]
۱۳۱	ترجمہ تفسیر حسینیہ	محمد حیات سنبھلی	؍؍	مطبوعہ
۱۳۲	ترجمہ سرائیکی قرآن مجید	عزیز الرحمن	سرائیکی	؍؍
۱۳۳	ترجمہ قرآن	ڈاکٹر توشی ہیکو ازٹسو	جاپانی	مطبوعہ
۱۳۴	ترجمہ قرآن	عبداللہ	اردو	غیر مطبوعہ
۱۳۵	ترجمہ قرآن	عاشق الہی	؍؍	مطبوعہ ۔ خیر المطابع لکھنؤ
۱۳۶	ترجمہ قرآن	محمد مدنی	سندھی	مطبوعہ
۱۳۷	ترجمہ قرآن	محمد عثمان کوری	؍؍	؍؍
۱۳۸	ترجمہ قرآن مجید	عبدالکریم بیر شریفی	؍؍	؍؍
۱۳۹	ترجمہ قرآن مجید	محمد محمود دین یعقوبی	براہوی	؍؍ براہوی اکیڈمی کوئٹہ
۱۴۰	ترجمہ قرآن مجید	زاہد الحسینی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۴۱	ترجمہ قرآن مجید	اطہر مبارکپوری	؍؍	؍؍
۱۴۲	ترجمہ قرآن مجید	فضل الرحمن	پشتو	
۱۴۳	ترجمہ قرآن مجید	قاضی عبدالرزاق	سندھی	مطبوعہ ۔ غلام علی اینڈ سنز لاہور
۱۴۴	ترجمہ قرآن مجید	عبدالشکور فاروقی	اردو	؍؍
۱۴۵	ترجمہ کشف الرحمن	سعید احمد دہلوی	؍؍	؍؍
۱۴۶	ترجمہ نور القرآن	احمد فلاح	سندھی منظوم	مطبوعہ [illegible]
۱۴۷	ترجمہ و تفسیر	اطہر مبارکپوری	اردو	مطبوعہ
۱۴۸	ترجمہ و تفسیر عثمانی	محمد عیسیٰ سربازی اور مولانا خیر محمد ندوی	بلوچی	
۱۴۹	ترجمہ و تفسیر قرآن	محمد طاہر پنج پیری	پشتو	غیر مطبوعہ

۱۵۰	ترجمہ و تفسیر	عبدالغفور تلگیلو	تیلگو	مطبوعہ - انصار پبلشرز انڈیا
۱۵۱	تفسیر اختریہ	اختر محمد بنگلی	براہوی	؍؍
۱۵۲	تفسیر اشرفیہ بیان القرآن	نورالرحمٰن	بنگلہ	
۱۵۳	تفسیر القرآن	محمد زماں	اردو	مطبوعہ ۱۹۶۶ جامعہ اسلامیہ میانوالی
۱۵۴	تفسیر بیان القرآن	اشرف علی تھانوی	؍؍	مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۱۵۵	تفسیر نور الایمان	محمد عثمان نورنگ زادہ	سندھی	مطبوعہ
۱۵۶	تفسیر حبیبی مکمل	حبیب الرحمٰن	پشتو	؍؍
۱۵۷	تفسیر حسنی	عبداللہ	؍؍	؍؍ ۱۳۲۰ کریمی پریس بمبئی سے
۱۵۸	تفسیر حل القرآن	حبیب احمد کیرانوی	اردو	؍؍ - نیشنل پریس دیوبند
۱۵۹	تفسیر عثمانی	شبیر احمد عثمانی، شیخ محمود الحسن	؍؍	دارالتصنیف لمیٹیڈ کراچی ۱۹۸۵
۱۶۰	تفسیر فتح الرحمٰن	قاضی عبدالرزاق	سندھی	مطبوعہ دارالاشاعت کراچی
۱۶۱	تفسیر فتح المنان المعروف تفسیر حقانی	عبدالحق حقانی	اردو	مطبوعہ = نعیمیہ دیوبند
۱۶۲	تفسیر قرآن مجید	احمد حسن حمانیوری	؍؍	مطبوعہ
۱۶۳	تفسیر کبیر المعروف خلاصۃ التفاسیر	شیخ محمد ثاقب	اردو	؍؍
			؍؍	؍؍
۱۶۴	تفسیر ماجدی	عبدالماجد دریابادی	؍؍	؍؍ تاج کمپنی
۱۶۵	تفسیر معارف القرآن	محی الدین خان	بنگلہ	؍؍ اسلامک فاؤنڈیشن بنگلہ دیش
۱۶۶	تفسیر معارف القرآن	عبدالخالق سمنڈ یاروی	سندھی	؍؍ وقف مسجد ...
۱۶۷	تفسیر معارف القرآن	محمد مبارک	پشتو	؍؍ کتب خانہ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور
۱۶۸	تفسیر مفتاح رشد اللہ	سید رشد اللہ شاہ	سندھی	
۱۶۹	تفسیر موضح القرآن	محمد موسیٰ بروہی	براہوی	مطبوعہ
۱۷۰	تفسیر ہدایت القرآن	عاشق الٰہی اور مولانا سعید احمد پالنپوری	اردو	؍؍
۱۷۱	تفسیر یسیر	مولانا جواد علی	پشتو	مطبوعہ
۱۷۲	تنویر الایمان فی تفسیر القرآن	محمد عثمان نورنگ زادہ	سندھی	؍؍ تاجر کتب شکارپور
۱۷۳	درس قرآن	محمد احمد	اردو	؍؍ تبلیغ و اصلاح لاہور
۱۷۴	درس قرآن	عبدالحئی فاروقی	؍؍	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۷۵	The Noble Quran Tafseerusmani	محمد اشفاق احمد	انگریزی	عالمین پبلیشرز
۱۷۶	سراج البیان منظوم ترجمہ قرآن	حمیدالدین احمد اثر زبیری	اردو	مطبوعہ - فیروز سنز لمیٹڈ کراچی

١٧٧	شرح بیضاوی المدیق (?) السلیمانیہ فی حل التفسیر البیضاویہ	منظور احمد نعمانی	اردو	مطبوعہ جامعہ عربیہ انوار القرآن (?)
١٧٨	عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن	اسحاق مدنی	اردو	غیر مطبوعہ
١٧٩	فتح الحمید ترجمہ قرآن	فتح محمد جالندھری	"	مطبوعہ
١٨٠	قرآن شریف سندھی ترجمہ	محمد عالم سوسرو	سندھی	مطبوعہ - علمی اکیڈمی (?)
١٨١	قرآن شریف مترجم	بیان محمد عالم سوسرو	"	" پاکستان قومی مرکز (?)
١٨٢	قرآن کا انگریزی ترجمہ	محمد طفیل مارہروی (?)		
١٨٣	قرآن عظیم	تاج محمد امروٹی	سندھی	مطبوعہ تاج کمپنی کراچی
١٨٤	قرآن مجید باحاشیہ	احمد علی لاہوری	اردو	" انجمن خدام الدین لاہور
١٨٥	قرآن مجید عکسی	ڈاکٹر عبدالحق	سرائیکی	" ادبی بورڈ ملتان
١٨٦	قرآن مجید کا ترجمہ	عبدالحق درپکھلہ (?)	پشتو	مطبوعہ
١٨٧	قرآن مجید کا سندھی ترجمہ	احمد علی لاہوری	سندھی	
١٨٨	قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر	عبدالرحیم	گجراتی	مطبوعہ ...
١٨٩	قرآن مجید مترجم	عبدالرحیم مگسی	اردو/سندھی	لیتھوگرافٹ ...
١٩٠	قرآن مجید مترجم	محمد حفیظ الرحمن	ریاستی	عزیز المطابع بہاولپور
١٩١	قرآن کریم مترجم ازبکی	محمود الطرازی المدنی	ازبکی	مطبوعہ ... کراچی
١٩٢	قرآن مجید مترجم	عبدالرزاق	سندھی	مطبوعہ - عباسی کتب خانہ
١٩٣	قرآن مجید مترجم مع تفسیر تسہیل القرآن	رحمت علی محمد خان ساحی (?)	اردو	" فیروز سنز لاہور
١٩٤	قرآن مجید سندھی ترجمہ و حاشیہ	عبدالرزاق	سندھی	" عباسی کتب خانہ ...
١٩٥	کشاف القرآن	محمد ادریس طوروی (?)	پشتو	
١٩٦	کشف الرحمن المعروف تیسیر القرآن و تسہیل الفرقان	احمد سعید دہلوی	اردو	" رشیدیہ پاکستان چوک ١٩٦٨
١٩٧	ترجمہ و حاشیہ عکسی پنجابی قرآن مجید	ہدایت اللہ	پنجابی	١٩٦٨ ادبی بیگ لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز ...
١٩٨	مجموعہ تفاسیر	زاہد الحسینی	اردو	
١٩٩	معارف القرآن	محمد ادریس کاندھلوی، مولانا محمد مالک کاندھلوی	"	مطبوعہ لاہور
٢٠٠	معالم العرفان فی دروس القرآن	عبدالحمید	اردو	مطبوعہ دروس القرآن گوجرانوالہ ١٩٩١

٢٠١	نور القلوب یعنی قرآن	حیات سنبھلی	اردو	مطبوعہ
٢٠٢	توحید بدو ترجمہ			
٢٠٣	وحی منظوم	سیماب اکبر آبادی	״	״ سیماب اکیڈمی ۱۹۸۱
٢٠٤	ہندی ترجمہ	غلام محمد پنڈت	ہندی	مطبوعہ دھلی
٢٠٥	HOLY QURAN	عبدالماجد دریا آبادی	انگریزی	مطبوعہ

تراجم (جزئی) قرآن -

١	آخری سورتوں کی تفسیر	محمد متین ھاشمی	اردو	مطبوعہ تحریک ولی اللہ ۱۳۸۹
٢	احسان تفسیر	زاهد الحسینی	״	״ خواجہ بک ڈپو دھلی
٣	احسان تفسیر	عبدالحق فاروقی	״	״ دھلی ۱۹۶۷
٤	التسہیل فی حل انوار التنزیل	نیک عالم گجراتی	״	״
٥	القرأۃ الکبرٰی	عبدالحق فاروقی	״	״ ״ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ
٦	الصراط المستقیم یعنی تفسیر الفرقان فی معارف القرآن	״ ״	״	״ فیض عالم پریس علیگڑھ
٧	الناموس المفصل تفسیر سورۃ المزمل	نور الحق علوی	״	״
٨	انوار البیان فی کشف اسرار القرآن	عاشق الٰہی	اردو	״ ادارۃ البلاغ اشرفیہ ملتان
٩	انوار التفسیر	عبدالرحمٰن منصوری	اردو	״ ۱۹۵۹
١٠	انوار الرحمان ترجمہ و تفسیر آل عمران	عبدالصمد صارم الازھری	اردو	״ علمیہ لاھور ۱۹۶۶
١١	برھان تفسیر سورۃ النور	عبدالحق فاروقی	״	
١٢	بصائر	״ ״	״	
١٣	بیان یعنی تفسیر سورہ آل عمران	״ ״	״	״ محمدی پریس علیگڑھ
١٤	پارہ اول و دوم	پروفیسر احمد علی انصاری	سندھی	مطبوعہ / غیر مطبوعہ
١٥	پنج سورہ مترجم	حکیم عبدالکریم	״	
١٦	تبیین الفرقان	محمد عمر سربازی	فارسی	״ اسحاقیہ پریس کراچی
١٧	تدریس اللغۃ القرآن	ابو مسعود حسن علوی	اردو	مطبوعہ اسلامک ریسرچ سوسائٹی ناظم آباد کراچی
١٨	ترجمان القرآن	ابوالکلام آزاد	״	״
١٩	ترجمہ پارہ الم	عبداللہ لغاری	سندھی	״ دی ڈکس پرنٹنگ حیدرآباد سندھ
٢٠	ترجمہ پارہ اول و نصف	عبدالحی حقی پیر	اردو	״
٢١	ترجمہ پارہ عم	عبداللہ لغاری	سندھی	״ نشاط پریس حیدرآباد سندھ
٢٢	ترجمہ سورہ اخلاص	غلام ربانی لودھی	اردو	״
٢٣	ترجمہ قرآن	فاضل تنڈو الہ یار	تو کتنگ	
٢٤	ترجمہ قرآن	عزیز الرحیم	اردو	غیر مطبوعہ

۲۵	ترجمہ قرآن مجید	شاہ معصوم مجددی	اردو	غیر مطبوعہ
۲۶	ترجمہ القرآن	سید میرک شاہ اندرابی	کشمیری	
۲۷	ترجمہ قرآن بمع تفسیر	احتشام الحق	اردو	مطبوعہ نور محمد جنگ کراچی
۲۸	ترجمہ و تفسیر	عبد الغفور	سندھی	۔۔ سندھ ماڈرن ھاؤس
۲۹	ترجمہ و تفسیر	عبد الوہاب چاچڑ	۔۔	غیر مطبوعہ - ماہنامہ الشریعت
۳۰	ترجمہ و تفسیر پارہ عم	عبد الرحیم نگمی		مطبوعہ - یعقوب پریس کراچی
۳۱	ترجمہ و تفسیر پارہ ۲۶	محمد مدنی	سندھی	
۳۲	ترجمہ و تفسیر سورہ ملک	محمد موسیٰ جرمی	براہوی	مطبوعہ
۳۳	ترجمہ و تفسیر سورہ رحمن	۔۔ ۔۔	۔۔	۔۔
۳۴	ترجمہ و تفسیر قرآن مجید	غلام مصطفیٰ قاسمی	سندھی	غیر مطبوعہ
۳۵	ترجمہ و تفسیر قرآن	محمد یوسف فقیر دہلوی	اردو	۔۔ ۔۔ گوجرانوالہ
۳۶	تفسیر آیت النور	صوفی عبد الحمید	۔۔	مطبوعہ دروس القرآن
۳۷	تفسیر احمدی	احمد بن کرم اللہ	سندھی	۔۔
۳۸	تفسیر السلطان المعروف بہ تنویر الایمان	حافظ سلطان احمد	براہوی ۔۔	۔۔ ۱۹۷۰
۳۹	تفسیر القرآن سلطانیہ	۔۔ ۔۔ ۔۔	۔۔	غیر مطبوعہ
۴۰	تفسیر ام القرآن	لعل شاہ بخاری	اردو	مطبوعہ قاسمیہ فیصل آباد
۴۱	تفسیر ایوبی	محمد ایوب دہلوی	اردو	مطبوعہ مکتبہ رازی ۱۹۷۷
۴۲	تفسیر تبیان القرآن پارہ اول	عبد الشکور طوروی	پشتو	مطبوعہ
۴۳	تفسیر تسہیل القرآن	مخدوم اللہ بخش کہڑوی	سندھی	غیر مطبوعہ
۴۴	تفسیر تیسیر القرآن	قاضی شمس الدین	اردو	مطبوعہ / غیر مطبوعہ
۴۵	تفسیر تعلیم القرآن	زاہد الحسینی	۔۔	
۴۶	تفسیر حدید	احمد حسن فاضل بدوی	اردو	مخطوطہ
۴۷	تفسیر خواتیم	عبد اللہ بخاری	سندھی	غیر مطبوعہ
۴۸	تفسیر سورہ البقرہ سورہ آل عمران	فضل الرحمن پشاوری	اردو	مطبوعہ
۴۹	تفسیر سورہ حجرات	فیوض الرحمن	اردو	غیر مطبوعہ
۵۰	تفسیر سورہ فاتحہ	سید سلیمان ندوی	۔۔	مطبوعہ مکتبہ غزالی کراچی
۵۱	تفسیر سورہ فاتحہ	عاشق الٰہی	۔۔	
۵۲	تفسیر سورہ فاتحہ	شائق احمد عثمانی	اردو	
۵۳	تفسیر سورہ فاتحہ	اشفاق الرحمن	۔۔	مطبوعہ
۵۴	تفسیر سورۃ والضحیٰ	لطف اللہ حالاکو	اردو	در جامعہ رشیدیہ ساہیوال
۵۵	تفسیر سورہ یٰسین	محمد متین ہاشمی	۔۔	مطبوعہ کتب خانہ شان اسلام
۵۶	تفسیر قرآن	نور الحق علوی	۔۔	۔۔

۵۷	تفسیر قرآن ترجمۃ القرآن	سید گل بادشاہ	پشتو	مطبوعہ/غیر مطبوعہ
۵۸	تفسیر قرآن المعروف بارفۃ الحق	نور الحق علوی	اردو	مطبوعہ
۵۹	تفسیر قرآن المعروف نور الحق	〃 〃 〃	〃	〃
۶۰	تفسیر سورہ واقعہ	ابوالکلام آزاد	〃	〃
۶۱	تفسیر سورۃ والتین والزیتون	محمد اسماعیل مودودی	عربی	〃
۶۲	تفسیر سورہ یوسف	اشرف علی تھانوی	اردو	〃 〃
۶۳	تفسیر فیض الرحمٰن	یعقوب الرحمٰن عثمانی	〃	〃
۶۴	تفسیر قرآن	شبیر احمد عثمانی	〃	〃 دھلی ۱۹۱۹
۶۵	تفسیر قرآن مسمی تفسیر القرآن	محمد طاہر دیوبندی	〃	غیر مطبوعہ
۶۶	تفسیر معالم التنزیل	محمد صدیق ...	〃	مطبوعہ
۶۷	تفسیر معلم القرآن ربع پارہ عم	عبد الرزاق صاحب	سندھی 〃	〃 〃 دیوبند
۶۸	تفسیر ہدایت القرآن	محمد عثمان کاشف الہاشمی اور مولانا پالنپوری		
۶۹	جواہر علوم القرآن	عبد الصمد صارم	اردو	مطبوعہ
۷۰	دراسۃ القرآن	محمد ادریس طوروی		〃
۷۱	درس قرآن	محمد احمد عثمانی	اردو	〃 ماہنامہ فیض الاسلام
۷۲	درس قرآن	پاشا ندوی	〃	غیر مطبوعہ - ویڈیو کیسٹ ہے
۷۳	درس قرآن	مفتی محمد حسن	〃	مطبوعہ/غیر مطبوعہ
۷۴	درس قرآن	محمد شفیع صدیقی راہوی	〃	غیر مطبوعہ
۷۵	درس قرآن	شہزادہ صاحب سراوانی	فارسی	〃 〃 ہے
۷۶	درس قرآن مع ترجمہ و تفسیر	احتشام الحق تھانوی	اردو	〃 ویڈیو پاکستان ٹی وی
۷۷	درس سورہ بقرہ	زاہد الحسینی	〃	مطبوعہ دارالاشاعت اٹک
۷۸	درس سورہ بقرہ	عبد العزیز صاحب	〃	〃 〃
۷۹	درس قرآن بعد تفسیر استعاذہ بسم اللہ و سورۃ فاتحہ	مولانا احتشام الحق تھانوی	اردو	〃 غزالی جیب لائبریری
۸۰	ذکرای تفسیر پارہ عم	عبد الحی فاروقی	اردو	
۸۱	سبل السلام	〃 〃	〃	
۸۲	سورۃ البقرۃ ترجمہ و تشریح	محمد عارف ہزاروی		غیر مطبوعہ
۸۳	سورہ لقمان			
۸۴	سورہ لقمان مع ترجمہ و تفسیر	فیوض الرحمٰن	اردو	مطبوعہ

۸۵	عبرت تفسیر سورہ یوسف	عبدالحئی فاروقی	اردو	مطبوعہ
۸۶	فتح المقتدر {تفسیر سورہ المدثر	نور الحق علوی		
۸۷	قرآن مجید کے چند پاروں کی تفسیر	عبدالشکور طوروی	پشتو	غیر مطبوعہ
۸۸	قرآن مجید یا رحمۃ [illegible]	احمد علی انصاری	سندھی	مطبوعہ - تنظیم علم و نظر
۸۹	قرآن مجید کی سانویں منزل کا ترجمہ و تشریح	دعار احمد گھوسوی	اردو	”
۹۰	کشف القرآن	محمد یعقوب براہوی	براہوی	” جامعہ رشیدیہ تدریس القرآن
۹۱	کنز العبرت	عبداللہ بخاری	سندھی	”
۹۲	معارف القرآن	زاہد الحسینی	اردو	” مطبع پریس پشاور ۱۳۹۸ھ
۹۳	معارف القرآن	محمد ادریس کاندھلوی	”	”
۹۴	معارف القرآن	محمد قاسم بادیا	فارسی	
۹۵	معارف القرآن	محمد تقی عثمانی	انگریزی	غیر مطبوعہ
۹۶	معالم القرآن	محمد علی صدیقی کاندھلوی	اردو	مطبوعہ تعلیمات قرآن سیالکوٹ
۹۷	مفتاح القرآن	شبیر احمد میرٹھی	اردو	”
۹۸	منظوم ترجمہ قرآن	عبدالحکیم کرمد	”	غیر مطبوعہ
۹۹	مواعظ حسنہ	سید محمد آفاق فتحپوری	”	
۱۰۰	سورۃ العصر اور سورہ اخلاص کی تفسیر ہے			

۱۰ تعلیمات قرآن

۱	آداب القرآن	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ	
۲	احکام دعاء	مفتی محمد شفیع	,,	,,	
۳	التذکیر بالقرآن	شاہ وصی اللہ آلہ آبادی	,,	,,	
۴	التحمیۃ لتعلیم القرآن	اشرف علی تھانوی	,,	,,	دہلی
۵	الشفاء	ظفر احمد عثمانی	,,	,,	
۶	ایمان و کفر قرآن کی روشنی میں	محمد شفیع	,,	,,	
۷	تعلیم القرآن	عبد الکریم ڈیروی	,,	,,	
۸	تفصیل الخطاب فی تفسیر آیات الحجاب	مفتی محمد شفیع	عربی	,,	
۹	دستور قرآنی مع ضمیمہ	,, ,, ,,	انگریزی/اردو	مطبوعہ	
۱۰	غیر مسلموں کے حقوق				
۱۱	دعوت التبلیغ	مفتی جمیل احمد تھانوی	اردو	مطبوعہ	
۱۲	دی قرآن اینڈ یو	محمد منظور نعمانی	انگریزی		
۱۳	دینی دعوت کے قرآنی اصول	محمد طیب	اردو	مطبوعہ	دار العلوم دیوبند
۱۴	ربا القرض	سعید احمد اکبر آبادی	اردو	,,	
۱۵	روز محشر	محمد اسحاق سندیلوی	,,	,,	
۱۶	صراط مستقیم	عبد الکریم چشتی	سندھی		
۱۷	ضرورت القرآن	احمد علی لاہوری		,,	
۱۸	عالمی مشکلات اور انکا قرآنی حل	سید شمس الحق افغانی	اردو	,,	جامعہ اسلامیہ بہاولپور
۱۹	قرآن آپ سے کیا کہتا	محمد منظور نعمانی	اردو	,,	
۲۰	قرآن اور اسکے حقوق	حبیب الرحمٰن	,,	,,	
۲۱	قرآن پڑھو	عمر احمد عثمانی	اردو	,,	
۲۲	قرآن عظیم اور جبریہ تعلیم	محمد زکریا کاندھلوی	,,	,,	
۲۳	قرآن علم کی روشنی میں	محمد منظور نعمانی	,,	,,	
۲۴	قرآن کا مطالبہ	سید ابو الحسن علی ندوی	,,	,,	مجلس نشریات و تحقیقات اسلام لکھنؤ
۲۵	قرآن کریم کے حقوق	اشرف علی تھانوی	,,	,,	
۲۶	قرآن مجید پڑھاؤ	نور احمد لدھیانوی	,,	,,	
۲۷	قرآنی اخلاق	عبد الصمد صارم	,,	,,	
۲۸	قرآنی چند باتیں	نسیم احمد بجنوری	,,	,,	
۲۹	قرآنی معاشرہ	عمر احمد عثمانی	,,	,,	
۳۰	گانا بجانا قرآن و سنت کی روشنی میں	زاہد الحسینی	,,	,,	عمران اکیڈمی اردو بازار لاہور
۳۱	نصیحت ذکر	عبد الکریم ڈیروی	,,	,,	

تفاسیر قرآن مکمل

نمبر	نام کتاب	مصنف / مترجم	زبان	ناشر / کیفیت
۳۲	احسن التفاسیر ۷ جلدیں	سید احمد حسن دہلوی	اردو	المکتبۃ السلفیۃ لاہور طبع دوم ۱۳۷۹ھ
۳۳	احسن التفسیر المعروف بہ تفسیر بے نظیر	محمد حسین شاہ نیلوی	اردو	مکتبہ حسینی سرگودھا ۱۴۱۲ھ
۳۴	الترجمۃ والبیان فی تفسیر القرآن	مولانا شبیر محمد حقانی		جامعہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم [illegible]
	التفسیر المحمودی	حافظ امین الحق محمودی	بنگلہ	
۳۵	القرآن الکریم مع مکمل تفسیر بیان القرآن و ترجمہ	مولانا اشرف علی تھانوی رح	اردو	تاج کمپنی لمیٹڈ طبع اول ۱۹۵۳ء
۳۶	انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف تفسیر بیضاوی	علامہ حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی	عربی	مطبوعہ
۳۷	انوار التنزیل	سید انوار الحق کاکاخیل	پشتو	مطبوعہ
۳۸	بیان الفرقان تفسیر قرآن	حبیر واعظ محمد یوسف	کشمیری	ادارہ انجمن نصرۃ الاسلام
۳۹	بیان الفرقان علی علم البیان	ثناء اللہ امرتسری	عربی	مطبوعہ
۴۰	بیضاوی کی شرح	محمد مالک کاندھلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۴۱	تبیان البیان	سعید احمد عثمانی مرتبہ اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ ۱۴۰۷ھ
۴۲	تبیان الفرقان	محمد شریف اللہ	عربی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ شمس العلوم
۴۳	تبیان فی تفسیر القرآن	حسین علی نقشبندی میانوالی	اردو	مطبوعہ
۴۴	ترجمہ تفسیر حسینی	محمد حیات سنبھلی	اردو	مطبوعہ
۴۵	ترجمہ جلالین	مفتی عزیز الرحمن عثمانی دیوبندی	اردو	غیر مطبوعہ
۴۶	ترجمہ (سرائیکی) قرآن مجید	عزیز الرحمن بہاولپوری	سرائیکی	مطبوعہ
۴۷	ترجمہ قرآن مجید مع حواشی	عاشق الٰہی میرٹھی	اردو	خیر المطابع لکھنؤ ۱۹۵۳ء
۴۸	ترجمہ قرآن مجید (سندھی)	قاضی عبد الرزاق	سندھی	غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۷ء
۴۹	ترجمہ و تفسیر	قاضی اطہر مبارکپوری	اردو	مطبوعہ
۵۰	ترجمہ و تفسیر عثمانی (دو جلدیں)	قاضی محمد عیسیٰ سربازی و خیر محمد ندوی	بلوچی	مطبوعہ
۵۱	ترجمہ و تفسیر قرآن	محمد طاہر پنج پیری	پشتو	غیر مطبوعہ
۵۲	ترجمہ و تفسیر قرآن	عبد الغفور کرنولی	تلیگو	انصاری پرنٹرز انڈیا ۱۹۶۳ء
۵۳	تسہیل و تلخیص بیان القرآن	علامہ اشرف علی تھانوی تلخیص مولانا وصی اللہ خان اعظم گڑھی	اردو	مالا انتظامی پریس انڈیا
۵۴	تعارف مضامین قرآن	سلیم الدین شمسی	اردو	رومی پبلیکیشن ہاؤس ۱۹۷۶ء اول
۵۵	تعلیقات الجلالین	فیض الحسن سہارنپوری	عربی	انسٹیٹیوٹ پریس علی گڑھ ۱۲۸۷ھ
۵۶	تفسیر ابن عباس مع لباب النقول فی اسباب النزول	عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی	اردو	کلام کمپنی کراچی
۵۷	ترجمہ تفسیر ابن کثیر	مولانا انظر شاہ کشمیری	اردو	مطبوعہ
۵۸	ترجمہ تفسیر احمدی تفسیر از ملا جیون	مترجم محمد عثمان کاشف الہاشمی	اردو	غیر مطبوعہ

۵۹	تفسیر اختریہ (چھ جلدیں)	اختر محمد صاحب مینگل	براہوی	مطبوعہ
۶۰	تفسیر اشرفیہ بیان القرآن	مترجم مولانا نور الرحمن	بنگلہ	
۶۱	تفسیر الحسن البصری	مصنفہ ابن الجوزی / محققہ و محشی شبیر علی شاہ مدنی	عربی	جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال ادارۃ القرآن / ۱۹۹۳ء
۶۲	تفسیر بلغۃ الحیران توضیح نظیر	حسین علی / مرتبہ غلام اللہ خان	اردو	مطبوعہ
۶۳	تفسیر بیان الفرقان	علامہ اشرف علی تھانوی	اردو	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۶۴	تفسیر تسہیل البیان	محمد امین سنڈیالوی		غیر مطبوعہ
۶۵	تفسیر القرآن	مولانا محمد زمان	اردو	مطبوعہ شعبہ نشر و اشاعت جامعہ اسلامیہ
۶۶	تفسیر تنویر الکرمان	محمد عثمان نور نگ زادہ / محمد عثمان کوہری	سندھی	صدر ضیا نوالی ۱۹۶۲ء / مطبوعہ
۶۷	تفسیر جواہر القرآن تین جلدیں	غلام اللہ خان	اردو	کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی
۶۸	تفسیر حبیبی مکمل	حبیب الرحمن میردانی	پشتو	مطبوعہ
۶۹	تفسیر حسینی	مولانا عبد اللہ	پشتو	کریمی پریس بمبئی ۱۳۲۰ھ
۷۰	تفسیر حل القرآن	حبیب احمد کیرانوی	اردو	نیشنل پرنٹنگ پریس دیوبند
۷۱	تفسیر سورۃ الفاتحہ	عبد الحمید خان ڈیروی	عربی	غیر مطبوعہ
۷۲	تفسیر عثمانی	شبیر احمد عثمانی / شیخ الہند محمود الحسن	اردو	دار التصنیف لمیٹڈ اردو بازار کراچی ۱۹۸۵ء
۷۳	تفسیر عثمانی	ابو محمد عبد اللہ اندھڑ	سندھی	مدرسہ عربیہ ارشاد القرآن سکھر
۷۴	تفسیر فتح الرحمن	قاضی عبد الرزاق	سندھی	مدنیہ دار الاشاعت کراچی
۷۵	تفسیر فتح الرحمن	غلام مصطفیٰ قاسمی	سندھی	مطبوعہ
۷۶	تفسیر فتح المنان المعروف تفسیر حقانی	عبد الحق حقانی دہلوی	اردو	کتب خانہ نعیمیہ دیوبند
۷۷	تفسیر فی ظلال القرآن	سید معروف شاہ شیرازی	اردو	غیر مطبوعہ
۷۸	تفسیر فیض الجلیل فی تسہیل التنزیل	محمد حسین شاہ نیلوی	اردو	
۷۹	تفسیر قرآن مجید	احمد حسن کانپوری	اردو	مطبوعہ
۸۰	تفسیر کاشف البیان چھ جلدیں	محمد عبد اللطیف / مرتب محمد علی خان سواتی	اردو	نظام پرنٹنگ پریس پشاور ۱۹۶۰ء
۸۱	تفسیر کبیر المعروف خلاصۃ التفاسیر	فتح محمد تائب لکھنوی	اردو	مطبوعہ
۸۲	تفسیر ماجدی	عبد الماجد دریابادی	اردو	ناشر تاج کمپنی
۸۳	ترجمہ تفسیر مدارک التنزیل	مصنف عبد اللہ نسفی / ترجمہ و حواشی اشرف شاہ	اردو	مطبوعہ ۱۹۶۳ء
۸۴	تفسیر مظہری ۱۲ جلدیں	مصنف قاضی ثناء اللہ پانی پتی / مترجم سید عبد الدائم جلالی	اردو	مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی
۸۵	تفسیر معارف القرآن آٹھ جلدیں	مفتی محمد شفیع	اردو	ادارۃ المعارف کراچی
۸۶	تفسیر معارف القرآن	محی الدین خان	بنگلہ	اسلامک فاؤنڈیشن بنگلہ دیش
۸۷	تفسیر معارف القرآن	عبد الحق کمنشر یاروی	سندھی	ناشر وقف مسجد ... حیدرآباد
۸۸	تفسیر معارف القرآن	قاضی محمد مبارک	پشتو	تاج کتب خانہ پشاور
۸۹	تفسیر مفتاح	سید رشد اللہ شاہ	سندھی	مطبع شمسی بندر روڈ کراچی

نمبر	کتاب	مصنف	زبان	کیفیت
۹۰	تفسیر موضح القرآن	محمد موسیٰ برق	براہی	مطبوعہ
۹۱	تفسیر ہدایت القرآن	کاشف الہاشمی / سعید احمد پالنپوری	اردو	مطبوعہ
۹۲	تفسیر یسیر	مراد علی	پشتو	مطبوعہ
۹۳	تنویر الایمان فی تفسیر القرآن	محمد عثمان بن حافظ نور رنگ زادہ		محمد عظیم اینڈ سنز شکارپور ۱۹۹۳ء
۹۴	توضیح البیان لخزائن القرآن	محمد یوسف حسینی		کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی
۹۵	(حاشیہ انوار التنزیل واسرار التأویل المعروف تفسیر بیضاوی)	عبد الرحیم کورانی	عربی	نور محمد اصح المطابع / ایچ ایم سعید کمپنی
۹۶	حاشیہ بیضاوی	محمد امام غزالی ابو المحمود	عربی	
۹۷	حاشیہ تفسیر بیضاوی	فیض الحسن سہارنپوری		مطبوعہ
۹۸	حاشیہ تفسیر جلالین	اشرف علی تھانوی	اردو	
۹۹	حاشیہ تفسیر جلالین	فیض الحسن سہارنپوری	عربی	مطبوعہ
۱۰۰	حاشیہ تفسیر جلالین	ابو المحمود محمد امام غزالی	عربی	
۱۰۱	حاشیہ جلالین شریف (عربی)	احتشام الحسن کاندھلوی	عربی	غیر مطبوعہ
۱۰۲	حاشیہ جلالین شریف (عربی)	محمد حیات سنبھلی		غیر مطبوعہ
۱۰۳	حواشی بیضاوی	حافظ عبد الرحمن امروہوی	عربی	
۱۰۴	حواشی بیضاوی	سید محمد یعقوب بلوچستانی	عربی	غیر مطبوعہ
۱۰۵	حواشی تفسیر حقانی	تفسیر از عبد الحق حقانی / حواشی انظر شاہ کشمیری	اردو	مطبوعہ
۱۰۶	حواشی تفسیر حل القرآن	محشی اشرف علی تھانوی / مصنف حبیب احمد کیرانوی	اردو	مطبوعہ
۱۰۷	حواشی شاہ عبد القادر	عبد الکریم ممگسی	سندھی	مطبوعہ
۱۰۸	حواشی قرآن مجید	قاضی اطہر مبارکپوری	عربی	غیر مطبوعہ
۱۰۹	حواشی کلام پاک	محمد زکریا کاندھلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۱۰	حواشی واصلاح تفسیر حل القرآن	مصنف حبیب احمد کیرانوی / اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
۱۱۱	خلاصہ بیان القرآن حواشی وتصحیح		اردو	مطبوعہ
۱۱۲	ترجمہ قرآن مخدوم نوح ہالائی	غلام مصطفیٰ قاسمی	فارسی	سندھی ادبی بورڈ ۱۹۸۶ء
۱۱۳	خلاصہ بیان القرآن	مصنف اشرف علی تھانوی / تلخیص شبیر علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
۱۱۴	خلاصہ بیان القرآن	محمد عیسیٰ الہ آبادی	اردو	مطبوعہ
۱۱۵	خلاصۃ البیان من کلام الرحمن	محمد حسین شاہ نیلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۱۶	خلاصۃ القرآن	عبید اللہ سندھی / حواشی غلام مصطفیٰ قاسمی	عربی	شاہ ولی اللہ اکیڈمی / مطبع الحیدری حیدرآباد
۱۱۷	خلاصۃ القرآن	حبیب الرحمن ایبٹ آبادی	اردو	مطبوعہ خدام القرآن لاہور ۱۹۸۲
۱۱۸	درس قرآن گیارہ جلدیں	مولانا محمد اجمل	اردو	ادارہ تبلیغ واصلاح لاہور
۱۱۹	درس قرآن	عبد الحی فاروقی	اردو	ادارہ اصلاح وتبلیغ لاہور
۱۲۰	درس قرآن	محمد حسین شاہ نیلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۲۱	The Noble Quran (Tafseer-e-Usmani)	Moulana Mohammad Ashfaq Ahmad	Eng	Aalameen publication press.

۱۲۲	مسمط الدرر فی ربط الآیات والسور	محمد طاسین پنج پیری	اردو	مرکزی جامعہ اشاعت التوحید والسنہ مردان
۱۲۳	وخلاصتها المختصر			
۱۲۴	سحر البیان منظوم ترجمہ قرآن دو جلد	مجید الدین احمد اثر زبیری لکھنوی		فیروز سنز پرنٹنگ کراچی
۱۲۵	شرح بیضاوی ، الهدیة	منظور احمد نعمانی	اردو	جامعہ عربیہ انواریہ بہاولپور
۱۲۶	النعمانیہ فی حل التفسیر البیضاویہ			غیر مطبوعہ
۱۲۷	شرح بیضاوی	محمد نذیر حق سواتی	اردو	
۱۲۸	شرح تفسیر بیضاوی	محمد ادریس کاندھلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۲۹	عکس القرآن الحکیم مع ترجمہ و تفسیر	ملخصہ ظفر احمد عثمانی تصحیح عمر احمد عثمانی	اردو	ادارۃ القرآن کراچی
۱۳۰	بیان القرآن	مفسر اشرف علی تھانوی		
۱۳۱	عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن	محمد اسحاق مدنی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۳۲	فتح الحمید ترجمہ قرآن	مولانا فتح محمد جالندھری	اردو	مطبوعہ
۱۳۳	قرآن شریف مترجم	میاں محمد عالم سوجھرو	سندھی	عظیم اکیڈمی میر پور ماتھیلو ۱۹۷۶ء
۱۳۴	قرآن شریف مترجم	میاں محمد عالم سوجھرو	سندھی	مطبوعہ [illegible]
۱۳۵	قرآن کا انگریزی ترجمہ	محمد طفیل فاروقی	انگریزی	مطبوعہ
۱۳۶	قرآن کریم مترجم	محمود الطرازی المدنی	ازبک	بالینیر سنوز کراچی
۱۳۷	قرآن مجید مع عبری ترجمہ و حواشی	قاضی عبید اللہ	عبری	غیر مطبوعہ
۱۳۸	قرآن مجید با حاشیہ	مولانا احمد علی لاہوری	اردو	انجمن خدام القرآن لاہور ۱۹۶۳ء
۱۳۹	قرآن مجید با حاشیہ	قاضی زاہد الحسینی	اردو	مطبوعہ
۱۴۰	قرآن مجید عکسی	ڈاکٹر محمد عبد الحق	سرائیکی	سرائیکی ادبی بورڈ ملتان ۱۳۹۴ھ
۱۴۱	قرآن مجید کا ترجمہ	عبد الحق دربھنگہ	پشتو	مطبوعہ
۱۴۲	قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر	عبد الرحیم صادق	گجراتی	داؤد فاطمہ ٹرسٹ کراچی
۱۴۳	قرآن مجید مترجم	قاضی عبد الرزاق	سندھی	عباسی کتب خانہ کراچی
۱۴۴	قرآن مجید مترجم	محمد حفیظ الرحمن	ریاستی	عزیز المطابع بہاولپور ۱۳۲۴ھ
۱۴۵	قرآن مجید مترجم مع تفسیر	رحمت علی خان ساجی	اردو	فیروز سنز لاہور
۱۴۶	تسہیل القرآن		سندھی	عباسی کتب خانہ کراچی
۱۴۷	قرآن مجید سندھی ترجمہ و حاشیہ	قاضی عبد الرزاق		
۱۴۸	کشاف القرآن	محمد ادریس طوروی	پشتو	مطبوعہ
۱۴۹	کشف الرحمن	مترجم سعید احمد دہلوی معاون اخلاق حسین قاسمی	اردو	مطبوعہ
۱۵۰	مترجم و محشی عکسی پنجابی قرآن مجید	مولانا ہدایت اللہ	پنجابی	پنجابی ادبی اکیڈمی لاہور ۱۹۶۹ء
۱۵۱	مجموعہ تفاسیر	قاضی زاہد الحسینی	اردو	
۱۵۲	مختصر احسن الفوائد	سید احمد حسن دہلوی	اردو	مطبوعہ ۱۳۱۷ھ
۱۵۳	مختصر بیان القرآن	اشرف علی تھانوی / اختصار ظفر احمد عثمانی	اردو	ادارۃ القرآن کراچی
۱۵۴	مختصر [illegible] خلاصۃ القرآن	محمد حسین شاہ نیلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۵۵	معارف القرآن	محمد ادریس کاندھلوی، محمد مالک کاندھلوی	اردو	مطبوعہ لاہور

۱۵۶	معالم العرفان فی دروس القرآن	صوفی عبدالحمید	اردو	مطبوعہ گوجرانوالہ ۱۹۹۱ء
۱۵۷	انوار افزا قرآن مجید	نور احمد	اردو	آر ایم سعید اینڈ کمپنی
۱۵۸	النور القلوب متن مع اردو ترجمہ	محمد حیات سنبھلی	اردو	مطبوعہ
۱۵۹	النوالین شرح جلالین	اشفاق الرحمن کاندھلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۶۰	القنوں ترجمہ وتفسیر قرآن دو جلد	غلام محمد بنگرت	ہندی	مطبوعہ دہلی طبع اول ۱۹۳۲ء
۱۶۱	HOLY QURAN دو جلد	عبدالماجد دریابادی	انگریزی	مطبوعہ ۱۹۲۱ء

تفاسیر جزء (قرآنی) عم

۱	آخری دو پاروں کی تفسیر	اصغر علی روحی	اردو	مطبوعہ
۲	آخری سورتوں کی تفسیر	محمد متین ہاشمی	"	" شیخ بک ولی اللہ ۱۳۸۲
۳	آسان تفسیر	زاہد الحسینی	"	" خواجہ بک ڈپو ۱۹۲۸
۴	آسان تفسیر	عبدالحئی فاروقی	"	" دہلی سے شائع ہوئی ۱۹۶۷
۵	ایک مختصر اجمالی تفسیر	سید عبدالشکور ترمذی	"	غیر مطبوعہ
۶	آیات محکمات	عبدالشکور فاروقی	فارسی	
۷	اتحاف الاشراف علی تفسیر الکشاف	مفتی عمیم الاحسان	اردو/عربی	مطبوعہ - ایچ ایم سعید
۸	التبیان فی تفسیر ام القرآن -	عبدالسلام بنج بیری	عربی	مطبوعہ - عربیہ شاہ محمد روڈ ۱۹۸۵
۹	التقریر الحاوی فی حل تفسیر البیضاوی	فخر الحسن	اردو	"
۱۰	التسہیل فی حل انوار التنزیل	نبیل عالم گجراتی	"	"
۱۱	الخلافة الکبری	عبدالحئی فاروقی	"	" جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ
۱۲	الدرر المکنون فی تفسیر الماعون	عبدالصمد صارم	"	"
۱۳	الذکر الحکیم	عزیز الرحیم	"	" ادارة اللہ اکیڈمی حیدرآباد
۱۴	الصراط المستقیم فی تفسیر الفرقان فی معارف القرآن	عبدالحئی فاروقی	"	" فیض عالم پریس علیگڑھ
۱۵	اقتباسات تعلیمات قرآن	انوار الحق قاسمی خلیل	"	
۱۶	الفرقان فی قراءة ام القرآن	ظفر حسن دیوبندی	"	
۱۷	القرآن المجید پارہ عم	عبداللہ اندھڑ	سندھی	مطبوعہ - مدرسہ عربیہ ارشاد القرآن
۱۸	الکتاب المبین	عزیز الرحیم	اردو	
۱۹	الہام الرحمن فی تفسیر القرآن	عبیداللہ سندھی، تہذیب موسیٰ جاراللہ، ترجمہ عبدالرزاق اور مولانا محمد قاسم	عربی	اردو - ادارہ بیت الحکمت ملتان
۲۰	الہام الرحمن تفسیر پارہ الم	عبیداللہ سندھی، تحقیق غلام مصطفیٰ قاسمی	سندھی	بیت الحکمت ملتان
۲۱	الہام الرحمن فی تفسیر القرآن		عربی	مطبوعہ: الحاج عزیز اللہ نو سندھ
۲۲	الاستیعاب فی تفسیر آیة الاستخلاف	لعل شاہ بخاری	اردو	غیر مطبوعہ

٢٣	الناموس المفصل تفسیر سورہ المزمل	نور الحق علوی	اردو	مطبوعہ
٢٤	انوار البیان فی کشف اسرار القرآن	عاشق الٰہی	”	” ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
٢٥	انوار التبیان فی اسرار القرآن	قاضی شمس الدین	عربی	
٢٦	انوار التفسیر	عبدالرحمٰن منصوری	اردو	”
٢٧	انوار الرحمٰن ترجمہ وتفسیر آل عمران	عبدالصمد صارم	”	” ادارہ علمیہ لاہور ١٩٦٨
٢٨	انوار القرآن	عبدالرحمٰن منصوری	”	”
٢٩	برہان تفسیر سورہ النور	عبدالحئی فاروقی	”	
٣٠	بستان التفاسیر تفسیر ترجمہ اردو فتح العزیز	محمد علی چاندپوری		مطبوعہ فاروقی پریس دہلی
٣١	بصائر	عبدالحئی فاروقی		
٣٢	بیان یعنی تفسیر سورہ آل عمران	” ” ”	اردو	مطبوعہ - محمدی پریس علیگڑھ
٣٣	پارہ اول مدوّن	احمد علی انصاری	سندھی	” غیر مطبوعہ
٣٤	پنج سورہ مترجم	محمد حکیم عبدالکریم	”	
٣٥	تبیین الفرقان	محمد عمر سربازی	فارسی	دو جلد مطبوعہ - اسماعیلیہ پریس
٣٦	تدریس اللغۃ القرآن	ابومحمود حسن علوی	اردو	مطبوعہ ١٠ اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ
٣٧	تدریس تفسیر پارہ تبارک الذی وعم مع ترجمہ وتفسیر	نسیم احمد جعفری		”
٣٨	ترجمان القرآن	ابوالکلام آزاد	اردو	”
٣٩	ترجمہ پارہ الم	عبداللہ بخاری	سندھی	”
٤٠	ترجمہ پارہ الم و نصف	عبدالحق جین پیر	اردو	”
٤١	ترجمہ پارہ عم	عبداللہ بخاری	سندھی	” - نشاط پریس حیدرآباد
٤٢	ترجمہ تفسیر بیضاوی سورہ بقر	حبیب الرحمٰن خیرآبادی	اردو	غیر مطبوعہ
٤٣	ترجمہ قرآن مع تفسیر	احتشام الحق	”	مطبوعہ - روزنامہ جنگ کراچی
٤٤	ترجمہ قرآن مجید	شاہ معصوم مجددی	”	غیر مطبوعہ
٤٥	ترجمہ و تفسیر	عبدالغفور	سندھی	مطبوعہ
٤٦	ترجمہ و تفسیر پارہ عم ربع	عبدالرحیم ملکی		” عباسی لیتھو پریس کراچی
٤٧	ترجمہ و تفسیر پارہ ٢٦	محمد سرانی	سندھی	
٤٨	ترجمہ و تفسیر سورہ ملک	محمد موسیٰ	”	”
٤٩	ترجمہ و تفسیر سورہ رحمٰن	”	”	”
٥٠	ترجمہ و تفسیر قرآن	محمد یوسف دہلوی	اردو	غیر مطبوعہ
٥١	تصویر المقطعات تفسیر لبعض العبارات	محمد اشرف علی تھانوی		مطبوعہ

٥٢	تفسیر المقام المحمود	عبیداللہ سندھی / مرتب عبداللہ بخاری	عربی	مطبوعہ
٥٣	تفسیر جمع البیان فی تفسیر القرآن	عبدالقادر جامی	اردو	" لاہور سے شائع ہوئی
٥٤	تفسیر آیات امامت	ابو محمد عبداللہ اندھڑ	سندھی	غیر مطبوعہ
٥٥	تفسیر آیات قرآنی	عبدالواحد علوی	اردو	مطبوعہ
٥٦	تفسیر آیات قرآنی	عبدالشکور فاروقی	اردو	" - وطن پریس لاہور
٥٧	تفسیر آیت النور	عبدالحمید	"	" " ادارہ درس القرآن بہالہ
٥٨	تفسیر آیت ولا یبدین زینتھن	اشرف علی تھانوی	" انگریزی "	"
٥٩	تفسیر احمدی	احمد بن کرم اللہ	سندھی	"
٦٠	تفسیر ادبیات کے شواھد	ابوالکلام آزاد	اردو	"
٦١	تفسیر اسلطان المعروف به تنویر الایمان	حافظ سلطان احمد	براہوی	" ١٩٧٠
٦٢	تفسیر القرآن سلطانیہ	" " "	"	غیر مطبوعہ
٦٣	تفسیر المعوذتین	مولانا محمد قاسم نانوتوی / مترجم عبدالزمان کرانوی	فارسی/عربی	مطبوعہ - مجلس معارف القرآن دارالعلوم دیوبند -
٦٤	تفسیر المقام المحمود	عبیداللہ سندھی / مرتبہ عبداللہ بخاری	اردو	" - سندھی یونیورسٹی حیدرآباد
٦٥	تفسیر سورۃ الفاتحہ	سلطان محمود کھیالوی	اردو	" استقلال پریس دھلی
٦٦	تفسیر ام القرآن	لعل شاہ بخاری	اردو	" قاسمیہ فیصل آباد
٦٧	تفسیر ایوبی	محمد ایوب	"	"
٦٨	تفسیر تبیان القرآن پارہ اول	عبدالشکور طوروی	پشتو	"
٦٩	تفسیر تسہیل القرآن	مخدوم اللہ بخش	سندھی	غیر مطبوعہ
٧٠	تفسیر تیسیر القرآن	شمس الدین	اردو	مطبوعہ/غیر مطبوعہ
٧١	تفسیر تعلیم القرآن	زاھد الحسینی	"	مطبوعہ
٧٢	تفسیر جدید	احمد حسن فاضل ندوی	"	مخطوطہ
٧٣	تفسیر حوامیم	عبداللہ بخاری	سندھی	غیر مطبوعہ
٧٤	تفسیر سورہ البقرہ سورہ ال عمران	فضل الرحمٰن پشاوری	اردو	مطبوعہ
٧٥	تفسیر سورہ حجرات	فیوض الرحمٰن	اردو	غیر مطبوعہ
٧٦	تفسیر سورہ الفاتحہ	عبیداللہ بہلوی	فارسی	
٧٧	تفسیر سورہ فاتحہ	سلیمان ندوی	اردو	مطبوعہ - غزالی جیکب لائن

۷۸	تفسیر سورۃ فاتحہ	عاشق الٰہی	اردو	مطبوعہ - رحیمیہ ملتان
۷۹	تفسیر سورہ فاتحہ	ظفر احمد عثمانی	"	"
۸۰	تفسیر سورہ فاتحہ	اشفاق الرحمن	"	"
۸۱	تفسیر سورہ الکہف	مناظر احسن گیلانی	"	"
۸۲	تفسیر سورۃ الکہف	ابو الاعلیٰ محمد بشیر علی	عربی	" مدینہ منورہ
۸۳	تفسیر سورہ بقرہ وآل عمران	حمید الدین فراہی	"	غیر مطبوعہ
۸۴	تفسیر سورہ والضحیٰ	لطف اللہ جالندھری	اردو	مطبوعہ - رشیدیہ ساہیوال
۸۵	تفسیر سورہ یٰسین	محمد حسن ھاشمی	"	"
۸۶	تفسیر بیان السبحان	عبد الدائم جلالی	"	" وسیم بکڈپو دیوبند
۸۷	تفسیر پارہ چہارم	محمود دین پوری	براہوی	" ۱۳۷۷ھ
۸۸	تفسیر پارہ تیس	"	"	" ۱۳۷۷ھ
۸۹	تفسیر روح الایمان	فتح الدین	اردو	" حیدرآباد دکن
۹۰	تفسیر روح القرآن فی تشریح آیات القرآن	فتح الدین ادیب	"	" حیدرآباد
۹۱	تفسیر سورہ فاتحہ	محمد عبد اللہ درخواستی	اردو	"
۹۲	تفسیر سورہ فیل نظم میں	عبد الواحد علوی		غیر مطبوعہ
۹۳	تفسیر سورہ فیل	محمد طیب	اردو	مطبوعہ
۹۴	تفسیر سورہ محمد	محمد یوسف ندوی	سندھی	"
۹۵	تفسیر سورہ مزمل	عبد الواحد علوی	اردو	
۹۶	تفسیر القرآن الموصوف بارقۃ الحق	نور الحق علوی	"	"
۹۷	تفسیر القرآن الموصوف نور الحق	نور الحق	"	"
۹۸	تفسیر سورہ واقعہ	ابو الکلام آزاد	"	"
۹۹	تفسیر سورہ والتین والزیتون	محمد اسماعیل سودوی	عربی	"
۱۰۰	تفسیر سورہ یوسف	اشرف علی تھانوی	اردو	"
۱۰۱	تفسیر فیض الرحمن	یعقوب الرحمن عثمانی	"	"
۱۰۲	تفسیر قرآن	ثناء اللہ احمد	"	" دہلی ۱۹۱۹ء
۱۰۳	تفسیر قرآن ترجمۃ القرآن مکمل	سید گل بادشاہ صاحب	پشتو	مطبوعہ/ غیر مطبوعہ
۱۰۴	تفسیر قرآن مسمیٰ التقریر القرآن	محمد طاہر دیوبندی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۰۵	تفسیر سورہ یٰسین	اصغر علی روحی	"	مطبوعہ
۱۰۶	تفسیر سورہ یوسف	عبد اللہ بخاری	سندھی	غیر مطبوعہ
۱۰۷	تفسیر فاتحہ	عزیز الرحمن	اردو	
۱۰۸	تفسیر فی ظلال القرآن	عبد العزیز ہزاروی	"	غیر مطبوعہ

نمبر	نام کتاب	مصنف	زبان	کیفیت
۱۰۹	تفسیر قرآن	نور الحق علوی	اردو	مطبوعہ
۱۱۰	تفسیر قرآن آخری پارے	عبید اللہ سہلوی	فارسی	غیر مطبوعہ
۱۱۱	تفسیر قرآن	عبد الکریم بیر شریف	سندھی	" "
۱۱۲	تفسیر قرآن	محمد طیب	اردو	
۱۱۳	تفسیر قرآن	محمد [illegible] نی	سندھی	مطبوعہ / غیر مطبوعہ
۱۱۴	تفسیر قرآن مجید	محمد یار خلیق	اردو	" "
۱۱۵	تفسیر کلام پاک	محمد محمود دین پوری	براہوی	مطبوعہ۔
۱۱۶	تفسیر معالم التنزیل	محمد صدیق [illegible] کاندھلوی	اردو	" "
۱۱۷	تفسیر معلم القرآن بعم پارہ	عبد الرزاق	سندھی	" "
۱۱۸	تفسیر نظام القرآن و تاویل	حمید الدین فراہی	اردو/عربی	مطبوعہ
-	الفرقان بالفرقان		"	غیر مطبوعہ
۱۱۹	تفسیر نکات القرآن	حافظ عبد الرحمن		
۱۲۰	تفسیر ہدایت القرآن	محمد عثمان سہارنپوری اور مولانا [illegible] پوری	"	مطبوعہ
۱۲۱	تفسیر بعض البیان فی تفسیر بعض الآیات	اشرف علی تھانوی	اردو	مخطوطہ۔
۱۲۲	خواص علوم القرآن	عبد الصمد صارم	اردو	مطبوعہ
۱۲۳	حاشیہ بیضاوی	بدر عالم میرٹھی	عربی	غیر مطبوعہ۔
۱۲۴	حروف اوائل السور	موسیٰ جار اللہ	"	مطبوعہ سنٹرل پریس بھوپال
۱۲۵	حل ابیات بیضاوی	فیض الحسن سہارنپوری	عربی	غیر مطبوعہ
۱۲۶	حواشی قرآن	میرک شاہ اندرابی	اردو	" "
۱۲۷	درس القرآن	حماد اللہ ہالیجوی	سندھی	مطبوعہ / غیر مطبوعہ
۱۲۸	دراسۃ القرآن	محمد ادریس طوروی	اردو	
۱۲۹	درس قرآن	اشرف علی تھانوی	"	غیر مطبوعہ
۱۳۰	درس قرآن	غازی احمد۔	"	
۱۳۱	درس قرآن	شہداد سراوان	فارسی	غیر مطبوعہ
۱۳۲	درس قرآن	محمد شین صدیقی	اردو	" "
۱۳۳	درس قرآن	محمد حسن	"	مطبوعہ / غیر مطبوعہ
۱۳۴	درس قرآن	بابا ساندوی	"	غیر مطبوعہ (ویڈیو کیسٹ دستیاب)
۱۳۵	درس قرآن	محمد احمد عثمانی	اردو	مطبوعہ۔ ماہنامہ منبر الاسلام
۱۳۶	درس قرآن	سالک احمد عثمانی	اردو	" روزنامہ انجام کراچی
۱۳۷	درس قرآن بمع ترجمہ و تفسیر	احتشام الحق تھانوی	"	غیر مطبوعہ (ویڈیو پاکستان سے نشر ہوتا رہا)

۱۳۸	درس قرآن حکیم پہلا سالانہ مجموعہ تا بارھواں سالانہ مجموعہ	زاھد الحسینی	اردو	مطبوعہ دارالارشاد اٹک
۱۳۹	درس قرآن یعنی تفسیر استعاذہ بسم اللہ و سورہ فاتحہ	احتشام الحق تھانوی	اردو	" غزالی حیلب لائن کراچی
۱۴۰	درس سورہ البقرہ	عبدالعزیز ہزاروی	اردو	"
۱۴۱	ذکرامی تفسیر پارہ عم	عبدالحی فاروقی	"	
۱۴۲	سبیل المسلم اردو	"	"	"
۱۴۳	سورہ البقرہ ترجمہ و تشریح سورہ لقمان	عارف ہزاروی		غیر مطبوعہ
۱۴۴	سورۃ الفاتحہ کے علمی و تفسیری فوائد	نجم الحسن تھانوی	اردو	
۱۴۵	سورہ تحریم کی تفسیر	حمیدالدین فراہی	فارسی	مطبوعہ
۱۴۶	سورۃ الناس و سورۃ التوبہ کی تفسیر	بیان منظور احمد	اردو	"
۱۴۷	سورہ لقمان مع ترجمہ و تفسیر	فیوض الرحمٰن	اردو	
۱۴۸	عباد الرحمٰن	نسیم احمد بجنوری	اردو	غیر مطبوعہ
۱۴۹	عبرت تفسیر سورہ یوسف	عبدالحی فاروقی	اردو	
۱۵۰	عزیز البیان فی تفسیر القرآن	عبدالعزیز گوٹھوی	"	غیر مطبوعہ
۱۵۱	عجائب القرآن	اظہار الحق سہیل	"	" "
۱۵۲	عمدۃ التفسیر لآیۃ التطہیر	رشید احمد لدھیانوی	"	مطبوعہ
۱۵۳	عمدۃ الفکر فی تفسیر سورۃ العصر	عبدالقادر رحامی	"	" اس تحریر سے شائع ہوئی
۱۵۴	فتح المقتدر تفسیر سورۃ المدثر	نورالحق علوی	"	"
۱۵۵	فیوض القرآن	فیوض الرحمٰن	"	"
۱۵۶	قاسم العلوم مع انوار النجوم	محمد قاسم نانوتوی، ترجمہ پروفیسر انوار الحسن	"	قرآن کمشیۂ لاہور ۱۹۳۲
۱۵۷	قرآن مجید پارہ عم	احمد علی انصاری	سندھی	مطبوعہ: تنظیم فکر و نظر سکھر
۱۵۸	قرآن مجید کی ساتویں منزل	دعا راحد گھوٹوی	اردو	"
۱۵۹	کا ترجمہ و تشریح			
۱۶۰	قرآن مجید کے چند پاروں کی تفسیر	عبدالشکور	پشتو	غیر مطبوعہ
۱۶۱	قرآنی اساس انقلاب	عبیداللہ سندھی	اردو	مطبوعہ - المحمود اکیڈمی لاہور

۱۶۲	قرآنی اصول انقلاب	عبداللہ سندھی	اردو	المحمود اکیڈمی اردو بازار لاہور
۱۶۳	قرآنی جنگ انقلاب	"	"	مکی دار الکتب اردو بازار لاہور
۱۶۴	قرآنی دستور انقلاب	"	"	ادارہ نشریات اسلام لاہور
۱۶۵	قرآنی عنوان انقلاب	"	"	ولی اللہ سوسائٹی لاہور
۱۶۶	قرآنی فکر انقلاب	"	"	"
۱۶۷	کتاب ترتیب السور الکریم وتناسبها فی النزول وفی المصاحف	موسیٰ جار اللہ	عربی	مطبوعہ
۱۶۸	کشف القرآن	محمد یعقوب براہوی	براہوی	مطبوعہ جامعہ رشید تدریس القرآن
۱۶۹	کشاف القرآن	حماد اللہ ہالیجوی	عربی	
۱۷۰	کمالین شرح اردو جلالین	محمد نعیم دیوبندی		مطبوعہ شرکت بیرون گیٹ ملتان
۱۷۱	مجموعہ تفاسیر فراہی	حمید الدین فراہی	اردو	" انجمن خدام القرآن لاہور
۱۷۲	معارف القرآن	داؤد الحسینی	"	" دار الارشاد در لسبیلہ ورہ ۱۳۹۸
۱۷۳	معارف القرآن	محمد ادریس کاندھلوی	"	"
۱۷۴	معارف القرآن	محمد قاسم جادیا	فارسی	غیر مطبوعہ
۱۷۵	معارف القرآن	محمد تقی عثمانی	انگریزی	" "
۱۷۶	مفتاح القرآن فی براہوی اللسان	محمد عمر دین پوری	براہوی	مطبوعہ ۱۳۷۳
۱۷۷	معالم القرآن	محمد علی صدیقی کاندھلوی	اردو	ادارہ تعلیمات قرآن سیالکوٹ
۱۷۸	مفتاح القرآن	شبیر احمد ازہر	"	
۱۷۹	منتخب التفاسیر	اظہر مبارکپوری		غیر مطبوعہ
۱۸۰	مواعظ حسنہ		اردو	
۱۸۱	سورۃ العصر اور سورۃ اخلاص کی تفسیر	سید محمد آفاق فتحپوری		
۱۸۲	نظام القرآن وتاویل الفرقان	حمید الدین فراہی	عربی	مطبوعہ
۱۸۳	نفحات العنبر فی تفسیر سورۃ الکوثر	لعل شاہ بخاری	اردو	غیر مطبوعہ
۱۸۴	لغات واعراب ام الکتاب	شفیق الرحمٰن	اردو	مطبوعہ جامعہ عبداللہ ابن مسعود
	الولیٰ اخذ اللہ الناس کی تحقیق	اشرف علی تھانوی	"	
۱۸۵	ربا ایھا الذین کی تفسیر اور اسکا بیان	اشرف علی تھانوی	اردو	

ختم نبوت قرآن میں

١	النبی الخاتم	مناظر احسن گیلانی	اردو	مطبوعہ دار الاشاعت کراچی
٢	تحذیر الناس	محمد قاسم نانوتوی	اردو	مکتبہ فیض دیوبند
٣	ختم النبوۃ فی القرآن	مفتی محمد شفیع	اردو	مطبوعہ
٤	ہدیۃ المہدیین فی آیات خاتم النبیین	مفتی محمد شفیع		مطبوعہ

ربط قرآن

١	احسن البیان	قاضی عبید اللہ ڈیروی	اردو	مطبوعہ
٢	الدرر المنثورات فی ربط السور والآیات	حسین علی نقشبندی میانوالی	اردو	عثمانی پریس سرگودھا
٣	الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات	عبد السلام پنجپیری	پشتو	دار العلوم تعلیم القرآن مردان
٤	بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان	حسین علی نقشبندی میانوالی	اردو	مطبوعہ
٥	بلغۃ الحیران فی ربط آیات القرآن	محمد نذیر شاہ موکالوی?	اردو	مطبوعہ
٦	خلاصہ جات ربط السور والآیات	محمد امیر بندیالوی	اردو	مطبوعہ
	دلائل النظام	حمید الدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ
٧	سبق الغایات فی نسق الآیات	اشرف علی تھانوی	عربی	مطبوعہ انڈیا

رد عیسائیت

١	البرہان لحفاظۃ القرآن?	منہاج الدین	اردو	غیر مطبوعہ

۲	البرهان لمحافظة القرآن	محمد علی مونگیری	اردو	
۳	البراهين قاطعه	محمد علی مونگیری	اردو	مطبوعہ
۴	اعزاز القرآن	ابو المنصور دهلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۵	پیغام محمدی دو جلد	محمد علی مونگیری	اردو	دلی پرنٹنگ ورکس ۱۳۳۱ھ
۶	تبجیل التنزیل	ابو المنصور دهلوی	فارسی	غیر مطبوعہ
۷	تصحیح التأویل	ابو المنصور دهلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۸	تکمیل الادیان باحکام القرآن	محمد علی مونگیری	اردو	مطبع رحمانی مونگیر ۱۳۰۱ھ اردو ۱۳۳۶ھ
۹	حکمة النون	محمد طاہر دیوبندی	اردو	مطبوعہ
۱۰	حواشی بائبل سے قرآن تک	محمد تقی عثمانی	اردو	مکتبہ دار العلوم کراچی
۱۱	شفاعت اور کفارہ کی تردید میں رسالہ	حمید الدین فراہی	انگریزی	مطبوعہ
۱۲	ضرورة القرآن	قاضی محمد زاہد الحسینی	اردو	مطبوعہ
۱۳	معجزات مسیح	محمد اسحاق دهلوی	اردو	مطبوعہ
۱۴	مقدمہ عقیدة الاسلام فی نزول		اردو	مطبوعہ
۱۵	عیسی علیہ السلام	محمد یوسف البنوری		
۱۶	نزول عیسی اور ظہور مہدی	محمد ادریس کاندھلوی	اردو	مکتبہ دار العلوم دیوبند

۲۔ یہودیت اور قرآن

۱	یہود کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں	سید عبد الرؤف عالی	اردو	مطبوعہ
۲	یہودیت قرآن کی روشنی میں	عبد الکریم پاریکھ		اسلامک پبلیکیشنز لاہور ۱۹۸۲ء

۳۔ سرزمین قرآن

۱	ارض القرآن	سید سلیمان ندوی	اردو	مطبوعہ
۲	جغرافیہ ارض القرآن	عبد الماجد دریابادی	اردو	مطبوعہ

علم کلام اور قرآن

۱	الارشاد فی مسئلة الاستمداد	عبد الشکور ترمذی	اردو	غیر مطبوعہ
۲	اصول السنة لرد البدعة	محمد طاہر پنج پیری	عربی	مرکزی جماعت اشاعت التوحید والسنة مردان
۳	الاقوال المرضية فی احوال البرزخية			
۴	مع القول المرعی فی القبر الشرعی	محمد امیر بندیالوی	اردو	مکتبہ الحسینیہ سرگودھا۔

۵	القائد الی عیون العقائد	حمید الدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ
۶	الکلام	اشفاق الرحمن کاندھلوی	اردو	مطبوعہ
۷	الکلام الموثوق فی تحقیق ان القرآن	محمد ادریس کاندھلوی	اردو	مطبوعہ
۸	کلام اللہ غیر مخلوق			
۹	ایصال ثواب قرآن کی نظر میں	حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی	اردو	مطبوعہ
۱۰	ایمان و کفر کی روشنی میں	مفتی محمد شفیع	اردو	مطبوعہ
۱۱	شریعت رسول	لعل شاہ بخاری	اردو	مطبوعہ
۱۲	تحریف القرآن رد تحریف القرآن	عبد الحق حقانی	اردو	الرحیم اکیڈمی کراچی
۱۳	توحید الحق	مولانا اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
۱۴	تمہید الفرش فی تحدید العرش	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
۱۵	(جذبات توحید مقدمہ بصائر للناس	مولانا مشتاق احمد	---	مطبوعہ
۱۶	جواہر التوحید مسئلہ علم غیب کا تحقیقی جائزہ	غلام اللہ خان	اردو	
۱۷	صحابہ کرام رض قرآن کی نظر میں	حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی	اردو	الرحمن پبلشنگ کمپنی کراچی
۱۸	شان صحابہ کرام رض قرآن کی روشنی میں	محمد زاہد الحسینی		دار الارشاد اٹک
۱۹	کنوز القرآن	قاضی مظہر الدین احمد بلگرامی	اردو	مکتبہ برہان دھلی ۱۹۶۱ء
۲۰	مقدمہ کتاب التوحید	محمد حسین شاہ نیلوی	اردو	
۲۱	مسئلہ عصمت انبیاء	مفتی عبد الشکور ترمذی	اردو	مطبوعہ
۲۲	مسئلہ علم الغیب	مخدوم اللہ بخش کھرطوی	سندھی	غیر مطبوعہ
۲۳	موقف اہل الانابہ فی مشاجرات الصحابہ	مفتی محمد شفیع	عربی	مطبوعہ
۲۴	وجود اللہ سبحانہ والتوحید	ڈاکٹر ملک غلام مرتضی	عربی/اردو	مطبوعہ لاہور

علوم القرآن

۱	اشرف البیان فی علوم القرآن	مفتی عبد الشکور ترمذی	اردو	غیر مطبوعہ
۲	القرآن والارتقاء	ناظر حسن دیوبندی	اردو	
۳	حواشی الاتقان فی علوم القرآن	حمید الدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ
۴	علوم القرآن	شمس الحق افغانی	اردو/پشتو	مدرسہ فاروقیہ بہاولپور
۵	علوم القرآن اور اصول تفسیر	محمد تقی عثمانی	اردو	مکتبہ دار العلوم کراچی
۶	علوم القرآن بمقدمہ معارف القرآن	محمد تقی عثمانی	اردو	ادارۃ المعارف کراچی
۷	عیون العرفان فی علوم القرآن	مظہر الدین احمد بلگرامی	اردو	مطبوعہ
۸	مقدمۃ القرآن	محمد عبد اللہ درخواستی	اردو	مطبوعہ
۹	مناہل العرفان فی علوم القرآن	محمد مالک کاندھلوی	اردو	مطبوعہ

فضائل قرآن

۱	آداب القرآن	اجمل هزاروی	اردو	اشاعت الاسلام اردو بازار لاہور ۱۹۸۶ء
۲	بسم اللہ کے فضائل و مسائل	مفتی محمد شفیع	اردو	مطبوعہ
۳	ترجمہ فضائل قرآن	محمد موسیٰ بر جی	برجی	
۴	تلاوت قرآن با ترجمہ کی اہمیت	ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ	اردو	مطبوعہ
۵	(سوانح حفظ القرآن مع فضائل قرآن	دین محمد بغدادی	اردو	مطبوعہ
۶	فضائل قرآن	محمد زکریا کاندھلوی	۱۵ زبان	مطبوعہ
۷	فضائل قرآن	رحیم بخش پانی پتی فتح محمد	اردو	ادارہ نشر و اشاعت الالہیات
۸	قرآن کی فضیلت و عظمت	قاری شریف کراچوی	اردو	مکتبہ رشیدیہ کراچی۔

فلسفہ و حکمت قرآن

۱	اسرار بسم اللہ	نسیم احمد تہی لوہری المعروف بجنوری	اردو	غیر مطبوعہ
۲	القرآن والفلسفۃ الجدیدۃ	سید سلیمان ندوی	اردو	مطبوعہ
۳	حجج القرآن	حمید الدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ ۱۹۶۹ء
۴	قبلہ نما مع تشریح و تسہیل	محمد قاسم نانوتوی شارح اشتیاق احمد	اردو	مجلس معارف القرآن دیوبند
۵	کتاب الحکمۃ	حمید الدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ

فہرست مضامین قرآن

۱	ایک فہرست آیات القرآن الکریم	قاضی عبد اللطیف	اردو	غیر مطبوعہ
۲	مصباح للناس المعروف معارف قرآنیہ	مولانا مشتاق احمد	اردو	غیر مطبوعہ
۳	تفصیل البیان فی مقاصد القرآن	سید ممتاز علی دیوبندی	"	مطبوعہ دہلی
۴	مرآت الآیات یعنی آئینہ قرآن	محمد یعقوب براہوی	اردو	بولان مسلم پریس کوئٹہ
۵	(مضامین القرآن مسمی بہ تسہیل الفرقان دو جلد	ابو البشیر محمد شفیع پالوا	" اردو	پالوا برادرس ۱۹۷۹ء

تصوف اور قرآن

۱	الرفیق فی سواء الطریق	اشرف علی تھانوی	اردو	
۲	نوادر النوادر	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
۳	(تائید الحقیقۃ بالآیات العتیقۃ	اشرف علی تھانوی	عربی	مطبوعہ

۴	تصوف اور قرآن	حکیم محمد نذیر احمد صدیقی	اردو	غیر مطبوعہ
۵	~~عنوانات التصوف~~	~~اشرف علی تھانوی~~	~~"~~	~~مطبوعہ~~
۶	مسائل السلوک من کلام ملک الملوک	" " "	عربی	مطبوعہ

قصص القرآن

۱۳۷۸

۱	آفتاب نبوت	قاری طیب	اردو	مطبوعہ ادارہ عثمانیہ
۲	آئینہ معراج	دین محمد سبحانی	منظوم	
۳	ازالة الرین عن قصة ذی القرنین	عبدالحق حقانی	اردو	مطبوعہ مجتبائی دھلی
۴	الرائ الصحیح فی من ھو الذبیح	حمید الدین فراھی	عربی اردو	"
۵	امثال القرآن	ابوالکلام آزاد	اردو	
۶	بہار و خزاں	نسیم احمد سہی پوری	"	"
۷	بیان المعراج	عبدالکریم چشتی	منظوم	
۸	تاج سلیمان	محمد اسحاق دھلوی	اردو	
۹	تبصیر الزجاج	اشرف علی تھانوی	"	مطبوعہ
۱۰	تذکرہ الانبیاء	سید ممتاز علی دیوبندی	"	
۱۱	تذکرہ النبین	عبدالعزیز ہزاروی	"	
۱۲	تذکرہ حضرت لقمان حکیم	نسیم احمد سہی پوری	"	مطبوعہ ۱۹۵۳
۱۳	تذکرہ سورہ الکہف	سید سلیمان ندوی	"	" سعافیہ پرنٹنگ
۱۴	ترجمہ تاویل الاحادیث	غلام مصطفی قاسمی	"	" ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد
۱۵	تفسیر آیت الاسراء	اشرف علی تھانوی	"	"
۱۶	تقریر معراج	لطف اللہ جالندھری	"	
۱۷	جلوہ طور	محمد اسحاق دھلوی	"	"
۱۸	حدیقہ ارم	عبدالحمید ڈیروی	"	" شیخ جان کشمیری بازار
۱۹	خرد نامہ	حمید الدین فراھی	فارسی	غیر مطبوعہ
۲۰	داستان یوسف	اسحاق دھلوی	اردو	مطبوعہ
۲۱	ذوالقرنین و یاجوج ماجوج	موسی جار اللہ	عربی	"
۲۲	رسالہ تاریخ اقوام و ملل	ابوالکلام آزاد	اردو	"
۲۳	سیرت طیبہ ماخوذ از قرآن	"		"
۲۴	صبر ایوب	محمد اسحق دھلوی	اردو	"
۲۵	طوفان نوح	" "	"	"
۲۶	فسانہ آدم	" "		"
۲۷	قرآنی نبیوں کے قصے	عبدالحی فاروقی		"
۲۸	قصص الانبیاء	حافظ سلطان احمد	اردو	غیر مطبوعہ
۲۹	قصص القرآن	عبدالرب سما کاظمی	پشتو	"
۳۰	قصص القرآن	حفظ الرحمن سیوہاروی	اردو	ندوة المصنفین دھلی

۳۱	قصص النبیین	سید ابوالحسن علی ندوی	عربی	مطبوعہ مجلس تحقیقات لکھنؤ
۳۲	قصص و مسائل	عبدالماجد دریا آبادی	اردو	” مجلس نشریات کراچی
۳۳	قصہ اصحاب کہف	میاں حسیب محمد سماعیل	”	
۳۴	قصہ اصحاب کہف	اسحاق دہلوی	”	مطبوعہ دارالاشاعت کراچی
۳۵	قصہ جرجیس علیہ السلام	” ”	”	”
۳۶	قصہ یوسف منظوم	تاج محمد اسروتی	سندھی	”
۳۷	قصہ یونس علیہ السلام	اسحاق دہلوی	اردو	مطبوعہ دارالاشاعت کراچی
۳۸	مثنوی حکمت لقمان منظوم	شیخ احمد تھیپوری	”	” ۱۳۲۳
۳۹	معراج رسول	اسحاق دہلوی	”	”
۴۰	ملت ابراہیم	” ”	”	”
۴۱	ملکوت اللہ	حمیدالدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ
۴۲	نبوت و رسالت و مقاصد بعثت	ادریس کاندھلوی	اردو	
۴۳	نعم العون فی تحقیق توبۃ فرعون	اشرف علی تھانوی	”	
۴۴	ہدایت کے چراغ یعنی سیرت انبیاء کرام	عبدالرحمن حیدرآبادی	”	” ادارہ اسلامیات لاہور

لغات القرآن

۱	العرفان بمفردات القرآن	محمد اسماعیل گوجروی	عربی	غیر مطبوعہ
۲	الفروق	ضمیر احمد قدسی	”	” ”
۳	اللباب فی تاویل الفاظ کثرت فی الکتاب	سراج الاسلام حنیف	”	” مکتبہ قاسمیہ سوڈان ۱۹۸۸
۴	المفردات فی غریب القرآن	حافظ نورالحسن خان	اردو	
۵	الیاقوت والمرجان فی شرح غریب القرآن	حماداللہ ہالیجوی	سندھی	مطبوعہ
۶	تدریس القرآن	اجمل ہزاروی	اردو	مطبوعہ
۷	ترجمہ قرآن	محمد آصف قاسمی	”	” فاروق اعظم کراچی
۸	ترغیب الاخوان فی ترکیب القرآن	منظور نعمانی	عربی	”
۹	جنۃ النعیم فی استخراج لغات الکریم	اسداللہ سندھی	اردو	”
۱۰	حل اللغات القرآن من صاحب بلغۃ الحیران	حسین نیلوی، مرتبہ محمد امیر منبریالوی		
۱۱	دینی لغات	زاہد الحسینی	اردو	

١٢	عجائب البيان في لغات القرآن	عبد الله الموصوف بجيون	اردو	
١٢	مع تفسير البيان وبحوم الفرقان			
١٣	فوائد القرآن الموصوف اصطلاحات القرآن	عبید الله سجاوی	عربی	غیر مطبوعہ
١٤	قاموس القرآن	قاضی زین العابدین برکٹی	اردو	مطبوعہ
١٥	قاموس الفاظ القرآن الکریم	عبد الله عباس ندوی	عربی انگریزی -	مطبوعہ دار الشروق جدہ
١٦	کتاب مفردات القرآن	حمید الدین فراہی	اردو	
١٧	لغات القرآن	عبد الرشید نعمانی	"	مطبوعہ
١٨	لغات القرآن	عبد الدائم جلالی	"	"
١٩	لغات القرآن	حماد الله ہالیجوی	عربی	"
٢٠	لغات القرآن	خیر محمد ندوی	عربی - اردو - سندھی -	مطبوعہ ماہنامہ سوغات
٢١	لغات القرآن	عبد الرشید مرحوم	اردو	مطبوعہ - شمسی پریس کراچی
٢٢	لغات القرآن	اجمل ہزاروی	عربی	
٢٣	لغات القرآن	عبد الکریم پاریکھ	انگریزی	مطبوعہ - مجلس نشریات اسلام
٢٤	لغات القرآن	"	ہندی	" لکھنؤ کراچی
٢٥	لغات القرآن	"	اردو	"
٢٦	لغات القرآن	زاہد الحسینی	"	غیر مطبوعہ
٢٧	مفردات القرآن	شمس الحق افغانی	"	"
٢٨	خدمة لغات القرآن لشیخ حماد الله	محمد یوسف منوری	عربی	مطبوعہ
٢٩	VOCABULARY OF THE HOLY QURAN	DR. ABDULLAH ABBAS NADWI	انگریزی	DR. RA INTERNATIONAL EDUCATION CHICAGO U.S.A. 1986

متعلقات القرآن

١	آئینہ حق	عبد الکریم چشتی	سندھی	
٢	رحمن الخبير في مبادی علم الاثر	حسن جان پشاوری	عربی	
٣	احکام الاصول باحکام الرسول	حمید الدین فراہی	عربی	مخطوطہ
٤	التوجيه بما يتعلق بالتشابه	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
٥	الفرقان	غلام ربانی لودھی		
٦	الشفاء السکینه فی تحقیق الراء	ظفر احمد عثمانی	اردو	
٧	التزينه			
٨	القول الانفع فی تحقیق امکان الابدع	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ

۹	الامعان فی اقسام القرآن	حمید الدین فراہی	اردو	مطبوعہ۔ اشرف پریس لاہور
۱۰	الموادالقتاوی	اشرف علی تھانوی	”	”
۱۱	النجوم الثاقب	انیس الحق محمودی	بنگلہ	”
۱۲	اوصاف القرآن	حمید الدین	عربی	مخطوطہ
۱۳	ایک قرآن اور	محمد طیب	اردو	مطبوعہ
۱۴	برہان ربانی	عبدالکریم چشتی	سندھی	
۱۵	تحفۃ الحرز فی ترجمۃ الترياق	اسداللہ سندھی	اردو	
۱۶	تصحیح قرآن کریم	محمد قاسم نانوتوی	عربی	مطبع مجتبائی دھلی ۱۳۲۸ھ
۱۷	تنبیہ الحائرین	عبدالشکور فاروقی لکھنوی	اردو	مطبوعہ
۱۸	تنزیہ القرآن عن استبدالہ بالایمان	اشرف علی تھانوی	”	” ادارہ احمدی لاہور
۱۹	حالات قرآن مجید	عبدالحئی فاروقی	اردو	
۲۰	حدیث رسولؐ کا قرآنی معیار	محمد طیب	”	مطبوعہ
۲۱	خطبات حمید	علامہ غلام مرتضیٰ	”	”
۲۲	دستور قرآنی مع ضمیمہ غیر مسلموں کے حقوق	مفتی محمد شفیع		”
۲۳	دو انسانی چہرے قرآنی موقع میں	ابوالحسن ندوی	اردو	مطبوعہ تحقیقات نشریات لکھنو
۲۴	رفع اشتباہ فی نفع اسماء	اشرف علی تھانوی	اردو	مطبوعہ
۲۵	شعور و آگہی	عبیداللہ سندھی ترجمہ مطلوب علی زیدی	” ”	مکی دارالکتب لاہور
۲۶	علم کی اہمیت	حبیب الرحمن خیرآبادی	”	غیر مطبوعہ
۲۷	قاعدہ ابواب القرآن	دین محمد سجستانی	اردو	
۲۸	قرآن کریم کی علمی تفسیر	محمد طیب	”	مطبوعہ
۲۹	قرآنی حلقوں کی ایک نئی تحریک	شیخ احمد شہپوری	”	”
۳۰	قرآنی تقسیم اور اختلاف آیات	محمد طیب	”	”
۳۱	کیا ہمارا قرآن ایک ہے	حبیب الرحمن	”	
۳۲	کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے	محمد قاسم نانوتوی ترجمہ سعید احمد پالنپوری	”	مکتبہ وحیدیہ دیوبند انڈیا
۳۳	متشابہات القرآن للتراویح	اشرف علی تھانوی	”	
۳۴	مشکلات القرآن	انور شاہ کشمیری	”	
۳۵	مشکلات القرآن	شمس الحق افغانی	”	غیر مطبوعہ

٣٦	مشکلات القرآن	عبداللطیف سنبھلی	اردو	
٣٧	مقصد قرآن	احمد علی لاہوری	"	
٣٨	مقصد قرآن	زاہد الحسینی	"	غیر مطبوعہ
٣٩	میزان القرآن منظوم	دین محمد سندھی	سندھی	
٤٠	نصرة القرآن	عبدالحمید خان ڈیروی	اردو	
٤١	نظریہ دو قرآن پر ایک نظر	محمد طیب	"	مطبوعہ دارالعلوم دیوبند

مواعظ قرآنی

١	اشرف البیان لما فی الحدیث	اشرف علی تھانوی	اردو	غیر مطبوعہ
٢	والقرآن			
٣	اشرف المقالات	عبدالشکور ترمذی	"	"
٤	تنویر المواعظ	اشرف علی تھانوی	"	مطبوعہ
٥		مرتب محمد مصطفیٰ بجنوری	"	
٦	تفسیری مواعظ	محمد متین ہاشمی	"	

ناسخ و منسوخ قرآن

١	قرآن محکم	عبدالصمد رحمانی	اردو	مطبوعہ معارف القرآن دیوبند ۱۹۶۷
٢	کتاب الرسوخ فی معرفة الناسخ والمنسوخ	حمید الدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ

نحو و صرف قرآنی

١	صرف القرآن	موسیٰ جار اللہ	عربی	مطبوعہ
٢	قرآن اور عربی زبان	عزیز الرحیم	اردو	غیر مطبوعہ
٣	لسان القرآن	" "	"	
٤	مفتاح القرآن	حفظ الرحمٰن سیوہاروی	"	مطبوعہ
٥	L RA HELANGUAGE OF THEHOLYQURAN	عبداللہ عباس ندوی	انگریزی	اقراء انٹرنیشنل ایجوکیشنل فاؤنڈیشن شکاگو - امریکہ

وحی و الہام قرآن

	الخط العثمانی فی الرسم القرآنی	قاری رحیم بخش	اردو	مطبوعہ	نشریات ملتان
	تسہیل البیان فی رسم الخط القرآن	ابوالحسن اعظمی	"	مطبوعہ	صوت القرآن دیوبند
	ساطع البرہان	محمد علی مونگیری	"		
	سما تبان وحی	محمد طاہر رحیمی	"	"	سید سراجان ملتان
۵	وحی الٰہی	سعید احمد اکبر آبادی	"	"	ندوۃ المصنفین دہلی

فہرست مخطوطات

زیر تبصرہ مخطوطات کی فہرست موضوعات کی ترتیب پر

احکام القرآن

				کیفیت
۱	احکام القرآن	مفتی جمیل احمد تھانوی	عربی	ج/۶ ج/۷
۲	احکام القرآن	مصنفہ جصاص، مترجمہ محمد شریف قاسمی	اردو	
۳	احکام القرآن	مترجم منہاج الدین	"	مصنف مذکور نہیں ہے
۴	احکام القرآن	مترجم عبد العزیز ہزاروی	"	" " "
"	"	مصنفہ شمس الحق افغانی	"	غالباً اب شایع ہو گیا ہے
۵	شراب و جوا و حکم قرآن	حافظ عبد الواحد علوی ہزاروی	"	
۶	فقہ القرآن	مولانا حمید الدین فراہی	عربی	—

اسباب النزول

۱	اسباب النزول	مولانا حمید الدین فراہی	عربی	—
۲	نزول قرآن	سید معروف شاہ شیرازی	اردو	کچھ حصے طبع ہو چکے ہیں کچھ باقی ہیں

اسماء حسنیٰ

۱	شرح اسماء حسنیٰ	قاضی محمد زاھد الحسینی	"

اصلاح تراجم و تفاسیر

۱	تنقیح البیان فی الرد علی تفسیر القرآن	ابو المنصور دہلوی	"	رد تفسیر سرسید
۲		"		
۳	تنقید الراشدی علی معترض الاسکندری	ابو محمد عبد اللہ الندھڑ	سندھی	رد تفسیر احمد رضا خان سندھی ترجمہ
۴	تنقیل احل الایمان علی کنز الایمان	" " "	سندھی	" " " اردو ترجمہ
۵	رو برو تفسیر ابو الکلام آزاد	مفتی عبد الشکور ترمذی	اردو	ترجمان القرآن مصنفہ ابو الکلام پر نقد ہے
۶	مستند موضح قرآن کی اشاعت	اخلاق حسین قاسمی	"	کچھ مطابع نے شاہ عبد القادر کے ترجمہ میں تبدیلی کر دی تھی اس پر نقد کر کے ساتھ اصلاح کر دی
۷	نموذج بعض معتقدات ابن العوج	اشرف علی تھانوی	"	

اصول تراجم و تفاسیر قرآن

۱	البرھان فی اصول القرآن	محمد طاہر پنج پیری	اردو	ممکن ہے عربی میں ہو —
۲	البیان فی ترجمۃ القرآن	مفتی سید عبد الشکور ترمذی	"	—
۳	اصول التاویل	حمید الدین فراہی	عربی	—
۴	مرشد الحیران الی فہم القرآن	محمد طاہر پنج پیری	اردو	ممکن ہے یہ نسخہ عربی میں ہو
۵	مقدمہ فی علوم القرآن	حسن جان مدنی	عربی	

اعجاز القرآن

۱	کتاب النکت فی اعجاز القرآن	قاضی اطہر مبارکپوری	عربی	یہ ایک قدیم مصنف کی کتاب اعجاز پر حواشی ہیں
۲	نور الایقان فی اعجاز القرآن	محمد اسماعیل عودوی	″	

بلاغت وفصاحت

۱	اسالیب القرآن	حمید الدین فراہی	عربی

تاریخ القرآن

۱	تاریخ القرآن	مولانا منہج الدین	اردو	
۲	تاریخ القرآن	محمد علی مونگیری	″	غالباً یہ نسخہ طباعت کے لئے گیا تھا پھر گم ہوگیا
۳	تاریخ القرآن	حمید الدین فراہی	″	
۴	قرآنی انسائیکلوپیڈیا	عبد الرؤف عالی	″	
۵	مقالہ مفسر ومترجم	محمد مالک کاندھلوی	″	

تاریخ تجوید وقراء کرام

۱	تذکرۃ القراء	ڈاکٹر فیوض الرحمٰن	″
۲	سرحد کے ممتاز قراء	″ ″ ″	″

تاریخ مترجمین ومفسرین قرآن

۱	علماء سرحد کی تفسیری خدمات	ڈاکٹر فیوض الرحمٰن	″	یہ غالباً موصوف کا P.H.D مقالہ ہے
۲	مفتی اعظم کی تفسیری خدمات	مفتی عبد الشکور ترمذی	″	مفتی محمد شفیع کی تفسیری خدمت پر مقالہ

تجوید وقراءات

۱	التبیان فی ترتیل القرآن	قاری محمد شریف	″
۲	جمال القرآن	مصنفہ اشرف علی تھانوی مترجم مفتاح الدین	پشتو
۳	تحقیق حرف ضاد	مفتاح الدین	اردو
۴	جواہر ضیائیۃ شرح اردو شاطبیۃ	قاری محمد سلیمان دیوبندی	″
۵	حاشیۃ التیسیر	رضوان احمد نسیم دیوبندی	″
۶	حاشیۃ خلاصۃ البیان	محمد سلیمان دیوبندی	″
۷	رسالہ در احوال قراء سبعۃ	محمد زکریا کاندھلوی	″
۸	سراج الاحسان لقاری القرآن	رحمان الدین پشاوری	″
۹	شرح جزری	محمد زکریا کاندھلوی	عربی
۱۰	شرح خلاصۃ البیان	محمد عاشق الٰہی بلندشہری	عربی
۱۱	ضیاء الشمس فی اداء الھمس	اشرف علی تھانوی	اردو
۱۲	عربی کا آسان قاعدہ	محمد عاشق الٰہی بلندشہری	″
۱۳	عرضیہ اضعف العباد فی مسئلۃ الضاد	عبد الکریم ڈیروی	″

۱۴	علاج الحیران بتلاوۃ القرآن	محمد ذاکر عبیدی پھلتی	اردو	
۱۵	علم التجوید	فضل الحق بنگالی	"	
۱۶	نہایۃ قول المفید	غلام ربانی لودھی	"	

تراجم قرآن (مکمل)

۱	البرھان فی تراجم القرآن	رحمت علی خان سامی	لونگاڑا	ایک سپارہ طبع ہوا بقیہ غیر مطبوعہ ہے
۲	الترجمۃ والبیان فی تفسیر القرآن	شیر محمد جتوئی	براھوی	صرف پارہ الٓمٓ طبع ہوا ہے بقیہ غیر مطبوع
۳	انگریزی ترجمہ قرآن	بیگم مولانا عزیز گل	انگریزی	
۴	ترجمہ قرآن	قاضی عبید اللہ	اردو	
۵	ترجمہ قرآن	عبد الرحمٰن	ایرانی بلوچی	
۶	ترجمہ قرآن بمع حواشی	عبد الغنی	"	
۷	ترجمہ قرآن مجید	قاضی اطہر مبارکپوری	اردو	
۸	ترجمہ قرآن مجید	قاضی محمد زاھد الحسینی	"	
۹	ترجمہ وتفسیر قرآن	محمد طاھر پنج پیری	پشتو	
۱۰	ترجمہ تفسیر فی ظلال القرآن	سید معروف شاہ شیرازی	اردو	اس کی آٹھ جلدیں ترجمہ ہو چکی ہیں
۱۱	عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن	محمد اسحاق مدنی	"	
۱۲	مجموعہ تفاسیر	قاضی محمد زاھد الحسینی	"	
۱۳	مستند موضح قرآن کی امتیازات	اخلاق حسین قاسمی		حواشی قرآن بھی موصوف کے ہیں

تراجم قرآن (جزئی)

۱	پارہ اول و دوم	پیر وھیر احمد علی انصاری	"	کچھ طبع ہو گئے کچھ پارے باقی ہیں
۲	ترجمۃ القرآن	عزیز الرحیم	"	
۳	ترجمہ قرآن	فاضل ٹنڈو والہ یار	لونگاڑا	
۴	ترجمہ قرآن مجید	شاہ معصوم مجددی دھلوی	اردو	
۵	ترجمہ وتفسیر	عبد الوھاب چاچڑ	سندھی	ماھنامہ شریعت سکھر میں قسطوار چھپ رہی ہے
۶	ترجمہ وتفسیر قرآن	فقیر محمد یوسف دھلوی	اردو	
۷	ترجمہ وتفسیر قرآن مجید	غلام مصطفیٰ قاسمی	سندھی	
۸	تفسیر القرآن سلطانیۃ	حافظ سلطان احمد	براھوی	
۹	تفسیر تسہیل القرآن	مخدوم اللہ بخش کھرڑوی	سندھی	
۱۰	تفسیر تیسیر القرآن	قاضی شمس الدین	اردو	صرف پہلی جلد مطبوعہ ہے بقیہ غیر مطبوعہ
۱۱	تفسیر حدید اردو	احمد حسن فاضل ندوی	اردو	کراچی کے عجائب گھر میں ہے
۱۲	تفسیر خواصیم	عبد اللہ لغاری	سندھی	
۱۳	تفسیر سورۃ بقرہ وآل عمران	حمید الدین فراھی	عربی	
۱۴	تفسیر سورۃ حجرات	ڈاکٹر فیوض الرحمٰن	اردو	
۱۵	تفسیر قرآن کا ترجمۃ القرآن	سید گل بادشاہ	پشتو	

۱۶	درس قرآن	شہداد سراوان	فارسی	
۱۷	درس قرآن	محمد متین صدیقی کراچی	اردو	
۱۸	"	مفتی محمد حسن امرتسری	"	اب الحسن میں قسطوں کی شکل میں شائع ہو رہی ہے ریڈیو پاکستان سے نشر ہوئی
۱۹	" مع ترجمہ و تفسیر	احتشام الحق تھانوی	"	
۲۰	سورۃ البقرہ ترجمہ و تشریح	محمد عارف ہنز (اول)	"	
۲۱	قرآن مجید کے چند پاروں کی تفسیر	عبد الشکور طوروی	پشتو	
۲۲	معارف القرآن	محمد قاسم بادیا	(اردو)	
۲۳	"	مفتی محمد تقی عثمانی	انگریزی	ابھی ترجمہ و تفسیر کا کام جاری ہے اور قسط وار البلاغ انگریزی میں چھپ رہا ہے
۲۴	منظوم ترجمہ قرآن	عبد الحکیم سرمد مظاہری	"	

تصوف اور قرآن

۱	الرفیق فی سواء الطریق	اشرف علی تھانوی	اردو
۲	تصوف اور قرآن	حکیم محمد نذیر احمد صدیقی	"

تفاسیر قرآن (مکمل)

۱	الترجمۃ والبیان فی تفسیر القرآن	مولانا شبیر محمد جتوئی صاحب	براہوی	جامعہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم سکھر سندھ
۲	بیضاوی کی شرح	مولانا محمد ادریس کاندھلوی	اردو	
۳	ترجمہ قرآن مع حواشی	مولانا عبد الغنی	ترجمہ عربی	
۴	ترجمہ و تفسیر قرآن	مولانا محمد طاہر صاحب پنج پیری	پشتو	
۵	ترجمہ تفسیر احمدی	مترجم: مولانا محمد عثمان کاشف الہاشمی	اردو	
۶	تفسیر تسہیل البیان	مولانا محمد امیر بندیالوی		
۷	تفسیر فی ظلال القرآن	سید قطب مترجم: سید معروف شاہ شیرازی	اردو	
۸	ترجمہ جلالین	مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی	اردو	
۹	حاشیہ تفسیر جلالین	اشرف علی تھانوی	اردو	
۱۰	حاشیہ جلالین شریف	مولانا محمد حیات سنبھلی	عربی	
۱۱	حاشیہ جلالین شریف	مولانا الحاج احتشام الحسن کاندھلوی	عربی	
۱۲	حواشی بیضاوی	حافظ عبد الرحمن امروہی	عربی	
۱۳	حواشی بیضاوی	سید محمد یعقوب بلوچستانی		
۱۴	حواشی قرآن مجید	قاضی اطہر مبارکپوری	عربی	
۱۵	حواشی کلام پاک	مولانا محمد زکریا کاندھلوی	اردو	
۱۶	خلاصۃ البیان فی کلام	مولانا محمد حسین شاہ نیلوی	اردو	
۱۷	الرحمان			
۱۸	درس قرآن	مولانا اشرف علی تھانوی	اردو	

۱۹	درس قرآن	مولانا محمد حسین شاہ نیلوی	اردو	
۲۰	شرح بیضاوی	محمد نذیر صاحب حق سواتی	〃	
۲۱	شرح تفسیر بیضاوی	مولانا محمد ادریس چھوکالاندھلوی	〃	
۲۲	ترجمہ ظلال القرآن	سید قطب مترجم سید معروف شاہ شیرازی	〃 〃	غیر مطبوعہ دس جلدیں
۲۳	عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن	مولانا محمد اسحاق مدنی	〃	غیر مطبوعہ
۲۴	قرآن مجید پر عربی میں حواشی	قاضی عبد اللہ	عربی	غیر مطبوعہ
۲۵	مجموعہ تفاسیر	قاضی زاہد الحسینی	اردو	
۲۶	مختصر ترتیب خلاصۃ القرآن	مولانا محمد حسین شاہ نیلوی	〃	غیر مطبوعہ
۲۷	نوالین شرح جلالین	اشفاق الرحمان کاندھلوی	〃	غیر مطبوعہ

تفاسیر قرآن (جزئی)

۱	آیت للفقراء کی تفسیر	مفتی سید عبد الشکور ترمذی	اردو	غیر مطبوعہ
۲	الانصاف فی تفسیر آیۃ الاستخلاف	لعل شاہ بخاری	〃	غیر مطبوعہ
۳	الفرقان فی قراءۃ ام القرآن	ناظر حسن دیوبندی	〃	
۴	انوار التبیان فی اسرار القرآن	قاضی شمس الدین	عربی	
۵	پارہ اول و دوم	پیر رشید احمد علی انصاری	سندھی	کچھ مطبوعہ ہے اور کچھ غیر مطبوعہ
۶	ترجمۃ القرآن	عزیز الرحیم	اردو	غیر مطبوعہ
۷	ترجمہ قرآن	فاضل لکھنؤ والہ یار	لوکگدڑا	
۸	ترجمہ قرآن مجید	شاہ معصوم مجددی دہلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۹	ترجمہ تفسیر بیضاوی سورۃ بقرہ	مولانا حبیب الرحمان خیر آبادی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۰	ترجمہ و تفسیر	عبد الوہاب چاچڑ	سندھی	غیر مطبوعہ
۱۱	ترجمہ و تفسیر قرآن	مولانا محمد یوسف مفتیر دہلوی	اردو	غیر مطبوعہ
۱۲	ترجمہ و تفسیر قرآن مجید	غلام مصطفیٰ قاسمی	سندھی	غیر مطبوعہ
۱۳	تفسیر القرآن سلطانیہ	حافظ سلطان احمد	براہوی	غیر مطبوعہ
۱۴	تفسیر آیات امامت	مولانا ابو محمد عبد اللہ اندھڑ	سندھی	غیر مطبوعہ
۱۵	تفسیر تسہیل القرآن	مخدوم اللہ بخش کموڑوی	〃	〃 〃
۱۶	تفسیر تیسیر القرآن	قاضی شمس الدین حبیب	اردو	کچھ حصہ مطبوعہ ہے اور باقی غیر مطبوعہ
۱۷	تفسیر جدید	مولانا احمد حسن فاضل ندوی سکھشی	〃	مخطوطہ کی صورت میں ہے
۱۸	تفسیر حوامیم	عبد اللہ لغاری	سندھی	غیر مطبوعہ
۱۹	تفسیر سورۃ الفاتحہ	عبد الحمید خان خریروی	عربی	〃 〃
۲۰	تفسیر سورۃ حجرات	نیو فی الرحمان	اردو	〃 〃
۲۱	تفسیر سورۃ فیل	حافظ عبد الواحد علوی ہزاروی		〃 〃

۲۲	تفسیر سورۃ مزمل	حافظ عبدالواحد علوی ہزاروی	اردو	
۲۳	تفسیر سورۃ یوسف	عبداللہ لغاری	سندھی	غیر مطبوعہ
۲۴	تفسیر عثمانی	مولانا ابو محمد عبداللہ اندھڑ	"	" "
۲۵	تفسیر فاتحہ	عزیز الرحمان المعروف صاحبزادہ محمد امیر خسرو ہزاروی	اردو	
۲۶	تفسیر فی ظلال القرآن	مصنف سید قطب مترجم مولانا عبدالعزیز ہزاروی	"	غیر مطبوعہ
۲۷			"	
۲۸	تفسیر قرآن ٹیارہ پارے	عبیداللہ بہاولی	فارسی	" "
۲۹	تفسیر قرآن	عبدالکریم بیر شریف	سندھی	" "
۳۰	تفسیر قرآن	قاری محمد طیب	اردو	
۳۱	تفسیر قرآن	مولانا محمد مدنی	سندھی	کچھ حصہ مطبوعہ ہے اور کچھ غیر مطبوعہ
۳۲	تفسیر قرآن مجید	مفتی محمد یار خلیق	اردو	غیر مطبوعہ
۳۳	تفسیر قرآن ترجمۃ القرآن	مولانا سید گل بادشاہ	پشتو	" "
۳۴	تفسیر نکات القرآن نامکمل	حافظ عبدالرحمان	اردو	" "
۳۵	حل ابیات بیضاوی	مولانا فیض الحسن سہارنپوری	عربی	" "
۳۶	حواشی قرآن (نامکمل)	مولانا سید مبارک شاہ افریقی	اردو	" "
۳۷	درس قرآن	غازی احمد (کرشن لال)	"	
۳۸	درس قرآن	مولانا شبیر احمد صاحب سراوان	فارسی	غیر مطبوعہ
۳۹	درس القرآن	حماد اللہ ہالیجوی	سندھی	" "
۴۰	درس قرآن	مولانا محمد متین الصدیقی کرکوی	اردو	" "
۴۱	درس قرآن	منشی محمد حسن صاحب	"	" "
۴۲	درس قرآن مع ترجمہ و تفسیر	احتشام الحق تھانوی	"	" "
۴۳	سورۃ البقرہ ترجمہ و تشریح سورہ لقمان	محمد عارف ہزاروی	"	" "
۴۴	سورۃ الفاتحہ کے علمی و تفسیری فوائد	مولانا نجم الحسن تھانوی	"	
۴۵	عباد الرحمان	نسیم احمد شیخ پوری	اردو	غیر مطبوعہ
۴۶	عجائب القرآن	سید اظہار الحق سہیل	"	" "
۴۷	عزیز البیان فی تفسیر القرآن	مفتی عبدالعزیز مزنگوی	"	" "
۴۸	قرآن مجید کے چند پاروں کی تفسیر	عبدالشکور لکھوری	پشتو	" "
۴۹	معارف القرآن	مولانا محمد قاسم بادیا	فارسی	" "
۵۰	معارف القرآن	مولانا محمد تقی عثمانی	انگریزی	" "
۵۱	منتخب التفاسیر	قاضی اطہر مبارکپوری	اردو	" "

٥٢	نفحات العنبر فی تفسیر سورۃ الکوثر	لعل شاہ بخاری	اردو	غیر مطبوعہ
٥٣	او لو بواخذ اللہ الناس کی تحقیق	اشرف علی تھانوی	"	"
٥٤	یا ایہا المزمل کی تفسیر اور اس کا بیان	مولانا اشرف علی تھانی		٥

ربط القرآن

١	دلائل النظام	مولانا حمید الدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ

رد عیسائیت قرآن سے

١	البرہان لحفاظۃ القرآن	محمد علی مونگیری	اردو	
٢	البرہان لحفاظۃ القرآن	مولانا منہاج الدین	"	غیر مطبوعہ
٣	اعجاز القرآن	مولانا ابو المنصور دہلوی	"	" "
٤	تبجیل التنزیل	مولانا ابو المنصور "	فارسی	
٥	تصحیح التاویل	" "	اردو	

علم کلام

١	الارشاد فی مسئلۃ الاستمداد	مفتی عبد الشکور ترمذی	اردو	غیر مطبوعہ
٢	القائد الی عیون العقائد	مولانا حمید الدین فراہی	عربی	" "
٣	مسئلہ علم الغیب	مخدوم اللہ بخش کمڑوی	سندھی	" "

علوم القرآن

١	اشرف البیان فی علوم القرآن	مفتی عبد الشکور ترمذی	اردو	غیر مطبوعہ
٢	حواشی الاتقان فی علوم القرآن	مولانا حمید الدین فراہی	عربی	" "

فلسفہ و حکمت قرآن

١	اسرار بسم اللہ	مولانا نسیم احمد شہید پوری المعروف بجنوری	اردو	غیر مطبوعہ
٢	جمع القرآن	مولانا حمید الدین فراہی	عربی	" "
٣	کتاب الحکمت	" "	"	" "

فہرست مضامین

١	فہرست آیات القرآن الکریم	قاضی عبد اللطیف		" "

قصص القرآن

١	خرد نامہ	مولانا حمید الدین فراہی	فارسی	غیر مطبوعہ
٢	قصص القرآن	مولانا عبد الرب کاکاخیل	پشتو	" "
٣	قصص الانبیاء	حافظ سلطان احمد	براہوی	" "
٤	قصہ اصحاب کہف	مولانا میاں حبیب گل کاکاخیل	اردو	

١٥	ملکوت اللہ	مولانا حمید الدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ

لغات القرآن

١	المفردات لمفردات القرآن	محمد اسماعیل عودروی صاحب	عربی	غیر مطبوعہ
٢	الفروق	مولانا ضمیر احمد کداسی	〃	〃 〃
٣	المفردات فی غریب القرآن	حافظ نور الحسن خان	اردو	
٤	جنۃ النعیم فی استخراج	مولانا اسد اللہ سندھی	اردو	
٥	لغات القرآن			
٦	فوائد القرآن المعروف	عبید اللہ مجلوی	عربی	غیر مطبوعہ
٧	اصطلاحات القرآن			
٨	لغات القرآن	قاضی زاہد الحسینی	اردو	غیر مطبوعہ
٩	لغات القرآن	اجمل ہزاروی	عربی	
١٠	مفردات القرآن	مولانا شمس الدین افغانی	اردو	غیر مطبوعہ

متعلقات القرآن

١	احسن الخبر فی مبادی علم الاثر	مولانا حسن جان پکتاموری	عربی	〃 〃
٢	احکام الاصول باحکام الرسول	مولانا حمید الدین فراہی	〃	〃 〃
٣	الفرقان	غلام ربانی لودھی ہزاروی		
٣	اوصاف القرآن	مولانا حمید الدین	عربی	〃 〃
٤	تحفۃ الحذرق فی ترجمۃ الشرایق	مولانا اسد اللہ سندھی	اردو	
٥	رفع البناد فی نفع السماد	اشرف علی تھانوی	〃	
٦	مشکلات القرآن	مولانا شمس الحق افغانی	اردو	غیر مطبوعہ
٧	مقصد قرآن	قاضی زاہد الحسینی صاحب	〃	〃 〃
٨	نصرۃ القرآن	عبد الحمید خان لحبروی	〃	

مواعظ القرآن

١	اشرف البیان لما فی الحدیث والقرآن	مولانا اشرف علی تھانوی	اردو	غیر مطبوعہ
٢	اشرف المقالات یعنی اشرف علی تھانوی کی تفسیری خدمات	مفتی عبد الشکور ترمذی	〃	〃 〃
٣	تفسیری مواعظ	مولانا محمد مشیق ہاشمی		
٤	تقریر بعض البنات فی تفسیر بعض الآیات	مولانا اشرف علی تھانوی	اردو	غیر مطبوعہ
٥	مواعظ حسنہ (سورۃ عصر اور سورۃ اخلاص کی تفسیر)	مولانا سید محمد آفاق منچیوری		

ناسخ منسوخ

۱	کتاب الرسوخ فی معرفۃ الناسخ والمنسوخ	مولانا حمید الدین فراہی	عربی	غیر مطبوعہ

نحو و صرف

۲	قرآن اور عربی زبان	عزیز الرحیم	اردو	" "

فہرست ۳

زیر تبصرہ مختلف زبانوں میں لکھی جانے والی قرآنی کتب کی فہرست

نمبر شمار	زبانیں	تعداد
1	عربی	100
2	بلوچی	03
3	بنگالی	16
4	براھوی	09
5	برمی	04
6	انگلش	17
7	گجراتی	03
8	ھندی	02
9	جاپانی	02
10	لوگنڈا	02
11	پنجابی	02
12	فارسی	14
13	پشتو	28
14	سرائیکی	03
15	سندھی	69
16	سواحلی	01
17	تیلگو	01
18	اردو	887
19	ازبکی	01
20	کشمیری	02
21	ریاستی	01
	مجموعی تعداد	1167

فہرست مصادر و مراجع

(الف)

۱	آب کوثر	شیخ محمد اکرام	اردو	
۲	آثار ابوالکلام	قاضی عبدالغفار	"	فکشن ہاؤس لاہور ۱۹۹۷
۳	آخری صورتوں کی تفسیر	محمد شین ہاشمی	"	تحریک ولی اللہ پاکستان ۱۳۸۷
۴	آداب القرآن	اشرف علی تھانوی	"	احسن المطابع دہلی ۱۳۴۰
۵	آداب القرآن	مولانا اجمل ہزاروی	"	اشاعت الاسلام اردو بازار لاہور
۶	آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی	ملیح آبادی	"	مکتبہ خلیل اردو بازار لاہور
۷	آزادی کے مجاہد	کرامت علی خان	"	
۸	آسان تفسیر	قاضی زاہد الحسینی	"	خواجہ بک ڈپو دہلی ۱۹۲۷
۹	آفتاب نبوت	قاری طیب	"	ادارہ عثمانیہ لاہور ۱۳۴۸
۱۰	ابوالکلام آزاد	ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری	"	ادارہ تصنیف و تحقیق پاکستان
۱۱	بحیثیت مفسر و محدث			
۱۲	ابوالکلام آزاد سوانح و افکار	شورش کاشمیری	"	مطبوعہ لاہور
۱۳	ابوالکلام آزاد	عبداللہ بٹ		قومی کتب خانہ لاہور
۱۴	اتحاف السبرہ بالفتوی الحشو	حافظ ابوالحسن اعظمی	عربی	
۱۵	اتحاف الاشراف علی تفسیر الکشاف	عمیم الاحسان مجددی	اردو/عربی	ایچ-ایم سعید اینڈ کمپنی ۱۹۷۲
۱۶	اتمام البرہان فی رد توضیح البیان	محمد سرفراز خان صفدر	اردو	صفدریہ گوجرانوالہ
۱۷	1857ء اور آج	احمد سلیم		
۱۸	اثمار التکمیل لما فی انوار التنزیل	محمد موسیٰ الروحانی البازی		امدادیہ ملتان ۱۹۸۳
۱۹	احسن التفاسیر	احمد حسن دہلوی	اردو	المکتبۃ السلفیہ لاہور ۱۳۹۹
۲۰	احسن التفسیر الموسوم بہ تفسیر لطیف	محمد حسین شاہ نیلوی	"	مکتبہ حسینیہ سرگودھا ۱۴۱۲
۲۱	احکام القرآن	اشرف علی تھانوی	عربی	ادارۃ القرآن کراچی ۱۹۸۷
۲۲	احکام القرآن	ظفر احمد عثمانی	"	ادارۃ القرآن کراچی ۱۹۸۷
۲۳	احکام القرآن	محمد شفیع	"	" " "
۲۴	احکام القرآن	محمد ادریس کاندھلوی	"	" " "
۲۵	احکام القرآن	زاہد الحسینی		استقلال پریس لاہور
۲۶	اخبار اور دستاویزیں ۱۸۵۷ء	عتیق صدیقی		
۲۷	اخبار التنزیل	اسمٰعیل سنبھلی	اردو	حامد اینڈ کمپنی لاہور
۲۸	اردو انسائیکلوپیڈیا	ڈاکٹر عبدالوحید		فیروز سنز لمیٹڈ لاہور

٢٩	اردو انسائیکلو پیڈیا	جامع / حامد علی	اردو	١٩٨٦
٣٠	اردو کا ادیب اعظم	عبد الماجد دریا آبادی	اردو	ادارہ تصنیف و تحقیق پاکستان کراچی
٣١	اردو لغت		״	اردو لغت بورڈ کراچی
٣٢	اردو میں تفسیری ادب	محمد سلیم عثمانی	״	عثمانیہ اکیڈمی ملیر کراچی
٣٣	اردو نثر کے ارتقاء میں علماء کا حصہ	ایوب قادری		
٣٤	ارمغان حنیف	اسحاق بھٹی	اردو	ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور ١٩٨٩
٣٥	اسلامیان ہند کا شاندار ماضی	شیر محمد ڈریوال		
٣٦	اسماء حسنیٰ	سید ابو الحسن علی ندوی	اردو	تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ
٣٧	اشرف الموارد	مفتی محمد پانی پتی	״	دار العلوم کراچی
٣٨	اسیران مالٹا	محمد جمال میاں		
٣٩	اشرف السوانح یعنی خاتمہ السوانح	عزیز الحسن مجذوب	اردو	تالیفات اشرفیہ ملتان
			״	
٤٠	اصول السنہ لرد البدعہ	محمد طاہر پنج پیری	״	جماعت اشاعت التوحید والسنہ مردان
٤١	اعجاز القرآن	محمد ادریس کاندھلوی	״	برقی پریس دہلی ١٣٥٠ھ
٤٢	افادات آزاد	ابو سلمان شاہجہانپوری	״	ادارہ تصنیف و تحقیق کراچی ١٩٨٤
٤٣	افادات و ملفوظات	عبید اللہ سندھی	״	سندھ ساگر اکیڈمی لاہور
٤٤	اقبال اور علماء پاک و ہند	اعجاز الحق قدوسی	״	اقبال اکادمی پاکستان لاہور ١٩٧٧
٤٥	اکابر علماء دیوبند	محمد اکبر شاہ صاحب بخاری	״	اسلامیات انارکلی لاہور
٤٦	اکابر علماء دیوبند اتباع شریعت کی روشنی میں	محمد زکریا کاندھلوی	״	مکی سنٹر ریک فیصل آباد ١٣٩٦ھ
٤٧	اکابرین تحریک پاکستان	محمد علی چراغ	اردو	سنگ میل پبلیکیشنز لاہور ١٩٩٠
٤٨	البیان فی علوم القرآن	عبد الحق حقانی دہلوی	״ - انگریزی	مطبوعہ دہلی
٤٩	البیان لتراجم القرآن	محمد عبد اللہ	״	اردو پریس کلکتہ ١٣٢٦ھ
٥٠	التحفہ المرضیہ	عاشق الٰہی	״	
٥١	التقریر الحاوی فی حل تفسیر البیضاوی	فخر الحسن	״	
٥٢	التنویر فی اصول التفسیر	مفتی عمیم الاحسان مجددی	عربی	ایچ ایم سعید کمپنی
٥٣	التنویر فی شرح التیسیر	رحیم بخش مفتی محمد پانی پتی	״	نشر و اشاعت اسلامیات ملتان
٥٤	التمہید لمعرفہ ائمہ التجوید	عبید اللہ سندھی	״	احیاء الادب السندی جامشورو سندھ

۵۵	الثقافۃ الاسلامیہ فی الھند	عبدالحئ الحسنی	عربی	دمشق ۱۹۵۸
۵۶	الجواھر النقیہ فی شرح الجزریہ المقدمۃ الجزریہ	ظہار الحق تھانوی		اشاعت التجوید لاہور
۵۷	الحیوانات فی القرآن یا حیوانات قرآنی	عبدالماجد دریا آبادی	اردو	نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۳ء
[illegible]				
۵۸	الخط العثمانی فی الرسم القرآنی	رحیم بخش پانی پتی	اردو	نشرواشاعت اسلامیات ملتان ۱۳۸۳
۵۹	الخلافۃ الکبریٰ	عبدالحئ فاروقی	"	جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ
۶۰	الدراسات اسلامیہ			
۶۱	الدرر المنثورات فی ربط السور والآیات	حسین علی نقشبندی	"	حقانی پریس سرگودھا
۶۲	الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات	عبدالسلام پنج پیری	پشتو	دارالعلوم تعلیم القرآن مردان
۶۳	الذکر الحکیم	عزیز الرحیم		سواد اعظم اکیڈمی حیدرآباد
۶۴	العرفان فی اصول القرآن	محمد طاہر پنج پیری	اردو	دارالقرآن پنج پیر مردان
۶۵	الفوائد الدریہ ترجمہ مقدمہ الجزریہ	ابوالحسن اعظمی	"	صوت القرآن ۱۴۰۶ء
۶۶	الاقوال الموضیہ فی الاحوال البرزخیہ مع القول المرضی فی القبر الشرعی	محمد امیر بندیالوی	"	مکتبہ الحسنیہ سرگودھا
۶۷	القرآن الحکیم مع مکمل تفسیر بیان القرآن و ترجمہ	اشرف علی تھانوی	اردو	تاج کمپنی لمیٹڈ ۱۳۵۳
۶۸	القرآن المبین	حافظ منیب الدین صدیقی	اردو	۱۹۶۴
۶۹	القرآن المجید پارہ عم	ابو محمد عبداللہ اندھڑ	سندھی	غلام اللہ اندھڑ عربیہ ارشاد القرآن حمادیہ سکھر
۷۰	الغرۃ الموضیہ فی شرح الدرہ المضیہ	فتح محمد پانی پتی	اردو	دارالعلوم نانکواڑہ ۱۹۶۰
۷۱	اللباب فی تاویل الفاظ کثرت فی الکتاب	سراج الاسلام حنیفی	عربی	المکتبہ قاسمیہ شرعیہ اسلامیہ مردان ۱۹۸۸
۷۲	الواح الضادید	عطاء الرحمن قاسمی	اردو	نفیس بکس اردو بازار لاہور ۱۹۹۰
۷۳	انعام الرحمٰن فی تفسیر القرآن	عبیداللہ سندھی	عربی-اردو	بیت الحکمت ولی اللہ دھلوی ملتان ۱۹۷۷
۷۴	امام ابوحنیفہ کی تابعیت	عبدالشہید نعمانی	اردو	الرحیم اکیڈمی کراچی

نمبر	کتاب	مصنف	زبان	ناشر
٧٥	المراۃ المنیرہ فی حل الطیبہ	رحیم بخش پانی پتی	اردو	نشر و اشاعت اسلامیات ملتان
٧٦	المقدمہ لتفسیر تبیان الفرقان	محمد شریف اللہ	عربی	ایجوکیشنل پریس کراچی ١٢٠٤
٧٧	المعز بہ فی وجوہ الطیبہ	رحیم بخش پانی پتی	اردو	نشر و اشاعت اسلامیات ملتان ١٣٨٤
٧٨	الندوۃ العالمیہ حول ترجمان القرآن			جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ ١٣٩٥
٧٩	امام الہند	ابو سلمان شاہجہان پوری		مکتبہ اسلوب کراچی ١٩٦٢
٨٠	امام الہند مولانا آزاد	مولانا اسرار صابری		مکتبہ رشیدیہ کراچی ١٩٨٦
٨١	امداد الفتاوی	اشرف علی تھانوی	اردو	
٨٢	انتصار الاسلام	محمد قاسم نانوتوی	"	نیشنل پریس دیوبند
٨٣	انگریز کے باغی مسلمان ١٨٥٧ تا ١٨٩٧	جانباز مرزا	"	
٨٤	انقلاب ١٨٥٧ء تصویر کا دوسرا رخ	ایڈورڈ تھامسن - مترجم شیخ حسام الدین	اردو	گوتم پبلشرز لاہور اگست ١٩٩٣ء
٨٥	انوار البیان فی کشف اسرار القرآن	محمد عاشق الہی بلند شہری	"	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان ١٩٩٢ء ١٤١٢ھ
٨٦	انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بالتفسیر البیضاوی	علامہ بیضاوی، شارح حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی	عربی	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
٨٧	انوار عثمانی	پروفیسر انوار الحسن شیرکوٹی	اردو	انجمن پریس کراچی ١٩٦٦ء
٨٨	انوار النظر فی آثار الظفر	ظفر احمد عثمانی	"	مرکزی مجلس صیانۃ المسلمین لاہور ١٣٩٨ھ
٨٩	اوراق گم گشتہ	رئیس احمد جعفری	"	
٩٠	ایک علمی خاندان	سید شفقت رضوی	"	مکتبہ شاہد کراچی طبع اول ١٩٩٠ء
٩١	ایک مفسر قرآن	چودھری محمد یوسف	"	مکتبہ میری لائبریری لاہور طبع اول ١٩٧٦ء
٩٢	ایک نومسلم کے قبول اسلام کی داستان	غازی احمد سابق کرشن لال	"	المکتبۃ العلمیہ لاہور طبع چہارم ١٩٨٣ء

"ب"

نمبر	کتاب	مصنف	زبان	ناشر
٩٣	باغی ہندوستان	فضل حق خیرآبادی	"	
٩٤	بانی دار العلوم کا اجمالی تعارف	محمد سرفراز خان صفدر	"	مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ طبع اول ١٩٩٢
٩٥	براہوی زبان و ادب کی مختصر تاریخ	ڈاکٹر عبد الرحمن براہوی	"	مرکزی اردو بورڈ لاہور طبع اول ١٩٨٢
٩٦	برصغیر پاک و ہند کی سیاست میں علماء کا کردار ١٩٤٠ء تک مقالہ P.H.D	ایچ بی خان	"	قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت اسلام آباد ١٩٨٥ء
٩٧	برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش	اسحق بھٹی	"	
٩٨	برطانوی ہند میں مسلمانوں کا	ڈاکٹر رشید احمد جالندھری	"	نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد طبع اول ١٩٨٩
٩٩	نظام تعلیم ناقدانہ جائزہ			
١٠٠	بریدِ فرنگ (خطوط سید سلیمان ندوی)	——	"	مجلس نشریات اسلام کراچی طبع اول ١٩٨٣

۱۰۱	بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ	اخلاق حسین قاسمی	اردو	مکتبہ القاسم لاہور
۱۰۲	بزم کے اشرف کے چراغ	پروفیسر احمد سعید	"	مصباح اکیڈمی جامعہ اشرفیہ لاہور طبع دوم ۱۹۹۲ء
۱۰۳	بستان التفاسیر ترجمہ فتح العزیز	شاہ عبد العزیز مترجم محمد علی چاند پوری	"	فاروقی پریس دھلی ۱۸۹۶ء
۱۰۴	بشریت انبیاء قرآن کی روشنی میں	عبد الماجد دریا آبادی	"	مجلس نشریات اسلام کراچی [illegible]
۱۰۵	بلغۃ الحیران فی ربط الآیات الفرقان	حسین علی نقشبندی	"	
۱۰۶	بیان الفرقان علی علم البیان	ثناء اللہ امرتسری	عربی	
۱۰۷	بیس بڑے مسلمان	عبد الرشید ارشد	اردو	مکتبہ الرشید لاہور
۱۰۸	بیسویں صدی میں قومی آزادی کی تحریکیں	عباس احمد آزاد	"	
۱۰۹	بے تاج بادشاہ	مقبول جہانگیر	"	جنگ پبلشرز لاہور طبع اول ۱۹۹۱
	"پ"			
۱۱۰	پاکستان کے دینی مدارس کے علماء کی ڈائریکٹری		"	وزارت تعلیم اسلامک ایجوکیشن ریسرچ سیل اسلام آباد ۱۹۸۷
۱۱۱	۱۸۵۷ پاک وھند کی پہلی جنگ آزادی	غلام رسول مہر	"	
۱۱۲	پرانے چراغ	ابو الحسن علی ندوی	"	مجلس نشریات اسلام کراچی طبع دوم ۱۹۷۵ء / ۱۳۹۵ھ
۱۱۳	پیام ندوۃ العلماء	محمد الحسنی	"	
	"ت"			
۱۱۴	تاریخ تعلیم	میجر ڈی۔ باسو۔ آئی۔ ایم۔ ایس، ترجمہ فاروق سوهدری	اردو	اکیڈمی آف ایجوکیشنل کراچی
۱۱۵	تاریخ التغیر	عبد الصمد صارم	اردو	علمیہ لاہور انارکلی ۱۹۶۶
۱۱۶	تاریخ احرار	جانباز مرزا		
۱۱۷	تاریخ ادبیات		عربی	
۱۱۸	تاریخ القرآن	عبد الصمد صارم	اردو	معین الادب اردو بازار لاہور
۱۱۹	تاریخ الاسلام فی الھند	رشید عبد المنعم	عربی	دار العہد الجدید مصر
۱۲۰	تاریخ دار العلوم دیوبند	سید محبوب رضوی	اردو	اهتمام دار العلوم دیوبند ۱۹۷۸
۱۲۱	تاریخ دعوت و عزیمت	ابو الحسن ندوی	"	مجلس نشریات اسلام کراچی ۱۹۷۶
۱۲۲	تاریخ علم قراءت بمع تذکرہ آئمہ قراءت	محمد طاہر رحیمی		قاسم العلوم ملتان ۱۹۷۱
۱۲۳	تاریخ علیگڑھ تحریک	ممتاز معین		
۱۲۴	تاریخ قرآن	شریف احمد کراچوی	اردو	مکتبہ رشیدیہ کراچی
۱۲۵	تاریخ سماء لا یاتی	ضیاء الرحمٰن فاروقی		
۱۲۶	تاریخ اهلحدیث	محمد ابراہیم		
۱۲۷	تاریخ اہلحدیث	شیخ احمد دھلوی		
۱۲۸	ترجمہ تاویل الاحادیث	غلام مصطفیٰ قاسمی		شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد
۱۲۹	تحریک آزادی کے ناموار سپوت	ضیاء الرحمٰن فاروقی	اردو	اشاعت المعارف فیصل آباد
۱۳۰	تعارف قرآن	فیوض الرحمٰن	"	مکتبہ مدنیہ لاہور

۱۳۱	تبرید النواظر فی تحقیق الحاضر والناظر	محمد سرفراز صفدر	اردو	
	یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک	" "	"	
۱۳۲	تبلیغ دعوت کا معجزانہ اسلوب	" "	اردو	مجلس نشریات اسلام کراچی
۱۳۳	تبیان البیان حواشی بیان القرآن	سعید احمد عثمانی، مرتبہ اشرف علی تھانوی	اردو	
۱۳۴	تبیان الفرقان	محمد شریف اللہ	عربی	جامعۃ العلوم الاسلامیہ شمس العلوم ۱۴۰۷
۱۳۵	تبیین الفرقان	محمد عمر سربازی	فارسی	دسعاقیہ پرنٹنگ پریس کراچی ۱۴۱۲
۱۳۶	تجلیات عثمانی	انوار الحسن شیرکوٹی		انجمن پرنٹنگ پریس لاہور
۱۳۷	تحذیر الناس	محمد قاسم نانوتوی	اردو	مکتبہ فیض دیوبند
۱۳۸	تحریکات ملی تاریخ اور تحریک پاکستان	ابوسلمان شاہجہانپوری		
۱۳۹	تحریک پاکستان میں	محمد شفیع صابر		یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور ۱۹۹۰
۱۴۰	صوبہ سرحد کا حصہ			
	تحریک خلافت	میم کمال	اردو	
۱۴۱	تحریک شیخ الہند انگریزی	سید محمد میاں	اردو	الجمعیۃ قاسم جان اسٹریٹ دہلی
۱۴۲	سرکار کی زبان میں ریشمی خطوط سازش کیس اور کون کیا تھا			
۱۴۳	تحفۃ الاخوان فی بیان احکام تجوید القرآن	محمد زکریا کاندھلوی	اردو	اشاعت العلوم سہارنپور
۱۴۴	تحفہ حفاظ المعروف متشابہات القرآن	رحیم بخش پانی پتی	اردو	مسجد سراجاں ملتان ۱۳۸۰
۱۴۵	تدریس اللغۃ القرآن	ابو مسعود علوی	اردو	اسلامک ریسرچ ویلفیئر سوسائٹی
			"	راولپنڈی
۱۴۶	تدوین قرآن	مناظر احسن گیلانی		سیرت سوسائٹی دکن
۱۴۷	تذکرہ	فضل الدین احمد مرزا، ابوالکلام آزاد	اردو	البلاغ پریس کلکتہ
۱۴۸	تذکرہ الظفر سوانح ظفر احمد عثمانی	عبدالشکور ترمذی، مرتب قمر احمد عثمانی	"	علمی کتابخانہ فیصل آباد ۱۹۷۷
۱۴۹	تذکرہ اہل دہلی	سرسید احمد خان، مرتب قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی	"	انجمن ترقی اردو کراچی ۱۹۶۵

۱۵۰	تذکرہ المفسرین	محمد زاہد الحسینی	اردو	دارالارشاد دکک ۱۴۰۱
۱۵۱	تذکرہ امام ربانی مجدد الف ثانی	محمد منظور نعمانی	"	کتب خانہ الفرقان لکھنو ۱۹۶۰
۱۵۲	تذکرہ جمعیت علماء اسلام پاکستان	حضرت زاہد الحسینی		
۱۵۳	تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ	مناظر احسن گیلانی		نفیس اکیڈمی دکن ۱۹۲۶
۱۵۴	تذکرہ سرفروشان سرحد	محمد شفیع صابر		یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور
۱۵۵	تذکرہ سورۃ الکھف	سید سلیمان ندوی	اردو	رحمانیہ پریس ۱۹۵۲
۱۵۶	تذکرہ علماء اعظم گڑھ	حبیب الرحمن قاسمی		جامعہ اسلامیہ بنارس انڈیا
۱۵۷	تذکرہ علماء اہلحدیث	پروفیسر محمد یوسف		جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ ۱۹۸۶
۱۵۸	تذکرہ علماء اہلسنت والجماعت لاہور	اقبال احمد فاروقی		لاہور ۱۹۷۵
۱۵۹	تذکرہ علماء پنجاب	اختر راہی	اردو	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار ۱۹۸۰
۱۶۰	تذکرہ علماء حق	اعجاز احمد سنگھانوی		مکہ پیکنگ اردو بازار لاہور
۱۶۱	تذکرہ علماء ہند	مولوی رحمن علی، مرتب و مترجم ڈاکٹر محمد ایوب قادری		پاکستان ہسٹاریکل ۱۹۶۱
۱۶۲	تذکرہ قاریان ہند	کرنل مرزا بسم اللہ بیگ	اردو	تعلیمات گرانٹس کمیشن
۱۶۳	تذکرہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی	محمد میاں صدیقی		مکتبہ عثمانیہ جامعہ اشرفیہ ۱۹۷۷
۱۶۴	علماء حدیث ہند	ابو یحییٰ امام خان نوشہروی		ریاض برادرز اردو بازار لاہور
۱۶۵	ترجمان القرآن	ابوالکلام آزاد	اردو	
۱۶۶	ترجمہ قرآن	اشرف علی تھانوی	کنڑی	دارالاشاعت بنگلور ۱۹۶۶
۱۶۷	ترجمہ قرآن	محمد اصغر قاسمی		فاروق اعظم کراچی ۱۹۷۷
۱۶۸	ترجمہ قرآن مع تفسیر	احتشام الحق	اردو	روزنامہ حلک کراچی
۱۶۹	ترجمہ قرآن حمید	محمد عمر دین پوری	براہوی	براہوی اکیڈمی کوئٹہ ۱۹۰۳
۱۷۰	ترجمہ قرآن حمید	قاضی عبدالرزاق	سندھی	غلام علی اینڈ سنز لاہور 1987
۱۷۱	ترجمہ قرآن حمید	عبدالشکور فاروقی	اردو	
۱۷۲	ترجمہ نور القرآن منظوم	احمد ملاح بناگر	سندھی	امنٹ پریس کراچی
۱۷۳	ترجمہ و تفسیر عثمانی	محمد عیسیٰ سربازی، ابو رحیم محمد ندوی	بلوچی	
۱۷۴	تیسیر القراءات فی السبع	حافظ ابوالحسن اعظمی	اردو	صوت القرآن دیوبند ۱۴۰۶
۱۷۵	المتواترات			
۱۷۶	تسہیل البیان فی رسم الخط القرآن	"	"	" " " "

١٧٧	تصحیح قرآن کریم	محمد قاسم نانوتوی		مجتبائی دهلی ١٣٨٦ھ
١٧٨	تعارف اهل حدیث	عبد الحمید ازهر		
١٧٩	تعارف قرآن	فیوض الرحمن	اردو	مومنیہ اردو بازار لاہور
١٨٠	تعارف مضامین قرآن	سلیم الدین شمسی	"	
١٨١	تعلیم التجوید	رضوان شیخ احمد دیوبندی	"	١٣٩٦
١٨٢	تعلیمی تجاویز پر تجزیہ			نیوٹاؤن مدرسہ
١٨٣	تفسیر آیات قرآنی	عبد الشکور فاروقی	"	وطن پرنٹنگ پریس لاہور
١٨٤	تفسیر آیة النور	صوفی عبد الحمید	"	دروس القرآن گوجرانوالہ
١٨٥	تفسیر ابن عباس مع لباب النقول فی اسباب النزول	عابد الرحمن کاندھلوی	"	کلام کمپنی کراچی
١٨٦	تفصیل البیان فی مقاصد القرآن	ممتاز علی دیوبندی	اردو	دهلی
١٨٧	تفسیر الحسن البصری	ابن الجوزی، محقق و محشی ڈاکٹر شبیر علی شاہ مرنی	عربی	ادارة العلوم ملک اقبال ١٩٩٣
١٨٨	تفسیر اضحیہ	دفتر محمد صاحب شیگل براہوی		
١٨٩	تفسیر القرآن	محمد زمان	اردو	جامعہ اسلامیہ صدر بہاولپور ١٩٦٦
١٩٠	تفسیر القرآن	سر سید احمد خان	"	مفید عام آگرہ ١٩٠٣
١٩١	تفسیر سورہ الکهف	ابو الاعلی محمد شیر علی شاہ	عربی	مدینہ منورہ ١٤٠٣ ١٩٨٢
١٩٢	تفسیر المعوذتین	محمد قاسم نانوتوی، ترجمہ عمیر الزمان کیرانوی	فارسی/عربی	معارف القرآن دار العلوم دیوبند
١٩٣	تفسیر المقام المحمود	عبید اللہ سندھی، مرتبہ عبد اللہ لغاری	اردو	سندھ یونیورسٹی حیدرآباد ١٩٥٩
١٩٤	تفسیر ام القرآن	لعل شاہ بخاری	اردو	قاسمیہ فیصل آباد ١٩٩٠
١٩٥	تفسیر ایوبی	محمد ایوب دهلوی	"	مکتبہ رازی ١٩٧٧
١٩٦	تفسیر بیان السبحان	عبد الدائم الجلالی		وسیم بکڈپو پریس دیوبند
١٩٧	تفسیر بیان القرآن	اشرف علی تھانوی	"	ایچ ایم سعید کراچی
١٩٨	تفسیر جواهر القرآن	غلام اللہ خان		مکتبہ رشیدیہ راولپنڈی
١٩٩	تفسیر حل القرآن	حبیب احمد کیرانوی	"	نیشنل پریس دیوبند
٢٠٠	تفسیر سورہ فاتحہ	سید سلیمان ندوی		مکتبہ غزالی کراچی

۲۰۱	تفسیر سورہ فاتحہ	محمد عاشق الٰہی	اردو	کتب خانہ رحیمیہ ملتان
۲۰۲	تفسیر عثمانی	شبیر احمد عثمانی شیخ الہند محمود الحسن	"	دار التصنیف لمیٹڈ کراچی ۱۹۸۵
۲۰۳	تفسیر فتح الرحمٰن	عبد الرزاق	سندھی	مدینہ دار الاشاعت کراچی
۲۰۴	تفسیر فتح المنان الموسوم تفسیر حقانی	عبد الحق حقانی		کتب خانہ نعیمیہ دیوبند
۲۰۵	تفسیر کاشف البیان	محمد عبد اللطیف مرتب محمد علی خان ہوتی	اردو	نظام پریس مر ۱۹۶۰
۲۰۶	تفسیر ماجدی	عبد الماجد دریا آبادی	اردو	تاج کمپنی
۲۰۷	تفسیر معارف القرآن	محمد شفیع	"	ادارۃ المعارف کراچی
۲۰۸	تفسیر معارف القرآن	محمد مبارک	پشتو	کتب خانہ محلہ جنگی پشاور
۲۰۹	تفسیر معارف القرآن	محمد ادریس		بنگلہ اسلامک فاؤنڈیشن بنگلہ دیش
۲۱۰	تفسیر سورہ یٰس	محمد متین ہاشمی		کتب خانہ شان اسلام ۱۹۷۱
۲۱۱	تفسیر یسیر	مواد علی	پشتو	
۲۱۲	تکملۃ الاجر فی القراءات العشر	رحیم بخش پانی پتی	اردو	نشر و اشاعت اسلامیات ملتان
۲۱۳	تکمیل العشر فی القراءات العشر	"	اردو	" " "
۲۱۴	تلاوۃ القرآن	شاہ وصی اللہ الہ آبادی	اردو	
۲۱۵ ۲۱۶	تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین	محمد سرفراز خان	"	انجمن اسلامیہ گکھڑ منڈی
۲۱۷	تنویر الایمان فی تفسیر القرآن	محمد عثمان نذر بیگ زادہ	سندھی	محمد عظیم تاجر کتب شکارپور
۲۱۸	تاریخ عجیب کالا پانی	محمد جعفر تھانیسری		
۲۱۹	توحید الحق	اشرف علی تھانوی	اردو	۱۹۲۳
۲۲۰	توضیح البیان لنزول القرآن	مفتی محمد یوسف	"	کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی
۲۲۱	توضیح المرام وقف حمزہ وہشام	قاضی اظہار احمد تھانوی		قراءت اکیڈمی لاہور
۲۲۲	تیسیر التجوید	اظہار الحق تھانوی	اردو	موتی بازار لاہور

ج

نمبر	کتاب	مصنف	زبان	ناشر
٢٢٣	جائزہ تراجم قرآنی	محمد سالم قاسمی، عبدالرؤف عالی، محبوب رضوی	اردو	مجلس معارف القرآن دارالعلوم دیوبند انڈیا طبع اول جولائی ۱۹۷۶ء
٢٢٤	جائزہ دینی مدارس مغربی پاکستان (مدارس)	حافظ نذر احمد	اردو، اردو	
٢٢٥	جدوجہد آزادی	پروفیسر محمد خلیل	اردو	
٢٢٦	جدوجہد آزادی میں سندھ کا کردار	ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری	اردو	ادارہ تحقیقات پاکستان لاہور طبع اول ۱۹۹۳ء
٢٢٧	جشن دیوبند	عباداللہ اثر	اردو	
٢٢٨	جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات	رشید احمد ندوی	اردو	
٢٢٩	جماعت شیخ الہند اور تنظیم اسلامی	ڈاکٹر اسرار احمد	اردو	مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور طبع اول ۱۹۸۷ء
٢٣٠	جمال القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی	اردو	مطبع مجیدی کانپور
٢٣١	جمال القرآن مع شرح کمال الفرقان	مولانا اشرف علی تھانوی، شارح محمد طاہر رحیمی	اردو	کتب طاہرہ سعید باب رحمت ملتان
٢٣٢	جمعیت العلماء ہند دستاویزات مرکزی اجلاس ہائے عام ۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۵ء دو جلدیں	پروین روزینہ	اردو	قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت اسلام آباد طبع اول ۱۹۸۱ء
٢٣٣	جنگ آزادی ۱۸۵۷ء	ایوب قادری	اردو	
٢٣٤	جنگ آزادی ۱۸۵۷ء	خورشید مصطفی رضوی	اردو	
٢٣٥	جنگ آزادی سے حصول آزادی تک	مظفر اقبال	اردو	
٢٣٦	جنگ آزادی کی تلخ یادیں	ایڈورڈ تھامسن	اردو	
٢٣٧	جنگ آزادی کے مسلم مجاہدین	خدا من علی خان	اردو	مکتبہ جامعہ لمیٹڈ جامعہ نگر انڈیا نئی دہلی طبع اول ۱۹۹۱ء
٢٣٨	جنگ آزادی کے مسلم مشاہیر	محمد صدیق قریشی	اردو	
٢٣٩	جنگ آزادی کے نامور مجاہدین	عشرت رحمانی	اردو	مقبول اکیڈمی لاہور
٢٤٠	جنوبی ہند کا پاکستان	حسام الدین غوری	اردو	
٢٤١	جواہر القرآن	قاضی عبدالرزاق	اردو	دارالاشاعت کراچی ۱۹۵۲ء
٢٤٢	جوہر تقویم	ضیاء الدین لاہوری	اردو	فالکن پریس لاہور طبع اول ۱۹۸۲ء

چ

نمبر	کتاب	مصنف	زبان	ناشر
٢٤٣	چند رجال اہل حدیث	ابو علی اثری	اردو	ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ طبع اول ۱۹۸۳ء
٢٤٤	چند ناقابل فراموش شخصیات	منشی عبدالرحمان	اردو	عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ ملتان طبع اول ۱۹۸۰ء

ح

۲۴۵	حاشیہ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بالتفسیر البیضاوی	مولانا عبد الکریم کورائی	عربی	نور محمد اصح المطابع/ایچ ایم سعید کراچی
۲۴۶	حاشیہ عنایات رحمانی	مفتی محمد۔ محشی طاہر رحیمی	اردو	
۲۴۷	حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی		اردو	دار الاشاعت کراچی ۱۹۷۷ء
۲۴۸	حدائق الحنفیہ	مولوی فقیر محمد جہلمی	اردو	مطبع نامی منشی نول کشور طبع دوم ۱۳۰۸ھ
۲۴۹	حدیث نبوی کے اردو تراجم	ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی	اردو	نشاط آفسیٹ پریس ٹانڈہ انڈیا طبع اول اگست ۱۹۹۰ء
۲۵۰	حرز الامانی ووجہ التہانی فی القراءات السبع	قاری اظہار احمد تھانوی	عربی	قراءت اکیڈمی لاہور
۲۵۱	حکیم الامت نقوش وتاثرات	عبد الماجد دریا آبادی	اردو	مکتبہ خاور چوک مینار لاہور اشرف پریس لاہور طبع اول ۱۹۷۶ء
۲۵۲	حواشی بائبل سے قرآن تک	مولانا تقی عثمانی	اردو	مکتبہ دار العلوم کراچی
۲۵۳	حواشی تجوید القرآن	مولانا عتیق احمد صدیقی	اردو	دار العلوم دیوبند
۲۵۴	حواشی تفسیر حل القرآن	محشی۔ اشرف علی تھانوی / مصنف حبیب احمد کیرانوی	اردو	
۲۵۵	حواشی تفسیر حقانی	مولانا انظر شاہ کشمیری	اردو	
۲۵۶	حواشی وتصحیح ترجمہ قرآن مخدوم نوح ہالائی	مولانا غلام مصطفی قاسمی	فارسی	سندھی ادبی بورڈ ۱۹۸۶ء
۲۵۷	حیات انور	سید محمد ازہر شاہ قیصر	اردو	محبوب المطابع برقی پریس دہلی طبع اول ۱۹۵۵ء
۲۵۸	حیات شیخ الاسلام (شبیر احمد عثمانی)	شفیق صدیقی انبالوی	اردو	ادارہ سیرت پاکستان لاہور
۲۵۹	حیات شیخ الہند	سید اصغر حسین	اردو	ادارہ اسلامیات لاہور طبع اول ۱۹۷۷ء
۲۶۰	حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی	خلیق احمد نظامی	اردو	ندوۃ المصنفین دہلی طبع اول ۱۹۶۳ء

خ

۲۶۱	خاطرات (آپ بیتی)	ظفر حسن ایبک / مرتبہ: ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار	اردو	سنگ میل پبلی کیشنز لاہور مطبوعہ ۱۹۹۰ء
۲۶۲	ختم نبوت کتاب وسنت کی روشنی میں	محمد سرفراز خان صفدر	اردو	مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ طبع سوم نومبر ۱۹۹۳ء
۲۶۳	خطبات حکیم الاسلام	قاری محمد طیب / مرتبہ محمد ادریس ہوشیارپوری	اردو	کتب خانہ مجیدیہ ملتان
۲۶۴	خطوط ماجدی	عبد الماجد دریا آبادی	اردو	ادارہ تصنیف وتحقیق پاکستان کراچی طبع اول ۱۹۸۶ء

۲۶۵	خطیب الامت (سوانح احتشام الحق تھانوی)	اکبر شاہ بخاری	اردو	مطبوعہ کراچی
۲۶۶	خفتگان کراچی	پروفیسر محمد اسلم	اردو	ادارہ تحقیقات پاکستان دانشگاہ پنجاب لاہور طبع اول ۱۹۹۱
۲۶۷	خلاصۃ التجوید	قاری اظہار الحق تھانوی	اردو	قرأت اکیڈمی لاہور
۲۶۸	خلاصۃ القرآن	مولانا حمید الرحمن ایبٹ آبادی	اردو	انجمن خدام الدین لاہور 1987
۲۶۹	خلاصۃ القرآن	عبید اللہ سندھی حواشی و تحقیق مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی	عربی	شاہ ولی اللہ اکیڈمی
۲۷۰	خلافت راشدہ اور ہندوستان	قاضی اطہر مبارکپوری	اردو	

د

۲۷۱	دائرہ معارف اسلامیہ	دانش گاہ پنجاب لاہور	اردو	طبع اول ۱۹۹۳
۲۷۲	دارالعلوم دیوبند	قاری محمد طیب	اردو	
۲۷۳	دارالعلوم دیوبند کی تاریخ سیاست	مولانا شاہین جمالی	اردو	دفتر اجلاس صد سالہ دارالعلوم دیوبند ۱۹۸۰
۲۷۴	داستان خانوادہ مولانا احمد علی لاہوری	عبد اللہ ملک	اردو	کوثر پبلشرز لاہور طبع اول ۱۹۷۹
۲۷۵	درس قرآن	مولانا محمد طاہر	اردو	ادارہ تبلیغ و اصلاح لاہور
۲۷۶	درس قرآن	عبد الحئی فاروقی	اردو	ادارہ اصلاح و تبلیغ لاہور
۲۷۷	درس قرآن	عمر احمد عثمانی	اردو	ماہنامہ فیض الاسلام
۲۷۸	درس قرآن کریم پر ایک مختصر جائزہ	ہدایت اللہ جعفر زوئی	اردو	دارالعلوم تعلیم القرآن قصبہ کالونی
۲۷۹	درس قرآن مجید پہلا سالانہ مجموعہ تا بارھواں سالانہ مجموعہ	قاضی محمد زاہد الحسینی	اردو	دار الارشاد اٹک 1965
۲۸۰	درس قرآن یعنی تفسیر استعاذہ بسم اللہ و سورۃ فاتحہ	مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی	اردو	غزالی مکتبہ حبیب بینک کراچی
۲۸۱	دلی والے دو جلد	ڈاکٹر صلاح الدین	اردو	اردو اکادمی دہلی طبع اول ۱۹۸۸
۲۸۲	دو انسانی چہرے قرآنی موقع میں	مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	اردو	مجلس تحقیقات اسلامی لکھنؤ
۲۸۳	دید و شنید	رئیس احمد جعفری	اردو	رئیس احمد جعفری طبع دوم ۱۹۸۷
۲۸۴	دینی دعوت کے قرآنی اصول	مولانا قاری محمد طیب صاحب	اردو	مکتبہ دارالعلوم دیوبند انڈیا

ذ

۲۸۵	ذاتی ڈائری	مولانا عبید اللہ سندھی	اردو	مکی دار الکتب اردو بازار لاہور
۲۸۶	ذکر آزاد	ملیح آبادی	اردو	اجالا پریس پریس ایڈیشن ہسپتال کلکتہ ۱۹۹۰
۲۸۷	ذنابات ملاقی الروایات	مولانا اشرف علی تھانوی	اردو	

" ر "

۲۸۸	رابطہ عالمی اسلامی اور حیدرآباد دکن	حسام الدین غوری	اردو	
۲۸۹	رپورٹ قومی کمیٹی برائے دینیہ مدارس پاکستان	وزارت مذہبی امور	اردو	
۲۹۰	رجم اصل حدیث یا تعزیر	عمر احمد عثمانی	اردو	طبع اول ۱۹۸۹
۲۹۱	رسائل اہل حدیث		اردو	
۲۹۲	رسائل اہل حدیث		اردو	جمعیت اہلسنت لاہور ۱۹۸۹ء
۲۹۳	روشنی کے مینار	ابو ریحان ضیاء الرحمان فاروقی	اردو	
۲۹۴	روئیداد مجاہدین ہند	محمد خواجہ خان	اردو	

" ز "

۲۹۵	زینۃ القرآن	قاری محمد شریف	اردو	مکتبۃ القرآن لاہور

" س "

۲۹۶	سبق الغایات فی نسق الآیات	مولانا اشرف علی تھانوی	عربی	مطبوعہ انڈیا
۲۹۷	سحاب رحمت	نثار احمد	اردو	جمعیت الفلاح کراچی طبع اول ۱۳۸۲ھ
۲۹۸	سحر البیان منظوم ترجمہ قرآن	بجید الدین احمد اثر زبیری لکھنوی	اردو	فیروز پور بالمقابل کراچی
۲۹۹	سراج الغایات فی عد الآیات	قاری شیخ محمد بن محمد اسماعیل پانی پتی	اردو	مشہور کتب خانہ دار العلوم نانکواڑہ
۳۰۰	سرحد اور جدوجہد آزادی	مولانا اللہ بخش یوسفی	اردو	
۳۰۱	سرگزشت مجاہدین	غلام رسول مہر	اردو	
۳۰۲	سفرنامہ اسیر مالٹا و حیات محمود	حسین احمد مدنی	اردو	دار الاشاعت و التجارت دیوبند انڈیا
۳۰۳	سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات	خلیق احمد نظامی	اردو	
۳۰۴	سمط الدرر فی ربط الآیات والسور وخلاصتہا المختصر	مولانا محمد طاہر پنج پیری	اردو	مرکزی جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ پنج پیر مردان
۳۰۵	سوانح امام القراء قاری عبد المالک	ڈاکٹر فیوض الرحمان	اردو	پاکستان بک سینٹر لاہور اردو بازار
۳۰۶	سوانح حیات شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان	محمد عبد المعبود	اردو	کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی پنجاب ۱۹۸۱ء
۳۰۷	سوانح عمری (محمد قاسم نانوتوی)	مولانا محمد یعقوب نانوتوی	اردو	کتب خانہ اعزازیہ دیوبند انڈیا
۳۰۸	سوانح قاسمی دو جلد	مناظر احسن گیلانی	اردو	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
۳۰۹	سیرت مولانا محمد علی مونگیری	سید محمد الحسنی	اردو	مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی ۱۹۸۸ء
۳۱۰	سیاسیات برصغیر میں ریلوے یشن ۵ حصہ	قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری	اردو	

نمبر	کتاب	جلد	مصنف	زبان	ناشر
۳۱۱	سید صاحب		پروفیسر سید فخر الحسن	اردو	مجلس علوم اسلامیہ کراچی طبع اول ۱۹۹۲ء
۳۱۲	سیرۃ القرآن	دو جلدیں	سید معروف شاہ شیرازی	اردو	منشورات اسلامی منصورہ لاہور طبع دوم ۱۹۹۲ء

" ش "

نمبر	کتاب	جلد	مصنف	زبان	ناشر
۳۱۳	شاطبیہ		قاری اظہار احمد تھانوی	اردو	ملک سراج الدین اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب کشمیری بازار لاہور ۱۹۶۵ء
۳۱۴	شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا		سید قاسم محمود	اردو	شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی ۱۹۹۳ء
۳۱۵	شاہ ولی اللہ اور ان کا نسبی و فکری خاندان		اخلاق حسین قاسمی دہلوی	اردو	جامعہ رحیمیہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی نئی دہلی
۳۱۶	شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک		مولانا عبید اللہ سندھی مرتب پروفیسر محمد سرور	اردو	المحمود اکیڈمی لاہور
۳۱۷	شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا		مقصود ایاز و محمد ناصر	اردو	شعاع ادب چوک انارکلی مسلم مسجد لاہور طبع اول ۱۹۸۴ء
۳۱۸	شرح افضل الدرر		قاری اظہار احمد تھانوی	اردو	قرأت اکیڈمی لاہور
۳۱۹	شرح المقدمۃ الجزریۃ		رحیم بخش شیخ محمد پانی پتی	اردو	ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات ملتان
۳۲۰	شرح بیضاوی المعربۃ النعمانیۃ فی حل التفسیر البیضاویۃ		مولانا منظور احمد نعمانی	اردو	جامعہ عربیہ انواریہ بہاولپور
۳۲۱	شرح طیبۃ النشر یعنی المرآۃ النشرۃ		رحیم بخش شیخ محمد پانی پتی	اردو	ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات ملتان
۳۲۲	شعور و آگہی		مولانا عبید اللہ سندھی	اردو	مکی دار الکتب اردو بازار لاہور جنوری ۱۹۹۴ء
۳۲۳	شورش کاشمیری		ابو الکلام خالد محمود	اردو	آزاد اکیڈمی کراچی طبع اول ۱۹۸۳ء
۳۲۴	شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری اور ان کے خلفاء		ڈاکٹر قاری فیوض الرحمان	اردو	پاکستان بک سینٹر ... بازار لاہور ۱۹۸۲ء
۳۲۵	شیخ الہند مولانا محمود الحسن ایک سیاسی مطالعہ		ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہان پوری	اردو	مجلس یادگار شیخ الاسلام کراچی طبع اول ۱۹۸۸ء
۳۲۶	شیخ الہند مولانا محمود الحسن حیات اور علمی کارنامے		ڈاکٹر اقبال حسن	اردو	علیگڑھ مسلم یونیورسٹی طبع اول ۱۹۷۳ء

" ص "

نمبر	کتاب	جلد	مصنف	زبان	ناشر
۳۲۷	صبح الاعشی فی صناعۃ الانشا		ابی العباس احمد بن علی القلقشندی		وزارۃ الثقافۃ والارشاد القومی المؤسسۃ المصریۃ العامۃ مصر
۳۲۸	صحابہ اکرام قرآن کی نظر میں		حبیب الرحمان صدیقی کاندھلوی	اردو	الرحمن پبلشنگ ٹرسٹ کراچی طبع اول ۱۹۹۰ء

" ع "

نمبر	کتاب	جلد	مصنف	زبان	ناشر
۳۲۹	عبد الماجد دریا آبادی احوال و آثار		ڈاکٹر تحسین فاروقی	اردو	ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ۱۹۹۳ء

۳۴۰	عرب و عجم کے تعلقات	سید سلیمان ندوی	اردو	
۳۴۱	عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ	ڈاکٹر زبید احمد مترجم شاہد حسین رزاقی	اردو	ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور طبع دوم ۱۹۸۷ء
۳۴۲	عقائد علماء دیوبند اور حسام الحرمین	مولانا خلیل احمد مولانا حسین احمد مدنی مولانا منظور احمد نعمانی	اردو	دار الاشاعت کراچی طبع اول ۱۹۷۶ء
۳۴۳	عقائد علماء دیوبند	مولانا عبد اللطیف	اردو	
۳۴۴	عکسی القرآن الحکیم مع ترجمہ و تفسیر بیان القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی ملخصہ. مولانا ظفر احمد عثمانی مصحح: عمر احمد عثمانی	اردو	ادارۃ القرآن کراچی
۳۴۵	علامہ سید سلیمان ندوی	غلام محمد	اردو	حیدرآباد دکن ۱۹۸۳
۳۴۶	علامہ سید سلیمان ندوی	محمد انیس الرحمان انیس ایڈووکیٹ	اردو	سید سلیمان ندوی اکیڈمی کراچی طبع اول
۳۴۷	علامہ سید سلیمان ندوی شخصیت و ادبی خدمات	ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی	اردو	مطبوعہ کراچی
۳۴۸	علامہ سید سلیمان ندوی کی نشان جامعیت	قاضی سید عبد الحنان	اردو	الرحمان پبلشنگ ٹرسٹ کراچی طبع اول ۱۹۹۰
۳۴۹	علماء پاکستان کی تفسیری خدمات	ڈاکٹر فیوض الرحمان	اردو	فرنٹیر پبلشنگ کمپنی لاہور ۱۹۹۳ء
۳۵۰	علماء حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے	محمد میاں	اردو	
۳۵۱	علماء دیوبند اور اردو ادب	عبداللہ حیدرآبادی	اردو	مکتبہ مجلس قاسم المعارف دیوبند انڈیا
۳۵۲	علماء دیوبند اور علم حدیث	حبیب الرحمان قاسمی	اردو	دفتر اجلاس صد سالہ دار العلوم دیوبند انڈیا
۳۵۳	علماء کا سیاسی کردار	ڈاکٹر ایچ. بی. خان	اردو	الحمد اکادمی لیاقت آباد کراچی طبع اول ۱۹۹۳
۳۵۴	علماء دیوبند کا ماضی تاریخ کے آئینہ میں	محمود احمد صاحب	اردو	جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ
۳۵۵	علماء سرحد کی تصنیفی خدمات	ڈاکٹر قاری فیوض الرحمان	اردو	فرنٹیر پبلشنگ کمپنی لاہور
۳۵۶	علماء کنونشن تقاریر و تجاویز ۱۹۸۰ء		اردو	
۳۵۷	علماء کی حق گوئی	انتظام اللہ شہابی	اردو	
۳۵۸	علماء مظاہر العلوم سہارنپور اور انکی علمی و تصنیفی خدمات	سید محمد شاہد سہارنپوری	اردو	کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور انڈیا. طبع اول ۱۹۸۰ء

۳۴۹	علماء ہزارہ	ڈاکٹر قاری فیوض الرحمان	اردو	فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی اردو بازار لاہور
۳۵۰	علماء ہند کا شاندار ماضی	مولانا محمد میاں	اردو	مکتبہ محمودیہ لاہور ۱۹۸۸ء
۳۵۱	علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت	محمد سعد صدیقی	اردو	شعبہ تحقیق قائد اعظم لائبریری لاہور طبع اول
۳۵۲	علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ	ڈاکٹر محمد اسحق، ترجمہ شاہد حسین رزاقی	اردو	ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور طبع اول ۱۹۷۶ء
۳۵۳	علم قراءت اور قراء سبعہ	مولانا قاری حافظ ابوالحسن اعظمی	اردو	مکتبہ بحوث القرآن دیوبند ۱۹۸۷ء
۳۵۴	عمدۃ المبانی	قاری فتح محمد بن اسماعیل پانی پتی	اردو	مکتبہ دارالعلوم کراچی
۳۵۵	عنایات رحمانی شرح قصیدہ شاطبیہ	قاری فتح محمد بن اسماعیل "	اردو	طبع دوم ۱۹۸۹ء
۳۵۶	علوم القرآن	مولانا سید شمس الحق افغانی	اردو	مدرسہ فاروقیہ بہاولپور
۳۵۷	علوم القرآن اور اصول تفسیر	مولانا محمد تقی عثمانی	اردو	مکتبہ دارالعلوم کراچی
۳۵۸	علوم القرآن مقدمہ معارف القرآن	مولانا محمد تقی عثمانی	اردو	ادارۃ المعارف کراچی
۳۵۹	عہد اسلامی کا ہندوستان	ریاست علی ندوی	اردو	ادارۃ المصنفین پٹنہ طبع اول ۱۹۵۰ء
۳۶۰	عہد ساز قیادت تاریخی واقعات	احمد حسین کمال	اردو	مطبوعہ
۳۶۱	علیگڑھ تحریک	شجاع احمد زیبا	اردو	مطبوعہ

" غ "

۳۶۲	غداروں کے خطوط (سنہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی)	سلیم قریشی	اردو	بک پبلشرز لاہور

" ف "

۳۶۳	فتح الحمید ترجمہ قرآن	مولانا فتح محمد جالندھری	اردو	
۳۶۴	فتح الملہم شرح صحیح مسلم	شبیر احمد عثمانی	عربی	ادارۃ القرآن کراچی
۳۶۵	فخر العلماء فخر الحسن	سینیٹر اشتیاق اظہر	اردو	میزان ادب گلبہار کالونی کراچی طبع دوم ۱۹۹۱ء
۳۶۶	فرمودات حضرت مدنی	ابوالحسن بارہ بنکوی	اردو	ادارہ مطبوعات اکابر دیوبند انڈیا طبع اول ۱۹۶۵ء
۳۶۷	فرقے اور مسالک	بلال زبیری	اردو	جھنگ ادبی اکیڈمی صدر طبع اول ۱۹۷۳ء
۳۶۸	فرہنگ آصفیہ	سید احمد دہلوی	اردو	مکتبہ حسن سہیل اردو بازار لاہور
۳۶۹	فضائل قرآن	رحیم بخش پانی پتی فتح محمد	اردو	ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات ملتان
۳۷۰	فضائل قرآن	مولانا محمد زکریا کاندھلوی	اردو	مطبوعہ
۳۷۱	فضلاء دارالعلوم اور ان کی قرآنی خدمات	ثنا والمصری	اردو	نیشنل پریس دیوبند
۳۷۲	فقہ القرآن	محمد احمد عثمانی	اردو	مکتبہ فکر و نظر ۱۹۶۸ء
۳۷۳	فقہائے پاک و ہند	محمد اسحق بھٹی	اردو	ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور طبع اول ۱۹۸۰ء

۳۷۴ قرآن مجید کے تراجم جنوبی	منظور ممتاز قریشی	اردو	بہادر یار جنگ کراچی طبع اول ۱۹۹۰
۳۷۵ ہند کی زبانوں میں			
۳۷۶ قرآن مجید مترجم	محمد حفیظ الرحمٰن	ریاستی	عزیز المطابع بہاولپور طبع ۱۳۴۲ھ
۳۷۷ قرآن مجید مترجم مع تفسیر سبیل القرآن	مولانا رحمت علی خان سامی	اردو	مطبوعہ فیروز سنز لاہور
۳۷۸ قرآن محکم	مولانا عبد الصمد رحمانی	اردو	مجلس معارف القرآن دیوبند ۱۹۲۶ء
۳۷۹ قرآن میں نظام زکوٰۃ	مفتی محمد شفیع صاحب	اردو	مکتبہ دار الاشاعت
۳۸۰ قرآن اساس انقلاب	عبید اللہ سندھی	اردو	المحمود اکیڈمی لاہور اردو بازار
۳۸۱ قرآن اصول انقلاب	عبید اللہ سندھی	اردو	المحمود اکیڈمی اردو بازار لاہور
۳۸۲ قرآن دستور انقلاب	عبید اللہ سندھی	اردو	ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور
۳۸۳ قرآنی جنگ انقلاب	عبید اللہ سندھی	اردو	مکی دار الکتب اردو بازار لاہور
۳۸۴ قرآنی عنوان انقلاب	عبید اللہ سندھی	اردو	ولی اللہ سوسائٹی لاہور
۳۸۵ قراءت امام ابن عاصم بروایت ابوبکر شعبہ	قاری رحیم بخش پانی پتی	اردو	نشر و اشاعت اسلامیات ملتان طبع دوم ۱۳۷۵ھ
۳۸۶ قراءت امام ابن عامر شامی	قاری رحیم بخش پانی پتی	اردو	نشر و اشاعت اسلامیات ملتان
۳۸۷ قراءت امام ابن کثیر	قاری رحیم بخش پانی پتی	اردو	نشر و اشاعت اسلامیات ملتان
۳۸۸ قراءت امام ابن نافع بروایت قالون	قاری بخش پانی پتی	اردو	مدرسہ عربیہ ادارہ نشر و اشاعت ملتان طبع دوم ۱۳۷۵ھ
۳۸۹ قراءت امام ابن نافع بروایت ورش	قاری رحیم بخش پانی پتی	اردو	نشر و اشاعت اسلامیات ملتان
۳۹۰ قراءت امام ابو عمرو	قاری رحیم بخش پانی پتی	اردو	نشر و اشاعت اسلامیات ملتان
۳۹۱ قراءت امام حمزہ کوفی	قاری رحیم بخش پانی پتی	اردو	نشر و اشاعت اسلامیات ملتان طبع ۱۳۹۹ھ
۳۹۲ قراءت الامام الکسائی	قاری رحیم بخش پانی پتی	اردو	طبع دوم ۱۹۷۹
۳۹۳ قصص القرآن (چار جلدیں)	مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی	اردو	ندوۃ المصنفین دہلی ۱۹۵۵ء چار جلدیں قصص القرآن
۳۹۴ قصص النبیین	مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	عربی	مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ
۳۹۵ قصص و مسائل	عبد الماجد دریابادی	اردو	مجلس نشریات اسلام کراچی
۳۹۶ قصہ اصحاب کہف	مولانا اسحاق دہلوی	اردو	دار الاشاعت کراچی
۳۹۷ قصہ یونس علیہ السلام	مولانا اسحاق دہلوی	اردو	دار الاشاعت کراچی
۳۹۸ قواعد التجوید	مولانا قاری ابو الحسن اعظمی	اردو	مکتبہ صوت القرآن دیوبند ۱۴۰۷ھ
۳۹۹ قواعد ہجاء القرآن مع طریقہ تعلیم للصبیان	قاری محمد شریف		مکتبہ القراء ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۹۷۸ء
۴۰۰ قیمۃ الزمن عند العلماء	عبد الفتاح أبو غدة	عربی	مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب لبنان طبع رابع ۱۹۸۴ھ

نمبر	کتاب	مصنف	زبان	ناشر
۴۰۱	فہرست تالیفات حکیم الامت	ڈاکٹر عبد الحی مرحوم	اردو	مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴۰۷ھ طبع اول
~~۴۰۲~~	~~فہرست شخصیات سرحد~~	~~محمد شفیع صابر~~	~~اردو~~	~~یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور طبع اول ۱۹۸۹ء~~
۴۰۳	فہم القرآن	سعید احمد ایم اے	اردو	ندوۃ المصنفین دہلی طبع سوم ۱۳۸۰ء

« ق »

نمبر	کتاب	مصنف	زبان	ناشر
۴۰۴	قاسم العلوم مع انوار النجوم	محمد قاسم نانوتوی مترجم پروفیسر انوار الحسن شیر کوٹی	اردو	قرآن لمیٹڈ لاہور ۱۹۲۷ء
۴۰۵	قاموس القرآن	قاضی زین العابدین میرٹھی	"	مطبوعہ لاہور
۴۰۶	قاموس الکتب	—	"	انجمن ترقی اردو
۴۰۷	قبلہ نما مع تشریح و تسہیل	محمد قاسم نانوتوی شارح۔ اشتیاق احمد صاحب	اردو	مجلس معارف القرآن دار العلوم دیوبند ۱۹۶۹ء
۴۰۸	قدیم اسلامی مدارس	منور جہاں	اردو	"
۴۰۹	قرآن پاک کا مطالعہ کیسے کیا جائے!	مولانا عبید اللہ سندھی	اردو	صادق پبلیکیشنز لاہور
۴۱۰	قرآن حکیم کے اردو تراجم	ڈاکٹر صالحہ عبد الحکیم شرف الدین	اردو	قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی طبع اول ۱۴۹۵ء
۴۱۱	قرآن شریف مترجم	مولوی میاں محمد عالم سومرو	سندھی	پاکستان قومی ہجرہ کمیٹی کے اشاعت قرآن برمو گرام ۱۴۰۶ھ
۴۱۲	قرآن عظیم	مولانا تاج محمود امروٹی	سندھی	تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی
۴۱۳	قرآن کا مطالعہ	مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	اردو	مجلس تشریحات و تحقیقات اسلام لکھنؤ
۴۱۴	قرآن کریم کے اردو تراجم	ڈاکٹر احمد خان	اردو	مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد دسمبر ۱۹۸۷ء
۴۱۵	قرآن کریم مترجم (ازبک)	مولانا محمود الطرازی المدنی		مطبوعہ بالیرشوز کراچی ترجمہ تفسیر مکمل
۴۱۶	قرآن مجید باحاشیہ ومحشی قرآن	مولانا احمد علی صاحب لاہور	اردو	انجمن خدام الدین لاہور شیرانوالہ گیٹ 1962
۴۱۷	قرآن مجید پارہ عم آسان	پروفیسر احمد علی انصاری	سندھی	تنظیم فکر و نظر سکھر
۴۱۸	قرآن مجید عکسی	ڈاکٹر مہر عبد الحق	سرائیکی	سرائیکی ادبی بورڈ ملتان طبع اول ۱۴۰۱ھ
۴۱۹	قرآن مجید تفسیر گجراتی	مولوی عبد الرحیم صادق	گجراتی	داؤد فاؤنڈیشن کراچی
۴۲۰	قرآن مجید کے اردو تراجم مع مختصر تاریخ			
۴۲۱	القرآن و تراجم القرآن	جمیل نقوی	اردو	باب الاسلام پرنٹنگ پریس کراچی اردو اکیڈمی سندھی
۴۲۲	قرآن مجید مترجم	محمد حفیظ الرحمٰن	ریاستی	عزیز المطابع بہاولپور طبع ۱۳۰۳ء
۴۲۳	قرآن مجید مترجم	قاضی عبد الرزاق صاحب	سندھی	مطبوعہ عباسی کتب خانہ کراچی
۴۲۴	قرآن مجید مستند ترجمہ حاشیہ	قاضی عبد الرزاق صاحب	سندھی	~~قاضی عبد الرزاق صاحب~~ عباسی کتب خانہ جونا مارکیٹ کراچی

«ک»

۴۲۵	کاتبانِ وحی	قاری محمد طاہر رحیمی	اردو	مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان ۱۹۷۳ء وحی قرآن
۴۲۶	کاشف العسر شرح ناظمۃ الزہر	قاری فتح محمد بن محمد اسمعیل پانی پتی	اردو	مکتبہ دار العلوم کراچی
۴۲۷	کاروانِ آخرت	سمیع الحق اکوڑہ خٹک		المصنفین اکوڑہ خٹک پشاور
۴۲۸	کاروانِ ایمان و عزیمت	ابو الحسن علی ندوی		سید احمد شہید اکیڈمی لاہور طبع ۱۹۸۰
۴۲۹	کاروانِ رفتہ	ڈاکٹر محمد ایوب قادری	اردو	مکتبہ اسلوب کراچی طبع اول ۱۹۸۲
۴۳۰	کاروانِ گم گشتہ	رئیس احمد جعفری ندوی		:
۴۳۱	کتاب فراہی	ڈاکٹر ظفر الاسلام	اردو	ادارہ علوم القرآن سر سید علیگڑھ انڈیا
۴۳۲	کچھ ابو الکلام کے بارے میں	مالک رام		مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور ۱۹۹۲ء
۴۳۳	کشف الرحمن المعروف تیسیر القرآن	سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی	اردو	مکتبہ رشیدیہ پاکستان چوک ۱۹۷۸ء
۴۳۴	و تسہیل الفرقان			
۴۳۵	کشف القرآن	مولانا محمد یعقوب براہوی	براہوی	جامع رشیدیہ تدریس القرآن
۴۳۶	کمالین شرح تیس جلدیں	مولانا محمد نعیم دیوبندی	اردو	مکتبہ شرکت علمیہ بیرونی کتب ملتان
۴۳۷	کیا تھا خلہ جاتا رہا	نصر اللہ خان		
۴۳۸	کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے	محمد قاسم نانوتوی سعید احمد پالنپوری	اردو	وحیدیہ دیوبند سہارنپور انڈیا طبع ۱۹۷۷ / ۱۳۹۷ھ

«گ»

۴۳۹	گانا بجانا قرآن و سنت کی روشنی میں	قاضی زاہد الحسینی صاحب	اردو	عمران اکیڈمی اردو بازار لاہور
۴۴۰	مذہبی دور کا تاریخی پس منظر	محمد تقی امینی	اردو	ادارہ دعوت اسلام مدرسہ یوسف بنوریہ کراچی

«ل»

۴۴۱	لسان العرب ابن منظور	تحقیق تعلیق علی شیری	عربی	دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان طبع اول ۱۹۸۸ / ۱۴۰۸ھ
۴۴۲	لغات القرآن	مولانا عبد الرشید نعمانی	اردو	ندوۃ المصنفین دہلی
۴۴۳	لغات القرآن	مولانا سید عبد الدائم جلالی	اردو	ندوۃ المصنفین دہلی لغات قرآن
۴۴۴	لغات القرآن	مولانا حنیف محمد ندوی	عربی/اردو/سندھی	ماہنامہ سوغات
۴۴۵	لغات القرآن	عبد الرشید مرحوم	اردو	شمسی پرنٹنگ پریس کراچی
۴۴۶	لغات القرآن	مولانا عبد الکریم پاریکھ	انگریزی/اردو	مجلس نشریات اسلام لکھنؤ/کراچی
۴۴۷	آثار مولانا ابو الکلام آزاد	خلیق احمد نظامی		ادارہ ادبیات دہلی ۱۹۹۲ء
۴۴۸	مرآت الآیات آئینہ قرآن	مولانا محمد یعقوب براہوی	اردو	اولاد مسلم پریس کوئٹہ
۴۴۹	مرآۃ التفسیر	اشفاق الرحمان کاندھلوی	عربی	ایم ایم سعید
۴۵۰	مرآۃ التصانیف	عبد الستار قادری	اردو	مکتبہ قادری رضویہ لاہور طبع اول نومبر ۱۹۸۵ء

«م»

۴۵۱	مترجم و محشی عکسی پنجابی قرآن مجید	مولانا ہدایت اللہ		پنجابی ادبی لیگ لاہور اور شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۶۸ء / ۱۳۸۸ھ

۴۵۲	مجدد الف ثانی	محمد منظور نعمانی		کتب خانہ الفرقان لکھنو طبع دوم ۱۹۶۰ء
۴۵۳	محاسن موضح القرآن	مولانا اخلاق حسین قاسمی	اردو	دہلی وسرگودھا خدام النورین اکیڈمی
۴۵۴	مجموعہ تفاسیر فراہی	مولانا حمید الدین فراہی	اردو	مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ۱۳۹۷ھ
۴۵۵	مختصر احسن الفوائد	سید احمد حسن دہلوی	اردو	
۴۵۶	مختصر بیان القرآن	اشرف علی تھانوی/ظفر احمد عثمانی	اردو	ادارہ القرآن کراچی
۴۵۷	مخزن دم نوح سرود جا سیھوریگی	پروفیسر محبوب علی جینا	سندھی	سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد طبع اول
۴۵۸	مدارس قبل النظامیہ	ڈاکٹر ناجی	اردو	
۴۵۹	مسلمانان علم	اسعد گیلانی		
۴۶۰	مسلک علماء دیوبند	قاری محمد طیب	اردو	عزیز پبلیکیشنز لاہور طبع اگست ۱۹۷۵ء
۴۶۱	مسلمانوں کی جدوجہد آزادی	ڈاکٹر معین الدین عقیل		
۴۶۲	مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا (آدم تا معاویہ)	ایم ۔ ایس ۔ ناز		شیخ غلام علی ادبی مارکیٹ لاہور طبع اول
۴۶۳	مشاہیر علماء	ڈاکٹر فیوض الرحمن	اردو	فرنٹیئر پبلشنگ کمپنی اردو بازار لاہور
۴۶۴	مشاہیر علماء دار العلوم دیوبند	مفتی محمد ظفیر الدین	اردو	دفتر اجلاس صد سالہ دار العلوم دیوبند طبع اول ۱۹۸۰ء ۱۴۰۰ھ
۴۶۵	مضامین القرآن مسمی بہ تسہیل الزمان	ابو البشیر محمد حسین بالوا	اردو	بالوا برادرس پاکستان ایمپائر ہاؤسنگ سوسائٹی طبع ج/ا/ج/۲
۴۶۶	معارف القرآن	مولانا محمد ادریس کاندھلوی	اردو	مطبوعہ لاہور
۴۶۷	معارف القرآن	قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب	اردو	دار الارشاد کیمبلپور مطبع برلیس پشاور ۱۳۹۸ھ
۴۶۸	معارف القرآن	مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی	اردو	
۴۶۹	معالم القرآن	محمد علی صدیقی کاندھلوی	اردو	ادارہ تعلیمات قرآن سیالکوٹ مطبوعہ ۱۹۷۲ تا ۱۹۹۳
۴۷۰	معلم التجوید للمتعلم المستفید	قاری محمد شریف	اردو	مدرسہ تجوید القرآن کوچہ کمنگراں موتی بازار لاہور
۴۷۱	معمار ان پاکستان	منشی عبد الرحمن	اردو	شیخ اکیڈمی لاہور طبع اول دسمبر ۱۹۷۶
۴۷۲	مفتاح القرآن	مولانا شبیر احمد ازہر میرٹھی	اردو	
۴۷۳	مقالات سلیمان	سید سلیمان ندوی	اردو	معارف اعظم گڑھ ۱۹۷۱ء
۴۷۴	مقدمات و بیانات	عبد الرشید ارشد		
۴۷۵	مقدمہ تفسیر احسن التفاسیر	سید احمد حسن دہلوی	اردو	مطبوعہ دہلی ۱۹۱۲ء انڈیا
۴۷۶	مقدمۃ تفسیر ہاشمی	مولانا غلام مصطفی قاسمی	عربی	سندھی ادبی بورڈ ۱۹۸۲ء
۴۷۷	مقدمہ قرآن	مولانا نور احمد صاحب	اردو	ایچ ۔ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
۴۷۸	ملفوظات محدث کشمیری	سید احمد رضا بجنوری	اردو	اشرف اکیڈمی لاہور

۴۷۹	مناجات مقبول (اشرف علی تھانوی)	عبدالماجد دریا آبادی	اردو	عمران اکیڈمی اردو بازار لاہور
۴۸۰	مناہل العرفان فی علوم القرآن	عبدالعظیم الزرقانی	اردو	دار احیاء الکتب العربیہ مصر طبع ثالث ۱۳۷۲ھ
۴۸۱	موج کوثر	شیخ اکرام		
۴۸۲	موسوعۃ اصطلاحات علوم الاسلامیۃ		عربی	
۴۸۳	المعروف بکشاف اصطلاحات الفنون	محمد علی ابن علی بن علی التھانوی		بیروت لبنان
۴۸۴	مولانا ابوالکلام آزاد سیرت و	ڈاکٹر ابو سلمان		ادارہ تصنیف و تحقیق پاکستان کراچی ۱۹۸۶
۴۸۵	شخصیت سعید احمد اکبرآبادی علمی کارنامے			
۴۸۶	مولانا ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے	خلیق انجم		المسلم پبلشرز اردو بازار کراچی ۱۹۸۸
۴۸۷	مولانا ابوالکلام آزاد سید ابوالاعلیٰ	رحمٰن صدیقی	اردو	محمد جمیل احمد پبلیکیشنز لاہور طبع اول جون ۱۹۹۱
۴۸۸	مودودی اور مشرقی			
۴۸۹	مولانا ابوالکلام آزاد فکر و فن مقالہ (P.H.D)	ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد		نسیم بک ڈپو لکھنؤ ۱۹۸۹ء
۴۹۰	مولانا آزاد اور ان کے ناقد	ایم اے شاہد		موڈرن پبلشرز صدر کراچی ۲۲/ فروری ۱۹۸۱ء
۴۹۱	مولانا آزاد کی قرآنی بصیرت	اخلاق حسین قاسمی		سنی پبلیکیشنز اردو بازار لاہور
۴۹۲	مولانا احتشام الحق تھانوی کی	ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری	اردو	مولانا احتشام الحق تھانوی اکادمی کراچی طبع اول ۱۹۹۳ء
۴۹۳	آپ بیتی			
۴۹۴	مولانا اشرف علی تھانوی اور تحریک	پروفیسر احمد سعید	اردو	خالد ندیم پبلیکیشنز راولپنڈی طبع اول ۱۹۷۲ / ۱۳۹۲
۴۹۵	آزادی			
۴۹۶	مولانا اشرف علی تھانوی کی تفسیر بیان	ڈاکٹر ریحانہ ضیاء صدیقی	اردو	علیگڑھ خازنہ پبلشرز (?) طبع اول ۱۹۹۱ء
۴۹۷	القرآن کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ مقالہ (P.HD)			
۴۹۸	مولانا انور شاہ کشمیری حیات اور علمی کارنامے مقالہ (P.H.D)	ڈاکٹر محمد رضوان اللہ	اردو	مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ طبع اول ۱۹۷۹ء
۴۹۹	مولانا ثناء اللہ امرتسری	فضل الرحمٰن بن میاں محمد سنوفی (?) ۱۹۷۹		ادارۃ الدعوۃ السلفیہ لاہور طبع ثالث ۱۹۸۸ء
۵۰۰	مولانا حمید الدین فراہی	محمد عنایت اللہ سبحانی		البدر پبلیکیشنز لاہور طبع اول جنوری ۱۹۸۵ء
۵۰۱	مولانا عبید اللہ سندھی اور ان کے ناقد	مولانا سعید احمد ایم اے اکبرآبادی		سندھ ساگر اکیڈمی لاہور طبع اول جنوری ۱۹۷۶ء
۵۰۲	مولانا عبید اللہ سندھی کے حالات زندگی تعلیمات اور سیاسی افکار	پروفیسر محمد سرور		المحمود اکیڈمی اردو بازار لاہور

۵۰۲	مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم وافکار	مولانا صوفی عبد الحمید خاں سواتی		ادارہ نشر واشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اکتوبر ۱۹۹۵ء ربیع اول ۱۴۱۶ھ
۵۰۳	مولانا عبید اللہ سندھی کی سرگزشت کابل از مولانا عبد اللہ لغاری	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں		قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت اسلام آباد طبع اول ۱۹۹۵ء
۵۰۴	مولانا محمد احسن نانوتوی	ڈاکٹر محمد ایوب قادری	اردو	مکتبہ عثمانیہ پیر الہی بخش کالونی کراچی طبع اول ۱۹۶۶ء
۵۰۵	مولانا زکریا مدنی اور انکے خلفاء	محمد یوسف لدھیانوی		
۵۰۶	میر کارواں مولانا ابوالکلام آزاد	ڈاکٹر ریاض الرحمٰن شیروانی		ادارہ تحقیقات وافکار ملی کراچی مطبوعہ ۱۹۸۸ء
۵۰۷	میری طالب علمی قاعدہ بغدادی سے صحیح بخاری تک	قاضی اطہر مبارکپوری	اردو	دائرہ ملیہ مبارکپور اعظم گڑھ طبع اول ۱۹۸۸ء
	ن			
۵۰۸	نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر عبد الحی لکھنوی	ابو یحییٰ امام خان نوشہروی	عربی	دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۳۷۹ھ
۵۰۹	نزول عیسیٰ اور ظہور مہدی	مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی	اردو	مکتبہ دار العلوم دیوبند
۵۱۰	نفحۃ العنبر فی حیاۃ امام العصر الشیخ انور ﷺ	محمد یوسف البنوری	عربی	ادارۃ المجلس العلمی بکراتشی طبع اول ۱۹۶۹ء ۱۳۸۹ھ
۵۱۱	نقش حیات	مولانا حسین احمد مدنی	اردو	بیت التوحید کراچی
۵۱۲	نقش دوام	انظر شاہ مسعودی	اردو	المکتبۃ البنوریہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
۵۱۳	نقوش رفتگاں	جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی	اردو	ادارۃ المعارف کراچی
۵۱۴	نوادر ترتیب ام الکتاب	مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی	اردو	شعبہ نشر واشاعت جامعہ عبد اللہ بن مسعود
۵۱۵	نور افزا متوسط قرآن	محمد قاسم نانوتوی	اردو	سعیدیا اینڈ سنز دہلی ۱۹۳۸ء
۵۱۶	نور الایمان مقدمہ تفسیر القرآن	حکیم شیخ محمد سیوہاروی	عربی	مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی
۵۱۷	نیل السائرین فی طبقات المفسرین	مولانا محمد طاہر پنج پیری	اردو	دار القرآن ضلع مردان
	و			
۵۱۸	واقعات دار الحکومت دہلی (قدیم زمانہ سے ۱۹۱۹ء تک)	بشیر الدین (غالباً انگریز کا ملازم)	اردو	اردو اکادمی دہلی مطبوعہ فروری ۱۹۹۰ء تین جلدیں
۵۱۹	وحی الٰہی	مولانا سعید احمد اکبر آبادی	اردو	ندوۃ المصنفین دہلی ۱۹۵۲ء
۵۲۰	وحی منظوم	سیماب اکبر آبادی	اردو	سیماب اکیڈمی ۱۹۸۱ء
۵۲۱	وفیات ماجدی یا نثری مرثیے	حکیم عبد القوی	اردو	مجلس نشریات اسلام کراچی
۵۲۲	عبد الماجد دریابادی			
	ہ			
۵۲۳	وہابی تحریک ہندوستان میں	ڈاکٹر قیام الدین		سید احمد شہید ۱۸۵۷ء
۵۲۴	ہدایت کے چراغ یعنی سیرت انبیاء کرام	مولانا عبد الرحمٰن بن محمد شریف حیدرآباد دکن	اردو	ادارہ اسلامیات لاہور طبع اول

۵۲۵	ہندوستان اسلام کے سائے میں	عابد علی وجدی الحسینی	اردو	
۵۲۶	معجزہ شق القمر پر ہندوستانی شہادتیں	قاضی بھوپال		
۵۲۷	ہندوستان کا شاہانہ ماضی	محمد میاں		سید احمد شہید ۱۸۵۷ء
۵۲۸	ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک	مسعود عالم ندوی		سید احمد شہید ۱۸۵۷ء
۵۲۹	ہندوستان کی قدیم اسلامی درسگاہیں	ابوالحسنات ندوی	اردو	
۵۳۰	ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات	ابو یحیی امام خان نوشہروی		
۵۳۱	ہندوستانی مفسرین اور انکی عربی تفسیریں	ڈاکٹر سالم قدوائی	اردو	مکتبہ جامعہ نئی دہلی لمیٹڈ طبع اول اگست ۱۹۷۳ء
۵۳۲	ہندی ترجمہ و تفسیر قرآن	غلام محمد پنڈت	ہندی	مطبوعہ دہلی طبع اول ج ۱/۲ ۱۹۲۸ء اور ج ۲/۲ ۱۹۲۹ء
۵۳۳	یادِ رفتگاں	سید سلیمان ندوی	اردو	مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی طبع اول ۱۹۸۳ء
۵۳۴	یادِ رفتگاں ماہر القادری	طالب الہاشمی	اردو	البدر پبلی کیشنز لاہور طبع اول ۱۹۸۷ء ۱۹۸۶ء
۵۳۵	یادانِ رفتہ	یوسف بخاری		
۵۳۶	یورپ کے سنگین مجرم	ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی		علماء پر ظلم و ستم ۱۸۵۷ء
۵۳۷	یہودیت قرآن کی روشنی میں	مولانا عبدالکریم پاریکھ	اردو	اسلامک پبلیکیشنز لاہور ۱۹۸۷ء

تمت

(no.)

English Bibliography

	Title	Author	Publisher
1	A History of Islamic Societies	Iram Lapidus (Professor of University of California)	Canbridge University Press New York U.S.A First Ed. 1988
2	AL Bagran Muqqadima of Tafseer Haqqani	Author. Abdul Haq Haqani Translator: unknown	Lahore Oriental Importonite Napier Road Karachi
3	Commentators of the Holy Quran	Qazi Muhammad Zahid ul Husaini	Feroz Sons (PVT) LTD Lahore. First Ed: 1992
4	Groth of Muslim Politics in India	Y. B. Mathur	Book traders Lahore First Ed: 1980
5	History of the Fara'idi movement in Bengal (1818 - 1906) vol. 2	Muin ud Din Ahmad Khan	Pakistan historical Society Karachi. First Ed: 1965
6	Holy Quran 2 vol.	Moalana Abdul Majid Darya Abadi	
7	Islam in the Indian Sub-continent	Anne Marie Schimmel Tuta Sub Aegide Pallas	E.J. Brill / Leiden-Koln Printed Netherlands
8	Khilafat to Partition A survey of major political trends among Indian Muslims during 1919 to 1947	Moin Shakir	Ajanta Publication India second Ed: 1983
9	Learn The Language of The Holy Quran	Dr. Abdullah Abbas Nadvi	Iqra International Educational Foundation Chicago. America 3rd. Ed. 1987
10	Muslims and Indians freedom movement	B.K Ahluwalia and Sheshi Ahluwalia	Heritage Publication New Delhi India First Ed 1985
11	Nationalism Islam and Pakistan	Anwarul Haq Ahmi	Islamic Publications Limited Lahore. First Ed 1983
12	Shorter Encyclopadia of Islam.	H.A.R Gibb and J.H. KRAMERS	Leiden E.J Brill 1953 Printed Netherlands
13	The Encyclopadia of Religion VOL. 7	Mircea Eliade	Macmillan Publishing Company New York America - 1986

14	The Noble Quran Tafseer-e-Usmani	Moulana Mohammad Ashfaq Ahmed	Aalameen Publications Pass.
15	Vocabulary of the Holy Quran	Dr. Abdullah Abbas Nadwi	Iqra International Education Foundation Chicago U.S.A First Ed: 1983
16	World Bibliography of Translations of the meanings of the Holy Quran 1515 To 1980	by Research Centre for Islamic History, Art and Culture.	Istanbul. First Ed. 1986
17	AL. Quran AL-Majid ma.a Maneehi Bil Francia	Dr. Muhammad Hameedullah (French)	Printed 1973

فہرست مآخذ رسائل وجرائد

۱ (ماھنامہ) الاشرف لاہور ۱۹۹۴ء جامعہ اشرفیہ لاہور اردو

۲ ماھنامہ البلاغ مفتی محمد شفیع نمبر مشہور آفسٹ پریس کراچی ″

۳ (ماھنامہ) البلاغ نمبر اکتوبر ۱۹۸۳ء دار العلوم کراچی ″

۴ (ماھنامہ) البلاغ، کراچی اکتوبر ۱۹۸۳ء ″ ″ ″ ″

۵ (روزنامہ) الجمعیۃ دھلی دار العلوم دھلی انڈیا ″

۰ (دیوبند نمبر ۲۶ مارچ ۱۹۸۰ء

۶ (ماھنامہ) الحق، حضرت تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور ″
نمبر اکتوبر نومبر دسمبر ۱۹۸۱ء

۷ (سہ ماہی) الدراسات الاسلامیہ مجمع البحوث الاسلامیہ اسلام آباد عربی
جنوری ۱۹۹۱ء

۸ الرحیم سندھی میں ڈاکٹر کریم کا مضمون غلام مصطفیٰ قاسمی سندھی
الرحیم ۳/۱۹۸۵ء میں ایک عنوان
شائع ہوا

۹ (ماھنامہ) الرشید لاہور کا عبد الرشید ارشد
دار العلوم دیوبند نمبر فروری ۱۹۷۶ء جامعہ رشیدیہ ساھیوال پنجاب اردو

۱۰ (ماھنامہ) المبار کراچی جنوری
فروری ۱۹۸۷ء اردو

۱۱ (ماھنامہ) الفاروق کراچی مدیر عبد اللہ خالد ″
شعبان ۱۴۱۳ھ

۱۲ (ماھنامہ) القاسم دیوبند انڈیا دار العلوم دیوبند اردو
ستمبر جولائی ۱۹۸۱ء

۱۳ المعارف ۲۸/دسمبر ۱۹۳۸ء ادارہ معارف اسلامیہ دھلی ″

۱۴ المعارف مجلہ علمی جولائی ۱۹۸۹ء ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور ″

۱۵ (ماھنامہ) بینات محمد یوسف بنوری جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی ″
نمبر جنوری ۱۹۷۸ء

۱۶ (ماھنامہ) تجلی دیوبند اور دارالعلوم حسن احمد صدیقی ″
دیوبند نمبر مارچ اپریل ۱۹۸۰ء دفتر ماھنامہ تجلی دھلی دیوبند انڈیا

۱۷ مجلہ (تحقیق) سندھ یونیورسٹی مقالہ نگار ڈاکٹر سید وفادار ″
جامشورو (سندھ) اکتوبر ۱۹۸۸ء الرحیم

۱۸ ہفت روزہ تکبیر کراچی اردو
۶/فروری ۱۹۹۳ء

١٩ رسالہ تنظیم فکر و نظر ۱۹۸۶ع سکھر سندھ
٢٠ (روزنامہ) جنگ کراچی ۱۵ جولائی ۱۹۸۶ع — اردو
٢١ خاتون پاکستان قرآن مجید نمبر ۱۹۶۶ع شفیق بریلوی. انٹرنیشنل سیکلو روڈ — "
٢٢ (ہفت روزہ) خدام الدین بنوری نمبر انجمن خدام الدین لاہور — "
٢٨/ فروری ۱۹۷۸ع
٢٣ (ماہنامہ) درس قرآن جنوری ۱۹۹۲ع مولانا سلیم الدین شمسی. اسلامی مشنری تحریک درس قرآن
٢٤ (ہفت روزہ) زندگی لاہور
١/ جولائی ۱۹۹۲ع
٢٥ (ماہنامہ) سیاشی میگزین (تاریخ نمبر) شاہکار بک فائونڈیشن
جولائی ۱۹۸۷ع
٢٦ (ماہنامہ) سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر مدیر خورشید عالم ریواز گارڈن
الربیع رجب سوم ۱۹۸۸ع
٢٧ شاہ جو رسالو میں قرآنی تلمیحات مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی — سندھی
نومبر ۱۹۵۲ع
٢٨ (ماہنامہ) شریعت سوانح حیات نمبر عبدالوہاب چاچڑ — سندھی
اکتوبر ۱۹۸۱ع
مدرسہ عربیہ دارالعلوم الشرعیہ سکھر
٢٩ (ماہنامہ) شریعت غلام مصطفیٰ قاسمی نمبر عبدالوہاب چاچڑ — "
١ جنوری ۱۹۹۰ع
مدرسہ عربیہ دارالعلوم الشرعیہ سکھر
٣٠ (ماہنامہ) شریعت سکھر ۱۹۹۲ع — "
٣١ (ماہنامہ) صدائے مجاہد کراچی — اردو
اگست ۱۹۹۲ع
٣٢ (ماہنامہ) طلوع اسلام لاہور — "
فروری ۱۹۶۲ع
٣٣ (ماہنامہ) عالم اسلام اور عیسائیت انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد — "
اگست ۱۹۹۲ع
٣٤ (سہ ماہی) فکر و نظر جنوری ۱۹۸۹ع ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد — اردو
٣٥ (ماہنامہ) فیضان الاسلام راولپنڈی — "
مئی ۱۹۸۹ع
٣٦ قرآن مجید کے سندھی تفاسیر و تراجم مارچ تا جون ۱۹۶۰ع مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی — سندھی

۲۷ (سہ ماہی) منہاج مولانا معین حاشیہ ۔ مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ اردو
جولائی ۱۹۹۲ء لائبریری لاہور

۲۸ رسالہ میں قرآن مجید کے مندرجہ تراجم وتفاسیر کے عنوان سے شائع ہوا مولانا غلام مسعود شفیق قاسمی

۲۹ (دوماہی) وسطی ایشیاء کے مسلمان انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اردو
نومبر ۱۹۹۲ء اسلام آباد